

صَحِيحٌ أَوْ مُسْتَنَدٌ

فضائل اعمال

ضعيف اور موضوع روايات سے پاک مجموعہ احادیث

تالیف: ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربي رحمۃ اللہ علیہ مترجم: فضیلۃ شیخ حافظ عبدالغفار المدنی رحمۃ اللہ علیہ



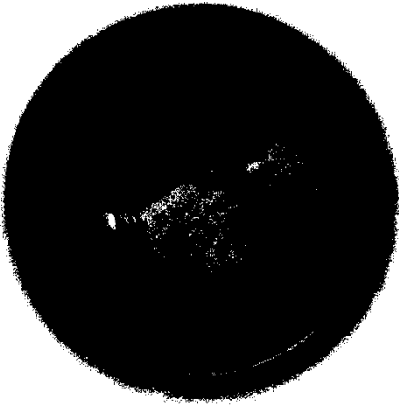
WWW.IRCPK.COM

فضائل اعمال میں

فضائل اعمال دین کا ایک اہم گوشہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض اعمال کی ادائیگی کے تعلق سے کچھ علاقوں مثلاً مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس اور مسجد قبا، کچھ زمانوں مثلاً ایام اللہ، عشرہ ذی الحجہ، دن محرم اور یوم عید کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ لیکن ہر عمل، مکان یا زمان کی فضیلت کا تعین قرآن و حدیث پر موقوف و منحصر ہے اور حدیث ایسی جو محدثین کے قواعد نتائج کی روشنی میں درجہ قبول پر غائر ہو یعنی صحیح یا حسن ہو اس کتاب میں عالم عرب کے ایک سنی عالم ایشیائی عبداللہ علی بن محمد المقرنی رحمۃ اللہ علیہ نے توفیق باللہ سے اس حضرت کو اسمن انڈاز سے پورا کر کے عمل کے لیے ثقافت اور عامل کے لیے آسانی فرمادی ہے۔

پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com



صحیح اور مستند

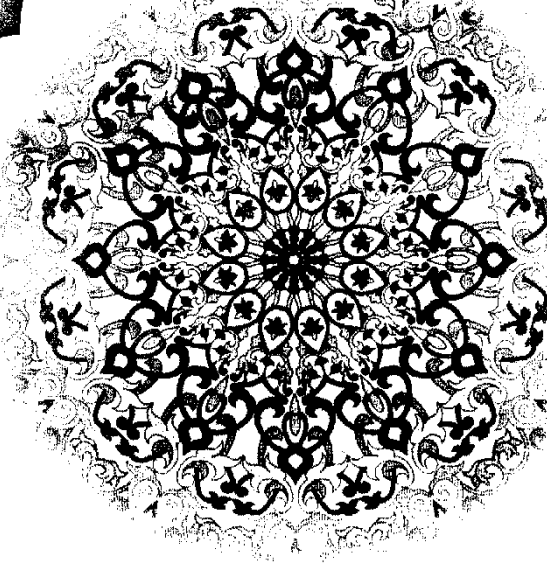
فضائل اعمال

ضعیف اور موضوع روایات سے پاک مجموعہ احادیث

دوسرے اس بات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ فضائل کے باب میں کوئی ایسی کتاب ہوام الناس کے استعمال میں پہنچانی چاہیے جس میں احادیث صحیحہ اور حسنہ کا تذکرہ ہو اور روایات ضعیفہ و مردودہ سے علیٰ اعتبار ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ صاحب المکتبہ المکرمین نے اجماع المحدثین فضائل الاعمال تلاش کر لی جو اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت عمدہ اور حسین مرقع ہے۔

ابوالحسن بشیر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

243۰۹
ایوف



www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق برائے اشاعت الکرمیہ محفوظ ہیں



المکتبة الكرمیة

قرآن و سنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ

لاہور : 6 عظیم منیشن نزد کشمی چوک رائل پارک لاہور فون: 042-6364210

گوجرانوالہ : گلی نمبر 41 دانی بلاک سیپلز کالونی کو جسرا نوالہ فون: 0554-4277747

E-mail: alkarimia@hotmail.com ای میل

www.alkarimia.com ویب

المکتبة الكرمیة

۹۹۔۔۔ جے مائل ماون۔ لاہور

15413

www.KitaboSunnat.com

صَحِيحُ أَوْ مُسْتَنَدٌ

فضائل اعمال

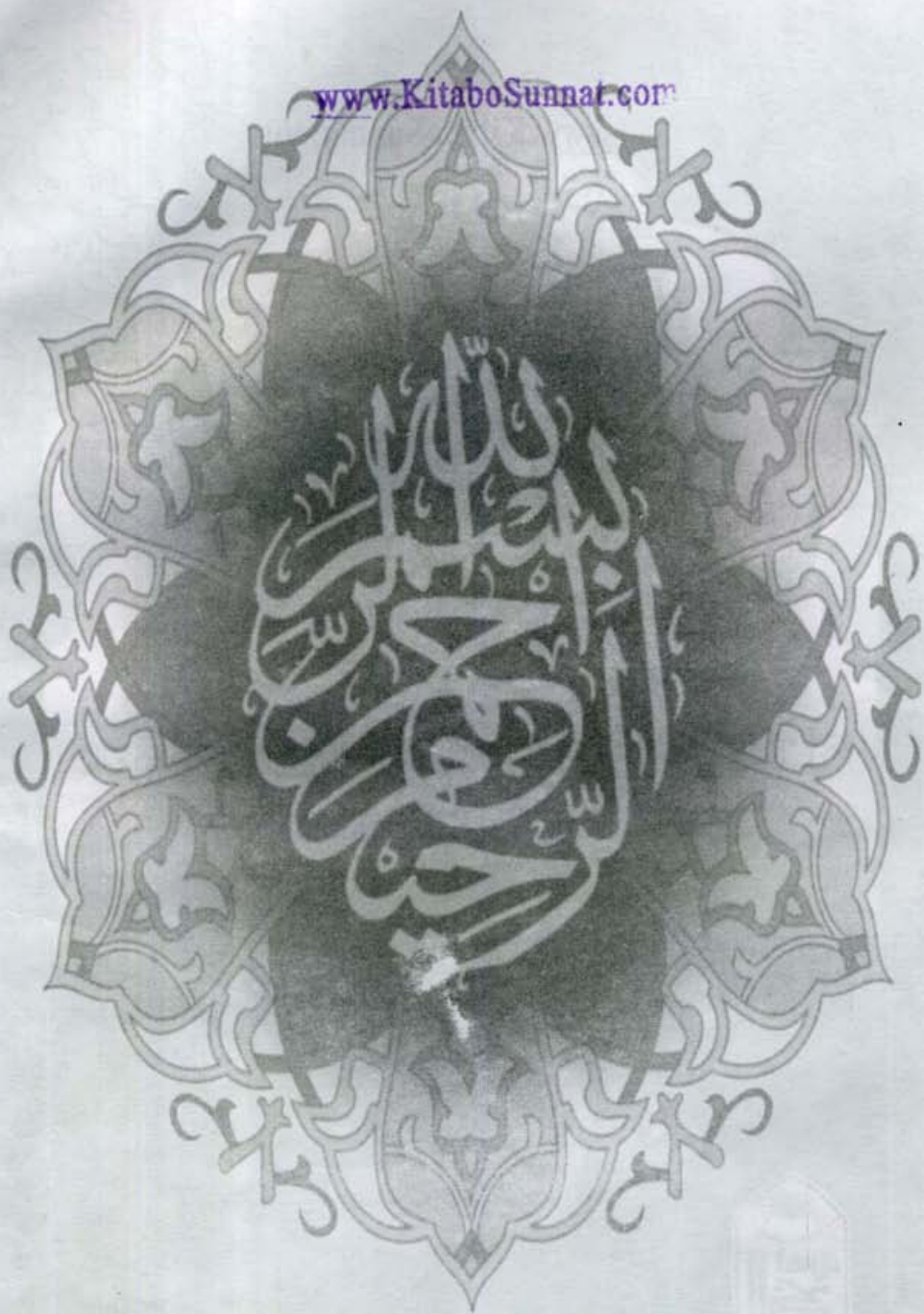
ضعيف اور موضوع روايات سے پاک مجموعہ احادیث

تالیف: ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربي رحمہ اللہ علیہ مترجم: فضیلہ شیخ حافظ عبد الغفار المدنی حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- 44..... عرض مترجم ❀
- 45..... میرے خیال میں ❀
- 48..... حروف معتبر ❀
- 51..... عرض ناشر ❀
- 53..... مقدمۃ المراجع ❀
- 55..... مقدمۃ المؤلف ❀

کتاب الاخلاص

اخلاص واصلاح نیت کا بیان

باب 1

- 67..... اخلاص اور اصلاح نیت کی فضیلت ❀
- 77..... اخلاص گناہ و نافرمانی کو دور کرنے کا سبب ہے ❀
- 77..... اخلاص انسان پر شیطانی تسلط نہیں ہونے دیتا ❀
- 78..... اخلاص جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے ❀

کتاب الطہارۃ

طہارت کا بیان

باب 2

- 80..... بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کی فضیلت ❀
- 80..... پانی سے استنجاء کی فضیلت اور اہل قباء کی تعریف ❀
- 81..... وضوء وغیرہ کی فضیلت ❀
- 82..... وضوء کی فضیلت اور گناہوں کی معافی ❀
- 85..... وضوء کی محافظت کی فضیلت ❀
- 86..... با وضوء سونے کی فضیلت ❀

- 87..... ایک اور فضیلت کا بیان ❀
- 87..... مشقت کے باوجود مکمل وضوء کرنے کی فضیلت ❀
- 88..... وضوء کی وجہ سے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہونے کی فضیلت ❀
- 90..... وضوء وغیرہ میں دایاں پہلو اختیار کرنے کی فضیلت ❀
- 90..... وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت ❀
- 91..... تحیۃ الوضوء کی فضیلت جبکہ اس میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو۔ ❀
- 92..... مکمل وضوء کرنے اور اس کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت ❀
- 94..... مساجد بنانے کی فضیلت ❀
- 96..... مسجد کی صفائی کی فضیلت ❀

کتاب الصلاۃ نماز کا بیان

باب 3

- 100..... اذان کی فضیلت ❀
- 100..... اذان شیطان کو بھگا دیتی ہے۔ ❀
- 101..... دوران سفر پہاڑوں اور بیابانوں میں اکیلا ہونے کے وجود اذان کہنے کی فضیلت ❀
- 102..... اذان کہنے کے مسئلہ پر تنازعہ کے وقت قرعہ اندازی ❀
- 102..... اذان کی ایک اور فضیلت ❀
- 103..... بلند آواز سے اذان کہنے کی فضیلت ❀
- 103..... اللہ کی رضا کی خاطر اذان دینے والے کی فضیلت ❀
- 104..... صدق دل سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت ❀
- 104..... اذان سننے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت ❀
- 105..... اذان سننے کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنے اور آپ کے لئے وسیلہ مانگنے کی فضیلت ❀
- 106..... اذان واقامت کے درمیان دعا کی فضیلت ❀
- 106..... فجر کی پہلی اذان کی فضیلت ❀
- 107..... نماز کے لیے جانے یا جماعت نماز پڑھنے اور نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت ❀
- 110..... اندھیرے میں نماز کی ادائیگی کے لیے جانے کی فضیلت ❀

- 110..... باجماعت نماز شیطان سے حفاظت اور اس کے وسوسوں کو دور کرتی ہے۔
- 111..... باجماعت نماز ہدایت کے طرق میں سے ہے۔
- 112..... اطمینان اور باوقار طریقے سے نماز کی طرف آنے والے کی فضیلت۔
- 112..... مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت
- 113..... پہلی صف اور زیادہ جماعت کی فضیلت
- 114..... عورت کے چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت
- 114..... عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت
- 115..... مسواک کرنے کی فضیلت
- 115..... مکمل اور خشوع و خضوع سے نماز پڑھانے والے امام کی فضیلت
- 116..... نماز کی صفوں کو برابر کرنے اور ان میں مل کر کھڑے ہونے کی فضیلت
- 118..... صفوں کو باہم ملانے اور ان کے شکاف پر کرنے کی فضیلت
- 119..... سترہ کی طرف نماز پڑھنے اور اس کے قریب ہونے کی فضیلت
- 119..... نماز کے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کی فضیلت
- 120..... اونٹ کے پالان کی پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر نمازی کے آگے سترہ رکھنے کی فضیلت
- 120..... تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء افتتاح پڑھنے کی فضیلت
- 122..... ان کلمات کی فضیلت جو قرآن نہ جاننے والا نماز میں پڑھتا ہے
- 122..... آمین میں فرشتوں کی موافقت کی فضیلت
- 124..... مقتدی کی امام کے ساتھ آمین کہنے کی فضیلت
- 124..... آمین اور سلام کی فضیلت
- 125..... نماز میں رکوع و سجود کی فضیلت
- 125..... رکوع کے بعد ”اللھم ربنا لک الحمد“ کہنے کی فضیلت
- 126..... ”نماز کے اوقات“ وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت
- 127..... نماز کے فضائل
- 128..... پانچ نمازیں مکمل اور خشوع و خضوع کے ساتھ مقررہ اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت
- 129..... فرض نمازوں اور ان کی محافظت کی فضیلت
- 131..... پانچ نمازوں کی فضیلت

- 132..... نماز اللہ عزوجل سے سرگوشی ہے ❀
- 133..... مکمل وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 133..... رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت نماز کی وصیت ❀
- 134..... مصیبت یا پریشانی یا تکلیف کے وقت نماز کے ذریعے مدد طلب کرنا ❀
- 136..... نماز کے مقام و مرتبہ کی تعظیم و فضیلت اور استقبال قبلہ اور رکوع و سجود کی فضیلت ❀
- 137..... نماز فجر اور نماز عصر باجماعت پڑھنے کی فضیلت ❀
- 139..... نماز فجر کی فضیلت ❀
- 140..... نماز عصر کی فضیلت ❀
- 141..... نماز عشاء اور نماز فجر باجماعت اور بغیر جماعت سے ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 142..... دوسری نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت ❀
- 143..... خیر و نیکی کے لیے مسجد میں بیٹھنے والے کی فضیلت ❀
- 144..... مومن نماز کے انتظار کی حالت میں بھی نماز میں ہوتا ہے ❀
- 145..... نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت ❀
- 146..... جمعہ کے دن کی فضیلت ❀
- غسل جمعہ اور جمعہ ادا کرنے کے لیے جانے اور خطبہ جمعہ کے دوران خاموشی اختیار کرنے اور شور و لغو ❀
- 148..... وغیرہ ترک کرنے کی فضیلت ❀
- 150..... جمعہ کی طرف جلدی اور کوشش سے جانے کی فضیلت ❀
- 151..... جمعہ کے دن غسل کی فضیلت ❀
- 151..... جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت ہے فرض نہیں ❀
- 153..... جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو لگانے اور اچھے کپڑے پہننے کی فضیلت ❀
- 154..... جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی فضیلت ❀
- 155..... مختصر خطبے اور لمبی نماز کی فضیلت ❀
- 155..... خطبہ حاجت یا تشہد کی فضیلت ❀
- 158..... جمعہ کے دن میں موجود ایک گھڑی کی فضیلت و ثواب ❀
- 158..... سورج اور چاند گرہن کی نماز ❀
- 160..... جب کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو نماز استخارہ کی فضیلت و ثواب ❀
- 161..... نماز تسبیح کی فضیلت ❀

- 162..... بارہ رکعت نفلی نماز پڑھنے کی فضیلت و ثواب (جبکہ وہ فرض نہیں) ❀
- 163..... رات کے قیام اور تہجد کی فضیلت ❀
- 164..... قیام اللیل اور رات کو گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھانے کی فضیلت ❀
- 165..... رات کا قیام جہنم سے بچنے کا سبب ہے ❀
- 166..... رات کے قیام کی فضیلت ❀
- 167..... قرآن کی تلاوت و اطاعت کی فضیلت ❀
- 168..... رات کے قیام (تہجد) کی فضیلت و ثواب میں چند اور آیات - ❀
- 168..... نماز میں طویل قیام کی فضیلت ❀
- 168..... وتر کی فضیلت ❀
- 169..... جب آدمی صبح اٹھنے کا یقین نہ ہو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی فضیلت و ثواب ❀
- 169..... آخر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت ❀
- 170..... اللہ کے ہاں سب سے محبوب نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے ❀
- 171..... مرغ کی آواز اور اس وقت دعا مانگنے کی فضیلت ❀
- 171..... صبح کی سنتوں کی فضیلت ❀
- 172..... رات کو رہ جانے والے عمل یا وظیفے کی قضاء دینے کی فضیلت اور اس کے ادا کرنے کا وقت ❀
- 172..... رات کو سوتے وقت رات کے قیام کی نیت کرنے والے کی فضیلت جبکہ وہ بیدار نہ ہو سکے۔ ❀
- 173..... نماز چاشت کی فضیلت اور اس کی وصیت کا بیان ❀
- 173..... نماز چاشت انسان کے تمام بوڑھوں کے لیے صدقہ ہے ❀
- 174..... چاشت کے وقت چار رکعت نماز ادا کرنے والے کی بڑی فضیلت ہے ❀
- 174..... نماز چاشت کا افضل وقت ❀
- 175..... نماز ظہر کی طرف جلدی جانے کی فضیلت ❀
- 175..... ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعت کی فضیلت ❀
- 175..... زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت نماز کی فضیلت ❀
- 176..... نماز عصر سے قبل چار رکعت کی فضیلت ❀
- 176..... ایک معبود کو سجدہ کرنے کی فضیلت ❀
- 178..... کثرت سجدہ کو سجدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں ❀

- 179..... سجدہ تلاوت کی فضیلت ❀
- 179..... سجدہ سہو کی فضیلت ❀
- 180..... اللہ کے لیے قیام رمضان یعنی تراویح پڑھنے کی فضیلت ❀
- 180..... لیلیۃ القدر کے قیام کی فضیلت ❀
- 181..... باجماعت قیام رمضان کی فضیلت ❀
- 182..... نفلی نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت ❀
- 183..... کیا نفلی نماز گھر میں پڑھنا مسجد نبوی میں پڑھنے سے بھی افضل ہے۔ ❀
- 183..... نفلی نماز و صدقات وغیرہ کی فضیلت ❀
- 185..... تشہد کی فضیلت ❀
- 186..... تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کی فضیلت ❀
- 186..... تشہد میں نمازی کے (السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین) کہنے کی فضیلت ❀
- 187..... تشہد میں نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور اس کی کیفیت کا بیان ❀
- 187..... تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے دعاء پڑھنے کی فضیلت ❀
- 188..... فرض نماز کے بعد اذکار کی فضیلت ❀
- 190..... نماز کے بعد کے ایسے کلمات جن کے پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا ❀
- 190..... نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت ❀
- 191..... ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی فضیلت ❀
- 192..... نماز کے بعد دنیا وغیرہ کے فتنوں سے پناہ مانگنے کی فضیلت ❀
- 193..... نماز کے بعد (اللھم اعنی علی ذکرک.....) پڑھنے کی فضیلت ❀
- 193..... ہر نماز کے بعد قرآن کی آخری دو سورتیں پڑھنے کی فضیلت ❀

کتاب الجنائز

جنائز کا بیان

باب 4

- 195..... جنازہ اور اس سے پہلے پیش آمدہ امور..... ❀
- 196..... مومنوں کی باہمی محبت و ملاقات اور دکھ درد میں مشارکت کی فضیلت ❀
- 196..... مریض کی عیادت کی فضیلت ❀

- 198..... تکلیف میں مبتلا کو دیکھ کر کیا کہے
- 198..... مزاج پرسی کے وقت مریض کے لیے دعا کی فضیلت
- 199..... مومن کے امراض و مصائب پر صبر کرنے اور راضی ہونے کی فضیلت اور بیماری کے وقت صبر کی فضیلت
- 199..... صبر کرنے والوں کے لیے نصرت و مدد کی ضمانت
- 200..... دشمنوں کے مکرو فریب سے حفاظت
- 200..... صبر و یقین سے امامت حاصل ہوتی ہے
- 200..... صبر کرنے والوں کا ناپ تول کے بغیر اجر و ثواب
- 200..... صبر کرنے والوں کے لیے جنت کی کامیابی اور فرشتوں کے سلام
- 201..... صبر کرنے والوں کے لیے دگنا اجر و ثواب ہے
- 201..... صبر مغفرت کے ساتھ
- 201..... صبر کی فضیلت میں احادیث بھی بہت زیادہ ہیں
- 202..... صبر روشنی ہے
- 202..... مرض و آزمائش اور مصیبت وغیرہ پر صبر کرنے کی فضیلت
- 202..... مومن کے لیے ہر حال میں خیر و بھلائی ہے
- 203..... آزمائش مقام و مرتبہ کے مطابق ہوتی ہے
- 208..... مرگی کی بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت
- 208..... بینائی کھونے والے کی فضیلت جب وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔
- 209..... بخار کی فضیلت
- 210..... بخار کی فضیلت کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح اثر
- 212..... طاعون بیماری سے موت واقع ہونے کی فضیلت
- 212..... طاعون وغیرہ سے مرنے والے کی فضیلت لیکن تین شروط کے ساتھ
- 213..... پیٹ یا طاعون وغیرہ کے مرض سے مرنے والے کی فضیلت
- 213..... طاعون اس امت کے مومنین کے لیے رحمت و شہادت ہے
- 214..... کیا طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید میدان جہاد میں شہید ہونے والے کے برابر ہے
- 215..... مریض کو بیمار ہونے کی صورت میں تندرستی کی حالت میں کیے جانے والے اچھے اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے
- 215..... سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کرنے کی فضیلت

- 216..... درد کے وقت معوذات کے ساتھ دم کرنے کی فضیلت ❀
- 216..... مریض کا اپنی درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دعائیہ کلمات کہنے کی فضیلت ❀
- 217..... نظر وغیرہ کا دم..... نظر سے کیسے بچا جائے ❀
- 218..... دم اور داغنے سے بچنے والے کی فضیلت ❀
- 219..... ابواب الجنائز..... اچھے اعمال والے کی لمبی عمر کی فضیلت اور موت کی تمنا کرنے کی ممانعت ❀
- 221..... مومن کے لیے فتنہ میں واقع ہونے سے موت افضل ہے ❀
- 222..... وصیت کی فضیلت..... خاص طور پر مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرنا ❀
- 223..... موت کے وقت اللہ سے امید اور اچھے گمان کی فضیلت ❀
- 225..... اعمال کا اعتبار خاتمہ کے لحاظ سے ہے..... ہر آدمی اپنے اس عمل کی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا تھا ❀
- 226..... مرنے والے کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنے کی فضیلت ❀
- 227..... اس شخص کی فضیلت جس کا وفات کے وقت سب سے آخری کلام ”لا الہ الا اللہ“ ہو..... موت کے وقت امید و خوف کے اجتماع کی فضیلت ❀
- 230..... موت کے وقت مومن کی حالت اور اس کو خوشخبری..... میت پر بلا آواز رونا رحمت و شفقت ہے ❀
- 232..... روح نکلنے وقت مومن کی کیفیت..... پیشانی کے پسینہ کے ساتھ موت کی فضیلت ❀
- 233..... مصیبت کے وقت ((انا لله وانا اليه راجعون)) کہنے اور صبر کرنے کی فضیلت ❀
- 235..... بچے کی وفات پر ”انا للہ..... اور ”الحمد للہ“ کہنے کی فضیلت ❀
- 236..... میت کے پاس کون سی کلام اور دعا کرنا مستحب ہے..... میت کو پردہ پوشی کے ساتھ غسل اور کفن دینے کی فضیلت ❀
- 237..... سفید اور اچھے کفن کی فضیلت..... قرض سے بری الذمہ فوت ہونے کی فضیلت ❀
- 238.....

- 238..... قریب المرگ شخص کی ادائیگی قرض کے لیے وصیت
- 239..... وراثت کی تقسیم سے قبل میت کا قرض ادا کرنا۔
- 241..... میت کا قرض ادا کرنے کی فضیلت، خواہ وہ اجنبی ہو۔
- 243..... مومن کی جان قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے
- 243..... نماز جنازہ پڑھنے اور اجر و ثواب کے لیے گھر سے جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت
- 245..... جنازہ میں پیدل جانے کی سواری پر جانے پر فضیلت
- 245..... میت کے لیے مومنوں کی نماز جنازہ اور تعریف کے ذریعے شفاعت کی فضیلت
- 246..... جس پر چالیس موصد آدمی نماز جنازہ پڑھیں اس کی فضیلت
- 246..... اس شخص کی فضیلت جس کے مرنے کے بعد لوگ اس کی تعریف کریں
- 248..... جنازہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور اس کا مسجد میں پڑھنے کا جواز
- 249..... اس آدمی کی فضیلت جس کے بچے فوت ہو جائیں
- ان لوگوں کی فضیلت جن کے تین یا دو بچے فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھیں
- 251..... اس آدمی کی فضیلت جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے پھر وہ (صبر کرتے ہوئے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے
- 253..... اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی محبوب فوت ہو جائے اور وہ صبر کر کے اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے
- 255..... لڑکے کی وفات پر صبر و حوصلہ کی فضیلت
- 257..... اللہ کا مومن کو قبر میں ثابت قدم رکھنا
- 259..... میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہونے اور اس کی ثابت قدمی اور مغفرت کی دعا کرنے کی فضیلت
- 260..... نیک لوگوں کے پاس قبروں کی فضیلت
- 262..... بیت المقدس اور دوسری فضیلت والی جگہوں میں دفن ہونے کی فضیلت
- 262..... قبروں کی زیارت کی فضیلت
- 264..... مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت یا وہاں سے گزرتے وقت دعا کرنے کی فضیلت
- 265..... مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرنے کا حکم
- 267..... میت کو مرنے کے بعد ملنے والے اجر و ثواب کا ذکر، میت کے لیے دعا و استغفار کی فضیلت
- 267..... سنت سے بھی میت کو اجر و ثواب پہنچنے کا بکثرت ثبوت موجود ہے

- 267..... والد کے لیے اولاد کی دعا کی فضیلت ❀
 268..... مسلمان کی اپنے اسلامی بھائی کے لیے غائبانہ دعا کی فضیلت ❀

کتاب الصَّیَّام روزوں کا بیان

باب 5

- 271..... روزے کی فضیلت ❀
 271..... روزہ گناہوں کا کفارہ ہے ❀
 273..... باب الریان روزے داروں کے لیے خاص ہے ❀
 274..... رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت ❀
 275..... روزہ ڈھال ہے ❀
 276..... اللہ پر ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزوں کی فضیلت ❀
 276..... روزہ کی فضیلت میں مزید احادیث ❀
 277..... سحری کی فضیلت ❀
 277..... سحری دیر سے اور افطاری جلد کرنے کی فضیلت ❀
 278..... سب سے افضل روزے صوم داود علیہ السلام ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ ❀
 280..... دس محرم اور یوم عرفہ (یہ روزہ اس کے لیے جو عرفات میں نہ ہو) کے روزے کی حقیقت ❀
 281..... محرم کے روزوں کی فضیلت ❀
 281..... رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت ❀
 282..... سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت ❀
 283..... مہینے کے تین روزے رکھنے کی فضیلت اور اس بارے میں وصیت ❀
 284..... ایام بیض کے روزوں کی فضیلت ❀
 285..... شعبان میں روزوں کی فضیلت ❀
 286..... روزہ کے دوران بے ہودہ گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے ❀
 286..... روزہ کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے ❀
 286..... لیلة القدر کی فضیلت اور اس کو کب تلاش کیا جائے ❀
 287..... جو روزہ افطار کرائے ❀

- 287..... روزہ افطار کرانے والے کی فضیلت ❀
- 289..... لیلة القدر کا مخفی ہونا ❀
- 289... رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں (زیادہ نیکیاں کرنے کے لیے) جدوجہد اور اعتکاف کی فضیلت ❀
- 290..... صدقہ فطر اور اس کو نماز سے پہلے ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 291..... عید الفطر اور عید الاضحی کے دونوں کی فضیلت ❀

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کا بیان

باب 6

- 294..... (قرآن کی رو سے) زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 295..... (سنت کی رو سے) زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 297..... زکوٰۃ کی فضیلت اور وہ مالوں کی پاکیزگی کا سبب ہے ❀
- 298..... خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 299..... اونٹوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 299..... صدقات وصول کرنے والے خزانچی، غلام اور عورت کا ثواب جب وہ امانت دار ہوں۔ ❀
- 301..... حلال کمائی سے صدقہ کی فضیلت ❀
- 303..... تندرست اور مال کی حرص رکھنے والے شخص کے صدقہ کی فضیلت اور صدقہ میں جلدی کرنے کی فضیلت.. ❀
- 304..... (قرآن کی رو سے) صدقہ کی فضیلت ❀
- 305..... صدقہ کی فضیلت ❀
- 306..... صدقہ انسان کے گناہوں کی ستر پوشی کرتا ہے ❀
- 306..... صدقہ قیامت کے دن صدقہ کرنے والے کو اپنے سایہ میں رکھے گا یہاں تک کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا..... ❀
- 307..... سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کا حکم اگرچہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو ❀
- 308..... اعلائیہ صدقہ کرنے سے پوشیدہ صدقہ افضل ہے ❀
- 309..... اعلائیہ صدقہ کی فضیلت؛ جب نیت یہ ہو کہ دوسرے لوگ بھی (صدقہ کرنے میں) اس کی اقتداء کریں۔.. ❀
- 311..... جب کسی شخص سے غیر شعوری طور پر غیر مستحق پر صدقہ ہو جائے تو اس کا صدقہ قبول ہے بشرطیکہ اس کی نیت نیک ہو۔..... ❀

- 312..... رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی فضیلت
- 313..... خاوند اور زیر کفالت یتیموں پر عورت کے صدقہ کی فضیلت
- 314..... خاوند اور زیر کفالت (یتیموں) اور عام رشتہ داروں پر عورت کو صدقہ کرنے کا دگنا ثواب ملتا ہے
- 315..... گھر والوں اور زیر کفالت افراد (اولاد خادم وغیرہ) پر خرچ کرنے کی فضیلت
- 316..... اہل و عیال، غلام اور احباب پر خرچ کرنے کی فضیلت
- 317..... شدید دشمن، ظالم رشتہ دار پر صدقہ کرنے کی فضیلت
- 318..... بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے
- 320..... یتیم، مسکین اور مسافر پر صدقہ کی فضیلت
- 321..... ہر اچھی بات صدقہ ہے، اسی طرح شرک سے رک جانا بھی (صدقہ ہے)
- 322..... خندہ پیشانی کی فضیلت
- 323..... جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اہل صدقہ کے لیے خاص ہے
- 323..... صدقہ کی فضیلت میں اور احادیث
- 324..... صدقہ عذاب کے دفع کرنے کے اسباب میں سے ہے۔
- 324..... صدقہ و خیرات گناہوں کا کفارہ ہے
- 325..... صدقہ کی ایک اور فضیلت
- 326..... خرچ کرنے کی فضیلت
- 329..... اخلاص اور صدق دل سے حق کی راہ میں خرچ کرنا قابل رشک ہے۔
- 329..... ابو بکرؓ انصاری کی روایت
- 330..... قلیل مال والے کا کوشش سے صدقہ کرنا۔
- 332..... شرک ترک کرنا بھی صدقہ ہے
- 333..... زراعت اور درخت وغیرہ لگانے کی فضیلت اگر اس سے کھایا جائے گا تو وہ صدقہ ہے
- 334..... جس نے کوئی صدقہ کیا، پھر وہ اس کا وارث بن گیا
- 335..... میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت
- 336..... میت کی طرف سے نذر (روزہ حج وغیرہ) کا پورا کرنا
- 337..... اس آدمی کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر مانی لیکن پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا
- 337..... مسلمان میت کو صدقہ یا غلام آزاد کرنے یا حج کا ثواب پہنچتا ہے

- 338..... صدقہ فطر کا واجب ہونا اور (عید کی) نماز سے قبل اس کے ادا کرنے کی فضیلت
- 339..... لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے اور ان سے بے نیاز ہونے کی فضیلت
- 340..... قناعت اور نفس کی غناء (خودداری) کی فضیلت
- اس شخص کی فضیلت جس کو حرص و طمع کے بغیر مال ملا تو اس نے اسے قبول کیا، پس اس نے اس میں سے خود بھی کھایا اور صدقہ بھی کیا۔
- 342.....
- 343..... اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں سے کچھ بھی نہیں مانگتا۔

کتاب الحج حج کا بیان

باب 7

- 346..... حج کے فضائل
- 347..... حج سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں
- 348..... حج و عمرہ کے مابین متابعت کی فضیلت
- 349..... حاجی اللہ کا مہمان ہے
- 349..... عمرہ اور حج کی فضیلت
- 349..... رمضان میں عمرہ کی فضیلت
- 350..... حاجی یا عمرہ کرنے والوں کو تیار کرنے کی فضیلت
- 351..... تلبیہ کہنے اور اس میں آواز بلند کرنے کی فضیلت
- 351..... راہ حج یا دوران حج مرنے کی فضیلت
- 352..... حجر اسود کے استلام کی فضیلت
- 353..... دور کنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) کے استلام اور بیت اللہ کے طواف کی فضیلت
- 354..... قیوم عرفہ کی فضیلت اور اس دن مغفرت و بخشش کی امید
- 354..... اہل عرفات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے فخر و مباہات کرنا
- 355..... یوم عرفہ کی دعا کے بہتر ہونے یا اس دن لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت
- 355..... عرفات کی مزید فضیلت کا بیان
- 356..... مزدلفہ سے طلوع شمس سے قبل (منیٰ کی طرف) کوچ کرنے کی فضیلت
- 357..... سر کے بال منڈانے کی سر کے بال کترانے پر فضیلت

- 358..... زم زم کے پانی کی فضیلت
- 360..... بیت اللہ الحرام میں داخل ہونے کی فضیلت
- 360..... مکہ مکرمہ یا مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت
- 361..... مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ کی مسجد (مسجد الحرام) میں نماز کی فضیلت کا مزید بیان
- 362..... جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے وہ مسجد نبوی ہے۔
- 363..... رسول اللہ ﷺ کے گھر اور آپ کے منبر کے درمیان عبادت کی فضیلت
- 363..... بیت الحرام اور مسجد نبوی کی فضیلت
- 363..... چار مساجد جن میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا
- 364..... تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس) کی فضیلت
- 365..... بیت المقدس اور اس میں نماز کی فضیلت
- 366..... بیت المقدس میں نماز پانچ سو نماز کے برابر ہونے کی فضیلت
- 367..... مسجد قباء اس کی زیارت اور اس میں نماز کی فضیلت
- 367..... ابن عمر سے ابن نمیر کی روایت
- 368..... وادی عقیق اور اس میں نماز کی فضیلت
- 368..... ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں اور ان میں عبادت کی فضیلت
- 368..... عید کے دن عید گاہ کی طرف جانے اور تکبیر کہنے کی فضیلت
- 369..... قربانی کے دن کی فضیلت اور یہی دن حج اکبر کا دن ہے
- 369..... یوم النحر اور یوم القر (گیارہ وی الحجہ) کی فضیلت
- 370..... قربانیاں
- 371..... گھر میں رہنے اور حج سے فارغ ہو کر یا اپنے کام سے فارغ ہو کر جلد واپس آنے کی فضیلت
- وفات تک مدینہ شریف میں رہنے کی فضیلت۔ مدینہ منورہ میں آنے والی تکلیف پر صبر اور اس میں فوت ہونے کی فضیلت
- 372..... ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا
- 374..... مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی مزید فضیلت
- 374..... دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور اسی طرح طاعون مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی۔
- 375..... حرم کی فضیلت
- 376..... مکہ مکرمہ میں رہائش کی فضیلت
- 377.....

- 378..... شام میں رہائش کی فضیلت ❀
- 379..... بچے کا حج صحیح ہے اور اس کو حج کرانے کی فضیلت ❀
- 379..... عورتوں کا افضل جہاد حج ہے ❀
- 380..... بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہے ❀
- 380..... اللہ کی طرف ہجرت کی فضیلت ❀
- 383..... ہجرت سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں ❀
- 384..... ہجرت کی فضیلت اور جس نے حبشہ کی ہجرت کی اس کی دو ہجرتیں ہیں ❀
- 386..... مسلمان مہاجر اور مجاہد کی فضیلت ❀

کتاب الجہاد جہاد کا بیان

باب 8

- 389..... قرآن مجید سے جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت ❀
- 390..... راہ جہاد میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت ❀
- 392..... اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے فوت ہونے والے کی فضیلت ❀
- 392..... اس شخص کی فضیلت جو جہاد کا ارادہ کرے لیکن بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے نہ جاسکے۔ ❀
- 393..... جہاد اسلام کی چوٹی اور بلندی ہے۔ ❀
- 394..... جنت کا ایک دروازہ مجاہدین کے لیے خاص ہے ❀
- 394..... مال و جان سے جہاد کرنے کی فضیلت ❀
- 396..... اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور تکلیف برداشت کرنے والوں کی فضیلت ❀
- 397..... جہاد کے لیے جانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے ❀
- 397..... جہاد میں اخلاص نیت اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑنے والے کی فضیلت؛ جس مجاہد کو مال غنیمت نہ ملے وہ اس سے افضل ہے جس کو مال غنیمت ملے ❀
- 398..... کیا جہاد سب سے افضل عمل ہے ❀
- 401..... جہاد حجاج کو پانی پلانے اور مساجد آباد کرنے سے افضل ہے ❀
- 401..... جہاد تمام اعمال سے افضل ہے ❀
- 402..... مومن مجاہد یا مسلمان مہاجر و مجاہد کی فضیلت ❀

- 403..... اس آدمی کی فضیلت جو اسلام قبول کرتے ہی اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے شہید ہو گیا
- 404..... شہید ہو جائے
- 405..... اللہ تعالیٰ کے ہاں مجاہد کے سوردراجات کا ذکر
- 406..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت
- 407..... اللہ کے راستہ میں جہاد اور خرچ کرنے میں ہلاکت سے نجات
- 408..... اس شخص کی فضیلت جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا یا اس کے اہل و عیال کی بہتر انداز میں کفالت کی اور خیال رکھا
- 409..... اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی سواری سے اعانت کرنے کی فضیلت
- 410..... اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کو تیار کرے یا اس کے گھر کے اخراجات برداشت کرے
- 411..... اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشین بنا
- 411..... مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح حرام ہیں
- 412..... اللہ تعالیٰ کا اپنی راہ میں لڑنے والے کی مدد کرنا
- 412..... جنگ میں کمزوروں اور نیک لوگوں کی دعا کے ذریعے مدد طلب کرنے کی فضیلت
- 413..... نیک لوگوں کے عمل کی وجہ سے نصرت طلب کرنا
- 414..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اور غبار آلود قدموں والے کی فضیلت
- 416..... اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے اور اسی حالت میں فوت ہو جانے کی فضیلت
- 417..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت
- 421..... اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑا تیار رکھنے کی فضیلت
- گھوڑے اور اس پر خرچ کرنے کا پیمانہ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔
- 423..... اور ان پر سوار ہونے کی فضیلت
- 424..... گھوڑے پر جہاد کرنے کی فضیلت اور یہ کہ گھوڑے کے لیے دو حصے ہیں۔
- 425..... گھوڑوں کی محبت
- 425..... اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑے پر خرچ کرنے کی فضیلت
- 426..... اللہ کی راہ میں استطاعت کے ہوتے ہوئے روزہ رکھنے کی فضیلت
- 426..... حیران دہی اور اس کی ترغیب کی فضیلت

- 429..... اللہ کی راہ میں تیر اندازی بڑھاپے اور غلام آزاد کرنے کی فضیلت
- 430..... اسلام میں بڑھاپے کی فضیلت
- 430..... عورت کے شہادت کی تمنا کرنے کی فضیلت اور اللہ کی راہ میں بحری جنگ کی فضیلت
- اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جس موت سے بھی مرے وہ شہید ہے اور اللہ کی راہ میں سواری سے گر کر مرنے والے کی فضیلت
- 432..... اونٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقف کے بقدر اللہ کی راہ میں لڑنے اور اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت
- 433..... اللہ کی راہ میں (پہنچنے والے) زخموں اور شہادت کی خواہش کرنے والوں کی مزید فضیلت
- 434..... جنتی کے لیے عاریۃ گھوڑا دینے کی فضیلت
- 435..... اونٹ گائے اور بکری کا حق یہ ہے کہ نہ کوئی مادہ کی جنتی کے لیے عاریۃ دے دینا
- 436..... دشمن سے مقابلہ کے وقت ثابت قدمی اور بہادری کی فضیلت
- 437..... جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔
- 439..... جہاد میں مسلمانوں اور کافروں کی صفوں کے باہم قتال کے وقت دعاء کی فضیلت
- 440..... اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کی فضیلت
- 441..... سب سے افضل گھر شہداء کا گھر ہے۔
- 442..... جرأت و شجاعت کے ساتھ اقدام کرتے ہوئے رضائے الہی کے لیے اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کی فضیلت
- 442..... شہادت فی سبیل اللہ کی مزید فضیلت
- 443..... اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی فضیلت اور شہید کی عزت افزائی کا بیان
- 445..... شہداء کی روحیں کہاں ہیں؟
- 446..... کون سا قتل افضل ہے؟
- 450..... سب سے افضل شہید
- 450..... اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیے شہادت کی رغبت
- 451..... سچے دل سے شہادت کا ارادہ اور اس کو طلب کرنے کی فضیلت
- 452..... اس شخص کا ذکر جو صدق دل سے اللہ سے شہادت کی دعا مانگے
- 454..... شہید کو قتل سے معمولی سی تکلیف ہوتی ہے۔
- 454.....

کافر اور اس کا قاتل (مومن) جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے بشرطیکہ مومن اس کے بعد بھی دین پر

- 455..... ثابت قدم رہے
- 455..... اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور اس کے قاتل کا جنت میں اکٹھا ہونا کہ کافر مسلمان کو قتل کرتا ہے
- 456..... شہداء کی تعداد کا ذکر
- 458..... اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والا شہید ہے
- 459..... اپنے اہل دین اور جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والے کی فضیلت
- 459..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید

کتاب القضاء

فیصلہ کرنے کا بیان

باب 9

- 463..... منصف حاکم کی فضیلت
- 466..... اس عالم مجتہد حاکم کا اجر و ثواب جس نے درست فیصلہ کیا یا غلط فیصلہ کیا
- 466..... حکام کی استقامت کی فضیلت
- 467..... اس آدمی کے درست ہونے کا ذکر جو قضاء یا امارت طلب نہیں کرتا۔
- 468..... حاکم کے نیک وزیر اور اچھے مشیر کی فضیلت
- 469..... حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کرنے اور رعایا کے ساتھ نرمی کرنے والے کی فضیلت
- 470..... مسلمان امانت دار خزانچی کی فضیلت
- 470..... مومن حاکم کی خیر خواہی کرنے کی فضیلت
- 470..... ظالموں سے علیحدہ رہنے اور ان کے ظلم میں ان سے عدم تعاون کی فضیلت
- 471..... زبان کی حفاظت اور سچی و سیدھی بات کہنے کی فضیلت
- 472..... بہترین گواہ
- 473..... امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی فضیلت
- 474..... حسب استطاعت ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت
- 475..... دین تمام لوگوں کی خیر خواہی کرنے کا نام ہے
- 476..... اس بات پر بیعت کہ آدمی جہاں بھی ہو حق بات کہے
- 476..... عدل و انصاف کا کلمہ جہاد میں سے ہے

- 477..... خلاف شرع امور میں امراء کی مخالفت میں سلامتی ہے۔ ❀
- 477..... حکمرانوں وغیرہ کی غلط باتوں کا انکار ایمان اور جہاد میں سے ہے ❀
- 478..... خلاف شرع بات کو بدلنا ایمان یا اہل ایمان کے فضائل میں سے ہے ❀
- 478..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے ❀
- 480..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فتنوں اور ہر شے سے نجات کا سبب ہے ❀
- 482..... خلاف شرع امور یا فتنوں کے انکار کی فضیلت ❀
- 483..... حد قائم کرنے والے اور جس پر قائم کی گئی اس کی فضیلت ❀
- 485..... جن پر حد قائم ہو جائے وہ ان کے لیے کفارہ و طہارت ہے ❀
- 486..... حد قائم کرنے کی فضیلت ❀
- 489..... راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے اور اس کے علاوہ دیگر اعمال خیر کی فضیلت ❀
- 493..... گرگٹ (چھپکلی) کو قتل کرنے کی فضیلت ❀
- 493..... دھاری دار اور دم کٹے سانپ کو مارنے کی فضیلت ❀

کتاب البیوع خرید و فروخت کا بیان

باب 10

- 496..... خرید و فروخت وغیرہ کے ذریعے حلال کمائی کی فضیلت ❀
- 497..... خرید و فروخت کرنے والوں کے صدق و بیان اور (ایک دوسرے کی) خیر خواہی کرنے کی فضیلت ❀
- 499..... مسلمان بھائی کی خواہش پر سودا منسوخ کرنے کی فضیلت ❀
- 499..... خرید و فروخت اور قرض کے تقاضا میں آسانی کے ساتھ معاملہ کرنے والے کی فضیلت ❀
- 500..... خرید و فروخت میں غلہ جات ماپنے کی فضیلت ❀
- 500..... صبح کے وقت کام کاج کرنے کی فضیلت ❀
- 500..... اس شخص کی فضیلت جس نے دوسرے کے مال کی حفاظت کی ❀
- 501..... قرض حسہ کی فضیلت ❀
- 502..... قرض کی فضیلت کے بارے میں ❀
- 502..... دودھ والے جانور کا عطیہ دینے کی فضیلت ❀
- 504..... مکاتب (غلام) جو کتابت ادا کرنے کی نیت کرے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ ❀

- 504..... قرض سے پناہ مانگنے کی فضیلت ❀
- 505..... قرض ادا کرنے کی حرص کی فضیلت ❀
- 505..... مقروض کے قرض ادا کرنے اور اس کی ادائیگی کی حرص کی فضیلت ❀
- 507..... ان کلمات کی فضیلت میں حدیث، جو مقروض کو کہنے چاہئیں۔ ❀
- 508..... قرض اچھے انداز سے ادا کرنے کی فضیلت ❀
- 510..... امیر و غریب سے اچھے انداز سے قرض مانگنے کی فضیلت ❀
- 510..... تنگ دست کو مہلت یا معاف کر دینے والے کی فضیلت ❀
- 512..... جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث ابوالیسر کا قصہ ❀
- 515..... چوپایوں میں سے بکری وغیرہ پالنے کی فضیلت ❀
- 516..... مرغ پالنے کی فضیلت ❀
- 517..... بکریاں چرانے کی فضیلت ❀
- 518..... اللہ کی اطاعت اور اپنے سردار کا حق ادا کرنے والے غلام کی فضیلت ❀
- 520..... آزاد کرنے اور آزادی دلانے میں اعانت کی فضیلت ❀
- 522..... اولاد کا والد کو آزاد کرنے کی فضیلت ❀
- 523..... اپنے غلام کو تھپڑ مارنے والے کے آزاد کرنے کی فضیلت ❀
- 523..... سب سے افضل کون سی گردن آزاد کرنا ہے۔ ❀

کتاب النکاح نکاح کا بیان

باب 11

- 525..... نکاح کی فضیلت ❀
- 526..... دین دار اور زیادہ اولاد دینے والی عورت سے نکاح کی فضیلت ❀
- 528..... پاک و امنی اختیار کرنے کے ارادے سے نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ ❀
- 529..... اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت ❀
- 534..... اس شخص کی فضیلت جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔ ❀
- 535..... جماع کے وقت بسم اللہ اور دعا پڑھنے کی فضیلت ❀
- 536..... اچھی نیت سے جماع کرنے کی فضیلت ❀

- 537..... اس شخص کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے لیے شادی کرائے یا شادی کرے
- 538..... ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں بیویوں کے درمیان عدل کرنے کی فضیلت
- 539..... نکاح میں سفارش کرنے کی فضیلت
- 539..... آسان حق مہر کی فضیلت
- 539..... عورتوں سے اچھے اخلاق اور اچھے انداز سے رہنے سہنے کی فضیلت
- 541..... بیوی پر اخلاص سے خرچ کرنے کی فضیلت
- 541..... بیوی کی اپنے خاوند کی اطاعت کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی فضیلت بشرطیکہ اس میں معصیت نہ ہو۔
- 542..... خاوند کے حقوق کی حفاظت اور اس کے بعد اس کی اولاد کی نگہداشت کی فضیلت اگرچہ یہ لازم نہیں
- 547..... حالات و ضرورت کے تحت بیوہ سے شادی کرنے والے خاوند کی اولاد اور اس کی بہنوں کا خیال رکھنے
- 543..... والی عورت کی فضیلت
- 544..... شبہات کے مواقع سے بچنے یا دور رہنے کی فضیلت
- 545..... شک و شبہ کے مقام پر غیرت کی فضیلت
- 546..... پردے کے فضائل
- 547..... پردہ طہارت و پاکیزگی ہے

کتاب فضائل القرآن

فضائل قرآن کا بیان

باب 12

- 549..... قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سننے وغیرہ کی فضیلت
- 550..... قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کی فضیلت
- 551..... قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت
- 552..... ایمان سیکھنے کے بعد قرآن سیکھنے کی فضیلت
- 552..... نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی قراءت سیکھنے کی فضیلت
- 553..... مہارت اور مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت
- 554..... قرآن کریم کے ساتھ تمسک اختیار کرنے اور اس پر عمل کرنے کی فضیلت
- 554..... قرآن مجید کی تلاوت پر جمع ہونے اور ایک دوسرے کو پڑھانے کی فضیلت
- 555..... اس بات کا بیان کہ حاملین قرآن اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں

- ❀ 1155..... قراءت قرآن اور اس کے قاری کی فضیلت
- ❀ 1156..... عالم قرآن کے بلند مرتبہ کا بیان
- ❀ 1157..... عالم قرآن قابل رشک ہے
- ❀ 1157..... قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور بیٹھنے کی فضیلت
- ❀ 1158..... قرآن مجید کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت
- ❀ 1159..... قراءت کے لحاظ سے سب سے افضل شخص
- ❀ 1159..... سورۃ فاتحہ کی فضیلت
- ❀ 1164..... سورۃ فاتحہ سب سے افضل قرآن ہے
- ❀ 1164..... ((غیر المغضوب علیہم ولا الضالین)) کے بعد آمین کہنے کی فضیلت
- ❀ 1165..... سورۃ بقرہ کی فضیلت
- ❀ 1165..... سورۃ بقرہ وغیرہ کی تلاوت وغیرہ کی وجہ سے سکینت کا نزول
- ❀ 1166..... سورۃ بقرہ کی مزید فضیلت
- ❀ 1167..... سورۃ فاتحہ و آخر سورۃ بقرہ کی فضیلت
- ❀ 1168..... اللہ کا اسم اعظم سورۃ بقرہ سمیت تین سورتوں میں ہے
- ❀ 1168..... آیۃ الکرسی اللہ کی کتاب میں سب سے افضل آیت ہے۔
- ❀ 1169..... نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت
- ❀ 1169..... سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت
- ❀ 1171..... سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت
- ❀ 1172..... شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جاتی ہیں۔
- ❀ 1173..... سورۃ بقرہ کے خاتمے یا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت
- ❀ 1173..... سورۃ بقرہ آل عمران (اور ان دونوں پر عمل کرنے) کی فضیلت
- ❀ 1175..... سورۃ مائدہ کی فضیلت
- ❀ 1176..... سورۃ مائدہ اور سورۃ ابراہیم کی فضیلت
- ❀ 1177..... سورۃ کہف کی فضیلت اور اس کی قراءت کے وقت تسکین نازل ہونے کی فضیلت
- ❀ 1177..... جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے کی فضیلت
- ❀ 1178..... سورۃ کہف کی ابتدائی آیات دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کا سبب ہیں۔

- 579..... سورۃ فتح کی فضیلت ❀
- 581..... سورۃ ملک (تبارک الذی) کی فضیلت ❀
- 581..... سورۃ زلزال کی فضیلت ❀
- 582..... سورۃ بینہ (لہد یکن الذین کفروا) کی فضیلت ❀
- 582..... سوتے وقت سورۃ قل یا ایہا الذین الکافرون پڑھنے کی فضیلت ❀
- 582..... سورۃ اخلاص (قل هو اللہ احد) پڑھنے کی فضیلت ❀
- 585..... معوذتین کی فضیلت ❀
- 587..... معوذتین کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت ❀
- 588..... معوذتین اور قل هو اللہ احد کی فضیلت ❀
- 588..... معوذات (قل هو اللہ احد اور معوذتین) کی فضیلت ❀
- 589..... جنت و جہنم کے ذکر پر مشتمل آیات ذکر کرنے کی فضیلت یعنی ترغیب و ترہیب ❀

کتاب العلم علم کا بیان

13
باب

- 592..... علم اور علماء کی فضیلت ❀
- 593..... حصول علم کے لیے نکلنے یا سفر کرنے والے کی فضیلت ❀
- 595..... دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی فضیلت ❀
- 596..... علم و حکمت میں رشک کرنا ❀
- 596..... صاحب حق ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کرنے والے کی فضیلت ❀
- 597..... علم سیکھنے اور سکھانے والے کی فضیلت ❀
- 599..... علم فرائض (میراث) وغیرہ سیکھنے کی فضیلت ❀
- 600..... ہدایت کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت ❀
- 602..... اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے کی فضیلت ❀
- 603..... اس شخص کی فضیلت جو خیر و بھلائی کا آغاز کرے یا اس سے خیر کی امید ہو۔ ❀
- 604..... لوٹری اور بیوی کی تعلیم و تربیت کی فضیلت ❀
- 604..... علماء کی فضیلت اور ان کے بغیر لوگوں کی حالت ❀

- 605.....علم فتنوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔
- 606.....مسجد میں قائم علمی حلقوں میں شمولیت اختیار کرنے کی فضیلت
- 607.....علم پھیلانے کی فضیلت اور حدیث رسول کے مبلغ کے لیے نبی ﷺ کی دعا کا ذکر
- 608.....کتاب وسنت پر عمل کرنے اور ان سے تمسک اختیار کرنے کی فضیلت
- 609.....کتاب وسنت کی اتباع کرنے اور ان سے تمسک اختیار کرنے کی فضیلت
- 611.....اللہ کی کتاب کے ساتھ تمسک اختیار کرنے کی فضیلت
- 611.....سنت پر عمل کرنے کی فضیلت
- 612.....سنت رسول کو مضبوطی سے پکڑنے اور سلف صالحین کا منہج اختیار کرنے کی فضیلت
- 614.....نبی ﷺ کی اطاعت اور آپ کی سنت کی اتباع کی فضیلت
- 615.....کتاب وسنت پر جمع ہو جانے والی جماعت کی فضیلت
- 616.....جماعت کو لازم پکڑنے کی فضیلت
- 617.....سفر میں جماعت کی فضیلت

کتاب الذکر والدعاء ذکر و دعا کا بیان

14
باب

- 621.....اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت
- 622.....ذکر کی فضیلت کا بیان
- 622.....اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا ذریعہ اور بہت ہی مضبوط قلعہ ہے۔
- 623.....تنہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت
- 625.....ذکر کی فضیلت میں ایک ضعیف حدیث
- 625.....ذکر کرنے والا جب تک ذکر کرتا رہے حفاظت و نگرانی کے لحاظ سے اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔
- 626.....ہمیشہ ذکر کرنے اور آخرت کے امور میں غور و فکر کرنے کی فضیلت
- 627.....اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت
- 628.....اللہ کے ذکر کی مزید فضیلت
- 628.....اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے اور ذکر کرنے کی فضیلت
- 629.....ذکر کی مجالس اور تلاوت قرآن کے اجتماع کا بیان

- 631..... صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھنے کی فضیلت
- 631..... صبح و شام کے اذکار کی فضیلت بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر کی فضیلت
- 632..... شام وغیرہ کے وقت رضیت باللہ رباً پڑھنے کی فضیلت
- 633..... مطلق طور پر ”رضیت باللہ رباً.....“ پڑھنے کی فضیلت
- 634..... شام کے وقت دعا ”اعوذ بکلمات اللہ التامات“ پڑھنے کی فضیلت
- 634..... کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر اعوذ بکلمات اللہ التامات پڑھنے والے کی فضیلت
- 635..... صبح و شام کے اذکار میں دو حدیثیں
- 636..... یہ دعا صبح و شام اور سوتے وقت پڑھنی چاہیے
- 636..... یقین کے ساتھ صبح و شام سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت
- 637..... رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں ضرور پڑھتے تھے۔
- 637..... صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی فضیلت
- 638..... سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کی فضیلت
- 638..... سبحان اللہ وبحمدہ کی مزید فضیلت
- 639..... سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کی فضیلت
- 639..... سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت
- 640..... سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی تسبیح و تحمید و تہلیل اور تکبیر کی فضیلت
- 641..... تسبیح و تحمید و تہلیل اور تکبیر کی مزید فضیلت
- 641..... تمام اوقات میں ذکر کرنے کی فضیلت
- 641..... کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی فضیلت
- ہر روز صبح سو مرتبہ تہلیل لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت
- 645..... ہر روز دس مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت اور یہ صبح کے اذکار میں شامل ہے۔
- 645..... توحید کو تسلیم کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔
- 646..... صبح معنی میں لا الہ الا اللہ کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔
- 647..... نبی ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہے
- 647..... لا الہ الا اللہ کہنے والا ہر شخص (موحد) ذرہ بھر خیر بھلائی کی موجودگی میں جہنم سے نکل آئے گا۔

- صحیح اور مستند فضائل اعمال 30 فہرست مضامین
- 648..... ایمان کے شعبوں میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے
- 648..... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے کی فضیلت
- 649..... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے کی فضیلت
- 650..... سو دفعہ سبحان اللہ پڑھنے والے کی فضیلت
- 651..... کئی گنا ذکر (یعنی صبح کی نماز کے بعد تسبیح) کرنے کی فضیلت
- 652..... مطلق طور پر کئی گنا ذکر کرنے کی فضیلت
- 652..... لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت
- 652..... لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔
- 653..... کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے
- 654..... سونے سے پہلے پڑھی جانے والی سورتوں اور آیات کی فضیلت سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت
- 654..... سوتے وقت سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنے کی فضیلت
- 654..... سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھنے کی فضیلت
- 655..... سوتے وقت تین بار معوذات (قرآن کی آخری تین سورتیں) پڑھنے کی فضیلت
- 655..... سونے سے قبل اور سونے کے قریب پڑھے جانے والے اذکار کی فضیلت
- 655..... با وضوء سونے اور سونے سے قبل کے اذکار میں سے آخری ذکر کی فضیلت
- 656..... سوتے وقت تسبیح و تحمید اور تکبیر کی فضیلت
- 657..... بچوں کے لیے نیند وغیرہ سے قبل اللہ سے پناہ مانگنا
- 658..... سوتے وقت اور بیداری میں گھبراہٹ کی دعا
- 658..... رات کو آنکھ کھلتے وقت یا نیند سے بیدار ہونے کے وقت اللہ کا ذکر کرنے والے کی فضیلت
- 659..... آخر رات میں ذکر کرنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت
- 659..... نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کی فضیلت
- 659..... گھر سے نکلتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت
- 660..... گھر میں داخل ہونے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت
- 660..... مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت
- 661..... نماز میں وسوسہ کے وقت شیطان سے پناہ پکڑنے کی فضیلت
- 661..... وسوسہ یا اس سوال کے وقت کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا اللہ کا ذکر کرنے کی فضیلت

- 662..... سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت ❀
- 663..... سواری کے بد کہتے یا گرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت ❀
- 663..... دعاء..... ❀
- 663..... سواری پر سوار ہوتے وقت بخشش کی دعا مانگنے کی فضیلت ❀
- 664..... (نماز میں) تشہید کے بعد اور سلام سے قبل دعاء مغفرت کی فضیلت ❀
- 664..... ہر مجلس میں ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت ❀
- 665..... مجلس میں جمع ہونے اور مل کر بیٹھنے کی فضیلت خاص طور پر سفر میں ❀
- 666..... مجلس سے اٹھتے وقت درج ذیل کلمات پڑھنے والے کی فضیلت ❀
- 666..... دعاء کی فضیلت..... ❀
- 667..... دعا ہی عبادت ہے..... ❀
- 667..... جب تک بندہ جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے..... ❀
- 668..... پختہ یقین کے ساتھ دعا مانگنے اور اس کو معلق نہ کرنے کی فضیلت..... ❀
- 668..... عافیت کی دعا مانگنے کی فضیلت..... ❀
- 669..... دعا یا نیک عمل کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی فضیلت..... ❀
- 670..... نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ پکڑنے یا دعا مانگنے کی فضیلت..... ❀
- 671..... معافی اور بخشش مانگنے کے ساتھ وسیلہ پکڑنا..... ❀
- 671..... دعا قضاء و قدر کو ٹال دیتی ہے..... ❀
- 672..... اللہ کو یقین کے ساتھ پکارنے والے کے ساتھ اللہ کی معیت کی فضیلت..... ❀
- 672..... سب سے موافق دعاء..... ❀
- 672..... گناہ اور قطع رحمی کی دعا کے علاوہ ہر دعا کا قبول ہونا..... ❀
- 673..... اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت..... ❀
- 674..... مجلسی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا کی فضیلت..... ❀
- 675..... اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت..... ❀
- 675..... اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی مزید فضیلت کا بیان..... ❀
- 676..... دل کے دین پر ثابت رہنے کی دعا کی فضیلت..... ❀
- 676..... غم و پریشانی اور سختی کے وقت دعا کی فضیلت..... ❀

- 677..... پریشانی کی دعا ❀
- 677..... کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر درج ذیل دعا پڑھنے والے کی فضیلت ❀
- 678..... مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کی فضیلت ❀
- 678..... جسمانی تکلیف کی صورت میں تکلیف والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت ❀
- 678..... نعمتوں یاد دینا و آخرت کی بھلائی مانگنے (یعنی اللہم اتنا فی الدنیا پڑھنے) کی فضیلت ❀
- 680..... جامع دعاؤں کی فضیلت ❀
- 680..... خوب دعا مانگنے والے کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے ❀
- 681..... مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو ❀
- 681..... رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے ❀
- 682..... سجدوں میں دعا مانگنے کی فضیلت ❀
- 682..... مرغ کی آواز سن کر دعا کرنے کی فضیلت ❀
- 682..... دعا کی قبولیت کے اوقات یعنی افضل اوقات کا بیان ❀
- 682..... اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی فضیلت ❀
- 683..... جمعہ کے دن عصر کے بعد کی آخری گھڑی کی فضیلت ❀
- 683..... اذان اور جہاد کے وقت دعا کرنے کی فضیلت ❀
- 683..... رات کی آخری تہائی سے لے کر فجر تک دعا کرنے کی فضیلت ❀
- 684..... حلال کمائی کھانے والے کی دعا کی فضیلت ❀
- 685..... نصف شعبان کی رات اور اس میں دعا کی فضیلت ❀
- 685..... الحاح و زاری سے دعا کرنے کی فضیلت ❀
- 685..... اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے یا جہنم سے اس کی پناہ مانگنے والے کی فضیلت ❀
- 686..... ہدایت اور رزق وغیرہ کے طالب کے لیے دعا کی فضیلت ❀
- 688..... مسلمانوں کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت ❀
- 688..... غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا کا مزید ذکر ❀
- 689..... جہنم یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کی فضیلت ❀

کتاب التوبۃ والاستغفار

توبہ واستغفار کا بیان

باب 15

- 691..... توبہ واستغفار کی فضیلت ❀
- 691..... توبہ کی مزید فضیلت ❀
- 694..... سید الاستغفار ❀
- 695..... استغفار کی مزید فضیلت ❀
- 695..... با وضو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنے، پھر اللہ سے مغفرت طلب کرنے والے کی فضیلت ❀
- 696..... اسلام قبول کرنے والے کے لیے استغفار کی فضیلت ❀
- 696..... گناہوں کی بخشش، دین میں ثابت قدمی اور دشمنوں پر فتح و نصرت کی دعا کی فضیلت ❀
- 697..... استغفار اور اس بات کی فضیلت کہ اللہ بندے کی گناہوں سے توبہ قبول کرتا ہے، خواہ وہ گناہ بار بار سرزد ہوں۔ .. ❀
- 698..... استغفار اور اس کی کثرت کی فضیلت ❀
- 699..... توحید کے ساتھ استغفار کی فضیلت ❀
- 699..... توبہ واستغفار گناہوں کے خاتمے کا سبب ہیں۔ ❀
- 700..... گناہ پر ندامت اور اس سے توبہ کرنے کی فضیلت ❀
- 701..... توبہ کی وجہ سے اللہ کا خوش ہونا اور توبہ کرنے والے سے محبت کرنا ❀
- 703..... اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس پر حالت نزع طاری نہ ہو۔ ❀
- 703..... غامد یہ (قبیلہ غامد کی عورت) کے متعلق حدیث اور ہجی توبہ کی فضیلت ❀
- 704..... ہجی توبہ کی فضیلت، خواہ گناہوں کی کثرت ہو۔ ❀
- 706..... اہل حقوق کے چھینے ہوئے حقوق واپس کرنے اور ان سے لی ہوئی چیزیں حلال کرانے کی فضیلت ❀
- 707..... برائی کے بعد فوراً نیکی کرنے کی فضیلت ❀

کتاب الصلاۃ والسلام

صلوۃ و سلام کا بیان

باب 16

- 712..... نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ ❀

- 712..... نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کی فضیلت
- 713..... نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت اور اس کی مکمل کیفیت
- 715..... نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھ کر دعا کرنے کی فضیلت
- 716..... نبی ﷺ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی فضیلت
- 716..... نبی ﷺ پر کسی بھی جگہ درود پڑھنے کی فضیلت
- 717..... نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا دخول جنت کا سبب ہے
- 718..... نبی ﷺ پر ہر مجلس میں درود پڑھنے کی فضیلت
- 718..... نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کی فضیلت
- 719..... جب بھی نبی ﷺ کا ذکر ہو، آپ پر درود پڑھنے کی فضیلت
- 719..... نماز میں دعا سے پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرنے اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

کتاب البر والصلۃ نیکی و صلہ رحمی کا بیان

باب 17

- 721..... والدین سے حسن سلوک کی فضیلت
- 722..... والدین سے حسن سلوک، مصیبت و پریشانی کے دور ہونے اور دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے۔
- 723..... والدین اور پھر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن معاشرت کی فضیلت
- 723..... والدین سے حسن سلوک، اللہ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب اور افضل ہے۔
- 724..... ماں سے حسن سلوک کی فضیلت
- 724..... والدین کے ساتھ حسن سلوک، نقلی نماز وغیرہ پر مقدم ہے
- 725..... والد کو آزاد کرانے (یا والدین کا بدلہ دینے) کی فضیلت
- 726..... والدین سے حسن سلوک دخول جنت کا سبب ہے۔
- 726..... والدین کے ساتھ حسن معاشرت کی فضیلت اور ماں کا زیادہ حق ہے۔
- 728..... والدین، پھر درجہ بدرجہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک
- 728..... والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے۔
- 728..... والدین سے حسن سلوک بیماریوں سے شفاء اور دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔
- 730..... والدین سے حسن سلوک عمر میں اضافے کا سبب ہے۔

- صحیح اور مستند فضائل اعمال 35 فہرست مضامین
- 731..... باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں سے حسن سلوک کی فضیلت
- 732..... باپ کے دوستوں سے اچھے تعلقات کی مزید فضیلت
- 732..... خالہ اور ماموں وغیرہ سے صلہ رحمی کی فضیلت
- 733..... صلہ رحمی کی فضیلت اگرچہ اسے توڑا جائے
- 734..... صلہ رحمی کی فضیلت
- 735..... جو اپنی رشتہ داری ملائے گا اللہ اسے ملائے گا
- 736..... اس شخص کی فضیلت جو قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرتا ہے
- 737..... صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔
- 738..... صلہ رحمی کی مزید فضیلت
- 738..... نسب معلوم کرنے کی فضیلت
- 739..... مسکین و یتیم وغیرہ کی کفالت کی فضیلت
- 740..... بیوہ، مسکین اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے کی فضیلت
- 741..... بیٹیوں یا بہنوں کی تربیت اور ان کے ساتھ احسان کی فضیلت
- 741..... مسلم شریف کی حدیث راجح طور پر مرسل ہے۔
- 743..... پڑوسی سے اچھے تعلقات قائم رکھنے اور اس کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت
- 743..... اللہ کے ہاں تمام پڑوسیوں میں سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا ہو۔
- 744..... پڑوسی کو اپنی شرارتوں وغیرہ سے محفوظ رکھنا کمال ایمان ہے۔
- 745..... حیاء کی فضیلت
- 745..... حیاء ایمان میں سے ہے اور حیاء سے بھلائی ہی آتی ہے۔
- 747..... حیاء اللہ کی صفات میں سے ہے اور وہ اسے محبوب ہے۔
- 748..... حیاء ہمارے نبی اور آپ سے پہلے انبیاء کی عادت مبارک ہے۔
- 748..... اچھے اخلاق کی فضیلت
- 752..... اچھے اخلاق اور ذہین لوگوں کی پہچان
- 753..... نرمی کی فضیلت
- 754..... نبی ﷺ کی اس شخص کے لیے دعا جو آپ کی امت کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔
- 755..... نرمی کرنے کی مزید فضیلت
- 755..... خادموں پر تحفیف اور نرمی کرنے کی فضیلت

- 756..... بردہ ہاری درگزر کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت ❀
- 757..... حلم اور ترک عجلت کی فضیلت ❀
- 758..... ترک عجلت و تاخیر وغیرہ کی فضیلت ❀
- 758..... اللہ کے لیے غصہ پینے والے کی فضیلت ❀
- 759..... صبر کی فضیلت ❀
- 759..... غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے والے کی فضیلت ❀

کتاب الآداب آداب کا بیان

18
باب

- 763..... غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کی فضیلت ❀
- 763..... معاف کرنے اور عاجزی کی فضیلت ❀
- 764..... ظلم و زیادتی کرنے والے سے درگزر کرنے والے یا اس کو معاف کر دینے والے کی فضیلت ❀
- 766..... عاجزی و انکساری کی فضیلت ❀
- 766..... مومن بھائیوں کے لیے عاجزی کرنے والوں کی فضیلت ❀
- 767..... کمزور اور گناہم لوگوں کی فضیلت ❀
- 769..... کمزور لوگوں اور مساکین سے محبت اور ان کے ساتھ مجالست (بیٹھنے) کی فضیلت ❀
- 769..... اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم کرنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کی وسعت کا بیان ❀
- 771..... اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت ❀
- 774..... اللہ کی مخلوق پر رحمت و شفقت کرنے کی فضیلت ❀
- 776..... ذبح اور (شرعی جواز کے وقت) قتل اچھے انداز سے کرنے اور چھری تیز کرنے کی فضیلت ❀
- 779..... اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت ❀
- 780..... اولاد کی دیکھ بھال اور ان پر رحمت و شفقت کرنے کی فضیلت ❀
- 781..... جانوروں پر رحم کرنے کی فضیلت ❀
- 782..... چھوٹے پر رحم کرنے اور بڑے کی عزت و تکریم کرنے کی فضیلت ❀
- 783..... بھلائی کی بات کے علاوہ خاموش رہنے اور زبان کی حفاظت کرنے کی فضیلت ❀
- 785..... اچھی بات کہنے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرنے کی فضیلت ❀

- 786..... خاموشی سلامتی و نجات کا سبب ہے
- 788..... اللہ سے حیاء کرتے ہوئے مومن کی اپنی ستر پوشی کرنے کی فضیلت
- 789..... دنیا میں کسی مومن کی ستر پوشی کرنے والے اور جس کی اللہ ستر پوشی کرے اس کی فضیلت
- 790..... بھائی کی عزت کا دفاع کرنے والے کی فضیلت
- 791..... (حسد و بغض سے) سیدہ محفوظ رکھنے کی فضیلت
- 792..... سیدہ محفوظ رکھنے اور ترکِ حسد کی فضیلت
- 793..... لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی فضیلت
- 794..... لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی فضیلت اور اسلام میں صلح کا مقام
- 795..... لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا۔
- 796..... سچائی کی فضیلت
- 797..... سچائی اپنانے اور جھوٹ ترک کرنے والے کی فضیلت؛ خواہ وہ جھوٹ مزاح کے طور پر ہو۔
- 798..... قول و فعل میں سچائی کی فضیلت اور نجات و سعادت سچائی پر موقوف ہے۔
- 801..... صدق اور اس کے اہتمام کی فضیلت
- 802..... صدق دل سے شہادت طلب کرنے اور اس کا ارادہ کرنے کی فضیلت
- 804..... سچائی باعثِ اطمینان ہے۔
- 804..... سچی گفتگو کرنے والے کا خواب عام طور پر سچا ہوتا ہے
- 805..... سچا وعدہ کرنے اور اس کو پورا کرنے کی فضیلت
- 806..... امانت ادا کرنے اور وعدہ وفا کرنے کی فضیلت
- 810..... امانت جنت میں جانے کا سبب ہے۔
- 811..... بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کی فضیلت
- 812..... اس شخص کی فضیلت جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور اس سے تکلیف دور کرتا ہے
- 812..... مومنوں کے ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کی فضیلت
- 815..... حدود کے علاوہ بھلائی کے کاموں میں سفارش کرنے کی فضیلت
- 815..... ضرورت مند کی اعانت کرنے کی فضیلت
- 815..... سفر میں اپنے بھائی کا سامان اٹھانے اور کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتانے کی فضیلت
- 816..... بھلائی کی راہنمائی کرنے والے کی فضیلت

www.KitaboSunnat.com

- 816..... کون سا گواہ بہتر ہے۔
- 817..... احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اس کے لیے دعا کرنا اور اس کے احسان کا بدلہ دینا۔
- 819..... تقویٰ اور توکل کی فضیلت
- 821..... تقویٰ اللہ تعالیٰ کی دوستی کے حصول کے لیے شرط ہے۔
- 822..... مجاہدہ، نفس اور نیکیوں پر استقامت کی فضیلت، اگرچہ یہ بات طبعیتوں پر ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔
- 824..... گناہ چھوڑنے والے کی فضیلت
- 824..... مرتے دم تک اطاعت اختیار کرنے کی فضیلت
- 825..... شبہات سے بچنے والے کی فضیلت
- 826..... والد کی اپنی اولاد کی اصلاح کرنے کی فضیلت
- 826..... عمل صالح کی فضیلت
- 827..... (قیامت کے دن) لوگوں کا پسینہ ان کے (برے) اعمال کے مطابق ہوگا۔
- 828..... کم گناہوں والے ہی کامیاب ہوں گے۔
- 828..... تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔
- 829..... تقویٰ اور توکل کی مزید فضیلت
- 829..... توکل اور حبسنا اللہ ونعم الوکیل کہنے کی فضیلت
- 830..... اسباب اختیار کرنے کے ساتھ توکل کی فضیلت
- 831..... اللہ پر بھروسہ شیطان کو مومن سے دور کر دیتا ہے۔
- 831..... اس شخص کی فضیلت جو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے۔
- 832..... اللہ پر توکل کرنے والے ان لوگوں میں سے ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔
- 833..... اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کی فضیلت
- 834..... احسان کی فضیلت
- 836..... ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا گیا ہے۔
- 836..... ((و مقلب القلوب)) کہہ کر قسم اٹھانے کی فضیلت
- 836..... ((یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علی دینک)) کہہ کر دعا کرنے کی فضیلت
- 837..... قسم کے وقت ان شاء اللہ کہنے کی فضیلت
- 838..... اس باب میں ایک ضعیف حدیث۔

قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر کے نیکی والا کام کر لینا اس سے بہتر ہے کہ قسم نیکی و تقویٰ اور اصلاح کے

838..... کام کرنے میں رکاوٹ کا سبب بنے۔

839..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائیوں اور نیک لوگوں کی ملاقات کی فضیلت

841..... اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرنے کی فضیلت

842..... اللہ کی رضا، مومن متقی بھائیوں کی رضا کی مرہون منت ہے۔

842..... اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت ایمان کی مٹھاس چکھنے کا سبب ہے۔

844..... اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا ایمان کے ذائقے کے موجود ہونے کا سبب ہے۔

844..... انصار کی محبت علامات ایمان میں سے ہے۔

845..... انصار سے محبت رکھنے کی فضیلت

846..... علی اور ان کے دو لڑکوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنے کی فضیلت

847..... اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا قیامت کے دن اللہ کے سائے اور بلند مرتبہ کے مستحق ہونے کا سبب ہے۔

848..... اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے بلند مرتبہ کا بیان۔

849..... جس سے محبت ہو اس کو اس بارے میں بتانے کا حکم اور اس کی فضیلت

850..... آپ ﷺ کا فرمان: ”آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔“

852..... اللہ کی کسی بندے کے ساتھ محبت تمام مخلوق پر اس سے محبت کرنے کو لازم کر دیتی ہے۔

853..... نیک آدمی سے لوگوں کی محبت اور اس کی تعریف کرنے کی فضیلت

854..... اچھی تعریف کی فضیلت

855..... نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی مصاحبت اختیار کرنے کی فضیلت

858..... اس آدمی کی فضیلت جس کی اچھائی کی امید رکھی جاتی ہے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

859..... اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں کے متعلق ایسی گفتگو کرتا ہے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

آدمی کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند

860..... کرتا ہے۔

860..... قدیمی محبت اور اپنے بھائی چارے کی حفاظت کا بیان۔

کتاب الأطعمة والأشربة کھانے پینے کا بیان

19
باب

863..... کھانے پر ”بسم اللہ“ پڑھنے کی فضیلت

- 864 شروع میں بسم اللہ پڑھنا، بھول جانے والے کے لیے ”بسم اللہ اولہ و آخرہ“ پڑھنے کی فضیلت
- 864 کھانے اور پینے کے بعد اللہ کی حمد (شکر) کرنے کی فضیلت
- 865 شکر گزار کھانا کھانے والے کی فضیلت
- 865 کھانے پر اجتماع کی فضیلت
- 865 اس شخص کا بیان جو گرا شدہ لقمہ اٹھا کر صاف کر کے کھالے۔
- 866 مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھانے سے انسان زہر اور جادو سے محفوظ رہتا ہے۔
- 866 (مدینہ منورہ کے) عالیہ علاقے کی عجوبہ کھجور کی فضیلت
- 866 برتنوں کے ڈھانچے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، ان پر اللہ کا نام لینے، سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانے، مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کے (باہر نکلنے سے) روکنے کا بیان
- 868 چھینک مارنے اور ہاتھ وغیرہ سے منہ ڈھانپ کر جمائی روکنے کی فضیلت
- 869 چھینک مارنے والے کے جواب میں ((یرحمک اللہ)) ”اللہ آپ پر رحم کرے“ کہنے کی فضیلت
- 869 اللہ کی نعمت طعام و مال وغیرہ پر اس کا شکر ادا کرنے کی فضیلت
- 870 کھانا وغیرہ پیش کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے کی فضیلت، خواہ دعا کے ذریعے سے ہو۔
- 870 اس امر کا ذکر جس کا کرنے والا (اللہ کے ہاں) صابروشا کر لکھ لیا جاتا ہے۔
- 871 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانا کھلانے کی فضیلت
- 874 اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پانی پلانے کی فضیلت
- 878 بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت
- 879 مہمان نوازی اور تکریم کرنے کی فضیلت
- 880 اس شخص کی فضیلت جو اپنے مہمان کا حق ادا کرتا ہے۔
- 882 مہمان کی تکریم کرنے اور اس کو اپنے آپ پر ترجیح دینے کی فضیلت
- 883 ایثار اور ہمدردی کی فضیلت
- 884 رمضان میں مال وغیرہ کے ذریعے سخاوت کی فضیلت
- 885 مہربانی کرنے کی فضیلت
- 886 خرچ وغیرہ میں مہربانی کرنے کی فضیلت
- 887 تالیف قلب میں کرم کی فضیلت

کتاب السلام وردہ سلام اور جواب سلام کا بیان

باب 20

- 891..... "السلام" اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ ❀
- 891..... سلام عام کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀
- 893..... یہودی مومنوں سے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔ ❀
- 893..... سلام کی ابتدا کرنے والے کی فضیلت۔ ❀
- 895..... سلام کی کیفیت اور اس کی فضیلت۔ ❀
- 897..... سلام وغیرہ کا جواب دینے کی فضیلت۔ ❀
- 897..... گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کی فضیلت۔ ❀
- 897..... نمازی کا تشہد میں "السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین" کہنے کی فضیلت۔ ❀
- 898..... مصافحہ کرنے کی فضیلت۔ ❀
- 898..... خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت۔ ❀
- 899..... اچھی گفتگو کرنے کی فضیلت۔ ❀
- 900..... اچھی بات یا بہترین گفتگو کی فضیلت۔ ❀
- 901..... اچھی گفتگو کی فضیلت کا مزید بیان۔ ❀

کتاب الغریبہ و صفتہم غریبہ اور انکی صفات کا بیان

باب 21

- 904..... نبی ﷺ کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کہ وہ دنیا میں اجنبی کی طرح رہیں۔ ❀
- 905..... اس شخص کی فضیلت جو رسول ﷺ پر ایمان لایا لیکن اس نے آپ کو دیکھا نہیں۔ ❀
- 906..... فتنوں کے ظہور سے پہلے نیکی کے کاموں میں جلدی کرنا اور آگے بڑھنا۔ ❀
- 908..... قوی مسلمان جس کو فتنوں سے خطرہ نہ ہو اس کا لوگوں سے میل جول رکھنے اور تکلیف پر صبر کرنے کی فضیلت۔ ❀
- 909..... فساد اور حالات کے بگاڑ کے وقت عزت نشینی، گم نامی اور روپوش ہونے کی فضیلت۔ ❀
- 914..... ظالموں سے کنارہ کشی کرنے اور ان کے ظلم میں ان سے عدم تعاون کی فضیلت۔ ❀

- 915... دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اسی طرح طاعون کی بیماری مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی۔
- 917... دجال سے دور رہنے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنے کی فضیلت
- 918... صبح دجال کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت
- 919... اللہ پر بھروسہ کرنے، اس کی طرف رجوع کرنے نیز دجال اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت

کتاب الرؤیا خواب کا بیان

باب 22

- 922... سچے یا نیک خواب کی فضیلت
- 922... مومن کا سچا خواب، نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔
- 923... نیک خواب، مبشرات (خوشخبریوں) میں سے ہیں۔
- 924... نیک خواب، مبشرات میں سے ہے، جس کو مومن دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔
- 924... اس چیز کی فضیلت، جس کو ناپسند خواب دیکھنے والا کہتا اور کرتا ہے۔
- 926... نبی ﷺ کو (آپ کی صورت میں) خواب میں دیکھنے کی فضیلت
- 927... نبی ﷺ کو دیکھنے، اس کی تمنا کرنے اور آپ کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

کتاب حسن اسلام المرء آدمی کے اچھے اسلام کا بیان

باب 23

- 930... آدمی کے اچھے اسلام کی فضیلت، اور کافر کے اسلام لانے کے بعد اس کے گزشتہ عمل کا حکم
- 932... اسلام قبول کرنے، ہجرت کرنے اور حج ادا کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا و آخرت میں ملتا ہے، اور کافر کو اس کے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔
- 934... فتنہ کے وقت عبادت کی فضیلت
- 935...

کتاب الزہد زہد کا بیان

باب 24

- 937..... دنیا سے بے رغبتی، عبادت کے لیے فراغت اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی فضیلت ❀
- 942..... زہد اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی مزید فضیلت ❀
- 943..... اس شخص کی فضیلت جو قدرت کے ہاوجود اللہ کی طرف رغبت کی خاطر متواضع لباس پہنتا ہے۔ ❀
- 944..... نیک عمل کرنے میں میانہ روی اور اس پر بیہوشی اختیار کرنے کی فضیلت ❀
- 946..... فقر و فقراء اور کمزور لوگوں کی فضیلت ❀
- 953..... فقراء مہاجرین، اغنیاء سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ ❀
- 954..... مال کم، حساب کم۔ ❀
- 955..... جب اللہ کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے۔ ❀
- 955..... فقر کی مزید فضیلت ❀
- 956..... ضعفاء و مساکین کی فضیلت ❀
- 957..... نیک آدمی کے لیے اچھے مال کی فضیلت جس کو وہ اس کے حق میں استعمال کرتا ہے۔ ❀
- 958..... متقی شخص کے لیے مال دار ہونے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ صحت، متقی کے لیے افضل ہے۔ ❀
- 959..... جس شخص کے متعلق فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو اس کے لیے غنی کی دعا کی جاسکتی ہے۔ ❀

کتاب خشية الله خشیت الہی کا بیان

باب 25

- 961..... اللہ تعالیٰ کے خوف، اس کی خشیت اور اس کے عقاب سے ڈرنے کی فضیلت ❀
- 969..... اگر انسان ہمیشہ اللہ سے ڈرتا رہے تو فرشتے اس سے مصافحہ کریں۔ ❀
- 970..... اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت ❀
- 971..... اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ ❀
- 972..... اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ اس سے امید وابستہ کرنے کی فضیلت ❀
- 973..... امید اور خوف کی فضیلت ❀
- 975..... اللہ کے ساتھ خاص طور پر موت کے وقت اچھا گمان رکھنا، ❀

عرض مترجم

صحیح اور مستند فضائل اعمال

مترجم: عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه

اجمعين اما بعد -

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں و احسانات میں سے بڑی نعمت دین کی سمجھ و فہم ہے اس کے بعد دین حنیف کی خدمت کی توفیق ہے جن لوگوں کو دین حنیف اور شریعت مطہرہ کی خدمت کی توفیق و سعادت نصیب ہوئی ان میں فضیلۃ الشیخ ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربی بھی ہیں جنہوں نے ”فضائل اعمال اور اوقات و مقامات میں“ ”الصحيح المسند من فضائل الاعمال والاوقات والا مكنة“ نامی کتاب تصنیف فرمائی۔

جناب فضیلۃ الشیخ نے اس کتاب میں صحیح اور مرفوع احادیث سے مختلف اعمال و اوقات و مقامات کے فضائل اس جذبہ کے ساتھ تحریر کیے ہیں کہ لوگ ان اعمال پر عمل کریں اور ان اوقات و مقامات کو مقدس و افضل جانیں جن کی فضیلت اور اجر و ثواب کا ثبوت کتاب و سنت میں ہے کیونکہ یہ بھی ایک شرعی و دینی معاملہ ہے کہ کسی عمل و مقام اور وقت کی فضیلت وہی معتبر ہوگی۔

جو صرف اور صرف قرآن اور صحیح و مستند احادیث سے ثابت ہو جیسا کہ فضیلۃ الشیخ نے کتاب کے مقدمہ میں اس مسئلہ کو بڑی وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے ترجمہ میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

- ① ترجمہ و مفہوم با محاورہ پیش کیا گیا ہے تاکہ اردو وال طبقہ کتاب سے بخوبی مستفید ہو سکے۔
- ② کتاب کے حاشیہ کی عبارات میں سے صرف ان ضروری امور و مسائل کا ترجمہ کیا گیا ہے جو عوام کے لیے مفید ہیں کیونکہ اہل علم تو براہ راست اس کتاب سے مستفید ہو سکتے ہیں۔
- ③ حسب ضرورت احادیث کی تفسیر اور وضاحت کر دی گئی ہے اور ان میں بیان کردہ مسائل کا بھی مختصراً تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مصنف، مترجم اور ناشر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حنیف کی خدمت میں اخلاص و استقامت بخشے اور غلطیوں و کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کا طالب www.KitaboSunnat.com

ابو عمر عبدالغفار المدنی

(اداکارہ)

میرے خیال میں

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين وعلى آله وصحبه
ومن اقتدى بهديه ومن بسنته الى يوم الدين۔ وبعد

دین اسلام بہت سے عقائد، اعمال اور اخلاق کا مجموعہ ہے ان تمام امور کا اثبات کتاب و سنت کے حکم اولہ پر موقوف ہے جس طرح کسی بھی مسئلہ کے اثبات کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن و حدیث سے منصوص ہو اسی طرح ہر مسئلہ کی فضیلت اور اجر و ثواب کے تعین کی معرفت بھی قرآن و حدیث کی دلیل پر قائم و دائم ہے۔

فضائل اعمال دین کا ایک انتہائی اہم گوشہ ہے اس کے ساتھ ساتھ بعض اعمال کی ادائیگی کے تعلق سے کچھ علاقوں مثلاً مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس اور مسجد قباء کچھ زمانوں مثلاً لیلۃ القدر، عشر ذی الحجۃ، دس محرم اور یوم عرفہ وغیرہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے لیکن ہر عمل مکان کی یا زمان کی فضیلت کا تعین قرآن و حدیث پر موقوف و منحصر ہے اور حدیث ایسی ہو جو محدثین کے قواعد و مناج کی روشنی میں درجہ مقبول پر فائز ہو یعنی صحیح یا حسن ہو۔

امام ابو محمد الرازمزی نے اپنی کتاب ”المحدث الفاصل بین الراوی والواعی“ ص ۳۲۰ میں امام بخاری رحمہ اللہ کے طریق سے ان کے خاص الخاص استاذ علی بن مدینیؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ: ((التفقه فی معاد الحدیث نصف العلم و معرفة الرجال نصف العلم)) یعنی متن حدیث کو بار بار پڑھ کر اس کی فقہ حاصل کرنا آدھا علم ہے اور اس حدیث کی سند کی معرفت بقیہ آدھا۔

یہ قول منجھ محدثین کا بہترین ترجمان اور عکاس ہے۔ چنانچہ حدیث میں تفقہ کے ساتھ ساتھ رجال حدیث کی معرفت اور صحت مخرج کی پہچان عصابہ حق و صداقت کا میزہ و خصیصہ ہے۔ بالفاظ دیگر محدثین کرام حدیث کو نقد و تفتیش کے کڑے مراحل سے گزارنے کے بعد قابلِ احتجاج و استدلال قرار دیتے ہیں۔

محدثین کے نزدیک کسی بھی حدیث کے قابل قبول ہونے کے لیے اس کا درج ذیل معیار پر اترنا ضروری ہے:

اس کے تمام راوی عادل ہوں یعنی ان کا صفائے پر عدم اصرار اور کبار کے عدم ارتکاب کے ثبوت کے ساتھ ساتھ خوارم مردۃ سے بچا رہنا بھی معلوم ہو۔

اس کے تمام راوی کمال درجہ کے حافظ ضابط اور متقن ہوں اور اگر کسی راوی کے ضبط و اتقان میں معمولی سا ضعف بھی نقل ہو تو شاہد یا متابع کے بغیر روایت قبول نہیں کی جائے گی۔

سند اول تا آخر متصل ہو اور کسی طبقہ میں کسی قسم کا انقطاع نہ پایا جائے۔

راوی حدیث گو ذاتی طور پر ثقہ یعنی عادل و ضابط ہے مگر وہ اس حدیث کی روایت میں اپنے سے اوثق کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔

بعض اوقات ایک حدیث کا ظاہر سنداً یا منہاً صحت و سلامتی پر دکھائی دیتا ہے، مگر اس میں کوئی مخفی علت پائی جاتی ہے جو ضعف حدیث کا موجب بن جاتی ہے۔ ضروری ہے کہ وہ حدیث ایسی مخفی علت سے بھی پاک ہو۔ (مخفی علل کی اطلاع جہاں جہاں محدثین کے ذریعے ہی ممکن ہوتی ہے)۔

ان کڑی شرائط سے منہج محدثین کی وقت اور عرق ریزی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن افسوس آج اس منہج کو باقاعدہ ایک سازش کے تحت پامال کیا جا رہا ہے۔

یونس بن یزید الایلیٰ جو امام زہری کے اثبث تلامذہ میں سے ہیں فرمایا کرتے تھے: ((لیس شیء اغرب من سنة رسول الله ﷺ و اغرب منها اهلها))

یعنی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے بڑھ کر کوئی چیز اجنبی نہیں ہے اور اس سے زیادہ اجنبی اہل الحدیث ہیں۔ یہ ایک دوسری صدی ہجری کے عالم کا اپنے دور کا تجزیہ ہے اگر وہ آج کا دور ملاحظہ کر لیتا تو اس کے کیا الفاظ ہوتے؟

آج ایک جماعت فضائل اعمال کا خصوصی اہتمام کرتی ہے، لیکن ان کے علماء زعماء اور واعظین کی تقریر و تحریر میں ضعیف بلکہ موضوع، جھوٹی اور من گھڑت احادیث کی بھرمار ہوتی ہے۔ فانا لله وانا الیہ راجعون۔ نبی ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والے کے لیے کیا شرعی وعید ہے؟ غور تو کیجیے ایہ روش دین اسلام کے لیے کس قدر نقصان دہ ہے، خوب خوب سوچیے۔

جماعت اہل حدیث جس کا تا قیام قیامت قائم رہنا نبی ﷺ کی احادیث سے ثابت ہے کا وجود پوری کائنات کے لیے انتہائی مسعود و مبارک ہے، کیونکہ علماء اہل حدیث اس قسم کے فتنوں کی تردید و تنقید کے لیے ہمیشہ مستعد رہتے ہیں، اس عمل کو بہت سے علماء نے جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ جماعت اہل حدیث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے تھے ((لولا هذه العصاة لاندرس الاسلام)) یعنی اگر یہ جماعت نہ ہوتی تو اسلام مٹ چکا ہوتا۔

بڑی شدت کے ساتھ ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو اعمال، مقامات اور اوقات کے حوالہ سے صرف صحیح اور ثابت احادیث پر مشتمل ہو۔

چنانچہ عالم عرب کے ایک سلفی عالم شیخ ابی عبد اللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ نے تو فیض سے بڑے احسن انداز سے اس ضرورت کو پورا کر دیا۔ چنانچہ (الصحیح المسند من فضائل الاعمال والاقوات والامکنۃ) نامی

کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ فجزاه الله عنا و عن المسلمين خیر الجزاء اور چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف اور موضوع روایتوں کو سننے اور اپنانے کی وہاں پاکستان و ہندوستان میں بڑی شد و مد سے پھیل چکی ہے تو ہمارے انتہائی فاضل دوست فضیلۃ الشیخ عبدالغفار المدنی رحمہ اللہ نے اس کا اردو ترجمہ کر کے اردو داں طبقہ پر ایک عظیم احسان فرمایا ہے۔ جعل الله جہدہ هذا فی میزان حسناتہ یوم القیامہ۔

شیخ محترم نے ترجمہ پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ جا بجا علمی تشریحات سے بھی اس کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ میں نے اس ترجمہ و تشریحات کا چیدہ چیدہ مقام سے مطالعہ کیا ہے، بحمد اللہ یہ کام انتہائی نافع اور مبارک ہے۔ اصحاب المکتبۃ الکریمیۃ اس علمی سفر کی طباعت پر مبارک باد اور عمدہ ثناء کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔ (صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ و

اہل طاعتہ اجمعین) www.KitaboSunnat.com

کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

امیر جمعیۃ اہل الحدیث السند



حروف معبر

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تبلیغ رسالت کے لیے مختلف علاقوں اور قوموں کی طرف اپنے برگزیدہ بندے مبعوث فرمائے اور اس سلسلے کی آخری کڑی ہمارے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ نے لوگوں کی رہنمائی کے لیے بڑی محنت اور تنگ و دو سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچائے، انذار و تبشیر اور وعدہ و وعید کا حق ادا کر دیا۔ قرآن حکیم کی تعبیر و تشریح اور تفسیر و توضیح نہایت عمدہ طریقے سے کی اور آپ کی دین کے بارے میں بتائی ہوئی ہر بات اور عمل اللہ کی وحی پر مبنی تھا۔ جب آپ اپنا فریضہ ادا کر کے اس دار فانی سے رخصت ہو گئے اور کچھ عرصہ بیت گیا۔ خیر الناس قرون کا عہد مسعود ختم ہو گیا تو کئی فتنوں نے جنم لیا اور طرح طرح کے مذاہب و مسلک وضع کر لیے گئے۔ ان میں سے وضع حدیث بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے لوگوں نے روایات خود تراش کر کے رسول اللہ ﷺ کے ذمہ لگانا شروع کر دیں اور مختلف مقاصد کے لیے مختلف لوگوں نے اس فتنے کی آبیاری کی۔ لیکن حق تعالیٰ نے اپنے ایسے بے شمار بندے پیدا کیے جنہوں نے ان فتنوں کو تہہ تیغ کیا اور ان کی راہیں مسدود کر دیں اور غلط بیانی کرنے والے لوگوں کو بے نقاب کیا بلکہ جن لوگوں کو روایات بیان کرنے میں دھول ہو جاتا تھا ان کا بھی تذکرہ کیا اور اس پر اسماء رجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب ہو گئیں۔ بعض متصوفین زمانہ ترغیب و ترہیب میں روایات بنانا جائز سمجھتے تھے اور ان کے متبعین آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں حالانکہ ترغیب و ترہیب اور فضائل میں بھی صحیح اور درست روایات کو ہی اختیار کرنا چاہئے کیونکہ کسی عمل کی فضیلت بھی ایک خالص شرعی مسئلہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب لکھا ہے، فرماتے ہیں:

”اشتہر ان اهل العلم يتسمعون في ايراد الاحاديث في الفضائل وان كان فيها ضعف ما لم تكن موضوعة“ وينبغي مع ذلك اشتراط ان يعتقد العامل كون ذلك الحديث ضعيفا“ وأن لا يشهر ذلك لنلا يعمل المرء بحديث ضعيف فيشرع ما ليس بشرع او يراه بعض الجهال فيظن انه سنة صحيحة وقد صرح بمعنى ذلك الأستاذ ابو محمد بن عبد السلام وغيره وليحذر المرء من دخوله تحت قوله ﷺ ”من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو احد الكذابين“ فكيف عن بمن عمل به ولا فرق في العمل بالحديث في الأحكام أو في الفضائل اذا لكل

شرع۔ (تبیین المعجب بما ورد فی فضائل رجب ص ۷۲، ۷۳)

یہ بات مشہور ہے کہ اہل علم فضائل میں روایات لانے میں تساہل سے کام لیتے ہیں اگرچہ ان میں ضعف ہو جب تک موضوع نہ ہو۔ اس کے ساتھ بعض شرائط کا لحاظ رکھنا مناسب ہے عامل اس روایت کے ضعیف ہونے کا عقیدہ رکھے اس کو مشہور نہ کرے تاکہ کوئی آدمی ضعیف حدیث پر عمل نہ کرے۔ تاکہ جو چیز شرع نہیں ہے اسے شرع سمجھ بیٹھے یا بعض جاہل قسم کے لوگ اسے عمل کرتا دیکھ کر یہ گمان کر بیٹھیں کہ یہ سنت صحیحہ ہے۔ اس مفہوم کی شیخ ابو محمد بن عبد السلام وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے تحت آنے سے ڈر جانا چاہیے کہ ”جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کے بارے میں وہ سمجھتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تو جو اس پر عمل کر لیتا ہے وہ کیسا ہوگا؟ حدیث پر عمل کرتے ہوئے احکام یا فضائل کا کوئی فرق نہیں اس لیے کہ یہ تمام شرع ہے۔

معلوم ہوا کہ حدیث احکام کے باب میں ہو یا فضائل میں وہ شریعت ہے اور شریعت کمزور اُدلہ سے ثابت نہیں ہوتی اس کے لیے صحیح اور قابل حجت دلیل چاہیے۔ فضائل میں تساہل برتتے ہوئے احادیث ضعیفہ اور اخبار مردودہ وارد کرنا غلطی ہے۔ نبی ﷺ کی طرف وہی چیز منسوب ہونی چاہیے جو صحیح ثابت ہو۔ امام بیہقی فرماتے ہیں: ”لا يجوز الاحتجاج في احكام الشريعة الا بحديث الصدوق العاقل“ احکام شریعت میں صدوق و عاقل کی حدیث کے سوا حجت پکڑنا جائز نہیں۔ (جزء الجوباری ص ۲۳۷)

نیز فرماتے ہیں: ”لا يحل لأحد ان يقول: قال رسول الله ﷺ الا بعد التثبت والعلم به كما لا يحل لأحد ان يقول في كتاب الله برأيه الا بعد المعرفة به و سماع ممن يعرفه“ (جزء الجوباری ص ۲۳۷-۲۳۸)

کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کہے ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“ مگر تثبت اور اس کے علم کے بعد جیسا کسی کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے بات کرے مگر اس بات کی معرفت اور جن لوگوں کو جانتا ہے ان سے سننے کے بعد۔

لہذا فضائل اعمال میں بھی احادیث صحیحہ و اخبار حسنہ کو بیان کرنا چاہیے۔ اس مسئلہ کی تفصیل راقم نے اپنی کتاب ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ جلد دوم مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور کے مقدمہ میں کر دی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک کتاب ”تبلیغی نصاب“ کو ”فضائل اعمال“ کے نام سے طبع کیا گیا اور اسے اتنا مقدس اور قابل حجت مانا گیا کہ حلقہ تبلیغ میں اس کے سوا کسی دوسری کتاب کا درس دینا اور پڑھنا پڑھانا شجر ممنوعہ خیال کیا جانے لگا حتیٰ کہ قرآن حکیم اور صحیح البخاری و صحیح مسلم کا درس بھی عجیب خیال کیا جانے لگا۔ اور اس کتاب کی اشاعت لاکھوں کی تعداد میں کی گئی اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا لیکن طرفہ تماشایہ کہ عربی زبان میں اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور عرب لوگوں کو اس کی جگہ ریاض الصالحین دی گئی تاکہ ان کے سامنے غلط عقائد، اختراعی روایات، غیر ثابت شدہ قصے اور مصنوعی کہانیوں کی قلعی نہ کھل جائے۔

الغرض ضرورت اس بات کی تھی کہ فضائل کے باب میں کوئی ایسی کتاب عوام الناس کے ہاتھوں میں پہنچانی چاہیے جس میں احادیث صحیحہ و حسنہ کا تذکرہ ہو اور روایات ضعیفہ و مردودہ سے کلی اجتناب ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ اصحاب المکتبہ

الکرمیہ نے ”الصحيح المسند من فضائل الاعمال“ کتاب تلاش کر لی جس کے مؤلف ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ ہیں اور مراجعت و تقدیم لکھنے والے عالم عرب کے مشہور و معروف محقق فضیلۃ الشیخ ابو عبد اللہ مصطفیٰ العدوی ہیں جن کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے داد تحسین وصول کر چکی ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت ہی عمدہ اور حسین موقع ہے۔ اور خطباء و اعظمن کے لیے بالخصوص سلسلہ ذہبیہ اور سموط عالیہ ہے۔ چونکہ اصلاً یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس لیے اردو خواں طبقے کے لیے مفید نہ تھی تو اس کا سلیس رواں ترجمہ ہمارے قابل قدر فضیلۃ الاستاد حافظ عبد الغفار المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ نے کر کے امت مسلمہ پر احسان کر دیا ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھ جیسا ناچیز شخص حافظ عبد الغفار المدنی حفظہ اللہ کی حسانت میں سے ہمارے اہل حدیث ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب حضرت حافظ صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکات نازل فرمائے اور دین حق کی ترویج و اشاعت کرنے میں مزید توفیق عطا فرمائے۔ عصر حاضر میں جب کہ لوگ شرعی احکامات سے بعد اور دوری اختیار کرتے جا رہے ہیں انہیں صحیح نہج پر لانا اور ان کا قبلہ درست کرنا ایک عظیم نیکی ہے۔ خطباء و اعظمن کو بالخصوص ایسی کتاب مد نظر رکھنی چاہیے تاکہ وہ عوام الناس تک صحیح ذخیرہ حدیث پہنچا سکیں۔ یہ کتاب ہر گھر، ہر مکتب، ہر مدرسہ، ہر دفتر اور ہر فرد کی ضرورت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ جو یان حق و صداقت اور متلاشیان صراط مستقیم کے لیے اس کتاب کو مشعل راہ بنائے۔ اس کے مؤلف، محقق، ناشر اور قاری کے لیے توشہ آخرت اور وسیلہ نجات بنائے اور ہر طرح کی خرافات اور غیر ثابت شدہ روایات سے کلی اجتناب کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین!

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

146 این بلاک سبزہ زار لاہور

www.KitaboSunnat.com

0322-4165790

0300-4762332



www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد لله "المكتبة الكريمة" اپنے آغاز سے آج تک کوشش، محنت اور مقصد کے حوالے سے دین مبین کے ابلاغ کو اپنا نصب العین سمجھتے ہوئے توفیق باللہ سے دعوتی تگ و تاز جاری رکھے ہوئے ہے۔ عقیدہ توحید کی نعمت سے سرفراز ہر شخص ہمیشہ اس خواہش سے شاہراہِ عمل پر گامزن رہا ہے کہ اُس کا عمل بارگاہِ رب العزت میں مقبول و منظور ہو اور اس کی مغفرت کا سبب بنے۔ علمائے حقہ تحقیق کی دنیا میں قرن ہا قرن سے مصروفِ عمل رہے ہیں اور یہی ایک بات ان کے مدِ نظر رہی ہے کہ اللہ کے بندوں کی درست سمت میں مقدور پھر رہنمائی کی جائے عقیدہ کی درستی کے بعد عمل کی سمت، ہیئت اور ترکیب کا درست تعین علمائے امت کا ہمیشہ ہی سے اولین دینی فریضہ اور منصب رہا ہے۔

خوب سے خوب ترکی جستجو، اللہ کی خوشنودی کے حصول کی منزل کو پالینے کے لیے ہر طالبِ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے ان شاء اللہ ہر طالبِ دین کی یہ منزل بفضلِ تعالیٰ آسان اور ممکن ہو جائے گی۔ "فضائلِ اعمال" کے حوالے سے مسلم دنیا کے عظیم محقق فضیلۃ الشیخ ابو عبد اللہ علی بن محمد المغربی رحمہ اللہ کی محنت شاقہ کے نتیجے میں ایک ایسی مستند اور مستحکم کتاب منصہ شہود پہ جلوہ گر ہو چکی ہے جس کے مطالعے کے دوران و بعد قاری کو اطمینان و انبساط کی وجہ سے عمل میں لطف میسر ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ کیونکہ اعمال کی ادائیگی کی صحت کے بارے میں شک کی کیفیت مکمل طور پر رفع ہو چکی ہوگی۔

ہمارے علمی اہلِ حق کے درخشندہ ستارے فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الغفار المدنی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ کتاب کے اردو ترجمہ اور تقویم تفسیر کی توفیق عطا فرمائی ہے اللہ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین! زیرِ نظر کتاب اپنے موضوع، مواد اور مقام کے حوالے سے کہاں واقع ہے اس بات کی حیثیت اس وقت مستند ہو جاتی ہے جب قافلہ علمِ الحدیث کے استاد فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی رحمہ اللہ کتاب ہذا کی اہمیت و افادیت کے احساس کو اپنے علمی تبصرے سے توام بخشے ہیں۔ معروف عالمِ دین اور محقق محترم حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ نے اس کتاب کو صحیح، مستند اور جامع فضائلِ اعمال قرار دے کر قارئین کو ایک گونا گوں اطمینان کی کیفیت سے سرشار کیا ہے۔

واجب صد احترام و التفات ماہر تحقیق و تخریج فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے عصر حاضر میں اس کتاب کی ضرورت کو بطور خاص بین السطور بیان فرمایا ہے۔ شک اور بے یقینی کی فضا میں کسی بھی شخص کو عمل میں کمال انہماک حاصل ہونا محال ہے اس کتاب کی اشاعت کے بعد ان شاء اللہ عمل و اطمینان ہم آہنگ ہوں گے۔ ”المکتبۃ الکریمیۃ“ ان محترم المقام شیوخ کا ممنون و مشکور ہے جنہوں نے اپنے مصروف روز و شب سے وقت نکال کر کتاب ہذا کے بارے میں اپنے تاثرات و تبصرہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل فرمایا اللہ اس کا ریک کوان کے لیے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین!

اللہ کی توفیق سے المکتبۃ الکریمیۃ کو اس عظیم کتاب کی طباعت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس عظیم اعزاز کے حصول پر اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس کاوش کو مسلمانانِ عالم کے لیے شاہراہِ عمل اور توشیحِ آخرت ثابت فرمائے۔ آمین!

دعاؤں کا طالب

محمد مسعود لون ایڈووکیٹ

مدیر المکتبۃ الکریمیۃ

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ المراجع

(ترجمہ: و تشریح: ابو عمر عبدالغفار المدنی)

زیر نظر کتاب رسول اللہ ﷺ کی سنت سے محبت رکھنے اور اس کا دفاع کرنے والے بھائیوں میں سے ایک بھائی کی تصنیف شدہ ہے جو کتاب مکمل کرنے کے بعد وفات پا چکے ہیں۔
میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس پر اپنی وسیع رحمت کے ساتھ رحم فرمائے اور ان کو اپنی وسیع جنت میں جگہ دے اور ان کی قبر کشادہ اور منور فرمائے اور ان کی اولاد میں بہترین جانشین بنائے۔ آمین!
یہ کتاب ”فضائل اعمال“ صحیح اور مرفوع احادیث کا مجموعہ ہے اور اس کے مؤلف میرے بھائی ابو عبد اللہ علی بن المغربی رحمہ اللہ رحمة واسعة ہیں۔

میرے بھائی علی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے جمع کرنے اور اس کی تصویب اور اس کی احادیث کی تخریج اور ان پر صحت و ضعف کا مناسب حکم لگانے میں انتہائی محنت سے کام لیا ہے پس یہ کتاب اپنے موضوع میں ایک عظیم کتاب ہے اور خطباء اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے والے واعظین کے لیے ایک مستند مجموعہ اور انمول تحفہ ہے۔
پس سب سے بہترین چیز جس کے ساتھ نصیحت کی جائے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے رسول ﷺ! آپ قرآن کے ساتھ انہیں سمجھاتے رہیں جو میرے دعوے (ڈراوے کے وعدوں) سے ڈرتے ہیں۔“ (ق: ۴۵)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”پس اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے۔“ (الجماعہ: ۶)

یقیناً اس کتاب میں وارد شدہ نصوص سے مومن اپنے اخلاق کو پاکیزہ بنا کر اور اعمال کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کے بڑے اجر اور بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مومنوں پر خیر و فلاح کے دروازے کھولنے والی اور اس میں ترغیب دینے والی اور نیکیوں میں مسابقت کا جذبہ پیدا کرنے والی ہے۔

میرے بھائی علی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو فائدہ مند اور عمدہ بنانے کی پوری کوشش کی ہے لیکن بعض ابواب میں اتنی وسعت اور تفصیل اختیار کی ہے جس کی ضرورت نہیں تھی۔ خاص طور پر اس لیے کہ انہوں نے اپنی کتاب کا نام صحیح اور

مرفوع فضائل اعمال رکھا ہے۔ تو ان کے لیے ضروری تھا کہ وہ ہر باب میں اس عمل کی فضیلت کی دلیل پیش کرتے جس کے لیے انہوں نے باب باندھا ہے لیکن باب میں ان کی ذکر کردہ دلیل اس فضیلت میں واضح نہیں جس کے لیے انہوں نے باب باندھا ہے۔ اگرچہ عمومی نصوص سے اس عمل کا اجر و ثواب ثابت ہے مثلاً اعتکاف کی فضیلت کے مسئلہ میں میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں پس جب اعتکاف کی فضیلت کے باب میں مثلاً یہ حدیث لائی جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے اواخر میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ یہ دلیل اعتکاف کی فضیلت میں واضح اور صریح نہیں۔ پس مناسب تھا کہ جس حدیث میں فضیلت کا بیان واضح طور پر موجود نہیں اس کے ذکر سے گریز کیا جاتا (کیونکہ کتاب کا مضمون اعمال کی فضیلت بیان کرنا ہے) لیکن علی بھائی (کتاب کے مصنف) نے کتاب میں وسعت سے کام لیا اور کتاب میں وہ احادیث بھی کثرت سے ذکر کیں جن میں فضیلت کا بیان نہیں۔

پس میں نے اس کتاب میں سے اکثر وہ احادیث حذف کر دیں جو میرے نزدیک عمل کی فضیلت میں واضح نہیں تھیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض رہنے دیں شاید ان سے عوام مستفید ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے علی بھائی رحمہ اللہ علیہ نے کتاب میں ذکر کردہ اکثر احادیث پر (سخت و ضعف کا) حکم لگایا ہے۔ لیکن بعض وہ احادیث جن کے حکم کے بارے میں اختلاف تھا میں نے وہ احادیث اور اس (مصنف) کی رائے ترک کر دی۔ الحمد للہ کتاب مجموعی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ میں (اعتراف کرتا ہوں کہ) مراجعت کتاب اور اس کی تقدیم کے لیے مقررہ وقت کی تنگی اور کتاب کے حجم کی وجہ سے اس کتاب کی مکاحقہ مراجعت نہیں کر سکا۔

لیکن جو چیز کھل نہ پائی جاسکے تو اس کا حال ہونے والا حصہ ترک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہی غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے اور نیکی کرنے کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ عظیم و برتر کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے بھائی علی رحمہ اللہ کو مرنے کے بعد اس کتاب سے فائدہ دے یعنی اجر و ثواب عطا فرمائے اور اس کے اہل و عیال میں برکت دے اور تمام مسلمانوں کو اس کتاب سے نفع عطا فرمائے۔ آمین!

www.KitaboSunnat.com

وصل اللهم على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم

تحریر کنندہ: ابو عبد اللہ مصطفیٰ ابن العدوی



مقدمۃ المؤلف

www.KitaboSunnat.com

بیشک تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں اور ہم اسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور ہم اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتے ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں نہ اس کا کوئی شریک ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور دیکھو مورتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“

(آل عمران: ۱۰۳)

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلادیں اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے نا طے توڑنے سے بھی بچو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“ (النساء: ۱)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کرے گا اس نے بڑی مراد پائی۔“ (الاحزاب: ۷۰-۷۱)

اس کے بعد پس بے شک سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین نمونہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور بدترین امور دین میں نئے کام ہیں اور دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الحجۃ۔ باب تخفیف الصلاة والخطبة۔ وسنن أبی داؤد۔ کتاب النکاح۔ باب فی خطبة النکاح۔ وجامع الترمذی۔ کتاب النکاح۔ باب ماجاء فی خطبة النکاح)۔

میں اور میرے مسلمان بھائی ایسا کام کرنے کے بارے میں اکثر غور و فکر کرتے تھے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمادی کہ میں امام مقدس کی کتاب الفضائل کی تحقیق کروں اور اللہ تعالیٰ بہترین ہادی اور بہترین مددگار ہے۔

اس کتاب کی تحقیق کے درمیان مجھے معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تو تحقیق ہو چکی ہے جو ہمارے بھائی غسان ہرماں نے

کی ہے۔ میں نے وہ کتاب لے لی حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بھائی کی تحقیق بہترین تحقیق ہے اور اس کا کام نہایت قوی ہے۔ اس کے بعد میں نے کافی تردد کیا کہ کیا میں اس کتاب کی تحقیق مکمل کروں یا نہ کروں لیکن بالآخر میں نے کام جاری رکھنے کا پختہ عزم کر لیا اور اس بارے میں میں نے اپنے بھائی فاضل طبیب ہانی القاضی سے مشورہ کیا۔ اور ہم اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس کتاب کے بارے میں میری تحقیق مکمل ہونے کے بعد اس کو مکتبہ القدس سے شائع کیا جائے۔

اگرچہ میں نے بھائی غسان کی اس کتاب کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا لیکن ان کے ساتھ احادیث پر صحت و ضعف کا حکم لگانے میں اسی (۸۰) سے زیادہ احادیث میں اختلاف کیا۔ پھر اس کے بعد بھائی ہانی حفظہ اللہ نے اس کتاب کو شائع کرنے کی پوری کوششیں کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

پس ہم اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم امام مقدسی کی کتاب کی صحیح احادیث کے ساتھ چند اور احادیث ملا کر ایک رسالہ ترتیب دیں۔ میرے خیال میں اس رسالہ کی احادیث کی تعداد تقریباً پانچ سو پچیس ہے پھر میرا ارادہ بنا کہ میں فضائل اعمال میں ایک کتاب تصنیف کروں جو اپنے اس بہترین موضوع میں مرجع کی حیثیت کی حامل ہو۔

پس اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی یہ کتاب ”الصحيح المسند في فضائل الاعمال“ تصنیف و مرتب کرنے کی۔ میں نے اس بارے میں بہت کوشش کی، کتب سنت اور حدیث کی دوسری کتب کی میں نے ایک ایک حدیث کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ سے ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو قیامت کے دن ہمارے نیکیوں والے ترازو میں رکھے۔ آمین! اور میں نے اس کتاب میں تقریباً ایک ہزار سات سو احادیث جمع کی ہیں، حاشیہ میں ذکر کردہ روایات اس کے علاوہ ہیں اور یہ بات یاد رہے کہ یہ کتاب صحیح اور حسن احادیث پر مشتمل ہے۔ سوائے ان چند ضعیف احادیث کے جن کو ان کے ضعف پر تنبیہ کے لیے ذکر کیا گیا ہے، کیونکہ میرا خیال تھا کہ میں فضائل و اعمال میں اس صحیح احادیث کے مجموعہ کی طرح فضائل اعمال میں موجود ضعیف روایات کا بھی ایک مجموعہ مرتب کروں لیکن فضائل و اعمال کے اس صحیح مجموعہ میں ذکر کردہ ضعیف روایات ہی کافی ہیں۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کرتا کہ میں نے فضائل اعمال کی تمام روایات پر اطلاع پائی ہے بلکہ یہ ایک متواضع و منکسر کوشش ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمان بھائیوں کو اس سے نفع دے۔ اس کتاب میں موجود صحت و درستی اللہ تعالیٰ کا انعام ہے اور اس کتاب میں موجود غلطی و نقص میرے اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

چونکہ فضائل کے سلسلہ میں لکھی گئی کتب طب و یا بس اور سچ و جھوٹ پر مشتمل ہوتی ہیں۔

تو ہم نے فضائل اعمال میں یہ صحیح احادیث کا مجموعہ اس لیے مرتب فرمایا کہ ہم لوگوں پر واضح کریں کہ فضائل اعمال میں صحیح احادیث ہی کافی ہیں۔ لہذا ضعیف روایات کی ضرورت ہی نہیں اور یہ بھی واضح کریں کہ ضعیف احادیث پر عمل کرنا جائز نہیں جیسا کہ اکثر اہل علم نے اس کی تصریح کی ہے کہ فضائل یا غیر فضائل سب میں مطلقاً ضعیف احادیث پر

عمل کرنا جائز نہیں۔

اس لیے کہ ضعیف حدیث ظن کا فائدہ دیتی ہے اور حق میں ظن کا کوئی اعتبار نہیں۔

اور جن لوگوں نے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل مشروط طور پر جائز قرار دیا ہے۔ انہوں نے شروط ایسی لگائی ہیں جو عام مسلمانوں کے بس کی بات نہیں۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح الجامع کے مقدمہ میں ان شروط کا ذکر کر کے ایک ایک شرط کا رد کیا ہے اور مثالوں سے ان شروط کے قائل کا تناقض ثابت کیا ہے اور یہ تین شروط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ متفق علیہ شرط یہ ہے کہ ضعف شدید نہ ہو تو اس سے حدیث میں جھوٹ بولنے والوں اور جن پر حدیث میں جھوٹ بولنے کی تہمت ہو اور حدیث بیان کرنے میں اکثر غلطی کا ارتکاب کرنے والوں کی بیان کردہ احادیث خارج و مردود ہو گئیں۔

۲۔ وہ حدیث ضعیف کسی شرعی اصل کے تحت ہو پس اس سے وہ حدیث نکل گئی جو نئی اختراع و ایجاد ہو اور اس کا کسی قسم کا کوئی اصل ہی نہ ہو۔

۳۔ ضعیف حدیث پر عمل کرنے والا اس حدیث کے ثبوت کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد نہ رکھے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب نہ ہو جو آپ نے فرمائی ہی نہیں۔

جناب شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ شروط بڑی باریک اور نہایت ہی اہم ہیں۔ اگر ضعیف احادیث پر عمل کرنے والے ان شروط کا التزام کریں تو نتیجہ کے طور پر ضعیف احادیث پر عمل ممکن ہی نہیں یا ان شروط کو لغو و باطل قرار دینا پڑے گا۔ اس کے بعد شیخ البانی نے اس کی اچھی طرح وضاحت کی ہے اور صحیح الجامع کے حاشیہ میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”تبيين العجب فيما ورد في فضل رجب“ میں ”فضائل اعمال“ میں ضعیف احادیث کو وارد کرنے والوں کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا کہ ان شروط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے والا اس کے ضعیف ہونے کا اعتقاد رکھے اور اس کو مشہور نہ کرے تاکہ آدمی ضعیف حدیث پر عمل نہ کرے کیونکہ اس طرح ایسی بات مشروع قرار پائے گی جو شرع نہیں یا بعض جاہل اس کو عمل کرتا ہوا دیکھیں گے تو وہ اس کو صحیح سنت سمجھ لیں گے اور شیخ ابو محمد ابن عبد السلام وغیرہ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اور آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق بننے سے ڈرنا چاہیے کہ جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کے جھوٹ ہونے کو وہ جانتا ہے تو وہ دو جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔ پس اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو اس پر (روایت کے علاوہ) عمل بھی کرے اور احکام میں وارد شدہ ضعیف حدیث پر عمل کرنے اور فضائل میں وارد شدہ حدیث پر عمل کرنے میں کوئی فرق نہیں اس لیے کہ سب (احکام و فضائل) شریعت ہیں (لہذا ان میں فرق نہیں کیا جاسکتا)۔

اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ احمد محمد شاہ نے ”الباعث الحثیث“ میں مذکورہ تین شروط کا ذکر کر کے

فرمایا کہ میرے نزدیک ضعیف حدیث کا ضعف بیان کرنا ہر حال میں واجب اور ضروری ہے اس لیے کہ اگر اس کا ضعف بیان نہیں کیا جائے گا تو اس حدیث کو پڑھنے والا تو اس کو صحیح حدیث ہی سمجھے گا۔ خاص طور پر اگر ایسی حدیث کا ناقل و ذکر کرنے والا حدیث کا ایسا قابل اعتبار عالم ہو کہ جس کا قول ایسے معاملات میں معتبر و مستند ہو اور ضعیف حدیث پر عمل نہ جائز ہونے میں یہ فرق نہیں کیا جائے گا کہ فضائل میں ضعیف حدیثوں پر عمل جائز ہو اور احکام میں وارد شدہ احادیث پر عمل منع ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت شدہ صحیح و حسن حدیث کے علاوہ کوئی چیز کسی کے لیے حجت و دلیل نہیں اور کئی ایک اہل علم نے بیان کیا ہے کہ ضعیف حدیث کی روایت اس کا ضعف بیان کیے بغیر جائز نہیں۔ پس ضعیف حدیث پر اس کے درجات کے مطابق کسی پر بھی عمل جائز نہیں۔ ”فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے“ والے قاعدہ میں تناقض ہے۔ اس کا اول آخر اور آخر اول کے ساتھ تناقض ہے اس لیے کہ جب یہ کہتے ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے۔ پس یا تو ان اعمال کی فضیلت کسی صحیح و ثابت حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوگی تو اس صورت میں عمل اس ضعیف حدیث پر نہیں بلکہ اس حدیث پر ہوگا جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اور جس نے عمل کی مشروعیت ثابت کی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر عمل مشروع پر اس کے مراتب مستحب و سنت و فرض وغیرہ کے لحاظ سے عمل کیا جائے گا تو اس وقت اس عمل کی فضیلت کے اثبات میں ضعیف حدیث کا کوئی کردار نہیں۔ یہ اس وقت ہے کہ جب اس عمل کی فضیلت ضعیف حدیث کے علاوہ دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اگر معاملہ برعکس ہے کہ عمل کی فضیلت کی مشروعیت صرف ضعیف حدیث سے ثابت ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم لوگوں کو جب روکیں گے کہ اس پر عمل نہ کرو تو ہم ایک ایسے شرعی حکم سے روکیں گے جس کا ثبوت ضعیف حدیث سے ہے۔ اور تمام علماء کا اتفاق ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ کسی حکم کے استحباب کا ثبوت ضعیف حدیث سے جائز نہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲۵۰/۱)

پھر اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھو کہ ضعیف حدیث کو فضائل اعمال میں حجت ماننے والوں کے اس قول کہ ”فضائل اعمال میں ضعیف حدیث حجت و دلیل ہے“ کی کیا حقیقت ہے کہ اعمال کی فضیلت اگر ضعیف حدیث کے علاوہ ثابت ہے تو اس کی مشروعیت ثابت ہے تو اس صورت میں ضعیف حدیث کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اور اگر اعمال کی فضیلت صرف ضعیف حدیث سے ہی ثابت ہے تو یہ لوگوں کے لیے احکام مشروع و ثابت کرنا ہے جن میں فضائل ہیں اور اس کا کم از کم درجہ استحباب ہے۔ تو اس طرح ضعیف حدیث سے تشریع ثابت ہوگی جو باتفاق العلماء جائز نہیں۔ (یعنی کسی عمل کی فضیلت کا ثبوت بھی شریعت کا حصہ ہے جو صحیح حدیث سے ہی ثابت ہوگا ورنہ ضعیف حدیث سے شریعت کا ثبوت لازم آئے گا جو باتفاق العلماء جائز نہیں)۔

یہ کلام ہم نے شیخ البانی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور اس مسئلہ میں شیخ البانی رحمہ اللہ کی طویل اور مفصل بحث موجود ہیں۔ دیکھیے مقدمہ صحیح الترغیب تمام المنة ”مقلعہ الضعیفہ“۔

اور بہت ساری احادیث میں ضعیف احادیث کا صحت و ضعف بیان کیے بغیر روایت کرنا منع ہے۔
 ✖ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات (بغیر تحقیق کے) بیان کر دے۔ (مقدمۃ صحیح مسلم۔ باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع)
 ✖ اور امام ابن صاحبان نے اپنی کتاب میں ایک فصل باندھی ہے کہ ”اس آدمی کے واجبی طور پر جہنمی ہونے کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات منسوب کرے جس کی صحت کا اسے پتہ نہیں“۔ پھر اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”جس نے مجھ پر ایسی بات کہی (میری طرف منسوب کی) جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“
 (صحیح ابن حبان: ص ۲۷)

✖ اور اس حدیث کی سند حسن ہے اور اس کا اصل صحیحین (بخاری و مسلم) میں ہے۔ دیکھیے (الضعیفۃ للألبانی صفحہ ۱۲)
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مجھ پر جھوٹ نہ بولو پس بے شک جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ جہنم میں داخل ہوگا“ (مسند طرابلسی۔ رقم الحدیث۔ ۱۰۷)
 اور اس کی سند صحیح ہے۔

اور میں نے اس کتاب میں اس حدیث کی تخریج کر دی ہے۔ دیکھیے بخاری شریف حدیث نمبر ۱۰۶ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس حدیث کی شرح۔

✖ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ”جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“۔ (مسند طرابلسی۔ رقم الحدیث۔ ۱۹۱)
 اور بخاری شریف میں ہے عامر بن عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اس طرح احادیث بیان کرتے نہیں سنا جیسا کہ فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جدا نہیں ہوا۔ (بلکہ آپ کے ساتھ ہی رہا ہوں) لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس نے مجھ پر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“۔ (صحیح البخاری۔ رقم الحدیث۔ ۱۰۷)

اور حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام داری نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ سے جھوٹی بات بیان کی (یعنی میری طرف منسوب کی) اور انہوں نے حدیث میں ”العمد“ (جان بوجھ کر بیان کرنا) کا لفظ ذکر نہیں کیا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کا اس حدیث سے کم احادیث بیان کرنے پر دلیل پکڑنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحیح بات یہ ہے کہ جھوٹ سے مراد خلاف واقع بات کہنا ہے چاہے جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے۔ دونوں برابر ہیں۔ اگرچہ غلطی سے خلاف واقع بات کرنے والے (جھوٹ بولنے والے) کے گناہ گار نہ ہونے پر علماء کا اجماع ہے لیکن حضرت زبیر زیادہ احادیث بیان کرنے سے اس لیے ڈرے کہ کہیں

غیر شعوری طور پر غلطی میں نہ واقع ہو جائیں۔ اس لیے کہ اگرچہ غلطی کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہوگا لیکن کبھی زیادہ احادیث بیان کرنے سے اس لیے گناہ گار ہوگا کہ زیادہ بیان کرنے سے غلطی میں واقع ہونے کا گمان و اندیشہ ہے۔

اور ثقہ (قابل اعتماد) راوی جب غلط روایت بیان کرے گا (چاہے غلطی سے ہی کیوں نہ ہو) تو اس سے یہ روایت کوئی ایسا شاگرد لے لے گا جس کو یہ پتہ نہیں کہ یہ روایت غلط ہے تو اس روایت پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عمل مشروع ہو جائے گا۔ اس ثقہ راوی کے نقل کرنے کی وجہ سے۔ پس اس طرح وہ ایسی بات پر عمل کرنے کا سبب بن جائے گا جو شارع (ﷺ) نے نہیں کہی۔ پس جو زیادہ احادیث بیان کرنے سے ڈرا وہ اس لیے ڈرا کہ جب عمداً زیادہ احادیث بیان کی جائیں گی تو لامحالہ غلطی میں واقع ہونے کا احتمال ہے۔ تو اس طرح آدمی کثرت روایات کی بناء پر گنہگار ہوگا۔ پس اسی وجہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے زیادہ روایات بیان کرنے میں توقف کیا ہے۔ (دیکھئے شیخ شاکر کی کلام و تعلیق مسند احمد پر۔ المسند ۳/۴۱۳ اور دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰/۴۰۸-۴۰۹)

اور ان (بعض علماء) کا قول کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے غلط اور بے سند ہے اور سب سے افضل بات امام قرطبی رحمہ اللہ نے کی ہے کہ لوگوں پر ضروری ہے کہ وہ دین کے معاملہ میں اسی طرح غور و فکر کریں جیسا کہ وہ اپنے مالوں میں کرتے ہیں اور بیچتے وقت عیب دار (کھوٹے) سکے نہیں لیتے وہ صحیح اور بہترین سکے لیتے ہیں۔ اسی طرح روایات میں بھی صرف وہ روایات لینی چاہئیں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح سے دے ثابت ہوں تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے والوں میں شامل نہ ہو جائیں۔ پس اس دوران وہ فضل و ثواب طلب کرتے کرتے نقص و خسارہ حاصل کر لے گا۔ بلکہ بسا اوقات وہ خسران بین (واضح خسارہ) کا مستحق ہو جائے گا۔

(التفسیر الامام القرطبی رحمۃ اللہ علیہ آیت نمبر ۵۶ سورۃ احزاب کی تفسیر)

کاش کہ امام قرطبی خود بھی اپنی کتاب میں اس کو ملحوظ خاطر رکھتے۔

تنبیہ

جس نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کی حجیت کے قائل ہیں اس نے غلط بات کہی، کیونکہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

”امام احمد اور ان جیسے دوسرے رحمہم اللہ شریعت میں اس قسم کی احادیث (ضعیف احادیث) پر اعتماد نہیں کرتے تھے اور جس نے امام احمد سے یہ بات نقل کی کہ وہ ایسی ضعیف حدیث کی حجیت (دلیل) کے قائل ہیں جو نہ صحیح ہے اور نہ حسن درجہ کی، اس نے امام احمد پر غلط بات کہی (ان کی طرف منسوب کی)۔“

(القاعدة الجلیلة فی التوسل والوسيلة (صفحہ ۱۰) و فتاویٰ ابن تیمیہ ۱/۲۵۱)

اور فرمایا شریعت میں ایسی ضعیف احادیث پر اعتماد کرنا جائز نہیں اور جو نہ صحیح ہوں اور نہ حسن درجہ کی۔ لیکن امام احمد بن حنبل اور دوسرے علماء نے فضائل اعمال میں ایسی روایات کا روایت کرنا جائز قرار دیا ہے جن کے ثابت ہونے کا علم نہ

ہو جھوٹ ہونا نہ جانتا ہو۔ اور یہ اس لیے کہ جب کسی عمل کا پتہ ہو کہ یہ شرعی دلیل کی بناء پر مشروع ہے اور اس کی فضیلت میں ایسی حدیث مروی ہو جس کا جھوٹ ہونا معلوم نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ واقعی اس کا ثواب ہو ورنہ تمام ائمہ میں سے کسی ایک نے بھی یہ بات نہیں کہی کہ کسی عمل کے واجب اور مستحب ہونے کا ثبوت ضعیف حدیث سے جائز ہے جس نے یہ بات کہی اس نے اجماع کی مخالفت کی۔

اس کے بعد فرمایا کہ ”سب سے پہلے جو حدیث کو تین اقسام صحیح و حسن و ضعیف میں تقسیم کرنے میں معروف ہوئے وہ امام ترمذی ہیں۔“ انہوں نے اپنی جامع میں فرمایا کہ ان کے نزدیک حسن وہ ہے جس کی سندیں زیادہ ہوں اور اس کے راویوں میں کوئی متھم (جس پر جھوٹ کی تہمت ہو) نہ ہو اور نہ وہ حدیث شاذ ہو۔ (ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے) پس یہ اور اس جیسی اور احادیث امام احمد ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس سے حجت (دلیل) پکڑتے ہیں۔ اسی لیے امام احمد نے اس ضعیف حدیث کی مثال جس کی صحبت کے وہ قائل ہیں یہ دی ہے۔ عمرو بن شعیب اور ابراہیم الجری وغیرہ۔ القاعدہ الجلیلیہ (صفحہ ۹۱-۹۲) فتاویٰ ابن تیمیہ ۱/ ۲۵۱-۲۵۲) میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ پس وہ ضعیف حدیث جس کی حجت کے امام احمد قائل ہیں وہ وہی حدیث ہے جو امام ترمذی کے نزدیک حسن ہے جیسا کہ پہلی کلام سے ظاہر ہے۔ اور فرمایا جس نے امام احمد سے یہ بات نقل کی کہ وہ ایسی ضعیف حدیث سے حجت اور دلیل پکڑتے ہیں جو صحیح اور حسن درجہ کی نہیں اس نے امام احمد کے متعلق غلط بات کہی کیوں کہ امام احمد اور ان سے قبل دوسرے علماء کے عرف میں حدیث کی دو قسمیں ہیں صحیح اور ضعیف۔

اور ضعیف کی ان کے نزدیک دو قسمیں ہیں: ضعیف متروک جو قابل حجت نہیں، اور ضعیف حسن جیسا کہ بیماری کی وجہ سے انسانی ضعف دو قسم کا ہے ایک خوفناک مرض (جس میں موت کا خطرہ ہو) جو سارا مال صدقہ کرنے سے روکتا ہے (موت والی بیماری جس میں موت نزدیک ہو اس وقت انسان سارے مال میں تصرف نہیں کر سکتا صرف تیسرے حصہ کی وصیت کر سکتا ہے) دوسرا خفیف مرض جو مال صدقہ کرنے سے نہیں روکتا۔ سب سے پہلے حدیث کو تین اقسام (صحیح، حسن اور ضعیف) میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۱/ ۲۵۲)

اس لیے اگر لوگ ان روایات پر اقتصار کریں جو صحیح اور مستند وغیرہ کتابوں میں مروی ہیں جو علماء کے ہاں متداول ہیں اور جن کو ائمہ فقہاء نے روایت کیا ہے تو اس میں لوگوں کے لیے کفایت بھی ہوگی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحذیر و تنبیہ سے بھی بچ جائیں گے۔ جو آپ نے حدیث ”جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“ وغیرہ میں فرمائی ہے۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکی ہے لیکن بہت انوس کی بات ہے کہ لوگ ضعیف اور موضوع اور ایسی احادیث کو یاد کرتے ہیں جن کا سرے سے کوئی اصل ہی نہیں اور بخاری و مسلم میں وارد شدہ احادیث کو یاد نہیں کرتے۔ یہ ان کی اپنے نبی کی سنت سے جہالت کی دلیل ہے بہت سارے مسلمان اجر و فضیلت کے دروازے جاننے کے باوجود اپنے لیے بند کر لیتے ہیں اور گناہوں کے دروازے اپنے لیے کھول لیتے ہیں اور وہ ان کو بڑے اچھے لگتے ہیں۔ اس طرح

شیطان نے ان کے ساتھ چال چلی ہوئی ہے۔ (العیاذ باللہ)۔

اور نہایت ہی افسوس کی بات یہ ہے کہ واعظین اور خطباء حضرات اپنے عظموں اور خطبات میں ضعیف اور موضوع روایات پیش کرتے ہیں اور صحیح و ثابت شدہ احادیث کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ شیطان کے ان کو بہکانے کی بناء پر ہے کہ اس نے ان کے لیے اس معاملہ کو مزین و خوبصورت بنا رکھا ہے اور صحیح حدیث پر عمل ان کے لیے مشکل کر دیا ہے۔ بلکہ بعض اوقات بخاری و مسلم یا ان میں سے کسی ایک میں صحیح حدیث موجود ہوتی ہے اور وہ کفایت کر رہی ہوتی ہے اس ضعیف حدیث سے جس کو واعظ یا خطیب نے اپنے موضوع میں ذکر کیا ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ اس واعظ و خطیب کو شیطان نے اپنے مکر و فریب اور گمراہی میں مبتلا کر رکھا ہے کیونکہ ضعیف و موضوع روایت سے بیان کیا جانے والا قصہ و کہانی عوام کو خوش کرنے والا اور متاثر کن ہے، لیکن اس کے مقابلہ میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ صحیح حدیث پر دھیان نہیں دیتے اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ اس صورت حال میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

پس کاش کہ خطباء اور واعظین حضرات صرف صحیح احادیث کا التزام کرتے اور ان پر ہی عمل کرتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور اس میں کفایت ہوتی۔ اور ان کو عوام کو خوش کرنے والی ضعیف اور موضوع روایت کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اس لیے میں نے اس کتاب کی جمع و ترتیب میں بہت محنت و کوشش کی تاکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد یہ کتاب بھی خطباء اور واعظین حضرات وغیرہ کے لیے معادن ثابت ہو۔

اگرچہ میں نے اس کتاب کے ابواب میں اکثر آیات ذکر کی ہیں لیکن میں نے ان کی تفسیر و شرح بہت کم کی ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں مذکور دس (۱۰) احادیث کی شرح و بحث بھی بہت کم کی ہے اور احادیث کے سلسلے میں میں نے اکثر اعتماد ”حافظ بن حجر“ کی ”فتح الباری“ اور کچھ امام نووی کی لکھی ہوئی مسلم شریف کی شرح پر کیا ہے۔ ان کے علاوہ دوسری شروح سے بھی استفادہ ہے۔

اور میں نے احادیث کی شرح میں تفصیل سے کام نہیں لیا بلکہ اہم فوائد کے بیان اور مشکل کلمات کی وضاحت پر ہی اکتفا کیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جائے۔ جب کوئی خطیب خطبہ تیار کرنا چاہے تو وہ اس کتاب کے کسی ایک یا زیادہ باب کی احادیث کا مطالعہ کرے پھر اگر حدیث بخاری شریف کی ہو تو اس کی شرح فتح الباری میں اور اگر مسلم شریف کی ہو تو اس کی شرح امام نووی رحمہ اللہ کی شرح میں دیکھیے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

اسی طرح اگر حدیث ابوداؤد شریف میں ہے تو اس کی شرح عون المعبود میں اور اگر حدیث ترمذی شریف میں ہے تو اس کی شرح ”تحفۃ الاحوذی“ میں دیکھیے۔ اسی طرح باقی کتابوں کا معاملہ ہے یعنی جس کتاب کی حدیث ہو اس کتاب کی کسی معتبر شرح سے استفادہ کر لے۔ اس کتاب میں میرا مقصد صرف فضائل کی احادیث جمع کرنا اور ان کی تخریج اور بوقت ضرورت شروح احادیث کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے ان پر تطبیق (حدیث کی متعلقہ اسباب سند و حکم و معانی) شرح و مفہوم وغیرہ) لگانا ہے جیسا کہ یہ بات پہلے مذکور ہو چکی ہے۔

میں نے کوشش کی ہے کہ میں صرف وہ حدیث ذکر کروں جس میں فضیلت کا ذکر ظاہراً موجود ہو مگر اس التزام کے باوجود اگر میں کہیں بھول گیا ہوں یا میں نے غلطی کی ہے تو اس کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ غلطی سے صرف وہی بچ سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے اور حدیث سے فضیلت اس میں موجود قرینہ کی بناء پر ثابت ہوتی ہے۔ جب حدیث میں عمل کرنے والے کو اس حدیث میں مذکور عمل کا رشک و شوق دلانا موجود ہو تو اس سے عمل کی فضیلت ثابت ہو جاتی ہے اور جس کی فضیلت ثابت ہو جائے تو اس پر اجر و ثواب مرتب ہوتا ہے۔ باقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ کبھی حدیث میں بیان کردہ عمل کے فاعل کی تعریف کی جاتی ہے یا حدیث میں اس کے فعل پر ثواب مرتب ہونے کا ذکر کیا۔ یا اس عمل کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے یا اس میں نصیحت ہے یا اس کے علاوہ۔ بہر حال اس عمل کا اجر و ثواب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہو کیونکہ فضائل وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں یہ قیاس و رائے سے ثابت نہیں ہو سکتے۔

باب میں حدیث ذکر کرنے میں میرا طریقہ یہ ہے کہ میں پہلے حدیث کا متن بعینہ ذکر کرتا ہوں اور حدیث کی تخریج زیادہ تفصیل سے نہیں کرتا تا کہ اکتاہٹ نہ ہو۔ پھر اگر حدیث بخاری و مسلم دونوں میں ہو تو میں پہلے بخاری شریف کی روایت کا ذکر کرتا ہوں اور میں ہمیشہ حدیث کے اطراف میں سے سب سے اہم طرف (حدیث کا شروع کا حصہ) ذکر کرتا ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

اور اگر حدیث کے طرف کے علاوہ کا ذکر کروں تو میں اکثر اس کا اشارہ کر دیتا ہوں۔

اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں مسلم شریف کی روایت کو بخاری شریف پر مقدم کروں اور وہ بھی کسی نہ کسی سبب کی بناء پر یا تو بخاری شریف کی روایت معلق (جس حدیث کی سند کا شروع کا حصہ حذف ہو) اور مسلم شریف کی موصول (جس حدیث کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو) ہے یا بخاری شریف کی حدیث معلول (جس حدیث میں کوئی نہ کوئی مخفی علت ہو) اور مسلم شریف کی روایت علت سے محفوظ یا مسلم کی روایت کے متن میں کوئی فائدہ وغیرہ ہوگا۔

اور جب کوئی حدیث دوبارہ مذکور ہو تو اس میں صرف صحابی اور جگہ اور حدیث کے متن کو بغیر سند کے ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ میں مکرر حدیث کو کبھی باسند ذکر کروں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ میں بھول جاؤں یا قلم سبقت لے جائے اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

اور جب باب میں مذکورہ حدیث یا اس جیسی حدیث کسی اور صحابی سے بھی منقول ہو تو میں کبھی کبھی ایسی حدیث کو حاشیہ میں ذکر کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور اس کو باب میں ذکر نہیں کرتا اور جب میں اپنی تحقیق شدہ کتاب ”فضائل“ کی طرف بغیر امام مقدسی کے ذکر کے اشارہ کروں تو اس سے مراد فضائل میں امام مقدسی کی لکھی ہوئی کتاب مراد ہے جس کی میں نے تحقیق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طباعت کی کوئی صورت بنائے۔ آمین!

انسان کو اخلاق حسنہ سے مزین کرنے میں فضائل اعمال والی احادیث کا بڑا کردار ہے۔ خاص طور پر جب آدمی

فضائل کی احادیث پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ رذائل (برے کام) سے اجتناب کرے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گوئی اور بیہودگی کرنے والے نہیں تھے۔

اور آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ”تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو بہترین اخلاق والا ہو۔“

(بخاری شریف۔ ۳۵۵۹)

بخاری شریف کے علاوہ اور کتابوں میں بھی یہ حدیث موجود ہے جیسا کہ میں نے کتاب ”الفضائل“ میں اس کی اس کے باب میں تخریج کی ہے۔

اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں اس لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ میں اچھے اخلاق مکمل کر دوں“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”بہترین اخلاق مکمل کر دوں“

بعض اہل علم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگر فضائل اعمال کی احادیث عام ہوں گی اور ان پر عمل ہوگا تو یہ ممالک اور بلاد میں پھیلے ہوئے رذائل و بری باتیں ختم ہو جائیں گی اور معاشرہ ان سے پاک و صاف ہو جائے گا۔

نیکی کی طاقت اور گناہ سے اجتناب کی قوت تو اللہ تعالیٰ بلند عظیم کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔

اعمال کے فضائل سے بے اعتنائی نہیں برتنی چاہیے کیونکہ یہ ایمان کو قوی اور مضبوط کرتے ہیں اور ہمیشہ ایمان کے بڑھنے کا سبب اور ذریعہ ہیں۔ پس ان کی حرص اور شوق ہونا چاہیے یہ جنتوں کے وارث بناتے ہیں اور جہنم کی آگ سے نجات دیتے ہیں اور درجات بلند کرتے ہیں اور اس دن کی نیکیاں زیادہ کرتے ہیں جس دن (قیامت کے دن) مال اور اولاد کام نہیں آئیں گے۔ اس دن صرف وہ نجات پائے گا جو کفر و شرک اور غلط عقائد و نظریات سے پاک اور صاف دل لے کر آیا۔ جب مسلمان فضائل میں کمی کرے یعنی ان کا شوق و خیال نہ رکھے تو اس کے ایمان کا کامل اور قوی رہنا ناممکن ہے۔

اور تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے امتوں کی بقاء فضائل سے مزین ہونے میں رکھی اور امتوں کا زوال رذائل میں ملوث ہونے میں رکھا۔

فضائل کے اس مقام و اہمیت اور خاص طور پر رذائل کے انتشار نے مجھے اس موضوع پر لکھنے پر براہیختہ کیا تاکہ (اس کتاب کے مطالعہ سے) مسلمان اپنے آپ کو رذائل سے پاک و صاف کر لے۔

پس اس کتاب میں موجود آیات و احادیث ایک نفع بخش تجارت ہیں جو (قیامت کے دن) ایک دردناک عذاب سے نجات دلائیں گی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے یہی چیز مانگتے ہیں پس ضروری ہے کہ مصلحین (اصلاح کرنے والے) کے طریق کی پابندی کی

تلقین کی جائے اور فاسد مقاصد کے چھوڑنے کی رہنمائی کی جائے۔ اور ایسے بہترین اور اچھے مقاصد میں ترغیب دی جائے جو کثرتِ ثواب اور ان فضائل کے حصول کی طرف مائل کریں۔

اس لیے کہ انسان کی عادت ہے کہ وہ نفع بخش چیز کی کوشش کرتا ہے اور ان فضائل میں کیسے رغبت و شوق نہ ہوگا یہ تو نفع بخش تجارت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے دخولِ جنت کا سبب ہیں۔

اور فضائلِ اعمال صالحہ کی آیات و احادیثِ آدمی کے اللہ تعالیٰ سے حسن ظن اور ہمیشہ اسی سے ثواب کی امید رکھنے میں سبب بنیں گی خاص طور پر بوقتِ وفات اس کی امید اور ڈھارس کا ذریعہ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ سے صحیح امید تو اسی وقت ہو سکتی ہے جب وہ گناہوں سے کنارہ کشی کرے اور اعمالِ صالحہ فاضلہ کی پابندی کرے کیونکہ فضائل پر عمل پیرا ہونے سے قبل گناہوں سے اجتناب ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سچی امید تو صرف اسی صورت میں ہی ہو سکتی ہے ورنہ گناہوں سے اجتناب کے بجائے ان میں ملوث ہونے اور مستغرق رہنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید لگائے رکھنے میں غفلت و کوتاہی میں پڑنے اور پھر دین سے نکلنے کا اندیشہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس سے بچائے اور ہم سب کو (نیکی میں) بلند درجات کے حصول کے لیے عالی ہمت والا بنائے۔ آمین!

اور آدمی کو اپنے تمام اعمال کے سلسلہ میں اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے کہ کہیں کمی تو نہیں ہو رہی اور اگر ایسا محسوس کرے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس سے اعانت و توفیق مانگے۔ کیونکہ نیکی کی طاقت اور گناہ سے اجتناب کی قوت تو اللہ تعالیٰ بلند و عظیم کی توفیق سے ہی ممکن ہے۔

اور میں اپنے فاضل شیخ مقبل بن حادی کا شکریہ ادا کرتا نہیں بھول سکتا جنہوں نے اس کتاب کے بعض مضامین کی مراجعت فرمائی۔

اسی طرح اپنے فاضل بھائی شیخ مصطفیٰ عدوی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے نہایت قیمتی اور اچھے ہند و نصائح سے نوازنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی نشر و اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین!

اسی طرح میں ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا و بدلہ دے جنہوں نے ہمارے ساتھ اس کتاب کی تصحیح یا اس کی نشر و اشاعت میں کسی قسم کا تعاون فرمایا۔

میں اللہ تعالیٰ عظیم و برتر اور عرشِ عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے لکھنے اور پڑھنے والے کو اس کتاب کا اجر و ثواب دے اور اس کو خالص اپنی رضا کا ذریعہ اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین!

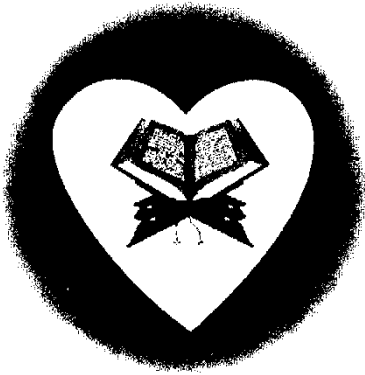
ابو عبد اللہ

علی بن محمد المغربی (مراکشی)

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 1



کتاب الاخلاص
اخلاص و اصلاح نیت کا بیان

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 67 تا 78

فَضْلُ الْإِخْلَاصِ وَإِصْلَاحِ السَّرِيرَةِ

www.KitaboSunnat.com اخلاص اور اصلاح نیت کی فضیلت

(۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ))

۱۔ عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمام اعمال (اچھا ہے یا بُرا) کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی (اچھی یا بُری) نیت کے مطابق (اچھا یا بُرا) بدلہ ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوگی اس کی ہجرت انہی کی طرف سمجھی جائے گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لیے ہوگی۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب بدء الوحی - وصحیح مسلم: کتاب الإمارة، باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنيات]

تشریح: بعض روایات میں اس حدیث کا سبب درود بھی بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے اُم قیس نامی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا اس نے اس وقت تک نکاح کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ ہجرت نہ کرے۔ اس نے اس کی اس شرط کی وجہ سے ہجرت کر لی اور وہاں جا کر دونوں کا باہم نکاح ہو گیا۔ چنانچہ صحابہ میں اس کا نام ہی مہاجر اُم قیس مشہور ہو گیا۔ اس سے حدیث شریف میں اخلاص و نیت کی اہمیت و فضیلت بیان کی گئی ہے کہ انسان کے اعمال کی قبولیت اور اس پر اجر و ثواب کا استحقاق نیت کی اصلاح اور اس کی درستگی پر ہے۔ مثلاً جس کی نیت ہجرت کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع ہوگی تو اس کو اس ہجرت کا اجر و ثواب ملے گا اور جس کی نیت ہجرت کے وقت دنیا کما تا یا دنیا کا کوئی اور مقصد شادی وغیرہ تھی تو اس کو وہی کچھ ملے گا جس کا اس نے ارادہ یا نیت کی ہوگی۔ اس لیے انسان کا مقصود و نیت تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہونی چاہیے اور یہ کہ نیت دل سے ہو گی نہ کہ زبان سے۔ کیونکہ نیت دل کے فعل و عمل کا نام ہے اور یہ ضروری ہے۔ لہذا نماز میں زبان سے مختلف الفاظ کے ساتھ نیت کے الفاظ غیر مشروع ہیں۔

(۲) عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَطْعَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَغْزُوا بَيْتًا لَكُمْ مَعْبَةً لَمَّا كَانُوا بَيْتَاءَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۲۔ نافع بن جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرنے کی نیت سے لکھے گا“ جب وہ مدینہ منورہ کے قریب بیداء (مکہ مکرمہ کی طرف ذوالحلیفہ میقات سے قبل)

مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بَأْوْلَهُمْ وَآخِرِهِمْ))
 قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُخَسَفُ
 بَأْوْلَهُمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ
 لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يُخَسَفُ بَأْوْلَهُمْ
 وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

نامی جگہ پر پہنچے گا تو تمام لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! سب کیسے دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں اہل بازار اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا اس لشکر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک دفعہ تو شروع سے لے کر آخر تک سب دھنسا دیئے جائیں گے پھر سب لوگ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھیں گے“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الأسواق۔ صحیح مسلم: کتاب الفتن، باب الخسف بالجیش الذی یوم البیت]

تشریح: انسان کے ساتھ اجر و ثواب یا عذاب و عقاب کا معاملہ اس کی نیت و ارادہ کے موافق ہوگا اور انسان کو حسب استطاعت اہل شر و فساد سے دور رہنا چاہیئے اور ان کے ساتھ خلط ملط ہو کر رہنے اور ان کی جماعت بڑھا کر ان کی حوصلہ افزائی سے پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ دنیا میں ان پر آنے والے عذاب الہی سے ان کے ساتھ رہنے والے بھی نہیں بچ سکیں گے۔ نیز کعبہ پر لشکر کی چڑھائی اور اس کی ہلاکت کی خبر رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کے معجزات و نشانات میں سے ہے جن کے وقوع و صداقت پر ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کی بنیاد سرور و الہی پر ہے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَآتَا مَعَهُمَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَعُودٌ عَالِدٌ بَانِيَتْ قِيَمَتُهُ إِلَيْهِ بَعْتُ فَإِذَا كَانُوا بَيَدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ))۔ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: كَيْفَ يَمُنْ كَانَ نَكَارَهَا؟ قَالَ: يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَ لِكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ))۔

۳۔ عبید اللہ بن قُبَیْطِیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان اور میں ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ پس ان دونوں نے ام المؤمنین سے اس لشکر کی بابت دریافت کیا جو دھنسا دیا جائے گا اور یہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کی بات ہے تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ شریف میں پناہ پکڑ لے گا۔ پس اس سے لڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا“ اچانک وہ مدینہ منورہ کے قریب بیداء نامی جگہ پر دھنسا دیا جائے گا۔“ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! لشکر میں زبردستی داخل کیے جانے والے کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی انہی کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الفتن، باب الخسف بالجیش الذی یوم البیت]

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))۔
اور اس سے اوپر والی روایت کے الفاظ ہیں ”اللہ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا (کہ اس کو دیکھتا ہے)“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، باب المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله]
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ (الكهف: ۱۱۰)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جسے رب کی ملاقات کا یقین ہے وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے“

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ حسین و جمیل صورتوں اور ناز و نعم میں پلے خوبصورت اور صحت مند اجسام اور قیمتی و فاخرانہ لباس کی بجائے ایمان و اخلاص اور اطاعت رسول ﷺ کے جذبہ سے سرشار قلوب اور اعمال صالحہ دیکھتا ہے اور آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی عبادت بدنی و مالی (دعا و سوال، امید و بھروسہ، رکوع و سجود، نذر و نیاز، نصرت و معاونت کے لیے پکارنا اور ذبح کرنا اور حکم و قانون ماننا وغیرہ) میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مخلوق (فرشتہ و جن، نبی و رسول، پیروں، زندہ و مردہ وغیرہ) میں سے کسی کو شریک نہ کیا جائے اور ریا کاری و نمود و نمائش سے مکمل اجتناب کیا جائے اور عمل کے صالح و نیک ہونے کی دوسری شرط جو قرآن و حدیث کی متعدد آیات سے واضح اور ثابت ہے کہ عمل کتاب و سنت کے موافق ہو اور قرآن و حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہو۔ یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک بھی مفقود ہو تو اس عمل کو باپ دادا اور مذہبی و سیاسی پیشواؤں کی تقلید یا قوی و قبائلی اور علاقائی رسم و رواج تو کہا جاسکتا ہے لیکن اس کو نیک عمل نہیں کہا جاسکتا۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں دل کی طرح عمل کی بھی بڑی اہمیت ہے لہذا عام لوگوں کا داڑھی رکھنے، پردہ اور دوسرے احکام شریعہ سے فرار و گریز کرنا اور کہنا کہ اصل مسئلہ دل کی اصلاح ہے اور اعمال کا معاملہ اتنا اہم و ضروری نہیں یہ غلط بے سند اور کتاب و سنت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اعمال صالحہ دلیل ہیں دل کی اصلاح کی اور وہ دخول جنت کا سبب و ذریعہ ہیں۔

(۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَرًّا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ))۔
۵۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا ”آپ ہمیں اجر و شہرت کے لیے لڑنے والے کے متعلق بتائیں کہ اسے کیا ملے گا؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے کچھ نہیں ملے گا“ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی آپ نے تینوں مرتبہ یہی فرمایا کہ ”اے کچھ نہیں ملے گا“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ صرف اس عمل کو پسند کرتا ہے جو خالص ہو اور اسی کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔“

وَالَّذِي مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا شَيْءَ لَهُ فَاعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ))

تخریج: [سنن النسائی: کتاب الجہاد، باب من غزا یلتمس الأجر والذكر۔ (اس کی سند حسن ہے)]
تشریح: اس مفہوم و معنی کی بے شمار احادیث موجود ہیں ان میں سب سے اہم حدیث غار والوں کی حدیث ہے جنہوں نے اپنی رہائی کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اپنے نیک اور خالص عمل کا واسطہ دیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی۔ یہ حدیث اس کتاب کے کئی مقامات پر مذکور ہوگی (ان شاء اللہ) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: میں اپنے تمام شریکوں سے زیادہ غنی و بے پروا ہوں جب کوئی آدمی کسی عمل میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک گردانتا ہے تو میں اس کو اور اس کے شرک و مشارکت اور شریک و ساجھی کو چھوڑ دیتا ہوں۔“ (مسلم، کتاب الزہد والرفاق، باب من اشرك في عمله غير الله تعالى)۔ اس میں ریاء کاری اور دکھلاوا کے بارے میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جس عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس شریک کے لیے چھوڑ دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاء کار کا عمل باطل و ضائع ہے اور اس کو اس عمل پر ثواب کی بجائے گناہ لازم آتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

۶۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آپ سے پہلی امتوں میں سے تین آدمی سفر کے دوران بارش کی وجہ سے ایک غار میں چلے گئے پس غار (دھانے پر پتھر گرنے کی وجہ سے) بند ہوگئی تو انہوں نے ایک دوسرے کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! آج تمہیں سچائی کے علاوہ کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی لہذا ہر شخص اپنے اپنے سچے عمل کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میں نے چند سیر چاولوں کی مزدوری کے عوض ایک مزدور رکھا لیکن وہ اجرت لیے بغیر چلا گیا میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں کی زراعت کی پھر اس کی آمدن سے گائے کا ایک گلہ

(۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذَا صَابَهُمْ مَطَرٌ، فَاوُوا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ اللَّهَ يَاهُولَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ، فَلَيَذَّعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقٍ مِنْ أَرْضٍ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَتَى عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ

خریدا کچھ عرصہ بعد اس نے آ کر مزدوری طلب کی۔ تو میں نے اس کو کہا کہ یہ گائے کا سارا گلہ لے جا۔ تو اس نے کہا کہ میرے تو صرف چند سیر چاول تھے میں نے کہا کہ یہ گائے کا گلہ لے جا کیونکہ یہ ساری گائیں اسی چاولوں کی آمدن سے ہیں تو وہ لے گیا۔ یا اللہ! آپ جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا ہے تو آپ اس چٹان کو غار کے دھانے سے دور کر کے ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دیں۔ اس دعا کی وجہ سے چٹان ان سے کچھ سرک گئی (اس کے بعد) دوسرے شخص نے دعا کی یا اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ہر روز رات کو آ کر اپنی بکریوں کا دودھ ان کو پلاتا تھا۔ ایک رات میں بکریوں کے چرانے کی وجہ سے لیٹ ہو گیا کہ میرے ماں باپ سو گئے اور میری بیوی بچے بھوک کے مارے بلبلاتے رہے میں ان کو ماں باپ کے دودھ پینے سے پہلے دودھ نہیں پلاتا چاہتا تھا اور ماں باپ کو بیدار کر کے ان کی نیند بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا کہ ان کے آرام میں خلل پڑے۔ دودھ بھی ضرور پلاتا چاہتا تھا اس لیے دودھ لیے صبح تک انتظار کرتا رہا۔ اے اللہ! آپ تو جانتے ہیں اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا ہے تو آپ ہمیں اس غار میں بند ہونے والی مصیبت سے نجات دیں اور غار کا منہ کھول دیں۔ تو چٹان اتنی سرک گئی کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا۔ تیسرے نے دعا کرتے ہوئے کہا اے اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس کو بہت درغایا اور گناہ کی دعوت دی وہ انکار کرتی رہی حتیٰ کہ اس نے مجبور ہو کر مجھے سودینار دینے کو کہا۔ میں نے بہت کوشش کے بعد اس کو سودینار کر دیئے تو مجبور ہو کر اس نے اپنا آپ میرے سپرد کر دیا۔ (جب میں اس سے اپنی نفسانی خواہش کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس

مِنْ أَمْرِهِ إِلَى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا، وَإِنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اِعْمُدْ إِلَى يَلِكَ الْبَقْرِ كَسْفَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ أَرْزٍ قُلْتُ لَهُ: اِعْمُدْ إِلَى يَلِكَ الْبَقْرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ۔ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا۔ فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ۔ فَقَالَ الْآخَرُ: اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَ كُنْتُ آتِيَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنٍ عَنِّي لِي، فَابْطَأَتْ عَنْهُمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَ قَدْ رَفَعَا وَأَهْلِي وَ عِيَالِي يَبْتَاعُونَ مِنَ الْجُوعِ، وَ كُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَوْقِفَهُمَا، وَ كَرِهْتُ أَنْ أَدْعَهُمَا فَيَسْتَكِنَا لِشَرَبَتِيهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ۔ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا۔ فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ: اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ، وَ إِنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى لَدَرْتُ، فَآتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهَا فَأَمْسَكْتَنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنِّي اللَّهُ وَ لَا تَقْصُ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَ تَرَكْتُ الْمِائَةَ الدِّينَارَ۔ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ

مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَجَ عَنَّا، فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ
فَكَرَجُوا))

وَفِي رِوَايَةِ اللَّبَّخَارِيِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
اَنْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ
فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يَقْرِبُهَا عَنْكُمْ قَالَ
اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَبِيحَانِ
كَبِيرَانِ.....)) اَلْحَدِيثُ

نے کہا اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق مت توڑ۔ اس کے ان الفاظ
سے مجھ پر تیرا ایسا خوف طاری ہوا کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور
وہ سودینار بھی اس کو معاف کر دیئے جو میں نے اس کو دیئے تھے۔
یا اللہ! آپ تو جانتے ہی ہیں اگر میں نے یہ کام آپ سے ڈر کر کیا
ہے تو یہ مصیبت جس میں ہم پھنسے ہوئے ہیں دور کر دے۔ پس
اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور وہ سب باہر آ گئے۔
اور بخاری شریف کی ایک روایت میں اس طرح ہے۔ ”وہ آپس
میں کہنے لگے (اب کیا کرنا) ایسا کرو اللہ سے اپنے اپنے عمدہ عمل
بیان کر کے دعا کرو تا کہ وہ تمہیں اس مصیبت سے نکال دے۔ تو
ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ! میرے ماں باپ بہت
بوڑھے تھے..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب اذا اشتری شیئاً لغيره بغير اذنه فرضی۔ صحیح
مسلم، کتاب الذکر والدعاء۔ باب قصۃ اصحاب الغار الثلاثہ]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کے واسطے سے دعا کرنی جائز و مشروع ہے جس
طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُمْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾
(آل عمران: ۵۳) ”اے ہمارے پالنے والے معبود! ہم تیری اتاری ہوئی وحی پر ایمان لائے اور ہم نے تیرے رسول کی
اتباع کی پس تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے“ اور فرمایا ”اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا باؤ بلند ایمان
کی طرف نکلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے یا الہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری
برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ (آل عمران: ۹۳) پس ان آیات میں ایمان اور اعمال
صالحہ اور اتباع رسول کے واسطے سے دعا کی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں و صفات کے واسطے سے دعا کرنا بھی
جائز و مشروع ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلِلّٰهِ اَلْسَمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف: ۱۸۰) ”اللہ تعالیٰ
کے لیے اچھے اچھے نام ہیں پس تم اللہ تعالیٰ کو اس کے اچھے اچھے ناموں سے پکارو۔ اور پریشانی کے وقت رسول اللہ ﷺ
کی دعا تھی ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ)) ”اے زندہ اور قائم رب! میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد طلب
کرتا ہوں۔“ (ترمذی مع التحفة ۶۷/۴) نیز کسی نیک زندہ آدمی سے دعا کی درخواست بھی کی جاسکتی ہے جیسا کہ
ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے قحط سالی کے وقت بارش کی دعا کے لیے درخواست کی اور آپ کی دعا سے ایک ہفتے
تک مسلسل بارش ہوتی رہی پھر آپ سے بارش کے بند ہونے کی درخواست کی گئی تو آپ نے دعا فرمائی جس سے بارش

رک گئی۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة۔ حدیث : ۱۰۱۳) رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کے اسلام لانے کی دعا کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے دعا کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اسلام لے آئیں۔

توسل کی ان تین جائز و مشروع اقسام (۱۔ توسل باسماء اللہ و صفاتہ، ۲۔ توسل بالاعمال الصالحة، ۳۔ توسل بدعاء رجل صالح) کے علاوہ ہر قسم کا توسل بالذات مثلاً نبی و رسول یا فلاں کے واسطے صدقے و طفیل وغیرہ کہنا باطل ہے۔ کیونکہ اس پر کتاب و سنت کی کوئی دلیل نہیں۔ لہذا یہ یا تو شرک ہوگا اگر وسیلہ کہنے اور پکڑنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا نہیں سنتے جب تک میں وسیلہ نہ پکڑوں یا یہ کہوں یا یہ اعتقاد رکھے کہ جن کا وسیلہ پکڑا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی محبت یا طاقت کے آگے مجبور ہے جیسا کہ دنیا میں دستور ہے کہ جب کسی کے پاس کسی کا واسطہ یا سفارش ڈالی جائے تو وہ اس کی قوت یا قریبی ہونے کی وجہ سے یا محبت کے آگے مجبور ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ اعتقاد شرک و کفر ہے۔ اور اگر کوئی توسل بالذات میں مذکورہ بالا اعتقاد نہیں رکھتا تو پھر یہ بدعت اور خلاف سنت عمل ہوگا کیونکہ قرآن مجید میں انبیاء و رسل علیہم السلام کی مذکورہ دعاؤں میں توسل بالذات موجود نہیں کہ کسی نے اپنے سے برتر کا وسیلہ کہا یا پکڑا ہو۔ نیز احادیث میں مذکورہ اذکار و دعاؤں میں رسول اللہ ﷺ یا کسی اور نبی و رسول کا وسیلہ و طفیل موجود نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کا قحط سالی کے وقت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کرانا (صحیح البخاری۔ کتاب الاستسقاء۔ باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا۔ حدیث : ۱۰۱۰) اور نابینا اعرابی کا گھر میں رسول اللہ ﷺ کے واسطے و طفیل سے اپنی بینائی کے لیے دعا کرنے کی بجائے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کرنا توسل بالدعاء کی دلیل ہے توسل بالذات کی نہیں۔ لہذا کتاب و سنت کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ساتھ دعا کرنا یا اپنے نیک اعمال کے واسطے سے دعا کرنا یا کسی نیک زندہ آدمی سے دعا کروانا تو ثابت ہے۔ لیکن توسل بالذات یعنی کسی نبی، رسول یا ولی یا پھر یا کسی نیک ہستی کا وسیلہ کہنا یا پکڑنا شرک یا بدعت ہے جس سے اجتناب لازم ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یا اللہ! مجھے آپ کے رسول سے محبت ہے اور میں صرف ان کی ہی اتباع کرتا ہوں اگر آپ کو میرا یہ عمل پسند و محبوب ہے تو میرا یہ کام کر دے۔ کیونکہ رسول سے محبت اور ان کی اتباع نیک عمل ہے اور نیک اعمال کے واسطے سے دعا کرنا جائز و مشروع ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

اس کے علاوہ اس حدیث سے مندرجہ ذیل احکام و فوائد حاصل ہوتے ہیں: ۱۔ والدین کا مقام کہ ان کی خدمت اہل و عیال وغیرہ سے مقدم اور زیادہ اہمیت کی حامل ہے، ۲۔ مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک اور حقوق کی ادائیگی، ۳۔ اللہ تعالیٰ کا ڈر یعنی تقویٰ گناہوں سے اجتناب میں زیادہ قوی اور موثر ہے، ۴۔ اخلاص سے کی گئی دعا قبول ہوتی ہے، ۵۔ انبیاء و رسل علیہم السلام کے معجزات کی طرح اولیاء اللہ کی کرامات بھی برحق ہیں لیکن ان کا صدور اور وقوع پذیر ہونا کسی کے اختیار میں نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ و مشیت میں ہے جب چاہے جس سے چاہے ظاہر کرا دے۔

۷۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس امت کو چمک (بلندی)، رفعت، دین و نصرت، زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو اور انہیں چھٹے کے بارے میں شک بھڑمایا جس نے ان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لیے کیا اس کو آخرت میں ثواب نہیں ملے گا۔“

(۷) عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالذِّينِ وَ النَّصْرِ وَ التَّمَكُّينِ فِي الْأَرْضِ - وَ هُوَ يَشْكُ فِي السَّادِسَةِ قَالَ لَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلًا الْآخِرَةَ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ))

تفہیم: [المسند للإمام أحمد: ۵/ ۱۳۳]

تشریح: اس حدیث میں بھی اخلاص کی اہمیت واضح کی گئی ہے کہ عمل وہی قبول ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اس میں دنیوی غرض و غایت نہ ہو۔ نیز اس حدیث میں اہل ایمان کو فتح و نصرت اور حکومت و اقتدار کی خوشخبری ہے بشرطیکہ ایمان و اسلام پر قائم رہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹) ”تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار ہو۔“

۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ فرماتا ہے: کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس کے خلاف نہ لکھو حتیٰ کہ وہ برائی کر لے۔ اگر کر لے تو ایک گناہ ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اس گناہ کو ترک کر دے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ نیکی نہ کر سکے تو محض ارادہ کی وجہ سے بھی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ نیکی کر لے تو دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔“

(۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَعْمَلَهَا فَإِذَا عَمِلَهَا لَا تَكْتُبُهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي لَا تَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا لَا تَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمِلَهَا لَا تَكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ))

تفہیم: [صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب من هم بحسنة او سيئة۔ صحیح مسلم، کتاب

الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ]

تشریح: رسول اللہ ﷺ جو بات اللہ کی طرف منسوب کر کے بیان فرمائیں، اسے حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو الہام کے ذریعے آگاہ فرماتا ہے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ وسعت و فضل و کرم کا بیان ہے جو ان سے دنیا میں بھی فرما رہا ہے اور قیامت کے دن بھی فرمائے گا۔

۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کے کرنے کا ارادہ و نیت کرتا ہے تو میں اس کے عمل کرنے سے پہلے ہی اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں اگر عمل کر لے تو میں دس گنا لکھ لیتا ہوں اور جب کسی برائی کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ برائی اس سے سرزد نہ ہو تو میں اس کو معاف کرتا ہوں اگر وہ برائی کر لے تو میں اس کے بدلے ایک گنا ہی لکھتا ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فرشتے کہتے ہیں“ اے رب! یہ بندہ برائی کا ارادہ کرتا ہے“ (حالانکہ وہ اس کے معاملہ کو زیادہ جانتا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”اس کا انتظار کرو اور اس کو مہلت دو اگر یہ برائی کر لے تو ایک لکھنا اور اگر اس برائی کو ترک کر دے اور اس سے باز آ جائے تو ایک نیکی لکھ لینا کیونکہ اس نے یہ گناہ میری وجہ سے ترک کیا۔“

(۹) حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ أَحَادِيثُ مِنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ - فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا - وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً ((وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ)) فَقَالَ: ((ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاسْتَبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاسْتَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَوَائِي))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب إذا أحسن أحدكم إسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشر أمثالها]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور اس کی رضا کی خاطر ایسے گناہ کو ترک کر دے جس کا ارادہ کر چکا تھا تو اس کے بدلہ میں بھی اس کو نیکی ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بہت ہی زیادہ رحیم و کریم ہونے کی دلیل ہے۔

۱۰۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ اس بندے (کے چہرے) کو ترازو رکھے جو ہماری حدیث سن کر اچھی طرح یاد کرے حتیٰ کہ آگے دوسرے کو پہنچا دے۔ کیونکہ بعض دین کی بات کے حامل پوری طرح سمجھ نہیں سکتے اور بعض سمجھنے والوں سے بھی دوسرے زیادہ سمجھ دار موجود ہوتے ہیں تین خصالتیں ایسی ہیں کہ کسی بھی مسلمان

(۱۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ رَبُّ حَامِلٍ فِيهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبٌ

کا دل ان پر بخیل نہیں ہوتا (یعنی وہ خوشی و رضا سے ان کو ادا کرتا ہے)۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل میں اخلاص، ۲۔ حکام و ولایۃ الامور کی خیر خواہی، ۳۔ مسلمانوں کی جماعت کا لزوم۔ (اس طرح ان کی دعاؤں کا مستحق ہو سکے گا) کیونکہ ان کی دعائیں جماعت کے تمام افراد کو شامل ہیں۔“ اور آپ ﷺ نے فرمایا ”جس کی نیت و ارادہ صرف آخرت کا ہوگا اللہ اس کے تمام افکار و پریشانیاں ختم کر کے حالات درست و سازگار بنا دے گا۔“

مُسْلِمٌ أَبَدًا إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَ مُنَاصَحَةُ وِلَاةِ الْأَمْرِ، وَلِزُومِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ نَحِيطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ))
الْحَدِيثُ۔

تخریج: [مسند أحمد: ۵ / ۱۸۳]

تشریح: اس حدیث سے بھی اخلاص و صحت نیت کا مقام واضح ہے۔ اس لیے ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مطلوب و مقصود ہونی چاہیے نیز اس حدیث سے علم حدیث پڑھنے پڑھانے اور اس کی دعوت و تبلیغ کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے ایسے لوگ رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے مستحق ہو جاتے ہیں جو آپ نے ان کے لیے فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو تروتازہ اور خوش و خرم رکھے۔ حدیث میں (الجماعة) سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق کو اپنانے والے کتاب و سنت کے حاملین مراد ہیں۔ اس لیے ہر قسم کی فرقہ پرستی سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف صراط مستقیم یعنی کتاب و سنت سے ہی تمسک کرنا چاہیے کہ نجات کی راہ صرف یہی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت و تاکید فرمائی ہے۔ کہ ﴿تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَفْضِلُوهُمَا تَمَسَّكْتُ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّتِي﴾ (المستدرک للحاکم، الموطا لامام مالک) ”میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دو چیزوں کو پکڑے رکھو گے ایک رب کا قرآن اور دوسرا میں محمد ﷺ کا فرمان۔“

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خطا یعنی لکیر کھینچی۔ پھر دائیں اور بائیں دو دو لکیریں کھینچیں اور درمیان والی لکیر پر اپنا ہاتھ رکھا پس فرمایا ”یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الانعام: ۱۵۳) ”اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔“ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب السنۃ۔ باب اتباع سنة رسول اللہ۔ حدیث۔ ۱۱)

۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو اور اللہ کی رسی (کتاب و

(۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ ثَلَاثًا فَبِإِذَا رَضِيَ لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَأَنْ

تَعَصِّمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَيُذَكِّرْهُ لَكُمْ قِيلٌ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ (سنت) کو اکٹھے ہو کر پکڑ لو اور فرقے فرقے مت بنو اور اللہ زیادہ سوالات کرتا اور مال کا ضائع کرتا۔“

تفہیم: [صحیح مسلم، کتاب الاقضية، باب النهی عن كثرة المسائل من غير حاجة] **تشریح:** شرک چونکہ اخلاص کے منافی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ اور فرمایا ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة: ۷۲) ”یقیناً کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔“

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرقہ پرستی کثرت سوال، مال کا ضیاع اور قیل وقال یعنی سنی سنائی بات بلا تحقیق آگے بیان کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ امور ہیں جن سے اجتناب لازمی ہے۔

الإِخْلَاصُ سَبَبٌ لِنَصْرِفِ الْمَعَاصِي وَالذُّنُوبِ
اخلاص گناہ و نافرمانی کو دور کرنے کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام اور عزیز مصر کی بیوی کے قصہ میں فرمایا ﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْ لَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾ (سورة يوسف: ۲۴) ”اس عورت نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف (علیہ السلام) اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔ یوں ہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔“

اس آیت سے اخلاص کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ہم نے یوسف (علیہ السلام) سے برائی اور بے حیائی اس لیے دور فرمائی کہ وہ ہمارے اخلاص کے حامل تھے اور مخلص بندوں میں سے تھے۔

الإِخْلَاصُ يَمْنَعُ تَسَلُّطَ الشَّيْطَانِ
اخلاص انسان پر شیطانی تسلط نہیں ہونے دیتا

عَلَى الْإِنْسَانِ

اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخُوَيْعَنِي لِأُذِنَّنَّ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلَصِينَ﴾ (الحجر: ۴۰) ”شیطان نے کہا اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے مزین کروں گا اور ان سب کو بھی بہکاؤں گا سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا کہ ﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

سُلْطَانُ الْاٰمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ﴿٣٢﴾ (الحجر: ٣٢) ”میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں لیکن ہاں گمراہ لوگ تیری پیروی کریں گے۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اخلاص کی بدولت اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے شیطان کے تسلط و غلبہ سے محفوظ و مامون رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے تمام اعمال میں اخلاص کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے مخلص و منتخب بندوں میں شمار ہو کر شیطان کے تسلط اور پھندے سے محفوظ رہیں۔

اخلاص جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے

اِلْاِخْلَاصُ يَمْنَعُ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ

۱۲۔ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے خیمہ کا پردہ دور کر دو کیونکہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے مجھے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ کہیں تم اس پر بھروسہ نہ کر لو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس شخص نے بھی صدق دل اور یقین قلب کے ساتھ یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ہر قسم کی عبادت کا صرف وہی مستحق ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جہنم کی آگ اسے نہیں چھوئے گی۔“

(۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مِنْ شَهِدٍ مُعَاذًا حِينَ حَضَرَتْهُ الرِّقَاةُ يَقُولُ: اكْشِفُوا عَنِّي سِجْفَ الْقُبَّةِ أُحَدِّثْكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْبِرْكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُحَدِّثْكُمْ إِلَّا أَنْ تَتَكَلَّمُوا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ شَهِدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمْسَسْهُ النَّارُ))

تخریج: [المسند للإمام احمد: ۵/ ۲۳۶] (روایت صحیح ہے)

تشریح: اس حدیث سے اخلاص کی اہمیت و فضیلت واضح ہوتی ہے کہ اخلاص جہنم کی آگ سے بچنے اور دخول جنت کا سبب و ذریعہ ہے۔ لہذا کلمہ پڑھنے والوں سے اگر کوئی جہنم میں داخل ہوگا تو اس بناء پر کہ اس میں مطلوب اخلاص نہیں ہوگا اور شرک کی انواع میں سے کسی نہ کسی نوع کا ضرور مرتکب ہوا ہوگا۔



باب کتاب الطہارۃ) فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت استعاذہ کی فضیلت

(۱۳) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْخَبَائِثِ))

۱۳۔ عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات کہتے: ”اے اللہ میں تاپاک جنوں اور تاپاک جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الخلاء]

فَضْلُ الْإِسْتِجْنَاءِ بِالْمَاءِ وَالشَّاءِ عَلَى أَهْلِ قُبَاءَ

پانی سے استنجاء کی فضیلت اور اہل قباء کی تعریف

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا﴾ (التوبة: ۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔“

۱۴۔ محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لائے۔ فرمایا ”اللہ نے طہارت و پاکیزگی کے سلسلہ میں تمہاری تعریف و توصیف بیان فرمائی ہے۔“ اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند فرماتے ہیں۔“ آپ لوگ مجھے بتائیں کہ اس کا سبب کیا ہے؟ تو اہل قباء نے جواب دیا ”اللہ کے رسول! ہم تورات میں مکتوب ہونے کی وجہ سے پانی سے استنجاء کا التزام و اہتمام کرتے ہیں۔“

(۱۴) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْنِي قُبَاءَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ آتَانِي عَلَيْكُمْ فِي الظُّهُورِ خَيْرًا أَفْلا تُخْبِرُونِي؟)) يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا﴾ [التوبة: ۱۰۸] فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَةِ الْإِسْتِجْنَاءُ بِالْمَاءِ

تخریج: [المسند للإمام احمد: ۶/۶]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی و طہارت بہت پسند ہے اگرچہ طہارت مٹی کے تین ڈھیلے استعمال کرنے سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن پانی سے طہارت و استنجاء کرنا اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پسندیدہ عمل ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پانی کے استعمال سے پہلے مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنا ضروری ہیں جیسا کہ بعض لوگ نادانی کی وجہ سے لیشرینوں میں ایسا کر کے پانی کی نکاسی کے نظام میں خلل ڈال کر نجاست و گندگی کا سبب بنتے ہیں۔

وضوء وغیرہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنوں سمیت دھو لو۔ اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو۔ ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اسے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لو۔ اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔“

فَضْلُ الْوُضُوءِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (المائدة: ٦)

تشریح: اس آیت کریمہ میں اسلامی و شرعی طہارت و پاکیزگی (وضوء، غسل، تیمم) کا بیان کیا گیا ہے جو کتاب و سنت کی رُو سے اس طرح ہے۔

وضو کا طریقہ

وضو سے پہلے نیت کر کے اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ایک یا دو یا تین مرتبہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ ایک یا دو یا تین مرتبہ کلی کریں۔ مسواک کی بہت اہمیت و فضیلت ہے پھر ناک میں ایک یا دو یا تین مرتبہ مبالغہ سے پانی ڈالیں یعنی اچھی طرح چڑھا کر بشرطیکہ روزہ کی حالت نہ ہو اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھڑییں اگر منہ و ناک میں تین مرتبہ پانی ایک ہی چلو سے آدھا آدھا ڈالیں تو بہتر و افضل ہے اگرچہ علیحدہ علیحدہ جائز ہے۔ ایک یا دو یا تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اور داڑھی کا خلال کیا جائے۔ پیشانی سے لے کر نیچے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک چہرہ دھونے کے بعد دونوں کہنوں کو ایک یا دو یا تین دفعہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔ پھر پورے سر کا مسح اس طرح کریں کہ اپنے ہاتھ آگے سے گدی تک لے جائیں اور پھر وہاں سے آگے کو لائیں وہاں تک جہاں سے شروع کیا تھا۔ اگر سر پر گڑی ہو تو چوتھائی سر کا مسح ننگے سر پر اور باقی گڑی کے اوپر کیا جاسکتا ہے اور سر کا مسح ایک مرتبہ ہے پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلی کانوں کے سوراخوں میں اور انگوٹھا کانوں کی پشت پر پھیریں۔ اس کے بعد گردن کا مسح بدعت ہے۔ جیسا کہ مولا علی قاری حنفی نے اپنی کتاب موضوعات میں گردن کے مسح کی روایت کو موضوع

(گھڑی ہوئی) قرار دیا ہے۔ کانوں کے مسح کے بعد دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت ایک یا دو یا تین مرتبہ دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔

وضو کے بعد کی دعا

وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ یہ دعا پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ (صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

اس کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ ”یا اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔ آمین! (جامع الترمذی۔ أبواب الطہارۃ۔ باب فیما یقال بعد الوضوء)

غسل جنابت کا طریقہ

پہلے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کرے، پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرے، پھر تین دفعہ پانی لے کر سر کے بالوں کی جڑوں کوثر کرے، پھر سارے بدن پر پانی بہائے (اگر غسل کرنے کی جگہ پر پانی کھڑا ہو جاتا ہو) تو آخر میں پاؤں دھوئے ورنہ وضو کرتے وقت ہی دھولے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الحيض۔ باب حقوق الجنابة)

تیمم کا طریقہ

طہارت حاصل کرنے کی نیت سے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دونوں ہاتھ مٹی والی جگہ پر (ایک دفعہ) مار کر پہلے منہ پھر دونوں ہاتھوں پر باہم پھیر لے۔

وضوء کی فضیلت اور گناہوں کی معافی

فَضْلُ الْوُضُوءِ وَخُرُوجُ الْخَطَايَا مَعَ

مَاءِهِ

۱۵۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اچھی طرح وضو کیا تو اس کے جسم سے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی تمام گناہ خارج ہو جاتے ہیں۔“

(۱۵) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء] **تشریح:** جسم سے گناہ نکلنے سے مراد گناہوں کی معافی ہے اور اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

۱۶۔ ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں جاہلیت میں لوگوں کو گمراہ خیال کرتا تھا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا اور اس میں ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھے وضوء کے بارے میں بیان فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی بھی آدمی ثواب و قرب کے ارادہ سے وضوء کرتا ہے تو کلی کرنے اور ناک صاف کرنے سے، چہرے، منہ، اور ناک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق چہرہ دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں جب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے مکمل گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے مکمل گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اگر وہ نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء اور بزرگی بیان کرتے ہوئے حضور قلب کے ساتھ اللہ کی طرف مکمل توجہ کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے۔“

(۱۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عَمَرُو بْنُ عَبْسَةَ السَّلْمِيُّ كُنْتُ وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَذَكَرْتُ لِقَاءَ إِسْلَامِهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ وَفِيهِ لَقَلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْوُضُوءُ حَدِيثِي عَنْهُ قَالَ: بِعَيْنِي النَّبِيُّ ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يَقْرُبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَبْرِئُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَاتَمِهَا ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ تَمَّ أَمْرُهُ اللَّهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ لِقَمِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ لَئِنْ هُوَ قَامَ لَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب اسلام عمرو بن عبسہ] **تشریح:** (۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ (أَوْ الْمُؤْمِنُ) فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو ہاتھوں کے پکڑنے سے کیے تھے۔ جب پاؤں کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں جن کی طرف چل کر گیا تھا حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَسَّتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ (أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ) حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب خروج الخطایا مع الوضوء]

تشریح: اس حدیث کا مضمون بھی پہلی حدیث والا ہے کہ انسان سنت کے مطابق وضو کرے تو ظاہری نفاذ کے ساتھ ساتھ باطنی طہارت بھی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۱۸۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ کہنا ترازو بھر دیتا ہیں۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔ نماز نور ہے (یعنی چہرہ روشن ہونے کا ذریعہ ہے) صدقہ نجات کی دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن مجید قیامت کو تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر شخص روزانہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے وہ (اطاعت کے ذریعے) اسے (جہنم سے) آزاد کر لیتا ہے یا (معصیت کے ذریعے) اسے ہلاک کر دیتا ہے۔“

(۱۸) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الطَّهَوْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ)) (أَوْ تَمْلَأُ) مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ لِمَعْرِفَتِهَا أَوْ مُوْبِقَتِهَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء]

تشریح: اس حدیث سے طہارت کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے کہ وہ آدھا ایمان ہے اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ نیز تسبیح و تحمید، نماز، صدقہ، صبر اور قرآن کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ نماز کے نور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کا چہرہ دنیا و آخرت میں روشن اور پُر رونق ہوگا۔ صدقہ کے برہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن نجات کی دلیل اور ذریعہ بنے گا۔ ”صبر روشنی ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ صابر کو قیامت کے دن روشنی نصیب ہوگی۔ اور ”قرآن مجید کے دلیل ہونے“ کا مطلب یہ ہے کہ اگر قرآن مجید پر عمل کیا اور اس کے حقوق پورے کئے، اس کے حلال کو حلال اور

اس کے حرام کو حرام جانا تو یہ قرآن مجید عمل کرنے والے کے لیے دلیل ہوگا یعنی اس کی شفاعت کرے گا اور اگر اس پر عمل نہ کیا اور اس کے تقاضے پورے نہ کیے تو یہ قرآن ایسے شخص کے خلاف دلیل ہوگا یعنی اس کے خلاف گواہی دے گا۔ حدیث کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کی جان گروی ہے۔ چاہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کر کے اور نیکی کے کام کر کے اس کو آزاد کرالے چاہے گناہ اور نافرمانی کے کام کر کے اس کو ہلاک کر دے۔

وضو کی محافظت کی فضیلت

۱۹۔ حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابو کبشہ سلولی نے بیان کیا اور انہوں نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے سنا وہ (ثوبان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سیدھے راستے پر رہو“ میانہ روی اختیار کرو (نیک) عمل کرتے رہو اور اچھے اعمال اختیار کرو اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہترین عمل نماز کا عمل ہے اور وضو کی محافظت صرف مومن کرتا ہے۔“

فَضْلُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

(۱۹) حَدَّثَنِي حَسَانُ بْنُ عَطِيَّةٍ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَلِدُوا وَكَارِبُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُوا وَاعْمَلُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۸۲۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

تشریح: اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں: (۱) عبادات اور دوسرے نیکی و بھلائی کے کاموں میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔ (۲) عقیدہ توحید کے بعد بہترین عمل نماز ہے۔ (۳) نماز کی طرح وضو کی محافظت بھی ایمان کی دلیل ہے اور محافظت سے مراد سنت کے مطابق وضو کرنا اور ہمیشہ حالت وضو میں رہنے کی کوشش کرنا ہے۔

۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اے بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جو آپ کے نزدیک زیادہ امید والا ہو؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے۔“ انہوں نے عرض کی میرے نزدیک میں نے اس سے زیادہ تو امید افزا عمل کوئی نہیں کیا کہ میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی نماز میرے مقدر میں ہو پڑھ لیتا ہوں۔

(۲۰) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالٍ لَيْلًا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: ((بَلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ ذَكَ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار۔ صحیح مسلم،

کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال]

تشریح: اس حدیث سے بلال رضی اللہ عنہ کا مقام واضح ہوتا ہے کہ وہ زمین پر چلتے تھے اور ان کے پاؤں کی آواز جنت میں سنائی دیتی تھی اور اس کا سبب وضو کی محافظت، نماز تحیۃ الوضو کی ادائیگی ہے۔

فَضْلُ الْوُضُوءِ عِنْدَ النَّوْمِ

با وضوء سونے کی فضیلت

۲۱۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے فرمایا ”جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ لیٹو۔“ پھر یہ دعا پڑھو ”اے اللہ! میں نے اپنا رخ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت رغبت اور خوف کے ساتھ تیری طرف لگائی اور تجھ سے بھاگ کر تیرے سوا کوئی پناہ اور چھٹکارے کی جگہ نہیں میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر ایمان لایا۔“ پھر آپ نے فرمایا اگر تو اس رات مر گیا تو دین فطرت یعنی حق پر مرے گا اور ان کلمات کو آخر میں کہو یعنی پھر بغیر گفتگو کیے سو جاؤ۔“ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعائیں سنائی تو جب میں ﴿أَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ﴾ پر پہنچا تو میں نے دَرَسُوكَ پڑھا تو آپ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

(۲۱) عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَالْجَنَاحَاتِ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ لِاَنْ مُّتْ مِنْ لَيْلِكَ فَكُنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْنِيْ اَخِرَ مَا تَنْتَكِلُمُ بِهِ)) قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ فَلَمَّا بَلَغْتُ: ((اَللّٰهُمَّ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ)) قُلْتُ: وَرَسُولِكَ قَالَ: لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ))

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الدعوات، باب إذا بات طاهر أو فضله]

تشریح: اس حدیث میں با وضوء سونے کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے نیز سوتے وقت اپنے ایمان و اسلام کی تجدید کر لینی چاہیے۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت اور قرآن مجید کی حقانیت اور رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا اقرار و تصدیق کر کے سونا چاہیے۔ نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اذکارِ مسنونہ و ادعیہ کا التزام و اہتمام کرنا چاہیے۔ ان کے علاوہ وارد شدہ اوراد اور وظائف سے اجتناب کیا جائے کیونکہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے دعا سیکھ کر اسی مجلس میں آپ ﷺ کو سناتے وقت جب لفظ ”نبی“ کی جگہ ”رسول“ کا لفظ پڑھا تو آپ نے منع کر دیا۔ حالانکہ ”رسول“ ”نبی“ سے افضل لفظ ہے اور آپ نبی و رسول دونوں صفات سے متصف ہیں۔ لیکن آپ کا مقصد یہ تھا

کہ میں نے بحیثیت معلم و مرشد جو دعا سکھائی ہے اسی کی پابندی کرو کیونکہ اس میں خیر ہے اور اس پر ہی اجر و ثواب موقوف ہے۔

ایک اور فضیلت کا بیان

۲۲۔ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت نماز کی چابی ہے۔ (نماز کا آغاز) اس کی تحریم تکبیر اور (اختتام) تحلیل سلام کہتا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوء۔ (روایت حسن ہے)]

مشقت کے باوجود کامل وضو کرنے کی فضیلت

۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرماتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”تکلیف اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا، مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے“

اور امام مالک کی روایت میں دو مرتبہ ہے ”پس یہی رباط ہے، پس یہی رباط ہے۔“

فَضْلُ آخَرُ

(۲۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ))

فَضْلُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

(۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ))

وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ لَيْسَتِي: ((لَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب إسباغ الوضوء على المكاره]

تشریح: اس حدیث میں مشقت اور تکلیف یعنی سخت گرمی، سردی اور بیماری کے وقت وضو مکمل کرنے اور اس کا ہر طرح خیال رکھنے اور مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور نماز کے انتظار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس کو رباط کہا گیا ہے جس کا مطلب مسلمانوں کی سرحد پر مورچہ بند ہو کر پہرہ دینا ہے تاکہ دشمن حملہ آور نہ ہو سکے۔ نماز کے انتظار کرنے والے کو مورچہ بند کے ساتھ تشبیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی مسلسل عبادت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہو کر اپنے آپ کو اپنے دشمن شیطان سے بچاتا ہے اور گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی اور دخول جنت کی امید رکھتے ہوئے ایسے ہی ہے جیسے محاذ جنگ پر مرابط مورچہ بند ہو کر اپنے گناہوں کی معافی اور شہادت کی توقع رکھتا ہے

یا ان اعمال کو رباط کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اعمال عمل کرنے والے کو گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکتے ہیں۔ (واللہ اعلم)۔

وضو کی وجہ سے چہرے ہاتھ پاؤں روشن ہونے کی

فضیلت

۲۴۔ نعیم بن عبد اللہ مجمر کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا پس انہوں نے اپنا چہرہ دھویا اچھی طرح وضو کیا پھر دایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا پھر بایاں ہاتھ بازو سمیت دھویا۔ پھر بایاں پاؤں سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا۔ پھر بایاں پاؤں پنڈلی سمیت دھویا۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔ پھر فرمایا ”کامل وضو کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ پس تم میں سے جو شخص اپنی یہ روشنی بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور ایسا کرے۔“

فَضْلُ الْغُرَّةِ وَالتَّحْجِيلِ فِي

الْوُضُوءِ

(۲۴) عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ فَاسْتَبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْقَعْدِ ثُمَّ يَدَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي الْقَعْدِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى أَشْرَعَ فِي السَّاقِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ((أَنْتُمْ الْغُرَّةُ الْمُحَجَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ إِبْسَاغِ الْوُضُوءِ لَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرَّتَهُ وَتَحْجِيلَهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء - صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ۔

باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء]

تشریح: اس حدیث سے وضو کی فضیلت واضح ہوتی ہے: غُرَّةٌ اَخَرُ کی جمع ہے جس کے معنی پیشانی کی سفیدی والا گھوڑا۔ مُحَجَّلَيْنِ تحجیل سے ہے جس سے مراد گھوڑے کی ٹانگوں کی سفیدی۔ مطلب یہ ہے جس طرح سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں والا گھوڑا دوسرے تمام گھوڑوں سے ممتاز ہوتا ہے قیامت کے دن اسی طرح امت محمدیہ کے اہل ایمان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے جس کی وجہ سے وہ تمام امتوں سے ممتاز نظر آئیں گے۔ چونکہ یہ امتیاز وضو کی وجہ سے حاصل ہوگا اس لیے وضو کی فضیلت واضح اور عیاں ہے اور اس میں اعضاء وضو کو زیادہ سے زیادہ دھونے کی ترغیب ہے۔

۲۵۔ حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا جبکہ وہ وضوء کر رہے تھے اور وہ ہاتھ دھوتے وقت اپنا

(۲۵) عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ لَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ

ہاتھ بغل تک لے جاتے تھے۔ میں نے کہا ابو ہریرہ! یہ کیسا وضو ہے؟ تو انہوں نے کہا، اے بنی فروخ! تم یہاں ہو اگر مجھے تمہاری موجودگی کا علم ہوتا تو میں ایسا وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے غلیل (ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا ”(جنت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے گا۔“

حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا هَذَا الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ: يَا بَنِي فَرُوحٍ! أَنْتُمْ هَهُنَا؟ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي يَقُولُ: ((تَبْلُغُ الْحِلْيَةَ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء۔ حدیث: ۲۵۰]

۲۶۔ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) قبرستان تشریف لے گئے اور فرمایا ”اے ایمان دار گھر والو! تم پر سلام ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔“ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا ”تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔“ صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ کی امت کے وہ لوگ جو ابھی تک نہیں آئے آپ ان کو کیسے پہچانیں گے۔؟ آپ نے فرمایا ”یہ بتلاؤ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں، خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے نہیں پہچانے گا؟“ صحابہ کرام نے عرض کی، کیوں نہیں! اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ نے فرمایا: ”میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ اس حال میں محشر میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رُو ہوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگوں کو میرے حوض سے ایسے دور کیا جائے جیسے گم شدہ اونٹ دور کیا جاتا ہے۔ میں پکاروں گا ادھر آؤ تو کہا جائے گا انہوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا تھا۔ پس میں کہوں گا ان کے لیے دوری ہو ہلاکت ہو۔“

(۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((الَسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُونَ وَوَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ)) قَالُوا: كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلِي دُهِمَ بِهِمْ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَارِطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لِيَذَّادَنَّ رَجُلًا عَنْ حَوْضِي كَمَا يَذَّادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ قَانَادِيهِمْ أَلَا هَلَمْ لَقِيَالِ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سَحَقًا سَحَقًا))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحصیل۔ حدیث: ۲۳۹]

تشریح: اس حدیث میں طہارت اور وضو کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن اس وجہ سے امت محمدیہ کے افراد کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ بعد میں آنے والی اپنی امت کو اس علامت و نشانی کی وجہ سے پہچانیں گے۔ جن کو آپ نے ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰) کے تحت اپنا بھائی قرار دیا، اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شرف صحابیت کی وجہ سے تمام امت میں امتیاز حاصل ہے۔ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے حوض کوثر کا بیان ہے جس سے آپ قیامت کے دن امت کے متبعین اور کتاب و سنت کے متمسکین کو پانی پلائیں گے اور جس خوش نصیب کو وہاں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نصیب ہو جائے گا، پچاس ہزار سال کے برابر دن میں بھی اس کو دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔ اگرچہ لذت و سرور کے لیے وہ بار بار پیئے گا۔ لیکن اہل بدعت اور رسول اللہ ﷺ کے نافرمان حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔

(۲۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((عُرُوْهُمْ مُحَجَّلُونَ بُلْقَى مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ))

۲۷۔ زید بن حبیش سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ اپنی امت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جن کو آپ نے دیکھا ہی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب الطہارۃ و سننہا، باب ثواب الطہور ۲۸۳ (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ التَّيْمَنِ فِي الْوُضُوءِ وَغَيْرِهِ

(۲۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعِلُهُ التَّيْمَنُ فِي تَتَعَلُّهِ وَتَرَ جُلِّهِ وَطَهْوَرِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ))

وضوء وغیرہ میں دایاں پہلو اختیار کرنے کی فضیلت

۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ”نبی ﷺ کو وضو کرنے، کنگھی کرنے، جوتا پہننے اور تمام امور میں دائیں طرف سے شروع کرنا محبوب و پسندیدہ تھا۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل۔ صحیح

مسلم، کتاب الطہارۃ۔ باب التیمن فی الطہور وغیرہ]

فَضْلُ الشَّهَادَةِ ((الدُّكْرِ)) بَعْدَ الْوُضُوءِ

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

(۲۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّ حَتَّى

۲۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کو چرانے ہماری ذمہ داری تھی پس جب میں اپنی باری پر اونٹ چرا کر شام کے

وقت لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ لوگوں سے مخاطب تھے میں نے آپ سے یہ بات سنی کہ ”جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے اور پوری توجہ و اخلاص سے دو رکعت نماز ادا کر لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ میں نے خوش ہو کر کہا کیا عمدہ بات ہے۔ تو میرے آگے بیٹھے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ آپ اب آئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے قبل یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جو شخص اچھی طرح کامل وضو کر کے کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لیے جنت کے آنکھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔“

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ”جو بھی وضو کرے پھر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء]

تحیۃ الوضو کی فضیلت جب کہ اس میں کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو

۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز نماز فجر کے وقت بلال (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا ”بلال! اسلام لانے کے بعد تمہارا وہ کون سا عمل ہے جس پر تمہیں بخشش کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی ہے“ بلال (رضی اللہ عنہ) نے عرض کی میں نے اس سے زیادہ امید افزا عمل تو کوئی نہیں کیا کہ میں دن رات میں جب بھی وضو کرتا ہوں

بِعَشْرِي فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوئَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بَقْلِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هَذِهِ لِمَاذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ: النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَتَنَظَّرْتُ لِمَاذَا عُمَرُ قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جَنَّتْ آفَاقًا قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبَلِّغُ أَوْ يَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا لُفِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الْقِمَامِيَّةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

باب فَضْلِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَخَاصَّةً بِغَيْرِ وَسْوَةٍ (۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: ((يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ ذَكَ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَطْهَرْ طَهْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ

أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهَوْرِ مَا كُتِبَ
لِي أَنْ أَصَلِّيَ))
تو جتنی اللہ کو منظور ہو نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب التہجد، باب فضل الوضوء باللیل والنہار - صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال]

(۳۱) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ كَانَ
عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا
بِعَشِيٍّ فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا
يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَذْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ ((مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوئَهُ ثُمَّ يَقُومُ
فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلَ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ
وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.....)) الْحَدِيثُ

۳۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کو چرانے ہماری ذمہ داری تھی پس جب میری باری آئی تو میں اونٹ چرا کر شام کے وقت لوٹا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پایا کہ آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو بیان کر رہے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ”جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ و اخلاص سے دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء]

فَضْلُ كَمَالِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ
بَعْدَهُ

(۳۲) عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَبْنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى
كَفَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ ادْخَلَ
يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرُ ثُمَّ
غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ
رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي
هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا
نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۳۲۔ ابن شہاب (زہری) سے روایت ہے کہ انہیں عطاء بن یزید نے خبر دی اور انہیں عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں پھر کھلی کی اور تاکہ میں پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کیا پھر اپنا منہ اور دونوں ہاتھ کہنوں سمیت تین دفعہ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میرے وضو کی طرح اس طرح وضو کیا“ پھر خیالات اور دوسوں سے اجتناب کر کے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تفویج: [صحیح البخاری: کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا]

تشریح: اس حدیث میں بھی نماز تحیۃ الوضوء کی فضیلت ہے کہ کامل وضو کر کے درست نماز کی ادائیگی گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔ لیکن نماز مکمل توجہ اور اخلاص سے پڑھی جائے اور اس میں کسی قسم کے خیالات اور وساوس نہ ہوں یعنی اپنی طرف سے پوری کوشش ہو اگر بغیر عمدہ و ارادے کے خیالات آئیں تو اس سے ان شاء اللہ نقصان نہیں ہوگا۔

۳۳۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ مسجد کے صحن میں تھے اتنے میں مؤذن عصر کی اذان دینے کے لیے آیا۔ تو انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا، پھر فرمایا اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث سنا ہوں اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں تمہیں حدیث نہ سنا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”کوئی مسلمان جب اچھی طرح وضو کرتا اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ اس کے اس نماز اور اس کے بعد والی نماز کے درمیانی وقفہ کے گناہ معاف فرما دیتا ہے“

ایک روایت میں ہے ”اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز پڑھے“
ایک روایت میں ہے۔ عروہ نے بیان کیا وہ آیت یہ ہے ”جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں۔ ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔“

تفویج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلاة عقبہ]

۳۴۔ اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص بیان کرتے ہیں: میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا پس آپ نے پانی منگوا یا کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو مسلمان بھی فرض نماز کے وقت بہترین وضو اور مکمل رکوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے جب تک کہ وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ اور یہ (اللہ کی رحمت) ہمیشہ کے لیے ہے۔“

(۳۳) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ لَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ عِنْدَ الْعَصْرِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ! لَأُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا لَوْ لَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَيُصَلِّيُ صَلَاةً إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا)) وَفِي رَوَايَةٍ: ((فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ))

وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ عُرْوَةُ: الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، إِلَى قَوْلِهِ: (الَّذِينَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)﴾ (البقرة: ۵۹)

(۳۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَا مِنْ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحَضَّرَهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلُهَا مِنْ

الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤْتَ كَبِيرَةٌ وَذَلِكَ اللَّهُمَّ
(کَلَّهْ)

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلوة عقبہ۔ حدیث: ۲۲۸]
تشریح: اس حدیث میں وضو اور نماز کو صحیح آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا بیان ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر ادا شدہ نماز سے گزشتہ تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ البتہ کبیرہ گناہ توبہ یا اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و عنایت سے معاف ہوتے ہیں۔

۳۵۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لایا پس انہوں نے وضو کیا پھر کہا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے ایسی ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا ہیں؟ مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے فرمایا ”جو اس طرح وضو کرے اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب کہ اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔“

(۳۵) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَوْضُوهُ فَتَوَضَّأْتُ مَعَهُ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَحَادِيثَ لَا أَذْرِي مَا هِيَ؟ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلوة عقبہ۔ حدیث: ۲۲۹]
۳۶۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک دن اچھی طرح وضو کیا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بہترین انداز سے وضو کیا پھر فرمایا ”جو اس طرح وضو کرے مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادے سے جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۳۶) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمًا وَضُوءَ حَسَنًا ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ ((مَنْ تَوَضَّأَ هَكَذَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَازُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ غُفِرَ لَهُ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلوة عقبہ۔ حدیث: ۲۳۲]

مساجد بنانے کی فضیلت

فَضْلُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

۳۷۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث..... جس میں ہے کہ..... انہوں نے لوگوں کی باتوں کے متعلق جب رسول اللہ ﷺ کی

(۳۷) حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى

مسجد تعمیر کی فرمایا تم نے بہت باتیں کی ہیں جب کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص نے اللہ کو راضی کرنے کے لیے مسجد بنائی تو اللہ اس کے لیے اسی کی مثل جنت میں گھر بنائے گا۔“

مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بِكَيْرٍ حَسِبْتُ أَنَّ اللَّهَ قَالَ يَتَنَفَّي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ - بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب من بنی مسجدًا - حدیث ۳۵۰]

۳۸۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص نے مسجد بنائی کہ اس میں اللہ کا نام بلند ہو اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔“

(۳۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ فِيهِ اسْمَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد والجماعات، باب من بنی لله مسجدًا - (روایت صحیح ہے)]

۳۹۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے قنطرة پر بندے کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی کم جگہ پر مسجد بنائی اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔“

(۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ كَمَفْخَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْفَرِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب من بنی لله مسجدًا - (روایت صحیح ہے)]
تشریح: ان احادیث میں مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جو شخص نمود و نمائش سے بچتے ہوئے محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے حسب استطاعت مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

مساجد بنانے کی یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ مساجد کو اسلام میں بڑا مقام و اہمیت حاصل ہے کہ یہ عبادات مثلاً پانچ وقت نماز، نماز جمعہ، قیام اللیل، قیام رمضان، عام نوافل، نماز کے انتظار میں بیٹھنا، اعتکاف، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار وغیرہ کی ادائیگی کا ذریعہ ہیں اور اہل اسلام اور ان کی اولاد کی اصلاح و تربیت میں بھی مساجد کا بنیادی کردار ہے۔ نیز مسلمانوں کے اجتماعی معاملات نکاح اور فیصلہ جات وغیرہ کا بھی مسجد کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ الغرض مساجد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور مسلمانوں کے باہمی ربط و ضبط اور اخوت و مودت کا ذریعہ ہیں۔ ان سب امور کے اجر و ثواب میں مساجد کے مخلصین بانی حضرات و خواتین شامل ہونگے۔ (ان شاء اللہ)

۴۰۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے اور اپنے بیٹے علی کو کہا کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث

(۴۰) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا يَنْبَغِي عَلَيَّ أَنْطَلِقًا إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَأَسْمَعَا

سنو۔ وہ دونوں گئے تو وہ ایک دیوار درست کر رہے تھے پس وہ اپنی چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے پھر ہمیں بیان کرنے لگے حتیٰ کہ مسجد کے بنانے کے ذکر پر پہنچے تو کہا کہ مسجد بناتے وقت ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار ؓ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان سے غبار جھاڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اَسُوسُ“ عمار کو باغی گردہ قتل کرے گا۔ وہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہوگا اور وہ اس کو جہنم کی طرف بلاتے ہو گئے“ (یہ سن کر) عمار ؓ نے دعا کی کہ میں فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

مِنْ حَدِيثِهِ فَأَنْطَلَقَا فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصَلِّحُهُ، فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَحَتَبِي، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ لَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبْنَةً لَبْنَةً وَعَمَّارٌ لَبْتَيْنِ لَبْتَيْنِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ فَيَنْقُضُ التَّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ)) قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب التعاون فی بناء المسجد]

تشریح: اس حدیث سے بھی مسجد بنانے کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے عمار ؓ سے رسول اللہ ﷺ نے اتنی محبت فرمائی کہ اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے جسم سے وہ غبار جو ان پر مسجد کی تعمیر کی وجہ سے تھا صاف کیا۔

مسجد کی صفائی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔“

اور فرمایا ”جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی تو میری طرف سے قبول فرما۔“

۴۱۔ ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی فوت ہو گئی / ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ نے کہا وہ تو فوت ہو گیا آپ نے فرمایا ”تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ مجھے اس کی قبر بتلاؤ“ آپ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔“

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے حماد کہتے ہیں میرے خیال میں وہ عورت تھی۔

فَضْلُ نِظَافَةِ وَكُنُسِ الْمَسْجِدِ

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (الحجہ ۳۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي﴾ (آل عمران: ۳۵)

(۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقِمُّ الْمَسْجِدَ لَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: ((أَفَلَا كُنْتُمْ أَذْنَمُونِي بِهِ ذُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرَهَا. فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ حَمَادٌ: وَلَا أَرَاهُ إِلَّا امْرَأَةً

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب کنس المسجد والتقاط الحزق والقذی والعیدان]

(۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ بِقَبْرِ فَقَالَ مَا هَذَا الْقَبْرِ؟ قَالُوا قَبْرُ فُلَانَةٍ قَالَ: ((أَفَلَا أَذْنَتُمُونِي؟)) قَالُوا: كُنْتَ نَائِمًا فَكَبَرْنَا أَنْ نُؤْظِكَ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا فَاذْعُونِي لِحَبَائِزِكُمْ فَصَفَّ عَلَيْهَا فَصَلَّى))

۴۲۔ عبد اللہ بن عامر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا ”یہ کس کی قبر ہے؟“ عرض کی گئی یہ فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ نے فرمایا ”آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟“ عرض کی گئی آپ سو رہے تھے اس لیے ہم نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا ”اے نہ کیا کرو مجھے اپنے جنازوں کی اطلاع دیا کرو پس وہاں صفیں بنائی گئیں اور آپ نے (اس کی قبر پر) نماز جنازہ پڑھی۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۴۴۴۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح: ان آیات و احادیث میں مساجد کو صاف ستھرا رکھنے کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل جد الانبیاء والرسل اور امام الموحدين ابراہیم علیہ السلام کو اپنا گھر صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نیک بندی عمران کی بیوی اور عیسیٰ علیہ السلام کی نانی کی بیت المقدس کی صفائی کے لیے اپنی اولاد کو وقف کرنے کی نذر کا ذکر فرمایا اور ان کی اولاد مریم علیہا السلام کو اس خدمت کے لیے قبول فرمایا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی مسجد کی صفائی اور اس کا خیال رکھنے والوں سے محبت واضح ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مساجد کی صفائی و آبادی کا خیال رکھنے والوں کو اہل ایمان قرار دیا ہے۔

اسی طرح مسجد کی صفائی کرنے والے مرد یا عورت (راوی کو شک ہے) کا آپ نے اتنا خیال رکھا کہ جب وہ کئی دنوں سے نظر نہ آئی اس کی بابت دریافت فرمایا۔ اس کی وفات کا سن کر اپنے صحابہ کرام کو تنبیہ فرمائی کہ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھاتا۔ چنانچہ اس کی قبر پر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کی ان لوگوں سے محبت کا اندازہ ہوتا ہے جو مساجد کی صفائی اور اس کے انتظام و آبادی کا خیال رکھتے ہیں۔

(۴۳) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَيْ فِي الْإِنْسَانِ فَلَائِمًا يَسْتَوْنَ مَفْصِلًا لَعَلَّيْهِ أَنْ يَتَصَلَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذْفِئُهَا وَالشَّيْءُ تَنْجِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرُكْعَتَا

۴۳۔ عبد اللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ بریدہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”انسان کے جسم میں تین سوساٹھ جوڑے ہیں۔ اور انسان پر ہر جوڑے کا صدقہ ادا کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا اللہ کے نبی ﷺ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں بلغم نظر آئے تو اس کو دفن کر دینا اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا اگر ایسا نہ کر سکو تو ضحیٰ (چاشت) کی دو رکعت آپ کو کفایت کر جائیں گی۔“

الضَّحَىٰ تُجْزَىٰ لَكَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الأدب، باب فی إماطة الأذی ۵۲۴۲ (روایت صحیح ہے)]
(۴۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((الْبَصَاقُ)) ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”مَسْجِدٌ مِّمَّكَ نَافِثٌ“ (تھوک) کا دفن کرنا نیکی ہے۔“

تخریج: [طبرانی: ۸۰۹۲ - ۸۰۹۳ - (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے)]
تشریح: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر ۲۸۶ میں اس حدیث کو رائج قرار دیا ہے۔

مصنف نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے کہ اس حدیث کا دارودمدار ابو غالب راوی پر ہے اور اس میں رائج بات اس کا ضعیف ہونا ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں معتد روایت اس سے پہلے والی ہے اگر وہ اس کے معنی میں ہو (واللہ اعلم) روایت کے شواہد موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے مسند أحمد بن حنبل ۱۱۸/۱۹۔
مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تمیز کی جاتی ہیں انہیں ہر قسم کی نجاست و گندگی سے پاک رکھنے کا حکم ہے۔ مسجد میں تھوکر اور بلغم وغیرہ پھینکنا گناہ اور اس کا کفارہ اس کا دفن کرنا ہے جبکہ مسجد مکی ہو۔ ورنہ اس کو صاف و زائل کرے اور اس کی جگہ خوشبو لگانا مستحب ہے۔



فَضْلُ الْاَذَانِ اذان کی فضیلت

کتاب الصلاة

اذان دار الکفر اور دار الاسلام میں فرق کرنے والی علامت ہے۔

هُوَ الْعَلَامَةُ الْمُفَرِّقَةُ بَيْنَ دَارِ الْكُفْرِ وَدَارِ الْإِسْلَامِ

۳۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ طلوع فجر کے وقت دشمنوں پر حملہ کیا کرتے تھے۔ اذان سنتے اگر آواز آ جاتی تو حملہ روک لیتے ورنہ حملہ کر دیتے ایک دفعہ سنا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فطرت پر ہے“ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو جہنم سے آزاد ہے۔“ لوگوں نے دیکھا تو وہ (اذان دینے والا) بکریوں کا چرواہا تھا۔

(۴۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ. فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ. وَإِلَّا أَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)) فَتَنظَرُوا لِإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزَى.

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ما يحقن بالاذان من الدماء - صحيح مسلم، کتاب الصلاة - باب فضل الاذان]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذان اہل اسلام کا شعار و اعلان ہے جس کی وجہ سے ان کے اموال و جانیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سفر و حضر میں اذان کا اہتمام دخول جنت کا سبب ہے۔

اذان شیطان کو بھگا دیتی ہے

الْاَذَانُ يَطْرُدُ الشَّيْطَانَ

۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان نہیں سنتا پس جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے حتیٰ کہ جب تکبیر کہی جاتی ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے پھر جب تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو پھر

(۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأَذُّبَ فَإِذَا قُضِيَ التَّأَذُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ- حَتَّى إِذَا قُضِيَ

آ جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان خیال اور
وسوسے ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر وہ باتیں
یاد کرتا ہے جو اس سے پہلے اسے یاد نہ تھیں حتیٰ کہ آدمی کا حال یہ
ہو جاتا ہے کہ اسے پتہ نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔“
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”جب نماز کے لیے اذان دی
جاتی ہے تو وہ گوز مارتا ہوا تیز تیز دوڑ جاتا ہے۔“

التَّوْبَةُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَنَفْسِهِ يَقُولُ: أَذْكَرُ كَذَا، أَذْكَرُ كَذَا۔ لَمَّا
لَمْ يَكُنْ يَذْكَرُ حَتَّى يَطْلُ الرَّجُلُ لَا يَذْكَرُ
كَمْ صَلَّى))
وَلِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ
وَلَّى وَلَهُ حِصَاصٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأذین۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب
فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه]

تشریح: اس حدیث میں اذان کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ یہ اہل اسلام و اہل ایمان کا شعار اور نماز جیسی عبادت کا
اعلان ہے جس کے سننے کی شیطان اور اہل شیطان تاب نہیں لاسکتے حتیٰ کہ اذان سن کر شیطان کے تیزی سے بھاگنے کی
وجہ سے اس کی ہوا بھی خارج ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز و اذان سے کراہت شیطانی فعل ہے نیز
حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں خشوع و خضوع کا اہتمام ضروری ہے۔

دوران سفر پہاڑوں و بیابانوں میں اکیلا ہونے کے
باوجود اذان کہنے کی فضیلت

فَضْلُ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ وَالْجَبَلِ
وغيرِهِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ

۴۷۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعبہ انصاری
مازنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے خبر دی کہ
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میرے خیال میں تم بکریاں اور
جنگل میں رہنا پسند کرتے ہو۔ ”ہاں جب تم اپنی بکریوں کے
ساتھ ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہو کیونکہ
مؤذن کی آواز کو جن، انسان یا ان کے علاوہ جو بھی سنتا ہے تو
قیامت والے دن وہ اس کے لیے گواہی دے گا“ ابوسعید
رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(۴۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْبَةَ الْأَنْصَارِيِّ
ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْخَدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَ
الْبَادِيَةَ ((فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ فَأَذِّنْ
بِالصَّلَاةِ فَاَرْفَعْ صَوْتَكَ بِالْبَدَاءِ فَإِنَّهُ لَا
يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنًّا وَلَا إِنْسًا
وَلَا شَيْءًا إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء]

تشریح: اس حدیث سے اذان اور مؤذن کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ قیامت کے دن جن و انس کے علاوہ

حیوانات، نباتات اور جمادات بھی اللہ تعالیٰ کی جناب میں مؤذن کی اذان کی شہادت دیں گے۔

۴۸۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارا رب پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہنے والے بکریوں کے چرواہے سے تعجب کرتا ہے۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اذان کہتا ہے اور نماز قائم کرتا ہے مجھ سے ڈرتا ہے تحقیق میں نے اپنے بندے کو معاف فرما کر جنت میں داخل کر دیا۔“

www.KitaboSunnat.com

(۴۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((يُعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَطِئَةٍ بِجَلَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيَقِيحُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب صلاة السفر۔ باب الأذان فی السفر۔ (روایت صحیح ہے)]

تشریح: اس حدیث میں پہاڑوں پر اذان کہنے والے مؤذن کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس کے اذان کہنے اور نماز پڑھنے سے اس کو بخش دیا جاتا ہے اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔

اذان کہنے کے مسئلہ پر تازعہ کے وقت قرعہ اندازی

الْقُرْعَةُ عَلَى الْأَذَانِ عِنْدَ التَّشَاوُجِ عَلَيْهِ

۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر لوگ اذان کہنے اور پہلی صف کی فضیلت جان لیں پھر وہ اس پر قرعہ اندازی کے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں تو یقیناً اس پر قرعہ اندازی کریں اور اگر وہ اول وقت کی فضیلت جان لیں تو اس کی طرف ضرور سبقت کریں اور اگر وہ عشاء اور فجر کی فضیلت جان لیں تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔“

(۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ لَا سَتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْغَنَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاستہام فی الأذان۔ صحیح مسلم، کتاب

الصلوة۔ باب تسوية الصفوف]

اذان کی ایک اور فضیلت

فَضْلُ آخَرُ

۵۰۔ طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھا۔ پس اس کے پاس

(۵۰) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَهُ

مؤذن آیا جو ان کو نماز کی طرف بلا رہا تھا پس معاویہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اذان کہنے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے لمبی ہوں گی۔“

الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل الاذان۔ سنن ابن ماجہ۔ أبواب الاذان والسنة فيها، باب فضل الاذان وثواب المؤذنين]

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)) ”جو خیر کی طرف رہنمائی کرے گا تو اس کو بھی اس عمل خیر کرنے والے کی مثل اجر ملے گا۔“

مؤذن بھی چونکہ اذان کے ذریعے خیر کی طرف بلاتا ہے اس لیے وہ اذان سن کر آنے والے تمام نمازیوں کے برابر اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ میدان محشر میں تمام لوگوں میں ممتاز نظر آئے گا۔

بلند آواز سے اذان کہنے کی فضیلت

۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مؤذن کو اذان کہنے کی وجہ سے معاف کر دیا جاتا ہے اور تمام مخلوق اس کے حق میں گواہ ہوگی۔ نماز میں حاضر ہونے والے کو پچیس گنا ثواب ملتا ہے اور دو نمازوں کے درمیانی وقفہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

فَضْلُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ
(۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَ يَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَنَبَاسٍ وَ شَاحِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَ عَشْرُونَ صَلَاةً وَيُغْفَرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (روایت حسن ہے)]

اللہ کی رضا کی خاطر اذان دینے والے کی فضیلت ”جو اپنی اذان پر اجرت نہیں لیتا“

فَضْلُ الْمُؤَذِّنِ الْمُحْتَسِبِ ((الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا))

۵۲۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اور موسیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے رسول! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا ”تم ان کے امام ہو ان میں کمزور لوگوں کا خیال رکھو اور ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کی اجرت نہ لیتا ہو۔“

(۵۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ: ((أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَالتَّيْدُ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب أخذ الأجر علی التأذین۔ (روایت صحیح ہے)]

كُفْلُ مَا يَقُولُهُ الْكَلْبِيُّ يَسْمَعُ صِدْقًا
مِنْ قَلْبِهِ

صدق دل سے اذان کا جواب دینے کی فضیلت

۵۳۔ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب اپنے باپ سے، اپنے دادا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب مؤذن کہے ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔“ تو تم میں سے کوئی جواب میں کہے کہ ”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے“ پھر مؤذن کہے کہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو جواب میں کہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں“ پھر مؤذن کہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں“ تو وہ جواب میں کہے ”میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“ پھر مؤذن کہے ”آؤ نماز کی طرف“ جواب میں کہے ”گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔“ پھر مؤذن کہے ”آؤ کامیابی کی طرف“ جواب میں کہے ”نہیں ہے گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق کے ساتھ“ پھر مؤذن کہے ”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے“ تو جواب میں کہے ”اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔“ پھر مؤذن کہے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو جواب میں کہے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(۵۳) عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل من قال مثل ما یقول المؤذن]

اذان سنتے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت

كُفْلُ الشَّهَادَةِ وَالرِّضَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ
بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ
(۵۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ

۵۴۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ نے فرمایا ”جس نے اذان سننے وقت کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه.....]

اذان سننے کے بعد نبی پر درود پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ سَوَالِ الْوَسِيلَةِ لَهُ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنْ سَمَاعِ الْأَذَانِ

سَمَاعِ الْأَذَانِ

۵۵۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے۔ یہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے گی۔“

(۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ صَلُّوا اللَّهُ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب القول مثل قول المؤذن]

تشریح: اس حدیث میں توجہ سے اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اذان کا جواب مؤذن کے کلمات کا ہی دہرانا ہے سوائے ”حَمِّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَمِّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کے کہ اس کا جواب ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔ نیز اذان کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود اور دعائے وسیلہ (آگے آرہی ہے) پڑھنے سے انسان شفاعت رسول ﷺ کا مستحق ہو جاتا ہے بشرطیکہ اس کا خاتمہ توحید پر ہوا ہو۔

صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت و مغفرت جب کہ فرشتوں اور بندوں کی طرف ہو تو اس

کے معنی دعا کرنے کے ہوتے ہیں۔

۵۶۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اذان سن کر یہ کہے: اے اللہ! اس دعوت کا مل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے: تو قیامت والے دن میری شفاعت اس کے لیے حلال یعنی واجب ہو جائے گی۔“

(۵۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا فِي الدُّنْيَا وَعَدَّتْهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء]

تشریح: دعوت سے مراد اذان کے کلمات اور کھل کا مطلب ہے کہ اس میں نقص و کمی نہیں ہے کہ یہ دعوت تمام عقائد کی جامع ہے اور قیامت تک اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔

وسیلہ کا معنی قرب و نزویکی ہے، لیکن اس جگہ مراد جنت کا وہ درجہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وسیلہ کا جو مفہوم عوام اور بعض علماء میں مروج ہے کہ دعا میں کسی بڑی شخصیت مثلاً نبی و رسول یا ولی و بزرگ کا وسیلہ اور واسطہ اور طفیل و صدقہ وغیرہ کہنا یعنی وسیلہ بالذات غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفہوم صحیح ہو تو اذان کا جواب دے کر رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھ کر آپ کے لیے وہ کس کا وسیلہ مانگ رہا ہے؟ کیا آپ سے بھی بڑے مقام و مرتبہ کی حامل کوئی شخصیت ہے؟ یقیناً نہیں۔ تو اس مفہوم کا اعتقاد شرک یا بدعت ہے۔ نیز حدیث نمبر ۶ کی تشریح دیکھئے۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان و اقامت کے درمیان دعا کی فضیلت

۵۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اذان اور اقامت کے درمیان وقفہ میں دعا رو نہیں کی جاتی۔“

(۵۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

فجر کی پہلی اذان کی فضیلت

فَضْلُ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ ((لِلْفَجْرِ))

۵۸۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کو بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ (طلوع سحر سے پہلے) رات کے وقت اذان

(۵۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ

کہتے ہیں تاکہ تہجد پڑھنے والے کو سحری کے لیے واپس کرے اور سونے والے کو تنبیہ کرے اور ایسے نہیں ہے کہ وہ یوں کہے فجر یا صبح ہو گئی۔ پھر آپ نے انگلیوں کے اشارہ سے سمجھایا کہ صبح وہ نہیں کہ روشنی اوپر سے نیچے کی طرف طویل ہو بلکہ صبح تو وہ ہے کہ روشنی دائیں اور بائیں چوڑائی سے پھیلی ہوئی ہو۔“

سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يَنَادِي بِلَيْلٍ يَرْجِعُ لَنَائِمِكُمْ، وَلَيْبَسَةَ نَائِمِكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ. وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقَ، وَطَاطَأَ إِلَى أَسْفَلَ. حَتَّى يَقُولَ: (هَكَذَا)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر]

نماز کے لیے جانے، باجماعت نماز پڑھنے اور نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَصَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

لِلصَّلَاةِ

۵۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا“ اپنے گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بچیں گنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص بہترین وضو کر کے صرف نماز کی نیت سے آتا ہے تو (گھر سے لے کر مسجد میں داخل ہونے تک) ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو وہ نماز میں ہی شمار کیا جاتا ہے اور جب تک اپنی جائے نماز میں با وضو بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا مانگتے رہتے ہیں۔ اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔“ اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ”آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں نماز پڑھنے سے فضیلت رکھتی ہے.....“ آخر حدیث تک۔

(۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَرِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خُمُسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَاتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي. يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُؤْذِ يَحْدِثْ فِيهِ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَضَعُفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في مسجد السوق - صحيح مسلم، کتاب

المساجد، باب فضل صلاة الجماعة]

۶۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”باجتماع نماز ادا کرنا تمہارا نماز پڑھنے سے سائیس گنا افضل ہے۔“

(۶۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَلْدِ بِسِتِّ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة]

۶۱۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”تمام لوگوں سے نماز کے اجر و ثواب کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظار کرنے والا تھا نماز پڑھ کر سو جانے والے سے زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہے۔“

(۶۱) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ))

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر فی جماعة۔ صحیح مسلم، کتاب

المساجد، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد]

۶۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”ایک آدمی تھا جس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اس کے باوجود اس کو اس کی کوئی نماز جماعت سے نہیں چوکتی تھی۔ اس کو کہا گیا یا میں نے کہا ایک گدھا خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی کے وقت اس پر سوار ہو کر آ سکو۔ تو اس نے جواب دیا مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو۔ میں تو چاہتا ہوں کہ میرے لیے گھر سے مسجد کی طرف آنے اور واپس جانے کا ثواب لکھ دیا جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے تیری نیت کے مطابق تیرے لیے یہ سارا اجر و ثواب جمع کر دیا ہے۔ (جس ثواب کی تم نے نیت کی وہ تمہیں مل گیا)۔“

(۶۲) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلًا، لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُعْطِيهِ صَلَاةٌ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَوْفَلْتَ لَهُ: لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرَكْتَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنُورِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((قَدْ جَمَعَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد]

۶۳۔ ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو

(۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ

فرماتے ہوئے سنا کہ: ہمارے گھر مسجد سے دور تھے، ہم نے انہیں بیچ کر مسجد کے قریب گھر لینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روک دیا، پھر فرمایا ”تمہارے لیے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ہے۔“

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ”مسجد کے قریب کئی گھر خالی ہو گئے تو بنو سلمہ قبیلے نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”بنو سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں تم اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔“

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَبِيعَ بَيْوتَنَا فنَقْتَرِبَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَهَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً)) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((حَلَّتِ الْبَقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ)) وَفِي آخِرِهِ: ((يَأْتِي سَلَمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد] ۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے گھر میں طہارت یعنی وضو یا غسل کیا، پھر وہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں گیا تاکہ وہ اللہ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرے تو اس کے قدم اس طرح شمار ہوں گے کہ ایک قدم ایک گناہ کو مٹائے گا اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کرے گا۔“

(۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بَيْوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ، كَانَتْ خُطْوَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً، وَالْأُخْرَى تَرْكَعُ دَرَجَةً))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلى الصلوة تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات]

۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے۔ جب بھی وہ صبح یا شام کو جائے۔“

(۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل من عدا إلى المسجد و من راح - و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلى الصلاة تمحی به الخطایا و ترفع به الدرجات] ۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت، ”مشقت کے باوجود کامل وضو

(۶۶) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ السَّابِقُ فِي بَابِ

کُضِلَ الْوُضُوءُ عَلَى الْمَكَارِهِ وَفِيهِ: کرنے کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جس کی وجہ سے اللہ گناہ معاف فرماتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور ان میں آپ نے مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب إسباغ الوضوء على المكاره]

تشریح: اس باب کی احادیث میں (جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے) نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے اور باجماعت نماز ادا کرنے اور جماعت کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ انسان جب مسجد کی طرف نماز ادا کرنے کی نیت سے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے جنت میں اس کی مہمانی تیار کر دیتا ہے اور اس کے قدموں میں سے ایک پر گناہ کی معافی اور دوسرے پر درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو اس کی ترغیب دیتے تھے کہ مساجد کی طرف چل کر جائیں اور آئیں تاکہ تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جائیں اور تم اس پر اجر و ثواب کے مستحق بنو۔

نیز اس باب کی احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ستائیس گنا بیان کی گئی ہے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں انتظار کی بڑی فضیلت ہے کہ ایسے آدمی کے لیے فرشتے مغفرت و رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔

فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ
اندھیرے میں نماز کی ادائیگی کے لیے جانے کی فضیلت

(۶۷) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
۶۷۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن مکمل روشنی کی خوشخبری سنادو۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلم - (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

تشریح: اس حدیث میں عشاء اور فجر کی نمازوں میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن کامل روشنی ملنے کی بشارت دی گئی ہے۔ جس سے وہ پہلے صراط اور دوسرے مراحل آسانی سے طے کر لیں گے۔

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَدْفَعُ الْوَسْوَاسَ وَ تَحْفَظُ مِنَ الشَّيْطَانِ
باجماعت نماز شیطان سے حفاظت اور اس کے وسوسوں کو دور کرتی ہے

(۶۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
۶۸۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا ”کسی بستی و دیہات میں موجود تین آدمی باجماعت نماز کا اہتمام نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ پس آپ باجماعت نماز کو لازم پکڑیں۔ بھڑیا ریوڑ سے دور اور الگ تھلگ رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔“
راوی زائدہ نے کہا سائب بن حمیش راوی نے الجماعۃ کا معنی باجماعت نماز کیا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((عَامِنَ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا يَذُورُ لَاتَقَامَ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا لَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَمَلَكُوكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبَ الْقَاصِيَةَ)) قَالَ زَائِدَةُ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجماعۃ (روایت حسن ہے)]

باجماعت نماز ہدایت کے طرق میں سے ہے
۶۹۔ حضرت ابوالأحوص روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے دیکھا کہ صرف منافق اور بیمار شخص باجماعت نماز ادا کرنے سے پیچھے رہتا تھا بلکہ مریض بھی کوشش کرتا کہ دو آدمیوں کے سہارے چل کر باجماعت نماز ادا کرے کیونکہ ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے سکھائے اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو وہاں نماز ادا کرنا ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔“

صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
(۶۹) عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ لَوْ عَلِمَ بِفَاقِهِ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لِمَشَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ))

اور ایک روایت میں ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ کل وہ اللہ کو مسلمان ہو کر طے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں سے ان کے لیے اذان دی جائے اس لیے کہ اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم نمازیں گھروں میں ادا کرو گے۔ جیسے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت ترک کر دی تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص خوب اچھی طرح طہارت کا اہتمام

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ((مَنْ سَرَهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّاءَ مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يَنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ ثُمَّ يَعْتَمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا

کرتا ہے پھر ان مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف آتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ کم کر دیتا ہے اور میں نے تو یہ حال دیکھا کہ صرف وہی شخص باجماعت نماز سے پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم ہوتا تھا اور آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا اور اسے صف میں کھڑا کیا جاتا۔“

كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَلَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يَهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدی]

اطمینان اور باوقار طریقہ سے نماز کی طرف آنے

والے کی فضیلت کیونکہ وہ نماز ہی میں ہے

۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے“ اور ایک روایت میں ہے ”جب نماز کھڑی کی جائے تو دوڑ کر مت آؤ بلکہ سکیئت اور وقار سے آؤ جو نماز پا لو تو ادا کر لو اور جو رہ جائے تو پورا کر لو۔ کیونکہ جو نماز کے قصد و ارادہ سے آ رہا ہے وہ نماز ہی میں ہے۔“

فَضْلٌ لِمَنْ يَأْتِي الصَّلَاةَ بِوَقَارٍ وَ

سَكِينَةٍ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ

(۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَوَبَّ لِلصَّلَاةِ وَ فِي رِوَايَةٍ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاتَّوَهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ لِمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ لَهُوَ فِي صَلَاةٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب اتیان الصلاة بوقار و سکیئت]

مسجد میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

۷۱۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”میں اللہ عظمت والے“ اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں“ انہوں نے کہا: کیا یہ کافی ہے؟ میں نے عرض کی ہاں آپ نے فرمایا ”جب یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے اب یہ مجھ سے تمام دن کے لیے محفوظ ہو گیا۔“

فَضْلٌ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

(۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ أَقْطُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ: ((فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ: قَالَ الشَّيْطَانُ حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب فیما یقولہ الرجل عند دخوله المسجد (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْجَمَاعَةِ الْكَثِيرَةِ

۷۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو فرمایا ”فلاں شخص موجود ہے؟“ عرض کیا گیا نہیں تو آپ نے فرمایا ”کیا فلاں شخص حاضر ہے؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں (فرمایا) ”یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقوں پر بہت ثقیل ہیں اور اگر تم ان کا ثواب جان لو تو تمہیں اگر گھٹنوں کے بل بھی آنا پڑے تو تم آؤ۔ نماز کی پہلی صف فرشتوں جیسی ہے۔ اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی طرف جلدی کرو۔ ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے افضل ہے۔ دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جس قدر زیادہ لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی جائے گی تو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔“

(۷۲) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ يَوْمًا الصُّبْحَ فَقَالَ: ((أَشَاهِدُ فَلَانَ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ: ((أَشَاهِدُ فَلَانَ؟)) قَالُوا: لَا. ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا عَلَى الرُّكْبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا لِفَضِيلَتِهِ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَفَرَ لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة (روایت حسن ہے)]

۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اگر تم (یادہ) پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لیے قرعہ اندازی ہوتی۔“

(۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ تَعْلَمُونَ)) ((أَوْ يَعْلَمُونَ)) مَا لِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لَكَانَتْ قُرْعَةً))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها]

۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمیوں کی بہترین صف پہلی ہے اور بدترین صف آخری ہے۔ اور عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بدترین صف پہلی صف ہے۔“

(۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَاهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا. وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَاهَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول منها]

عورت کے چھپ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ تَخْفِي الْمَرْأَةِ بِالصَّلَاةِ

۷۵۔ عبد اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا صحن میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور کمرے کے اندر والے کمرے میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔“

(۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلَاتِهَا فِي مَنْعَدِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشديد في ذالك - (روایت حسن ہے)]

تشریح: اگرچہ عورت کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے لیکن گھر میں افضل ہے۔ پھر صحن سے کمرہ اور کمرے سے اندر والے کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے اور یہ حجاب وستر کی غرض سے ہے لہذا حجاب کے نام پر عورت کا سٹ کر اور زمین سے چٹ کر سجدہ کرنا بے اصل اور خلاف سنت ہے۔

عورت کے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا

۷۶۔ ابو حمید ساعدی ﷺ کی بیوی ام حمید سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو عرض کیا: ”اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا ”مجھے معلوم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہے۔ حالانکہ تیری نماز گھر میں برآمدہ سے افضل اور: آدھ میں نماز صحن سے افضل اور صحن میں نماز اپنی قوم کی مسجد سے افضل اور قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“ تو اس نے اپنے لیے گھر کے آخری اور تاریک کونے میں مسجد بنوا لی تھی۔ وہ وفات تک اسی میں نماز پڑھتی رہی۔“

(۷۶) عَنْ أُمِّ حَمِيدٍ امْرَأَةِ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبُّينَ الصَّلَاةَ مَعِيَ وَصَلَاتِكَ فِي بَيْتِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ وَصَلَاتِكَ فِي حُجْرَتِكَ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكَ فِي دَارِكَ وَصَلَاتِكَ فِي دَارِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ وَصَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ فِي مَسْجِدِي)) قَالَ: فَأَمَرْتُ لِنَبِيِّ لَهَا مَسْجِدًا فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ لَمَّا كَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

تخریج: [مسند أحمد: ۳/۶ - (روایت صحیح ہے)]

(۷۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ۷۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی عورتوں کو مساجد (میں آنے) سے مت روکو البتہ ان کے گھر ان کے لیے افضل ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء إلى المسجد۔ (روایت صحیح ہے)]
تشریح: عورت کی نماز کی ادائیگی کے لیے اسلام نے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے کہ گھر میں نماز افضل ہے۔ البتہ اگر مساجد میں خواتین کے لیے معقول انتظام ہو اور راستہ بھی پُر امن ہو تو نماز جمعہ و جماعت میں اس کو شمولیت کی اجازت ہے تاکہ تعلیم و تربیت سے محروم نہ ہو بشرطیکہ زیب و زینت اور خوشبو لگانے سے مکمل اجتناب کرے۔ البتہ عید گاہ میں مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں خواتین کی حاضری فرض ہے۔

فَضْلُ اسْتِعْمَالِ السَّوَاكِ مسواک کرنے کی فضیلت

(۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (كُلُّ لَوْ لَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ)

۷۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب السواک يوم الجمعة۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب السواک]

تشریح: اس حدیث میں مسواک کی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت فرماتے ہوئے اس کو فرض قرار نہیں دیا لیکن اس کو صفائی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور مسواک نماز کے اجر و ثواب کے اضافہ کا سبب بھی ہے اس لیے ہر مسلمان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا اہتمام کرنا اور معمول بنانا چاہیئے۔

(۷۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ))

۷۹- عبدالرحمن بن ابوعتیق اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ”مسواک منہ کی صفائی اور اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے۔“

تخریج: [سنن النسائي: کتاب الطہارۃ۔ باب الترغيب فی السواک۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ الْإِمَامِ مَعَ الْإِتِمَامِ وَالْإِحْسَانِ مکمل اور خشوع خضوع سے نماز پڑھانے والے امام کی فضیلت

(۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى ۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر درست پڑھائیں گے تو تم کو اس کا اجر و ثواب ملے گا اور ان کو بھی۔ اور اگر نماز میں غلطی کریں گے تو تمہیں تو نماز کا اجر و ثواب ملے گا اور اس غلطی کا وبال ان پر ہو گا۔“

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أخطأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم يتم الإمام و أتم من خلفه]

۸۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے لوگوں کی نماز کی امامت صحیح وقت پر کرائی تو وہ اور اس کے مقتدی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے اور جس نے نماز میں کچھ بھی کمی کی تو اس کا گناہ امام کو ہو گا مقتدیوں کو نہیں۔“

(۸۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتُ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلَعَلِيهِ وَلَا عَلَيْهِمْ))

مسند احمد اور باقی کتابوں کی روایت میں ہے ”جو لوگوں کی نماز کی امامت صحیح وقت پر کرائے تو وہ اور اس کے مقتدی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالْبَائِقِينَ: (مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتُ وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب جماع الإمامة و فضلها۔ (روایت حسن ہے۔ اس کی سند میں انقطاع ہے)]

تشریح: نماز کی امامت کا بہت اجر و ثواب ہے کہ جتنے لوگ اقتداء میں نماز پڑھیں گے امام کو ان سب کے برابر ثواب ملے گا لیکن مقتدیوں کے اجر و ثواب میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اس لیے امام کی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو نماز اول وقت پر پڑھانے کے ساتھ ساتھ نماز کے ارکان، قیام، رکوع، قومہ، سجود، جلسہ، استراحت و تشہد وغیرہ کا مکمل خیال رکھے اور خشوع و خضوع وغیرہ سے نماز پڑھائے۔ ورنہ کمی بیشی کی صورت میں اپنے گناہ کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ (العیاذ باللہ)۔

نماز کی صفوں کو برابر کرنے اور ان میں مل کر کھڑے ہونے کی فضیلت

فَضْلُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَالتَّرَاصُ فِيهَا

۸۲۔ سہاک بن حرب بیان کرتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا

(۸۲) عَنْ سَهَّالِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا

کر رہے ہیں حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ کی بات سمجھ گئے ہیں۔ پھر آپ ایک دن نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف سے اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے۔ تو آپ نے فرمایا ”اللہ کے بندو! تم اپنی صفوں کو ضرور برابر اور سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔“

حَتَّى كَانَمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يَكْبُرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرَهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللَّهِ لَتَسَوَّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيَخَالَفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عند الإقامة۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف وإقامتها]

۸۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صفوں کو برابر اور درست کرنا کمال نماز میں سے ہے۔“ ایک روایت میں ہے ”(صفوں کو سیدھا کرنا) نماز کو قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔“

(۸۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) وَ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عند الإقامة۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف وإقامتها]

۸۴۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا ”یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کو سرکش گھوڑوں کی ڈمروں کی طرح اٹھاتے ہو؟ نماز میں سکون کیا کرو۔“ پھر ایک دن تشریف لائے تو ہمیں مختلف حلقوں میں دیکھا تو فرمایا ”یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہو؟۔“ پھر ایک دن تشریف لائے تو فرمایا ”تم صفیں ایسے کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس بناتے ہیں؟“ ہم نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ”وہ پہلے پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں آپس میں مل کر

(۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَالِيَ أَرَأَيْكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَمَا نَهَى أَذْنَابُ عَيْلِي شُمْسٍ؟)) ((أُسْكِنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَانَا حَلَقًا فَقَالَ: ((مَالِيَ أَرَأَيْكُمْ عِزِينَ؟)) قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) لَفَلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ ((يُسَمُّونَ))

الصُّفُوفِ الْأُولَى وَيَتَرَا صُورًا فِي الصَّفِّ)) کھڑے ہوتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون فی الصلوة]

۸۵۔ انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا ”اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور ان کو ایک دوسرے کے قریب رکھو اور گردنوں کو برابر کرو اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں شیطان کو صفوں کے درمیان شگافوں میں بکری کے بچے کی طرح داخل ہوتے ہوئے دیکھتا ہوں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس باب کی احادیث میں صف بندی کی بڑی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ نماز کی قبولیت کا دار و مدار صفوں کی برابری اور ان کو سیدھا اور درست رکھنے میں ہے۔ لہذا نمازیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں اور کندھے ملا کر اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ گویا وہ چونا گچ دیوار ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی طرح صفیں بناتے ہیں۔ صفوں کے درمیان شگاف اور خلل ہونے سے شیطان کو داخل ہو کر وسوسہ اندازی کا موقع ملتا ہے جس سے نماز خراب ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں باہمی انتشار و افتراق پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باہمی مودت و اخوت میں ایک بڑی اور بنیادی وجہ صف بندی کا اہتمام تھا کہ وہ نمازوں میں پاؤں اور کندھے ملا کر اس طرح کھڑے ہوتے تھے جیسے چونا گچ دیوار ہو۔ آج کل مسلمانوں کے باہمی خلفشار، اختلاف اور بغض و عناد کے اسباب میں ایک بنیادی سبب صفوں کا ٹیڑھا ہونا اور ایک دوسرے سے دور کھڑا ہونا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء صف بندی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے لیے ایک خصوصی دستہ مقرر کیا ہوتا تھا۔

فَضْلٌ وَصَلِ الصُّفُوفِ وَ سَدِّ صفوں کو باہم ملانے اور ان کے شگاف پُر کرنے کی

فضیلت

الْحَلَلِ

۸۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو صف کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا۔“

(۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الصلوة، باب تسوية الصفوف - (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: صف کو ملانے کا مطلب ہے کہ تمام نمازی ایک دوسرے کے ساتھ پاؤں اور کندھے اس طرح ملائیں کہ

صف میں کسی قسم کا خلل اور شکاف نہ رہے۔ اسی طرح پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف شروع نہ کی جائے۔ اور صف کو توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی باہم مل کر کھڑے ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے دور کھڑے ہوں کہ صف میں خلا اور شکاف ہو جائے یا پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف شروع کر دی جائے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صف ملانے والا رسول اللہ ﷺ کی دعائے خیر کا مستحق ہے۔ جو بہت بڑی سعادت ہے اور صف توڑنے والا آپ کی بددعا کا حق دار ہے۔ جو بہت بڑی بدبختی ہے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج کل نمازیوں کی اکثریت اس معاملہ میں غفلت و سستی کا شکار ہے۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ وَالْقُرْبِ مِنْهَا
سُتْرہ کی طرف نماز پڑھنے اور اس کے قریب ہونے کی فضیلت

۸۷۔ سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی سُتْرہ کی طرف نماز پڑھے تو وہ سُتْرہ کے قریب ہو کر کھڑا ہو شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا۔“

(۸۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب الدنو من السترة (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنَعَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي
نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کی فضیلت

۸۸۔ ابو صالح سان روایت کرتے ہیں میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن سُتْرہ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو بنو ابی معیط قبیلہ کا ایک نوجوان ان کے آگے سے گزرنے لگا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا تو نوجوان نے دیکھا کہ گزرنے کا کوئی اور راستہ نہیں تو وہ پھر ان کے آگے سے گزرنے لگا تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ اس کو پیچھے ہٹایا۔ تو وہ نوجوان ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر ناراض ہو گیا اور مروان بن حکم سے ان کی شکایت کی۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نوجوان کے پیچھے مروان کے پاس چلے گئے تو مروان نے پوچھا ابو سعید! آپ کا اپنے بھتیجے سے کیا معاملہ ہوا؟ تو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

(۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّامِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى سُتْرَةٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاحًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى، فَتَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَاكَ إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَالِكٌ وَلَا بِنِ

نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہو اور اگر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اس کو پیچھے دھکیلے (روکے) اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔

أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مریین یدیه]

تشریح: یہ حدیث سترہ کی مشروعیت کی دلیل ہے۔ سترہ (سین پر خیمہ اور تاء ساکن) سے مراد وہ رکاوٹ ہے جو نمازی اپنی سجدہ گاہ کے آگے نصب یا کھڑی کرتا ہے یا مقرر کرتا ہے جیسے دیوار، ستون، نیزہ یا لکڑی وغیرہ۔ تاکہ یہ سترہ نمازی اور اس کے آگے گزرنے والے کے درمیان حائل رہے اور اس کی نماز میں کسی قسم کا خلل و نقص نہ آئے۔ یہ ضروری ہے کیونکہ احادیث میں اس کی بہت تاکید ہے۔ لیکن افسوس! نمازی حضرات کی اکثریت اس کا اہتمام نہیں کرتی اور اگر اہتمام ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اس طرح گزرنے کے گناہ کا احساس اور ڈر نہیں۔ (واللہ المستعان)۔

اونٹ کے پالان کی پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر نمازی کے آگے سترہ رکھنے کی فضیلت

فَضْلُ وَضْعِ مِثْلِ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۸۹۔ موسیٰ بن طلحہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی (نماز میں) اپنے سامنے پالان کے پچھلے حصہ کی اونچائی کے برابر (سترہ) رکھ لے تو وہ نماز پڑھے اور سترہ کے بعد گزرنے والے کی پروا نہ کرے“

(۸۹) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيَصِلْ وَلَا يَبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی]

تشریح: مؤخرہ: سے مراد اونٹ کے پالان کی پچھلے حصہ کی لکڑی ہے جس کے ساتھ سوار ٹیک لگاتا ہے۔ اس کی مقدار تقریباً دو باشت ہوتی ہے۔ الرحل: سے مراد اونٹ کا کجاوہ۔ پالان کا وہ حصہ جو اونٹ کی پشت پر رکھا جاتا ہے۔

تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء استفتاح پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ مَا يُقَالُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

((بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ))

۹۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (نماز کے

(۹۰) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ

(لیے) صف میں داخل ہوا اور اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں تعریف بہت، پاکیزہ بابرکت جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری پڑھ لی تو فرمایا ”آپ میں سے یہ کلمات ادا کرنے والا کون تھا؟“ تو لوگوں نے خاموشی اختیار کی۔ آپ نے (پھر) پوچھا ”آپ میں سے یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟ اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے“ تو ایک آدمی نے کہا میں آیا اور میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے یہ کلمات کہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کو اوپر (اللہ تعالیٰ کے پاس) لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے دیکھا۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب فضل الذكر عند دخول الصلاة]

۹۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ بہت بڑا ہے اور ہر قسم کی بکثرت تعریف اللہ کے لیے ہے اور صبح وشام اللہ کی پاکیزگی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس طرح کے کلمات کہنے والا کون ہے؟“ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ نے فرمایا: ”مجھے تعجب ہوا کہ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے؟“

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے اس وقت سے ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔

الصَّفَّ وَقَدْ حَفَرَهُ النَّفْسُ لَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟)) فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا)) لَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَرَنِي النَّفْسُ لَقُلْتُهَا لَقَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا))

(۹۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكُذًّا؟)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ))

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَمَّا تَرَكْنَهُنَّ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام

والقراءة]

ان کلمات کی فضیلت جو قرآن نہ جاننے والا نماز میں کہتا ہے

۹۲۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا میں قرآن مجید میں سے کچھ بھی یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے ایسے کلمات سکھائیے جو مجھے نماز میں کفایت کر جائیں۔ تو آپ نے فرمایا ”تو کہہ: ہر قسم کی پاکیزگی اللہ کے لیے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت محض اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے جو بلند اور عظیم ہے۔“ آدمی نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو اللہ کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”تو کہہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عافیت اور ہدایت عطا فرما۔ پس جب آدمی (جانے کے لیے) کھڑا ہوا تو آپ نے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اس نے تو اپنا ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر لیا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب ما یجزئ الایمى والاعجمی من القراءة۔ (روایت حسن ہے۔)]

آمین میں فرشتوں کی موافقت کی فضیلت

۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر اس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

فَضْلُ کَلِمَاتٍ تُقَالُ فِی الصَّلَاةِ لِمَنْ لَا یَسْتَطِيعُ اخْتِذَ شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ

(۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَخْذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِمْنِي مَا يَجُزِّي مِنِّي مِنْهُ قَالَ: ((قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) ((الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)) قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، لِمَا لِي؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي)) فَكَلَّمَا قَامَ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَائِدُهُ مِنَ الْخَيْرِ))

فَضْلُ التَّامِّينِ وَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنِ الْمَلَائِكَةِ

(۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ، فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَلَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ”جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ پس ان میں ایک آمین دوسری کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأمین - و صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التسمیع والتحمید والتأمین]

۹۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام غَیْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّینَ کہے تو تم آمین کہو۔ پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ (غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمین]

۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

اور ابن شہاب (امام زہری) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((آمِينَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمین]

۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب قاری (امام) آمین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينَ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التأمین]

مقتدی کی امام کے ساتھ آمین کہنے کی فضیلت

۹۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب امام غَیْرِ الْمُفْضُوبِ عَلَیْہُمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ کہے۔ تو تم آمین کہو۔ کیونکہ ملائکہ آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب جہر الإمام بآمین (۱۳۴/۲)]

آمین اور سلام کی فضیلت

۹۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ”یہودی تم پر سلام اور آمین کہنے پر سب سے زیادہ حسد کرتے ہیں۔“ اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے ”یہودی تم پر اتنا کسی چیز پر حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔“

تخریج: [الأدب المفرد، و سنن ابن ماجہ۔ أبواب إقامة الصلوات۔ باب الجہر بآمین]

تشریح: مندرجہ بالا احادیث میں امام اور مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت اور اس کی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تو اجرِ عملی سے ثابت ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ شریف میں دو سو صحابہ کو دیکھا۔ جب امام ﷺ کہتا تو وہ اونچی آواز سے آمین کہتے تھے۔ (بیہقی: تحفة الاحوذی)

تمام مسلمانوں کو اس سنت پر عمل کرنا چاہیے اس سے چڑ کر حسد کرتے ہوئے یہودیوں کی موافقت نہیں کرنی چاہیے جیسا کہ گزشتہ حدیث میں آمین اور سلام پر حسد کو یہودیوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی دوسری پیاری سنتوں کی طرح اس پیاری سنت پر بھی تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

فَضْلُ تَأْمِينِ الْمَأْمُومِ مَعَ الْإِمَامِ

(۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمُفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

مِنْ فَضْلِ التَّائِمِينَ وَالسَّلَامِ

(۹۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا حَسَدَكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَلُواكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّائِمِينَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: ((مَا حَسَدَتْكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّائِمِينَ))

نماز میں رکوع و سجود کی فضیلت

فَضْلُ الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي
الصَّلَاةِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو (صحابہ کرام) ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔ آپس میں رحمدل ہیں۔ تو انہیں دیکھیے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔ ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔“

۹۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے پوری توجہ اور حضور قلب سے دو رکعت ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَاقْعُوا الْغَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحجہ: ۷۷]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَرَاءِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ [الفتح: ۲۹]

(۹۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ لِيُحْسِنَ وَضُوئَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ مُقْبِلَ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

تفہیم: [صحیح مسلم، کتاب الوضوء، باب القول بعد الوضوء]

رکوع کے بعد ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہنے کی فضیلت

۱۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب امام (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) اللہ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔“ کہے تو تم کہو ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))، ”اے ہمارے رب ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے سزاوار ہے“ پس جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

فَضْلُ مَا يُقَالُ مِنَ الرَّفْعِ بَعْدَ الرَّكُوعِ ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

(۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، لِإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل، اللهم ربنا لك الحمد]

۱۰۱۔ رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو کہا۔ (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) آپ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا۔ (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟“ اس نے کہا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا ”میں نے تیس (۳۰) سے زیادہ فرشتوں کو کلمات لکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔“

(۱۰۱) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ رَأْسُهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ((قَالَ: مَنْ الْمُتَكَلِّمُ؟)) قَالَ: أَنَا قَالَ: ((رَأَيْتَ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل، اللهم ربنا لك الحمد]

نماز کے اوقات

أَوْقَاتُ الصَّلَاةِ

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى وَقْتِهَا

۱۰۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نماز کو وقت پر ادا کرنا“ انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔“ انہوں نے کہا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں آپ نے مجھے بیان فرمائیں۔ اگر میں آپ سے اور پوچھتا تو آپ اور بتاتے۔

(۱۰۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ لَوَاقِدُنِي

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المواقیت، باب فضل الصلوة لوقتها - صحیح مسلم، کتاب

الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال]

۱۰۳۔ ابن شہاب زہری عباد بن زیاد کی حدیث کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے انہیں خبر دی اور انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور موزوں پر سح کے بارے میں حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء

(۱۰۳) حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ حَدِيثِ عَبَادِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَفِيهِ

کیا اور پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کیا۔ پھر آپ تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے ساتھ آیا حتیٰ کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ وہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز کی دو رکعتوں میں سے ایک ادا کر چکے تھے۔ تو آپ نے نماز کی دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی جب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز سے سلام پھیرا تو آپ اٹھ کر نماز مکمل کرنے لگے۔ اس معاملہ نے لوگوں کو پریشان کر دیا اور وہ کثرت سے تسبیح کرنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”تم نے اچھا کیا“ یا فرمایا ”تم نے درست کیا“ انہیں وقت پر نماز ادا کرنا پسند تھا۔

..... ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ قَالَ
الْمُعِيرَةُ: فَاقْبَلْتُ مَعَهُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ
كَلَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى لَهُمْ
فَأَذْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ الرَّكَعَةَ
الْآخِرَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَافْتَرَعَ ذَلِكَ
الْمُسْلِمِينَ فَانْكَثَرُوا التَّسْبِيحَ فَلَمَّا قَضَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ)) أَوْ قَالَ: ((قَدْ
أَصَبْتُمْ)) يَغْطِيهِمْ أَنْ صَلُّوا الصَّلَاةَ
لَوْ قِيَّتَا۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم إذا تأخر الإمام ولم یخافوا مفسدة بالتقدیم]

تشریح: اس باب میں نماز اول وقت میں ادا کرنے کی فضیلت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ لہذا کاروباری یا دوسری مصروفیات کی بناء پر تاخیر سے نماز پڑھنا منع ہے۔ اول وقت نماز جہاد فی سبیل اللہ اور والدین سے حسن سلوک افضل اعمال میں سے ہیں۔ نماز اور بر الوالدین کو جہاد فی سبیل اللہ پر اس لیے مقدم کیا گیا کہ وہ ہر ایک پر اور ہمیشہ لازم ہیں۔ یا اس لیے کہ آپ نے مختلف اوقات میں مخاطبین کی ضروریات و احوال کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف جواب دیئے۔ کبھی ایمان باللہ اور کبھی اول وقت نماز کو اللہ تعالیٰ کا سب سے محبوب عمل قرار دیا اور اس کے بعد محبوب عمل بر الوالدین اور کبھی جہاد فی سبیل اللہ کو قرار دیا۔ تو اس طرح اشخاص و احوال کے مختلف ہونے کی بناء پر آپ کے جوابات مختلف تھے۔ (واللہ اعلم) بہر حال ان سب اعمال کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت محبوب ہونا واضح ہے۔

نماز کے فضائل

۱۰۴۔ مالک بن انس اپنے چچا ابوسہیل بن مالک سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے سنا طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں اہل نجد سے بکھرے ہوئے بالوں والا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس کی گنگناہٹ سنی

مِنْ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

(۱۰۴) حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ
أَبِي سَهْلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمْعَ
طَلْحَةَ بْنَ عَبِيدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ

جاری تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہتا ہے حتیٰ کہ جب قریب آیا تو پتہ چلا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ وہ کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن میں پانچ نمازیں ادا کرتا۔“ اس نے پوچھا کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور نماز بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ”نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی نماز ادا کریں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔“ اس نے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزہ رکھے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ کہنے لگا اس کے علاوہ کوئی اور ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں مگر یہ کہ آپ نفلی صدقات کریں۔“ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس گیا کہ میں ان چیزوں پر کچھ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کامیاب ہو گیا۔ اگر اس نے سچ کہا (اور ثابت قدم رہا)۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الزکوٰۃ من الإسلام]

۱۰۵۔ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ ابوہریرہ سمعی بیان کرتے ہیں انہیں ابویوب انصاری نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ہر نماز اپنے سے پہلے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔“

نَجِدُ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّىٰ ذَنَّا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَصِيَامُ رَمَضَانَ)) قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ)) قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ)) قَالَ فَادْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ))

(۱۰۵) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُمْ السَّمْعِيُّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا يُوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((إِنْ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَائِينَ يَدْيَهِمَا مِنْ خَطِيئَةٍ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/۴۱۳۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

پانچ نمازیں مکمل اور خشوع خضوع کے ساتھ مقررہ

اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

الْخَمْسِ فِي أَوْقَاتِهِنَّ فِي تَمَامٍ وَ

خُشُوعٍ

۱۰۶۔ عبد اللہ صناجی بیان کرتے ہیں کہ ابو محمد نے گمان کیا کہ وتر

(۱۰۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَاجِيِّ قَالَ زَعَمَ

واجب ہے تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو محمد نے جھوٹ بولا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جو شخص ان نمازوں کا اچھی طرح وضو کرے اور ان کو مکمل رکوع اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے تو اس کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو معاف کرے گا اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس کے لیے بخشش کا کوئی وعدہ نہیں۔ اگر چاہے تو اسے معاف کرے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔“

اور ابو داؤد کی روایت ہے کہ ”اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو اسے جنت میں داخل کرے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی المحافظة علی الصلوات۔ و سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب فیمین لم یوتر]

فرض نمازوں اور ان کی محافظت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں۔“

أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ: كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((حَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لَوْفَتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخَشَعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ))

وَلَهُ رِوَايَةٌ لِأَبِي دَاوُدَ أَيْضًا: ((إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ))

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ

وَالْمُحَافَظَةُ عَلَيْهَا

قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنِينَ الصَّالَةِ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ۴۲]

وَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَرْتُمْ أَوْفَارَهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾

[المائدة: ۴۲]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”دن کے دونوں حصوں میں نماز قائم کر اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور ہم نے جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لیے عافیت کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے۔ اور ان کے باپ، داداؤں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ صبر کے بدلے کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس دار آخرت کا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔“ اس آیت سے لے کر اللہ کے اس فرمان تک ”کہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہونگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَدَرَجَاتٌ كَرِيمَةٌ﴾

[الانفال: ۲-۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَدُلْعًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكِ ذِكْرَىٰ لِلَّذِينَ كَرِهُوا﴾

[ہود: ۱۱۴]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَدْعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِن آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۲-۲۴]

وَقَالَ تَعَالَى: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [المؤمنون: ۱-۱۱]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[النور: ۵۶]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہونگے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ﴾

[المعارف: ۳۴-۳۵]

پانچ نمازوں کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔ اسے پڑھیے اور نماز قائم کریں۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔“

فَضْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿أَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾

[العنکبوت: ۴۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے۔“ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ”یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لَا تَقْرَنَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَدُخْلَنَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾

[المائدة: ۱۲]

۱۰۷۔ ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر بہتی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”کیا اس کے بدن پر کوئی میل کچیل رہ جائے گی؟“ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ ان نمازوں کے ذریعے سے گناہ مٹا دیتا ہے۔“

(۱۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يَقِي مِنْ ذَنْبِهِ؟)) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ: ((كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلوٰۃ، باب الصلوات الخمس کفارة۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ۔ باب المشی إلى الصلوٰۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات]

۱۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”پانچوں نمازیں جمعہ جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیانی وقفوں میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔“

(۱۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الخمس کفارة لما بینهن]

۱۰۹۔ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ جمعہ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے اور پانچ نمازیں ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کی (کتاب و سنت کے مطابق) اطاعت کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ راوی کہتا ہے میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تو نے کتنے عرصہ سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا جب میں نے یہ حدیث سنی تو میں اس وقت تیس سال کا تھا۔“

(۱۰۹) حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَقَالَ: ((اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خُمُسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصلاة، باب (ما ذکر) فی فضل الصلاة ۶۱۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

نماز اللہ عزوجل سے سرگوشی ہے

۱۱۰۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھو کے۔“

الصَّلَاةُ مَنَاجَاةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۱۱۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يَنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتَقَلَّنَ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى))

اور شعبہ کی روایت میں ہے ”سامنے اور دائیں طرف نہ تھو کے“ لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھو کے۔“

وَلَمْ يَرْوَاهُ شُعْبَةُ: لَا يَزُكَّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوة - باب المصلی یناجی ربہ عزوجل]
فَضْلُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ
مکمل وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱۱۱۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص نماز کے لیے اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لیے جائے لوگوں کے ساتھ یا جماعت کے ساتھ یا مسجد میں نماز ادا کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

(۱۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَاسْتَبْعَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ لَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ عَفَّرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والصلاة عقبہ]

۱۱۲۔ جامع بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے حمران بن ابان سے اس مسجد میں بشر کے دور خلافت میں ابو بردہ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مکمل وضوء کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو فرض نمازوں کی ادائیگی گزشتہ نمازوں تک کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

(۱۱۲) عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي إِمَارَةِ بَشَرَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَالْصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء والصلاة عقبہ]

وَصِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُغْرِغُ
رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت نماز کی وصیت

۱۱۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کی عام وصیت یہ تھی ”نماز اور غلاموں کا خیال رکھنا۔“

(۱۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَهُوَ يُغْرِغُ بِنَفْسِهِ: ((الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب الوصايا، باب وهل أوصى رسول الله ﷺ - (اپنے شواہد کے ساتھ

صحیح ہے۔]

مصیبت یا پریشانی یا تکلیف کے وقت نماز کے ذریعے
مدد طلب کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، یہ بڑی
(بھاری) چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان کی باتوں
سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔ آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد
بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔“

۱۱۴۔ عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا باپ ایک
سسرالی رشتہ دار کی عیادت کے لیے گئے۔ پس نماز کا وقت ہو گیا
تو انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک لڑکی کو کہا کہ میرے
لیے وضو کا پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں۔ ہم
حیران ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا ”بلال اٹھو (اذان کہو) ہمیں نماز کے ذریعہ راحت اور
آرام پہنچاؤ۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی صلاة العتمة (روایت صحیح ہے۔)]

۱۱۵۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ”جب نبی ﷺ کو کوئی پریشان
کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ (نفل) نماز پڑھتے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلوة، أبواب قیام اللیل۔ باب وقت قیام النبی من اللیل ۱۳۱۹۔

اسنادہ ضعیف۔ محمد بن عبد اللہ الاؤلی مستور، وفی السند اختلاف]

۱۱۶۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”بدر کے دن ہم میں صرف مقداد رضی اللہ
غہر سوار تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا ہم سب سو گئے۔ آپ
ایک درخت کے نیچے صبح تک نماز پڑھتے اور روتے رہے۔“

الْإِسْتِعَانَةُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْبَلَاءِ أَوْ
الضِّيقِ أَوْ الْكُرْبِ أَوْ الشَّدَّةِ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْغَاشِقِينَ﴾

[البقرة: ۴۵]

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ
صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
مِنَ السَّاجِدِينَ﴾ (الحجر: ۹۷-۹۸)
(۱۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ،
قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صَهْرٍ لَنَا مِنَ
الْأَنْصَارِ نَعُوذُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ
لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَا جَارِيَةُ انْتَوِينِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي
أُصَلِّي فَأَسْتَرْجِعَ، قَالَ: فَانْكُرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ،
فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قُمْ يَا بَلَالُ فَأَرْحُضْنَا بِالصَّلَاةِ))

(۱۱۵) عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ إِذَا
حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى

(۱۱۶) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَا
كَانَ فِينَا كَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمُقَدَّادِ وَ
لَقَدْ رَأَيْنَا وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ
تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ))

تخریج: [مسند أحمد: ۱/۱۲۵]

۱۱۔ عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں اور میرا باپ ایک انصاری سرالی رشتہ دار کی عیادت کے لیے گئے۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک لڑکی کو کہا میرے لیے وضو کا پانی لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں۔ ہم حیران ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بلال اٹھو (اذان کہو) ہمیں نماز کے ذریعہ راحت اور آرام پہنچاؤ۔“

(۱۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْفِيَّةٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنِي إِلَى صَهْرَلَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَا جَارِيَّةُ انْتَوْنِي بِوَضُوءٍ لَعَلِّي أَصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ، قَالَ: فَانْكُرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قُمْ يَا بَلالُ فَارْحِنَا بِالصَّلَاةِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی صلاة العتمة ۳۹۸۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ابراہیم نبی علیہ السلام نے تین جھوٹوں کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا دو اللہ کی ذات کے بارے میں تھے۔“ ایک ان کا کہنا کہ ”میں بیمار ہوں۔“ دوسرا ان کا کہنا کہ ”اس بڑے بت نے بتوں کو توڑا ہے۔“ اور ایک اپنی بیوی سارہ کے بارے میں تھا کہ وہ اپنی بیوی سارہ کے ساتھ ایک ظالم سرکش کے علاقہ میں آئے سارہ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھی تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ سارہ سے کہا کہ اس ظالم کو اگر پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آجائے گا۔ پس اگر وہ آپ سے پوچھے تو اسے بتانا کہ تو میری بہن ہے اور تو میری اسلام کے لحاظ سے اسلامی بہن ہے کیونکہ دنیا میں میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان میرے علم میں نہیں۔ پس جب اس سرکش کی زمین میں داخل ہوئے تو اس سرکش کے کسی اہلکار نے دیکھ لیا تو اس نے جا کر اس سرکش کو بتایا کہ تیرے علاقہ میں ایک عورت آئی ہے وہ تیرے ہی لائق ہے۔ تو اس سرکش نے سارہ کو اپنے پاس منگوا لیا تو ابراہیم علیہ السلام نے (اس شدت کے وقت) نماز شروع کر دی۔ پس

(۱۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ يَنْتَبِهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ)) قَوْلُهُ ((إِنِّي سَقِيمٌ)) وَقَوْلُهُ: ((بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا)) وَوَاحِدَةً فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِيمَ أَرْضِ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّكَ أُمْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكَ فَإِنْ سَأَلَكَ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكَ أُخْتِي فَإِنَّكَ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَنَاهُ فَقَالَ لَهُ: لَقَدْ قَدِمْتَ أَرْضَكَ أُمْرَأَةً لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَارْسَلْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ بِهَا فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ أَنْ

جب سارہ اس سرکش کے پاس آئی تو وہ سرکش اس پر قدرت نہ پا سکا اس کا ہاتھ شدید طور پر بند ہو گیا تو اس نے سارہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے میں تجھے نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پس سارہ نے دعا کی لیکن اس نے دوبارہ پھر ہاتھ ڈالنا چاہا تو اس کا ہاتھ پہلے سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ بند ہو گیا۔ تو سرکش نے پھر دعا کے لیے کہا۔ سارہ نے پھر دعا کی۔ وہ ظالم سہ بارہ ہاتھ ڈالنے لگا تو اس کا ہاتھ پہلے دونوں دفعہ سے زیادہ سختی کے ساتھ بند ہو گیا۔ تو اس نے کہا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کر کہ میرا ہاتھ کھل جائے اللہ ضامن و گواہ ہے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ تو سارہ علیہا السلام نے دعا کی تو اس کا ہاتھ کھل گیا اور اس نے اس کو بلایا جو سارہ کو اس کے پاس لے کر آیا تھا

اس کے لیے کہا کہ تو میرے پاس انسان کی بجائے کوئی شیطان لے کر آیا ہے اس کو میرے علاقہ سے نکال دے اور اس کو باہرہ خدمت کے لیے دے دے۔ پس سارہ واپس آئی تو ابراہیم علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو سارہ علیہا السلام نے جواب دیا کہ بہتر حال ہے اللہ تعالیٰ نے فاجر کے ہاتھ کو روک دیا اور اس نے خدمت کے لیے ایک خادمہ بھی دے دی ہے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابلیس! یہ باہرہ تمہاری ماں ہے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابراہیم الخلیل علیہ السلام]

تشریح: حدیث میں شاہد یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے شدت کے وقت نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی لہذا مشکلات و مصائب میں ہر قسم کی کوشش اور دوڑ دھوپ سے پہلے نماز اور دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

نماز کے مقام و مرتبہ کی تعظیم و فضیلت اور استقبال قبلہ

اور رکوع و سجود کی فضیلت کا بیان

بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَفَبَضَّتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً
فَقَالَ لَهَا: ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا
أَضْرِكَ فَفَعَلْتُ لِعَادَةِ فَبَضَّتْ أَشَدَّ مِنْ
الْقَبْضَةِ الْأُولَى، فَقَالَ لَهَا مِثْلُ ذَلِكَ
فَفَعَلْتُ لِعَادَةِ فَبَضَّتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ۔ فَقَالَ: ادْعِي اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي
فَلِكِ اللَّهُ أَنْ لَا أَضْرِكَ فَفَعَلْتُ وَأُطْلِقْتُ
يَدَهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ إِنَّمَا
اتَّبَعْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ،
فَأَعْرِجْهَا مِنْ أَرْضِي، وَأَعْطِهَا هَاجِرًا
قَالَ: فَأَقْبَلْتُ تَمَشِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا: مَهَيْمُ؟
قَالَتْ: خَيْرًا كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَأَخَذَمَ
خَادِمًا))

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كُنْتُ أُنْكُمُ يَابِتِي مَاءِ
السَّمَاءِ

تَعْظِيمُ قَدْرِ الصَّلَاةِ وَفَضْلُهَا وَ
اسْتِيقْبَالُ الْقِبْلَةِ مَعَ فَضْلِ الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ

۱۱۹۔ ابوالمہدی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز

(۱۱۹) عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ

پڑھتے دیکھا۔ اس نے نماز کو خوب لمبا کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا تم میں سے اس نوجوان کو کون جانتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر میں اسے جانتا ہوتا تو میں اس کو رکوع و سجود زیادہ ادا کرنے کا حکم دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب آدمی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں تو وہ جب بھی رکوع و سجود کرتا ہے تو اس سے گناہ گر جاتے ہیں۔“

تخریج: [الحلیۃ للحافظ أبی نعیم الأصبہانی: ۹۹/۶ - ۱۰۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۰۔ زید بن سلام سے روایت ہے کہ انہیں ابوسلام نے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا..... اس میں یہ بات بھی تھی کہ ”اللہ تم کو نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت دیکھو۔ کیونکہ اللہ اپنے چہرے کو بندے کے چہرے پر مرکوز رکھتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔“

لَقَدْ يَصَلِّيْ لَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ وَأُظْهِبَ فِيهَا لَقَالَ: أَيُّكُمْ يَعْرِفُ هَذَا؟ لَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَعْرِفُهُ، لَقَالَ: أَمَّا إِنِّي لَوْ عَرَفْتُهُ لَأَمَرْتُهُ أَنْ يُخَيِّرَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ أُتِيَ بِذُنُوبِهِ كُلِّهَا فَوُضِعَتْ عَلَى عَاتِقَيْهِ فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ تَسَاقَطَتْ عَنْهُ))

(۱۲۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ الْحَدِيثُ وَفِيهِ: ((وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَاكُمْ يَلْتَفِتُ)) الْحَدِيثُ

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الأمثال، باب ماجاء فی مثل الصلاة والصيام والصدقة ۲۸۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

نماز فجر اور نماز عصر باجماعت پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ فِي

جَمَاعَةٍ وَغَيْرِهِ

۱۲۱۔ حضرت قیس بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھ کر فرمایا ”تم عنقریب اپنے رب کو

(۱۲۱) حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَقَالَ:

دیکھو گے جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اس (رب تعالیٰ) کے دیکھنے میں تم کو کوئی بھی محسوس نہیں ہوگی پس اگر استطاعت رکھتے ہو کہ تم سے دو نمازیں طلوع شمس وغروب شمس سے قبل (یعنی فجر و عصر) فوت نہ ہوں تو ایسا کرو۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان تلاوت کیا: ”اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے“ اور مسلم شریف کی روایت میں زائد بات یہ ہے ”یعنی عصر اور فجر۔“

((أَمَّا إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تَصُومُونَ- أَوْ لَا تَصُاهُونَ- فَبِئْسَ رُؤْيَاهُ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُلْغَوْا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ: «فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» [طہ: ۱۳۰] وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ زَادَ يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلوٰۃ، باب فضل صلاة الفجر۔ و صحیح مسلم۔

کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما]

(۱۲۲) عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۱۲۲۔ ابو بکر بن ابی موسیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرے گا، جنت میں داخل ہوگا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیات الصلوٰۃ، باب فضل صلاة الفجر۔ و صحیح مسلم۔

کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما]

تشریح: فجر کے ساتھ عصر کو ٹھنڈی تقلیٰ کہا گیا۔ جیسے باپ اور ماں دونوں کو والدین اور چاند و سورج کو القمرین کہا گیا ہے۔ خاص طور پر ان دو نمازوں کا ذکر اور ان کی اہمیت و تاکید کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بارے میں اکثر سستی و غفلت ہو جاتی ہے۔ نماز فجر نیند اور نماز عصر کاروباری مصروفیات کی وجہ سے رہ جاتی ہیں یا لیٹ ہو جاتی ہیں اس لیے ان کی خاص تلقین کی گئی ہے ورنہ نمازیں پوری پانچ فرض ہیں۔ جیسا کہ قرآن و حدیث کی نصوص سے ظاہر و عیاں ہے۔

(۱۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَعَابِدُونَ لِمِائَةٍ مَلَكَةٍ بِاللَّيْلِ وَمَلَكَةٍ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ لِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ الْدِّينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ))

۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں رات اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے بعد باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر رات گزارنے والے فرشتے اوپر چڑھتے ہیں پس وہ (اللہ) ان سے سوال کرتا ہے“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ”ان کا رب ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کے متعلق زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ))۔ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ- كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟

فَيَقُولُونَ تَرَ كُنَّا هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ، وَأَتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ))
 کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیب الصلوٰۃ، باب فضل صلاة العصر۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما]

۱۲۴۔ ابن ابی خالد، مسعر اور بختری بن مختار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عمارہ بن رویہ سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”طلوع شمس وغروب شمس سے پہلے یعنی فجر و عصر کی نماز پابندی سے پڑھنے والا جہنم میں ہرگز نہیں داخل ہو گا۔“ تو اہل بصرہ میں سے ایک آدمی نے انہیں کہا آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اس کو میرے کانوں نے سنا اور اس کو میرے دل نے یاد کر لیا۔

(۱۲۴) عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَ مِسْعَرٍ وَ الْبُخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ سَمِعُوهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا)) يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَ وَعَاهُ قَلْبِي۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد۔ باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیہما]

نماز فجر کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ الْفَجْرِ

۱۲۵۔ انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔ اللہ تم سے اپنی امان کی بابت کسی قسم کی باز پرس نہ کرے پس وہ اس کو پالے اور پھر اس کو جہنم میں اوندھے بل گرا دے۔“

(۱۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكُمْ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ قَبْدَرٍ كَمَا كَيْبَكْتُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة]

تشریح: اس حدیث میں صبح کی نماز کی تاکید و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ اس میں غفلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت باز پرس ہوگی اور نمازی آدمی اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں ہو جاتا ہے تو اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز

کرنا چاہئے اس طرح اس حدیث میں صبح کی نماز پابندی سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو کسی قسم کی تکلیف دینے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔

۱۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اکیلی نماز کے مقابلہ میں باجماعت نماز پچیس درجے افضل ہے۔ اور صبح کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔“ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھو۔ ”اور فجر کا قرآن پڑھنا یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔“ (یعنی اس وقت رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں)

(۱۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ عَلَى صَلَاةِ الْوَاحِدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً، وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ)) يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتُمْ ((وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)) [الإسراء: ۷۸]

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قوله ((إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا))]

نماز عصر کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی۔“
۱۲۷۔ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں غزوہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ ان کفار کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (عصر کی نماز) سے مشغول کر دیا۔“ پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان عصر کی نماز ادا کی۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: «حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى» [البقرة: ۲۳۸]
(۱۲۷) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ ((سَقَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا)) ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد۔ باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطیٰ ہی صلاة العصر]

۱۲۸۔ ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شخص نامی جگہ پر نماز عصر پڑھائی تو فرمایا ”یہ نماز آپ سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی (یعنی فرض کی گئی) انہوں نے اس کو ضائع کر دیا۔ پس جس نے اس نماز کی حفاظت کی اس کو دُگنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد شاہد (ستارہ) طلوع ہونے تک اور کوئی نماز نہیں۔“

(۱۲۸) عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْفَقَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عَرَضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَعُوهَا لَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهَا))

مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ
الشَّامِدُ)) (وَالشَّامِدُ النَّجْمُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها]

فَضْلُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ

کرنے کی فضیلت

((الْفَجْرِ)) فِي جَمَاعَةٍ أَوْ غَيْرِهَا

۱۲۹۔ عبدالرحمن بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں داخل ہوئے اور اکیلے ہی بیٹھ گئے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا: میرے پیچھے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا ساری رات نماز پڑھی۔“

(۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ الْمَسْجِدَ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَكَعَدَ وَحَدَّثَهُ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ يَصِفُ اللَّيْلَ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة]
تشریح: حدیث کا مفہوم واضح ہے کہ نماز عشاء اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے کا ثواب ساری رات عبادت کرنے کے برابر ہے۔

۱۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں اور اگر وہ ان کی فضیلت جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ اور تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے۔ پھر میں کسی کو امامت کرانے کا حکم دوں۔ پھر میں آگ کا شعلہ لے کر اس کے بعد نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کو جلاؤں۔“

(۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيَقْرَأَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا يَوْمُ النَّاسِ، ثُمَّ أَخَذَ شُعْلًا مِنْ نَارٍ فَأَحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان، باب فضل العشاء في الجماعة۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها]

تشریح: منافقین پر یہ نمازیں اس طرح بھاری ہوتی ہیں کہ انہوں نے تو صرف دکھلاوے کی نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ان کا مقصد نہیں ہوتا اور عشاء اور فجر میں منافقین کا دکھلاوے والا مقصد پورا نہیں ہوتا اس لیے وہ ان نمازوں میں حاضر ہونے سے جی پڑاتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان نمازوں میں بالخصوص غفلت و کوتاہی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے کہ کہیں ان کی منافقین کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے۔

(۱۳۱) عَنْ أَبِي عَمِيرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَشْهَدُهُمَا مُنَافِقٌ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ))

۱۳۱۔ ابو عمیر بن انس اپنے چچا سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”منافق صبح اور عشاء کی نماز پڑھنے نہیں آتا۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۵۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: ((وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا))

۱۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں ہے کہ ”اگر لوگ عشاء اور صبح کی نماز کی فضیلت جان لیں تو انہیں گھٹنوں کے تل بھی آنا پڑے تو وہ ان میں ضرور آئیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الاستہام فی الأذان - صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف]

فَضْلُ لَزُومِ الْمَسَاجِدِ لَا يَنْتَظَرِ
الصَّلَاةِ الْآخَرَى

دوسری نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

(۱۳۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: ((وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّيُ - يَعْنِي عَلَيْهِ - الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيهِ))

۱۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اور بے وضو نہ ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الصلوة باب الصلوة فی مسجد السوق]

(۱۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ طَوَّفَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسْجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ لَهُ كَمَا تَبَشَّشُ أَهْلَ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ))

۱۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو مسلمان نماز اور ذکر کے لیے مسجد میں بیٹھتا ہے تو اللہ اس پر ایسے خوش ہوتا ہے جیسے اہل غائب اپنے کسی غائب (پچھڑے ہوئے) شخص کے آنے پر خوش ہوتے ہیں۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة ۸۰۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَغْرِبَ۔ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا قَدْ حَفَرَهُ النَّفْسُ، وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: ((ابْشُرُوا هَذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يَبْأِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةُ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيضَةً، وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى))

۱۳۵۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ پس جو لوگ چلے گئے، چلے گئے اور جو بیٹھے رہے، بیٹھے رہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی آئے۔ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور جلدی کی وجہ سے کپڑا گھٹنوں سے اٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ”خوش ہو جاؤ کہ تمہارے رب نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے۔ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے ”میرے بندوں کی طرف دیکھو ایک فریضہ ادا کر چکے ہیں اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد و انتظار الصلاة]

فَضْلٌ مَنْ لَزِمَ الْمَسْجِدَ وَجَلَسَ

فِيهِ لَخَيْرٌ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) [التوبة: ۱۸]

وَقَالَ تَعَالَى: ((فِي بُيُوتٍ أُورَنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيَذْكُرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ کی مسجدوں کی رونق و آبادی تو ان کے حصے میں ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”ان گھروں میں جن کے ادب و احترام کا اور اللہ کا نام وہاں لیے جانے کا حکم ہے وہاں صبح شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ

کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادتی عطا فرمائے۔ اللہ جسے چاہے بے شمار روزیاں دیتا ہے۔“

ذَكَرَ اللَّهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَلِإِتْيَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

[النور: ۳۶-۳۸]

۱۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”سات آدمی ہیں اللہ ان کو قیامت والے دن اپنے سائے تلے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا۔“ ۱۔ انصاف کرنے والا حکمران، ۲۔ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو، ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے ۴۔ وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں اس پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں، ۵۔ وہ آدمی جسے کوئی حسین و جمیل عورت دعوت گناہ دے لیکن وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں، ۶۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے ہائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ۷۔ وہ آدمی جس نے تہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل إخفاء الصدقة]

مومن نماز کے انتظار کی حالت میں بھی نماز میں ہوتا ہے ۱۳۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے نماز عشاء کو آدھی رات تک مؤخر کیا۔ پھر فرمایا ”لوگ نماز ادا کر کے سو چکے ہیں لیکن تم نماز میں ہی تھے جب تک تم اس کا انتظار کرتے رہے۔“

الْمُؤْمِنُ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَهَا
(۱۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى يَصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا))

وَ فِي رِوَايَةٍ ((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَلُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَضَرْتُمُوهَا)) اور ایک روایت میں ہے ”لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم جب تک اس کا انتظار کر رہے تھے نماز ہی میں تھے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب وقت العشاء إلى نصف الليل - و صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلوة و فضل المساجد]

(۱۳۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاةَ الْعَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ: ((خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ)) فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَلُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَضَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْ لَا ضَعُفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخْرَجْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ))

۱۳۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز آدھی رات کے وقت پڑھی۔ آپ نے فرمایا ”سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔“ ہم سب اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ تو آپ نے فرمایا ”لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم نماز کی حالت ہی میں تھے۔ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے اور اگر کمزوری کی کمزوری اور بیمار کی بیماری نہ ہوتی تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلوة، باب وقت العشاء الآخرة ۴۲۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

نماز کے بعد نماز کے انتظار کی فضیلت

۱۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹا دیتا ہے اور درجے بلند فرما دیتا ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا ”مشقت و ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا۔ مسجد کی طرف زیادہ قدم چلنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا۔ پس یہی رباط ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”پس یہی رباط ہے“ پس یہی رباط ہے۔“

مِنْ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ (۱۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا أَدْلِكُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضْوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ))

وَ فِي رِوَايَةٍ ((فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ))

نوٹ: یہ روایت باب ”مشقت کے باوجود کامل وضو کرنے کی فضیلت“ میں بھی گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۲۳۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب إسباغ الوضوء علی المکارہ]

(۱۴۰) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أْبَعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشَى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَ إِلَيْهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يَصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ))

۱۴۰۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”تمام لوگوں سے نماز کے اجر و ثواب کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے۔ پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے۔ اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے انتظار کرنے والا تھا نماز پڑھ کر سو جانے والے سے زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”نماز امام کے ساتھ باجماعت ادا کرے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر فی جماعة۔ صحیح مسلم،

کتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد]

جمعہ کے دن کی فضیلت

فَضْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۴۱۔ ابو حازم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ربیع بن حراش حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ المبارک سے بھوکا دیا۔ یہود کے لیے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن مقرر کیا گیا۔ پس اللہ ہمیں لایا اور اللہ نے ہم کو جمعہ کے دن کی طرف ہدایت دی۔ پس جمعہ ہفتہ اور اتوار بنا دیا اور اسی طرح وہ قیامت کے دن بھی ہمارے بعد ہوں گے۔ ہم دنیا میں سب سے آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ جن کا سب مخلوق سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا۔“

(۱۴۱) عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَصَلَّ اللَّهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللَّهُ بِنَا فَهَدَانَا اللَّهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَكَذَلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ الْأَخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة]

۱۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی

(۱۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ
وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي
يَوْمِ الْجُمُعَةِ))

میں آدم (ﷺ) پیدا کیے گئے وہ اسی میں جنت میں داخل کیے گئے
اور اسی میں ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ ہی کے دن کو
قائم ہوگی۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة]

تشریح: اس حدیث میں جمعہ المبارک کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے امور اسی دن میں سر
انجام دیئے۔ آدم (ﷺ) کے جنت سے نکلنے میں ظاہری فضیلت کی بجائے اس پر مرتب ہونے والے امور، دنیا کی آبادی،
اللہ تعالیٰ کی صفات و قوت کاملہ کا ظہور، انبیاء و رسل علیہم السلام کی بعثت اور کتب کا نزول اور خلافت انسانی کا استحقاق
وغیرہ امور میں فضیلت و اہمیت ہے۔

(۱۴۳) عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ
أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَ فِيهِ
قُبُضَ، وَ فِيهِ النَّفْخَةُ، وَ فِيهِ الصَّعْقَةُ، فَإِنَّ
صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ)) قَالَ: قَالُوا:
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! وَ
كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أُرْمَتْ؟
قَالَ يَقُولُونَ بَلَيْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ))

۱۴۳۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”تمہارے دنوں میں سے سب سے افضل دن جمعہ کا دن
ہے۔ اسی میں آدم (ﷺ) کو پیدا کیا گیا‘ اسی میں ان کی وفات
ہوئی۔ اسی میں ”نفخہ“ اور ”صعقہ“ ہو گئے۔ پس اس دن
مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا
ہے۔“ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ پر
کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ پس
آپ نے فرمایا۔ ”اللہ نے انبیاء کے اجساد زمین پر حرام کر دیئے
ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلوة، باب فضل يوم الجمعة و ليلة الجمعة۔ (روایت اپنے شواہد کے
ساتھ صحیح ہے۔)]

تشریح: ”النفخہ“ اور ”الصعقہ“ قیامت کو پیش آنے والے امور یعنی جب اسرافیل (ﷺ) اللہ کے حکم سے صور
(قرن) میں پھونکیں گے اور تمام مخلوق گھبراہٹ کا شکار ہو کر فنا ہو جائے گی۔ درود شریف کثرت سے پڑھنا خاص طور پر
جمعہ المبارک کے دن محسن انسانیت رسول اللہ ﷺ کے اس احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہے جو آپ نے ہم پر کیا کہ
اپنی جان کو مصائب و آلام میں ڈال کر، مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے، حرص و طمع کی پروا نہ کرتے ہوئے اور خوف و
رعب کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہمارے لیے ایک بہترین دینی شاہراہ چھوڑ کر گئے کہ جس پر چل کر ہم دنیا و آخرت کی
سعادتوں کے مستحق بن سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر درود پیش ہونے کا تعلق امور برزخ سے ہے اور برزخ کے امور

ایمان بالغیب کی قسم سے ہیں جن کی حقیقت و کیفیت سے تعرض کیے بغیر ان پر صرف ایمان لانا فرض و واجب ہے۔ قبر میں انبیاء و رسل کے اجسام کے سوا تمام اجسام مٹی ہو جاتے ہیں لیکن انبیاء کے اجسام مٹی نہیں ہوتے باقی کسی کے جسم کی گارنٹی نہیں۔ ہو سکتا ہے محفوظ رہیں یا نہ رہیں۔ اجساد انبیاء علیہم السلام کے محفوظ رہنے کا مطلب ان کی دنیاوی زندگی کی طرح زندگی نہیں بلکہ تمام انسانوں کی طرح وہ بھی فوت ہو چکے ہیں اور ان کو موت آ چکی ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے بھی روح انور پرواز کر چکی ہے اور آپ کو غسل و کفن دے کر دفن دیا گیا اور آپ کی قبر مبارک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاَنَّهُمْ مَّيِّتُونَ﴾ ”یقیناً خود آپ بھی مرنے والے ہیں اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔“ (الزمر: ۳۰)

یہی وجہ ہے کہ جب آپ کی موت کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مجمع میں خطبہ ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم میں سے جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا اور ان کو اپنا معبود جانتا تھا تو بے شک محمد (ﷺ) وفات پا گئے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ و موجود ہیں جس کو موت نہیں آئے گی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ اَنْتُمْ عَلَىٰ اَعْقَابِكُمْ وَاَنْتُمْ عَلَىٰ عَرْشِ اللَّهِ فَلَنْ يَحْضُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَّ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران: ۱۴۴)

”محمد (ﷺ) ایک رسول ہی ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں کیا اگر وہ مرجائیں یا شہید ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل اسلام سے پھر جاؤ گے اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھر جائے تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا عنقریب اللہ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔“

یہ خطبہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! اللہ آپ کو زندگی دے، ہم قرآن کی اس آیت کو تو بھول ہی چکے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب وفات نبی ﷺ)۔

لہذا وفات رسول ﷺ کے بارہ میں کتاب و سنت کے دلائل اور اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے برعکس قبر میں آپ کی دنیا کی زندگی جیسی زندگی کا اعتقاد رکھنا یا سمجھنا کہ ایک لمحہ کے لیے موت آئی تھی اور وصال فرما گئے اور پردہ فرما گئے وغیرہ الفاظ بولنا یا اعتقاد رکھنا غلط اور صحیح عقیدہ کے خلاف ہے۔

فَضْلُ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَالرَّوَّاحِ إِلَى
الْجُمُعَةِ وَالْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ
وَعَتْرِهِ

غسل جمعہ اور جمعہ ادا کرنے کے لیے جانے اور خطبہ جمعہ کے دوران خاموشی اختیار کرنے اور شور و لغو وغیرہ ترک کرنے کی فضیلت

۱۴۴- سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا

(۱۴۴) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ

”جو شخص جمعہ المبارک کے دن غسل کرے اپنی طاقت کے مطابق پاکیزگی حاصل کرے۔ تیل لگائے یا خوشبو استعمال کرے پھر جمعہ المبارک ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلے اور مسجد میں بیٹھنے کے لیے دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے) پھر جو مقدر میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطَّهْرِ وَيَلْبَسُ مِنْ دُھْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ الثَّانِي، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الدھن للجمعة]

تشریح: اس حدیث میں جمعہ المبارک ادا کرنے کی فضیلت و اہمیت اور اس کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ جمعہ کے دن حسب استطاعت مکمل صفائی و طہارت اور پاکیزگی اختیار کی جائے اور تیل و خوشبو استعمال کی جائے تاکہ زیادہ اجتماع کی وجہ سے ایک دوسرے سے بدبو نہ آئے۔ اور جمعہ المبارک ادا کرنے کے لیے جلد مسجد میں جانا چاہئے اور مسجد میں جا کر دوسرے احباب کا مکمل احترام اور لحاظ رکھے لوگوں کی گردنیں پھلانگے نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی کوشش کرے اور خطبہ جمعہ المبارک خاموشی اور پوری توجہ سے سنے۔ ان آداب کا خیال رکھنے والا حدیث میں مذکورہ فضیلت کا مستحق ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

۱۳۵ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے جمعہ والے دن غسل جنابت کی مانند خوب اچھی طرح غسل کیا پھر نماز جمعہ کے لیے پہلی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا۔“ اور موطا امام مالک میں زائد بات یہ ہے کہ ”پہلی گھڑی میں“ ”اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے سینکڑوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک مرغی کا صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا تو اس نے گویا ایک اٹھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پس جب امام خطبہ کے لیے آجائے تو فرشتے مسجد کے اندر حاضر ہو کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔“

(۱۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مِمَّا قَرَّبَ بَدَنَةً)) وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ زَادَ فِيهِ ((فِي السَّاعَةِ الْأُولَى)) ((وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مِمَّا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مِمَّا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مِمَّا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مِمَّا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الدُّعَاءَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الجمعة - صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواک يوم الجمعة]

تشریح: اس حدیث میں نماز جمعہ ادا کرنے اور خطبہ سننے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ نماز جمعہ ادا کرنے والوں کے نام فرشتے درج کرتے ہیں اور خطبہ شروع ہونے پر جلدی آنے والا زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور تاخیر سے شامل ہونے کا ثواب تاخیر کے مطابق کم ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد آنے والے کا نام رجسٹر میں درج ہی نہیں ہوتا۔ اور خطبہ جمعہ کی اتنی اہمیت ہے کہ اس میں فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا يَلْفُظُ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ لَافِئَةً فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمِثْلُ الْمُهَجَّرِ كَمِثْلِ الْإِدْيِ يَهْدِي بَلَدًا))
الْحَدِيثُ لَفْظُ مُسْلِمٍ
وَرَأَى ابْنُ مَاجَةَ: ((لَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّمَا يَجِيءُ بِحَقِّي إِلَى الصَّلَاةِ))

۱۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں جو جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں یعنی جو پہلے آیا اس کا پہلے (پھر بعد میں آنے والے کا اسی طرح سب کے نام لکھے جاتے ہیں) جب امام خطبہ کے لیے بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اندراج کے رجسٹر لیٹ کر خطبہ سننے میں جلدی آنے والا ایسے ہے جیسے اس نے اونٹنی کی قربانی پیش کی“ (باقی حدیث اس سے پہلی والی حدیث کی طرح ہے۔)

ابن ماجہ میں ہے ”جو اس کے بعد آیا تو وہ صرف نماز کے لیے آیا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجير يوم الجمعة - سنن ابن ماجہ: أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء في التهجير إلى الجمعة]

وَمِنْ فَضْلِ السَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ
وَالْتَّكْبِيرِ إِلَيْهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑنے کا مطلب ہے کہ قصد و ارادہ کرو اور جمعہ کی طرف جانے کا اہتمام کرو یہ مطلب نہیں کہ تیز چل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (الجمعة: ۹)

وَمَعْنَى فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ: أَيِ اقْصِدُوا وَاعْمَدُوا وَاهْتَمُّوا فِي سَعْيِكُمْ إِلَيْهَا وَاتَّس

کر یا دوڑ کر جاؤ بلکہ ”السعی“ کا معنی اہتمام کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کی ہوئی چاہیے وہ کرتا بھی رہے۔“

۱۳۷۔ اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح غسل کیا پھر جمعہ کے لیے جلدی پیدل چل کر گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنا اور لغو و بے ہودگی سے بچا تو اسے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملے گا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الطہارۃ، باب فی الغسل للجمعة۔ (روایت حسن ہے۔)]

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت

۱۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ”ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ وہ ہر ہفتے میں ایک دفعہ خوب اچھی طرح غسل کرے جس میں اپنا سر اور باقی بدن دھوئے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواک يوم الجمعة۔ و صحیح البخاری۔

کتاب الجمعة۔ باب هل علی من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم]

۱۳۹۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم۔ و صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب الغسل يوم الجمعة علی کل بالغ من الرجال]

جمعہ کے دن غسل کرنا فضیلت ہے، فرض نہیں

۱۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

الْمُرَادُ بِالسَّعْيِ هُنَا الْمَشْيُ السَّرِيعُ وَإِنَّمَا هُوَ الْإِهْتِمَامُ بِهَا كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا﴾ [بنی اسرائیل: ۹] (۱۴۷) حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاعْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَرَ وَابْتَكَّرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))

وَمِنْ فَضْلِ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

(۱۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ))

(۱۴۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

(۱۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

فرمایا: ”جس شخص نے غسل کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور جو اس کے مقدّر میں تھا اتنی نماز پڑھی پھر خاموشی سے پورا خطبہ سنا پھر امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کی اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّى مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ انْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة۔ ۸۵۷]

۱۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے خوب اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور توجہ سے خطبہ سنا اور خاموشی اختیار کی تو اس کے ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ننگریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا۔“

(۱۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة۔ ۸۵۷]

تشریح: گزشتہ احادیث میں جمعہ المبارک کے دن غسل کی بجائے صرف وضو کا ذکر ہے معلوم ہوا غسل فرض نہیں اور وضو اچھے طریقہ سے کرنے کا مطلب کتاب وسنت کے مطابق وضو کرنا ہے اس میں اسراف نہ ہو اور کوئی عضو تین مرتبہ سے زیادہ نہ دھویا جائے۔ بلا ضرورت پانی استعمال نہ کیا جائے اور کسی عضو کی کوئی جگہ خشک نہ رہے وضو گھر سے کر کے آنا باعث اجر و ثواب ہے۔ خطبہ خاموشی و توجہ سے سنا چاہیے کیونکہ خطبہ نماز کی طرح دو رکعت کے قائم مقام ہے۔ لہذا اس میں ننگوں، ننگریوں یا کسی دوسرے کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ لغو اور بے فائدہ کام ہے اور آداب خطبہ کے منافی اور باعث گناہ ہے۔

۱۵۲۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق کے کچھ لوگ آئے تو انہوں نے کہا: ”ابن عباس رضی اللہ عنہ! کیا آپ غسل جمعہ کو واجب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ غسل کرنے والے کے لیے بہتر اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر غسل واجب نہیں۔ میں تمہیں غسل کی ابتداء اور مشروعیت کی وجہ اور سبب بیان کرتا ہوں؟ لوگ مزدور پیشہ تھے اون وغیرہ کا لباس پہنتے تھے مسجد تنگ تھی اور اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں والی زیادہ اونچی نہیں تھی پس ایک دن رسول اللہ ﷺ سخت گرمی کے دن

(۱۵۲) عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا وَقَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ، وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ، وَ مَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ، وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ؟ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ، وَكَانَ يُجِئُهُمْ ضَيْقًا مَقَابِلَ السَّقْفِ

تشریف لائے تو لوگ اس اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے حتیٰ کہ ان سے ہر طرف بو پھیل چکی تھی اور لوگ ایک دوسرے سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ پس جب آپ نے یہ لمحوں کی تو فرمایا ”لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کیا کرو اور جو بہترین تیل و خوشبو میسر ہو تو اسے استعمال کرو۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر مسلمانوں میں بہتری و خوشحالی آ گئی اون کی جگہ اچھے لباس استعمال ہونے لگے اور خود کام کاج بھی نہیں کرنا پڑتا تھا مسجد بھی وسیع و عریض ہو گئی اور پسینہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو محسوس ہونے والی تکلیف بھی جاتی رہی۔“

إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوفِ حَتَّى تَارَتْ مِنْهُمْ رِيَّاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ: ((أَيْهَا النَّاسُ، إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاعْتَسِلُوا، وَلْتَمَسَّ أَحَدُكُمْ الْفَضْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِبِّهِ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ، وَلَبَسُوا غَيْرَ الصُّوفِ، وَكَفُوا الْعَمَلَ، وَوَسَّعَ مَسْجِدَهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِينَ كَانَ يُؤْذَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة - (روایت حسن ہے۔)]
تشریح: جمعہ المبارک کے دن حتی الوسع غسل کا اہتمام کرنا چاہیے باب کی احادیث اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وضاحت کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ اگر باوجود کوشش کے نامساعد حالات کی بناء پر غسل نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)
(۱۵۳) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَوَضَّأَ (يَوْمَ الْجُمُعَةِ) قَبْلِهَا وَنِعَمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرخصة فی ترک الغسل یوم الجمعة - (روایت حسن ہے۔)]
جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو لگانے اور اچھے کپڑے

پہننے کی فضیلت

۱۵۴۔ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو لگائی اور اپنے لباس میں سے سب سے اچھا لباس پہنا اور پھر (جمعہ کے لیے) گھر سے مسجد میں آیا پھر جتنی چاہی نماز پڑھی اور کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں دی پھر امام کے آنے پر نماز کی

بَابُ فِي فَضْلِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَ مَسِّ الطِّيبِ وَ لَبَسِ أَحْسَنِ ثِيَابٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عَنْدهُ وَ لَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَ لَمْ

ادا نیگی تک خاموشی اختیار کی تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔“

اور دوسرے مقام پر روایت ہے ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے صحابی کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ”جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر سکیٹ اور وقار سے چلتے ہوئے جمعہ کی ادا نیگی کے لیے مسجد میں پہنچا (آگے روایت پہلی روایت کی طرح ہے)۔“

يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى))

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ))

تخریج: [مسند أحمد (زوائد عبد الله): ۵/ ۳۲۰۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

تفسیر: حدیث میں جمعہ المبارک کے غسل کی فضیلت، خوشبو لگانے اور اچھے کپڑے پہننے کی فضیلت اور اجر و ثواب کا بیان ہے اور امام کے خطبہ کے لیے آنے سے لے کر نماز کی ادا نیگی تک خاموشی کا مطلب اونچا بولنے اور شور و غل سے اجتناب و پرہیز ہے مکمل خاموشی میں نماز ادا کرتے وقت دل میں پڑھے گا۔ نیز خطبہ سنتے وقت بھی بیان کی مناسبت سے سبحان اللہ، الحمد للہ کہنے درود پڑھنے اور جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ پکڑنے کی اجازت ہے لہذا حدیث میں وارد لفظ انصات کا مفہوم اونچی نہ بولنے اور شور و غل نہ کرنے کے ہیں۔ مکمل خاموشی کے نہیں۔

جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنے کی فضیلت

فَصُلِّ قِرَاءَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۱۵۵۔ ابوسعید خدری رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا ”جس نے جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھی تو اس کے لیے دو دھنوں کے درمیانی مدت میں روشنی ہوگی۔“

(۱۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ))

اور ابوسعید خدری کی مسند داری میں موقوف روایت ہے ”اس کے لیے اس کے اور بیت اللہ کے درمیان روشنی ہو جائے گی۔“ موقوف روایت زیادہ صحیح ہے اور مرفوع روایت کے حکم میں ہے۔

وَعِنْدَ الدَّارِمِيِّ مَوْقُوفًا بِلَفْظٍ: ((أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ)) وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ

تخریج: [المستدرک للحاکم: ۲/ ۳۶۸۔ مسند دارمی: ۲/ ۴۵۳]

مختصر خطبے (مگر یہ کہ طویل خطبہ کی ضرورت ہو) اور لمبی

نماز کی فضیلت

۱۵۶۔ واصل بن حیان بیان کرتے ہیں ابو وائل نے کہا عمار رضی اللہ عنہ نے ہم کو بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا۔ پس جب وہ اترے تو ہم نے کہا، ابوالیقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر سا خطبہ دیا ہے اگر آپ تھوڑا سا لمبا کر لیتے۔ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”نماز لمبی اور خطبہ چھوٹا کرنا آدمی کی سمجھ کی نشانی ہے۔ پس نماز لمبی اور خطبہ چھوٹا کرو۔ اور بعض بیان تو جادو ہے۔

فَضْلُ قُصْرِ الْخُطْبَةِ ((إِلَّا

لِضُرُورَةٍ)) وَطُولِ الصَّلَاةِ

(۱۵۶) عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانَ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ طَوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقُصْرَ خُطْبَتِهِ مَنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلوة والخطبة]

تشریح: خطبہ جمعہ المبارک کے چھوٹے ہونے کا مطلب عام خطبوں سے چھوٹا اور نماز لمبی ہونے کا مطلب عام نمازوں سے لمبی۔ ورنہ آپس میں نسبت مراد نہیں کہ خطبہ نماز سے چھوٹا ہو۔ کیونکہ خطبہ میں آپ اکثر سورہ ق پڑھا کرتے تھے جس کے تین رکوع ہیں اور آپ کی تلاوت بھی ترتیل سے یعنی آہستہ آہستہ ہوتی تھی۔ پھر آپ جہادی لشکر بھی خطبہ کے دوران روانہ کرتے اور جہاد کے لیے چندہ جمع کرتے اور آنے والے سالکین سے تعاون بھی کراتے اور دعائیں کرتے اور نماز دو رکعت ہوتی اور پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ ہوتی۔ اور آپ کے رکوع و سجود کی تسبیحات کا صحابہ کرام نے دس تک اندازہ لگایا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کی یہ نماز آپ کے اس خطبہ سے تو لمبی نہیں ہوا کرتی تھی۔ (واللہ اعلم)

خطبہ حاجت یا تشہد کی فضیلت

فَضْلُ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ ((أَوْ

التَّشَهُّدِ))

۱۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو تو وہ کوڑھی ہاتھ کی طرح ہے (یعنی ناقص ہے)۔“

(۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ لَهَا كَالْيَدِ الْجَدْمَاءِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الخطبة۔ ۴۸۴۱]

تھا اس نے مکہ کے بے وقوف قسم کے لوگوں سے سنا کہ محمد (ﷺ) مجنون ہے۔ اس نے کہا: کاش کہ میں محمد (ﷺ) کو دیکھوں شاید اللہ تعالیٰ اس کو میرے ہاتھوں سے شفا بخش دے وہ رسول اللہ (ﷺ) سے ملا پس آپ سے کہنے لگا اے محمد (ﷺ) میں جنون وغیرہ کا دم کرتا ہوں۔ اللہ جس کو چاہتا ہے میرے ہاتھوں سے شفا دے دیتا ہے۔ تو کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو دم کروں؟ تو رسول اللہ (ﷺ) نے خطبہ حاجت پڑھا۔ ”اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ سے عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ تک (جو گزشتہ حدیث میں گزرا ہے)“ ضاد نے سن کر کہا کہ آپ اپنا یہ کلام مجھ پر دوبارہ پڑھیں۔ آپ نے ان کلمات کو اس پر تین مرتبہ دہرایا۔ تو اس نے کہا میں نے کاتبوں جادو گروں اور شعراء کا کلام سنا ہے میں نے ایسے کلمات نہیں سنے۔ یہ تو سمندر کے وسط تک جا پہنچے ہیں۔ پھر ضاد نے کہا آپ اپنا ہاتھ دیں میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر دوں۔ پھر اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ”اور آپ کی قوم بھی“ ضاد نے کہا میری قوم بھی۔ اس کے بعد ایک دفعہ آپ نے جہاد کے لیے ایک لشکر بھیجا جو ضاد کی قوم کے پاس سے گزرا تو امیر لشکر نے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے کوئی چیز لی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا میں نے طہارت کے لیے پانی کا ایک برتن لیا ہے۔ تو امیر نے کہا کہ واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضاد کی قوم ہیں۔

الرَّيْحَ فَسَمِعَ سَفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ۔ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أُرْفِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمُدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يَضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ)) قَالَ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ لَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هَؤُلَاءِ وَ لَقَدْ بَلَغَنَ نَاعُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أَبَايُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ: فَبَايَعَهُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَعَلَى قَوْمِكَ)) قَالَ: وَعَلَى قَوْمِي۔ قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْغَيْشِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مِنْ هَؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ: رُدُّوْهَا۔ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ ضَمَادٍ

تخریج: [صحیح مسلم کتاب الجمعة، باب تحفیف الصلاة والخطبة۔ ۸۶۸]

تشریح: ان حدیثوں میں تشہد اور خطبہ حاجت کی فضیلت و ثواب بیان کیا گیا ہے۔ تشہد سے مراد شہادتین یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ (ﷺ) کی رسالت کا اقرار و اعتراف اور خطبہ حاجت سے مراد نکاح و تحفہ المبارک اور

دوسرے مواقع پر پڑھا جانے والا خطبہ۔

فَضْلُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

((آخِرُ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

(۱۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ؓ ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَقَالَ بِيَدِهِ يَقْلِلُهَا يُزْهِدُهَا))

وَفِي رِوَايَةٍ ((وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی يوم الجمعة]

تشریح: ابو القاسم رسول اللہ ؐ کی کنیت ہے اور قیام سے مراد بیٹھنا ہے اور نماز سے مراد دعا اور نماز کا انتظار ہے۔ ورنہ اصل نماز یہاں مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ عصر کے بعد نماز نہیں ہوتی اور رائج قول کے مطابق یہ گھڑی عصر کے بعد ہے جیسے آئندہ حدیث سے واضح ہوگا۔

(۱۶۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ؐ أَنَّهُ قَالَ: ((يَوْمُ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلوة، باب الإجابة أية ساعة هي فی يوم الجمعة]

صَلَاةُ الْكُسُوفِ

فَضْلُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ
حَتَّى يَنْجَلِيَ

(۱۶۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: غَسَفَتْ

جمعہ کے دن میں موجود ایک گھڑی کی فضیلت و ثواب
(عصر کے بعد آخری گھڑی ہے)

۱۶۰۔ ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں ابو القاسم ؓ نے فرمایا ”جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ اس گھڑی کے اندر کوئی مسلمان بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے خیر کا سوال کرے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے اس گھڑی کا تھوڑا اور خفیف ہونا بیان فرمایا۔“
اور ایک روایت میں ہے ”اور وہ مختصر سی گھڑی ہے۔“

۱۶۱۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ رسول اللہ ؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہیں ان میں کوئی مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔ پس تم اس کو عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔“

سورج اور چاند گرہن کی نماز

سورج و چاند گرہن کے ختم ہونے تک نماز، صدقہ، خیرات، توبہ و استغفار اور ذکر و دعاء میں مشغول رہنے کی فضیلت و ثواب

۱۶۲۔ ابو موسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں سورج گرہن ہو گیا تو نبی ؐ

گھبرا کر اٹھے کہ کہیں قیامت ہی نہ ہو۔ پس آپ مسجد میں تشریف لائے۔ پس لمبے قیام اور لمبے رکوع و سجود والی ایسی نماز پڑھی کہ میں نے آپ کو ایسی لمبی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور فرمایا کہ ”یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔ لیکن اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ تو جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو پس ڈرتے ہوئے اللہ سے دعا و ذکر اور استغفار کرو۔“

الشَّمْسُ لِقَامِ النَّبِيِّ ﷺ كِرْعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: ((هَذِهِ آيَاتُ الْبُيُوتِ يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف۔ و صحیح مسلم، کتاب الکسوف۔ باب ذکر النداء بصلاة الکسوف ”الصلاة الجامعة“]

۱۶۳۔ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ (رسول اللہ ﷺ کے بیٹے) ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن لگ گیا تو لوگ کہنے لگے کہ یہ گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتے۔ پس جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو اس کے دور ہونے تک نماز و دعا میں مشغول رہو۔“

(۱۶۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلَاةٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الکسوف، باب الدعاء فی الکسوف۔ و صحیح مسلم، کتاب الکسوف۔ باب ذکر النداء بصلاة الکسوف ”الصلاة الجامعة“]

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وعظ و تنبیہ کی غرض سے نشانیاں دکھاتا رہتا ہے۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی انہی میں سے ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ تنبیہ فرمانا چاہتا ہے کہ قیامت کے دن سورج اس طرح بے نور ہو جائے گا لہذا ایسے وقت میں صدقہ و خیرات اور توبہ و استغفار اور ذکر و دعا میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ نماز کسوف باجماعت ادا کرنی چاہیے جو دو رکعت ہے۔ اور صحیح احادیث کے مطابق ان دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں دو قیام اور دو رکوع ہیں اور یہ طویل ہونے چاہئیں یہاں تک کہ سورج یا چاند گرہن ختم ہو جائے۔ اس کے بعد خطبہ ہے۔ چونکہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں چاند و سورج گرہن کا سبب کسی بڑے کی موت یا پیدائش تھا۔ اور اتفاق سے آپ کے بیٹے ابراہیم

کی وفات کے دن گرہن لگا تھا تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپ کے بیٹے کی وفات کی وجہ سے ہے۔ اس لیے آپ نے تردید فرماتے ہوئے فرمایا ”یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشائیاں ہیں۔ یہ کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتے۔ پس اس حالت میں نماز و دعاء میں مشغول رہو یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔“

فَضْلُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ لِمَنْ أَرَادَ
أَمْرًا
جب کسی کو کوئی معاملہ درپیش ہو تو نمازِ استخارہ کی فضیلت و ثواب

۱۶۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام امور میں دعاءِ استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے جیسے قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرماتے ”جس کو کوئی حاجت ضرورت ہو وہ دو رکعت نماز فرض کے علاوہ ادا کرے۔ پھر یہ دعا پڑھے اور بجائے ”هَذَا أَمْرٌ“ کے اپنی حاجت کا نام لے۔ ”اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں کیوں کہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا اور آپ چھٹی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے۔ میرے لیے دین دنیا اور انجام کار میں یا یوں فرمایا بالفعل (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لیے بہتر ہے تو اس کو مقدر کر اور آسان کر اس کو میرے لیے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر آپ کے علم میں یہ کام بُرا ہے۔ میرے لیے دین دنیا اور انجام کار میں یا یوں فرمایا بالفعل (مراد دنیا) اور آئندہ (مراد آخرت) میرے لیے بُرا ہے۔ تو دور کر دیجئے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھے اس سے۔ اور مقدر کر میرے لیے خیر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔“

(۱۶۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: ((إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْقَرْبِصَةِ ثُمَّ يَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَ مَعَايِشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي- أَوْ قَالَ: فِي دِينِي وَ مَعَايِشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي- فَاقْدِرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ. وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَ مَعَايِشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي- أَوْ قَالَ: فِي دِينِي وَ مَعَايِشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي- فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ: وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی۔ ۱۱۶۶]

تشریح: استخارہ فرائض اور شریعت میں ممنوع کاموں کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ مباح کاموں میں سے کسی کام کے کرنے

یا نہ کرنے میں تردد کے وقت کیا جاتا ہے۔ یہ دوسری دعاؤں کی طرح ایک دعا ہے اگر قبول ہوگئی تو اس کام کی طرف دل مائل ہو جائے گا اور اس کے اسباب مہیا ہو جائیں گے۔ لہذا لوگوں میں جو مشہور ہے کہ استخارہ کے بعد سونا ضروری ہے کہ اس میں خواب کے ذریعہ رہنمائی ہوتی ہے یہ بات غلط اور بے اصل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو خواب آجائے ورنہ یہ کوئی ضروری بات نہیں اسی طرح چوری وغیرہ میں خود یا دوسرے لوگوں سے استخارہ کرانا کہ اس طرح چوری معلوم ہو جائے گی یا کسی اور غیب (پوشیدہ) بات معلوم کرنے کے لیے استخارہ کرنا و کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اس طرح پتہ چل جاتا ہے سراسر شرک ہے جس سے اجتناب لازم ہے۔

نماز تسبیح کی فضیلت

۱۶۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نماز تسبیح کے بارے میں روایت جو ابو داؤد ابن ماجہ اور ابن خزیمہ میں ہے اور ابن خزیمہ نے نماز تسبیح کی روایت پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ لہذا راجح قول کے مطابق اس کی سند ضعیف ہے۔

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

(۱۶۵) حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَقَالَ بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ إِنَّ صَحَّ الْخَبْرُ لَإِنَّ فِي النَّفْسِ فِيهِ شَيْءٌ ضَعِيفٌ عَلَى الرَّاجِحِ

تفہیم: [سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة التسبیح۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب ماجاء فی صلاة التسبیح]

تشریح: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کے آخر میں اپنی کتاب أجوبة الحافظ عن أحاديث المصابيح میں نماز تسبیح میں وارد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو حسن یعنی قابل عمل قرار دیا ہے۔ اسی طرح علامہ عبدالرحمان مبارکپوری اور شیخ احمد شاکر نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اور شیخ ابوبکر آجری اور شیخ ابن مندہ اور علامہ خطیب بغدادی اور علامہ نووی وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ لگتا یہی ہے کہ اس حدیث کا اصل ضرور ہے۔ البتہ نماز تسبیح باجماعت ادا کرنے کی بجائے اکیلے ادا کی جائے۔ کیونکہ نماز تسبیح کا اپنا ثبوت کثرت طرق کے باوجود زیادہ سے زیادہ حسن درجہ تک پہنچتا ہے۔ باجماعت ادا کرنا ایک زائد بات ہے۔ جس کا ثبوت سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس لیے باجماعت ادائیگی سے اجتناب بہتر ہے۔

نماز تسبیح کا طریقہ

نماز تسبیح ادا کرنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ”چار رکعت پڑھو۔ اللہ سب گناہ بخش دے گا۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ملاؤ۔ پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ”اللہ پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریفوں کے لائق ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے“ پھر رکوع اور قومہ میں دونوں سجدوں اور ان کے درمیانی وقفہ اور جلسہ استراحت میں دس دس بار بھی پڑھو۔ اس طرح ایک رکعت میں پچھتر تسبیحات ہو جائیں گی۔ چار رکعتیں اسی طرح پڑھو۔ مناسب یہ ہے کہ اسے ہر روز پڑھو۔ ورنہ ہر جمعہ کے دن ایک بار ورنہ سال میں ایک دفعہ ورنہ عمر میں ایک مرتبہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة باب صلاة التسييح - ۱۲۹۷۔ و سنن ابن ماجه - أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها - باب ماجاء فى صلاة التسييح)

بارہ رکعت نفلی نماز (جبکہ وہ فرض نہیں) پڑھنے کی

فَاضِلُ صَلَاةٍ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

فضیلت و ثواب

تَطَوُّعًا ((مِنْ غَيْرِ فَرِيضَةٍ))

۱۶۶۔ عمرو بن اوس بیان کرتے ہیں کہ مجھے عنہ سے ابن ابی سفیان نے اپنی مرض وفات میں ایک خوش کن حدیث سنائی کہ میں نے ام حبیبہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت (نفل) نماز ادا کی تو ان رکعات کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا۔“

(۱۶۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِحَدِيثٍ يَتَسَارَّ إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ))

ام حبیبہ ؓ فرماتی ہیں جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں نے یہ رکعات نہیں چھوڑیں۔ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے ام حبیبہ ؓ سے سنا ہے میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

قَالَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ: لَمَّا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ: لَمَّا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

عمرو بن اوس کہتے ہیں کہ جب سے میں نے عنہ سے سنا میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

وَقَالَ عَمْرِو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمَّ حَبِيبَةَ.

نعمان بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے جب سے عمرو بن اوس سے سنا ہے میں نے ان رکعات کو نہیں چھوڑا۔

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: لَمَّا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا ”جو مسلمان ہر روز فراتس کے علاوہ اللہ کی رضا کی خاطر بارہ رکعت نوافل ادا کرتا

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

تَطَوُّعًا غَيْرَ كَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ) ”رہے گا اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل السنن الراجعة قبل الفرائض و بعدہن و بیان عددہن ۷۲۸]

تشریح: ان رکعات سے مراد ”چار قبل از نماز ظہر، دو بعد از نماز ظہر، دو بعد از نماز مغرب، دو بعد از نماز عشاء اور دو قبل از نماز فجر“ ہیں۔

رات کے قیام اور تہجد کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں۔ بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی بھلائیاں کریں ان کی ناکدوری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ پر ہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لیے زائد ہے۔“ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”رحمن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے: (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعا سلام پہنچایا جائے گا۔ اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔“

فَضْلُ التَّهَجُّدِ وَ قِيَامِ اللَّيْلِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيُؤْمِنُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ﴾ [آل عمران: ۱۱۳-۱۱۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾

[الإسراء: ۷۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرَّةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا﴾ (الفرقان: ۶۳-۷۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں یہ اس کا بدلہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو۔ آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ بتلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو غفلتد ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پیشک تقویٰ والے لوگ بیہشتوں اور چشموں میں ہوں گے ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکو کار تھے۔ وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔“

اور باب میں آیات بہت زیادہ ہیں جیسا کہ امام دمیاطی نے منجر رابع میں کہا ہے۔

قیام اللیل اور رات کو گھر والوں کو نماز کے لیے اٹھانے کی فضیلت

۱۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان ہر ایک کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ وہ ہر گرہ پر منتر پڑھتا ہے۔ ابھی رات بہت لمبی ہے۔ پس خوب سو۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ وضو بھی کر لے تو ایک گرہ اور

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۲۱-۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَانِيًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةً رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ [الزمر: ۹]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مِمَّا آتَاهُمُ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَرْغُومِ﴾ [الذاریات: ۱۵-۱۹] وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ كَمَا قَالَ الدِّمِطَاطِيُّ۔ فِي الْمُنْتَجِرِ الرَّابِعِ۔

فَضْلُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَ فَضْلُ مَنْ يَقْظُ أَهْلَهُ لَيْلًا

(۱۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَائِدِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عَقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى مَكَانِ كُلِّ عَقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ لَئِنْ اسْتَيْقَظَ

کھل جاتی ہے۔ پھر اگر اس نے نماز بھی پڑھی تو تمام گریں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش پاکیزہ نفس ہوتا ہے۔ ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سُست ہوتا ہے۔“

لَذَكَرَ اللَّهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةُ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدُهُ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب عقد الشیطان علی قافیة الرأس إذا لم یصل باللیل۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب المحث علی صلاة اللیل وإن قلت]

۱۶۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو قیام کرے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے۔ اور اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مارے۔ اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو قیام کرے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مارے۔“

۱۶۸ (عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((رحم الله رجلاً قام من الليل، فصلى وأيقظ امرأته، فإن أبت نضح في وجهها الماء، رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وأيقظت زوجها، فإن أبى نضحت في وجهه الماء))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب التطوع، باب قیام اللیل۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

تشریح: ان حدیثوں میں رات کے قیام اور تہجد کی نماز کی فضیلت اور ثواب کا بیان ہے اور اس کی ترغیب دی گئی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان شیطان کی گرفت اور چالوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس میں نیک میاں بیوی کا کردار بیان کیا گیا ہے کہ وہ نیکی اور اطاعت کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں۔

رات کا قیام جہنم سے بچنے کا سبب ہے

۱۶۹۔ سالم اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں ”نبی ﷺ کی زندگی میں اگر کوئی شخص خواب دیکھتا تو وہ آپ کو بیان کرتا۔ میری خواہش ہوئی کہ میں بھی خواب دیکھوں اور رسول اللہ ﷺ کو بیان کروں۔ میں نوجوان لڑکا تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا۔

پس میں نے خواب دیکھا کہ گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو ایک کنویں کی شکل میں تھی اور اس پر دو لکڑیاں گاڑی ہوئی تھیں۔ اس میں کچھ ایسے لوگ تھے جن کو میں

قِيَامُ اللَّيْلِ يُتَّقِي بِهِ مِنَ النَّارِ

۱۶۹ (عن سالم عن أبيه يعني عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال ((كان الرجل في حياة النبي إذا رأى رؤيا قصها على رسول الله ﷺ فتمتعت أن أرى رؤيا فأقصها على رسول الله ﷺ وكنت غلاماً شاباً، وكنت أنا في المسجد على عهد رسول الله ﷺ فوأيّت في النوم كأن ملكين أحذاني فلهما بي إلى النار،

جانتا تھا۔ میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں آگ سے) پڑھنے لگ گیا۔ پھر ہم کو ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا تم ڈرو نہیں۔“ میں نے یہ خواب حصہ ﷺ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بہن) کو بیان کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ”عبداللہ اچھا آدمی ہے۔ اگر یہ رات کو نماز پڑھتا۔“ پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے بعد رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

لَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ النَّبْرِ وَإِذَا لَهَا قُرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ كَجَعَلْتُ الْقَوْلُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ قَالَ فَلَقِينَا مَلَكًا آخَرَ فَقَالَ لِي: (لَمْ تُرْعَ) فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) فَكَانَ بَعْدَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی۔ باب مناقب عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما۔ صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

رات کے قیام کی فضیلت

۱۷۰۔ یزید بن خیر روایت کرتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی قیس سے سنا اور وہ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رات کا قیام نہ چھوڑ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ رات کا قیام ترک نہیں کیا کرتے تھے۔ جب آپ بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔

مِنْ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

(۱۷۰) عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب التطوع، باب قیام اللیل۔ ۱۳۰۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۷۱۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے لوگ جلدی جلدی آپ کو ملنے کے لیے گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ آگئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کی غرض سے آیا۔ جب میں نے آپ کے چہرے کو غور سے دیکھا تو میں پہچان گیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلی بات جو آپ نے کی وہ یہ تھی ”لوگو! سلام پھیلاؤ“ کھانا کھاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“

(۱۷۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّ قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ: أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ يَنَامُ

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

تخریج: [جامع الترمذی: أبواب صفة القيامة، باب حديث آفشوا السلام ۲۳۸۵۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب ماجاء فى قيام الليل۔ (روایت سند میں انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔)]

۱۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))

۱۷۳) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے بعد سب سے فضیلت والا روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الصلوة۔ باب ماجاء فى فضل صلاة الليل]

۱۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ قَالَ ((إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ))

۱۷۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا فلاں رات کو تو نماز پڑھتا ہے اور صبح چوری کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”رات کی نماز اس کو اس چیز سے روک دے گی جو تو کہہ رہا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲/۴۳۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

قُرْآن کی تلاوت و اطاعت کی فضیلت

كُفُلٌ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ تِلَاوَةً وَ طَاعَةً

۱۷۴) حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى النَّسِيِّ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((الْقُرْآنَ)) وَقَامَ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ، وَ رَجُلٌ أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَ آتَاءَ النَّهَارِ))

۱۷۵) حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن عطا کیا (یعنی اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام (اللہ تعالیٰ کی عبادت) کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن۔ و صحیح مسلم،

کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و يعلمه [

رات کے قیام (تہجد) کی فضیلت و ثواب میں چند اور

آیات جو شروع باب میں مذکور نہ ہو سکیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز میں قرآن کی تلاوت کریں یہ آپ کے لیے زائد ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو۔ تلاوت تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان کی کروٹیں اپنے بستر سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔“

نماز میں طویل قیام کی فضیلت

۱۷۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب أفضل الصلاة طول القنوت]

وتر کی فضیلت

۱۷۶۔ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الوتر۔ باب

آيَاتُ فِي فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ نُسَيْنَا

ذِكْرَهَا أَوَّلَ الْبَابِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ [الإسراء: ٤٩]

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِثَ آثَاءِ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [الزمر: ٩]

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿تَتَجَاوَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾

[السجدة: ١٦]

وَقَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا﴾ [الفرقان: ٦٣]

فَضْلُ طَوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

(١٧٥) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقَنُوتِ))

مِنْ فَضْلِ الْوُتْرِ

(١٧٦) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوُتْرَ))

ما جاء أن الوتر ليس بحتم۔ (روایت صحیح ہے۔)

تشریح: اہل قرآن یا قرآن والوں سے مراد شریعت اسلامیہ کے پیروکار ہیں اور شریعت قرآن و حدیث کے مجموعے کا نام ہے۔ کیونکہ حدیث کے بغیر قرآن سمجھنا ناممکن ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ((أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ)) کہ ”میں قرآن اور اس جیسی ایک اور چیز بھی دیا گیا ہوں“ (سنن أبی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب فی لزوم السنۃ) اسی لیے رسول اللہ ﷺ قرآن کے ساتھ حدیث بھی دیئے گئے تھے۔ مثلاً قرآن کریم کے اندر نماز کا حکم موجود ہے لیکن قرآن میں نماز کا طریقہ بیان نہیں کیا گیا کہ کتنی رکعتیں ہوں اور اس میں کتنے رکوع، سجدے ہوں اور کب قراءت ادنیٰ ہو اور کب آہستہ اسی طرح باقی تمام مسائل۔ لہذا آج کل اہل قرآن کے نام سے معروف گروہ کا یہ نظریہ سراسر باطل ہے کہ شریعت صرف قرآن کا نام ہے۔

وتر کا معنی ”طاق“ جفت کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے طاق ہونے کا مطلب کہ وہ اپنی ذات و صفات اور افعال میں اکیلا ہے۔ اس کا ثانی اور برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

صلۃ الوتر کو وتر اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی طاق عدد یعنی ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ میں ادا کی جاتی ہے۔ یہ جفت ”دو، چار، چھ“ کے عدد میں پڑھنا جائز نہیں۔

فَضْلُ الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ لِمَنْ لَا يَشُقُّ بِالْإِسْتِيقَاطِ

جب آدمی کو صبح اٹھنے کا یقین نہ ہو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی فضیلت

(۱۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ مِنْهَا وَنَوْمٌ عَلَى وَتْرٍ))

۱۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”میرے خلیل (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی کہ میں ان کو نہ چھوڑوں۔ ان میں ایک یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب صلاة الضحی و إن أفلها رکعتان]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کو وتر کی نماز کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اگرچہ یہ رات کے پچھلے پہر پڑھنی افضل ہے لیکن جسے خدشہ ہو کہ وہ صبح بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ سونے سے پہلے پڑھے کیونکہ تہجد اور وتر کا وقت نماز عشاء ادا کرنے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اگرچہ رات کے آخری حصہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وتر عشاء کی نماز کا حصہ نہیں مگر اس وقت پڑھنے کی سہولت دی گئی ہے۔

فَضْلُ الْوِتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ آخر رات میں وتر پڑھنے کی فضیلت

(۱۷۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۱۷۸۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس

کو ڈر ہو کہ وہ آخر رات نہیں اٹھ سکے گا تو وہ سونے سے پہلے وتر ادا کر لے اور جس کو آخر رات اٹھنے کی امید ہو تو وہ آخر رات وتر پڑھے کیونکہ آخر رات کی نماز حاضری گئی ہے اور وہ افضل ہے۔“

((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُتْرَ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعُ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُتْرَ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ)) وَ لِي رِوَايَةٌ: ((مَحْضُورَةٌ وَ ذَلِكَ أَفْضَلُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب من خاف أن لا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله] **تشریح:** ”آخر رات کی نماز حاضری گئی ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت فرشتے حاضر اور موجود ہوتے ہیں۔

۱۷۹۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ”آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟“ تو انہوں نے جواب دیا شروع رات میں عشاء کے بعد۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ”آپ کس وقت وتر پڑھتے ہیں؟“ تو انہوں نے جواب دیا رات کے آخری حصہ میں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”آپ نے مضبوط کڑے کو پکڑا ہے“ اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ”آپ نے قوت و طاقت کو حاصل کیا ہے۔“

(۱۷۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَتَى حِينَ تُوتِرُ مِنَ اللَّيْلِ؟)) قَالَ: أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ وَقَالَ لِعُمَرَ: ((أَتَى حِينَ تُوتِرُ؟)) قَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَخَذْتَ بِالْوُثْقَى)) وَقَالَ لِعُمَرَ: ((أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الزکاة، باب کراهة المسألة بوجه الله۔ ۱۶۷۱۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

تشریح: آخری رات وتر پڑھنا افضل ہے۔ اگر کسی کو بیدار نہ ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ شروع رات میں ادا کر لے۔

اللہ کے ہاں سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے **أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ))**

۱۸۰۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کو تمام روزوں میں سے داؤد (علیہ السلام) کے روزے محبوب ہیں اور تمام نمازوں میں سے داؤد علیہ السلام کی نماز محبوب ہے وہ آدمی رات سوتے تھے اور تیسرا حصہ قیام کرتے تھے اور چھٹا حصہ سوتے تھے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔“

(۱۸۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَانَ يَنَامُ بِنِصْفِ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب النہی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ أو فوت بہ حقاً۔ ۱۱۵۹]

فَضْلُ صِيَاكِ وَالِدَاعِ عِنْدَ
صِيَاكِهٖ اَيْضًا

(۱۸۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسْبُوا الدِّيكَ لِأَنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ))

۱۸۱۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرغ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الدیک والبهائم ۵۱۰۱]

(۱۸۲) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ)) قَالَ قُلْتُ: أَيْ جِئِیْ كَانَ يُصَلِّي: فَقَالَتْ: ((كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ لَصَلَّى))

۱۸۲۔ مسروق کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ”آپ بیٹھنے والے عمل کو پسند فرماتے تھے۔“ میں نے پوچھا: نماز کس وقت ادا کرتے تھے تو فرمایا ”جب مرغ کی آواز سننے تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين۔ باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ فی الليل۔ ۷۴۱]

(۱۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاكِ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ لِأَنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لِأَنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا))

۱۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ۳۳۰۳ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عند صياح الديك]

صبح کی سنتوں کی فضیلت

فَضْلُ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ ((سُنَّةِ الْفَجْرِ))

(۱۸۴) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

۱۸۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا ” فجر کی دو رکعتیں (دو سنتیں) تمام دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سے بہتر ہیں۔“

وَلَمْ يَرْوَاهُ أَنَّهُ قَالَ: فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ((لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا))

ایک روایت میں ہے آپ نے طلوع فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا ”صبح کی دو سنتیں مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب رکعتی سنة الفجر۔ ۴۳۵]

(۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَائِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب تعاهد رکعتی الفجر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

صلاة المسافرين، باب استحباب رکعتی سنة الفجر والحث علیہما]

فَضْلُ قَضَاءِ الْحِزْبِ أَوْ الْوُرْدِ إِذَا قَاتَ مِنَ اللَّيْلِ وَمَتَى يُقْضَى

رات کو رہ جانے والے عمل یا وظیفے کی قضاء دینے کی فضیلت اور اس کے ادا کرنے کا وقت

(۱۸۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ))

۱۸۶۔ عبدالرحمن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس کا رات کا ورد وظیفہ یا کوئی اور چیز رہ جائے تو وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان ادا کر لے تو گویا اس نے اس کو رات ہی کو پڑھا ہے (یعنی اس کو ثواب رات کو ادا کرنے کا ہی ملے گا)۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب جامع صلاة الليل و من نام عنه أو

مرض]

فَضْلُ مَنْ نَوَى أَنْ يُقِيمَ اللَّيْلَ فَلَقَبَتْهُ عَيْنَاهُ بِالنَّوْمِ

رات کو سوتے وقت رات کے قیام کی نیت کرنے والے کی فضیلت

(۱۸۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يُبَلِّغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَتَوَيَّ أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَقَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ

۱۸۷۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے سوتے وقت رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی نیت کی لیکن اس پر صبح تک نیند غالب رہی تو اس کو اس کی نیت

كُتِبَ لَهُ مَا نَوَىٰ وَ كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ
 مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (سنن النسائی، کتاب قیام اللیل، باب من أتى فراشه وهو ينوي القيام فنام ١٤٨٨۔ (روایت موقوف ہے۔)

تشریح: صحیح اور رائج قول کے مطابق یہ روایت موقوف ہے یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

فَضْلُ صَلَاةِ الضُّحَىٰ وَالْوَصِيَّةُ بِهَا
 (١٨٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ: أَوْصَانِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي ثَلَاثٍ لَا أَذْهَعُهُنَّ حَتَّى
 أَمُوتَ: ((صَوْمُ ثَلَاثِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ،
 وَصَلَاةُ الضُّحَى، وَنَوْمٌ عَلَى وَتَرٍ))
 نمازِ چاشت کی فضیلت اور اس کی وصیت کا بیان
 ١٨٨۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے خلیل یعنی
 رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین باتیں زندگی بھر نہ چھوڑنے کی
 وصیت فرمائی ”ہر ماہ کے تین روزے نمازِ چاشت و تراویح کے
 سونے“۔

تشریح: [صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحیٰ فی الحضر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحیٰ وان اقلها ركعتان]

تشریح: سونے سے پہلے تراویح کرنے کی تلقین اس شخص کے لیے ہے جو رات کے آخری حصہ میں اٹھنے میں پر امید نہ ہو اگر اس کو اٹھنے کی امید ہو تو پھر رات کا آخری حصہ افضل ہے ہر ماہ کے تین دن کے روزے کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایام بیض (قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کا اہتمام کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ خود بھی ان ایام کے روزوں کا اہتمام فرماتے تھے۔

صَلَاةُ الضُّحَى تُجْزِي عَنِ الصَّدَقَةِ
 عَنْ مَفَاصِلِ الْإِنْسَانِ وَغَيْرِهَا

(١٨٩) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:
 ((تُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَىٍّ مِنْ أَحَدِكُمْ
 صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ
 تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَ كُلُّ
 تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ
 وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَ يُجْزِي مِنْ ذَلِكَ
 رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى))
 ١٨٩۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
 فرمایا ”صبح کے وقت ہر آدمی کے ذمے اس کے ہر جوڑ پر صدقہ
 ہوتا ہے۔ پس ہر دفعہ ”سبحان اللہ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر دفعہ
 ”الحمد للہ“ کہنا صدقہ ہے۔ ہر مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ کہنا صدقہ
 ہے۔ ہر مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ
 ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کی
 دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحیٰ، وَإِنْ أَقْلَهَا رَكَعَتَانِ]

۱۹۰۔ بریدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”انسان میں تین سوساٹھ جوڑ ہوتے ہیں۔ پس انسان کو ان تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرنا چاہیے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے نبی ﷺ! اس کی کون طاق ت رکھتا ہے؟ فرمایا ”مسجد سے تھوک وغیرہ کو صاف کر دینا، راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا۔ اگر تو نہ پائے تو نماز چاشت کی دو رکعتیں تجھے کفایت کر جائیں گی۔“

(۱۹۰) حَدِيثُ بُرَيْدَةَ مَرْفُوعًا ((فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ، قَالُوا: وَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْتِمَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذْفِينُهَا وَالشَّيْءَ تَنْجِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكَعَتَا الضُّحَى تُجْزِيكَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی إمالة الأذى۔ (روایت صحیح ہے۔)]

چاشت کے وقت چار رکعت نماز ادا کرنے کی بڑی

فَضْلٌ عَظِيمٌ لِمَنْ صَلَّى أَرْبَعَ

فضیلت

رَكَعَاتٍ ضَحَى

۱۹۱۔ نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تو اپنے دن کے شروع حصہ میں میرے لیے چار رکعت نماز ادا کر۔ میں اس کے آخر تک تجھے کفایت کر دوں گا۔“

(۱۹۱) عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تُعْزِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة الضحیٰ]

نماز چاشت کا افضل وقت

أَفْضَلُ وَقْتِ الضُّحَى

۱۹۲۔ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا یقیناً یہ لوگ جانتے ہیں کہ چاشت کی نماز اس کے علاوہ دوسرے وقت میں افضل ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اذا بین (رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی کی شدت سے جلے لگیں۔“

(۱۹۲) عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابین حين ترمض الفصال]

تشریح: اس حدیث میں چاشت کی نماز کو نماز اوابین کہا گیا ہے، لہذا بعض لوگ جو مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعت

نماز اذانین سمجھ کر ادا کرتے ہیں وہ درست نہیں۔ کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔

نمازِ ظہر کی طرف جلدی جانے کی فضیلت

۱۹۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر لوگ جان لیں کہ ظہر کی نماز کی طرف جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے تو وہ اس کی طرف مسابقت کریں اور اگر جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نمازوں کی کیا فضیلت ہے تو وہ سرین کے بل چل کر آئیں۔“

فَضْلُ التَّهْجِيرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ

(۱۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ يَتْلُمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَا اسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا))

تفہیم: [صحیح البخاری۔ کتاب الاذان، باب فضل التهجير الى الظهر ۶۵۴]

ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعت کی فضیلت

فَضْلُ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ

بَعْدَهَا

۱۹۴۔ حضرت عمنہ بن ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ظہر سے قبل اور اس کے بعد چار چار رکعت کی پابندی کی تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔“

(۱۹۴) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ))

تفہیم: [سنن ابی داؤد۔ کتاب التطوع، باب الأربع قبل الظهر و بعدها۔ ۱۳۶۹۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت نماز کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ أَرْبَعٍ بَعْدَ الزَّوَالِ قَبْلَ

الظُّهْرِ

۱۹۵۔ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا ”یہ ایسی گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے نیک اعمال اس گھڑی میں اوپر چڑھیں۔“

(۱۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَائِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَوَوَّلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ: ((إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَحَبُّ أَنْ يُصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی الصلاة عند الزوال۔ (روایت حسن ہے۔)]

حَدِيثُ ضَعِيفٌ فِي فَضْلِ الْأَرْبَعِ
قَبْلَ الْعَصْرِ
نماز عصر سے قبل چار رکعت کی فضیلت کے بارے میں

ضعیف حدیث

(۱۹۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا))
۱۹۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ کیونکہ اس کی سند محمد بن مہران جو کہ ”محمد بن ابراہیم بن مسلم بن مہران ہے“ کے طریق سے ہے۔ اس کے بارے میں الحافظ نے ”التقریب“ میں کہا ہے: صدوق یخطئی اور حدیث محمد بن مسلم کی مناکیر میں سے ہے۔) جبکہ اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام ترمذی نے حسن غریب کہا ہے اور اس حدیث کا ایک شاہد طبرانی کبیر اور اوسط میں موجود ہے جس کی وجہ سے یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔]

ایک معبود کو سجدہ کرنے کی فضیلت

فَضْلُ السُّجُودِ لِلْوَاحِدِ الْمَعْبُودِ

أَوَّلُ سُورَةِ تَزَكَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((أَقْرَأُ)) عَلَى الْأَصْحَحِ وَخَتَمَهَا بِقَوْلِهِ: ((وَأَسْجُدُ وَأَقْتَرِبُ)) (العلق: ۱۹)
قرآن میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت ”اقرا“ کے آخر میں ہے ﴿وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ ”سجدہ کر اور قرب حاصل کر۔“

۱۹۷۔ معدان بن ابو طلحہ یحمری بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کو ملا میں نے اس سے سوال کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعہ سے اللہ مجھ کو جنت میں داخل کر دے (یعنی جو عمل اللہ تعالیٰ کو تمام اعمال میں سے زیادہ محبوب ہو) پس وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے پھر سوال کیا ”وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے تیسری بار سوال کیا تو کہنے لگے میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا ”کثرت سے سجدے کرو یعنی نوافل زیادہ پڑھو۔“

(۱۹۷) حَدَّثَنِي مُعَدَّانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ: بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَمِعْتُ نُمْ سَأَلْتُهُ فَسَمِعْتُ نُمْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ

سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ))
 کیونکہ تو اللہ کے لیے جو سجدہ بھی کرے گا اللہ اس کے ذریعے سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور تیرا ایک گناہ مٹائے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیہ]

(۱۹۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَمَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَاسْتَكْبِرُوا مِنَ السُّجُودِ))
 ۱۹۸۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب کوئی آدمی اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے پس تم کثرت سے سجدہ کرو۔“ (یعنی نوافل بکثرت ادا کرو)

تخریج: [شنن ابن ماجہ، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ماجاء فى كثرة السجود ۱۲۲۳۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۹۹) أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ مَسْحَابٌ)) قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا مَسْحَابٌ)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((لَا تَنْتُمْ تَرَوْنَهُ مَحْدِلِكُ)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ ((حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرِ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ كُلَّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرِ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ

۱۹۹۔ سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیلی بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ لوگوں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا ”کیا تم صاف آسمان میں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟“ صحابہ نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! انہیں آپ نے فرمایا ”تم صاف آسمان میں سورج دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں“ فرمایا ”تم اللہ کو بھی اسی طرح ظاہر بغیر رکاوٹ کے دیکھو گے“ اور اس روایت میں ہے ”جب اللہ اہل جہنم میں سے جس پر رحم کرنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکالو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا پس وہ ان کو نکالیں گے اور ان کو سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے۔ اور اللہ نے سجدوں کے نشانات کو جہنم پر حرام کر دیا ہے (ان کو آگ نہیں لگے گی) پس وہ آگ سے نکلیں گے۔ ابن آدم کے سارے بدن کو جہنم کی آگ کھائے گی سوائے سجدوں کے نشانات کے پس جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو جل کر کونکہ ہو چکے ہونگے۔ پس ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے جلدی

اگیں گے (یعنی زندہ ہو گئے) جیسے سیلاب کے بہاؤ میں گھاس اور دوسری چیزیں جلد آگ آتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ جات سے فارغ ہو گئے۔ اور جنت اور جہنم کے درمیان ایک آدی رہ جائے گا اور وہ جہنم والوں سے سب سے آخری آدی ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔“

قَدْ امْتَحَسُوا لِقَابَهُمْ مَاءُ الْحَيَاةِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمْلٍ
السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ
وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - وَهُوَ
آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان، باب فضل السجود۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب معرفة طريق الرؤية]

کثرتِ سجدہ مراد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں

۲۰۰۔ ربیعہ بن کعب السلمیؓ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں تھاپس میں آپ کے وضوء و حاجت وغیرہ کے لیے پانی لایا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”ماگ“ میں نے کہا میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کوئی چیز مانگ؟“ تو میں نے کہا کہ یہی چیز چاہیے تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے متعلق کثرتِ سجدہ کے ساتھ میری مدد کرو یعنی نوافل زیادہ ادا کیا کرو۔“

كَثْرَةُ السُّجُودِ سَبَبٌ لِئِيلِ الْمَرَادِ
(۲۰۰) حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ
قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتُهُ
بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ لِي ((مَلِّ))
فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مَرَأَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ:
((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ؟)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ قَالَ:
((فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیہ۔ ۴۸۹]

۲۰۱۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدی اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے پس تم (اس حالت میں) کثرت سے دعا کرو۔“

(۲۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود]

۲۰۲۔ زیاد بن ابی زیاد بنی مخزوم کے غلام نبی ﷺ کے ایک خادم (مرذیاعورت) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے خادم سے کہا کرتے تھے ”کیا تیری کوئی ضرورت ہے؟“ حتیٰ کہ جب ایک دن اس کو کہا تو اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میری ایک ضرورت ہے۔ آپ نے پوچھا ”تیری کیا ضرورت ہے؟“ اس

(۲۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ مَوْلَى نَبِيِّ مَخْزُومٍ عَنْ خَادِمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٍ أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَقُولُ لِلْخَادِمِ ((أَلَيْكَ حَاجَةٌ؟)) قَالَ حَتَّى تَكَانَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

نے کہا میری ضرورت یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن میری سفارش کریں۔ آپ نے فرمایا ”تجھے یہ کس نے بتایا؟“ اس نے کہا میرے رب نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو پھر کثرت سجود سے میری مدد فرما۔“

حَاجَتِي۔ قَالَ ((وَمَا حَاجَتُكَ؟)) قَالَ حَاجَتِي أَنْ تُشَفِّعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: ((وَمَنْ ذَلِكَ عَلَى هَذَا)) قَالَ: رَبِّي قَالَ: ((فَأَعِنِّي بِكُفْرَةِ السُّجُودِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵۰۰/۳ - (روایت صحیح ہے۔)]

سجدہ تلاوت کی فضیلت

فَضْلُ سُجُودِ الْقُرْآنِ ((سَجْدَةِ

التِّلَاوَةِ))

۲۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدم کا بیٹا سجدہ والی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان علیحدہ ہو کر روتا ہے کہ ہائے افسوس! آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا جب کہ مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا تو میں انکار کر کے جہنم کا مستحق ہو گیا۔“

(۲۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي يَقُولُ يَا وَلَهُ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي مُرَيْبٍ ((يَا وَيْلِي)) ((أَمَرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب الإیمان۔ باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة۔ ۸۱۲]

سجدہ سہو کی فضیلت

فَضْلُ سَجْدَتِي السَّهْوِ

۲۰۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو کہ اس نے کتنی پڑھی ہے؟ تین رکعت یا چار۔ تو وہ شک دور کرے اور چوتھی رکعت کا یقین ہے اتنی شمار کرے پھر سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے (قائم مقام ایک رکعت کے ہو کر) اس کی نماز کو جنت بنا دیں گے۔ اگر اس نے چار رکعت پوری پڑھی تھیں تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت و رسوائی کا سبب بن جائیں گے۔“

(۲۰۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِكْ صَلَاتِي؟ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَكَيْفَ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ۔ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ۔ فَإِنْ كَانَ صَلَاتِي خَمْسًا شَفَعَنَ لَهُ صَلَاتُهُ وَإِنْ كَانَ صَلَاتِي إِتْمَامًا لِأَرْبَعٍ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب السهو فی الصلاة والسجود له]

تشریح: نماز پڑھتے ہوئے اگر رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک پڑ جائے تو یقینی بات کا اعتبار کر کے مثلاً تین اور چار کے درمیان شک ہو تو تین رکعت تو یقینی ہو گئیں اب ایک رکعت اور پڑھ کر دو سجدہ سہو کر لے۔ اگر اس نے پانچ رکعت ادا کی ہوں گی تو یہ دو سجدے قائم مقام ایک رکعت کے ہو جائیں گے اور اس کی نماز چار رکعت پوری ہو کر دو رکعت نفل نماز بن جائیں گی اور اگر اس نے نماز چار رکعت مکمل ادا کی ہوگی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث بن جائیں گے کیونکہ اس نے تو نماز خراب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے بندہ کو توفیق دے کر شیطان کی کوشش ضائع کر دی۔

فَضْلُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ ((صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ)) لِلَّهِ
اللہ کے لیے قیام رمضان یعنی تراویح پڑھنے کی فضیلت

(۲۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))
۲۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح]

فَضْلُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَنْ وَافَقَهَا
لیلة القدر کے قیام کی فضیلت

(۲۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))
۲۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کرے گا تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب صلاة التراويح و کتاب الصوم، باب من صام رمضان إيمانًا

واحْتِسَابًا۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح]

تشریح: لیلة القدر (شب قدر) کی بہت فضیلت ہے۔ قرآن مجید کی سورہ قدر اس کی فضیلت میں نازل ہوئی۔ اور اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینے (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے افضل ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ سال بھر میں پیش آمدہ امور (موت، پیدائش، رزق، مصائب، وغیرہ) تمام معاملات لوح محفوظ سے فرشتوں کے سپرد کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قسم ہے اس وضاحت والی کتاب کی۔ یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس سے حکم ہو کر۔“ (الدخان: ۲-۴)۔

اور فرمایا ”اس (لیلة القدر) میں ہر کام سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل علیہ السلام) اترتے

ہیں۔“ (القدر: ۳) لہذا اس رات کو جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے نوافل کی کثرت توبہ و استغفار اور دعا و مناجات میں مشغول رہنا چاہیے۔

پندرہ شعبان کی رات کو فیصلوں والی رات قرار دینا بے سند اور بے اصل ہے۔

باجاماعت قیام رمضان کی فضیلت

فَضْلُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الْإِمَامِ
(يَعْنِي فِي الْجَمَاعَةِ))

۲۰۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمیں اس مہینہ کا قیام نہیں کرایا یہاں تک کہ جب چوبیسویں رات ہوئی جو کہ بقیہ راتوں میں سے ساتویں رات ہے تو آپ نے ہمیں رات کے تیسرے حصہ تک قیام کروایا۔ پھر چھبیسویں رات آپ نے نماز نہیں پڑھائی۔ پھر چھبیسویں رات آدمی رات تک نماز پڑھائی جو کہ بقیہ راتوں میں سے پانچویں رات ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ہم کو بقیہ رات بھی نوافل پڑھائیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جاتا ہے تو اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر ستائیسویں رات آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی۔ پھر جب اٹھائیسویں رات ہوئی اپنے اہل عورتوں اور لوگوں کو جمع کیا۔ آپ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سحری بھی نہیں کھا سکیں گے۔ پھر (ابوذر نے) کہا میرے بھتیجے! آپ نے باقی مہینہ بھر ہمیں کوئی (نفل) نماز نہ پڑھائی۔ راوی نے بیان کیا کہ فلاح سے مراد سحری ہے۔

(۲۰۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا رَمَضَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ السَّابِعَةِ مِمَّا يَنْفِي صَلَّيْنَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثَلَاثَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ لَمْ يُصَلِّ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سِتٍّ وَعِشْرِينَ انْعَامِسَهُ مِمَّا يَنْفِي صَلَّيْنَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ لَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ)) فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لَمْ يُصَلِّ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَصَلَّيْنَا حَتَّى كَادَ أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنُ أَخِي لَمْ يُصَلِّ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ وَالْفَلَاحُ السُّحُورُ

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب تفریع أبواب شهر رمضان۔ باب فی قیام شهر رمضان۔ جامع الترمذی۔ أبواب الصوم عن رسول الله ﷺ۔ باب ما جاء فی قیام شهر رمضان۔ مسند أحمد ۵/ ۱۵۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: قیام رمضان ایک ثابت اور مؤکد عمل ہے اور اس کا بڑا اجر و ثواب ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے قول اور عمل دونوں سے ثابت ہے۔ آپ نے ایک دفعہ رمضان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تین رات قیام کرایا یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھائی چوتھی رات فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ تم پر فرض نہ کر دی جائے۔ اس لیے خواہش کے باوجود آپ نے یہ نماز نہیں پڑھائی۔ صحیح احادیث کی رو سے آپ نے تین رات آٹھ رکعات اور تین وتر کل گیارہ رکعت نماز پڑھائی۔

عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور میں انہی گیارہ رکعات کا اہتمام فرمایا۔ جب ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو آٹھ رکعت اور تین وتر نماز پڑھائیں (مؤطا امام مالک۔ کتاب الصلاة فی رمضان۔ باب ما جاء فی قیام رمضان) رسول اللہ ﷺ اور چاروں خلفاء میں سے کسی سے بھی میں تراویح کا حکم یا عمل صحیح روایات کے مطابق ثابت نہیں لہذا رمضان المبارک کی راتوں میں مسنون قیام آٹھ رکعت اور تین وتر یعنی کل گیارہ رکعت ہے۔ باقی یہ کہنا بھی غلط ہے کہ چونکہ آپ نے صرف تین دن پڑھائیں تو تین دن سے زیادہ قیام بدعت ہے کیونکہ نفس عمل یعنی قیام رمضان آپ سے عشاء کے بعد باجماعت ثابت ہے۔ تین دن سے زیادہ اس لیے نہیں کرایا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے البتہ آپ کی خواہش تھی کہ یہ عمل جاری رہے۔ جس کا اہتمام دور فاروق میں ہو گیا۔ ایسے عمل کو بدعت نہیں کہا جاسکتا تاہم اگر کوئی شخص انفرادی طور پر رات کے آخری حصہ میں اس کا اہتمام کرے تو یہ بھی درست ہے۔

نفلی نماز گھروں میں پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبُيُوتِ

۲۰۸۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنایا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔ لوگ بھی آپ کے تتبع میں آئے اور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے وہ ایک رات پھر آئے تو نماز پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ تشریف نہ لائے۔ پس ان کی آوازیں بلند ہوئیں اور دروازے پر دستک دینے لگے تو رسول اللہ ﷺ غصہ سے نکلے اور فرمایا ”تمہاری اس حالت سے مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی۔ (اگر فرض کر دی گئی تو تم ادا نہیں کر سکو گے) پس تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ آدمی کا نفل نماز اپنے گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔“

(۲۰۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجِيرَةً بِخَصْفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا قَالَ فَتَتَّبِعْ إِلَيْهِ رَجُلًا وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ قَالَ ثُمَّ جَاءُوا إِلَيْكَ فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَوَقَفُوا أَمَوَاتِهِمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُغَضَّبًا لَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا زَالَ بَكُمْ صَبِيْعُكُمْ حَتَّى طَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَكْتَبُ عَلَيْكُمْ فَلَعَلَّكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ))

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ وجوازها فی المسجد]

(۲۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَضَىٰ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا))

۲۰۹۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں ادا کرے۔ کیونکہ اللہ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت فرمائے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ.....]

(۲۱۰) عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذَكَّرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))

۲۱۰۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ ہو ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم: کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ وجوازها فی المسجد]

تشریح: یعنی جس گھر میں نماز وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے تو وہ گھر زندوں کا گھر ہے اور جہاں نماز وغیرہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا جاتا تو وہ گھر مردوں کا گھر ہے۔

هَلْ تَفْضُلُ صَلَاةَ النَّافِلَةِ فِي الْبَيْتِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

کیا نفلی نماز گھر میں پڑھنا مسجد نبوی میں پڑھنے سے بھی افضل ہے؟

(۲۱۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ))

۲۱۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة الرجل التطوع فی بیتہ۔ ۱۰۴۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ التَّوَافِلِ مِنْ صَلَاةٍ وَرَكْعَةٍ وَغَيْرِهَا

نفلی نماز و صدقات وغیرہ کی فضیلت

(۲۱۲) عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ

۲۱۲۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”سب سے پہلے آدمی سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو وہ اس کے لیے پوری لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کی کوئی نفعی نماز موجود ہے۔ اس سے اس کی نمازوں کی کمی کو پورا کر دو۔ پھر زکوٰۃ اور پھر اسی طرح دوسرے اعمال (یعنی ہر فرض عمل کی کمی کو اس کے نفعی عمل سے پورا کیا جائے گا)“

ابو محمد بیان کرتے ہیں میں نہیں جانتا کہ حماد کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع روایت کیا ہو۔ ابو محمد سے کہا گیا یہ صحیح ہے؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

تخریج: [مسند دارمی۔ ۱/ ۳۱۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۲۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ نے نبی ﷺ کے صحابی سے تمیم داری کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كَتَبَتْ لَهُ كَامِلَةً وَإِنْ كَانَ فِيهَا نَقْصَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَمِلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ ثُمَّ الرَّكَاةُ ثُمَّ الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ))

قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ حَمَادٍ۔ قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ صَحَّ هَذَا قَالَ إِي

تخریج: [مسند أحمد ۵/ ۷۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۲۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے فرمایا: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ جن جن عبادات میں اس سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھے اس عبادت سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور

(۲۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ۔ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ۔ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِذَّنَهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَ تَمَّ))

اگر وہ مجھ سے پناہ پکڑے تو میں ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں نے کبھی اپنے کسی فعل میں تردد نہیں کیا جو میں نے کرنا ہوتا ہے سوائے مومن کی جان قبض کرنے سے۔ کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں بھی ناپسند کرتا ہوں کہ ایسا کام کروں جس کو وہ نہیں چاہتا۔“

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب التواضع۔ ۶۵۰۲]

تشریح: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی یعنی نیک آدمی کی علامت و نشانی بیان کی ہے کہ وہ نیکی کی راہ پر چلتے چلتے یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام اعضاء کو مکمل طور پر میرے سپرد کر دیتا ہے کسی چیز کو دیکھنے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ کسی بات کو سننے سے پہلے سوچتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے؟۔ الغرض اسی طرح تمام اعضاء و جوارح کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کا پابند بنا دیتا ہے۔ لہذا اہل وحدۃ الوجود کا اس حدیث سے اپنے باطل عقیدہ و نظریہ پر استدلال کرنا غلط ہے۔ کیونکہ مخلوق جہاں تک بھی پہنچ جائے اللہ تعالیٰ کا جزء اور حصہ نہیں ہو سکتی۔

جیسا کہ سورۃ اخلاص اور دوسری قرآنی آیات اور احادیث اس پر شاہد و دال ہیں۔

تشہد کی فضیلت

فَضْلُ التَّشْهَدِ

۲۱۵۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ پس آپ کہتے تھے ”سب درود و ظنیۃ اللہ کے لیے ہیں اور سب عجز و نیاز اور سب صدقات و خیرات بھی۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی۔ اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“ اور ابن ربیع کی روایت میں ہے کہ ”جیسے ہمیں قرآن سکھاتے تھے۔“

(۲۱۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔ لَمَّا كَانَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُبَارَكِ الْكَافٍ الصَّلَواتِ الطَّيِّبَاتِ لِلَّهِ۔ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمَيْحٍ ((كَمَا يُعَلِّمُنَا

(الْقُرْآنَ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب التشہد فی الصلاة۔ ۴۰۳]

تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کی فضیلت

۲۱۶۔ نافع بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (تشہد) میں بیٹھے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔ اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور اس پر اپنی نظر رکھتے تھے پھر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وہ شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے یعنی شہادت کی انگلی۔“

فَضْلُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ فِي التَّشْهَدِ
(۲۱۶) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَ أَشَارَ بِإصْبَعِهِ وَ اتَّبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَابَةَ))

تخریج: [مسند أحمد: ۱۱۹/۲۔ (روایت حسن ہے۔ انشاء اللہ)]

تشہد میں نمازی کے ”اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ“ کہنے کی فضیلت

فَضْلُ قَوْلِ الْمُصَلِّي فِي التَّشْهَدِ
((اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ))

۲۱۷۔ شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم کہتے تھے سلام ہو جبریل پر، میکائیل پر، فلاں پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا ”بے شک اللہ ہی سلام ہے پس جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ کہے نسب درود وغنیہ اللہ کے لیے ہیں سب عجز و نیاز اور سب صدقے خیرات بھی۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ پس بے شک جب تم اس کو کہو گے تو وہ دعا زمین و آسمان میں اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی“ میں اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

(۲۱۷) عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَ ميكَائيلَ اَلسَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَانْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ اَلسَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ اَلصَّلَوَاتُ وَ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ))

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب التشهد فی الآخرة۔ ۸۳۱]

تشہد میں نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور

اس کی کیفیت کا بیان

۲۱۸۔ حکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں کوئی ہدیہ نہ دوں؟ بے شک نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پس ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آپ پر سلام کہنے کی کیفیت تو معلوم ہے تو ہم آپ پر صلاۃ کیسے پڑھیں؟ تو آپ نے فرمایا ”تم کہو: ”اللہی! رحم و کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح کہ آپ نے رحم و کرم فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم کی آل پر۔ بے شک آپ ہیں تعریف کے لائق اور بزرگی والے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے برکت کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بے شک آپ ہیں تعریف کے لائق بزرگی والے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ ۶۳۵۷]

تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے دعا پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي

التَّشَهُّدِ وَكَيْفِيَّتُهَا

(۲۱۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيتُ كَعْبُ بْنَ عَجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَجَ عَلَيْنَا فُلُقْنًا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَدُ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((فُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

فَضْلُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ

التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

(۲۱۹) عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: ((كَيْفَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ أَتَشَهُّدُ وَأَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، اَمَّا اِنِّيْ لَا اُحْسِنُ ذِكْرَكَ وَلَا ذِكْرَكَ مُعَاذٍ لِّقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((حَوْلَهَا لَنُذْنِدُنْ))

۲۱۹۔ ابوصالح ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی سے کہا ”آپ نماز میں کیسے (دعا) کہتے ہیں؟“ اس نے کہا کہ میں تشہد پڑھتا ہوں تو کہتا ہوں اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے آپ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ البتہ میں آپ کی اور معاذ کی گنگناہٹ اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ (یعنی آپ کیا پڑھتے ہیں مجھے پتہ نہیں) آپ نے فرمایا ”ہم بھی قریب قریب یہی کہتے ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة۔ باب تخفیف الصلاة ۷۹۲]

۲۲۰۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ نے فرمایا ”کہو! الہی! میں نے ظلم کیے اپنی جان پر ظلم بہت۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ تو مجھے اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی بخشے والا مہربان ہے۔“

(۲۲۰) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي۔ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام۔ ۸۳۳]

۲۲۱۔ محمد بن ابی عاتشہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ پکڑے۔ جہنم اور قبر کے عذاب سے زندگی و موت کے فتنہ سے اور مسیح و دجال کے شر سے۔“

(۲۲۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَاتِشَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُدِ الْآخِرِ: فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يستعاذ منه في الصلاة]

فرض نماز کے بعد اذکار کی فضیلت

فَضْلُ الْأَذْكَارِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

الْمَكْتُوبَةِ ((بَعْدَ التَّسْلِيمِ))

۲۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اور یہ حدیث تہمید کی ہے) فقراء، مہاجرین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا بلند درجات اور دائمی نعمتوں کے مستحق تو مال دار لوگ ہو گئے آپ نے فرمایا ”وہ کیسے؟“ انہوں نے عرض کیا: وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں جب کہ ہم صدقہ نہیں کرتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہیں جب کہ ہم غلام آزاد نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جس کے ذریعے سے تم اپنے سے

(۲۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: (وَهَذَا حَدِيثٌ قُتِبَتْ) أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ اتُّوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ۔ فَقَالَ: ((وَمَا ذَٰلِكَ؟)) قَالُوا: يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلِّيُ، وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَ يَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَ يُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَلَا أَعَلَّمَكُمُ شَيْئًا

پہلے والے لوگوں کو پالو اور اپنے بعد آنے والوں سے آگے بڑھ جاؤ؟ اور پھر تم سے زیادہ افضل کوئی نہ ہو مگر وہی شخص جو تمہاری ہی طرح کرے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! ایسا عمل ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم ہر نماز کے بعد ۳۳-۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔“

ابوصالح (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) کہتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا ہمارے مال دار بھائیوں نے یہ وظیفہ سن لیا ہے جس پر ہم نے عمل شروع کیا تھا پس انہوں نے بھی اسی طرح عمل کر لیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔“

اور اسی حدیث میں یہ الفاظ ہیں ”اللہ کی تسبیح تینتیس مرتبہ اللہ کی حمد تینتیس مرتبہ اور اللہ کی بڑائی تینتیس مرتبہ کر۔“

تَنْدِرُكُونُ بِهِ مَنْ سَبَّحَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ؟ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَسْبِقُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً))

قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَرَجَعَ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ))

وَلِيَّ هَذِهِ الْحَدِيثِ ((تُسَبِّحُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ.....))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان باب الذكر بعد الصلاة - و صحیح مسلم۔ کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة]

۲۲۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد ۳۳-۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔“ پس ایک انصاری کو خواب آیا کہ کسی نے اس سے پوچھا کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ نے ۳۳-۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے کہا ہاں۔ تو اس نے کہا تم تینوں کلمات اور لا الہ الا اللہ پچیس پچیس مرتبہ پڑھو۔ انصاری نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ نے فرمایا ”ٹھیک ہے ایسا ہی کرو۔“

(۲۲۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرْنَا أَنْ تُسَبِّحَ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ)) قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْأَنْبَاءِ فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوا هَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُمْ فَقَدْ أَعْلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ:

(افْعَلُوا)

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات، باب منه (فی فضل التسبیح والتحمید والتکبیر فی دبر الصلوات وعند النوم) ۳۴۱۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَلَكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ)) وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

۲۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ”سبحان اللہ“ ۳۳ مرتبہ ”الحمد لله“ اور ۳۳ مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتا ہے یہ ننانوے مرتبہ ہو گیا پھر سو کی گنتی پوری کرتے ہوئے پڑھتا ہے۔ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور وہی لائق حمد و ثناء ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة]

نماز کے بعد کے ایسے کلمات جن کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا

(۲۲۵) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَغِيبُ قَائِلُهُنَّ (أَوْ قَاعِلُهُنَّ) دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْنُونَةٍ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً))

۲۲۵۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”ہر فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں کہ ان کا پڑھنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ تینتیس مرتبہ ”سبحان اللہ“ اور تینتیس مرتبہ ”الحمد لله“ اور چونتیس مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہنا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة]

نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد لله اور اللہ اکبر کہنے کی فضیلت

(۲۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۲۲۶۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

نے فرمایا ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا“ وہ آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہے۔ تو یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں لیکن میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔ اور دوسری یہ کہ سوتے وقت تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ زبان پر تو سو ہیں لیکن میزان میں ایک ہزار ہیں“ صحابی کہتے ہیں کہ البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ انہیں اپنے ہاتھ پر شمار کرتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے آسان ہیں جبکہ اس پر عمل کرنے والے قلیل ہیں؟ آپ نے فرمایا ”تم میں سے کسی ایک کے پاس سوتے وقت شیطان آتا ہے اور یہ تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو سلا دیتا ہے۔ اور نماز کے وقت اس کے پاس آتا ہے تو ان تسبیحات پڑھنے سے پہلے اس کو کوئی کام یاد دلا دیتا ہے اور وہ نماز کے بعد کی تسبیحات نہیں کر پاتا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی التسییح عند النوم۔ ۵۰۶۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر رحیم و شفیق ہے کہ بظاہر معمولی اعمال اور وظائف پر بہت زیادہ اجر و ثواب رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو افعال خیر میں سبقت حاصل کرنے کی توفیق دے (آمین)۔

ہاتھ پر تسبیح پڑھنے کی فضیلت

۲۲۷۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو تسبیح کرتے ہوئے دیکھا۔
اور ابو داؤد کی روایت میں زائد بات یہ ہے کہ ”دائیں ہاتھ سے تسبیح کرتے ہوئے دیکھا۔“

فَضْلُ عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

(۲۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ: ((زَادَ بِيَمِينِهِ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسییح بالید۔ ۳۳۸۶۔ و سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب التسییح بالحصی (روایت صحیح ہے۔)]

۲۲۸۔ سیرہ رحمہ اللہ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ تکبیر و تقدیس اور جہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کا خیال رکھیں یعنی پڑھتی رہیں اور انگلیوں پر پڑھیں کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو بولنے کے لیے کہا جائے گا۔

(۲۲۸) عَنْ سِيرَةِ أَخْبَرْتَهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يُرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَ أَنْ يَتَّقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَلَهُنَّ مَسْنُوْلَاتٌ مُسْتَقْفَاتٌ۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب التنبیح بالحصی ۱۵۰۱ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے) (اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن غریب اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں اور ابن حجر نے حسن قرار دیا ہے اور حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے ہانی بن عثمان اور حمیدہ بنت یاسران دونوں کو ذہبی اور نووی وغیرہما نے ثقہ قرار دیا ہے اور ان کی حدیث حسن درجہ سے کم نہیں ہے]

تفسیر: تمام اذکار و تسبیحات دائیں ہاتھ پر کرنی چاہئیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے جیسا کہ باب میں مذکور حدیث عبد اللہ بن عمرو رحمہما سے واضح اور عیاں ہے۔ لہذا دونوں وغیرہ کی تسبیحوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تمام اعمال و اذکار مسنونہ انداز اور مسنون طریقہ سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

کیونکہ اعمال کی قبولیت کے لیے اخلاص کے ساتھ ساتھ اطاعت رسول اور اتباع سنت شرط ہے۔ (وہا اللہ التوفیق)

فَضْلُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ

غَيْرِهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ

فضیلت

۲۲۹۔ مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ ہمیں یہ کلمات ایسے سکھاتے تھے جیسے کتابت سیکھی جاتی تھی۔ ”اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں لکھی عمر (بڑھاپے وغیرہ) سے اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دنیا اور عذاب قبر سے۔“

(۲۲۹) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تُرِكَ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْقَبْرِ))

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ سعد رحمہ اللہ اپنی اولاد کو یہ کلمات ایسے سکھاتے تھے جیسے بچوں کو استاد کتابت سکھاتا ہے۔ اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

وَلَمْ يَرْوَاهُ الْبُخَارِيُّ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ ذُبَرِ الصَّلَاةِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنۃ الدنیا۔ ۶۳۹۰ و صحیح

البخاری۔ کتاب الجہاد والسریر۔ باب ما یتعوذ من الجبن]

فَضْلُ ((اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ)) بَعْدَ
نماز کے بعد ”اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ
وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ“ پڑھنے کی فضیلت
الصَّلَاةِ

۲۳۰۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دودفعہ فرمایا ”معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں“ پھر فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا ترک نہ کرنا اسے ضرور پڑھنا اے اللہ! تو اپنا ذکر کرنے اور اپنا شکر ادا کرنے اور اپنی اچھے انداز سے عبادت ادا کرنے میں میری مدد فرما۔“ معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد الصنابحی کو یہی وصیت کی اور انہوں نے اپنے شاگرد ابو عبد الرحمن کو اس کی وصیت کی۔

(۲۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ)) فَقَالَ: ((أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ)) وَ أَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِحِيُّ وَ أَوْصَى بِهِ الصَّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار۔ ۱۵۲۲۔ (روایت صحیح ہے)]

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ
ہر نماز کے بعد قرآن کی آخری دو سورتیں
پڑھنے کی فضیلت

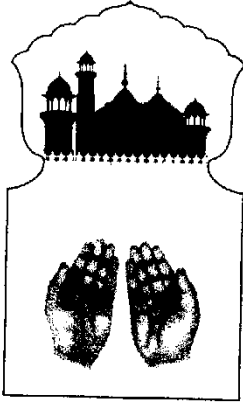
۲۳۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم فرمایا۔“

(۲۳۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار۔ ۱۵۲۳۔ (روایت حسن ہے)]



باب نمبر 4



کتاب الجنائز
جنائز کا بیان

صفحہ نمبر 195 تا 269

کتاب الجنائز وما يتقدمها من مرض وطب ورقى وغيره فصل سؤال العفو والعافية

جنازہ اور اس سے پہلے پیش آمدہ امور بیماری، علاج، دم وغیرہ کے مسائل

عفو و عافیت مانگنے کی فضیلت

۲۳۲۔ ابومالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرماتے۔ ”اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔“

اور اس کے بعد والی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا ”کیا اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے رب سے کیسے مانگوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ”اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق دے اور آپ نے اپنے ہاتھ کی چار انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا ”یہ (چار) کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت (کی بھلائی) جمع کر دیں گے۔“

(۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

وَلِي الرِّوَايَةِ الَّتِي بَعْدَهَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا إِبْهَامَهُ۔ ((لَئِنْ هُوَ لَا تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح

والدعاء۔ ۲۶۹۷]

۲۳۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا (عباس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا ”عافیت کی دعا کثرت سے کیا کرو۔“

(۲۳۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَمِّهِ: ((اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ))

تخریج: [المستدرک للحاکم: ۵۲۹/۱۔ روایت صحیح ہے۔]

۲۳۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا ”اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا ”تم کہو: اے اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرما دے۔“

(۲۳۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَدْعُو قَالَ: ((تَقُولِينَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية۔ ۳۸۵۔ (یہ روایت منقطع ہے۔ عبد اللہ بن بریدہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے۔)]

فَضْلُ التَّوَادُدِ وَالتَّزَاوُرِ وَالْمُشَارَكَةِ
فِي الْأَلَمِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

مومنوں کی باہمی محبت و ملاقات اور دکھ درد میں
مشارکت کی فضیلت

۲۳۵۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومنوں کی باہم رحم کرنے اور محبت و شفقت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جب اس کا ایک عضو بیمار یا تکلیف میں ہو تو اس کی وجہ سے تمام جسم بیدار اور بخار کی کیفیت سے دوچار رہتا ہے۔“

اور مسلم کے اندر مذکورہ روایت اس طرح ہے مومنوں کی محبت اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور باہمی شفقت کی مثال (ایک جسم کی مانند ہے)۔“

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے ”تمام مومن باہم محبت کرنے“ رحم کرنے اور ہمدردی کرنے والے ہیں۔“

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ”تمام مومن ایک آدمی کی طرح ہیں اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کا سارا جسم بخار اور بیداری کی کیفیت سے دوچار رہتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الناس والبہائم ۶۰۱۱۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب تراحم المومنین وتعاطفہم]

مریض کی عیادت کی فضیلت

۲۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا کسی دینی بھائی کی ملاقات کی تو ایک منادی کرنے والا اس کو ندا دیتا ہے کہ تو اچھا ہو گیا اور تیرا چلنا اچھا ہو گیا ہے اور تو نے اپنی جگہ جنت میں بنالی ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارة الإخوان۔ ۲۰۰۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

۲۳۷۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے تازہ پھول کو چننے میں مصروف ہوتا ہے“ آپ سے پوچھا گیا اللہ کے رسول ﷺ! ”خُرْفَةُ الْجَنَّةِ“ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”اس کے تازہ پھل چٹا۔“

(۲۳۷) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ: ((جَنَاهَا)).

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض]

۲۳۸۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو کوئی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک اللہ کی رحمت میں رہتا ہے۔ پس جب وہ مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (اللہ تعالیٰ کی رحمت) میں ڈوب جاتا ہے۔“

(۲۳۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْوَضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا))

تخریج: [مسند أحمد: ۳/۳۰۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: ان احادیث میں مریض کی عیادت اور بیمار پرسی کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور رحمت میں ڈوبنے کا مطلب ہے کہ عیادت کرنے والا جب تک مریض کی دلجوئی کے لیے اس کے پاس بیٹھا رہتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہوتا ہے۔

۲۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہیں کی! انسان کہے گا میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا؟ (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہو جاتی) ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا وہ کہے گا میرے رب! میں تجھے کس طرح کھانا کھلاتا؟ جب کہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے علم نہیں تھا

(۲۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ! وَ كَيْفَ أَطْعِمُكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمَهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ

کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟ آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تو نے مجھے پانی نہیں پلایا وہ کہے گا، میرے رب! میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟ تو تو تمام جہانوں کا رب ہے اللہ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تو نے نہیں جانا کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا۔“

اَسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَا اَنْ تَسْقِيهِ اَمَّا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض]

تشریح: اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی خدمت کرنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا اور اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے اور وہ اس کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔ اس میں الہی حاجات کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

تکلیف میں مبتلا کو دیکھ کر کیا کہے

مَا يَقُولُ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ

۲۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کسی کو بیماری میں مبتلا دیکھے تو یہ دعاء پڑھے۔“ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس بیماری سے جس میں آپ کو مبتلا کیا عافیت دی اور مجھے بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ پس جب وہ یہ کہے گا تو اس نے اس نعمت (صحت) کا شکر ادا کیا۔“

(۲۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ أَحَدًا فِي بَلَاءٍ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ كَانَ شُكْرًا بِتِلْكَ النِّعْمَةِ))

تخریج: [كشف الاستار (زوائد البزار): ۳ / ۳۱۱۸ - (روایت حسن ہے)]

تشریح: صحت و تندرستی ہزار نعمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ صحت و تندرستی لوگوں کے سر پر ایسا تاج ہے جو صرف بیمار لوگوں کو نظر آتا ہے۔ اس لیے بیمار لوگوں کو دیکھ کر نعمت صحت کی قدر اور زیادہ ہو جاتی ہے لہذا اس وقت دعا کے ذریعے سے اللہ کی حمد و شکر کرے، لیکن بیمار کو سنا کر نہیں تاکہ اس کی دل شکنی نہ ہو۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ لِلْمَرِيضِ عِنْدَ الْعِيَادَةِ

مزان پر سی کے وقت مریض کے لیے دعا کی فضیلت

(۲۴۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ - سَبْعَ مَرَّاتٍ - ((أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ

۲۴۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ کہتے۔ ”میں عرش عظیم کے رب اللہ عظیم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ

تھے شفا دے۔“ اگر اس کی زندگی باقی ہوتی تو اس کو اس تکلیف سے عافیت مل جاتی۔

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يُّشْفِكَ)) كَانِ
كَانَ فِيْ اَجَلِهِ تَاْخِيْرٌ عُوْفَى مِنْ وَجَعِهِ۔

تخریج: [الأدب المفرد: ۵۳۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

مومن کے لیے امراض و مصائب پر صبر کرنے اور راضی ہونے کی فضیلت

فَضْلُ الْأَمْرَاضِ وَالْمَصَائِبِ
لِلْمُؤْمِنِ وَالَّذِي يَصْبِرُ وَيَرْضَى

اور بیماری کے وقت صبر کی فضیلت

فَضْلُ الصَّبْرِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے بھوک پیاس سے، مال و جان اور بھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور سچی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

((وَلَنُلَاقِيَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْعُوفِ وَالْجُوعِ وَتَقْصُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالْقَمَرَاتِ وَيُبَشِّرُ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ۝ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ)) [البقرة ۱۵۵-۱۵۷]

عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا دو اچھے بدلے ہیں، اور ایک اچھی چیز زائد ہے صبر کرنے والوں کے لیے یعنی دو اچھے بدلے ”الصلوة“ اور الرحمة“ ہیں اور زائد چیز سے مراد ہدایت ہے۔ (تفسیر قرطبی)

قَالَ عُمَرُ فِي هَذِهِ آيَةِ: نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَ نِعْمَتِ الْعَلَاقَةِ لِلصَّابِرِينَ۔ يَعْنِي بِالْعِدْلَيْنِ الصَّلَاةَ وَالرَّحْمَةَ وَ بِالْعَلَاقَةِ الْهُدَى أَنْظِرْ تَفْسِيرَ الْقُرْطَبِيِّ

صبر کرنے والوں کے لیے نصرت و مدد کی ضمانت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیوں نہیں اگر تم صبر و پرہیزگاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آجائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پہنچے ہزار فرشتوں سے کرے گا“ جو نشان زدہ ہوں گے اور یہ تو محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمینان قلب کے لیے ہے ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔“

ضَمَانُ النَّصْرِ وَالْمَدَدِ لِلصَّابِرِينَ
وَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فُورِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ [آل عمران: ۱۲۵-۱۲۶]

دُشمنوں کے مکرو فریب سے حفاظت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکرو فریب تمہیں کچھ نقصان نہیں دے گا۔“

صبر و یقین سے امامت حاصل ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم نے ان میں سے چوکنے والوں کو ان کے صبر کیا تھا ایسے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔“

صبر کرنے والوں کا ناپ تول کے بغیر اجر و ثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جائے گا۔“

اور فرمایا: ”اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

اور فرمایا: ”اور صبر کرو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

صبر کرنے والوں کے لیے جنت کی کامیابی اور فرشتوں کے سلام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بھی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیئے جائیں گے جہاں انہیں دعاء سلام پہنچایا جائے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے آج انہیں ان کے اس صبر کا بدلہ دے دیا ہے کہ وہ خاطر خواہ اپنی مراد کو پہنچ چکے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس

الْحِفْظُ مِنْ كَيْدِ الْأَعْدَاءِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ [آل عمران: ۱۲۰]

بِالصَّبْرِ وَالْيَقِينِ تَنَالُ الْإِمَامَةَ

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ﴾

[السجدة: ۲۴]

أَجْرُ الصَّابِرِينَ بِغَيْرِ مِيزَانٍ وَلَا

مِكَيَالٍ

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوفَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ۱۰]

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ﴾

[آل عمران: ۱۴۶]

وَقَالَ: ﴿وَأَصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

[الأنفال: ۴۶]

فَوْزُهُمْ بِالْجَنَّةِ وَالْفَلَاحِ وَسَلَامٍ

الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرَّةَ بِمَا صَبَرُوا وَيَلْقَوْنَ فِيهَا تَحِيَةً وَسَلَامًا﴾

[الفرقان: ۷۵]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [المؤمنون: ۱۱۱]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ

آئیں گے کہیں گے سلامتی ہو، صبر کے بدلے۔ اس دارِ آخرت کا کیا ہی بدلہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔“

اور فرمایا: ”اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو۔ تاکہ تم مراد کو پہنچو۔“

صبر کرنے والوں کے لیے دگنا اجر و ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا اجر دیئے جائیں گے۔“

صبر مغفرت (درگزر کرنے) کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے (ایک کام) ہے۔“

تنبیہ: مذکورہ آیات میں صبر کی تلقین اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ“ (الرعد ۲۲) ”اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کے لیے صبر کرتے ہیں۔“

صبر کی فضیلت میں احادیث بھی بہت زیادہ ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں

۲۳۲۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا تو آپ نے انہیں دے دیا انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے انہیں پھر دیا۔ آپ سے انہوں

مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ“ (الرعد: ۲۳-۲۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُؤْتِيَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ- الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (العنکبوت: ۵۸-۵۹)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [آل عمران: ۲۰۰]

يُضَاعَفُ الْأَجْرُ لِلصَّابِرِينَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا﴾ [القصص: ۵۳]

الصَّبْرُ مَعَ الْمَغْفِرَةِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ [الشورى: ۴۳]

تنبیہ: مذکورہ آیات میں صبر کی تلقین اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ“ (الرعد ۲۲) ”اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کے لیے صبر کرتے ہیں۔“

أَمَّا الْأَحَادِيثُ فَبِیْ فَضْلِ الصَّبْرِ فَكَثِيرَةٌ أَيْضًا مِنْهَا

(۲۴۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ

فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ لَقَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَكُنْ أَخِيرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنْ الصَّبْرِ))

نے پھر سوال کیا تو آپ نے انہیں دے دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ ”میرے پاس جو کچھ بھی آتا ہے میں وہ تم سے بچا کر نہیں رکھتا۔ اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستغفار عن المسئلة - و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ، باب فضل التعفف والصبر]

صبر روشنی ہے

الصَّبْرُ ضِيَاءٌ

۲۴۳۔ ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”طہارت (پاکیزگی) نصف ایمان ہے۔ (یعنی اجر و ثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے) اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان خالی جگہ کو بھر دیتا ہے۔ نماز روشنی ہے اور صدقہ دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تیرے لیے دلیل ہے۔ یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ ہر ایک روزانہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے۔ پس وہ اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔“

(۲۴۳) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّهَوْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعَ نَفْسَهُ لِمَعِيْقِهَا أَوْ مُوْبِقِهَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء]

مرض و آزمائش اور مصیبت وغیرہ پر صبر کرنے کی

أَمَّا فَضْلُ الْمَرَضِ وَالْبَلَاءِ

فضیلت

وَالْمُصِيبَةِ وَغَيْرِهِمْ وَالصَّبْرُ عَلَيْهِمْ

اور مومن کے ہر حال میں خیر و بھلائی ہے

الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

۲۴۴۔ صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۲۴۴) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

”مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے ہر کام میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے اور یہ چیز صرف مومن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو خوشحالی نصیب ہو تو وہ شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ (صبر) اس کے لیے بہتر ہے۔“

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ - إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ - وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ - إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ - وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب المومن امرہ کلہ خیر]

آزمائش مقام و مرتبہ کے مطابق ہوتی ہے

الْبَلَاءُ عَلَى حَسَبِ الْمَنْزِلَةِ

۲۴۵- مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں سے سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا ”سب سے سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر ان سے کم درجہ والوں کی پھر ان سے کم درجہ والوں کی۔ پس آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی۔ اگر دین میں کمزور ہے تو اس کی دینی حالت کے مطابق آزمائش ہوگی۔ آدمی ہمیشہ آزمائش سے دوچار رہتا ہے۔ حتیٰ کہ آزمائش اس کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے۔“

(۲۴۵) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مَثَلُ فَيَتَلٰى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتَرُكَّهُ يَمِيشُ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزہد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء۔ سنن ابن ماجہ۔ أبواب الفتن۔ باب الصبر علی البلاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۲۴۶- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر رکھا تو میں نے بخار کی گرمی کی شدت لحاف کے اوپر سے بھی محسوس کی۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کس قدر یہ آپ پر سخت ہے تو آپ نے فرمایا ”ہمارا یہی معاملہ ہے ہماری آزمائش بھی دینی ہے اور ہمارے لیے اجر بھی دگنا ہے“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں

(۲۴۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرًّا بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللَّحَافِ - فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! مَا أَشَدُّهَا عَلَيْكَ قَالَ: ((أَنَا كَذَلِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْأُجْرُ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ

سے سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”انبیاء کی“ میں نے عرض کیا ”پھر کون؟“ آپ نے فرمایا: ”پھر نیک لوگ ضرور ان میں سے ایک فقر میں یہاں تک مبتلا کیا جاتا تھا کہ اس کے پاس ایک چادر کے سوا کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔ جس سے وہ گزارا کرتا تھا۔ وہ آزمائش میں اتنا خوش ہوتا تھا جیسے تم میں سے کوئی آرام میں خوش ہوتا ہے۔“

بَلَاءٌ؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ))۔ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الصَّالِحُونَ۔ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا الْعَبَاةَ يُحَوِّيهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرَحُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ))۔

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الفتن، باب الصبر علی البلاء۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ دین میں آزمائش شرط ہے جس قدر کوئی دین میں پختہ ہوگا۔ اسی قدر آزمائشوں سے دوچار ہوگا سب سے زیادہ آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے۔ پھر درجہ بدرجہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ جیسے ارشاد ہے: ﴿أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يَتَذَكَّرُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ﴾ (العنکبوت: ۱) ”کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے؟“ اور اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا: ﴿وَلَكِنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَهْدِيَةً﴾ (الفتح: ۲۳) ”تو کبھی بھی اللہ کے قاعدے کو بدلتا ہوا نہ پائے گا۔“ لہذا آزمائش کی خواہش و تمنا تو نہیں ہونی چاہیے لیکن جب آجائے تو صبر و رضا سے کام لینا چاہیے۔

جیسے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ تھا۔ (واللہ اعلم)

۲۳۷۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آپ کی بیماری کے وقت آیا آپ کو سخت بخار تھا۔ میں نے کہا آپ کو سخت بخار ہے اور میں نے کہا آپ کو سخت بخار اس لیے ہے کہ آپ کے لیے دگنا اجر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں کسی مسلمان کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس سے گناہوں کو ایسے گراتا ہے (معاف کر دیتا ہے) جیسے درخت کے خشک پتے گرتے ہیں۔“

(۲۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا وَ قُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَ عُكًا شَدِيدًا قُلْتُ: إِنَّ ذَاكَ بَأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ۔ قَالَ: ((أَجَلَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاتَ اللَّهُ عَنْهُ عَطَايَاهُ كَمَا تُحَاتُ وَ رَقُّ الشَّجَرِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب شدة المرض]

۲۳۸۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزماتا ہے۔ پس جو صبر کرے اس کے لیے صبر ہے۔ (اس کا اجر و ثواب ہے) اور جو بے صبری کا اظہار کرے تو اس کے لیے بے صبری ہے۔“

(۲۴۸) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزَعَ فَلَهُ الْجَزَعُ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/۳۲۹ - (روایت صحیح ہے۔)]

(۲۴۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَفَّى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ))

۲۳۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ اپنے بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب اللہ اپنے کسی بندے کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا اس سے دنیا میں روک لیتا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پوری سزا دے گا۔“ آپ نے فرمایا ”بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے۔ اور اللہ کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس جو اس میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی کا اظہار کرتا ہے تو اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء]

(۲۵۰) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكُونُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ الْمَنْزِلَةُ الرَّافِعَةُ مَا يَنَالُهَا بِعَمَلٍ، كَمَا يَزَالُ اللَّهُ يَتَلَبَّهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتَّى يَمْلِكَهُ إِيَّاهُ))

۲۵۰۔ ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بندے کے لیے اللہ کے ہاں ایک بلند مرتبہ ہوتا ہے جس کو وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا۔ پس اللہ اس کو ایسے امور میں مبتلا کرتا رہتا ہے جو اس کو ناپسند ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو اسی مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔“

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ۱۰/۶۱۰۰ - (روایت حسن ہے۔)]

(۲۵۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَسَارَ أَبَا الْجُبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ))

۲۵۱۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی نے ابو الجباب سعید بن یسار کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو کسی مرض سے دوچار کر دیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارة المرض۔ و صحیح مسلم،

کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فی ما یصیبه من مرض أو حزن]

۲۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، فکر و غم اور تکلیف پہنچتی ہے۔ حتیٰ کہ کاٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔“

(۲۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی۔ باب ماجاء فی کفارة المرض۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فی ما یصیبه من مرض أو حزن]

۲۵۳۔ اسود بیان کرتے ہیں قریش کے چند نوجوان عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس منی میں آئے تو وہ ہنس رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کون سی چیز تمہیں ہنسا رہی ہے؟ انہوں نے کہا فلاں آدمی خیمے کی رسی پر گرا قریب تھا کہ اس کی گردن یا آنکھ ضائع ہو جاتی۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مت ہنسو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ”جب مسلمان کو کوئی کاٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلے اس کا ایک درجہ لکھ دیتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔“

(۲۵۳) عَنِ الْأُسُودِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتِي وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يَضْحَكُكُمْ؟ قَالُوا: فَلَانٌ خَرَّ عَلَى طَبِّ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ. فَقَالَتْ: لَا تَضْحَكُوا. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا قُوَّهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَ مُحِيتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فی ما یصیبه من مرض أو حزن۔ ۲۵۷۲]

۲۵۴۔ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی۔ جبکہ میں بیمار تھی۔ تو آپ نے فرمایا ”ام العلاء! خوش ہو جا اگر مسلمان بیمار ہو جائے تو اللہ اس تکلیف کے ذریعہ اس کے گناہ اس طرح دور فرما دیتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔“

(۲۵۴) عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ: ((أَبْشِرِي يَا أُمُّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَذْهَبُ النَّارُ حَتَّى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب عیادة النساء۔ (روایت حسن ہے۔)]

۲۵۵۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے

(۲۵۵) عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأُسُودِ قَالَ: أَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

بچا لیا گیا، خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا۔ اور جو مصیبت میں مبتلا کیا گیا تو اس نے صبر کیا تو تعجب کی بات ہے۔“

((إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُتِبَ الْفِتْنُ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُتِبَ الْفِتْنُ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُتِبَ الْفِتْنُ، وَلَكِنْ ابْتُلِيَ قَصَبَرٌ قَوَاهَا))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب النهی عن السعی فی الفتنہ۔ (روایت حسن ہے۔)]

۲۵۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن جہنم والوں میں سے ایک آدمی لایا جائے گا، جس نے تمام دنیا والوں میں سے سب سے زیادہ خوشحالی اور ناز و نعم سے زندگی بسر کی ہوگی۔ پس اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی خیر بھی دیکھی ہے؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ کہے گا نہیں۔ اللہ کی قسم! اے میرے رب! اور اہل جنت میں سے ایک آدمی لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ بد حال اور مصیبتوں سے دو چار رہا ہوگا پس اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا (یعنی جنت کی سیر کرائی جائے گی) پھر کہا جائے گا اے ابن آدم! تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تجھے شدت سے واسطہ پڑا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں اللہ کی قسم! اے میرے رب! میں نے کبھی کوئی تکلیف اور شدت نہیں دیکھی۔“

(۲۵۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُؤْتَى بِأَنعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ! وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّبِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ! مَا مَرَّبِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین وأحكامهم، باب صبغ أنعم أهل الدنيا في النار] ۲۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن کی مثال کھیتی جیسی ہے اس کو ہوا ہمیشہ ادھر ادھر مائل کرتی رہتی ہے۔ اور مومن کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق کی مثال اس چاول کے پودے جیسی ہے جو حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

(۲۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ الْأَرْضُ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین وأحكامهم، باب مثل المؤمن كالزراع و مثل الكافر كشجرة الأرض]

مرگی کی بیماری پر صبر کرنے کی فضیلت

۲۵۸۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں ضرور دکھائیں۔ انہوں نے کہا یہ سیاہ فام عورت نبی ﷺ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں نگلی ہو جاتی ہوں۔ آپ اللہ سے میرے لیے دعا کریں آپ نے فرمایا ”اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تجھے صحت و عافیت دے۔“ تو وہ کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں پس آپ یہ دعا کریں کہ میں نگلی نہ ہوا کروں۔ پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔

عطاء بن ابی رباح نے مجھے بتایا کہ انہوں نے اس ام زفر عورت کو کعبہ کے غلاف کے پاس دیکھا تھا وہ لمبی سیاہ فام عورت تھی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الريح۔ و صحیح مسلم۔

کتاب البر والصلة۔ باب ثواب المؤمن فیما یصیبه من مرض]

فَضْلُ مَنْ ذَهَبَ بَصْرُهُ إِذَا احْتَسَبَ
وَصَبَرَ

۲۵۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ نے فرمایا جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں تو وہ صبر کرے تو میں اس کو ان کے بدلے جنت دوں گا۔“ مراد دو آنکھیں ہیں۔

(۲۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوِضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيدُ عَيْنَيْهِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من ذهب بصره]

۲۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جس آدمی کی آنکھیں لے لوں پس وہ صبر کرے اور ثواب کی نیت کرے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب و بدلہ پر راضی نہیں ہوتا۔“

(۲۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء فی ذهاب البصر]

تشریح: جس حدیث میں یہ الفاظ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی جو حدیث رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں اس کو حدیث قدسی کہتے ہیں۔ اس میں مشہور کتاب الاتحافات الصنیعة بالأحادیث القدسیة ہے جو شیخ عبدالرؤف المناوی کی تالیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ۲۷۲ احادیث قدسیہ جمع کی ہیں۔

(۲۶۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي
۲۶۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھوں کے درد کی وجہ سے میری عیادت کی۔

تخریج: [سنن أبی داود، کتاب الجنائز، باب العیادة من الرمد]

(۲۶۲) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ
۲۶۲۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میری آنکھوں میں
بْنِ أَرْقَمَ يَقُولُ: رَمَدَتْ عَيْنِي۔ فَعَادَنِي
تکلیف تھی تو نبی ﷺ نے میری عیادت کی اور فرمایا: ”زید! اگر
النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ
تیری آنکھیں نہ ہوتیں تو تو کیا کرتا؟)) میں نے عرض کیا صبر کرتا
لَمَّا بِهَا كَيْفَ كُنْتُ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: كُنْتُ
اور ثواب کی نیت رکھتا تو آپ نے فرمایا ”اگر آپ کی آنکھیں نہ
أَصْبِرُ وَأُحْتَسِبُ۔ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لَمَّا
ہوتیں اور آپ صبر کرتے اور ثواب کی نیت رکھتے تو آپ کا ثواب
بِهِمَا ثُمَّ صَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ كَانَ ثَوَابُكَ
جنت ہوتا۔“
(الجنة))

تخریج: [الأدب المفرد للإمام البخاری: ۵۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

بخاری کی فضیلت

فَضْلُ الْحُمَى

۲۶۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام
السائب یا ام المسیب نامی عورت کے پاس آئے اور اس کی
عیادت کرتے ہوئے فرمایا ”ام السائب! یا ام المسیب! آپ کو کیا
ہے کہ آپ کانپ رہی ہیں؟“ انہوں نے کہا بخار ہے اللہ اس میں
برکت نہ کرے۔ آپ نے فرمایا ”بخار کو گالی مت دو بے شک وہ
بنی آدم کے گناہ ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو لے
جاتی ہے۔“

(۲۶۳) حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ
الْمُسَيْبِ۔ فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟ يَا أُمُّ السَّائِبِ!
أَوْ يَا أُمِّ الْمُسَيْبِ! تَزْفِرِينَ؟)) قَالَتْ:
الْحُمَى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا۔ فَقَالَ: ((لَا
تَسِي الْحُمَى۔ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ عَطَايَا بَنِي
آدَمَ كَمَا يَذْهِبُ الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَدِيدِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الرقی، باب الحمی تذهب الخطایا]

بخاری کی فضیلت کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح اثر ”جو مرفوع کے حکم میں ہے“

۲۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ”کوئی تکلیف (ادب المفرد کی روایت کے مطابق بیماری) مجھے بخار سے زیادہ محبوب نہیں کیونکہ بخار آدم کے بیٹے کے ایک ایک جوڑ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ ہر جوڑ کی تکلیف پر اجر و ثواب کا ایک حصہ عطا فرما دیتا ہے۔“

اثر صحيح عن أبي هريرة في فضل الحمى ((لَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ))
(۲۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ ((مَآئِنُ وَجَعٍ وَفِي رِوَايَةِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ: مَآئِنُ مَرَضٍ) يُصِيبُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَى لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْ أَيْنِ آدَمَ، وَإِنَّ اللَّهَ يُعْطِي كُلَّ مَفْصِلٍ قِسْطًا مِنَ الْأَجْرِ))

تخریج: [مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۲۳۲۔ الأدب المفرد للإمام البخاری ۵۰۳۔ (روایت صحیح ہے۔ اور حکم مرفوع ہے۔)

۲۶۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بخار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ”کون؟“ اس نے کہا ”ام ملام۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اہل قباء کی طرف جانے کا حکم دیا۔ پس اہل قباء بخار میں مبتلا ہو گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بخار کی شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا ”تم کیا چاہتے ہو۔ اگر تم چاہو کہ میں اللہ سے تمہارے لیے دعا کروں۔ تو وہ آپ کو اس بخار سے نجات دے گا۔ اور اگر تم چاہو کہ وہ تمہارے لیے پاک ہونے کا ذریعہ بنے۔“ تو انہوں نے کہا: وہ کیا (بخار) ایسا کرے گا؟ آپ نے فرمایا ”ہاں“ تو وہ کہنے لگے پھر اس بخار کو رہنے دیجئے۔ اور ابن حبان کی روایت میں ہے: ”انہوں نے کہا بلکہ یہ گناہوں کے پاک ہونے کا ذریعہ ہو۔“

۲۶۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَتِ الْحُمَى عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ)) قَالَتْ أُمِّ مِلِّمٍ قَالَ أَمَرَبَهَا إِلَى أَهْلِ قَبَاءَ فَكَفُّوا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللَّهُ فَأَتَوْهُ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ ((مَا شِئْتُمْ)) إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَدْعُو اللَّهَ لَكُمْ فَيَكْشِفَهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ طَهُورًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَفْعَلْ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالُوا: لَدَعْنَاهَا۔ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حَبَّانٍ ((قَالُوا: بَلْ تَكُونُ طَهُورًا))

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۱۶۔ ابن حبان ۷۰۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

۲۶۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے اس سے پوچھا ”کیا

(۲۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ

کبھی ام ملام نے تجھے پکڑا ہے؟“ اس نے پوچھا! ام ملام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گرمی جو گوشت اور جلد کے درمیان ہوتی ہے۔“ اس نے کہا: مجھے کبھی بخار نہیں ہوا۔ آپ نے پوچھا ”تم کبھی صداع میں مبتلا ہوئے ہو؟“ اس نے پوچھا صداع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”شدید سردرد“ اس نے کہا: مجھے کبھی سردرد نہیں ہوا۔ جب وہ اعرابی چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جس نے جہنمی دیکھا ہو وہ اسے دیکھ لے۔“

ﷺ: ((هَلْ أَخَذْتُكُم مِّلْدَمٌ قَطُّ؟)) قَالَ: وَمَا مِّلْدَمٌ؟ قَالَ: ((حَرٌّ يَكُونُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ)) قَالَ: مَا وَجَدْتُ هَذَا قَطُّ۔ قَالَ: ((كَهَلْ أَخَذَكَ الصَّدَاعُ قَطُّ؟)) قَالَ: وَمَا هَذَا الصَّدَاعُ؟ قَالَ: ((عَرَقٌ يَضْرِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ فِي رَأْسِهِ)) قَالَ: مَا وَجَدْتُ هَذَا قَطُّ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))

تخریج: [مسند أحمد: ۲/۳۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۲۶۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْحُمَى حَقٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ))
۲۶۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”بخار ہر مومن کی آگ کا حصہ ہے۔“

تخریج: [مسند بزار: ۷۶۵۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

تشریح: مومن کی آگ بخار ہے اس میں مبتلا ہونے والا مومن جہنم کی آگ سے بچ جاتا ہے۔

(۲۶۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ وَهُوَ وَجَعٌ بِهِ الْحُمَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أُمِّ مِّلْدَمٍ)) قَالَتْ امْرَأَةٌ: نَعَمْ فَلَمَعَتْهَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَلْعَنِهَا لِأَنَّهَا تَغْسِلُ أَوْ تُدْهَبُ ذُنُوبَ بَنِي آدَمَ كَمَا يُدْهَبُ الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَبْدُ))
۲۶۸۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے پاس آئے جبکہ وہ بخار کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا تھیں۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا ”تم بخار میں مبتلا ہو؟“ انہوں نے کہا ہاں پس اس نے اس (بخار) پر لعنت کی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا ”بخار کو لعنت نہ کر۔ کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہ ایسے دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل پیکل دور کرتی ہے۔“

تخریج: [المستدرک للحاکم: ۱/۷۳۔ دیکھئے سلسلۃ الأحادیث الصحیحة، ۱۴۱۳ھ۔ (اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

تشریح: صحت و تندرستی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اس کی قدر کرنی چاہیے یعنی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے شوق و محنت سے اس کی عبادات بجالانی چاہئیں۔ اکثر لوگ اس نعمت کے بارے میں خسارہ میں واقع ہیں۔ یعنی ان کو اس نعمت کا کما حقہ احساس نہیں ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نِعْمَتَانِ مَغْبُوءٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ“ (صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی ﷺ لا عیش الا عیش الآخرة) ”دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کے بارے میں خسارہ میں واقع ہیں۔ صحت و تندرستی اور فراغت۔“

اس لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت و تندرستی مانگنی چاہیے۔ جیسا کہ صبح و شام کے اذکار میں دعا ہے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَلْکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ“ (صحیح الترغیب والترہیب۔ کتاب الجنائز۔ الترغیب فی سؤال العفو والعافیة) ”کہاے اللہ میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں“

ان ابواب میں وارد شدہ احادیث کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ اگر تکلیف و بیماری آجائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور گناہوں کا کفارہ سمجھتے ہوئے خندہ پیشانی سے قبول کرنا چاہیے اور بے صبری و گھبراہٹ کا مظاہرہ کرنے کی بجائے صبر و استقامت سے کام کرنا چاہیے کیوں کہ تکلیف تو جب اللہ چاہے گا دور ہوگی لیکن جب تک یہ تکلیف و مصیبت موجود ہے اس وقت تک اس کے ذریعہ گناہ معاف ہونے اور بلندی درجات جیسے فوائد و ثمرات سے تو محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امور و احوال میں ہم سب کو اخلاص و استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

فَضْلُ الطَّاعُونَ (لِیَعْنِی الْمَوْتُ) طاعون بیماری سے موت واقع ہونے کی فضیلت

((فِیْہِ))

۲۶۹۔ حصہ بنت سیرین کہتی ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کی وفات کیسے ہوئی؟ میں نے کہا طاعون (بیماری) سے تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”طاعون ہر مسلمان کی شہادت ہے۔“ (یعنی طاعون سے مرنے والا مرتبہ شہادت پر فائز ہو جاتا ہے۔)

(۲۶۹) حَدَّثَنِیْ حَفْصَةُ بِنْتُ سَیْرِنْ قَالَتْ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَحْيَى بْنُ مَاتٍ؟ (وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: يَمَّ مَاتَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرَةَ؟) قُلْتُ: مِنَ الطَّاعُونِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الطب، باب ما ذکر فی الطاعون۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب بیان الشهداء]

طاعون وغیرہ سے مرنے والے کی فضیلت لیکن تین

شروط کے ساتھ

فَضْلُ مَنْ مَاتَ بِالطَّاعُونِ لِكِنْ بِشُرُوطٍ ثَلَاثَةٍ

۲۷۰۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کی بابت پوچھا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا ”وہ ایک عذاب تھا۔ اللہ اس کو جس پر چاہتا مسلط کر دیتا تھا پس اللہ نے مومنوں کے لیے اس کو رحمت بنا دیا پس جو آدمی بھی طاعون زدہ شہر میں مصر کرتے ہوئے اور یہ

(۲۷۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا مَرَّ مِنْ

اعتقاد رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے کہ مجھے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے لکھی ہے۔ تو ایسے شخص کو شہید کا اجر و ثواب ملے گا۔“

عَبْدُ يَقَعُ الطَّاعُونَ قِيمَتُكَ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا
يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَهُ اللَّهُ لَهُ - إِلَّا
كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الطب، باب أجر الصابر علی الطاعون]

پیٹ یا طاعون وغیرہ کے مرض سے مرنے والے کی
فضیلت

فَضْلُ مَنْ مَاتَ بِدَاءِ الْبُطْنِ أَوْ
الطَّاعُونِ أَوْ غَيْرِهِمَا

۲۷۱۔ جامع بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن یسار سے سنا اس نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ سلیمان بن مرد اور خالد بن عرفطہ نے ایک آدی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری میں فوت ہوا تھا۔ پس دونوں نے خواہش کی کہ کاش کہ وہ اس کے جنازہ میں شامل ہوتے، ان میں سے ایک نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ”جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے تو اس کو عذاب قبر نہیں ہوتا۔“ تو دوسرے نے تصدیق کی کہ واقعی آپ نے یہ فرمایا ہے۔

(۲۷۱) أَخْبَرَنِي جَامِعُ بْنُ شَدَادٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا وَ سَلِيمَانُ ابْنُ صُرَيْدٍ وَ خَالِدُ بْنُ
عُرْفُطَةَ لَذَكَّرُوا أَنَّ رَجُلًا تَوَفَّى مَاتَ بِبَطْنِهِ
فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ
جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَلَمْ يَقُلْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَمُتْهُ بَطْنُهُ لَمْ
يُعَذَّبْ فِي قَبْرِه)) فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى -

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب من قتله بطنه۔ ابن حبان ۷۲۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۲۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہداء پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) طاعون کی بیماری سے مرنے والا۔ (۲) پیٹ کی بیماری سے مرنے والا۔ (۳) غرق ہونے والا۔ (۴) دیوار و عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا۔ (۵) اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔“

(۲۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ:
الْمُطْعَمُونَ وَالْمَبْطُونُونَ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ:
(وَمَنْ مَاتَ بِالْبُطْنِ وَهُوَ شَهِيدٌ) وَالْغَرِيقُ
وَصَاحِبُ الْهَلْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الشهادة سبع سوى القتل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الإمامة۔ باب بیان الشهداء]

طاعون اس امت کے مومنین کے لیے

الطَّاعُونَ لِمُؤْمِنِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً
وَشَهَادَةً

رحمت و شہادت ہے

۲۷۳۔ ابو نصیرہ مسلم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

(۲۷۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ أَبِي نَصِيرَةَ

اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عسیب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جبریل علیہ السلام میرے پاس بخار اور طاعون بیماری لے کر آئے تو میں نے بخار کو مدینہ منورہ کے لیے روک لیا اور طاعون کو شام کے علاقہ میں روانہ کر دیا پس طاعون میری امت کے لیے شفاء اور رحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔“

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَسِيبٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحُمَى وَالطَّاعُونِ فَأَمْسَكْتُ الْحُمَى بِالْمَدِينَةِ وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ- فَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِّأُمَّتِي وَرَحْمَةٌ لَهُمْ وَرِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِينَ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۸۱ - (روایت حسن ہے۔)]

۲۷۴- ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت کا فنا ہونا طعن (نیزوں کے زخم) اور طاعون سے ہے“ عرض کیا گیا اللہ کے رسول ﷺ! طعن تو معلوم ہے طاعون کیا ہے؟ فرمایا ”زخم“ ایک روایت میں ہے ”طعن تمہارے دشمن جنوں کی طرف سے زخم ہے۔ اور ہر ایک (یعنی طعن اور طاعون سے مرنے والا) شہید ہے۔“

(۲۷۴) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ كَمَا الطَّاعُونُ؟ قَالَ: ((وَحَزْ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((طَعْنٌ)) أَعْدَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَفِي كُلِّ شَهْدَاءٍ))

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۹۵ - (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: حدیث کا مطلب ہے کہ میری امت میں اکثر اموات جہاد فی سبیل اللہ میں دشمن کے ہاتھوں اور طاعون کی بیماری کے ساتھ ہوں گی اور دونوں طریقہ سے فوت ہونے والے شہداء ہیں۔

کیا طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید میدان جہاد میں شہید ہونے والے کے برابر ہے

هَلْ يَلْتَحِقُ شَهِيدُ الطَّاعُونِ بِشَهِيدِ الْمَعْرِكَةِ

۲۷۵- عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہداء فی سبیل اللہ اور اپنے بستروں پر فوت ہونے والے طاعون سے مرنے والوں کے بارے میں اپنے رب کے ہاں جھگڑا کر س گے۔ شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ بھی ہماری طرح قتل ہوئے۔ اور بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کہ ہماری طرح بستر پر فوت ہوئے۔ پس ہمارا رب فرمائے گا کہ ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کے

(۲۷۵) عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُتَخَصَّمُ الشَّهْدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى قُرُوشِهِمْ إِلَى رَبَّنَا فِي الدِّينِ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشَّهْدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى قُرُوشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى قُرُوشِهِمْ كَمَا مَتْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا انْظُرُوا إِلَيَّ جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشَبَّهَ

جَرَّاحُهُمْ جِرَاحُ الْمُقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَ
مَعَهُمْ فَإِذَا جَرَّاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ))

ساتھ ملتے ہیں تو وہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔ پس
ان کے زخم تو مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب مسألة الشهادة - (روایت حسن ہے۔)]

الْمَرِيضُ يُكْتَبُ لَهُ مِثْلُ عَمَلِهِ إِذَا
كَانَ حَسَنَ الْعِبَادَةِ

مریض کو بیمار ہونے کی صورت میں تندرستی کی حالت
میں کیے جانے والے اچھے اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے

(۲۷۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ
السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ
وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيزيد بن أبي كُبَيْشَةَ فِي
سَفَرٍ فَكَانَ يَزِيدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ
أَبُو بُرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ
سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا
صَحِيحًا))

۲۷۶۔ ابو اسماعیل ابراہیم سلکسی بیان کرتے ہیں کہ میں نے
ابو بردہ سے سنا جب وہ اور یزید بن ابوکبشہ سفر میں تھے اور یزید
سفر میں روزے رکھ رہے تھے تو ابو بردہ نے اس سے کہا میں نے
ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی
بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لیے مقیم و تندرست ہونے کی حالت
میں کیے جانے والے اعمال کی مثل ثواب لکھا جاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب يكتب للمسافر مثل ما كان يعمل في الإقامة]

(۲۷۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يُتَلَى بِنَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ الْحَفَظَةَ الَّذِينَ يَحْفَظُونَ أَكْتُبُوا
لِعَبْدِي فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ))

۲۷۷۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”جب کوئی مسلمان کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو
اللہ تعالیٰ حفاظت پر مامور فرشتوں کو فرماتا ہے۔ تم میرے بندے
کے نامہ اعمال میں ہر رات اور ہر دن کا عمل تحریر کرتے رہو (جو وہ
تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا)“

اور ایک روایت میں ہے ”جب آدمی اچھے طریقہ سے عبادت کرتا
ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ (میرے
بندے کے رات و دن کے اعمال لکھتے رہو)“

(لِلْمَلِكِ.....))

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۱۹۳ / ۲۰۳ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الرُّقِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کرنے کی فضیلت

(۲۷۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ

۲۷۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے کچھ

صحابہ کرام قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران اس قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو انہوں نے صحابہ کرام سے دریافت کیا کیا تمہارے پاس دوا ہے یا کوئی دم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ نے کہا تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی۔ اور ہم دم نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے لیے کوئی معاوضہ مقرر نہیں کریں گے؟ پس انہوں نے صحابہ کرام کے لیے بکریوں کا ایک گلہ مقرر کیا تو پھر ایک صحابی نے سورۃ فاتحہ پڑھی، پھونک مار کر دم کیا تو مریض شفا یاب ہو گیا۔ تو انہوں نے بکریاں دیں تو صحابہ کرام نے کہا ہم انہیں نہیں لیں گے حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ سے پوچھ لیں۔ پس انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ مسکرا دیئے اور فرمایا ”تجھے کس نے معلوم کرایا کہ وہ دم ہے؟ تم وہ بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی رکھو۔“

عَنْ أَنَسٍ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَلَمْ يَقْرُؤْهُمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لُدَّ سَيْدٌ أُولَئِكَ، فَقَالُوا: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ؟ فَقَالُوا: إِنَّا لَمْ تَقْرُؤْنَا، وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا. فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُرَاقَهُ وَيَتَفَلَّ، فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ، فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ: ((وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ)).

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الرقی بفاتحة الكتاب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب جواز أخذ الأجرة على الرقية]

فَضْلُ النَّقْثِ بِالْمُعَوَّذَاتِ عِنْدَ الْوَجَعِ

۲۷۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ”نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ کو معوذات سے دم کرتے تھے۔ پس جب آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں آپ پر یہ سورتیں پڑھتی اور برکت کے حصول کے لیے آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی۔“

(۲۷۹) عَنْ عَائِشَةَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَ يَنْقُثُ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَ أَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب رقية المريض بالمعوذات والنقث۔ ۲۱۹۲]

مریض کا اپنی درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر دعائیہ کلمات کہنے کی فضیلت

فَضْلُ وَضْعِ يَدِ الْمَرِيضِ عَلَى مَوَاضِعِ الْأَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ بِكَلِمَاتٍ

۲۸۰۔ عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

(۲۸۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ

نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں اپنے جسم میں درد محسوس کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا ”جسم میں درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین دفعہ بسم اللہ پڑھ۔ اور سات مرتبہ ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاطِرُ“ پڑھ۔ ”میں پناہ لیتا ہوں اللہ اور اس کی قدرت کی ہر اس چیز سے جسے میں پاتا ہوں اور اس سے بچتا چاہتا ہوں۔“

اور ابو داؤد وغیرہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ“ ”میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی ہر اس تکلیف سے جسے میں پاتا ہوں۔“
تو میں نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف رفع کر دی پس اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتا رہتا ہوں۔

أَنَّهُ شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ۔ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُعُ يَدُكَ عَلَى الذِّئِ تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاطِرُ))

وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ وَغَيْرِهِ ((أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ)) قَالَ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ بِي فَلَئِنْ أَرَزَلْتُ أَمْرِي أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب کیف الرقی]

نظر وغیرہ کا دم

۲۸۱۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہو جاتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے۔ اور کہتے ”بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِئِ عَیْنٍ“ ”اس اللہ کے نام سے (دم کرتا ہوں) جو آپ کو شفا دے گا“ آپ کو ہر بیماری سے شفا دے گا اور ہر حاسد کے حسد اور ہر بری نظر والے کے شر سے بچائے گا۔“

الرَّقِیَّةُ مِنَ الْعَيْنِ وَغَيْرِهَا

(۲۸۱) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِیْلُ۔ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِئِ عَیْنٍ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام۔ باب الطب والمرض والرقی]

۲۸۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیا کرتے تھے کہ میں نظر کا دم کروں۔“

(۲۸۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَأْمُرُنِیْ أَنْ أُسْتَرْقِیَ مِنَ الْعَیْنِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين]

۲۸۳۔ ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا نبی ﷺ نے آلِ حزم کو سانپ (ڈسنے) کا دم کرنے کی اجازت دی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا: ”کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی کی اولاد کو کمزور دیکھتا ہوں کیا ان کو فقر و فاقہ کا مسئلہ ہے“ اس نے کہا: نہیں۔ ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ان کو دم کرو“ اسماء کہتی ہے میں نے آپ پر دم پیش کیا (یعنی اس کے الفاظ سنائے) تو آپ نے فرمایا (درست ہے) ”ان کو دم کرو“

(۲۸۳) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لآلِ حَزْمٍ فِي رُقِيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ((مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصَيِّهُمُ الْحَاجَّةُ)) قَالَتْ: لَا وَلَٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ. قَالَ: ((ارْقِيهِمْ)) قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((ارْقِيهِمْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين]

نظر سے کیسے بچا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو نے اپنے باغ میں جاتے وقت کیوں نہ کہا: اللہ نے جو چاہا ہونے والا ہے۔ کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔“

۲۸۴۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا اے محمد (ﷺ)! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچاتی ہے ہر نفس کی شرارت سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔ اللہ آپ کو شفا دے گا اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں۔“

(الکھف: ۳۹)

(۲۸۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا! اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَنِ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِيكَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی]

۲۸۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دم کیا کرتے تھے اور فرماتے ”تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے ”میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر

(۲۸۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ

اللَّهِ النَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ))۔

شیطان اور موزی جانور سے اور ہر بری نظر سے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأنبياء، باب يزفون، النسلان في المشي]

فَضْلٌ مَنْ تَرَكَ الرَّقَى وَالْغَى

دم اور داغنے سے بچنے والے کی فضیلت

۲۸۶۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں پس کسی نبی کے ساتھ جماعت تھی کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا اور کسی نبی کے ساتھ دس آدمی اور کسی نبی کے ساتھ پانچ اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ ناگہاں ایک بہت بڑی جماعت تھی میں نے کہا: جبریل (علیہ السلام) یہ میری امت ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ افق کی طرف دیکھیں تو ناگہاں ایک بہت بڑی جماعت تھی تو کہا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے آگے ستر ہزار ایسے ہیں کہ ان کا حساب ہے نہ ان پر عذاب۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا وہ داغ دیتے تھے نہ دم کراتے تھے اور نہ ہی بدشگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔“ تو عکاشہ بن محسن کھڑے ہو کر کہنے لگے آپ اللہ سے دعا کریں سو وہ مجھے ان (ستر ہزار) میں شامل کرے۔ فرمایا: ”اے اللہ! اس کو ان میں شامل کر دے۔“ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر لے۔ آپ نے فرمایا: ”اس بارے میں عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔“

اور بخاری کی ایک روایت ہے ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرا اس کے ساتھ ایک آدمی تھا اور ایک نبی کے ساتھ دو آدمی تھے۔ اور ایک نبی کے ساتھ جماعت تھی اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔“ (آگے حدیث پہلے کی طرح ہے)

(۲۸۶) حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَجَدْتُ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشْرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمِّي قَالَ لَا وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ. قُلْتُ: وَ لِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ))۔ لَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مُحِصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيْضًا ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ.....)) الْوَحْدِ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب۔ و صحیح

البخاری۔ کتاب الطب۔ باب من لم یرق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی دخول

طوائف من المسلمین.....]

(۲۸۷) عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا رَأَى رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَلَيْهِ وَعُمَرَةُ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَلَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى أَكْتُوبُ فَنَزَلَتْ عَلَيَّ الْمَلَائِكَةُ لَعَادَ))

۲۸۷۔ مطرف بیان کرتے ہیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا میں تجھے ایک حدیث بیان کرتا ہوں شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے آپ کو نفع دے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا پھر اس سے منع نہیں کیا۔ (حج و عمرہ جمع کرنے سے) حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ اور اس بارے میں قرآن بھی نازل نہیں ہوا جو اس (حج و عمرہ کو جمع کرنے) سے منع کرے۔ اور تحقیق مجھ پر سلام کیا جاتا تھا حتیٰ کہ میں داغ دینے لگا تو مجھ پر سلام کہنا چھوڑ دیا گیا۔ پھر میں نے داغ نہ کو ترک کر دیا تو سلام کا عمل دوبارہ شروع ہو گیا۔

اور طایسی اور یحییٰ کی روایت میں ہے ”کہ مجھ پر سلام کیا جاتا تھا“ پس جب میں داغ دینے لگا مجھ پر سلام آنا بند ہو گیا پھر جب میں نے آگ سے داغ ترک کر دیا تو فرشتوں کی طرف سے دوبارہ سلام شروع ہو گیا۔“

وَفِي رَوَايَةِ الطَّيَالِيسِيِّ وَالْيَحْيَيْيَّيْنِ ((وَأَنَّهُ قَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ فَلَمَّا أَكْتُوبُ انْقَطَعَ عَنِّي فَلَمَّا تَرَكْتُ عَادَ إِلَيَّ بِعَنَى الْمَلَائِكَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج۔ باب جواز التمتع]

۲۸۸۔ عمار بن مغیرہ بن شعبہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے داغ دیا یا دم کرایا۔ تو وہ توکل سے بری ہو گیا (یعنی اس کا توکل سے کوئی تعلق نہیں)۔“

(۲۸۸) عَنْ عِمَارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكْتَوَى أَوْ اسْتَرْفَى لَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الطب، باب ماجاء فی کراهیة الرقية]

۲۸۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ”نبی ﷺ نے داغ دینے سے منع فرمایا پس ہم نے (علاج کے لیے) داغ دیا تو ہمیں کوئی فائدہ ہوا نہ کوئی کامیابی۔“

(۲۸۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكُمَى، فَأَكْتُوبُنَا، لَمَّا أَفْلَحْنَا وَلَا أَتَجَحَّنْ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الطب، باب فی الکمی]

(۲۹۰) حَدِيثُ جَابِرٍ مَرْفُوعًا ((إِنْ كَانَ ۲۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ”اگر

فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَمَنْ شَرَطَهُ
مِنْهُمْ أَوْ شَرِبَهُ غَسَلَ أَوْ لَدَعَهُ بِنَارٍ تُوَافِقُ
الدَّاءَ وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ))

تمہاری دواؤں میں سے کسی دوا میں کوئی فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں
’بچھنی لگانے یا شہد پینے یا آگ سے داغ دینے‘ میں ہے۔ جب
یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا لیکن میں داغ دینا پسند نہیں
کرتا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الدعاء بالعسل وقول الله تعالى فيه شفاء للناس
وصحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب لكل داء دواء واستحباب التداوی]

تشریح: بچھنی لگانے یا سگی لگوانے سے مراد وہ طریقہ علاج ہے جس کے ذریعے سے مریض کے جسم سے خون نکالا
جاتا ہے جب خون کا دباؤ زیادہ ہو یا خون فاسد ہو چکا ہو۔ آگ سے داغنے سے مراد بھی ایک طریقہ علاج ہے۔ کہ
مریض کے زخم سے جاری خون روکنے کے لیے زخم یا پھوڑے پھنسی کو لوہا وغیرہ گرم کر کے داغا جاتا ہے بوقت ضرورت یہ
علاج جائز ہیں۔ لیکن ایمان کے اعلیٰ درجہ و مرتبہ کے خلاف ہیں۔

ابواب الجنائز

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہر جان موت کا ذائقہ چکھنے والی ہے اور
قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے پس
جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے
بے شک وہ کامیاب ہو گیا۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
وَأَنَّا مُتَوَفُونَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن
زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾
(آل عمران: ۱۸۵)

اچھے اعمال والے کی لمبی عمر کی فضیلت اور موت کی تمنا
کرنے کی ممانعت

فَضْلُ طُولِ الْعُمْرِ لِمَنْ حَسَنَ عَمَلُهُ
وَالنَّهْيُ عَنِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

۲۹۱۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ یہ ان میں سے ہے جو
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان فرمایا کہ آپ نے فرمایا
”تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے نہ ہی قبل از وقت موت
آنے کی دعا کرے کیونکہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو
جاتا ہے اور مومن کی زیادہ عمر اس کی نیکی کو زیادہ کرتی ہے۔“

(۲۹۱) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا
خَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -
فَلَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا
يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ، إِنَّهُ إِذَا مَاتَ
أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ
عُمُرَهُ إِلَّا خَيْرًا))

۲۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”کسی کا عمل اس کو ہرگز جنت میں داخل نہیں کرے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا ”میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ ڈھانپ دے پس اعتدال اختیار کرو اور اللہ کا قرب چاہو۔ اور تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ یا تو وہ نیکی کرنے والا ہے شاید نیکی میں بڑھ جائے گا یا برائی کرنے والا ہے شاید توبہ کر لے۔“

(۲۹۲) أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ? قَالَ: ((لَا وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ فَسَلِّدُوا وَ قَارِبُوا وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، إِنَّمَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّاهُ خَيْرًا، وَإِنَّمَا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت]

۲۹۳۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں سے بہتر کون ہے؟ فرمایا ”جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو“ اس نے پوچھا تمام لوگوں سے برا کون ہے؟ آپ نے فرمایا ”جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔“

(۲۹۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ما جاء في طول العمر للمؤمن۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

مومن کے لیے فتنہ میں واقع ہونے سے موت افضل ہے

فَضْلُ الْمَوْتِ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْوُقُوعِ فِي الْفِتْنَةِ

۲۹۴۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزوں کو مومن ناپسند کرتا ہے ایک موت کو حالانکہ موت مومن کے لیے فتنہ میں واقع ہونے سے بہتر ہے۔ اور دوسرا کم مال کو ناپسند کرتا ہے۔ حالانکہ قلت مال سے حساب بہت کم ہوگا۔“

(۲۹۴) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَ يَكْرَهُهُ قِلَّةُ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/۴۲۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

وصیت کی فضیلت

فَضْلُ الْوَصِيَّةِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم پر فرض کر دیا گیا ہے کہ جب تم میں سے

کوئی مرنے لگے اور مال چھوڑ جانا ہو۔ تو اپنے ماں باپ اور قریب داروں کے لیے اچھائی کے ساتھ وصیت کر جائے پر بیزارگوں پر یہ حق اور ثابت ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو مقرر کیا ہوا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اللہ دانا ہے بردبار۔“

۲۹۵۔ سالم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس قابل وصیت معاملہ ہو پھر تین راتیں بغیر وصیت کے گزارے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہونی چاہئے۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے یہ حدیث سنی مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری مگر میری وصیت میرے پاس موجود تھی۔

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْأَدْنَىٰ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۱۸۰﴾ (البقرة: ۱۸۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دِينَ غَيْرِ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَلِيمٌ﴾ (النساء: ۱۲)

(۲۹۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقَّ أَمْرِيءُ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَ وَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ))

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَ عِنْدِي وَصِيَّتِي۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب الحث علی الوصیة لمن له مایوصی فیہ]

فَضْلُ حُبِّ لِقَاءِ اللَّهِ خَاصَّةً عِنْدَ

کرتا

الْإِحْتِضَارِ

۲۹۶۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا یا نبی ﷺ کی کوئی اور وجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم تو موت کو ناپسند کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ”یہ مراد نہیں لیکن مومن پر جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کو اللہ کی رضامندی اور کرامت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ تو اس کو آگے آنے والی منزل سے کوئی چیز بھی محبوب

(۲۹۶) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَ مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَ كَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَ

نہیں ہوتی۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر پر جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی سزا کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ پس اس کو آگے آنے والی منزل ہر چیز سے بری لگتی ہے۔ پس وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“

إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَ عُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكِرِهَ لِقَاءِ اللَّهِ وَ كِرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه]

۲۹۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“ میں نے عرض کیا کیا موت کا ناپسند کرنا؟ (اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرنا ہے) پھر تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے نہیں۔ لیکن جب مومن کو اللہ کی رحمت اور اس کی رضوان و جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور بیشک جب کافر کو اللہ کے عذاب اور ناراضگی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔“

(۲۹۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَكْرَاهِيَةُ الْمَوْتِ؟ فَكُنَّا لَنُكْرَهُ الْمَوْتَ. فَقَالَ ((لَيْسَ كَذَلِكَ وَ لَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَ رِضْوَانِهِ وَ جَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَ سَخَطِهِ، كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ، وَ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه]

۲۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ فرماتا ہے کہ جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب بندہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔“

(۲۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ))۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول الله (يريدون أن يبدلوا كلام الله)]

فَضَّلَ الرَّجَاءَ ((حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ))
موت کے وقت اللہ سے امید اور اچھے گمان کی فضیلت

(۲۹۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ: ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ))
۲۹۹۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے ان کی وفات سے تین دن قبل سنا آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے ہر کسی کو اس حال میں موت آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھتا ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعيمها، باب في حسن الظن بالله تعالى عند الموت] (۳۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِيْ إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ))
۳۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اگر وہ اچھا گمان کرے تو اس کے لیے ایسا ہی ہے اور اگر وہ برا گمان کرے تو اس کے لیے ایسا ہی ہے۔“

تخریج: [صحیح ابن حبان: ۲۳۹۳۔ (موارد) (روایت صحیح ہے۔)]

الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ
اعمال کا اعتبار خاتمہ کے لحاظ سے ہے

(۳۰۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ؟ قَالَ: ((يُؤَلِّفُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ مَوْتِهِ))
۳۰۱۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس سے کوئی کام لیتا ہے“ انہوں نے کہا: جناب وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اس کو موت سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۱۰۶/۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۰۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمَقِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قِيلَ: وَمَا اسْتَعْمَلُهُ؟ قَالَ: ”يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مِنْ حَوْلِهِ“
۳۰۲۔ عمرو بن حنق الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب اللہ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اس سے کوئی کام لیتا ہے۔“ عرض کیا گیا وہ اس سے کیسے کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اس کی موت سے پہلے نیک اعمال اس کے سامنے آشکارا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس کے تمام پہلوؤں سے راضی ہو جاتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۲۴ - (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۰۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءَ عَنْهُمْ - قِصَّةَ الرَّجُلِ الَّذِي قَتَلَ نَفْسَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ - فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلًا أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَ يَعْمَلُ - فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلًا أَهْلُ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا))

۳۰۳۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مشرکین سے لڑائی کر رہا ہے اور سب سے زیادہ مومنوں کی طرف سے دفاع کر رہا ہے اور لڑائی کر رہا ہے۔ یہ اس آدمی کا قصہ ہے جس نے آخر میں خودکشی کر لی تھی (یہ لمبی حدیث ہے) اس کے آخر میں نبی ﷺ کے یہ الفاظ ہیں ”بے شک بندہ عمل کرتا رہتا ہے بظاہر لوگوں کے نزدیک وہ اہل جنت والے عمل ہوتے ہیں جبکہ وہ جہنم والوں میں سے ہوتا ہے اور آدمی عمل کرتا رہتا ہے بظاہر لوگوں کے نزدیک اس کے اعمال اہل جہنم والے ہوتے ہیں جبکہ وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے اعمال کا اعتبار تو خاتمہ کے لحاظ سے ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الأعمال بالخواتیم، وما يخاف منها]

(۳۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَغْلَاهُ طَابَ أَصْفَلُهُ وَإِذَا خَبَّ أَغْلَاهُ خَبَّ أَصْفَلُهُ))

۳۰۴۔ ابن جابر بیان کرتے ہیں میں نے ابو عبد رب سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اعمال کا اعتبار خاتمہ کے لحاظ سے برتن کی طرح ہے جب اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہوگا تو نیچے والا بھی اچھا ہوگا اور جب اوپر والا حصہ خراب ہوگا تو نیچے والا بھی خراب ہوگا۔“

تخریج: [صحیح ابن حبان ((موارد)): ۱۸۱۸ - (روایت حسن ہے۔)]

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى عَمَلِهِ الَّذِي مَاتَ عَلَيْهِ

ہر آدمی اپنے اس عمل کی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا تھا

(۳۰۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مِمَّا مَاتَ عَلَيْهِ))

۳۰۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ہر آدمی اس عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی تھی۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة، باب يبعث كل عبد على مِمَّا مَاتَ عَلَيْهِ]

۳۰۶۔ حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ بے شک اس نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ کسی قوم کے ساتھ عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو ساری قوم کو ہلاک کر دیتا ہے پھر وہ اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔“

(۳۰۶) أَخْبَرَنِي حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَىٰ أَعْمَالِهِمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب إذا أنزل الله بقوم عذاباً۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعيمها۔ باب الأمر بحسن الطن بالله عند الموت]

۳۰۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس دوران کہ ایک آدمی میدانِ عرفات میں وقوف کر رہا تھا (وقوف عرفات حج کا حصہ ہے) اچانک وہ اپنی سواری سے گر گیا یا اس کی سواری نے اسے گرا دیا اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو پیری کے چوں والے پانی سے غسل دو، دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اس کو حنوط (خوشبو) لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لپک کہتا ہوا اٹھے گا۔“

(۳۰۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَ مِسْكِ وَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَ لَا تُحِيطُوهُ وَ لَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن فی ثوبین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب ما یفعل بالمحرم اذا مات]

مرنے والے کو کلمہ شہادت کی تلقین کرنے کی فضیلت

فَضْلُ تَلْقِينِ الشَّهَادَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِلْمُحْتَضِرِ

۳۰۸۔ یحییٰ بن عمارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کو (موت سے قبل) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کرو۔“

(۳۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِّنُو مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لا إله إلا الله]

۳۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) سے کہا کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو میں قیامت کے

(۳۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ

دن آپ کے کلمہ پڑھنے کی گواہی دوں گا۔“ ابوطالب نے جواب دیا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش مجھے یہ کہتے ہوئے عار دلائیں گے گھبراہٹ نے اس کو کلمہ پڑھنے پر تیار کیا تو میں کلمہ پڑھ کر آپ کو خوش کر دیتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔
”آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت کرتا ہے۔“

لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ: لَوْ لَا أَنْ تُعْبِرَنِي قُرَيْشٌ - يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ (القصص ۵۶)

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان۔ باب الدلیل علی صحۃ اسلام من حضرہ الموت]

۳۱۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی تلقین کرو۔“

(۳۱۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِّنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب تلقین المیت۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اس شخص کی فضیلت جس کا وفات کے وقت سب سے آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو

فَصْلٌ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۱۱۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کا آخری کلام ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(۳۱۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین۔ (روایت حسن ہے۔)]

۳۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابواسود دہلی نے بیان کیا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے۔ پھر میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ تو آپ نے فرمایا ”جس آدمی نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا اور پھر وہ اسی پر مرا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں نے کہا ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟“ میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟“ میں نے کہا اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی

(۳۱۲) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ وَ هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَ قَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قُلْتُ: وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ))

کی ہو؟ آپ نے فرمایا ”اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو ابوذر کی ناگواری کے باوجود“

ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ یہ الفاظ بھی کہتے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائے تھے ”ابوذر کی ناگواری کے باوجود۔“
امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ موت کے وقت یا اس سے قبل جب سچی توبہ کرے اور ندامت محسوس کرے اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہے تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے۔“

قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَأِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغَمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ)) وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب الثیاب البیض۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب من مات لا یشرب باللہ شیئا دخل الجنة]

تشریح: چونکہ شرک و کفر کے علاوہ تمام گناہ قاطب معافی ہیں اس لیے ان کا ارتکاب کرنے والا جنت میں ضرور آئے گا چاہے ابتدا میں جہنم میں اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر آئے البتہ کفر و شرک پر مرنے والا ابدی ودائمی جہنمی ہے وہ کسی صورت بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، چاہے نوح علیہ السلام کا بیٹا ہو یا ابراہیم علیہ السلام کا باپ یا جناب محمد ﷺ کے سگے چچا ابوطالب و ابولہب ہوں۔ (العیاذ باللہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شرک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ (النساء: ۴۸) اور فرمایا: ”یقیناً مانو جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔“ (المائدہ: ۷۲) ہاں دنیا میں رہتے ہوئے اگر سچے دل سے توبہ کرے کہ گناہ چھوڑ دے اور اس پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ وعدہ اور عہد ہو تو اللہ پہلے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ شرک و کفر بھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری جانب سے کہہ دو کہ ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔ بالیقین اللہ سارے گناہوں کو بخشش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے۔“ (الزمر: ۵۳) اور فرمایا: ”جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشے والا مہربانی کرنے والا پائے گا۔“ (النساء: ۱۱۰)

(۳۱۳) عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَوَاءٌ يَعْزِي الْمَتَنَ الْأَوَّلَ وَهُوَ ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

۳۱۳۔ ابو بشر ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو اس حال میں مرا کہ وہ جانتا تھا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً]

موت کے وقت امید و خوف کے اجتماع کی فضیلت

فَضْلُ اجْتِمَاعِ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ

عِنْدَ الْاِحْتِضَارِ

۳۱۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس آئے جبکہ اس پر نزع کا عالم طاری تھا۔ آپ نے فرمایا۔ ”اپنے آپ کو کیسے محسوس کرتے ہو؟“ اس نے کہا۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جب ایسے موقع پر یہ دو باتیں کسی بندے کے دل میں جمع ہو جائیں تو اللہ اس کو جس چیز کی وہ امید کرتا ہے عطا کر دیتا ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے اس سے بچا لیتا ہے۔“

(۳۱۴) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ، وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ، إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))

تخریج: [جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب الرجاء باللہ والخوف بالذنب عند الموت (یہ روایت ضعیف ہے۔)] کیونکہ اس کی سند میں سیار بن حاتم راوی کے بارے میں الحافظ نے فرمایا صدوق لہ اوہام نیز عابدی رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی روایت مرسل ہے۔

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت مومن کی حالت اور اس کو خوشخبری

حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ الْاِحْتِضَارِ وَمَا

يُبَشِّرُ بِهِ

۳۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”جب مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم کے ساتھ اس کے پاس آتے ہیں اور اس کی روح سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جسم سے) نکل راضی ہونے والی راضی کی گئی۔ اللہ کی رحمت اور اس کے رزق کی طرف اور ایسے رب کی طرف جو (تجھ پر) ناراض نہیں (بلکہ راضی ہے) پس وہ روح نکلتی ہے اس کی خوشبو کستوری کی بہترین خوشبو کی طرح ہوتی ہے حتیٰ کہ فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس کو لے کر آسمان کے دروازے پر آتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کس قدر خوشبو اچھی ہے جو تمہارے پاس زمین سے آئی ہے۔ پس وہ

(۳۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِخَوِيزَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَةً عَنْكَ إِلَى رَوْحِ اللَّهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى أَتَهُ لِيَنَاقِلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوْنَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي جَاءَتْكُمُ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِزِهِ يَقْدُمُ عَلَيْهِ

اس روح کو مومنوں کی ارواح میں لاتے ہیں تو وہ اس کے آنے پر بہت خوش ہوتے ہیں اور یہ خوشی اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے جو تمہارے کسی عزیز مسافر کے گھر لوٹنے پر تمہیں ہوتی ہے پس وہ پوچھتے ہیں فلاں نے کیا کیا؟ یعنی اس کا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتے ہیں اس کو چھوڑو وہ تو دنیاوی امور ہی میں فکر مند رہتا تھا۔ پس جب وہ کہتا ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں وہ اس کو جہنم کی طرف لے گیا ہے۔ اور کافر کی موت کے وقت اس کے پاس عذاب کے فرشتے ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ تو (اس جسم سے) نکل ناراض ہونے والی ناراض کی گئی اللہ کے عذاب کی طرف۔ پس وہ روح نکلتی ہے کہ اس کی بدبو مردار سے بھی زیادہ بری ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کو زمین کے دروازے پر لاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ کس قدر بدبو دار ہے۔ پھر وہ اس کو کافروں کی ارواح میں لاتے ہیں۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب ما یلقی به المومن من الکرامة عند خروج نفسه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۳۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میت کے پاس فرشتے آتے ہیں پس اگر وہ نیک آدمی ہو تو وہ کہتے ہیں (اے روح) تو نکل۔ اے پاکیزہ جان جو پاکیزہ جسم میں تھی تو نکل تعریف کی گئی اور خوش ہو جا رحمت اور رزق کے ساتھ اور رب راضی کے ساتھ۔ پس لگا تا اس کو ایسا کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ (جسم سے) نکلتی ہے تو اس کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ پس اس (آسمان) کو اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے یہ کون ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے ”مَرَحَبًا“۔ خوش آمدید پاکیزہ جان جو پاکیزہ جسم میں تھی داخل ہو جا تعریف کی گئی اور خوش ہو جا رحمت اور رزق کے ساتھ اور راضی رب کے ساتھ۔ پس مسلسل اس کو ایسا کہا جاتا ہے حتیٰ کہ

فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا لَعَلَّ فَلَانٌ؟ مَاذَا لَعَلَّ فَلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ دَعَاؤُهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي عَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ: أَمَّا أَنَاكُمْ؟ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَآوِيَةِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمَسْحٍ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي سَاحِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنَّ فِي رِيحٍ جَفِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَتَنَ هَذِهِ الرِّيحُ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ))

(۳۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا: أَخْرِجِي أَبْتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا. فَيَقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: فَلَانٌ. فَيَقَالُ: مَرَحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً، وَأَبْشِرِي

وہ اس کو اس آسمان کی طرف لیجایا جاتا ہے جہاں اللہ ہے۔ اور جب میت برا آدمی ہو تو فرشتہ کہتا ہے (روح سے) نکل خبیث جان“ (حدیث طویل ہے) آخر میں ہے کہ ”تیرے لیے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پس اس کی روح کو آسمانوں سے چھوڑ دیا جاتا ہے پھر وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے۔“

بِرُوحٍ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا يُرَالُ يَقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يَنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءَ قَالَ: أَخْرِجْنِي أَيْتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ.....)) (الْحَدِيثُ مُطَوَّلًا وَ لَفِي آخِرِهِ ((لَهَا لَا تَفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له]

میت پر بلا آواز رونا رحمت و شفقت ہے

الْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ بِلَا صَوْتٍ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ

۳۱۷۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کی بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے آپ میرے پاس تشریف لائیں آپ نے جوابی پیغام بھیجا کہ میرا سلام پہنچاؤ اور کہو ”اللہ کے لیے ہے۔ جو اس نے لے لیا اور اسی کے لیے ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز اس کے پاس مقررہ وقت کے ساتھ ہے۔ پس اس کو چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔“ پس آپ کی بیٹی نے آپ کی طرف قسم ڈالتے ہوئے پیغام بھجوایا کہ آپ اس کے پاس ضرور آئیں تو رسول اللہ ﷺ (جانے کے لیے) کھڑے ہو گئے سعد بن عبادہ معاذ بن جبل ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ کے پاس بچہ اس حال میں لایا گیا کہ اس کی سانس اکھڑی ہوئی تھی۔ (یعنی اس کی روح قبض ہو رہی تھی) میرا خیال ہے (راوی کہتا ہے) گویا کہ وہ پرانے مشکیزے کی طرح تھی۔ پس آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے

(۳۱۷) حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُرْسِلْتُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ، فَأَتَيْنَا فَأَرْسَلَ يَقْرئُ السَّلَامَ وَ يَقُولُ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَ لَهُ مَا أَعْطَى، وَ كُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَ لْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ وَ رَجُلٌ قُرِفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَ نَفْسُهُ تَتَقَفَعُ۔ قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَهَا شَنِ۔ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ))

وَ فِي رِوَايَةٍ ((نَحْبِيبُ أَنْ ابْتِئَى قَدْ حُضِرَتْ فَأَشْهَدْنَا)) بَدَلُ مِنْ ((إِنَّ أَبْنَاءَ لِي قُبُصَ)).

عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیا؟ آپ نے فرمایا ”یہ رحمت ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھا ہے۔ اللہ اپنے مہربان بندوں پر رحم کرتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ”میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے۔“ کے بجائے ”میری بیٹی فوت ہو رہی ہے آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کے الفاظ ہیں“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ ((يعذب الميت، ببعض بكاء أهله عليه. وكتاب المرضى. باب عيادة الصبيان. و صحیح مسلم. کتاب الجنائز. باب البكاء على الميت)]

روح نکلتے وقت مومن کی کیفیت

۳۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا مومن بندہ میرے نزدیک ہر بھلائی کے مرتبے کی طرح ہے وہ اس وقت بھی میری تعریف کرتا ہے جب میں اس کے جسم سے جان قبض کر رہا ہوتا ہوں۔“

حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ خُرُوجِ رُوحِهِ

(۳۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: إِنَّ عَبْدِي الْمُؤْمِنَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ كُلِّ خَيْرٍ يَحْمَدُنِي وَأَنَا أَنْزِعُ نَفْسَهُ بَيْنَ جَنَّتَيْنِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۳۴۱/۲]

پیشانی کے پسینہ کے ساتھ موت کی فضیلت

۳۱۹۔ ابن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”مومن پیشانی کے پسینہ میں فوت ہوتا ہے۔“

فَضْلُ الْمَوْتِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ

(۳۱۹) عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ))

تخریج: [سنن النسائي. کتاب الجنائز. باب علامة موت المؤمن. وجامع الترمذی. أبواب الجنائز. باب ماجاء أنَّ المومن يموت بعرق الجبين. و سنن ابن ماجه. أبواب ماجاء فى الجنائز. باب ماجاء فى المؤمن يؤجر فى النزاع. (روایت حسن ہے۔)]

مصیبت کے وقت ”إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ کہنے اور صبر کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْإِسْتِرْجَاعِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا

جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“

۳۲۰۔ عمر بن کثیر بن ارح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن سفینہ سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ سے سنا وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو بھی آدمی مصیبت کے وقت کہے ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کا اچھا بدلہ دے تو اللہ اس کو مصیبت میں اجر بھی دیتا ہے۔ اور اس کو نعم البدل بھی عطا فرماتا ہے۔“

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ (میرے خاوند) فوت ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ دعا پڑھی تو اللہ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر رسول اللہ ﷺ عطا فرمادئے۔

اور ایک روایت میں ہے وہ کہتی ہیں جب ابوسلمہ نے وفات پائی تو میں نے کہا ابوسلمہ صحابی رسول ﷺ سے کون بہتر ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں نے یہ دعا پڑھی۔ تو میری شادی رسول اللہ ﷺ سے ہو گئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ کو نکاح کا پیغام دے کر میری طرف بھیجا میں نے عرض کیا ایک بات تو یہ ہے کہ میری بیٹی بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں غیرت (غصہ) والی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم دعا کریں گے اللہ اس کو اپنی بیٹی سے بے نیاز کر دے گا (یعنی اس کا انتظام ہو جائے گا) اور یہ کہ اس کا غصہ بھی جاتا رہے گا۔“

أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

(البقرة: ۱۵۵-۱۵۷)

(۳۲۰) أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ أَرْحَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَ أَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا- إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَ أَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا))

قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَلَّى أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

وَفِي رَوَايَةٍ قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَلَّى أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ؟ ثُمَّ عَزَمَ اللَّهُ لِي فَقُلْتُهَا قَالَتْ: فَتَرَوَجُّتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔

وَفِي رَوَايَةٍ قَالَتْ: أُرْسِلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَكَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي بِنْتًا وَ إِنَا غَيُورٌ فَقَالَ: ((أَمَّا ابْنَتُهَا فَدَعُو اللَّهَ أَنْ يُغَيِّبَهَا عَنْهَا وَ ادْعُوا اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ))۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة]

۳۲۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اگر تو مصیبت کی ابتدا ہی میں صبر کرے گا اور ثواب کی نیت رکھے گا تو میں تیرے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں۔“

(۳۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة۔ (روایت حسن ہے۔)]

بچے کی وفات پر ”انا للہ.....“ اور ”الحمد للہ“ کہنے کی

فَضْلُ الْحَمْدِ وَالِاسْتِرْجَاعِ عِنْدَ

فضیلت

فَقْدِ الْوَلَدِ

۳۲۲۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے بیٹے کو وفات دیتا ہے تو وہ فرشتوں سے پوچھتا ہے میرے بندے نے (اپنے بیٹے کی وفات پر) کیا کہا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اس نے آپ کی تعریف کی اور ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھا۔ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے کے لیے ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھو۔

(۳۲۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَبَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَ الْعَبْدِ قَالَ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا قَالَ عَبْدِي: قَالُوا: حَمْدَكَ وَاسْتَرجَعَ قَالَ ابْنُوا لَهُ بَيْتًا وَ سَمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ))

اور ترمذی شریف میں طویل قصہ کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ ”جب کسی آدمی کا لڑکا فوت ہوتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے (کی روح) کو قبض کیا؟ وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ تو اللہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا وہ کہتے ہیں جی ہاں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟“..... اس کے بعد حدیث پہلے کی طرح ہے۔

وَعِنْدَ التَّرمِذِيِّ بَعْدَ أَنْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ مُطَوَّلًا قَلِيلًا ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبِضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي! فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: قَبِضْتُمْ ثَمْرَةَ فُلَادِهِ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [سنن أبی داؤد، طرابلسی فی مسنده: ۵۰۸۔ جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب فضل المصيبة إذا احتسب۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابوشان یعنی عیسیٰ بن شان حنفی راوی ہے جس کے بارے میں الحافظ نے ”التقريب“ میں ذکر کیا ہے کہ وہ لین الحدیث ہے جبکہ ضحاک بن عبدالرحمن بن عریز کی ابوموسیٰ سے ملاقات ثابت نہیں۔)]

میت کے پاس کون سی کلام اور دعاء کرنا مستحب ہے

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ الْمَيِّتِ

وَمَا يَدْعَى بِهِ

۳۲۳۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم کسی بیمار یا قریب الموت شخص کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہا کرو کیونکہ تم جو کچھ کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔“

ام سلمہ کہتی ہیں جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نبی ﷺ کے پاس آئی تو میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ابوسلمہ فوت ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ”تو یہ کہہ اے اللہ! تو مجھے اور اس کو بخش دے۔ اور مجھے اس کا اچھا جانشین عطا فرما۔“ ام سلمہ کہتی ہیں اس کے بعد مجھے اللہ نے اس سے اچھے (محمد ﷺ) عطا فرمادیئے۔

(۳۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: ((قُولِي: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَاعْفِ عَنِّي مِنْهُ عَفْوَ حَسَنَةً)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَأَعْفِنِي اللَّهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت]

۳۲۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے جبکہ اس کی نظر کھلی تھی پس آپ نے اس کی آنکھیں بند کر دیں پھر فرمایا۔ ”جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے لگتی ہے۔“ ابوسلمہ کے گھر والے اونچی آواز سے رونے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا ”اپنے خلاف غلط بات نہ کہو۔ صرف اچھی بات کہو۔ کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ابوسلمہ کو معاف فرمادے۔ اس کا درجہ مہدیین (ہدایت یافتہ) میں بلند فرمادے اور اس کے بعد اس کے پسماندگان میں اس کا جانشین بن جا۔ اے رب العالمین! ہمیں اور اس کو معاف کر دے اور اس کی قبر کشادہ کر دے اور اس کے لیے اس کی قبر منور فرما۔“

(۳۲۴) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ، وَكَدَّ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْقُفْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاعْلِفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاعْفِرْ لَنَا وَكَهْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَالْحَسَّ كَهْ فِي قَبْرِهِ وَتَوَرُّ كَهْ فِيهِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی إغماض الميت والدعاء له إذا حضر]

تشریح: اس حدیث سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ (۱) میت کی آنکھوں کا بند کرنا۔ (۲) میت کے لیے دعا کرنا۔ (۳) قبر میں نیک کے لیے ثواب اور بد کے لیے عذاب کا ثبوت۔

فَضْلُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِينِهِ مَعَ
السَّتْرِ عَلَيْهِ

میت کو پردہ پوشی کے ساتھ غسل اور کفن دینے کی
فضیلت

(۳۲۵) عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفْرَانَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنْدُسِ وَ اسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَأَجْنَحَهُ فِيهِ أُجِرَى لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَنْسُكٍ أَسْكَنَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

۳۲۵۔ ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میت کو پردہ پوشی کے ساتھ غسل دیا (یعنی اس میں نظر آنے والی قباحت کی پردہ پوشی کی) اللہ اس کو چالیس دفعہ معاف فرمادے گا اور جس نے میت کے کفن کا انتظام کیا اللہ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا جس نے میت کی قبر کھود کر اس کو اس میں دفن کیا تو اللہ اس کے لیے اجر و ثواب جاری کرے گا گویا کہ اس نے ایک مکان قیامت تک کے لیے وقف کیا۔“

تخریج: [مستدرک حاکم: ۱/ ۳۵۲ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْيَابِ الْبَيْضِ لِلْكَفْنِ وَ
تَحْسِينِ الْكَفْنِ

سفید اور اچھے کفن کی فضیلت

(۳۲۶) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبُسُومُ مِنْ يَابِ كُمُ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَ كَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ))

۳۲۶۔ سرہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”سفید لباس پہنؤ کیونکہ وہ بہت اچھا اور بہت پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی انہی میں کفن دو۔“

تخریج: [سنن النسائي، أبواب الجنائز، باب أي الكفن خير - (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۲۷) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَلَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَبُضَ لَكَفْنٍ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَ قَبْرٍ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ، وَقَالَ

۳۲۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں اپنے ایک ایسے صحابی کا تذکرہ کیا جس کو حقیر سا کفن (کھل پردہ پوش نہیں تھا) دیا گیا اسے رات کو دفن کر دیا گیا تو نبی ﷺ نے آدمی کو رات کے وقت دفن کرنے پر ڈانٹا حتیٰ کہ اس پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے۔ (اس کے بعد دفن کیا جائے) ہاں اگر کوئی مجبور ہو جائے تو اور بات ہے۔ اور نبی ﷺ

النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَفَنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ نَفْسًا فِي تَبْتِئَةٍ أَوْ فِي تَبْتِئَةٍ أَوْ فِي تَبْتِئَةٍ))
 نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی (مسلمان) کو کفن
 دے تو اچھا کفن دے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت]
تشریح: ایک دفعہ ایک آدمی فوت ہو گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو رات کے وقت اس کا جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا اور
 آپ کو اس لیے خبر نہ دی کہ آپ کے آرام میں خلل نہ آئے۔ اس پر آپ نے شدت سے ڈانٹا اور فرمایا: رات کے وقت
 دفن نہ کرو کہ مجھے پتہ نہ چلے بلکہ مجھے اطلاع دو تا کہ میں اس کی نماز جنازہ پڑھوں اور اس کو فائدہ ہو۔ اور اچھے کفن سے
 مراد کہ کفن پورا اور صاف ستھرا ہونہ کہ قیمتی اور فضول خرچی والا۔

فَضْلُ الْمَوْتِ مَعَ الْبَرَاءَةِ مِنَ الدِّينِ قَرْضٌ سَبِيحٌ مِنْ بَرِيءِ الْمَوْتِ هُوَ فِي الْفَضِيلَةِ
 (۳۲۸) حَدِيثُ ثَوْبَانَ مَرْفُوعًا قَالَ ((مَنْ
 فَارَّقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَ هُوَ بَرِيءٌ مِنْ
 ثَلَاثِ الْكِبَرِ وَالْعُلُولِ وَاللَّيْنِ فَهُوَ فِي
 الْجَنَّةِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))
 قرض سے بریء الزمہ فوت ہونے کی فضیلت
 ۳۲۸۔ ثوبان رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا
 ”جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ تین چیزوں تکبر و خیانت
 اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا یا اس کے لیے
 جنت واجب ہوگی۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/۲۷۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]
تشریح: مرفوع سے مراد رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث ہے۔ ”غلل“ سے مراد وہ خیانت جو مال غنیمت
 جہاد کے بعد دشمن سے حاصل ہونے والے مال میں کی جائے۔

(۳۲۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((كُلُّ
 كَانَ لِي مِثْلُ أُحَدِّدُهَا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ
 عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا
 شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِلدِّينِ))
 ۳۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا ”اگر میرے پاس احد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں
 کہ تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا
 ہو سوائے اس کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھا ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ((ما يسرنى أن عندى مثل أحد هذا
 ذهباً)) و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب تغليظ عقوبة من لا يؤدى الزكاة]

الْوَصِيَّةُ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ لِمَنْ خَشِيَ
 الْمَوْتَ
 قریب المرگ شخص کی ادائیگی قرض کے لیے وصیت

(۳۳۰) عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا
 حَضَرَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الْوَفَاةَ قَالَ: لَمَّا
 ۳۳۰۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں غزوہ احد کے موقع پر میرے
 باپ نے کہا میں نے قرض ادا کرنے کے لیے وصیت کی ہے کہ نبی

ﷺ کے اصحاب میں سے میں پہلے شہید ہوں گا میرے گھر والوں میں سے رسول اللہ ﷺ کے بعد تو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے۔ مجھ پر کچھ قرض ہے وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ پس ہم نے صبح کی تو غزوہ احد میں میرا باپ پہلا شہید تھا۔ اس کے ساتھ قبر میں ایک اور آدمی بھی مدفون تھا۔ (شہدائے احد دو دو دفن کیے گئے تھے) میری طبیعت کو یہ پسند نہیں تھا کہ اس کے ساتھ دوسرا بھی ہو۔ میں نے ان کو چھ ماہ بعد نکالا تو وہ دفن ہونے والے دن کی طرح تھے سوائے کان کے (کان سے ملنے والے داڑھی کے چند بال جو زمین کی طرف تھے صرف وہی تبدیل ہوئے تھے)۔

أَرَأَيْتُ إِلَّا مَقْتُولًا لِي أَوَّلُ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا قَاقِصٌ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَبِيلٍ وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ بَنِي قَبْرِ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ، فَاسْتَخَرَجْنَاهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمٍ وَضَعْتُهُ هُنَا غَيْرَ أَذْنِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب هل يخرج الميت من القبر واللحد لعله]

وراثت کی تقسیم سے قبل میت کا قرض ادا کرنا

قَضَاءُ دَيْنِ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْيَمْرِ

۳۳۱۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کا باپ غزوہ احد میں شہید ہو گیا اس نے چھ بیٹیاں اور قرض چھوڑا جب کھجوروں کے کاٹنے کا موسم آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آ کر عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو معلوم ہے میرا والد شہید ہو گیا ہے اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گیا ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں کہ قرض خواہ موقع پر آپ کو دیکھ کر میرا لحاظ کریں گے۔ آپ نے فرمایا ”جاؤ کھجور کی تمام اقسام علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگاؤ۔“ میں نے ایسا کر کے آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اس وقت وہ مجھ سے ناراض ہونے لگے (کہ رسول اللہ ﷺ کو کیوں بلایا؟) پس جب آپ نے قرض خواہوں کا رویہ دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر اس کے اوپر بیٹھ گئے پھر فرمایا ”اپنے ساتھیوں کو بلا۔“ (قرض لینے والوں کو) پس آپ

(۳۳۱) حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَهُ جَدَاذُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ. قَالَ: ((اذهَبْ فَيُبدِرُ كُلُّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَتِهِ فَلَقَعْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ، فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ أَغْرَوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيِّنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُ أَصْحَابَكَ))، فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ

حَتَّى أَذَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدَيْ وَ أَنَا وَاللَّهُ
 رَاضٍ أَنْ يُؤَذَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدَيْ وَلَا أَرْجِعُ
 إِلَى أَخَوَاتِي تَمَرَةَ فَسَلِمَ وَاللَّهُ الْبَيَّادُرُ
 كُلُّهَا حَتَّى آتَى أَنْظَرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي عَلَيْهِ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ تَمَرَةَ
 وَاحِدَةً۔

ان کو ماپ ماپ کر دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کی
 (قرض والی) امانت ادا کر دی۔ اور میں اللہ کی قسم راضی تھا کہ اللہ
 میرے والد کی امانت اتار دے اور بے شک میں اپنی بہنوں کے
 لیے ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ اللہ کی قسم! کھجوروں کے سارے
 ڈھیر محفوظ رہے۔ حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آپ
 ﷺ بیٹھے تھے کہ گویا کہ اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قضاء الوصی دیون المیت بغیر محضر من
 الورثة و سنن النسائی، کتاب الوصایا، باب الوصیة بالثلث]

تشریح: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کا بڑھ جانا، اور قرض کا اتر جانا یہ آپ کا معجزہ ہے۔ اور معجزہ برحق ہے اور اس
 پر ایمان فرض ہے۔ لیکن اس سے نبی و رسول کا اختیار ثابت نہیں ہوتا۔ اللہ کسی نبی و رسول سے جب چاہے معجزہ ظاہر
 کرادے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کا سانپ بننا، جب اللہ تعالیٰ نے پہلی دفعہ
 موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کو سانپ بنایا تو موسیٰ علیہ السلام ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے موسیٰ خوف نہ کھا“
 (النمل: ۱۰) اسی طرح سورہ طہ آیت (۲۱) اور سورہ القصص آیت (۳۱) میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ کا رسول و
 نبی کے اختیار میں ہونا دور کی بات ہے۔ اسے تو عام طور پر پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کا کب ظہور ہوگا۔

اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا سورہ المائدہ میں ذکر فرمایا تو ہر معجزہ کے ساتھ اپنے حکم کا ذکر کیا کہ یہ سب میرے
 حکم سے ہوتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں نہیں ہوتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ عیسیٰ کے معجزات میں مردوں کا
 زندہ کرنا موجود تھا۔ لیکن اپنی والدہ کے انتقال پر اس کے پاس بے بسی سے آنسو بہاتے رہے اس کو زندہ نہ کر سکے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے معجزات، جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کا ظہور ہوتا۔ اب جہاد کے سفر میں آپ کی انگلیوں
 سے پانی نکلا لیکن مدینہ منورہ میں آپ کی پیاری بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کندھے پر مشکیزہ اٹھا کر کنوئیں سے پانی لاتیں
 آپ نے کبھی یہ تو نہیں فرمایا کہ فاطمہ میری انگلیوں سے پانی نکلتا ہے۔ آپ کہاں مشکیزہ اٹھائے پھرتی ہیں۔

اسی طرح سورہ اسراء میں ہے کہ کافروں نے رسول اللہ ﷺ سے کئی مطالبات کیے اب اگر آپ کے بس اور اختیار
 میں ہوتا تو ضرور ان کا کوئی نہ کوئی مطالبہ پورا کرتے۔ کیونکہ لوگوں کے ایمان لانے کے بارے میں آپ بہت زیادہ
 حریص اور شفیق تھے۔ لیکن آپ نے کفار مکہ کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ جواب دیا ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا
 رَسُولًا﴾ ”آپ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔“

[الاسراء: ۹۳]

اس سے ثابت ہوا کہ معجزات انبیاء و رسل علیہم السلام اور کرامات اولیاء عظام کے تصرف و اختیار میں نہیں ہوتے کہ

جب چاہیں دکھلا دیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ ان کے ظہور کا وقت و کیفیت اس کی مرضی و منشاء پر موقوف ہے۔ اہل حق و صدق کا معجزات کے بارے میں یہ موقف ہے۔ جبکہ اہل بدعت و باطل کا موقف معجزات و کرامات سے انبیاء و اولیاء کے لیے اختیارات و تصرفات کا ثبوت و اقرار ہے۔

فَضْلٌ وَكَأَيُّ دَيْنٍ الْمَيِّتِ وَلَوْ مِنْ أَجْنَبِيٍّ مِنْ غَيْرِ تَرَكَتِهِ

میت کا قرض ادا کرنے کی فضیلت خواہ وہ اجنبی ہو اور میت کے ورثہ سے نہ ہو

۳۳۲۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، تو انہوں نے عرض کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ”کیا اس پر قرض ہے؟“ انہوں نے کہا، نہیں۔ فرمایا ”کیا کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟“ انہوں نے کہا نہیں۔ پس آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، انہوں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ”کیا اس پر قرض ہے؟“ عرض کیا گیا ہاں۔ فرمایا ”کیا کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟“ انہوں نے کہا تین دینار۔ پس آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا، انہوں نے کہا آپ نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرمایا ”کوئی چیز چھوڑ گیا ہے؟“ انہوں نے کہا نہیں، فرمایا ”کیا اس پر قرض ہے؟“ انہوں نے کہا: تین دینار۔ فرمایا ”تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔“ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں اس کا قرض میرے ذمہ ہے تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۳۳۲) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: لَا. فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قِيلَ: نَعَمْ قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَابِرٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((وَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَابِرٍ قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحوالہ، باب إن أحال دين الميت على رجل جاز]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کے قرض کا کوئی دوسرا شخص (رشتہ دار یا غیر رشتہ دار) ادا کرنے کا ضامن و کفیل ہو سکتا ہے اور حدیث میں قرض کے بارے میں تنبیہ ہے کہ بلا ضرورت نہیں لینا چاہیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقروض کی نماز جنازہ اس لیے نہیں پڑھی کہ لوگوں کو عبرت ہو اور وہ اپنی زندگی میں قرض سے فارغ ہونے کی کوشش کریں۔

(۳۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ ۳۳۳۔ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے

بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ تو آپ نے فرمایا ”کیا وہ مقروض ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں۔ دو دینار کا مقروض ہے۔ فرمایا ”کیا اس کی ادائیگی چھوڑ گیا ہے؟“ انہوں نے کہا ”نہیں۔“ فرمایا ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔“ ابوقادہ نے عرض کیا ”جناب اس کا قرض دو دینار میرے ذمہ ہے (میں ادا کر دوں گا) پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

قَالَ اَتَيْ النَّبِيَّ ﷺ بِجَنَازَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ ((اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ دَيْنَارَانِ قَالَ: ((اَتَرَكَ لَهُمَا وُكُوءًا؟)) قَالُوا: لَا قَالَ: ((صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ)) قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۹۷۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

۳۳۲۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔ ایک میت لائی گئی آپ نے پوچھا۔ ”کیا اس پر کوئی قرض ہے؟“ انہوں نے کہا: ہاں، دو دینار ہے۔ فرمایا: ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔“ ابوقادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ جناب وہ میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا کی۔ فرمایا ”میں ہر مومن کے لیے اس کی جان سے بھی زیادہ حق دار ہوں۔ پس جو قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔“

(۳۳۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ بِمَيْتٍ، فَقَالَ: ((اَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ دَيْنَارَانِ، قَالَ: ((صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ)) فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ ذَنْبًا فَعَلَى قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ))۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب البیوع والإيجارات، باب فی التشدید فی الدین]

۳۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی مقروض کی میت لائی جاتی تو آپ سوال کرتے ”کیا قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑ گیا ہے؟“ پس اگر بتایا جاتا کہ وہ قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑ گیا ہے تو آپ نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے کہتے ”آپ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھیں۔“ پس جب فتوحات ہو گئیں تو آپ نے فرمایا۔ ”میں مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہوں۔ پس جو مومن مقروض فوت ہوگا اس کا قرض میرے ذمہ ہوگا اور جو مال

(۳۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينُ، فَيَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ قَضَاءً؟)) فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدِينِهِ وَكُوءًا صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: ((صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ)) فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَرَكَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ قَرْضًا

دَيْنًا لَعَلِّيْ قَضَاؤُهُ وَ مَنْ تَرَكَ مَالًا وَغَيْرِهِ مَجْهُوْزُ كَرَفَاتٍ هُوَ كَأَنَّهُ تَوَدَّ هَؤُلَاءِ اس کے وارثوں کا ہوگا۔“
 (فلورثہ)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الکفالة، باب الدین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الفرائض۔ باب من ترك مالا فلورثته]

تشریح: حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے مسلمانوں کے حقوق کی طرح فوت شدگان کے قرضہ جات کی ذمہ داری بھی مسلمان حکام پر ہے۔ لہذا ان کو اس کا خیال رکھنا چاہیے۔

نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ
 ۱۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ))
 مومن کی جان قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے
 ۳۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ”مومن کی جان جب تک اس پر قرض ہو معلق رہتی ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲/۴۳۰۔ ۴۷۵۔ (شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ أَتْبَاعِ الْجَنَازَةِ لِلَّهِ أَوْ لِلْأَجْرِ وَ الثَّوَابِ مِنْ بَيْتِهَا
 نماز جنازہ پڑھنے اور اجر و ثواب کے لیے گھر سے
 جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

۳۳۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَوْدُوا الْمَرِيضَ وَ أَتَبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرُكُمْ الْآخِرَةَ))
 ۳۳۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”بیمار کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ وہ تمہیں آخرت یاد دلائیں گے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۳/۳۱۔ ۳۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

۳۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَتَبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَ يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقَبْرِ أَطْنِ كُلِّ قَبْرٍ أَطْنِ مِثْلُ أَحَدٍ وَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ
 ۳۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ”جو شخص حالت ایمان میں اجر و ثواب کے لیے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ پڑھنے اور دفن سے فراغت تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط اجر و ثواب کے ساتھ لوٹتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے۔ اور جو نماز جنازہ پڑھ کر اسے دفن کرنے سے پہلے واپس آ جائے تو وہ ایک قیراط

اجرو ثواب لے کر لوٹتا ہے۔“

(بِقِیْرَاطٍ))

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ”جو جنازہ کے ساتھ گیا اس کو ایک قیراط اجرو ثواب ملے گا۔“ تو ابن عمر نے کہا ”ابو ہریرہ ہمیں بہت احادیث بیان کرتے ہیں۔ پس انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم نے تو پھر بہت سارے قیراط ضائع کر دیے۔“

رَوَى رِوَايَةً لِلْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِیْرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ)) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَصَلَّيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ قَرَّطْنَا فِي قِرَاطٍ كَثِيرَةٍ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب اتباع الجنائز من الإیمان۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الجنائز۔ باب فضل الصلاة على الجنازة و اتباعها]

تشریح: حدیث میں بیان کردہ اجر عظیم صرف اس کو حاصل ہوگا جو صحیح عقیدہ کی حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اخلاص کے ساتھ کسی مسلمان مؤحد کے جنازہ میں شرکت کرے گا، ورنہ دنیاوی اغراض و مقاصد اور رشتہ داری و ملازمت کے لحاظ سے شامل ہونے والا اجرو ثواب سے محروم ہوگا۔

۳۳۹۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اگر وہ اس کے دفن میں شریک ہوا تو پھر اس کو دو قیراط ثواب ملے گا جبکہ ایک قیراط احد پہاڑ کی مانند ہے۔“

(۳۳۹) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِیْرَاطَانِ الْقِیْرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلاة على الجنازة و اتباعها]

۳۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”آج تم میں سے کون روزے دار ہے؟“ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں۔ آپ نے پوچھا: ”آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟“ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں۔ آپ نے فرمایا ”آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟“ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا ”آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟“ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ تو

(۳۴۰) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ: ((لَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ أَنَا قَالَ: ((لَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ: ((لَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "جس شخص میں یہ نیکیاں جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة، باب من جمع الصدقة وأعمال البر]

جنازہ میں پیدل جانے والے کی سواری پر جانے

والے پر فضیلت

۳۴۱۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازہ کے ساتھ تھے کہ آپ کو سواری پیش کی گئی تو آپ نے سوار ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر جب جنازہ سے واپسی پر سواری پیش کی گئی تو آپ سوار ہو گئے تو آپ سے عرض کیا گیا، تو آپ نے فرمایا "فرشتے جنازے کے ساتھ پیدل جا رہے تھے تو میں نے پسند نہیں کیا کہ وہ پیدل ہوں اور میں سوار ہو کر جاؤں پس جب وہ چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔"

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب الركوب فی الجنائزہ - (روایت صحیح ہے۔)]

میت کے لیے مومنوں کی نماز جنازہ اور تعریف کے

ذریعے شفاعت کی فضیلت

اور جس شخص کی سو آدمی نماز جنازہ پڑھیں اس کی

فضیلت

۳۴۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا "جس میت کے بارے میں سو مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھ کر شفاعت کر دے تو میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من صلی علیہ مائة شفّعوا فیہ]

۳۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا "جس شخص کی سو مسلمان نماز جنازہ پڑھیں تو اسے بخش دیا

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ عِنْدَ تَشْيِيعِ
الْجَنَازَةِ عَلَى الرُّكُوبِ

(۳۴۱) عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آتَى بِدَائِيَّةٍ وَهُوَ مَعَ الْجَنَازَةِ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ آتَى بِدَائِيَّةٍ فَرَكِبَ فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لِأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ فَلَمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ))

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ لِلْمَيِّتِ بِالصَّلَاةِ
وَالنَّعَاءِ عَلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَضْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنْ
الْمُسْلِمِينَ

(۳۴۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ))

(۳۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))

جاتا ہے۔“

غَفِرَ لَهُ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب ما جاء فی الجنائز، باب ماجاء فیمن صلی علیہ جماعة من المسلمین۔ (روایت صحیح ہے۔)]

جس پر چالیس مؤحد آدمی نماز جنازہ پڑھیں اس کی
فضیلت

فَضْلُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ
مَوْحِدُونَ

۳۴۴۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیٹا قدید یا عسفان نامی جگہ پر فوت ہو گیا۔ تو انہوں نے اپنے غلام کرب سے فرمایا دیکھو اس کے جنازہ کے لیے کتنے لوگ جمع ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہو گئے تھے۔ تو میں نے انہیں بتایا کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے کہ چالیس ہوں گے؟ کرب نے جواب دیا ہاں۔ تو پھر انہوں نے فرمایا کہ جنازہ اٹھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس مسلمان میت پر چالیس ایسے آدمی نماز جنازہ پڑھیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ اس میت کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔“

(۳۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ مَاتَ ابْنُ لَهُ بِقَدِيدٍ أَوْ بَعْسَفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا لَهُ۔ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُولُ: هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب من صلی علیہ أربعون شفّعوا فیہ]

اس شخص کی فضیلت جس کے مرنے کے بعد لوگ اس کی تعریف کریں اور وہ کم از کم دو ہوں۔

فَضْلُ مَنْ أَتَى عَلَيْهِ النَّاسُ بَعْدَ
مَوْتِهِ خَيْرًا وَأَقْلَاهَا اثْنَانِ

۳۴۵۔ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ لوگ جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس میت کی تعریف کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”واجب ہوگئی“ پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ نے فرمایا ”واجب ہوگئی“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جناب کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: ”تم نے اس

(۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَتَوْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ

میت کی تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی جبکہ تم نے اس میت کی برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔“

مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((هَذَا أَتَيْنْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَيْنْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے وَجَبَتْ (واجب ہوگئی) اور ”أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ“ کہ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تین تین مرتبہ فرمایا۔

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ ثَلَاثًا وَكَذَا أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ ذَكَرَهَا ثَلَاثًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الجنائز، باب فیمن یشئ علیہ خیر أو شر من الموتی]

۳۴۶۔ ابوالا سود بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ میں آیا تو وہاں ایک دہا پھوٹ چکی تھی۔ پس میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک جنازہ گزرا۔ اس میں اس میت کی تعریف کی گئی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا اس میں اس کی تعریف کی گئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اس میں اس کی برائی بیان کی گئی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی۔ ابوالا سود بیان کرتے ہیں میں نے کہا امیر المؤمنین! کیا واجب ہوگئی؟ انہوں نے کہا میں نے ایسے کہا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا تھا ”جس آدمی کے لیے چار آدمی اچھائی کی گواہی دے دیں اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“ ہم نے کہا اور تین۔ فرمایا ”اور تین۔“ ہم نے کہا اور دو۔ آپ نے فرمایا ”اور دو۔“ پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۳۴۶) عَنْ أَبِي الْأُسُودِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ- وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ- فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، لَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا لَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ- ثُمَّ مَرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا لَقَالَ: ”وَجَبَتْ“- لَقَالَ أَبُو الْأُسُودِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) فَقُلْنَا وَ ثَلَاثَةٌ؟ قَالَ ((و ثَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا وَثَانٍ؟ قَالَ: ((وَالثَّانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ-

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت۔ و جامع الترمذی۔ أبواب

الجنائز۔ باب ما جاء فی الثناء الحسن علی المیت]

۳۴۷۔ عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے باپ ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ کے لیے بلایا جاتا تو آپ میت کے متعلق دریافت کرتے، اگر اس کی تعریف کی جاتی تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے تھے، اگر اس کی تعریف کی بجائے اور بات کہی جاتی تو آپ اس کے گھر والوں سے فرماتے ”تم جانو اور آپ اس میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۹۹ - ۳۰۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۳۴۸۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نباوہ یا نباہ نامی جگہ پر فرماتے ہوئے سنا: ”قریب ہے کہ تم جنت والوں کو جہنم والوں سے پہچان لو گے۔“ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیسے؟ آپ نے فرمایا ”اچھی تعریف اور بری تعریف سے۔“

تخریج: [مسند بزار (زوائد): ۴/ ۲۳۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

جنازہ گاہ میں نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور مسجد میں

پڑھنے کا جواز

۳۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تو اس کے لیے کچھ نہیں (یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا)۔“

مسند احمد طرابلسی اور بیہقی وغیرہ کی ایک روایت میں ہے، پس اس کے لیے کچھ نہیں۔“

اور طرابلسی وغیرہ میں زائد بات یہ ہے کہ صالح نے کہا کہ میں نے ان لوگوں کو پایا جنہوں نے نبی ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پایا۔ جب نماز جنازہ مسجد میں پڑھے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ تو واپس چلے جاتے اور نماز جنازہ نہ پڑھتے۔

(۳۴۷) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ لِيَجْنِزَةَ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أُنْتَبِىَ عَلَيْهَا خَيْرًا قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أُنْتَبِىَ عَلَيْهَا غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا: ((شَأْنُكُمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا))

(۳۴۸) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاةِ أَوْ بِالنَّبَاةِ يَقُولُ: ((يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَا؟ قَالَ: ((بِالشَّائِءِ الْحَسَنِ وَالشَّائِءِ السَّيِّئِ))

فَضْلُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

وَجَوَازُهَا فِي الْمَسْجِدِ

(۳۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالطَّيَالِسِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَغَيْرِهِمْ ((فَلَا شَيْءَ لَهُ))

وَرَزَادَ الطَّيَالِسِيُّ وَغَيْرُهُ قَالَ صَالِحٌ وَ أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ إِذْ جَاءُوا فَكَلِمَ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يُصَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ رَجَعُوا فَكَلِمَ يُصَلُّوا۔

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصلوة على الجنائز في

المسجد۔ و مسند أحمد ۲/ ۳۳۳-۵۵۶۔ (روایت حسن ہے۔)

تشریح: مسجد میں نماز جنازہ کے جواز کی دلیل عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ازواج مطہرات نے خواہش کی کہ ان کی میت کو مسجد میں لایا جائے تاکہ ہم بھی نماز جنازہ پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ جب بعض لوگوں نے اعتراض کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد کے اندر درمیان میں پڑھی تھی۔ (مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الجنائز، باب المشی بالجنائزہ والصلاة علیہا۔)

اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ بھی مسجد میں ادا کی گئی۔ لہذا مسجد میں نماز جنازہ جائز ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول نماز جنازہ جنازہ گاہ میں ادا کرنے کا تھا۔ (واللہ اعلم)

فَضْلٌ مَنْ مَاتَ لَهُ أَطْفَالٌ وَ
اِحْتَسَبَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ
أَسْ آدَمِی کی فضیلت جس کے بچے فوت ہو جائیں اور
وہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کی امید رکھے۔
فَضْلٌ مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلَادِ
وَاحْتَسَبَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ
اور اس آدَمِی کی فضیلت جس کی اولاد میں سے تین فوت
ہو جائیں اور وہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کی امید رکھے
۳۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”کسی
مسلمان کی اولاد میں سے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان
پر رحمت کرتے ہوئے اس کے والد کو جنت میں داخل فرمائے
گا۔“
اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب]

تشریح: جس آدَمِی کی اولاد میں سے تین نابالغ (بچے یا بچیاں) فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا والدین پر فضل و کرم اور ان کی اولاد پر رحمت و شفقت ہے۔

۳۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا
”کسی مسلمان کی اولاد میں سے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم
حلال کرنے کے لیے (یعنی بہت تھوڑی مدت) جہنم میں داخل
ہوگا۔“
(۳۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ قَلِيلُ النَّارِ إِلَّا تَحِلَّ الْقَسَمُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد فاحتسب۔ و صحیح

مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل من يموت له ولد]

تشریح: قسم کے حلال ہونے اور تھوڑی مدت سے مراد پہل صراط کا ورود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا“ (مریم: ۷۱) ”تم میں سے ہر ایک وہاں ضرور وارد ہونے والا ہے یہ تیرے پروردگار کے ذمے قطعی فیصلہ شدہ امر ہے۔“

(۳۵۲) عَنْ شُرْحِبِلَ بْنِ شُعْفَةَ قَالَ لَقِيتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ السَّلَامِيِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَتْلَوْا الْحِنْتَ إِلَّا تَلَفَوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيَّهَا شَاءَ دَخَلَ))

۳۵۲۔ شرحبیل بن شفعہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ عتبہ بن عبد سلمیؓ مجھے ملے تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ثواب من أصيب بولده۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَابِنِ لَهَا وَ فِي رِوَايَةٍ: بَصِي لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَشْتَكِي وَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَخَلْتُ ثَلَاثَةً قَالَ: ((لَقَدْ احْتَظَرْتَ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((دَخَلْتَ ثَلَاثَةً؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((لَقَدْ احْتَظَرْتَ.....)) الْحَدِيثُ

۳۵۳۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا بچہ بیمار ہے۔ اور میں ڈر رہی ہوں کہ کہیں مر نہ جائے اس سے پہلے میں تین بچے دفن چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا ”تو نے جہنم سے مضبوط باڑ بنالی ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا ”تو تین دفن کر چکی ہے؟“ اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا ”تو نے باڑ بنالی ہے۔۔۔۔۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فضل من يموت له ولد فيحتسب]

(۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ سَوْءٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ كُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ

۳۵۴۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں کو فرمایا ”تم میں سے کسی کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر صبر کرے (اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے) تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ ان میں سے ایک عورت

مِنْهُمْ: أَوْ الثَّانِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَوْ الثَّانِي))
 نے کہا اے اللہ کے رسول! یادو آپ نے فرمایا ”یادو“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ثواب من يموت له ولد فيحتسبه]

(۳۵۵) عَنْ أَبِي النَّضْرِ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَحْتَسِبُهُمْ إِلَّا كَانُوا لَهُ جَنَّةً مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ الثَّانِي؟ قَالَ ((أَوْ الثَّانِي))

۳۵۵۔ ابو نصر سلمیؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان کی وفات پر صبر کر لے (اور اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے) تو وہ اس کے لیے جہنم سے ڈھال ہوں گے ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یادو۔ آپ نے فرمایا: ”یادو“

تخریج: [موطا امام مالک - کتاب الجنائز - باب الحسبة في المصيبة (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْ لَادٍ لَمْ يَلْعُوا الْحَنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ الْجَنَّةَ قَالَ يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ))

۳۵۶۔ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جس والدین کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر رحمت کرتے ہوئے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا بچوں کو کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین داخل نہیں ہوں گے (ہم بھی داخل نہیں ہوں گے) کہا جائے گا کہ تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

تخریج: [سنن النسائي: کتاب الجنائز، باب من يتوفى له ثلاثة - (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلٌ مِنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ أَوْ الثَّانِ وَاحْتِسَابُهُمْ

ان لوگوں کی فضیلت جن کے تین یادو بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھیں

۳۵۷۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا آپ سے استفادہ کرنے کے لحاظ سے مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پس آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے ایک دن مخصوص فرما دیں آپ نے ان کی ملاقات کے لیے ان سے ایک دن کا وعدہ کیا۔ پس آپ نے انہیں وعظ کیا۔ اور ان کو کئی

(۳۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبْنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيْمَا قَالَ لَهُنَّ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ

احکام دیئے ان میں یہ بات بھی تھی کہ ”تم میں سے جو عورت اپنی اولاد میں سے تین بچے آگے بھیجے گی تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے“ ایک عورت نے کہا دو۔ آپ نے فرمایا: ”دو۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ”ایک عورت نے کہا اور دو اور دو اور دو۔ آپ نے فرمایا ”اور دو اور دو اور دو“ (یعنی اس نے خوش ہو کر تائید و تاکید کے لیے بار بار سوال کیا آپ نے بھی بار بار تصدیق فرمائی)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة فى العلم۔ وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه]

۳۵۸۔ ابوحسان بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دوڑ کے وفات پا گئے ہیں۔ پس آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث نہیں سنائیں گے۔ جس سے ہمارے دلوں کو ہمارے فوت شدگان کے بارے میں تسلی و حوصلہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا ”ہاں“ ان (مسلمانوں) کی چھوٹی اولاد جنت کے چھوٹے جاندار (پروانے) ہیں ان میں سے ایک اپنے باپ یا والدین کو ملے گا تو وہ اس کے کپڑے کو، یا فرمایا ”اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا جیسے میں نے تیرا کپڑا پکڑا ہے۔ (ابو ہریرہ نے ابوحسان کا کپڑا پکڑا) پس وہ اس کو نہیں چھوڑے گا حتیٰ کہ اللہ اس کو اور اس کے باپ کو جنت میں داخل فرما دے گا۔“

وَلَدَهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ لَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَالتَّيْنِ؟ لَقَالَ: ((وَالْتَّيْنِ))

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ لَقَالَتْ امْرَأَةٌ: وَالتَّيْنِ وَالتَّيْنِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالْتَّيْنِ وَالتَّيْنِ وَالتَّيْنِ))

(۳۵۸) عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ لَمَّا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ ((صِفَارُهُمْ دَعَا مَيْمُصَ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى أَحَدَهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنْفِيَّةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَنْتَاهِي أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَ أَبَاهُ الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه]

تشریح: ”دعا میں“ دعویٰ کی جمع ہے پانی کا چھوٹا سا جاندار جو پانی سے جدا نہیں ہوتا۔ یہ چھوٹا بچہ بھی جنت میں ہو گا اور وہ اس سے جدا نہیں ہوگا بلکہ اپنے باپ کو بھی جنت میں لے جائے گا۔

۳۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں پس وہ (میر کرتے ہوئے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ ہم نے کہا اللہ کے رسول! اور دو۔ آپ نے فرمایا ”اور دو۔“ محمود (جابر سے حدیث بیان کرنے والے) کہتے

(۳۵۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الزُّكُلِ لَحِثَسَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالثَّانِ قَالَ: ((وَالثَّانِ)) قَالَ مَحْمُودٌ: قُلْتُ لِجَابِرٍ أَرَأَيْكُمْ لَوْ قُلْتُمْ وَ

وَاحِدٌ لِّقَالَ وَوَاحِدٌ قَالَ وَ أَنَا وَاللّٰهِ أَظُنُّ
ہیں میں نے جابر سے کہا میرا خیال ہے کہ اگر آپ کہہ دیتے کہ
اور ایک بھی تو آپ ﷺ بھی فرما دیتے اور ایک بھی۔ جابر رضی اللہ
نے فرمایا اللہ کی قسم! میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

تخریج: [مسند أحمد: ۳/۳۰۶ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلٌ مِنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ وَاحِدٌ ثُمَّ
احْتَسَبَهُ
اس آدمی کی فضیلت جس کا ایک بچہ فوت ہو جائے پھر
وہ اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے

۳۶۰۔ ابو ایاس معاویہ بن قرہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ
ایک آدمی اپنے لڑکے کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ
نے اس سے پوچھا ”تو اس لڑکے سے پیار کرتا ہے؟“ اس نے
جواب دیا اللہ آپ سے ایسے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت
کرتا ہوں۔ پس وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ تو آپ ﷺ کو وہ آدمی نظر
نہ آیا تو آپ نے اس کے متعلق سوال کیا۔ (جب وہ آپ کو ملا)
تو آپ نے فرمایا ”کیا تجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ تو جنت کے
جس دروازے سے بھی آئے اپنے لڑکے کو اس دروازے پر پائے
کہ وہ تیرے لیے دروازہ کھولنے کے لیے بھاگ رہا ہو۔“

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا
تو پسند نہیں کرتا کہ تو جنت کے جس دروازے پر آئے وہاں اپنے
لڑکے کو اپنا منتظر پائے۔“ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول!
کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا ”بلکہ آپ سب کے لیے۔“

(۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو يَاسٍ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ بْنُ
قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى
النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ: ((أَتُحِبُّهُ؟))
فَقَالَ: أَحَبُّكَ اللَّهُ كَمَا أَحَبُّهُ فَمَاتَ فَفَقَدَهُ
فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: ((مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِي
بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ
يَسْمَعِي يَفْتَحُ لَكَ))

وَلِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ ((مَا تُحِبُّهُ أَنْ لَا تَأْتِي بَابًا
مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ))
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَاصَّةٌ أَمْ لِكُلِّنَا
قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ))

تخریج: [سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة۔ مسند
أحمد ۳/۳۳۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۳۶۱۔ خالد بن میسرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو
اپنے باپ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا نبی ﷺ
جب بیٹھے تو آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی آپ کے

(۳۶۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِيسِرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ نَفَرٌ

پاس بیٹھ جاتی تھی۔ ان میں ایک آدمی تھا جس کا ایک چھوٹا سا بیٹا تھا جو اس کی پچھلی جانب سے آتا تو وہ اس کو اپنے سامنے بٹھالیتا۔ پس وہ لڑکا فوت ہو گیا تو اس آدمی نے اپنے بچے کے افسوس اور اس کی یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے مجلس میں آنا ترک کر دیا۔ پس جب نبی ﷺ نے اس کو نہ پایا تو فرمایا ”کیا بات ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھتا؟“ تو انہوں نے عرض کیا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا وہ بیٹا جو آپ نے دیکھا تھا فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی ﷺ اس سے ملے تو آپ نے اس سے اس کے لڑکے کی بابت پوچھا تو اس نے بتایا وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس سے لڑکے کی تعزیت کی پھر فرمایا: ”اے فلاں! تجھے کون سی بات زیادہ پسند ہے تو اس کی عمر سے فائدہ اٹھاتا یا یہ کہ کل جب تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ گے تو تیرا لڑکا تیرے لیے جنت کا دروازہ کھولنے کے لیے پہلے سے موجود ہو۔“ اس نے کہا: اللہ کے نبی! (مجھے یہ زیادہ پسند ہے) کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کا دروازہ کھولنے کے لیے موجود ہو۔ آپ نے فرمایا ”پس تیرے لیے ایسا ہی ہوگا۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الجنائز، باب فی التعزیت۔ (روایت حسن ہے۔)]

۳۶۲۔ رسول اللہ ﷺ کے چرواہے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واہ واہ پانچ چیزیں میزان میں کس قدر وزنی ہیں۔ لا الہ الا اللہ (اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) اور سبحان اللہ (پاک ہے اللہ ہر قسم کے عیوب سے) اور الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) اور کسی آدمی کا فوت شدہ نیک لڑکا جس کی وفات پر وہ (صبر کے ذریعے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے۔“

تخریج: [لسنة لابن أبي عاصم: ۷۸۱/۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَخَّ اللَّهُ بِخَمْسٍ مَا أَثْقَلُهُنَّ فِي الْمِيزَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَلَّى لِلْمَرْءِ فَيَحْتَسِبُهُ))

مِنْ أَصْحَابِهِ وَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفٍ ظَهْرُهُ فَيَقْبَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَاَمْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْفَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَحَزِنَ عَلَيْهِ فَقَبَّعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَالِي لَا أَرَى فَلَانًا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَنِيَّ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلَكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَ عَنْ بَنِيهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا فَلَانُ! أَيُّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمْرَكَ أَوْ لَا تَأْتِيَ عَدَا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ)) قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ: بَلْ يَسْقِيَنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهْوَ أَحَبَّ إِلَيَّ قَالَ: ((فَذَاكَ لَكَ))

انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”قیامت کے دن بچوں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ“ آپ نے فرمایا ”وہ کہیں گے کہ اے رب! ہم اس وقت داخل ہوں گے جب ہمارے ماں باپ داخل ہوں گے“ آپ نے فرمایا ”وہ آئیں گے“ آپ نے فرمایا ”تو اللہ فرمائے گا کیا ہے کہ میں انہیں تاخیر کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جنت میں داخل ہو جاؤ“ آپ نے فرمایا ”وہ بچے کہیں گے اے رب! ہمارے ماں باپ آپ نے فرمایا: ”اللہ فرمائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَقَالُ لِلْوَلَدَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يَقُولُونَ يَا رَبِّ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا وَ أُمَّهَاتُنَا)) قَالَ: ((فَيَأْتُونَ)) قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَالِي أَرَاهُمْ مُحِبِّطِينَ» ادْخُلُوا الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يَقُولُونَ يَا رَبِّ آبَاؤُنَا وَ أُمَّهَاتُنَا)) قَالَ: ((يَقُولُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ آبَاؤُكُمْ))

تخریج: [مسند أحمد: ۱۰۵/۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی محبوب فوت ہو جائے
اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھے

فَضْلٌ مَنْ مَاتَ صَفِيَّةً وَ احْتَسَبَ
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس مومن بندے کے لیے میں جس کی دنیا سے کوئی محبوب چیز قبض کر لوں اور وہ ثواب کی نیت سے اس پر صبر کرے میرے ہاں جو جزا ہے وہ جنت ہے۔“

(۳۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَمْ احْتَسَبْ إِلَّا الْجَنَّةَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یتغنی به وجه اللہ]

تشریح: یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ میں جس آدمی کے کسی پیارے (لڑکے، بھائی یا اور کسی عزیز) کو موت دوں اور وہ صبر کرے اور مجھ سے اجر و ثواب کی امید رکھے اور میری رضا کا طالب ہو تو میں اس کو اس کا بدلہ جنت دوں گا کہ وہ اس کا مستحق ہے۔

لڑکے کی وفات پر صبر و حوصلہ کی فضیلت

فَضْلُ التَّجَلُّدِ وَ التَّسْلِيَةِ عِنْدَ فَقْدِ
الْوَلَدِ

یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: ”میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔“

قَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ((أَتَمَّا أَشْكُو
بَنِي وَ حَزَنِي إِلَى اللَّهِ))

۳۶۵۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلمح بیان کرتے ہیں انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ابوطلمح کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ پھر وہ فوت ہو گیا اور ابوطلمح سفر پر تھے۔ اس کی عورت نے دیکھا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے تو اس نے اس کو گھر کے ایک کونے میں ڈھانپ دیا پس جب ابوطلمح سفر سے آئے تو انہوں نے لڑکے کے متعلق پوچھا تو ان کی بیوی نے جواب دیا اس کی طبیعت پُر سکون ہے۔ اور میں امید رکھتی ہوں کہ وہ استراحت (آرام) میں ہے۔ ابوطلمح نے سمجھا کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں کہ لڑکا واقعی تندرست ہو چکا ہے (پھر اس نے رات گزاری پس جب صبح ہوئی تو غسل کیا جب وہ گھر سے نکلے لگے تو ان کی بیوی نے ان کو بتایا کہ لڑکا فوت ہو چکا ہے۔ پس انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی ﷺ کو اپنا (میاں بیوی کا) قصہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شاید اللہ تم دونوں کی یہ رات بابرکت بنا دے۔“ سفیان کہتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی نے بتایا کہ میں نے ان کے نو لڑکے دیکھے اور وہ سارے کے سارے قرآن کے عالم تھے۔

(۳۶۵) أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنُ لِأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ لَمَاتَ وَ أَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ أُمُّهُ أَنَّهُ لَمْ يَمُتْ هَبَّتْ شَيْئًا وَ نَحْنُهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَ أَرَجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ اسْتَرَاخَ وَ طَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ لَمَاتَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا)) قَالَ سَفِيَّانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: قَرَأْتُ لَهُمْ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظهر حزنه عند المصیبة]

تشریح: ابوطلمح رضی اللہ عنہ سے ان کی بیوی نے اشارہ کنا یہ میں گفتگو کی تھی کہ بچہ فوت ہو کر مکمل آرام میں ہو گیا ہے۔ اسے بیماری سے نجات مل گئی ہے۔ وہ سمجھے کہ لڑکا تندرست ہو گیا ہے اور زندہ ہے۔ بوقت ضرورت ایسی گفتگو جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کی حق تلفی یا اسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو۔ ابوطلمح رضی اللہ عنہ کی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور ہر حال میں اس کا حکم تسلیم کرتے ہوئے کمال حوصلہ و صبر کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایسا کیا تھا۔

۳۶۶۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوطلمح کا بیٹا فوت ہو گیا تو ان کی بیوی نے گھر والوں سے کہا کہ آپ نے ابوطلمح کو لڑکے کے بارے میں نہیں بتانا حتیٰ کہ میں خود ان کو بتاؤں گی۔ انس کہتے ہیں کہ ابوطلمح آئے تو ان کی بیوی نے انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ ابوطلمح نے کھانا کھا کر اس کی بیوی سے کہا کہ اسے کھانا کھانا زیب و

(۳۶۶) عَنْ أَنَسِ قَالَ مَاتَ ابْنُ لِأَبِي طَلْحَةَ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِأَهْلِهَا: لَا تَحْذَرُوا أَبَا طَلْحَةَ بِإِنِّهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَحْيَاهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ عَشَاءً فَأَكَلَ وَ شَبَّ فَقَالَ: ثُمَّ تَصْنَعُ لَهُ أَحْسَنَ مَا

زینت اختیار کی جو پہلے کرتی تھیں۔ پس ابوطلحہ نے اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کیے جب وہ فارغ ہوئے تو ان کی بیوی نے ان سے کہا ابوطلحہ! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی قوم کسی گھروالوں کو کوئی چیز عاریتاً دیں پھر ان سے اپنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز طلب کریں تو کیا ان گھروالوں کو وہ چیز روکنی جائز ہے؟ ابوطلحہ نے کہا، نہیں۔ تو ان کی بیوی نے کہا: تم بھی اپنے بیٹے کے بارے میں (صبر کر کے) اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھو۔ ابوطلحہ ناراض ہو کر کہنے لگے کہ تو نے مجھے میرے لڑکے کے بارے میں اس فعل سے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور راوی بیان کرتے ہیں جو ہوا اس کی آپ کو خبر دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہاری رات میں برکت فرمائے۔“ پس ان کی بیوی امید سے ہو گئیں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر پر تھے کہ ابوطلحہ کی بیوی بھی اس سفر میں (قافلہ کے ساتھ) موجود تھی۔“ (حدیث لمبی ہے) اس میں ہے کہ لڑکا پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا اور کوئی چیز چبا کر اس کے تالو کو لگائی۔

كَانَ تَصْنَعُ قَبْلَ ذَلِكَ لَوْعَ بِهَا۔ فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَ أَصَابَ مِنْهَا، قَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا غَارِيَتَهُمْ أَهْلَ بَيْتٍ، فَطَلَبُوا غَارِيَتَهُمْ، أَلَمْ يَأْنِ يَمْنَعُوهُمْ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَتْ: فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ لَفَضِبَ وَ قَالَ تَرَكْتَنِي حَتَّى تَطْلَعْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَبْنِي فَأَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَايِرِ لَيْلِيَكُمَا)) قَالَ: فَحَمَلْتُ۔ فَقَالَ لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَ هِيَ مَعَهُ..... “الْحَدِيثُ وَفِيهِ وَلَدَتْ غُلَامًا “عَبْدَ اللَّهِ“ كَمَا سَمَاهُ الرَّسُولُ وَ حَنَكَهُ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضائل ابی طلحة الانصاری وامراته آم

سليم]

اللہ کا مومن کو قبر میں ثابت رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ایمان والوں کو اللہ کی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی۔ البتہ اللہ نا انصاف لوگوں کو بہکا تا ہے اور اللہ جو چاہے کر گزرے۔“

تَشِيبُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِ فِي قَبْرِهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْعَمَلِ الْغَابِثِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾

(ابراہیم: ۲۷)

(۳۶۷) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُلْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أَتَى

۳۶۷۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جب مومن کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے پھر وہ گواہی دیتا ہے

کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔“ اللہ کے اس قول کا یہی مفہوم ہے ”ایمان والوں کو اللہ کی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے۔“ محمد بن بشر بیان کرتے ہیں غندر نے ہمیں بیان کیا اور وہ کہتے ہیں شعبہ نے ہمیں اسی طرح بیان کیا اور یہ بات زائد بیان کی کہ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔

ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ «يَشِيتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ» حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا، وَزَادَ «يَشِيتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا» نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة وصفة نعيمها۔ باب عرض مقعد الميت من الجنة]

۳۶۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے واپس آ جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔“ فرمایا ”اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس آدمی کے متعلق کیا کہتا ہے (جس کا تصور ہر انسان کے ذہن میں موجود ہے)“ فرمایا: ”ہاں مومن تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کو کہا جاتا ہے کہ اپنی جہنم والی جگہ کو دیکھ جس کو اللہ نے تیرے لیے جنت کی جگہ کے ساتھ بدل دیا ہے۔“ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”وہ دونوں جگہیں (جنت اور جہنم) دیکھتا ہے۔“

فقہاء کہتے ہیں ہمیں بتایا گیا کہ ”اس کے لیے وہ قبر ستر ہاتھ کھول دی جاتی ہے۔ اور قیامت کے دن اٹھائے جانے تک وہ سر سبز جگہ میں ہوتا ہے۔“

(۳۶۸) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَ قَوْلِي عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ يَعَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟))

قَالَ: ((فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: ((فَيَقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ۔ قَدْ أَهَدَ لَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا))

قَالَ كَتَادَةُ وَ ذُكِرَ لَنَا ((أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ خَضِرًا إِلَى يَوْمِ يُعْتَنُونَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها۔ باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار

عليه و إثبات عذاب القبر]

میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہونے اور اس کی
ثابت قدمی اور مغفرت کی دعا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْوُقُوفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ
الدَّفْنِ وَالِدُعَاءِ لَهُ بِالتَّسْبِيَةِ
وَالْمَغْفِرَةِ

۳۶۹۔ ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے تو وہ کافی دیر تک روتے رہے پھر اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا پس ان کا لڑکا ان سے کہنے لگا والد محترم! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں خوش خبری نہیں دی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں خوشخبری نہیں دی؟ وہ متوجہ ہوئے اور کہنے لگے۔ ہم سب سے افضل نیکی تو یہ شمار کرتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ میں تین احوال پر تھا:

(۱) اپنا جاہلی حال اور رسول اللہ ﷺ سے شدید بغض و عداوت کا ذکر کیا۔ (۲) پھر اپنا اسلام اور اسلام سے شدید محبت کا ذکر کیا۔ (۳) یہاں تک کہا کہ پھر ہم کئی امور کے ذمہ دار بنائے گئے۔ معلوم نہیں میرا اس بارے میں کیا بنے گا؟ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ (بین) کرنے والی ہونہ کوئی آگ لے کر ساتھ چلے (جاہلیت میں یہ باتیں باعثِ فحش بھی جاتی تھیں) جب مجھے دفن کر لو تو مجھ پر مٹی ڈال کر میری قبر کے پاس اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے حتیٰ کہ میں تمہارے ساتھ مانوسیت اختیار کروں اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوؤں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔

یہ روایت عمرو بن عاص پر موقوف ہے (موقوف وہ روایت ہے جس میں صحابی کا قول یا فعل بیان کیا جائے۔ جو کتاب و سنت کے موافق ہو تو صحیح ہے ورنہ نہیں)

(۳۶۹) عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمُهَرِّي قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْجَدَارِ۔ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا۔ قَالَ: فَأَقْبَلَ بَوَّجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعَدُّ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ: إِنِّي كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ وَ ذَكَرَ حَالَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ بُغْضَهُ الشَّدِيدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ حَالَهُ فِي الْإِسْلَامِ وَ حُبَّهُ الشَّدِيدَ لَهُ إِلَى أَنْ قَالَ: ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا۔ فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَالِحَةً وَ لَا نَارَ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشَنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّْا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تَنْحَرُ جَزُورٌ وَ يُقَسِّمُ لَحْمَهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ وَ أَنْظَرَ مَاذَا أَرَا جُعْ بِهِ رَسُولَ رَبِّي (صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ)

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان۔ باب کون الإسلام یهدم ما قبله و کذا الہجرة والحج]

۳۷۰۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میت کے دفن سے فارغ ہوئے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے ”اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو اور اس کے لیے (قبر کے سوالوں کے جوابات میں) ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔“

(۳۷۰) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ لَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَ سَأَلُوا لَهُ بِالتَّيْبِ فَإِنَّ الْآنَ يُسْأَلُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد: کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت۔ (روایت حسن ہے۔)]

نیک لوگوں کے پاس قبروں کی فضیلت

فُضِّلُ مُجَاوَرَةَ الصَّالِحِينَ فِي الْقُبُورِ

۳۷۱۔ عمرو بن میمون ادوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (وفات سے قبل) اپنے بیٹے عبداللہ کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ام المؤمنین کو کہو کہ عمر سلام کہتا ہے۔ پھر ان سے اجازت طلب کرنا کہ میں اپنے دوستوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (آپ کے حجرہ میں) دفن کیا جاؤں (انہوں نے جا کر اجازت مانگی) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں خود اس جگہ دفن ہونا چاہتی تھی پس میں آج عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے آپ پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا خبر ہے؟ انہوں نے کہا امیر المؤمنین! عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے اجازت دے دی ہے۔ فرمایا اس جگہ دفن ہونے کی خواہش سے میرے لیے کوئی اہم چیز نہیں تھی۔ فرمایا جب میں فوت ہو جاؤں میری میت اٹھا کر (نماز جنازہ کے بعد) عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے سامنے رکھ دینا۔ سلام کے بعد کہنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (امیر المؤمنین نہ کہنا) آپ کے حجرہ میں دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ میرے لیے اجازت دے دیں تو مجھے (حجرہ) میں دفن کر دینا ورنہ مسلمانوں کے

(۳۷۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلِّهَا أَنْ أَذْكَنَ مَعَ صَاحِبَيْ قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ، لِنَفْسِي فَلَاؤُرِثُهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي۔ فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهَا: مَا لَكَ؟ قَالَ: أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔ قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَأَحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَأَدْفِنُونِي وَ إِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَمَنْ اسْتَخْلَفُوا

بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا،
كَسَمِي عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي
وَقَاصٍ وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ: أَبَشِّرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ:
كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ
عَلِمْتَ ثُمَّ اسْتَخْلِفْتَ لَعَدَلْتُ، ثُمَّ
الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ۔

فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أُخِي وَ ذَلِكَ كَفَافًا لَا
عَلَيَّ وَلَا لِي، أَوْصِيَ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي
بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ
حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ،
وَأَوْصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا
الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَأَوْصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ
وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يُؤْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ،
وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا
فَوْقَ طَائِفَتِهِمْ۔

قبرستان میں دفن کر دینا۔ پھر فرمایا میں سب سے زیادہ خلافت کا
مستحق ان لوگوں کو سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت
جن سے راضی تھے۔ پس جس کو میرے بعد وہ خلیفہ بنائیں وہی
خلیفہ ہے۔ پس اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے
عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ عنہم کا نام لیا کہ یہ امور خلافت کی کمیٹی ہے۔ (خلیفہ انہی
میں سے چنا جائے) اور ایک انصاری جوان نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس
آ کر کہا امیر المؤمنین! اللہ کی خوشخبری کے ساتھ خوش ہو جاؤ جیسا
کہ آپ جانتے ہیں آپ قدیم اسلام لانے والوں میں سے ہیں
پھر آپ نے خلافت کے دوران عدل و انصاف کیا۔ پھر اس سب
کے بعد اللہ نے آپ کو شہادت کی موت دی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔
میرے بھتیجے! کاش کہ یہ سارے کا سارا برابر برابر ہو جائے (میں
اس پر بھی خوش ہوں) کہ اس میں سے نہ کچھ ملے اور نہ اس میں
سے میرے اوپر کوئی وبال ہو۔ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو
مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے
حقوق کا خیال رکھے اور ان کی عزت و حرمت کا پاس کرے اور
میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں وہ لوگ
جنہوں نے اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں پہلے جگہ بنائی ہے
کہ ان کے نیکی کرنے والوں سے قبول کیا جائے اور ان کے گنہگار
سے درگزر کیا جائے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے
ذمہ کے ساتھ وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ وعدے پورے
کیے جائیں اور ان کی خاطر لڑا جائے اور ان کو کسی کام یا ذمہ داری
میں ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔ (یہ روایت عمر

رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہ]

بیت المقدس اور دوسری فضیلت والی جگہوں میں دفن ہونے کی فضیلت

۳۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا۔ پس وہ جب ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس کو تھپڑ مارا۔ پس وہ لوٹ کر اپنے رب کے پاس گیا تو عرض کیا آپ نے مجھے ایسے آدمی کے پاس بھیجا جو موت نہیں چاہتا۔ اللہ نے اس کی آنکھ درست کی (جو تھپڑ کی وجہ سے ضائع ہو چکی تھی) اور فرمایا دوبارہ جا کر ان سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ تیل کی پشت پر رکھیں ان کے ہاتھ کے نیچے آنے والے بالوں میں سے ہر بال کے بدلے ایک سال عمر بڑھ جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرے رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر موت۔“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر اب ہی ٹھیک ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اسے ارض مقدس کے اتنا قریب کرے کہ وہاں سے ارض مقدس پتھر پھینکنے کی مسافت کے برابر ہو۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ”میرے رب! مجھے ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کی مقدار مقدس زمین کے قریب موت دے دے۔“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر میں وہاں (مقدس زمین، بیت المقدس کے قریب) ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو کہ راستہ کے ایک جانب سرخ ٹیلے کے نزدیک ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من أحب الدفن فی الارض المقدسة أو نحوها۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام]۔

قبروں کی زیارت کی فضیلت

۳۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور ساتھ والوں کو بھی رلایا پھر فرمایا۔ ”میں نے اپنے رب سے ان کی مغفرت کے لیے

فَضْلُ الدَّفْنِ بِالأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْبَقَاعِ الْفَاضِلَةِ

(۳۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَحَّهٖ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ۔ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ: فَالآنَ فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ))

وَلَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ ((رَبِّ أُمْتِنِي مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلَوْ كُنْتُ نَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُتَيْبِ الْأَحْمَرِ))

فَضْلُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

(۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ كَبْكَى وَأَبْكَى مِنْ حَوْلِهِ فَقَالَ ((اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي لِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ

يُؤَذِّنُ لِيْ- وَاسْتَأْذَنَتْهُ فِىْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرِهَا
فَاَذِنَ لِيْ- فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تَذْكِرُ
الْمَوْتِ))
دعا مانگنے کی اجازت طلب کی۔ تو مجھے اجازت نہیں ملی۔ اور میں
نے اُس سے ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو وہ مجھے مل
گئی۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ وہ موت کی یاد
دلاتی ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور والامستغفار لهم]
تشریح: کتاب وسنت کی رو سے قبرستان جانے کے صرف تین مقاصد ہونے چاہئیں: (۱) سنتِ رسول (۲) ان کے
لیے دعا (۳) آخرت کی یاد۔

(۳۷۴) عَنْ ابْنِ مُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ
الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِىْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً))
وَ فِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِىِّ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ
عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ لَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِىْ
زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تَذْكِرُ
الْآخِرَةِ))
اور ترمذی کی روایت میں ہے: ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت
سے منع کیا تھا، پس محمد (ﷺ) کو اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی
اجازت دے دی گئی، پس تم بھی ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی
زیارت آخرت یاد دلاتی ہے۔“
اور نسائی کی روایت میں ہے ”قبروں کی زیارت تمہارے لیے خیر و
بھلائی میں اضافے کا باعث ہونی چاہیے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز۔ باب فی زیارة القبور۔ و جامع الترمذی، أبواب الجنائز۔
باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور۔ و سنن النسائی۔ ۸/ ۳۱۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۳۷۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّيْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ
الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ فِیْهَا عِبْرَةً وَ نَهَيْتُكُمْ
عَنِ التَّبَيُّدِ فَاشْرَبُوا وَ لَا أُحِلُّ مُسْكِرًا وَ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَصْحَا حِي لِكُلُوْا))
وَ فِىْ رِوَايَةٍ ((فَلَا تَقُوْلُوا هُجْرًا))
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ پس تم ان
کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان کی زیارت میں عبرت و نصیحت ہے۔
اور میں نے تمہیں نبیذ (پانی میں کھجور بھگو کر) پینے سے منع کیا تھا۔
پس نبیذ پیا کرو لیکن میں نشے کو حلال نہیں کرتا۔ اور میں نے تمہیں
قربانی کے جانوروں کا گوشت (تین دن کے بعد) کھانے سے
منع کیا تھا پس اب کھاؤ۔“

اور ایک روایت میں ہے ”بے ہودہ بات مت کرو۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۳۸/۳ - ۶۶-۶۳/۳] (روایت صحیح ہے)

تشریح: شروع اسلام میں شرک سے روکنے کے لیے اس کے ذرائع سے بھی روک دیا گیا۔ جب مسلمانوں کو شرک کی اچھی طرح سمجھ آ جانے کی وجہ سے اس سے نفرت ہو گئی تو اسلام نے وعظ و نصیحت اور عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی خاطر قبروں کی زیارت مشروع قرار دے دی بشرطیکہ غیر شرعی رسومات اور شرکیہ اقوال و افعال سے مکمل اجتناب کیا جائے اور بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بے ہودہ اقوال نہ کہے جائیں

”نبیذ“ اہل عرب کی عادت تھی کہ کھجور بھگو کر پانی پیتے تھے شروع اسلام میں شراب کی حرمت کے ساتھ ساتھ ایسے مشروب بھی حرام کر دیئے گئے جن میں معمولی بے احتیاطی سے نشہ کا ارتکاب ہو سکتا تھا۔ ان میں سے نبیذ بھی تھی۔ جب مسلمانوں کو شراب وغیرہ سے اچھی طرح نفرت ہو گئی تو اسلام میں نبیذ کا رواج قرار دے دی گئی بشرطیکہ نشہ کی حد تک نہ پہنچ جائے چونکہ تین دن کے بعد نبیذ کے مسکر (نشہ آور) ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لیے تین دن کے بعد استعمال نہ کیا جائے۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں خانہ بدوشوں اور فقراء کی آمد کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا بعد میں اس کی بھی اجازت دے دی گئی۔

مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت یا وہاں سے گزرتے وقت دعا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ مَا يُقَالُ عِنْدَ زِيَارَةِ الْقُبُورِ أَوْ الْمُرُورِ بِهَا ((لِلْمَيِّتِ الْمُسْلِمِ))

۳۷۶۔ حضرت سلیمان بن بريدہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کی طرف جائیں تو (ایک روایت کے مطابق) یہ کہیں ”اے گھروں والو! تم پر سلام ہو“ اور (ایک روایت کے مطابق) کہو ”اے مومن و مسلمان گھروں والو! تم پر سلام ہو۔ اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوں۔“

نسائی وغیرہ کی حدیث میں ہے ”تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوں۔“

(۳۷۶) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَيَقُولُ قَالَتْ لَهُمْ يَقُولُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ)) وَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لِلْحَاقِقِينَ: أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ))

وَفِي رِوَايَةِ لِلنَّسَائِيِّ وَ غَيْرِهِ ((أَنْتُمْ لَنَا كَرِطٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجنائز۔ باب ما یقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها۔ و سنن النسائی کتاب الجنائز۔ باب الأمر بالاستغفار للمؤمن]

مومنوں کے لیے مغفرت طلب کرنے کا حکم

۳۷۷۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک قصہ نہ سناؤں..... کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی باری والی رات، بقیع (قبرستان) میں گئے، پس آپ قبرستان والوں کے لیے دعا کرتے رہے میں بھی پیچھے چلی گئی اور میں نے اس کے متعلق آپ سے سوال کیا (حدیث طویل ہے اس میں ہے) آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، جس وقت میں نے دیکھا اور جب تو سو گئی تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے باہر ہی سے آواز دی میں نے آپ سے مخفی رکھتے ہوئے اس کو جواب دیا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آپ سو گئیں ہیں میں آپ کو بیدار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اس لیے بھی (میں نے تمہیں نہیں بتایا) کہ کہیں آپ ڈرنہ جائیں پس جبریل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں بقیع (قبرستان) میں آؤں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کروں۔“

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ”آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں کیسے کہوں؟“ آپ نے فرمایا ”تو کہہ اے مومن و مسلمان گھر والو! تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ اللہ ہم میں سے پہلے اور پچھلے تمام مسلمانوں پر رحم کرے اور ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔“

الْأَمْرُ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ

(۳۷۷) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَحَدَّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرْتُ لَهَا كَانَ لَيْلَتَهَا يَخْرُجُ مِنْ أُخْرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ ”الْمَقَابِرِ“ لِيَدْعُو لَهُمْ فَتَبِعْتُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ فِيهِ قَالَ ((لَإِنْ جِبْرِيلُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتُ وَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَ قَدْ وَضَعْتَ يَدَكَ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ فَطَلَنْتُ أَنْ قَدْ رَكَدْتُ وَ كَرِهْتُ أَنْ أَوْفَظَكَ وَ خَشِيتُ أَنْ تَسْجُوحِشَنِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ))

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: فَقَالَ: ((إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ۔ قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ قَالَ: ((قُولِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَكَا حَقُونَ))

تخریج: [سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنين۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الجنائز۔ باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها]

تشریح: مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے لیے دعا و استغفار کرنا اللہ و رسول ﷺ کا حکم ہے۔ جیسے نماز و زکوٰۃ کھانے پینے وغیرہ کے متعلق اسلامی تعلیمات و ہدایات موجود ہیں اسی طرح یہ قبرستان جانے کے متعلق تعلیم ہے ورنہ وہ سنتے نہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ مردے نہیں سنتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ (فاطر: ۲۲) ”اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔“ اور فرمایا: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى﴾ (النحل: ۸۰) ”بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔“ اسی طرح تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی ایک صحابی سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے اپنے مسائل و ضروریات میں کبھی رسول اللہ ﷺ کی قبر پر جا کر سوال کیا ہو یا حاجت روائی طلب کی ہو۔ حالانکہ ضروریات تو ان کو بھی پیش آتی تھیں۔ اور وہ بھی مصائب سے دوچار تھے۔ اب دیکھیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دو روخلافت میں کتنی مشکلات آئیں اور وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ کے رسول ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ اور ان کو راز داں رسول کا درجہ حاصل تھا۔ لیکن انہوں نے بھی اپنے مسائل میں کبھی قبر رسول پر جا کر فریاد نہیں کی۔

جب امت میں سے سب سے افضل گروہ نے دنیا میں سب سے افضل قبر سے سوال کرنے اور مشکل کشائی کرانے کا معاملہ نہیں کیا اور جب رسول اللہ ﷺ قبر میں ان کی مشکلات نہ سن سکے اور ان کی فریاد رسی نہ کر سکے۔ تو اور کون صاحب قبر کرنی والا ہو سکتا ہے اور اسے داتا یا دغیر کہا جاسکتا ہے چونکہ قبور شرک و کفر میں جتلاء ہونے کا بہت بڑا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ساتھ نہایت شفقت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے قبروں کے متعلق سخت تعلیمات دیں کہ قبر پختہ نہیں بنائی، اس پر لکھنا نہیں اور اس پر عمارت نہیں بنانی وغیرہ کہ ان چیزوں سے قبر دوسری قبروں سے نمایاں ہوتی ہے اور شیطان کو لوگوں کو گمراہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اسی لیے آپ نے امت کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا)) (مسلم شریف، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب النهی عن بناء المسجد على القبور) ”یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔“ اسی طرح آپ نے فرمایا: ((إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَالَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْقُبُورَ مَسَاجِدًا)) (مسند أحمد۔ المستدرک للحاکم) ”کہ قیامت ان بدترین لوگوں پر قائم ہوگی جو قبروں کی پوجا کر رہے ہوں گے۔“ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں انبیاء و رسل علیہم السلام کی تعلیمات کا ذکر موجود ہے لیکن پورے قرآن میں کسی نبی و رسول کی قبر کا ذکر نہیں اور نہ اس کی جگہ بتائی گئی ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تمہیں انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبروں کی بجائے ان کی تعلیمات سے سروکار ہونا چاہیے۔ جب انبیاء و رسل علیہم السلام کی قبور مرجع خلائق نہیں بن سکتیں تو ان کے غلاموں کے غلاموں کی قبور کیسے مشکل کشائی و حاجت روائی کے اڈے بن سکتی ہیں۔ لہذا قرآن و حدیث سے قبور کے متعلق صرف تین امور ہی ثابت ہیں

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔

(۱) قبروں کی زیارت (۲) ان کے لیے دعا (ان سے نہیں)۔ (۳) اور آخرت کی یاد
لیکن مسلمانانِ عالم عمومی طور پر اور پاک و ہند کے مسلمان خصوصی طور پر قبروں کے شرک میں بہت کثرت سے اور
بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ بلکہ شرک کے ساتھ ساتھ اب قبریں کاروبار کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں کہ پاکستان کے تمام
محکمے خسارہ و نقصان میں چل رہے ہیں سوائے قبروں والے محکمے کے (محکمہ اوقاف) کہ اس میں بچت ہی بچت ہے۔ سچ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ﴿وَمَا يُوْنُ مِنْ أَكْثَرِهِمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾ (یوسف: ۱۰۶) ”ان میں سے اکثر لوگ
باوجود اللہ پر ایمان رکھنے کے بھی مشرک ہی ہیں۔“

ذِكْرُ مَا يَلْحَقُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ مِنْ
الْثَوَابِ وَالْأَجْرِ

میت کے لیے دعا و استغفار کی فضیلت
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے کہیں
گے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو
بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف
سے ہمارے دل میں کینہ اور دشمنی نہ ڈالے اے ہمارے رب!
بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔“

اور فرمایا: ”(اے نبی) پس یقین کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں۔ اور مومن مردوں اور
مومن عورتوں کے حق میں بھی۔“

سنت سے بھی میت کو اجر و ثواب پہنچنے کا بکثرت ثبوت

موجود ہے

والد کے لیے اولاد کی دعا کی فضیلت

۳۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے تین
چیزوں کے: (۱) صدقہ جاریہ۔ (۲) یادہ علم جس سے فائدہ اٹھایا

فَضْلُ الدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ لِلْمَيِّتِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا
لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ﴾
[سورة الحشر: ۴]

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾
[سورة محمد: ۱۹]

وَأَمَّا مِنَ السُّنَّةِ فَكَثِيرَةٌ مِنْهَا

فَضْلُ دُعَاءِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ

(۳۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ
انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

ہو۔“

لَكَ بِمِثْلٍ))

اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے ”مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا مقبول ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور اللہ تجھے بھی دے۔“

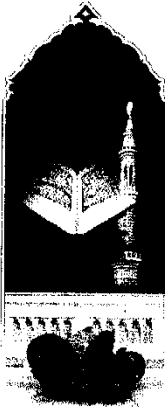
وَلَمْ يَلِ الْوَايَةَ النَّاسِيَةَ لِمُسْلِمٍ ((دَعْوَةُ الْمَوْتِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِه: آمِينَ وَلَكَ

بِمِثْلٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب]



باب نمبر 5



کتاب الصَّیَامِ روزوں کا بیان

صفحہ نمبر 271 تا 292

فَضْلُ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

۳۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے فرمایا انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے وہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا“ اور روزہ ڈھال ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ بے حیائی کی باتیں کرے نہ شور و غل کرے اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو یہ کہہ دے میں تو روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو (خالی معدہ کی وجہ سے مہک) اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں۔ جن میں وہ خوش ہوتا ہے روزہ افطار کرتے وقت خوش ہوتا ہے اور دوسرا جب اپنے رب سے ملے گا (اس کی جزا دیکھ کر) اپنے روزہ سے خوش ہوگا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر انسان کے (اچھے) عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزے کا معاملہ دیگر اعمال سے مختلف ہے“ آگے حدیث تقریباً پہلے کی طرح ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول إني صائم إذا شتم۔ وصحيح مسلم۔

کتاب الصیام، باب فضل الصیام]

روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

۳۸۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کہا تم میں سے نبی ﷺ سے فتنہ کے بارے میں مروی حدیث کس کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”آدی کا فتنہ گھر، مال اور پڑوسی کے بارے میں ہے نماز روزہ

(۳۸۱) عَنْ أَبِي صَالِحٍ الرَّيَّانِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصِّيَامُ جَنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفْتُ وَلَا يَضَعُبُ، فَإِنْ سَأَبَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أُمْرُو صَائِمٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرًا أَمْثَالَهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ)) قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِلَّا الصَّوْمَ.....) الْحَدِيثُ

الصَّوْمُ كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوبِ

(۳۸۲) عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظْ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حَدِيثُهُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ

تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ)) اور صدقہ اس کا کفارہ ہے۔“
 الْحَدِيثُ وَ زَادَ فِي رِوَايَةِ ((الْأَمْرُ اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ ”نیکی کا حکم دینا اور برائی
 بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ)) سے روکنا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم كفارة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔

باب بیان إن إلام بدأ غريبا]

(۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((الصَّلَوَاتُ الْخُمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكْفِرَاتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَبَتْ الْكَبَائِرُ))
 ۳۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ”پانچ نمازیں جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک کی درمیانی مدت کے لیے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ بشرطیکہ
 آدمی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔“
 اور ایک روایت میں ہے ”جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے۔“
 وَفِي رِوَايَةٍ ((مَا لَمْ تَغْشِ الْكَبَائِرُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة و رمضان

إلى رمضان مكفرات لما بينهن لما بينهن]

(۳۸۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ عَرَفَ حُدُودَهُ وَ تَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيهِ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ))
 ۳۸۴۔ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو آدمی رمضان کے روزے رکھے اس کی حدود کو پہچانے اور رمضان کا مکمل احترام کرے اور خیال رکھے تو اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵۵/۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۳۸۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: مُرْنِي بِأَمْرٍ أَخْذُهُ عَنْكَ۔ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))
 ۳۸۵۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا آپ مجھے کسی بات کا حکم کریں جو میں آپ سے اخذ کروں۔ (یعنی نصیحت کریں) آپ نے فرمایا: ”روزے رکھا کرو۔ کیونکہ اس کی مثل کوئی نہیں۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث

أبی أمامة فی فضل الصائم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

باب الریان روزے داروں کے لیے خاص ہے

۳۸۶۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جنت کے ایک دروازہ کو ”ریان“ کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا۔“

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ”باب الریان“ ہے اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔“

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ ”جو اس دروازہ سے داخل ہوگا وہ پیچے گا اور جس نے پی لیا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین - و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام۔ و صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة أبواب الجنة۔ و سنن النسائی کتاب الصیام۔ باب ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة فی فضل الصائم]

۳۸۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا۔ اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا۔ جو روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔“

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر

بَابُ الرِّیَانِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الصَّوْمِ

(۳۸۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّیَانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيْضًا ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّیَانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلنسَائِيِّ: ((مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا))

(۳۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ لِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّیَانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

قربان ہوں ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بھی پکارا جانے والا نقصان و خسارہ میں نہیں (کیونکہ اصل مقصد تو جنت میں داخل ہونا ہے) لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ”ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو بھی انہی میں سے ہوگا۔“

اللَّهُ عَنْهُ يَا بَابُ أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَلَى أَحَدٍ مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَارْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ، باب من جمع الصدقة وأعمال البر]

رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت

۳۸۸۔ ابن ابی انس مولیٰ تمیمین اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔“

فَضْلُ رَمَضَانَ وَ فَضْلُ صِيَامِهِ
(۳۸۸) أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان۔ و صحیح مسلم، أول كتاب الصيام]

۳۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے حق کے طالب و متلاشی! آگے بڑھ (اور نیکیاں کر لے) اور اے شر کے طالب و

(۳۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ مَرَدَّةُ الْجِنِّ، وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يَنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عُتْقَاءُ

متلاش! رک جا (برائیوں سے باز آ جا) اور اللہ ہر رات جہنم سے
کئی لوگوں کو آزاد کرتا ہے۔“

مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان۔ (روایت صحیح ہے۔)
و سنن ابن ماجہ۔ أبواب ما جاء فی الصيام۔ باب ما جاء فی فضل شهر رمضان]

روزہ ڈھال ہے (جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ)

الصَّوْمُ جُنَّةٌ (وَقَايَةٌ))

۳۹۰۔ سعید بن ابی ہند سے روایت ہے کہ مطرفؓ جو کہ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاصؓ نے ان کے لیے دودھ منگوایا تاکہ اسے پلائیں تو مطرف نے کہا میں روزے سے ہوں۔ عثمانؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ”روزہ ڈھال ہے جیسے تمہارے لیے قال (لڑائی) سے ڈھال ہوتی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”روزہ جہنم سے ایسے ڈھال ہے۔ جیسے تمہارے لیے قال سے ڈھال ہوتی ہے۔“

(۳۹۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مَطْرِفًا رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعَصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ لَقَالَ مَطْرِفٌ إِنِّي صَائِمٌ لَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الصَّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ)) وَلِي رِوَايَةٌ ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الصيام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة فی فضل الصائم۔ (روایت صحیح ہے۔) و سنن ابن ماجہ۔ أبواب ما جاء فی الصيام۔ باب ما جاء فی فضل الصيام]

۳۹۱۔ علقمہ بیان کرتے ہیں میں ایک دفعہ عبداللہؓ کے ساتھ چل رہا تھا تو انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا ”جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ شادی نظر کی پاکیزگی اور شرمگاہ کی حفاظت کا سبب ہے۔ اور جو شادی کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے۔ کیونکہ وہ اس کی شہوت کو کم کرتا ہے۔“

(۳۹۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأُمِّمِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَقَالَ: ((مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَ أَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزبة۔ و صحیح

مسلم۔ أول کتاب النکاح]

فَضْلُ صَوْمِ رَمَضَانَ احْتِسَابًا وَ

إِيمَانًا بِمَا عِنْدَ اللَّهِ

اللہ پر ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان

کے روزوں کی فضیلت

(۳۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

۳۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ایمان کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان إيمانا..... و صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح]

وَمِنْ فَضْلِ الصَّوْمِ

روزہ کی فضیلت میں مزید احادیث

(۳۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا كُمْ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ قَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ تُلْقَى فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَ تُلْقَى فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ))

۳۹۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمہارے پاس مبارک مہینہ رمضان آ گیا۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں سرکش شیاطین بند کر دیئے جاتے ہیں اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینے سے افضل ہے جو اس کی بھلائی سے محروم رہا تو وہ (بھلائی سے) محروم ہے۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الصیام، باب ذكر الاختلاف على معمر فيه (في فضل شهر رمضان)۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

(۳۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَّمَهَا فَقَدْ حَرَّمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحَرِّمُ خَيْرَهَا إِلَّا مُحَرَّمٌ))

۳۹۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رمضان کا مہینہ داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ مہینہ تمہارے پاس آ چکا ہے اس میں ایک رات ہے وہ ہزار مہینے سے افضل ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائی سے محروم رہا۔ اور اس کی بھلائی سے صرف محروم ہی محروم ہو سکتا ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجه: أبواب ما جاء في الصيام، باب ما جاء في فضل شهر رمضان۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ السَّحُورِ

سحری کی فضیلت

(۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَهً))

۳۹۵۔ عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”سحری تناول کیا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب بركة السحور من غير إيجاب - و صحيح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه]

(۳۹۶) عَنْ أَبِي قَتَيْبٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فَضْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلُهُ السَّحْرِ))

۳۹۶۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابو قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابه]

(۳۹۷) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ ((إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْ اللَّهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهَا))

۳۹۷۔ عبد الحمید صاحب الزیادی کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن حارث سے سنا وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ سحری کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”بیشک سحری کا کھانا برکت ہے جو اللہ نے تمہیں ہی عطا کی ہے اس کو مت چھوڑو۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الصیام، باب فضل السحور۔ ۲۱۶۳ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ سحری کا اہتمام اور اس کا تناول کرنا مسنون ہے۔ اور اہل اسلام اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں میں یہی سحری کھانے کا فرق ہے کہ وہ نہیں کھاتے اور ہم کھاتے ہیں۔ اس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو سحری قصد اور جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور اس کو باعثِ ثواب اور تقربِ الی اللہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

سحری دیر سے اور افطاری جلد کرنے کی فضیلت

فَضْلُ تَأْخِيرِ السَّحُورِ وَ تَعْجِيلِ

الْفِطْرِ

(۳۹۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳۹۸۔ سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ))
 فرمایا ”لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں گے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الإفطار۔ و صحیح مسلم، کتاب الصیام،

باب فضل السحور و تاکید استحبابہ]

(۳۹۹) عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ مَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ قُلْنَا: عَبْدُ اللَّهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ) قَالَتْ: كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى۔

۳۹۹۔ ابو عطیہ بیان کرتے ہیں میں اور مسروق عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو ہم نے عرض کیا، ام المؤمنین! محمد ﷺ کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک نماز اور افطاری میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نماز اور افطاری میں دیر کرتا ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ نماز اور افطاری میں جلدی کون کرتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

اور ابو کریب نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ دوسرے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور و تاکید استحبابہ۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۴۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ))

۴۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ (افطاری میں) دیر کرتے ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصیام، باب ما یستحب من تعجیل الفطر۔ (روایت حسن ہے۔)]

صَوْمُ دَاوُدَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا))

سب سے افضل روزے صوم داؤد ہیں ”وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے“

(۴۰۱) أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَقُولُ: وَاللَّهِ لَا صُومَ مِنَ النَّهَارِ وَ لَا قَوْمَ

۴۰۱۔ سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ بے شک عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میرے بارے میں پتہ چلا کہ میں کہتا ہوں کہ میں زندگی بھر ہر روز روزہ رکھوں گا اور ساری رات قیام کیا کروں گا (آپ نے مجھ

سے پوچھا) میں نے آپ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ واقعی میں نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گا۔ تو (نفل) روزے رکھ بھی اور چھوڑ بھی، رات کو قیام بھی کر اور سو بھی۔ ہر مہینہ میں تین روزے رکھا کرو۔ کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین روزوں سے مہینہ بھر کا ثواب مل جائے گا) اس طرح یہ زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے۔“ میں نے عرض کیا جناب میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر“ میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھ ایک دن چھوڑ دے۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور وہ سب سے افضل روزے ہیں۔“ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اس سے افضل کوئی نہیں۔“

بخاری شریف کی سابقہ حدیث میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو بڑھاپے میں کہا کرتے تھے کہ کاش میں نبی ﷺ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کر لیتا (یعنی ہر مہینہ میں تین روزے)۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم الدھر۔ و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النہی عن صوم الدھر۔ و صحیح البخاری، کتاب الصوم۔ باب حق الجسم فی الصوم]

۴۰۲۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں ”اللہ کو تمام روزوں میں سے صوم داؤد محبوب ہے اور اللہ کو تمام نمازوں سے صلوٰۃ داؤد محبوب ہے۔ وہ آدمی رات سوتے تھے۔ اور رات کا تیسرا حصہ قیام کرتے تھے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے۔ اور وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔“

اللَّيْلِ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتَهُ بَابِي أَنْتَ وَ أُمِّي قَالَ: ((فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ. فَصُمْ وَأَفِطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ ذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَ أَفِطِرْ يَوْمَيْنِ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَ أَفِطِرْ يَوْمًا كَذَلِكَ صِيَامٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ)) فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ))

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ السَّابِقَةِ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبُرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ

(۴۰۲) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَيَّ اللَّهُ صِيَامُ دَاوُدَ، وَ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَيَّ اللَّهُ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُومُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يَفِطِرُ يَوْمًا))۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النہی عن صوم الدھر]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نفلی نماز، نفلی روزوں، اذکار اور ادوار و وظائف پڑھنے میں اعتدال کی راہ اپنانی

چاہئے تاکہ ہر عمل آسانی اور دوام سے ہو سکے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان فرمایا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم من قیام اللیل وغیرہ)

اس لیے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جب بڑھاپے کی وجہ سے زیادہ روزوں اور رات کے زیادہ قیام میں مشقت و تکلیف محسوس کرتے تھے۔ تو انہیں کہتے ہوئے کہتے تھے کاش کہ میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت قبول کر لیتا تو آج تکلیف سے دو چار نہ ہوتا۔

لہذا رات کے قیام میں سب سے افضل نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے کہ آدھی رات آرام کیا جائے، پھر رات کا تیسرا حصہ عبادت کی جائے پھر رات کے آخر میں رات کا چھٹا حصہ آرام کیا جائے۔ اور نفلی روزوں میں سے سب سے افضل روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

فَضْلُ صِيَامٍ عَاشُورَاءَ وَيَوْمِ عَرَفَةَ
(لَمَنْ لَمْ يَكُنْ بِعَرَفَةَ)
دس محرم اور یومِ عرفہ ”یہ روزہ اس کے لیے ہے جو عرفات میں نہ ہو“ کے روزہ کی فضیلت

۴۰۳۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ آپ (سوال کے انداز پر) ناراض ہوئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو فرمایا ہم اللہ کے رب اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ یہ کلام بار بار دہراتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی ناراضگی دور ہو گئی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ کے رسول! تمام زمانہ روزہ رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے روزہ رکھنا افطار کیا۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو دن روزے رکھنے اور ایک دن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ”یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جناب ایک دن

(۴۰۳) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ ﷺ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُرَوِّدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمَنُ يَصُومُ اللَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) أَوْ قَالَ ((لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَفْطِرْ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَ يَفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((وَيُطِيقُ ذَلِكَ أَحَدًا)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَ يَفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ

روزہ رکھنے اور دودن افطار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میری خواہش ہے کہ میں اس کی طاقت دیا جاؤں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر مہینہ کے تین روزے اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے یہ سارے زمانہ کے روزے ہیں۔ یوم عرفہ کے روزہ سے میں اللہ سے گزشتہ اور آئندہ ایک ایک سال کے گناہوں کے کفارہ کی امید رکھتا ہوں۔ اور یوم عاشوراء کے روزہ سے میں اللہ سے گزشتہ ایک سال کے گناہوں کے کفارہ کی امید رکھتا ہوں۔“

يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّفْتُ ذَلِكَ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ مُكَلِّبٌ صِيَامَ يَوْمٍ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَ صِيَامَ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثہ آیام من کل شہر و صوم یوم عرفہ] (۴۰۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صیام یوم عاشوراء]

محرم کے روزوں کی فضیلت

۳۰۵۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔“

فَضْلُ صِيَامِ الْمُحَرَّمِ (۴۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم]

رمضان کے بعد شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

۳۰۶۔ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ (نفل) روزے رکھے تو یہ سارے زمانے کے

((فَضْلُ صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ))

(۴۰۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ

روزے رکھنے کی مانند ہے۔“

کَصِيَامِ الدَّهْرِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستہ اَیام من شوال اتباعاً لرمضان] (۴۰۷) عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ مِنْ جَاءٍ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا))

۴۰۷۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے اس کو پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب ما جاء في الصيام، باب صيام ستہ اَیام من شوال]

سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

۴۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کے روزہ کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

فَصُلُّ صِيَامَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ (۴۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۴۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سوموار اور جمعرات کو (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اللہ کے ہاں پیش ہو تو میں روزہ سے ہوں۔“

(۴۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ))

اور ابن ماجہ نے اس سے زائد نقل کیا ہے ”اللہ ان دونوں میں ان دو آدمیوں کے سوا جو آپس میں ناراض ہوں ہر مسلمان کو معاف کر دیتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے ان دونوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔“

لَكِنْ زَادَ ابْنُ مَاجَةَ فِيهِ: ((يُغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مَتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ دَعَاهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ما جاء في صوم يوم الاثنين والخميس۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب ما جاء في الصيام۔ باب صيام يوم الاثنين والخميس۔ (روایت لغیرہ ہے۔)]

۴۱۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ روزے رکھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ

(۴۱۰) حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ

اب آپ افطار (یعنی روزہ ترک) نہیں کریں گے اور آپ روزے افطار کرتے ہیں تو لگتا ہے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ سوائے دونوں کے اگر وہ آپ کے (لگاتار) روزوں میں آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ ان دونوں کا روزہ (اہتمام سے) رکھتے ہیں۔ آپ نے پوچھا ”کون سے دو دن؟“ میں نے عرض کیا ”سوموار اور جمعرات۔ آپ نے فرمایا ”ان دونوں میں رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پس میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں روزے دار ہوں۔“

تَفْطِرُ وَ تَفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَ فِي صِيَامِكَ وَ إِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ: ((أَيُّ يَوْمَيْنِ؟)) قُلْتُ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ: ((ذَلِكَ يَوْمَانِ تَعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاجِبُ أَنْ يَعْرَضَ عَمَلِي وَ أَنَا صَائِمٌ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی بأبی هو وأمی وذكر اختلاف الناقلين]

مہینے کے تین روزے رکھنے کی فضیلت اور اس بارے میں وصیت

فَضْلُ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَالْوَصِيَّةُ بِذَلِكَ

۴۱۱۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں حدیث طویل ہے اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) فرمایا ”ہر مہینہ کے تین روزے رکھ چونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ تو اس طرح سارے زمانے کے روزوں کی مانند ہو جائے گا۔“

(۴۱۱) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - وَفِيهِ ((وَصُمُّ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَ ذَلِكَ مَثَلُ صِيَامِ الدَّهْرِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب صوم الدهر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصیام۔ باب

۴۱۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ میں ان شاء اللہ ان کو کبھی بھی ترک نہیں کروں گا۔ آپ نے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے وتر پڑھنے اور ہر مہینہ سے تین دن روزہ رکھنے کی مجھے وصیت فرمائی۔

النهی عن صوم الدهر لمن تضرره [(۴۱۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الصُّحَى وَ بِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلاثة أيام من الشهر (روایت صحیح ہے)۔]

۴۱۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہر مہینہ کے تین روزے رکھے تو یہ زمانے بھر کے روزے شمار ہوں گے پس اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق

(۴۱۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَيْكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ: ﴿مَنْ جَاءَ نَازِلَ فَرَادَىٰ كَهْـ“جَوْفُ نَيْكٍ كَامِ كَرَّے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے۔“ ایک دن دس دن کے برابر ہے۔“

بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا﴾ (الأعراف: ۲۶۰) الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثة أيام من كل شهر]

تشریح: جب ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو ہر مہینہ کے تین روزوں کا ثواب پورے مہینہ کا ملے گا۔ اس طرح ہر مہینہ کے تین روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا اور ان کے اہتمام اور دوام سے زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

(۴۱۴) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((صِيَامُ حَسَنٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ))

۴۱۴۔ سعید بن ابی ہند سے روایت ہے کہ مطرف نے بیان کیا کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ہر مہینہ کے تین روزے اچھے روزے ہیں۔“

تخریج: [سنن النسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على أبي عثمان في حديث أبي هريرة في صيام ثلاثة أيام من كل شهر]

ایام بیض کے روزوں کی فضیلت

(قمری مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ)

۴۱۵۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ہر مہینہ کے تین روزے زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔ اور ایام بیض ہر مہینہ کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخیں ہیں۔“

فَضْلُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبَيْضِ ثَلَاثَ

عَشْرَةٍ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةٍ

(۴۱۵) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الْبَيْضِ وَصِيَامُ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ))

تخریج: [سنن النسائي، كتاب الصيام، باب كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر]

تشریح: بیض ابيض کی جمع ہے بمعنی سفید۔ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ ان دنوں کی راتیں چاندنی کی وجہ سے روشن ہوتی ہیں۔ ان دنوں کے روزے افضل ہیں۔ اگرچہ دوسرے دنوں میں بھی روزے رکھنے جائز ہیں۔ لہذا ان دنوں کے روزوں کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ تمام نیک اعمال کی اخلاص و استقامت سے توفیق دے۔ آمین۔

۴۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ

(۴۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ

کی خدمت میں ایک بھنا ہوا خرگوش لے کر آیا اس نے اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے خود نہ کھایا اور لوگوں کو کھانے کا حکم دیا اور اعرابی نے بھی نہ کھایا۔ تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ”تو کیوں نہیں کھا رہا۔“ اس نے جواب دیا میں مہینہ کے تین روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ”اگر تو نے روزے رکھنے ہی ہیں تو پھر روشن دنوں (یعنی ایام بیض) کے روزے رکھ۔“

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْزَبٍ لَقَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَ أَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ)) قَالَ إِنِّي أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمْ الْفَرَّ))

تفہیم: [سنن النسائي، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی موسی بن طلحة فی الخبر فی صیام ثلاثة أيام من کل شهر]

شعبان میں روزوں کی فضیلت

۴۱۷۔ ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ”نبی ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ شعبان کے تقریباً مکمل روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے ”تم عمل اتنا کر دیجنی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اتنا تاحتی کہ تم (عمل کرنے سے) اتنا جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے محبوب نماز وہ تھی جس پر بیشکی ہو چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ اور جب آپ کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر بیشکی کرتے تھے۔“

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے ”رسول اللہ ﷺ (اس کثرت سے) روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ روزے افطار نہیں کریں گے اور (اس کثرت سے) روزے افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی مہینہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور مہینے میں زیادہ نقلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

فَضْلُ الصَّوْمِ فِي شَعْبَانَ

(۴۱۷) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: ((لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ لِأَنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، وَ كَانَ يَقُولُ ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)) وَ أَحَبَّ الصَّلَاةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُوِيَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّتْ وَ كَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا))

وَلَمْ يَرَوْنِي لِلْبُخَارِيِّ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ، وَ يُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ، وَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَ مَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان۔ و صحیح مسلم، کتاب الصیام،

باب صیام النبی فی غیر رمضان]

۳۱۸۔ عبد اللہ بن ابی قیس نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان کے روزے پسند تھے۔ پھر اس کو رمضان المبارک کے ساتھ ملائے۔

(۴۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصیام، باب فی صوم شعبان۔ (روایت حسن ہے۔)]

روزے کے دوران بے ہودہ گفتگو سے پرہیز کرنا

بَابُ مَا يَنْبَغِي مِنْ تَرْكِ الْكَلَامِ فِي

چاہئے

الصَّوْمِ

۳۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو آدمی (روزہ کی حالت میں) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔“

(۴۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم]

روزہ کس چیز سے افطار کرنا مستحب ہے

۳۲۰۔ ثابت البنانی سے روایت ہے کہ اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ کھولتے تھے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔“

مَا يُسْتَحَبُّ الْفِطْرُ عَلَيْهِ لِلصَّائِمِ (۴۲۰) حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمْرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصیام، باب ما يفطر عليه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کو کب تلاش کیا جائے؟

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَتَى تَنْتَحَرِي

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾

میں نازل فرمایا۔“

۴۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلة القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

(۴۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَ احْسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب قیام لیلة القدر من الإیمان]

۴۲۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کرام کو خواب میں لیلة القدر (رمضان المبارک کے) آخری سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب (لیلة القدر کے بارے میں) آخری سات دنوں میں متفق و موافق ہو گئے ہیں۔ پس جو لیلة القدر کی تلاش و جستجو کرنا چاہتا ہو وہ اس کو آخری سات دنوں میں تلاش کرے۔“

(۴۲۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ لِمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب التماس لیلة القدر فی السبع الأواخر۔ و صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر]

جوروزہ افطار کرائے

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۴۲۳۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ پس آپ نے وہ تناول فرمایا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”روزے داروں نے تمہارے پاس افطار کیا۔ نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھایا اور فرشتوں نے تمہارے لیے بخشش کی دعا کی۔“

(۴۲۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَجَاءَ بِخُبْزٍ وَ زَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْفَطْرُ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ، وَ أَكَلَ طَعَامَكُمْ الْأَنْبَرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ))

تفہیم: [سنن أبی داؤد، کتاب الأطعمة، باب الدعاء لرب الطعام إذا أكل عنده۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

روزہ افطار کرانے والے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

۴۲۴۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔ اور روزہ دار کے اجر سے کسی قسم کی کمی نہیں ہوگی۔“

(۴۲۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الصوم، باب ماجاء فی فضل من فطر صائماً۔ (شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)]

۳۲۵۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے دوست ابوسعید رضی اللہ عنہ سے (لیلۃ القدر کے متعلق) سوال کیا تو انہوں نے بتایا ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کا درمیانی عشرہ اعتکاف کیا تو آپ میں رمضان کی صبح باہر تشریف لائے تو آپ نے ہمیں خطاب کیا تو فرمایا ”مجھے لیلۃ القدر (خواب میں) دکھائی گئی تھی پھر میں بھلا دیا گیا ہوں یا بھول گیا ہوں۔ پس تم لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا (خواب میں) کہ میں پانی اور مٹی (کچھڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جو میرے ساتھ اعتکاف بیٹھا ہے وہ (اعتکاف ختم کر کے) گھر لوٹ جائے۔“ پس ہم لوٹ گئے اور آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔ پس بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور نماز ادا کی گئی۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو کچھڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان دیکھا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ”آپ نے لیلۃ القدر واضح ہونے سے پہلے اس کی تلاش میں رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا۔ جب دس دن پورے ہو گئے تو آپ نے خیمہ گرانے کا حکم دیا تو اسے گرا دیا گیا پھر آپ پر واضح ہو گیا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے تو آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو اسے دوبارہ لگا دیا گیا۔ پھر آپ لوگوں کے پاس آئے“ (اور خطاب فرمایا) آگے حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۲۵) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَ قَالَ: ((إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا. أَوْ نَسِيتُهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي الْوُتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ إِنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ طِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَرْجِعْ)) فَارْجِعْنَا وَ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَطَمَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَ كَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَ الطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((اعْتَكَفَ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تَبَانَ لَهُ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ أَمَرَ بِالْبَنَاءِ فَقَوَّضَ ثُمَّ أُبْنِيتَ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَأَمَرَ بِالْبَنَاءِ فَأَعِيدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ)) ((الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب التماس لیلۃ القدر فی السبع الأواخر۔ و

صحیح مسلم، کتاب الصیام، فضل لیلۃ القدر، البحث علی طلبہا]

(۴۲۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ))
 ۴۲۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر]

لیلۃ القدر کا مخفی ہونا

۴۲۷۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لیلۃ القدر بتانے کے لیے تشریف لائے تو دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ”میں تمہیں لیلۃ القدر بتانے کے لیے آیا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے (میں ادھر متوجہ ہو گیا) پس لیلۃ القدر اٹھالی گئی شاید یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو۔ تم اس کو (رمضان المبارک کی) اکیسویں، تیسویں اور پچیسویں راتوں میں تلاش کرو۔“

ایک روایت میں ہے ”تم اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں راتوں میں تلاش کرو۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر]
تنبیہ: مسلمانوں کا باہمی نزاع و جدل نہایت قبیح اور شنیع فعل و امر ہے کہ اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر جیسی بابرکت رات کی تعیین بھلا دی گئی حالانکہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو واضح طور پر بتانے آئے تھے کہ وہ کون سی رات ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں (زیادہ نیکیاں کرنے کے لیے) جدوجہد اور اعتکاف کی فضیلت

۴۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب (رمضان المبارک کا آخری) عشرہ شروع ہو جاتا تو نبی ﷺ عبادت کے لیے کمرس لیتے شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔

خَفَاءُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

(۴۲۷) أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ((إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ إِنَّهُ تَلَاخَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَزِفَعْتُ وَ عَسَى أَنْ يَكُونَ غَيْرًا لَكُمْ، التَّمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالْتِسْعِ وَالْخَمْسِ))

وَ فِي رِوَايَةٍ ((التَّمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى))

فَضْلُ الْاجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ وَالْإِعْتِكَافِ فِيهِ

(۴۲۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَهُ وَ أَحْيَا لَيْلَهُ وَ أَقْبَضَ أَهْلَهُ

وَفِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ.....
اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ..... (آگے روایت پہلے والی ہے)۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان]

(۴۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔
۴۲۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف بیٹھتے تھے۔
اور مسلم کی روایت میں ہے نافع بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ دکھائی تھی۔

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زَادَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإعتکاف۔ باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان]

تشریح: اعتکاف رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے آپ ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ ایک سال نہ بیٹھ سکے۔ تو آئندہ سال آپ نے میں دن کا اعتکاف کیا۔

اعتکاف میں روزے دار ہونا اور مسجد شرط ہے یعنی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ جیسے قرآن میں ہے: ﴿وَأَتَتُمُ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ ”اور تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔“ اعتکاف کی حالت میں بغیر انسانی ضرورت (پیشاب وغیرہ) کے مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔

صدقۃ الفطر اور اس کو نماز سے پہلے ادا کرنے کی

فضیلت

فَضْلُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَفَضْلُ تَادِيَتِهَا

قَبْلَ الصَّلَاةِ

۴۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کی بے ہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے طہارت (معافی) کے لیے اور مساکین کے کھانے کے لیے فطرانہ کی زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) کو فرض فرمایا جو اس کو نماز سے قبل ادا کرے تو وہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے وہ عام صدقات کی

(۴۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((كَوَضَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِينَ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّكْبِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ مَنْ آذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ

طرح ایک صدقہ ہے۔“

صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ))۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر]

تشریح: صدقۃ الفطر ہر مسلمان مرد و عورت جو ان، بچے، بوڑھے، بیمار و تندرست پر فرض ہے۔ جو ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) فی کس ادا کرنا چاہیے اور اس کے مصارف زکوٰۃ کے مصارف یعنی فقراء، مساکین، نو مسلم، قیدی و مقروض اور مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دونوں کی فضیلت

۴۳۱۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کے دو دن مقرر تھے۔ جن میں وہ خوشی کرتے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا ”یہ دو دن کیا ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا یہ دو دن ہمارے جاہلیت کے تہوار ہیں ہم ان میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ نے ان دو دنوں کے بدلے تمہیں دو بہترین دن عطا فرما دیے ہیں۔ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کا دن۔“

فَضْلُ يَوْمِي عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

(۴۳۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَ لَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ: ((مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟)) قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة العیدین]

۴۳۲۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور مسلم کی روایت میں زائد بات یہ ہے نافع بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کی جگہ دکھائی تھی۔

(۴۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ. وَ لِي رِوَايَةٌ مُسْلِمٍ زَادَ: قَالَ نَافِعٌ: وَ لَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر۔ و صحیح

مسلم، کتاب الاعتکاف۔ باب اعتکاف العشر الأواخر من رمضان]

تشریح: مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی صرف دو عیدیں ہیں عید الفطر، عید الاضحیٰ، لہذا عید میلاد النبی سے مشہور ہونے والی عید شرعی عید نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنا یوم ولادت منانے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ خلفاء راشدین نے اپنے اپنے دور خلافت میں اس کا اہتمام کیا حالانکہ وہ پوری امت محمدیہ ﷺ میں سب سے افضل تھے

کیونکہ وہ اللہ و رسول ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے اور بے مثال اطاعت کرتے تھے اور کتاب و سنت پر خود بھی کار بند رہنا اور دوسروں کو اسی راہ پر چلانا ان کی زندگی کا اہم مشن و مقصد تھا۔ تو جو چیز ان کے ایامِ خلافتِ راشدہ میں ثابت نہیں بلکہ ایامِ تابعین و تبع تابعین اور زمانہ ائمہ مجتہدین کرام و محدثین عظام میں اس چیز کا نام و نشان نہیں۔ اور اس کا وجود ایک بدعتی اور فاسق و فاجر حکمران حاکم شہزادہ اور اندلس کے بدعتی مولوی ابن دجیہ کلی کے گٹھ جوڑ سے ساتویں صدی میں ہوا۔ اب ایک تو شریعت میں اس کا ویسے ثبوت نہیں پھر اس دن روا رکھی جانے والی خرافات مثلاً شرک و بدعت کافروغ، کعبہ و قبر رسول اللہ ﷺ کی شبیہ و نقل، ڈھول ڈھمکے اور دوسرے آلات موسیقی اور شور و غل اور مرد و زن کا اختلاط اسلام میں سرے سے ہی حرام ہیں۔ ان منکرات کا ارتکاب اور وہ بھی محبت رسول ﷺ کے نام پر اہل اسلام و ایمان کا شیوہ نہیں۔ بلکہ جذبات و خواہشات کی رو سے بہنے والے اہل بدعت و خرافات کا شعار ہے۔

لہذا اس سے اجتناب و انکار لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی محبت رسول عطا فرمائے۔ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی جملہ امور عقائد و عبادات اور معاملات وغیرہ کی طرح عید منانے اور دن متعین کرنے میں بھی انہی کی اطاعت کریں۔ اپنی سوچ و فکر اور خواہشات و جذبات سے کسی دن کو عید یا خوشی کے لیے متعین نہ کریں۔ یہی ہدایت کی راہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَإِنْ تُحِبُّوا تَهْتَدُوا﴾ (النور: ۵۴) ”اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔“

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 6



کتاب الزکوٰۃ
زکوٰۃ کا بیان

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 294 تا 344

فَضْلُ آدَاءِ الزَّكَاةِ ((مِنَ الْكِتَابِ))

(قرآن کی رو سے) زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ (سنت کے مطابق) نیک کام کرتے ہیں نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر کوئی خوف ہے نہ اداسی اور غم۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں اور زکوٰۃ کے ادا کرنے والے ہیں اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہیں یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں جو لغو بات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ کے اس قول تک کہ ”یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ میں وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کچھ صدقہ، زکوٰۃ تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا اجر دو چند کرنے والے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنِينَ الصَّالَةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَئِكَ سَنُوْتِيَهُمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۱۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا﴾ (التوبة: ۱۰۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

[المؤمنون: ۱۱۱]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ﴾

[الأعراف: ۱۵۶]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْطَعِفُونَ﴾

[الروم: ۳۹]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مِّمَّا لِلنَّاسِ مِنَ الْغَنِيِّ وَالْمَعْرُوفِ﴾

[سورة المعارج: ۲۴-۲۵]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں، یکو ہو کر نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ﴾

[البینة: ۵]

(سنت کی رو سے) زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ آدَاءِ الزَّكَاةِ ((مِنَ السُّنَّةِ))

۴۳۳۔ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس طرح کی بات کیوں کر رہا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ نہیں ہوا وہ ضرورت مند ہے۔ اس کو کہنے دو تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔“

(۴۳۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: مَالَهُ مَالَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرَبَ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ]

۴۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر عمل کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ”ایک اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، اور رمضان کے روزے رکھ۔“ اس (اعرابی) نے کہا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں ان باتوں میں اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کی خواہش ہو کہ وہ جنتی آدمی دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔“

(۴۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ذَلِّبْنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ)) قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وُلِّي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان،

باب بیان الإیمان الذی یدخل بہ الجنة]

(۴۳۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ)) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَدِيثُ

۴۳۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ایک آدمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ جہاد کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا..... الحدیث

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب دعاءکم إیمانکم۔ و صحیح مسلم، کتاب

الإیمان، باب بیان أركان الإسلام و دعائمه العظام]

(۴۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ وَ ذُو أَهْلٍ وَ وَلَدٍ وَ حَاضِرَةٍ فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ أَنْفِقَ وَ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ لِإِنِّهَا طَهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَ تَصِلُ أَقْرَبَانِكَ وَ تَعْرِفَ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمَسْكِينِ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلَيْ لِي۔ قَالَ: ((لَا تَدَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا إِذَا أَتَيْتَ الزَّكَاةَ إِلَى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرَيْتَ مِنْهَا إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((نَعَمْ إِذَا أَتَيْتَهَا إِلَى رَسُولِي فَقَدْ بَرَيْتَ

۴۳۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو تميم (قبیلہ) کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس بہت وافر مال ہے اور میں صاحب اہل و اولاد ہوں۔ پس آپ مجھے فرمائیں کہ میں کہاں اور کیسے خرچ کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مال سے زکوٰۃ نکال یہ تیری پاکیزگی کا ذریعہ بنے گا۔ اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر اور سوال کرنے والے ٲڑوسی اور مسکین کے حقوق کا خیال رکھ۔“ اس نے کہا اللہ کے رسول! مجھے اس سے کم بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”رشتہ داروں، مساکین اور مسافر کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے بچو۔“ اس نے کہا اللہ کے رسول! کیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں آپ کے قاصد کو زکوٰۃ ادا کروں تو اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بڑی الذمہ ہو جاوے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جب تو میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دے تو تو بڑی الذمہ ہو جائے گا اور تجھے ثواب مل جائے گا اور گناہ اس

مِنْهَا فَلَكَ أَجْرُهَا وَانْتَمَاهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا)) زکوٰۃ میں رد و بدل کرنے والے کو ہوگا۔“

تخریج: [مسند أحمد (۳/۱۳۶) (روایت حسن ہے۔)]

زکوٰۃ کی فضیلت اور وہ مالوں کی پاکیزگی کا سبب ہے ۳۳۷۔ خالد بن اسلم بیان کرتے ہیں ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا: مجھے اللہ کے اس فرمان ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا﴾ ”اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے“ کے بارے میں بتائیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”جس نے خزانہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم کی وادی) ہے۔ یہ وعید زکوٰۃ کی فرضیت سے قبل تھی جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اس کو اللہ نے مالوں کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔“

فَضْلُ الزَّكَاةِ وَهِيَ طَهْرَةٌ لِلْأَمْوَالِ (۴۳۷) عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ۳۴] قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَهَا قَوْلِيلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَهْرًا لِلْأَمْوَالِ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب ما أدى زکوٰۃ فلیس بکنز]

۳۳۸۔ احف بن قیس سے مروی حدیث: جب ایک آدمی نے قریش کے ایک مجمع میں وعظ کیا اس کا قصہ طویل ہے اس میں یہ بات بھی ہے کہ سب لوگوں نے اپنے سروں کو جھکا کر مکمل خاموشی سے اس آدمی کا وعظ سنا کسی نے کوئی بات نہیں کی۔ جب وہ آدمی جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے چلا حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے اس کو کہا کہ میں نے دیکھا ہے ان لوگوں نے آپ کا وعظ پسند نہیں کیا تو انھوں نے کہا یہ لوگ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ میرے دوست ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا میں نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا ”احد پہاڑ دیکھ رہے ہو“ میں نے دھوپ وغیرہ دیکھی اور سوچنے لگا کہ اس وقت مجھے کوئی کام بھیجیں گے میں نے کہا جی ہاں میں احد پہاڑ دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: ”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو

(۴۳۸) حَدِيثُ الْأَحْفَنِ بْنِ قَيْسٍ لَمَّا وَعَظَ رَجُلٌ مَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ فِيهَا قِصَّةُ الْحَدِيثِ مُطَوَّلًا وَ فِيهِ ”فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُسَهُمْ لَمَّا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ: فَأَذْبَرُ وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ سَارِيَةً فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ قَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا۔ إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ: ((أَتَرَى أَحَدًا؟)) فَتَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَ أَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَعْثُرُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ: أَرَاهُ فَقَالَ: ((مَا يَسْرُنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ))

ثُمَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا۔ (اس کو پاس رکھوں) بلکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں وہ سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ اور میرے پاس اس میں سے صرف تین دینار ہوں۔“ (آپ کے اس فرمان کے باوجود) یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الكنازین للأموال والتغلیظ علیہم] **تشریح:** شروع اسلام میں دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے اور آخرت میں رغبت رکھنے کے لیے دنیا کا مال جمع کرنے کی مذمت کی گئی اور اس کو پسند نہیں کیا گیا۔ لیکن جب لوگوں میں آخرت کا شوق و رغبت اور دنیا کی بے ثباتی و ناپائیداری جاں گزریں ہو گئی اور زکوٰۃ فرض کر دی گئی تو مال جمع کرنا اور رکھنا معیوب نہ رہا کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے والی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر گزر چکی ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی نظریہ تھا۔ جب مال جمع ہی نہیں ہوگا تو زکوٰۃ اور وراثت وغیرہ کے احکام پر کیسے عمل ہوگا۔ صرف ایک صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ کا ابتداء اسلام والا نظریہ تھا کہ ضروریات پوری کرنے کے بعد زائد مال خرچ کر دینا چاہیئے۔ جمع کرنا حرام ہے۔ اس حدیث میں جس داعی کا ذکر ہے اس سے مراد ابوذر رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔

فَضْلٌ مِّنْ أَدَى زَكَاةٍ مَّالِهِ طَيِّبَةٌ بِهَا نَفْسُهُ

خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

۴۳۹۔ یحییٰ بن جابر بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبدالرحمن بن جبیر نے بیان کیا اور انہیں ان کے والد نے بیان کیا کہ عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے تین باتوں پر عمل کیا اس نے ایمان کا ذائقہ پالیا۔ جس نے صرف ایک اللہ کی عبادت کی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ خوش دلی اور نفس کی سخاوت سے ہر سال زکوٰۃ ادا کی۔ اور (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا، رذی، بیمار اور لاغر (جانور) ادا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے درمیانے اصول سے زکوٰۃ ادا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے بوڑھے مالوں کا سوال کرتے ہیں نہ ردى مالوں کا (بلکہ درمیانے مال سے زکوٰۃ واجب ہے)۔ اور بندہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے“ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! آدمی اپنے

(۴۳۹) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْغَضَرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثٌ مِّنْ فَعَلْنَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَن عَبْدَ اللَّهِ وَحَدَّه فَإِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَعْطَى زَكَاةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ فِي كُلِّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرَمَةَ وَلَا الدَّرَنَةَ وَلَا الشَّرْطَ الْكَلِمَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَكِنْ مِّنْ أَوْسَطِ أَمْوَالِكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَسْأَلْكُم خَيْرَةً وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرٍّ وَذَكَى عَبْدُ

نَفْسَهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ: مَا تَزَكِّيَةُ الْمَرْءِ نَفْسَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ- قَالَ: ((يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ مَعَهُ حَيْثُ مَا كَانَ))

نفس کا کیسے تزکیہ کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ”یہ اعتقاد رکھے کہ وہ جہاں بھی ہو اللہ اس کے ساتھ ہے۔“

تخریج: [السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/ ۹۵ - ۹۶ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: (علم اور احاطہ کے لحاظ سے) اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی ذات عرش پر ہے جیسے اس کی شان اور مقام کو لائق ہے۔ اس کا انکار یا اس کی مثال وتشبیہ جائز نہیں۔ کیونکہ جیسے خالق اور مخلوق میں بہت فرق ہے اسی طرح خالق اور مخلوق کی صفات میں بھی بہت فرق ہے۔

اونٹوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ آدَاءِ زَكَاةِ الْإِبِلِ

۳۴۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے افسوس ہو اس کا معاملہ تو شدید ہے۔ کیا تیرے اونٹ ہیں۔ جن کی تو زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟“ اس نے کہا: ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تو دریاؤں کے اس پار رہ کر عمل کر کیونکہ اللہ تیرے عمل سے کوئی چیز ضائع نہیں کرے گا۔“

(۴۴۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُوَدِّي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ لِإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الإبل۔ و صحیح مسلم، کتاب الإمارة۔ باب المبايعه]

تشریح: فتح مکہ سے قبل اہل اسلام پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرض تھی، بعد میں منسوخ ہو گئی۔ لگتا ہے کہ آپ کا یہ فرمان فتح مکہ کے بعد کا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنے وطن میں رہ کر زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی شعائر و احکام پر عمل کرنے والے کو ہجرت اور مدینہ منورہ کی اقامت کا ثواب ملے گا۔

صدقات وصول کرنے والے خزانچی، غلام اور عورت کا ثواب جب وہ امانت دار ہوں

أَجْرُ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَازِنِ وَالْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا كَانُوا أَمْنَاءَ

۳۴۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب عورت اپنے گھر سے معروف طریقہ سے خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) تو اس کو اس کے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور

(۴۴۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا

بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَ
لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ
بَعْضٍ شَيْئًا))

اس کے خاوند کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اسی
کی مثل ثواب ملے گا ان میں سے کوئی بھی کسی کا اجر و ثواب کم
نہیں کرتا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من أمر خادمه بالصدقة و لم يناول بنفسه۔

وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ۔ باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها]

(۴۴۲) عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا
أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ
أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ))

۴۴۲۔ ہمام بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں ”جب عورت اپنے
خاوند کی کمائی سے اس کے حکم کے بغیر خرچ کرے (صدقہ کرے)
تو اس کو آدھا ثواب ملے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب قول الله (وأنفقوا من طيبات ما كسبتم)]

(۴۴۳) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ
وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ كَامِلًا مُؤَقَّرًا
طَبِيبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ
أَحَدَ الْمُتَصَدِّقِينَ))

۴۴۳۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا ”جب امانت دار مسلمان خزانچی اپنے مالک کے حکم کے
مطابق پورا پورا خوش دلی سے اس کو ادا کرے جس کے متعلق اس
کو حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہو
گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب أجر الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غير مفسد۔

وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة]

(۴۴۴) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْعَامِلُ عَلَى
الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَارِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ
حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ))

۴۴۴۔ رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”حق کے ساتھ صدقہ وصول کرنے
والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ گھر
لوٹ آئے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الخراج والإمارة والفتی، باب فی السعاية علی الصدقة

(روایت حسن ہے۔)]

(۴۴۵) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللُّحْمِ قَالَ:

۴۴۵۔ یزید بن ابی عبید کہتے ہیں میں نے ابوہم کے آزاد کردہ غلام
عمیر سے سنا انہوں نے کہا: میرے مالک نے مجھے گوشت کاٹنے

کا حکم دیا۔ پس میرے پاس ایک مسکین آیا تو میں نے اس کو اس گوشت میں سے کچھ دے دیا۔ میرے مالک کو پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ذکر کیا تو آپ نے اسے طلب کر کے پوچھا۔ ”تو نے اس کو کیوں مارا؟“ اس نے جواب دیا یہ میری اجازت کے بغیر میرا کھانا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”ثواب تم دونوں کو ملے گا۔“

اور ایک روایت میں ہے میں غلام تھا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ کیا میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں اور اجر و ثواب تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب ما أنفق العبد من مال مولاه]

۴۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”بہترین کمائی عامل کے ہاتھ کی کمائی ہے جب وہ خیر خواہ مخلص ہو۔“

أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَحْمًا۔ فَجَاءَنِي مَسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ۔ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي۔ فَاتَّبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَذَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لَمْ ضَرَبْتَهُ؟)) فَقَالَ: يُعْطَى طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمْرًا فَقَالَ ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا))

وَلِي رِوَايَةٌ: كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا بِصَفَانِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۳۳ (روایت حسن ہے۔)]

حلال کمائی سے صدقہ کی فضیلت

اللہ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔“

۴۴۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاکیزہ مال ہی قبول کرتا ہے تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر وہ اسے صاحب صدقہ کے لیے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے پچھیرے کو پالتا ہے یہاں تک کہ (وہ کھجور برابر صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔“

فَضَّلُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكُسْبِ الْحَلَالِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ((يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَاَ وَيُزِيدُ الصَّدَقَاتِ)) [البقرة: ۲۷۶]

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كُسْبٍ طَيِّبٍ۔ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِمِيزَانٍ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلْوَةً، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة من كسب طيب۔ و صحیح مسلم، کتاب

الزکوٰۃ، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب وتربيتها]

۴۳۸۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جہنم کی) آگ کا تذکرہ کیا تو اس سے پناہ پکڑی اور آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پھر آگ کا تذکرہ کیا۔ پس اس سے پناہ پکڑی آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پھر آگ کا تذکرہ کیا پس اس سے پناہ پکڑی اور آپ نے کراہت سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ دودھ تو ضرور پناہ پکڑی۔ جس میں مجھے شک نہیں۔ پھر فرمایا: ”(جہنم کی) آگ سے بچ جاؤ خواہ کھجور کے آدھے حصے ہی سے کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی نہ ہو سکے تو پھر اچھے کلمے کے ذریعے۔“

اور طیالسی وغیرہ کی روایت میں ہے کہ ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ آگ کا تذکرہ کیا اور اس سے پناہ پکڑی۔“ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

(۴۴۸) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكُ. ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَمْ يَكُنْ فِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرِهِ ((ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ذَكَرَ النَّبِيُّ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا...))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب طیب الکلام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ باب

الحث علی الصدقة ولو بشق تمر أو کلمة طيبة۔ مسند طیالسی ۱۰۳۵ الی ۱۰۳۹]

۴۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگو! اللہ پاک ہے وہ پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔ اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔“ اور فرمایا: ”اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا کیں۔“ پھر آپ نے آدمی کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کرتا ہے پر آگندہ حال ہے۔ گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اور حرام کی غذا سے اس کی

(۴۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ. فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ» (المؤمنون: ۵۱) وَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ» (البقرة: ۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَ

عَلَيْ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ؟)) پرورش ہوئی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب قبول الصداقة من الكسب الطيب و تربيتها]

فَضْلُ الصَّدَقَةِ لِلصَّحِيحِ الشَّحِيحِ تندرست اور مال کی حرص رکھنے والے شخص کے صدقہ

وَفَضْلُ تَعْجِيلِهَا کی فضیلت اور صدقہ میں جلدی کرنے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَنَّ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے۔“

[المنافقون: ۳۰]

وَقَوْلُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَنَّ يَوْمَ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا عِلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [البقرة ۲۵۴]
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔“

۳۵۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اجر و ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو جب کہ مال کی حرص تجھ پر غالب ہو۔ فقر کا خوف ہو اور تو مال داری کی امید رکھتا ہو۔ اور اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب سانس حلق تک آجائے اور تو کہے فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا دے دو۔ حالانکہ وہ تو خود ہی فلاں (وارث) کا ہو چکا ہے۔“

تخریج: (صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل صدقة الصحيح الصحيح۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ۔ باب بیان أن أفضل الصدقة صدقة الصحيح الصحيح۔)

۳۵۱۔ معبد بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حارث بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا اور حارث بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”صدقہ کر لو کیونکہ تم پر ایسا زمانہ بھی آئے گا آدمی صدقہ لے کر چلے گا تو وہ صدقہ قبول کرنے والا نہیں پائے گا آدمی (جس

(۴۰۱) حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا كوصدقہ دینا چاہے گا کہے گا یہ تو کل لے آتا تو میں قبول کر لیتا
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا)) لیکن آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة قبل الرد۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الترغیب فی الصدقة قبل أن لا يوجد من يقبلها]

قرآن کی رو سے صدقہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے
پس اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور
وقتِ سحر استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا
اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ
دینے والی عورتیں اور جو اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے
ہیں ان کے لیے پسندیدہ اجر و ثواب ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خیرات کرنے والے مرد اور خیرات
کرنے والی عورتیں“ آیت کے آخر میں فرمایا، اللہ نے ان سب
کے لیے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس
کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے
گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اللہ بڑا قدر دان بڑا
بردار ہے۔“

اور اللہ نے فرمایا: ”اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ
کے ہاں بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔“

فَضْلُ الصَّدَقَةِ ((مِنْ الْكِتَابِ))

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقرضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾

(البقرة: ۲۷۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلْسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾

(الطور: ۱۷-۱۹)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمَصْدِقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ﴾ (الحديد: ۱۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ۳۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنْ تُقرضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ﴾ (التغابن: ۱۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَقْدِمُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا﴾

(المزمل: ۲۰)

اور اللہ نے فرمایا: ”اور ایسا شخص اس سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا جو پاکی حاصل کرنے کے لیے اپنا مال دیتا ہے کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو بلکہ صرف اپنے پروردگار بزرگ و بلند کی رضا چاہنے کے لیے یقیناً وہ (اللہ بھی) عنقریب رضا مند ہو جائے گا۔“

صدقہ کی فضیلت

۳۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”صدقہ مال کم نہیں کرتا (بلکہ بڑھاتا ہے) اور عفو و درگزر کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے درجات بلند فرما دیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع]

۳۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اس دوران کہ ایک آدمی صحراء میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل کے ایک ٹکڑے سے آواز سنی فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین میں برسا دیا پس ان نالوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی اپنے اندر جمع کر لیا۔ (اور پانی چلنے لگا) یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلا (آگے جا کر ایک مقام پر دیکھا) کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی (اوزار) سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے۔ اس نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتلایا جو اس نے بدلی سے سنا تھا پس باغبان نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ اور یہ وہی نام ہے جو تو نے اپنا بتلایا ہے۔ تو اس باغ میں ایسا کون سا عمل کرتا ہے؟ (کہ تیرے باغ کی سیرابی کے لیے اللہ تعالیٰ نے بادل کو حکم دیا) اس

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَسَيَجْزِيهَا الَّذِي الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾

(اللیل: ۱۷-۲۱)

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

(۴۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا تَقَصَّتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَ مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ))

(۴۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِقَلْعَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْمِي حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدْ اسْتَوْحَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَعَ الْمَاءَ۔ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ: اسْمِي حَدِيقَةُ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتُ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِبُلْعِهِ وَ أَكُلُ أَنَا وَ عِيَالِي ثُلَاثًا، وَ أَرُدُّ فِيهَا ثُلَاثَةً))

باغ والے نے کہا جب تو پوچھتا ہے تو بتا دیتا ہوں کہ میں اس باغ کی پیداوار کا اندازہ لگاتا ہوں اور اس میں سے تیسرا حصہ صدقہ کرتا ہوں تیسرا حصہ میری اور میرے اہل و عیال کی خوراک ہے اور اس کا تیسرا حصہ میں اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزهد والرفائق، باب فضل الإنفاق علی المساکین و ابن السبیل]

صدقہ انسان کے گناہوں کی ستر پوشی کرتا ہے

۴۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمی ہیں ان کے بدن پر لوہے کی زر ہیں ہیں۔“

ابو الزناد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمن نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمیوں کے بدن پر سینے سے ہنسی (کی ہڈی) تک لوہے کی زر ہیں ہوں۔ پس خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے بدن پر مکمل بیٹھ جاتی ہے۔ یا پوری آ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے قدم کے نشان ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ اور بخیل چونکہ کچھ بھی خرچ نہیں کرتا چاہتا اس لیے زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چٹ جاتا ہے پس وہ اسے ڈھیلا کرتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب مثل البخیل والمصدق]

صدقہ قیامت کے دن صدقہ کرنے والے کو اپنے سایہ میں رکھے گا یہاں تک کہ اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ

فرمادے گا

۴۵۵۔ حرمہ بن عمران سے روایت ہے کہ انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے سنا اور وہ کہتے ہیں ابو الخیر نے ان کو بیان کیا کہ انہوں

الْصَّدَقَةُ تَسْتُرُ خَطَايَا الْإِنْسَانِ

(۴۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ)) حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ إِلَّا سَبَقَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جَلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَ تَعْفُو أَثَرَهُ. وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يَنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَرَفَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يَوْسَعُهَا وَلَا تَسْعُ))

إِظْلَالُ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى أَنْ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ الْعِبَادِ

(۴۵۵) أَخْبَرَنَا حَرْمَةُ بْنُ عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ

نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔“
اور یزید کا بیان ہے کہ ابوالخیر ہر روز کچھ نہ کچھ ضرور صدقہ کرتے تھے خواہ کیک یا پیاز وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔

حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ أَمْرٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ قَالَ يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ)) قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُحْطِئُهُ يَوْمٌ إِلَّا تَصَدَّقَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَعُكَّةً أَوْ بَصْلَةً أَوْ كَدًّا.

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۱۳۷ - ۱۳۸ (روایت صحیح ہے۔)]

۳۵۶۔ یزید بن ابی حبیب مرہد بن عبد اللہ یزنی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: وہ تمام اہل مصر میں سے مسجد کی طرف پہلے جاتے اور میں نے جب بھی اس کو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی آستین میں صدقہ موجود ہوتا تھا۔ پیسے یا روٹی یا گندم حتیٰ کہ بعض اوقات میں نے ان کو دیکھا کہ وہ پیاز اٹھائے ہوئے ہیں میں نے کہا ابوالخیر! یہ (پیاز) آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا تو وہ کہتے ابن حبیب! میرے گھر میں اس (پیاز) کے علاوہ کچھ نہیں تھا کہ میں اس کا صدقہ کرتا۔ کیونکہ ایک صحابی رسول ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔“

(۴۵۶) حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ: كَانَ أَوَّلُ أَهْلِ مِصْرَ يَرْوُحُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ مَا رَأَيْتُهُ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا وَفِي كُمِّهِ صَدَقَةٌ، إِمَّا فُلُوسٌ، وَإِمَّا خُبْزٌ وَإِمَّا قَمْحٌ حَتَّى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهُ، قَالَ فَأَقُولُ: يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هَذَا يَنْتِنُ ثِيَابَكَ قَالَ: فَيَقُولُ: يَا ابْنَ حَبِيبٍ! أَمَا إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرُهُ، إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ))

تخریج: [صحیح ابن خزیمہ ۲۲۳۲ (روایت حسن ہے۔)]

سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کا حکم اگرچہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو

الْأَمْرُ بِإِعْطَاءِ السَّائِلِ وَإِنْ صَغُرَتْ الْعَطِيَّةُ

۳۵۷۔ عبدالرحمن بن بجید اپنی دادی ام بجید رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی ہوئی تھی سے بیان کرتے ہیں کہ

(۴۵۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَجِيدٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ بَجِيدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ

انہوں نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! مسکین (سائل) میرے دروازے پر کھڑا ہوا اور میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو (تو میں کیا کروں) آپ نے فرمایا ”اگر اس (مسکین سائل) کو دینے کے لیے تیرے پاس جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو وہی اس کو دے دے۔“

اللہ ﷺ اَنْهَا قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ، إِنَّ الْمُسْكِينَ كَقَوْمٍ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحَرَّقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فَيُيِّدَهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب حق السائل (روایت صحیح ہے۔)]

اعلانیہ صدقہ کرنے سے پوشیدہ صدقہ افضل ہے

فَضْلُ الْإِخْفَاءِ بِالصَّدَقَةِ عَنِ الْإِعْلَانِ

بہا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم صدقہ خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ [البقرة: ۲۷۱]

۳۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”سات آدمی ہیں اللہ ان کو قیامت والے دن اپنے (عرش) کے سائے تلے جگہ دے گا جبکہ اس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا حاکم۔ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی ہو۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہو۔ وہ دو آدمی جو آپس میں صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوں اسی پر وہ آپس میں جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوں۔ وہ آدمی جس کو خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے لیکن وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔“

(۴۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ظَلَمَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ لَقَال: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا لَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة - وصحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل إخفاء الصدقة]

(۴۵۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ۹۲] أَوْ «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا» قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَ لَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهَ لَمْ أُغْلِبْهُ فَقَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِكَ))

۳۵۹۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ”جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔“

یا آیت ”ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے“ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اور وہ ایک باغ کے مالک تھے اللہ کے رسول! میرا باغ اللہ کے لیے وقف ہے اور اگر میں اس کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش رکھتا تو میں اس کا اعلان نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا ”اس کو اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب تفسير القرآن، باب من سورة آل عمران (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْإِعْلَانِ بِالْصَّدَقَةِ لِمَنْ نَوَى الْإِقْتِدَاءَ بِهِ

اعلانیہ صدقہ کی فضیلت جب نیت یہ ہو کہ دوسرے لوگ بھی (صدقہ کرنے میں) اس کی اقتدا کریں

(۴۶۰) عَنْ الْمُزَنِّدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ - قَالَ: فَجَاءَ قَوْمٌ حُقَافَةُ عَرَاةٍ مُجْتَابِي النَّمَارِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَتُهُمْ مِنْ مَضَرٍ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مَضَرٍ فَتَمَعَرَّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِبِلَالٍ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ» (النساء: ۱) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ «إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا» وَالْآيَةُ الَّتِي فِي الْحَشْرِ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْتَظِرْ

۴۶۰۔ منذر بن جریر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ہم شروع دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو ایک جماعت آئی جو پاؤں اور بدن سے ننگے اور دھاری دار چادریں یا کمبل اوڑھے ہوئے گردنوں میں تلواریں حمال (لٹکائے) کیے ہوئے تھے ان میں سے اکثر مسقر قبیلہ بلکہ سارے مسقر قبیلہ کے تھے۔ پس ان کی فقر و فاقہ والی حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پس آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان و اقامت کہی۔ آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دیا تو فرمایا ”لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا (یہ آیت آخر تک پڑھی) کہ بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“

اور سورہ حشر کی یہ آیت پڑھی: ”ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص

دیکھ (بھال) لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے (اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔“

(اس کے بعد آپ نے صدقہ کی ترغیب دی) کسی نے دینار صدقہ کیا کسی نے درہم کسی نے کپڑا صدقہ کیا تو کسی نے صاع (تقریباً اڑھائی کلو) گندم صدقہ کی تو کسی نے صاع کھجور صدقہ کی حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ”خواہ آدھی کھجور بھی صدقہ کرو۔“ ایک انصاری صحابی (نقدی کی) ایک بھری ہوئی قہیل لایا جس کو اٹھانے سے وہ عاجز تھا۔ پھر لوگ لگا تار صدقہ دینے لگے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ غلے و خوراک اور کپڑوں کے دو ڈھیر لگ گئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ (خوشی سے) چمکنے لگا گویا کہ وہ سونے کا ٹکڑا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کے لیے اس کا اپنا اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔“

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَآتَوْهُا اللَّهُ (الحشر: ۱۸)

تَصَدَّقْ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ تَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُوَّةٍ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ: ((وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَصُرَةٍ كَادَتْ كَفَّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ لَقَدْ عَجَزَتْ۔ قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمِينَ مِنْ طَعَامٍ وَبَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقِصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب الحث علی الصدقہ ولو بشق تمرۃ أو کلمۃ طیبۃ وأنها حجاب من النار]

تشریح: بعض لوگ ”مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً“ کے الفاظ سے بدعتِ حسنہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعتِ سیئہ (بری بدعت) اور بدعتِ حسنہ (اچھی بدعت) تو اس حدیث کی رو سے ثابت ہے لیکن یہ موقف اور استدلال صحیح نہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ میں ارشاد فرماتے کہ ”كُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ ”کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی آگ میں جانے کا سبب ہے۔“ لہذا ہر قسم کی بدعت منوع و حرام ہے اور یہ شریعت سازی اور دین میں پیوند کاری ہے۔ گویا بدعتی انسان کا عقیدہ و نظریہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ اللہ خیانت کی یہ بات بھی پہنچانی تھی جو نہیں پہنچائی بلکہ یہ بات ہمارے امام یا مرشد نے ہمیں بتائی

ہے۔ اس لیے اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز اسلام میں مشروع و جائز ہے اس پر عمل کرنے اور اس کو فروغ دینے کے لیے جو شخص آغاز کرے گا تو اسے اپنے اچھے عمل کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے عمل کا ثواب بھی ملے گا جو اس طریقے کو اختیار کر کے وہ نیک عمل کریں گے مثلاً صدقہ و خیرات کرنا قرآن و حدیث میں مشروع و ثابت ہے اب ضرورت کے وقت جو اس کی ابتداء کرے گا اس کو اپنے صدقہ و خیرات کے ساتھ ان لوگوں کے صدقہ و خیرات کا ثواب بھی ملے گا جو اس کو دیکھ کر اس نیک عمل کا آغاز کریں گے۔ لہذا جس چیز کا اسلام میں سرے سے ثبوت ہی نہ ہو تو اگر اس کا کوئی بھی طریقہ اور کیفیت اختیار کی جائے تو وہ سیدہ ہی ہوگی۔ وہ کسی صورت میں بھی حسد نہیں ہو سکتی۔

جب کسی شخص سے غیر شعوری طور پر غیر مستحق پر صدقہ ہو

إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ

جائے تو اس کا صدقہ قبول ہے بشرطیکہ اس کی نیت نیک ہو

وَهُوَ لَا يَشْعُرُ مَعَ النِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

۳۶۱۔ ابو الجوزیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ معن بن یزید رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا انہوں نے کہا میں، میرے باپ اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور پھر آپ نے میری معافی کی اور شادی بھی کی۔ اور میں آپ کے پاس یہ جھگڑا لے کر گیا کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کے لیے نکالے اور وہ انہیں مسجد (نبوی) میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تاکہ وہ کسی ضرورت مند کو دے دے) میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار لے لیے اور گھر لے آیا جب والد کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ تو نہیں کیا تھا چنانچہ میں مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا آپ نے فرمایا: ”یزید! تجھے اپنی نیت کے مطابق ثواب ملے گا اور معن! تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لیے جائز و حلال ہے۔“

(۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزِيَّةُ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَابْنِي وَجَدِّي وَخَطَبْتُ عَلَى فَاكْغَحْنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَمْرَجَ دَنَائِرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا يَبَاكَ أَرَدْتُ لِمَا خَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتُ يَا مَعْنُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب إذا تصدق علی ابنہ وهو لا يشعر]

۳۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی نے صدقہ کرنے کا ارادہ کیا پس وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اس نے (غیر شعوری طور پر) اسے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ (رات کو) چور پر صدقہ کیا

(۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا

گیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ اے اللہ! ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے میں پھر صدقہ کروں گا پس وہ صدقہ لے کر نکلا اور (غیر شعوری طور پر) اسے زانیہ کے ہاتھ میں تھما دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ رات کو تو زانیہ پر بھی صدقہ کیا گیا ہے۔ پس اس (صدقہ کرنے والے) نے کہا اے اللہ! ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے (میں نے صدقہ) زانیہ پر کیا ہے۔ میں پھر صدقہ کروں گا۔ پس وہ صدقہ لے کر نکلا اس کو (غیر شعوری طور پر) مال دار کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے لو جی (رات کو تو) مال دار پر صدقہ کر دیا گیا ہے پس اس (صدقہ کرنے والے) نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں آپ کے لیے ہیں (کیا میں نے صدقہ) چور پر زانیہ پر اور مال دار پر کر دیا۔ پس اس کو (خواب میں) بتایا گیا کہ تیرا صدقہ جو چور پر ہوا شاید وہ چوری سے رک جائے۔ اور زانیہ شاید زنا سے رک جائے اور مال دار شاید عبرت و نصیحت پکڑ لے تو وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال سے صدقہ و خیرات کرے۔“

يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى سَارِقٍ۔ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا تَصْدَقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصْدَقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيِّ فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ: أَمَا صَدَقْتَنكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَا الزَّانِيَةَ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَا الْغَنِيَّ فَلَعَلَّكَ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيَنْفِقَ مِمَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب إذا تصدق علی غنی وهو لا یعلم۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب ثبوت أجر المتصدق وإن وقعت الصدقة فی ید فاسق و غیرہ]

رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْقَرَابَةِ

۴۶۳۔ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجور کے باغات کے لحاظ سے سب سے زیادہ دولت مند تھے۔ اور انہیں اپنے اموال میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسندیدہ تھا یہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لاتے اور باغ میں موجود بہترین پانی پیتے انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جب یہ آیت: ”جب تک تم

(۴۶۳) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءٌ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ

اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔“ نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے ”کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے حتیٰ کہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو“ اور مجھے اپنے اموال میں سے پیرحاء (باغ) سب سے زیادہ محبوب ہے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں میں اللہ سے اس کے اجر کی اور اس کے پاس اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ اللہ کی رہنمائی کے مطابق جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”واہ واہ! یہ تو بڑا قیمتی مال ہے، یہ تو بڑا قیمتی مال ہے۔ تم نے جو کچھ کہا ہے میں نے سن لیا ہے میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔“ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”ٹھیک ہے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

عَنْهُ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنِّي أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَخْ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفَعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الأقارب۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین]

خاوند اور زیر کفالت یتیموں پر عورت کے صدقہ کی

فضیلت

۴۶۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا مجھے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر خرچ کرنے سے ثواب ملے گا جبکہ وہ میری ہی اولاد ہیں؟ آپ نے فرمایا ”ان پر خرچ کرو ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔“

فَضْلُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ

وَالْإِيْتَامُ فِي الْحَجْرِ

(۴۶۴) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْ أَجْرٌ أَنْ أَنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ: ((أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلكِ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الزوج والإیتام فی الحجر]

خاوند اور زیر کفالت (قیموں) اور عام رشتہ داروں پر عورت کو صدقہ کرنے کا دگنا ثواب ملتا ہے

۴۶۵۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں مسجد میں موجود تھی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا ”عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔“ اور زینب اپنے (خاوند) اور زیر کفالت قیموں پر خرچ کرتی تھیں۔ انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ اگر میں آپ پر اور زیر کفالت قیموں پر صدقہ کروں تو وہ کیا میری طرف سے ادا ہو جائے گا؟ تو انہوں نے کہا آپ خود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہاں آپ کے دروازے پر ایک اور انصاری عورت کھڑی تھی اس کی ضرورت بھی میرے جیسی تھی۔ اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے انہیں کہا آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ اگر میں اپنے خاوند اور زیر کفالت قیموں پر خرچ (صدقہ) کروں تو کیا وہ (شرعاً) ہو جائے گا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے متعلق نہ بتانا۔ چنانچہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا ”وہ دو عورتیں کون ہیں؟“ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: زینب (اور ایک انصاری عورت) آپ نے فرمایا: ”کون سی زینب؟“ انہوں نے کہا: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں اس کے لیے دگنا اجر ہے ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقہ کا اجر۔“

تَضْعِيفُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا وَمَا فِي حَجْرِهَا وَذِي الرَّحِمِ عَامَّةً (۴۶۵) عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَآيَاتِمَ فِي حَجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ تُنْفِقَ عَلَيْكَ؟ وَ عَلَى آيَاتِمَ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ طَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتَهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ تُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَآيَاتِمَ فِي حَجْرِي وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((مَنْ هُمَا؟)) قَالَ: زَيْنَبُ۔ قَالَ: ((أَتَى الزَّيَّابِ؟)) قَالَ امْرَأَةٌ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ: نَعَمْ وَلَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام فی الحجر۔ و صحیح

مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل الصدقہ علی الأقربین]

۴۶۶۔ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر

(۴۶۶) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمُسْكِينِ

صَدَقَهُ وَعَلَى ذِي الرَّجَمِ اِثْنَانِ صَدَقَهُ
وَصَلَّه))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب الصدقة علی الأقارب (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۳۶۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریم بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت لیے بغیر ایک لونڈی آزاد کر دی۔ پس جب وہ ان کے پاس ان کی باری والے دن آئے تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو معلوم ہوا ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا ”کیا واقعی تم نے ایسا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ”اگر تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔“

(۴۶۷) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلَيْدَةً وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الْكَدِيُّ يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلَيْدَتِي؟ قَالَ: ((أَوْ لَعَلْتُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أُعْطِيتَهَا أَخَوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبۃ، باب ہبۃ المرأة لغير زوجها وعتقها إذا كان لها زوج فهو جائز۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الأقربین والزوج والأولاد والوالدین]

۳۶۸۔ طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطاب کر رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے ”دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے۔ اور صدقہ خیرات کرتے وقت اپنے زیر کفالت افراد سے ابتدا کر اپنی ماں اپنے باپ اپنی بہن اپنے بھائی پھر جو قریبی ہو۔“

(۴۶۸) عَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَحْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ ((يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَ أَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب أيتهما ألبد العليا (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

گھر والوں اور زیر کفالت افراد (اولاد خادم وغیرہ) پر

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَمَنْ يَعُولُ

خرج کرنے کی فضیلت

((الْوَلَدَ وَالْخَادِمَ))

۳۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کر دے ایک دینار وہ ہے جسے تو گردن چھڑانے میں خرچ کر لے اور ایک

(۴۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَ دِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ

عَلَىٰ مُسْكِينٍ وَ دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَىٰ أَهْلِكَ
أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَىٰ أَهْلِكَ))
دینار وہ ہے جو تو کسی مسکین پر صدقہ کرے ایک دینار وہ ہے جو تو
اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے ان میں سب سے زیادہ اجر و
ثواب اس کا ہے جو تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة على العیال والمملوك]

(۴۷۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَىٰ أَهْلِهِ
يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ))
۴۷۰۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا ”جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا
ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة۔ و صحیح

مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة والصدقة على الأقربین والزوج والأولاد]

(۴۷۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ
نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجَرْتَ عَلَيْهَا
حَتَّىٰ مَا تَجْعَلَ فِي كَيْفِ أَمْرَاتِكَ))
۴۷۱۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ”تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا
ثواب ملے گا حتیٰ کہ اس لقمہ کا بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں
رکھتے ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنية والحسبة]

تشریح: ان حدیث میں ایسے شخص کا تذکرہ ہے جو صاحب نصاب نہیں ہے اور اس کی آمدنی قلیل ہے اس کو چاہیے
کہ وہ پہلے اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے ان کی ضروریات، لباس و خوراک کا انتظام کرے۔ اس کے لیے اسی میں اجر و
ثواب ہے کیونکہ اپنے اہل و عیال کا خرچ اس کے ذمہ فرض ہے جب کہ دوسرے مقامات پر خرچ کرنا ایک نقلی عبادت
ہے۔ اور فرض و واجب کو چھوڑ کر نقلی عبادت میں ثواب نہیں البتہ صاحب نصاب اور صاحب حیثیت کے لیے اپنی زکوٰۃ کی
رقم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

**فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ
وَالْأَصْحَابِ**

(۴۷۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ
يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ
عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ
۴۷۲۔ ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے وہ
اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ دینار جو وہ جہاد
میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے۔ اور پھر وہ دینار جو وہ جہاد میں

اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔“
ابو قلابہ نے کہا آپ نے اہل و عیال پر خرچ کرنے سے ابتدا کی
پھر ابو قلابہ نے کہا: اس آدمی سے بڑے ثواب والا کون ہو سکتا ہے
جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرے ان کو لوگوں سے
سوال وغیرہ کرنے سے بچائے یا اس کے ساتھ اللہ ان کو نفع دے
اور ان کو (لوگوں سے) بے نیاز کر دے۔

عَلَىٰ أَصْحَابِهِ لِيُسَبِّحَ اللَّهَ))
قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو
قَلَابَةَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ
يُفْقِدُ عَلَىٰ عِيَالٍ صَغَارٍ يَعْقُهُمْ أَوْ يُنْفَعُهُمْ
اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة على العیال والمملوك]

۴۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے صدقہ کرنے کا
حکم دیا تو ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میرے
پاس ایک دینار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو اپنے آپ پر خرچ
کر“ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے آپ نے فرمایا ”اپنی
اولاد پر خرچ کر“ اس نے کہا میرے پاس ایک اور ہے۔ آپ نے
فرمایا ”اپنی بیوی پر خرچ کر“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور
ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے خادم پر خرچ کر“ اس نے کہا
میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو اسے زیادہ
جاتا ہے۔“

(۴۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ
ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ:
عِنْدِي دِينَارٌ، فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى
نَفْسِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ: ((تَصَدَّقْ
بِهِ عَلَى وَلَدِكَ)) قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ:
((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى زَوْجَتِكَ)) أَوْ قَالَ
((زَوْجَكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ قَالَ:
((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِي
آخَرُ قَالَ: ((أَنْتَ أَبْصَرُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی صلة الرحم۔ و سنن النسائی۔ کتاب الزکاۃ۔ باب
تفسیر ذالک]

شدید دشمن یا ظالم رشتہ دار پر صدقہ کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ

الْكَاشِحِ أَوْ الظَّالِمِ

۴۷۴۔ حمید بن عبد الرحمن اپنی ماں ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے
ہیں کہ ام کلثوم جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی
طرف (یعنی پہلے بیت المقدس پھر تحویل قبلہ کے بعد بیت اللہ کی
طرف) نماز پڑھی تھی روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”سب سے افضل صدقہ دشمن رشتہ دار پر صدقہ کرنا ہے۔“

(۴۷۴) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ
أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَتْ
صَلَّتْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ قَالَتْ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى
ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ))

تخریج: [المستدرک للحاکم: ۱/۳۰۶ (روایت صحیح ہے۔)]

۴۷۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس پر میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا ”اگرچہ تو نے کلام مختصر کی ہے لیکن مسئلہ بڑا اہم پیش کیا ہے۔ (فرمایا) ”جان آزاد کر اور گردن چھڑا۔“ اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا دونوں ایک نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ جان آزاد کرنے کا مطلب ہے کہ تو اکیلا اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ تو گردن چھڑانے میں کسی دوسرے سے تعاون کرے۔“ (اور فرمایا) زیادہ دودھ دینے والا جانور (گائے، بھینس بکری وغیرہ) کسی کو عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار پر احسان کر، اگر تو ان چیزوں کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا، اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ اگر تو اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو بھلائی کی بات کے علاوہ ہر چیز سے اپنی زبان کو روک لے۔“

(۴۷۵) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ ((لَنْ أَكُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتُ الْمَسْأَلَةَ أَعْيَيْ النَّسَمَةَ وَ فَلَكَ الرَّقَبَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَيْسَتْ بَوَاحِدَةً؟ قَالَ: ((لَا إِنَّ عَتَقَ النَّسَمَةَ أَنْ تَفْرُدَ بِعَتَقِهَا. وَ فَلَكَ الرَّقَبَةُ أَنْ تُعِينَ فِي عِتْقِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْوُكُوفُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَبِيرِ))

تخریج: [مسند أحمد ۴/۲۹۹ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: ان احادیث سے بھی صدقہ کی اہمیت اور فضیلت واضح ہوتی ہے کہ صدقہ ہر حال اور کیفیت میں جاری رہنا چاہیے حتیٰ کہ ظالم اور دشمنی کرنے والوں پر بھی۔ اور صدقہ ہمیشہ اچھی سے اچھی اور قیمتی چیز کا ہونا چاہیے اور ایسی چیز کا جس کا لوگوں اور ان کے اہل و عیال کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی ہے۔

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے اور سب سے پہلے زیر کفالت افراد پر صدقہ کرو

۴۷۶۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اوپر والا ہاتھ (صدقہ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (صدقہ لینے والے) سے بہتر ہے۔ اور صدقہ کی ابتداء زیر کفالت افراد سے کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَ اِبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ

(۴۷۶) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَ اِبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنَى، وَ مَنْ يَسْتَعِفَّ بِعَقَّةِ اللَّهِ، وَ

مَنْ يَسْتَعْنِ يَغْنِهِ اللَّهُ))

آدی غنی رہے۔ اور جو سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ اس کو سوال سے بچالے گا اور جو استغناء اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا۔“

اور مسلم کے الفاظ ہیں: ”افضل صدقہ یا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدی غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ..... (آگے حدیث پہلی حدیث کی طرح ہے)

وَلَفْظُ مُسْلِمٍ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَالْيَدِ الْعُلْيَا.....)) الْحَدِيثِ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب لا صدقۃ إلا عن ظہر غنی۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب بیان أن اليد العليا خير من اليد السفلى]

۴۷۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنو عذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام آزاد کر دیا (کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے اس غلام کو مدبر کہتے ہیں) پس جب رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: ”اس (غلام مدبر) کے علاوہ بھی تمہارا کوئی مال ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟“ تو اس کو نعیم بن عبد اللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے ساتھ خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ قیمت اس آدمی (غلام کے مالک) کو دے دی پھر فرمایا ”سب سے پہلے اپنے آپ پر خرچ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کر، اگر رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر اپنے سامنے دائیں بائیں ہر طرف خرچ کر۔“

(۴۷۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَيْكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟)) فَقَالَ: لَا فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَقَّعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَلِّ عَلَىهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِلدِّي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ دِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا)) يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الابتداء فی النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة]

تشریح: ان حدیثوں سے معلوم ہوا سب سے پہلے انسان اپنی اور اپنے اہل و عیال اور زیر کفالت افراد کی ضروریات زندگی پوری کرے۔ پھر صدقہ و خیرات کرے اور وہ بھی پہلے رشتہ داروں پر پھر دوسرے افراد پر کیوں کہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کرنا انسان پر فرض ہے اور صدقہ و خیرات کرنا فطری چیز ہے۔ لہذا فرض کو مقدم کرے ایسا نہ ہو کہ مال صدقہ و خیرات کر دے اور اس کے بعد خود اور اس کے اہل و عیال لوگوں کے محتاج اور دست نگر ہو جائیں۔

یتیم، مسکین اور مسافر پر صدقہ کی فضیلت

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتِيمِ

وَالْمُسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

(۴۷۸) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْيَاتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ؟ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَرَأْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرَّحَضَاءُ فَقَالَ: ((أَيُّ السَّائِلِ)) وَكَانَتْ حِمْدُهُ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرَ بِالشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُبْتِ الرِّبْعُ يَقْتُلُ أَوْ يَلْمُ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرِ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلْتُ عَيْنَ الشَّمْسِ فَلَطَكْتُ وَبَاكَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حَضِرَةٌ حُلُوهٌ فَنَعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمُ وَابْنُ السَّبِيلِ (أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ) وَ إِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بَغَيْرِ حَقِّهِ كَمَا لَدَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

وَلِي رِوَايَةٍ: ((فَجَعَلَهُ فِي سُبُلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَى...)) الْحَدِيثُ

۳۷۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے آپ نے فرمایا ”میں اپنے بعد تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اس چیز سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی رونق اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔“ تو ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا بھلائی (دنیا کی مال و دولت) سے برہنہ پیدا ہو گی؟“ یہ سن کر نبی ﷺ خاموش رہے تو اس کو کہا گیا ”کیا بات ہے تو رسول اللہ ﷺ سے بات کرتا ہے اور آپ ﷺ تجھ سے بات نہیں کرتے؟ (بعد میں) ہم سمجھ گئے کہ آپ پر وحی اتر رہی ہے۔ آپ نے اپنے آپ سے پسینہ صاف کیا پھر فرمایا: ”سائل کہاں ہے؟“ گویا کہ آپ نے اس کی تعریف کی پھر فرمایا: ”بھلائی شر کو نہیں لاتی۔ دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے مگر وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے کوئیں بھرتی ہیں تو سورج کے سامنے جا کھڑا ہوتا ہے اور پیشاب کرتا ہے پھر اس کے ہضم ہونے کے بعد اور چرتا ہے اور یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے۔ اور مسلمان کا اچھا رفیق (ساتھی) ہے بشرطیکہ اس کو یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے اور جو شخص ناحق کسی کا مال اڑالے اس کی مثال اس بیارخص جیسی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔“

اور ایک روایت میں اس طرح ہے ”وہ اس مال کو اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرے اور یتیموں، محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسير، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ۔ باب فضل القناعة و الحث علیہا]

کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَ كَذَا
الْإِمْسَاكُ عَنِ الشَّرِّ
ہر اچھی بات صدقہ ہے اسی طرح شر سے رک جانا بھی
(صدقہ ہے)

۴۷۹۔ سعید بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔“ انہوں نے پوچھا ”اگر وہ کچھ نہ پائے؟“ آپ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھوں سے کام (محنت) کرے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ و خیرات بھی کرے“ انہوں نے پوچھا ”اگر اسے استطاعت نہ ہو یا وہ نہ کرے؟“ آپ نے فرمایا ”وہ کسی مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔“ انہوں نے کہا ”اگر وہ یہ بھی نہ کرے۔“ آپ نے فرمایا: ”اچھائی کا حکم کرے۔“ (مسند طرابلسی میں ہے) ”اچھے کام کا حکم کرے اور برائی سے روکے“ اس (راوی) نے کہا اگر وہ یہ بھی نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہے۔ کیونکہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

(۴۷۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ)) وَهِيَ رِوَايَةُ الْعَلَاءِيِّ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ)) أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ۔ قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب كل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۴۸۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر روز تمام لوگوں پر ان کے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا واجب ہے دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی آدمی کو اپنی سواری پر بٹھا لینا یا اس کو اس کا سامان پکڑا دینا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے اور اس کا ہر قدم جو نماز کی طرف جانے کے لیے اٹھے وہ بھی صدقہ ہے اور اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔“

(۴۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِنْسَانَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ،

وَيُمِطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةً))

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ”تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینے“ کے بجائے یہ الفاظ ہیں ”کسی کو راستہ ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔“

وَفِي رَوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ أَيضًا: ((وَذَلَّ الطَّرِيقِ صَدَقَةً)) بَدَلُ ((وَيُمِطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةً))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من أخذ الركاب۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۳۸۱۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”ہر اچھا اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔“ اور ترمذی وغیرہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے ”یہ بات بھی نیکی اور بھلائی میں سے ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی کو کشادہ چہرے کے ساتھ ملے اور یہ کہ تو اپنے ڈول کا پانی اپنے بھائی کے برتن میں اٹھیل دے۔“

(۴۸۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ ((وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تُلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُفَرِّغَ مِنْ ذُلُوكَ فِي إِثْنَاءِ أَحْيَاكَ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب كل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف۔ و جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في طلاقة الوجه وحسن البشر (روایت صحیح ہے۔)]

۳۸۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ (قتیبہ کی حدیث سے) بیان کرتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: اور ابن ابی شیبہ نے کہا وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ہر اچھا اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔“

(۴۸۲) عَنْ حَذِيفَةَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ - وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ))

تفہیم: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

خندہ پیشانی کے ساتھ ملنے کی فضیلت

فَضْلُ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ

۳۸۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے فرمایا ”نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا اگرچہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے۔“

(۴۸۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ)) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ((وَإِنْ اشْتَرَيْتَ

ترمذی اور بیہقی کی روایت میں ہے ”اگر تو گوشت خریدے یا ہنڈیا

لَحْمًا أَوْ طَبَخَتْ قَدْرًا فَكَثِيرٌ مِرْقَةٌ وَأَعْرِفْ لِحَارِكَ مِنْهُ))
پکائے تو اس میں شوربہ زیادہ کر لے اور اس میں سے اپنے پڑوسی کو بھی دے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة۔ باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء۔ و جامع الترمذی، أبواب الأطعمة۔ باب ماجاء فی إكثار (ماء) المرققة]

بَابُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ خَاصٌّ بِأَهْلِ
الْصَّدَقَةِ
جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اہل صدقہ کے لیے خاص ہے

(٤٨٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اتَّفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَاعْبُدُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ وَ فِي الْحَدِيثِ ((وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ.....)) الْحَدِيثُ
۳۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا“ اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہتر ہے۔“ اور اسی حدیث میں ہے ”اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔“ (حدیث طویل ہے)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الريان للصائمين۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب من فضل من ضم الى الصدقة غيرها من أنواع البر]

وَمِنْ فَضْلِ الصَّدَقَةِ
صدقہ کی فضیلت میں اور احادیث

(٤٨٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ دَبَحُوا شاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا بَقِيَ مِنْهَا؟)) قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْفُهَا قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَيْفُهَا))
۳۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کتنا حصہ باقی ہے؟“ انہوں نے کہا صرف ایک دسی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا ”اس کی ایک دسی کے سوا سب باقی ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب صفة القيامة، باب قوله ﷺ في الشاة..... (روایت صحیح ہے۔)]

(٤٨٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: ((أَطْوَلُ لُحْنًا يَدًا)) فَآخَذُوا قَصَبَةً يَنْدَرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةً أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَلَعَلْنَا بَعْدَ أَنْمَا كَانَتْ طَوَّلَ
۳۸۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے نبی ﷺ سے عرض کیا ہم میں سے سب سے پہلے آپ کو کون ملے گی؟ (یعنی آپ کے بعد ہم میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہوگی) آپ نے فرمایا: ”جو تم میں سے سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہوگی،“ تو آپ کی ازواج ایک سر کندھا

يَدَّهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنا لِحُوقِهَا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔
 لے کر (اپنے اپنے) ہاتھوں کی پیمائش کرنے لگیں، تو سب سے
 لمبے ہاتھوں والی سودہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ اس کے
 ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ ہے اور اس نے ہم میں سے سب
 سے پہلے وفات پائی اور وہ صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل صدقة الشحيح الصحيح]

الْصَّدَقَةُ مِنْ دَوَافِعِ الْعَذَابِ
 (۴۸۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: شَهِدْتُ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ
 قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا
 إِقَامَةٍ۔ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ۔ فَأَمَرَ
 بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَعظَ
 النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى
 النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ۔ فَقَالَ
 ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَ كُنَّ حَطَبَ جَهَنَّمَ))
 فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سِبْطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ
 الْخَلْدِيِّينَ فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:
 ((لَأَنْكُنَّ تَكْثِيرُنَ الشُّكَاةِ وَتَكْفُرُنَ
 الْعَشِيرِ)) قَالَ: فَجَعَلَنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ
 حُلِيِّهِنَّ يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِنْ أَقْرِطِهِنَّ
 وَخَوَاتِمِهِنَّ

صدقہ عذاب کے دفع کرنے کے اسباب میں سے ہے
 ۳۸۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
 نماز عید کے موقع پر حاضر تھا تو آپ نے خطبہ سے قبل اذان و
 اقامت کے بغیر نماز ادا فرمائی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگا کر
 کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ اس
 کی اطاعت کی ترغیب دی اور لوگوں کو وعظ کیا اور ان کو نصیحت
 کی۔ پھر آپ وہاں سے چل دیئے۔ حتیٰ کہ عورتوں کے پاس
 آئے ان کو وعظ و نصیحت کی تو فرمایا: ”صدقہ کیا کرو کیونکہ تمہاری
 اکثریت جہنم کا ایندھن ہے۔“ پس عورتوں میں سے ایک درمیانے
 حسب نسب کی سانولے رنگ کی ایک سمجھدار عورت کھڑی ہوئی
 اس نے کہا اللہ کے رسول! (ایسا) کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا
 ”اس لیے کہ آپ شکوہ و شکایت اور خاندان کی نافرمانی زیادہ کرتی
 ہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں: عورتیں اپنے زیورات، کانوں کی
 بالیاں اور انگوٹھیاں وغیرہ صدقہ کرتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے
 کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

تخریج: [صحیح مسلم، اول کتاب صلاة العیدین]

الْصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ
 (۴۸۸) عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ:

صدقہ و خیرات گناہوں کا کفارہ ہے
 ۳۸۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 تم میں سے کسی کو فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث
 یاد ہے؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ایسے ہی یاد ہے جیسے آپ نے

فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا: تم تو بہت جرأت مند ہو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے گھریلو مالی فتنے اور پڑوسی کے فتنے کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (میری مراد) یہ نہیں لیکن وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین! آپ کو اس سے نہیں گھبرانا چاہیے کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ کھلے گا یا ٹوٹے گا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ ٹوٹے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر وہ (ٹوٹا ہوا دروازہ) تو بند نہیں ہوگا۔ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ ایسے جانتے تھے جیسے کل سے پہلے یہ آنے والی رات۔ کیونکہ میں نے انہیں کوئی نہ سمجھ آنے والی باتیں بیان نہیں کیں۔ ابواکل کہتے ہیں ہم بیت کی وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہ پوچھ سکے اور ہم نے مسروق کو کہا تو انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ دروازہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ لِيُ أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ جَارِهِ تُكْفِّرُ هَا الصَّلَاةُ وَ الصَّدَقَةُ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) قَالَ لَيْسَتْ هَذِهِ وَلَكِنْ أَلْتَمِزْتُ كَمَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ قَالَ: يَفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسِرُ؟ قَالَ: لَا بَلْ يُكْسِرُ، قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ عِدِّ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ قَالَ: فَهَيْئًا أَنْ نَسْأَلَهُ وَ أَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مِنَ الْبَابِ؟ قَالَ: عُمَرُ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الإسلام]

صدقہ کی ایک اور فضیلت

۴۸۹۔ حارث بن سوید بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کون ہے جس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال سب سے زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا: ”پس اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے (صدقہ و خیرات کے ذریعہ) آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ اس کے وارث کا مال ہے۔“

کُضِلَ آخِرُ فِی الصَّدَقَةِ

(۴۸۹) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِيَّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِمَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ: ((لَإِنْ مَالَكَ مَا قَدَّمْتَ وَ مَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما قدم من ماله فهو له]

خرچ کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس نے دیا (اللہ کی راہ میں) اور ذرا (اپنے رب سے) اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہے گا تو ہم بھی اس کو آسان راستے کی سہولت دیں گے لیکن جس نے بخیلی کی اور بے پروائی برتی اور نیک بات کی تکذیب کی تو ہم بھی اس کو تنگی و مشکل کے سامان میسر کر دیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے۔ پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔“

اور اللہ نے ارشاد فرمایا: ”تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو

فَضْلُ الْإِنْفَاقِ

قَالَ تَعَالَى: ﴿تَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى، فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ (الليل: ۵-۶)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرة: ۲۷۴)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (الانفال: ۳-۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَعُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَقَبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ۲۲]

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ (الحديد: ۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ

گے اللہ اس کا (پورا پورا) بدلہ دے گا اور وہ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔“

۳۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! بخیل کے مال کو ضائع فرما دے۔“

يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا: ۳۹)
وَفِي الْبَابِ آيَاتٌ كَثِيرَةٌ
(۴۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ يَقُولُ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب قوله تعالى ”فأما من أعطى واتقى“ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ، باب فی المنفق والممسك]

۳۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے ابن آدم) تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا“ اور فرمایا: ”اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کا مسلسل خرچ کرنا اس کے بھرے ہوئے ہاتھ کو کم نہیں کرتا۔“ اور آپ نے فرمایا: ”جان لو کہ اللہ زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت سے خرچ کر رہا ہے اس سے اس کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا“ اور اس کے ہاتھ میں میزان (ترازو) ہے جس کو وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔“

(۴۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَتَفِقُ أَتَفِقُ عَلَيْكَ)) وَقَالَ: ((يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَهُ سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ)) وَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَتَفِقُ مِنْهُ خَلَقَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قوله۔ و كان عرشه على الماء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاۃ۔ باب الحث على النفقة و تبشير المنفق بالخلف]

۳۹۲۔ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس صرف وہی مال ہے جو (میرے خاوند) زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیا ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ”صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھ۔ اللہ تجھے نہیں دے گا۔“

(۴۹۲) عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَاتَّصَدَّقْتُ؟ قَالَ: ((تَصَدَّقِي وَ لَا تَوَعِي فَيَوْعِي اللَّهُ عَلَيْكَ))

اس سے بعد والی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”خرچ کر اور شمار نہ کر ورنہ اللہ تجھے بھی شمار کر کے دے گا؟“

وَفِي الرَّوَايَةِ الَّتِي بَعْدَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ

عَلَيْكَ، وَلَا تَوَعَىٰ قِيُوْعَىٰ اللّٰهُ عَلَيْكَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبۃ، باب ہبۃ المرأة لغير زوجها]

۴۹۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس گیا جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! وہ ہلاک ہو گئے۔“ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا لیکن زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکا میں نے کہا اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”زیادہ مال والے مگر وہ جو آگے پیچھے دائیں بائیں کثرت سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور وہ تھوڑے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے اونٹوں اور گائیوں اور بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے قیامت کے دن یہ سب جانور بہت زیادہ موٹی شکل میں ہو کر اپنے مالکوں کو اپنے سینگوں اور پاؤں سے روندیں گے جب قطار ختم ہو جائے گی پھر دوبارہ شروع سے روندنا شروع کر دیں گے۔ تمام لوگوں کے فیصلے ہونے تک ان کے ساتھ ایسا ہوتا رہے گا۔“

(۴۹۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ: ((هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَ رَبِّ الْكُعْبَةِ)) قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِذَاكَ أَبِي وَ أُمِّي مَنْ هُم؟ قَالَ: ((هُمْ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ قَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَ لَا بَقَرٍ وَ لَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَ أَسْمَى تَنْطِطِعُهُ بِقُرُونِهَا وَ تَطْوُهُ بِأَطْلَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکوٰۃ]

۴۹۴۔ شہاد بیان کرتے ہیں میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم! اگر تو زائد از ضرورت مال خرچ کر دے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا اور اگر تو اسے روک رکھے گا تو یہ تیرے لیے برا ہوگا۔ اور گزارہ لائق روزی پر تیری ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور خرچ کرنے کی ابتداء اپنے اہل و عیال کے ساتھ کر۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“

(۴۹۴) حَدَّثَنَا شَدَّادُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَأَنْ تُمَسِّكَهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامَ عَلَى كَفَافٍ وَابْنُ بَمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اليد العليا خير من اليد السفلى]

الْحَسَدُ أَوْ الْغِبْطَةُ فِي الْإِنْفَاقِ فِي حَقِّ مَعَ فَضْلِ صِدْقِ النِّيَّةِ

(۴۹۵) حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَفُلسِلَتْ وَفِي رِوَايَةٍ: فَسَلَطَهُ عَلَى هَلْكِهِ فِي الْحَقِّ، وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يَعْلَمُهَا))

اخلاص اور صدقِ دل سے حق کی راہ میں خرچ کرنا قابلِ رشک ہے

۴۹۵۔ امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابوحازم کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”قابلِ رشک صرف دو آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق دی اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم۔ باب اغتباط فی العلم والحکمة۔ و صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و یعلمه]

حَدِيثُ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ

(۴۹۶) حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ثَلَاثٌ أَفْسِمَ عَلَيْهِنَّ وَ أَحَدَنَكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ)) ... الْحَدِيثُ وَ فِيهِ ((إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَةً وَ يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بَيْنَهُمَا فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ...)) الْحَدِيثُ

ابو کبشہ انماري کی روایت

۴۹۶۔ ابو کبشہ انماري رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میں تین باتوں پر قسم اٹھاتا ہوں اور ایک بات میں تمہیں بتاتا ہوں پس اس کو اچھی طرح یاد کر لو (حدیث طویل ہے) اور اس میں ہے کہ ”دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال اور علم عطا فرمایا پھر وہ ان کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور ان میں جو اللہ کا حق ہے اسے پہچانتا اور اسے ادا کرتا ہے تو یہ شخص جنت کے سب سے افضل درجوں میں ہوگا۔ اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا پس وہ سچی نیت رکھتا اور کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا پس جب اس کی نیت یہ ہے تو اس کا اور پہلے شخص کا اجر و ثواب برابر ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب ماجاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر (روایت ضعیف ہے۔ اس

کی سند میں یونس بن خباب راوی ہے۔ جس کے بارے میں الحافظ نے فرمایا صدوق یخطئی رمی بالرفض لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ اور شیخ زبیر علی زئی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ [

قلیل مال والے کا کوشش سے صدقہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں خواہ ان کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔“

۳۹۷۔ عبد اللہ بن حبشی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(نماز میں) لمبا قیام کرنا۔“ عرض کیا گیا تمام صدقات میں سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”قلیل مال والے کا کوشش سے صدقہ کرنا۔“ عرض کیا گیا کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔“ عرض کیا گیا۔ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”جو مشرکوں سے اپنی جان و مال سے جہاد کرے۔“ عرض کیا گیا کون سا قتل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کی جان اور گھوڑا دونوں اللہ کی راہ میں قربان ہو جائیں۔“

صَدَقَةُ الْمُقِلِّ ((جَهْدُ الْمُقِلِّ))

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَعْنَهُ نَفْسَهُ فَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: ۵۹]

(۴۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْشَةَ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طَوْلُ الْقِيَامِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جَهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أَهْرَبَ دَمَهُ وَغَفَرَ جَوَادُهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب طول القيام]

۳۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ایک آدمی کے پاس صرف دو درہم ہیں۔ وہ ان میں سے ایک صدقہ کر دیتا ہے۔ اور ایک آدمی کے پاس بہت زیادہ مال ہے۔ وہ اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیتا ہے۔“

(۴۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمًا)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَاتَّخَذَ أَحَدَهُمَا لَتَصَلِّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَاتَّخَذَ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ لَتَصَلِّقَ بِهَا))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الزکاة، باب جهد المقل (روایت حسن ہے۔)]

(۴۹۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۳۹۹۔ ابوسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب صدقہ کی آیت نازل

ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے تو ایک آدمی نے بہت زیادہ صدقہ کیا۔ تو منافق کہنے لگے یہ ریاکار ہے۔ اور ایک آدمی (مزدور) نے ایک صاع (اڑھائی کلو تقریباً) صدقہ کیا۔ تو منافق کہنے لگے کہ اللہ اس کے صاع سے بے نیاز ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ”اور جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر نہیں۔“

قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحْمِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَاتِي وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعٍ هَذَا.. فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ يُلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [التوبة: ٤٩]

تخریج: [صحیح البخاری: کتاب الزکاۃ۔ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ]

۵۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا میں محتاج ہوں پس آپ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر دوسری بیوی کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا حتیٰ کہ ان سب نے یہی جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ آپ نے فرمایا ”جو شخص رات کو اس کی مہمانی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے۔“ تو انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اللہ کے رسول! میں! پس وہ اس شخص کو اپنے گھر لے گیا! اپنی بیوی سے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا نہیں میرے پاس تو صرف اپنے بچوں کا کھانا ہے۔ اس نے کہا بچوں کو کسی چیز کے ساتھ بھلاؤ اور جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ گل کر دینا میں اس کو ایسے محسوس کراؤں گا جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو چراغ بجھا دینا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ (ایسے ہی) بیٹھے رہے۔ اور مہمان نے کھانا کھا لیا۔ پس جب وہ انصاری صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا ”اللہ نے

(۵۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ: ((مَنْ يُصِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي أَطْلُقُ بِهِ إِلَى رَحْلِي فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِي قَالَ: فَعَلَيْهِمْ شَيْءٌ فَإِذَا دَخَلَ صَيفُنَا فَأُطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرْبِدْ أَنَا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِأَكُلَ فَقَوْمِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ: فَتَعَدُّوا وَأَكَلِ الصَّيْفَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((قَدْ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِصَيفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

تم دونوں (میاں بیوی) کے اس سلوک سے جو تم نے رات کو اپنے مہمان سے روا رکھا، تعجب فرمایا ہے۔“

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی مہمان نے ایک انصاری آدمی کے پاس رات گزاری، اس کے پاس صرف اپنا اور بچوں کا کھانا تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر دو اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کو پیش کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اور وہ اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں خواہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو۔“

اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی مہمانی کریں۔ پھر آپ کے پاس اس کی مہمانی کے لیے کچھ نہیں تھا۔ تو آپ نے فرمایا ”کوئی آدمی ہے جو اس کی مہمانی کرے؟ اللہ اس پر رحم کرے گا“ تو انصار میں سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نامی شخص کھڑے ہوئے اور اس مہمان کو اپنے گھر لے گئے اس کے بعد کی حدیث جریر کی حدیث کی طرح بیان کی اور اس بارے میں آیت کے نزول کا ذکر کیا جس طرح وکیع نے ذکر کیا ہے۔

وَلَقَدْ رَوَيْتُمْ أَن رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَ قُوْتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: تَوَيْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَ قَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ قَالَ: فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹)۔

وَلَقَدْ رَوَيْتُمْ: جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُضَيِّفَهُ. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّفُهُ فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّفُ هَذَا رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ. فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ وَ سَاقَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ ذَكَرَ فِيهِ نَزُولُ الْآيَةِ كَمَا ذَكَرَ وَ كَبَّحَ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الأشربة۔ باب إكرام الضيف وفضل إيثاره]

شرکا ترک کرنا بھی صدقہ ہے

ذِكْرُ أَنَّ تَرَكَ الشِّرِّ صَدَقَةٌ

۵۰۱۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔“ میں نے کہا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو اپنے مالک کی نظروں میں سب سے زیادہ عمدہ اور زیادہ قیمتی ہو۔“ میں نے کہا: اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: ”کسی کارگیر کی مدد کر دیا ہے ہنر کا

(۵۰۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَ أَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ: لَئِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ))

کام کر دو۔“ (ابو ذر رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا ”کسی کارگیر کی مدد کرو یا بے ہنر کا کام کر دو۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ بتلائیں اگر میں یہ بعض عمل کرنے سے بھی عاجز رہوں؟ آپ نے فرمایا ”تم لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو۔ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔“

قَالَ: لِأَنَّ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ))

وَلَمْ يَرْوَاهُ مُسْلِمٌ: ((تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ)) قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ صَعَفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تَكُنْ شَرَكًا عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب أى الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون الإیمان بالله أفضل الأعمال]

۵۰۲۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”ہر مسلمان پر صدقہ ضروری ہے“ اس حدیث کے آخر میں ہے ”وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے سے باز رہے۔ یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔“

(۵۰۲) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ..... الْحَدِيثُ وَ لَمْ يَرْوَاهُ أَحَدٌ مِنْهُ)) ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ صَدَقَةً))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب على كل مسلم صدقة و کتاب الأدب۔ باب كل معروف صدقة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع.....]

زراعت اور درخت وغیرہ لگانے کی فضیلت اگر اس سے کھایا جائے گا تو وہ صدقہ ہے۔

فَضْلُ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ يَكُونُ صَدَقَةً

۵۰۳۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے تو اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور جو کھاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

(۵۰۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب فضل الزرع والغرس۔ و صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع]

۵۰۴۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

(۵۰۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے تو اس سے جو کھالیا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے جو اس سے چرا لیا جائے وہ بھی صدقہ ہے اور جو درندہ اس سے کھا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اس سے پرندے کھا جائیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو کوئی اسے نقصان پہنچائے وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے ”جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کاشت کرتا ہے تو اس سے کوئی انسان کھاتا ہے کوئی جانور اور کوئی اور چیز، جو بھی اس سے کھاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے ”وہ قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ ہوگا۔“

عَنْهُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَ مَا سُقِيَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ وَ مَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَ مَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ وَ لَا يَرْزُوهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ))

وَلَيْ فِي رِوَايَةٍ ((لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ))

وَلَيْ رِوَايَةٍ ((إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل الغرس والزرع]

جس نے کوئی صدقہ کیا پھر وہ اس کا وارث بن گیا

۵۰۵۔ عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے کہا میں نے اپنی ماں کو بطور صدقہ ایک لونڈی عطا کی تھی اور وہ (والدہ) وفات پا گئی ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تیرا اجر و ثواب ثابت ہو گیا اور وہ لونڈی وراثت کے طور پر تمہیں مل گئی۔“ اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے روزے رکھ۔“ اس نے کہا اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے حج کر۔“

مَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا

(۵۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بَجَارِيَةٍ وَ إِنِّهَا مَاتَتْ قَالَ: فَقَالَ: ((وَجَبَ أَجْرُكَ وَ رَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ)) قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((صُومِي عَنْهَا)) قَالَتْ: إِنِّهَا لَمْ تَحِجَّ قَطُّ، أَفَأَحِجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((حِجِّي عَنْهَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت]

(۵۰۶) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

کرتے ہیں ”ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے کہا: میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ دیا تھا جبکہ وہ وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا صدقہ ثابت ہو گیا اور تمہارا باغ (وراثت کے طور پر) تمہارے پاس واپس آ گیا۔“

جَبَّهٖ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِيتُ أُمِّي حَبِيقَةً لِّىَ وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَ لَمْ تَعْرِكَ وَارِثًا غَيْرِىَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ، وَ رَجَعَتْ إِلَيْكَ حَبِيقَتُكَ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الصدقات، باب من تصدق بصدقة ثم ورثها (روایت حسن ہے۔)]

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

۵۰۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا میری ماں اچانک وفات پا گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں کچھ بولنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتیں۔ تو کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے میری ماں اچانک وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے وصیت نہیں کی اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بولنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کی تلقین کرتیں (آخر حدیث تک) اور ایک روایت میں ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں۔“

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

(۵۰۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا أُمِّي افْتَلَتْتْ نَفْسَهَا، وَلَمْ تُوصِ وَأَعْظَمَهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: إِنَّا أُمِّي افْتَلَتْتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ وَأَعْظَمَهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقْتُ... الْحَدِيثُ وَفِي رِوَايَةٍ ”فَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أَتَصَلَّقَ عَنْهَا؟“ قَالَ: ((نَعَمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت الفجاءة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ،

باب وصول ثواب الصدقة عن الميت (إليه)]

۵۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سفر پر تھے کہ ان کی والدہ وفات پا گئیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ وفات پا گئیں ہیں اور میں موجود نہیں تھا کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو کچھ فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ”ہاں“ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا خراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔“

(۵۰۸) أَنبَانَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَفَّيَتْ أُمُّهُ وَ هُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي تَوَفَّيَتْ وَ أَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَائِطِي

الْمَخْرَافَ صَدَقَهُ عَلَيْهَا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب إذا قال آرضی آوبستانی صدقة لله عن أمی فهو جائز] (۵۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يَكْفُرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

۵۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس نے مال چھوڑا ہے لیکن اس نے وصیت نہیں کی کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ۔ باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت]

تشریح: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے جیسے دعا کا بھی میت کو فائدہ پہنچتا ہے صدقہ اور دعا ایصالِ ثواب کی مشروع و مسنون صورتیں ہیں ایصالِ ثواب کی مروجہ رسومات جیسے قل، ساتواں، دسواں، چہلم، وغیرہ بدعات ہیں جو جہالت کی وجہ سے مسلمانوں میں رواج پا گئی ہیں۔ اسی طرح ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی بھی غیر مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اس کا وجود نہیں تھا۔ نیز صدقہ بھی اولاد کی طرف سے معتبر ہے۔

قَضَاءُ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ ((مِنْ صَوْمٍ وَحَجٍّ وَغَيْرِهِمَا))

میت کی طرف سے نذر (روزہ، حج وغیرہ) کا پورا کرنا

(۵۱۰) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عْبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَوُضِعَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَقْبَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدَ۔

۵۱۰۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خبر دی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ان کی ماں پر نذر تھی۔ جس کو وہ پوری کرنے سے پہلے وفات پا گئیں۔ تو آپ نے اس کو اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری کرنے کا فتویٰ دیا۔ پس یہ اس کے بعد مسنون طریقہ ہو گیا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب من مات و عليه نذر]

(۵۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ)) فِي رِوَايَةٍ أَقْبَضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا ذَنْبٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ؟))

۵۱۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری ماں وفات پا گئیں ہیں ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے تھے۔ ایک روایت میں ہے کیا میں ان کی طرف سے ان روزوں کی قضاء دوں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ بتا اگر ان پر قرض ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔“ اس نے کہا: جی ہاں۔

قَالَتْ: نَعَمْ۔ قَالَ: ((لَكِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ أَنْ يَرْضَىٰ عَنْكَ أَنْ تَقْرَضَ زَيْدًا حَقَّ دَارِهِ كَمَا أَنْتَ كَارِهِةٌ))
 ((بِالْقَضَاءِ))
 آپ نے فرمایا: ”پس اللہ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اس کو پورا کیا جائے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن الميت]

الْحَجُّ عَنْ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ فَمَاتَ اس آدمی کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر مانی لیکن نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو گیا

۵۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئیں کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ”ہاں۔ ان کی طرف سے حج کرو یہ بتاؤ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو اس قرض کو ادا کرتی؟ پس اللہ کے قرض ادا کرو۔ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کے قرض پورے کیے جائیں۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ حج کرنے سے قبل وفات پا گئی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو تو اس کا قرض ادا کرتا؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پس اللہ کا قرض ادا کرو وہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“

(۵۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ) حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمَلِكَ دِينَ أَلُكُنْتَ قَاضِيَتَهُ؟ أَقْضُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ أَهَقُّ بِالْوُكُوءِ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَ إِنْهَا مَاتَتْ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِينَ أَلُكُنْتَ قَاضِيَةً؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاقْضِ اللَّهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت و کتاب الايمان والنذور باب من مات و عليه نذر]

تشریح: ان دونوں بابوں کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر میت کی طرف سے روزہ و حج کی نذر رہ جائے تو اس کے لواحقین کو اسے پورا کرنا چاہیے۔ اور اس کا فائدہ میت کو ہوگا کہ اس کی طرف سے یہ نذر پوری ہو جائے گی اور اس سے اس بارے میں باز پرس نہیں ہوگی۔ (انشاء اللہ)

مسلمان میت کو صدقہ یا غلام آزاد کرنے یا حج کرنے کا ثواب پہنچتا ہے

وَصَوَّلُ الصَّدَقَةِ أَوْ الْعَتَقِ أَوْ الْحَجِّ إِلَى الْمَيِّتِ الْمُسْلِمِ

۵۱۳۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان

(۵۱۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

کرتے ہیں عاص بن وائل نے سوغلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ پس ان کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے تو ان کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ باقی پچاس غلام وہ ان کی طرف سے آزاد کر دے۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ سے پہلے پوچھوں گا پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے باپ نے سوغلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں۔ ان کے ذمہ پچاس غلام باقی ہیں کیا میں ان کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کو ان چیزوں کا ثواب پہنچتا۔“

جَعِدَهُ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هَشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَلَرَّادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَأَتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنِّي هَشَامًا أَعْتَقْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً، أَفَأَعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَّجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الوصایا، باب ماجاء فی وصیة الحری یسلم و لیه یتلزمه أن ینقذھا۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کے میت کو ثواب پہنچنے میں ایمان بنیادی شرط ہے۔ ایمان کے بغیر کیے ہوئے اعمال فائدہ مند نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ایمان کے بغیر مر گیا تو اس کے بعد اس کی طرف سے کیے ہوئے اعمال کا اس کو کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوگا۔

صدقہ فطر کا واجب ہونا اور (عید کی) نماز سے قبل اس کے ادا کرنے کی فضیلت

وَجُوبُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَفَضْلُ تَأْدِيتِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

۵۱۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ کی زکوٰۃ روزے دار کے لغو و فحش گوئی کی معافی و کفارہ کے لیے اور مسکین کے کھانے کے لیے فرض قرار دی۔ جس نے صدقہ فطر نماز سے قبل ادا کیا تو وہ زکوٰۃ مقبول ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا وہ صدقات میں سے عام صدقہ ہے۔

(۵۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِينَ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّكْبِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَذَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَذَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ ((

تفہیم: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الفطر (روایت حسن ہے۔)]

لوگوں سے سوال کرنے سے بچنے اور ان سے بے نیاز

فَعِزُّوا بِإِسْتِغْفَارٍ وَإِلِيسْتِغْفَاءٍ عَنِ

ہونے کی فضیلت

النَّاسِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”صدقات کے مستحق صرف وہ غرباء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں۔ آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے۔ وہ لوگوں سے چٹ کر سوال نہیں کرتے تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ اس کا جاننے والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أَحْصَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعْقَبِ تَعْرِفَهُمْ بِنُيُومِهِمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا مَا تَقْفُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (سورة البقرة ۲۷۳)

۵۱۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا۔ تو آپ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر طلب کیا تو آپ نے انہیں پھر دے دیا۔ انہوں نے پھر طلب کیا۔ آپ نے انہیں پھر دے دیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا ختم ہو گیا تو آپ نے ان سے فرمایا: ”میرے پاس جو مال ہوتا ہے وہ میں تم سے بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور جو صبر کرتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے۔ اور کوئی شخص صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر عطیہ نہیں دیا گیا۔“

(۵۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَذَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ كُلُّنَا أَوْفَرَةٌ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَعِزْ يُعِزَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَقْصِرْ يَصْغِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستغفار عن المسئلة۔ و صحیح مسلم، کتاب

الزکوٰۃ، باب فضل التعفف والصبر والقناعة والحث على كل ذلك]

۵۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے اور خشک لکڑیاں پشت پر لا کر بیچے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے وہ اس کو

(۵۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَةً فَيَحْتَطَبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا

دے یا نہ دے۔“

اور مسلم شریف اور دوسری کتابوں میں یہ زائد ہے ”کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے.....“ آخر حدیث تک

فَيَسْأَلُهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ))

وَزَادَ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ ((لَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.....)) اَلْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ۔ باب کراهة المسئلة للناس]

قناعت اور نفس کی غناء (خودداری) کی فضیلت

فَضْلُ الْقَنَاعَةِ وَغِنَى النَّفْسِ

۵۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مال داری ساز و سامان کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل مالدار نفس کی مالدار ہے۔“

((۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرِضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الغنى غنى النفس۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب ليس الغنى عن كثرة العرض]

۵۱۸۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا“ اسے گزارہ لائق روزی دی گئی اور اللہ نے اس کو جو کچھ دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق عطا کی۔“

((۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزِقَ كَفَافًا وَفَتَنَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فى الكفاف والقناعة]

۵۱۹۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے پھر اسے بیچے اور اس کے ذریعہ اللہ اس کے چہرے کو (سوال کی ذلت سے) بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے وہ چاہیں تو اس کو دیں چاہیں تو انکار کر دیں۔“

((۱۹) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحِزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفَى اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسئلة]

۵۲۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے منبر پر ارشاد فرمایا

((۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ

يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَ التَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: ”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔“

((الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اليد العليا خير من اليد السفلى]

(۵۲۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: ((يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِيْرَةٌ حُلُوْرَةٌ، لَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِسْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)) قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أُرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا لَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَشْهَدُكُمْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرَضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ مِنْ هَذَا الْقَيِّءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَزُرْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تُوُفِيَ۔

۵۲۱۔ عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے (مال) دیا میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے مجھے پھر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے مجھے پھر دیا۔ پھر فرمایا۔ ”اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ پس جس نے اس کو سخاوت نفس (بغیر مانگے اور انتظار و امید کے) لیا اس کے لیے اس مال میں برکت دی جائے گی۔ اور جس نے اس مال کو مانگ کر لیا تو اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں دی جائے گی اور یہ اس شخص کی مانند ہوگا جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں آپ کے بعد زندگی بھر مانگ کر کسی کے مال میں کمی نہیں کروں گا پس ابو بکر رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو بلاتے تھے کہ انہیں کچھ دیں لیکن وہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا تاکہ وہ انہیں کچھ دیں۔ لیکن انہوں نے ان سے بھی کوئی چیز لینے سے انکار کر دیا۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت! تم گواہ رہو کہ میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ پر مال فنی میں سے ان کا حصہ پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ پس حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد زندگی بھر کسی سے سوال نہیں کیا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الاستعفاف عن المسألة]

اس شخص کی فضیلت؛ جس کو حرص و طمع کے بغیر مال ملا تو اس نے اسے قبول کیا۔ پس اس نے اس میں سے خود بھی کھایا اور صدقہ بھی کیا

فَضْلٌ مَنْ جَاءَهُ مَالٌ مِنْ غَيْرِ
إِشْرَافٍ فَأَخَذَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَتَصَدَّقَ

۵۲۲۔ سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ اپنے والد عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مجھے عطیے سے نوازتے تو میں کہتا آپ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں تو آپ فرماتے: ”اسے لے لو۔ جب تمہارے پاس اس مال میں سے کچھ اس طرح آئے کہ تمہیں اس کی حرص و طمع بھی نہ ہو اور نہ اس کی بابت تم نے سوال کیا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو ایسے نہ ہو تو اس کے پیچھے مت پڑو۔“

اور ایک روایت میں ہے ”اسے لے لیا کرو اور اسے اپنے مال میں شامل کرو یا صدقہ کر دیا کرو جو اس طرح کا مال آئے۔“..... آخر حدیث تک

اور مسلم میں سالم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور اگر کوئی چیز آپ کو (بغیر مانگے) دی جاتی تو اسے لینے سے بھی انکار نہیں فرماتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من أعطاه اللہ شیئاً من غیر مسألة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب إباحة الأخذ لمن أعطى من غیر مسألة]

۵۲۲۔ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعدی کو ہزار دینار دیئے تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اور کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں آپ کو وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہی تھی ”جب اللہ کسی سوال اور کسی حرص و طمع کے بغیر تجھے رزق عطا فرمائے تو اسے لے لو کیونکہ یہ اللہ نے تجھے عطا فرمایا ہے۔“

(۵۲۲) عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ ((خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ))

وَلِي رِوَايَةٍ ((خُذْهُ فَمَوْلَاهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ.....)) أَلْحَدِيثِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ زَادَ سَالِمٌ: لَمِنَ أَجَلِ ذَلِكَ كَانَ ابْنُ عَمْرٍو لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ.

(۵۲۲) (مکرر) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى السَّعْدِيَّ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ لَنَا عَنْهَا عَنِّي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنِّي قَائِلٌ لَكَ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا سَأَلَكَ اللَّهُ إِلَيْكَ رِزْقًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ فَخُذْهُ لِأَنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَ))

تخریج: [صحیح ابن حبان "موارد" ۸۵۶ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلٌ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا

اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں سے کچھ بھی نہیں مانگتا

(۵۲۳) عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ - أَمَّا هُوَ فَحَبِيبٌ إِلَى - وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي فَأَمِينٌ - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ - قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِسَعَةِ أَوْ كَمَائَةِ أَوْ سَبْعَةِ فَقَالَ: ((أَلَا بُيَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟)) وَ كُنَّا حَدِيثٌ عَهْدَ بَيْعَةِ قُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا بُيَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟)) فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا بُيَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ؟)) فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ بُيَعُوكَ؟ قَالَ: ((عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَاةَ الْخَمْسَ وَ تَطِيعُوا)) (وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيَةً) وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيكَ الْفَقْرَ يَسْقُطُ سَوْطَ أَحَدِهِمْ لَمَّا يَسْأَلُ أَحَدًا يَتَاوَلَهُ يَتَاهُ.

۵۲۳۔ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے امین دوست حضرت عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور عوف بن مالک اشجعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس نو یا آٹھ یا سات آدمی بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: "کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟" حالانکہ ہم نے تھوڑا عرصہ قبل ہی آپ سے بیعت کی تھی پس ہم نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا "تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟" ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا "تم اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت نہیں کرتے؟" پس ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں۔ پس اب کس چیز کی بیعت آپ سے کریں؟ آپ نے فرمایا: "اس بات پر کہ تم ایک اللہ کی عبادت کرو گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات آہستہ سے فرمائی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے۔" پس میں نے ان مذکورہ افراد میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر ان کا کوڑا بھی زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھا کر اسے پکڑا دے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب كراهة المسألة للناس]

(۵۲۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: وَ كَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَكْفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَّكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا،

۵۲۴۔ ثوبان رحمہ اللہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔" ثوبان رحمہ اللہ فرماتے

لَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔
ہیں کہ میں نے کہا، میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ پس وہ کسی سے
کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب کراہیۃ المسألة (روایت صحیح ہے۔)]

(۵۲۵) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَسَائِلُ كُنُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ لَمَنْ شَاءَ أَتْبَقَى عَلَى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْفَى أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا))
۵۲۶۔ سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا
”سوالات (لوگوں سے مانگنا) ایسے زخم ہیں جن سے آدمی اپنے
چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے چہرے پر زخم
برقرار رکھے اور جو چاہے اپنے چہرے کے زخم کو ختم کر دے ہاں یا
تو آدمی بادشاہ سے سوال کرے۔ یا ایسے معاملہ میں سوال کرے
جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب ماتجوز فیہ المسألة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ (البقرة - ۱۹۷)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے
بہتر تو شہ اللہ کا ڈر ہے۔“
۵۲۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اہل یمن حج کیا کرتے
تھے۔ لیکن وہ زاد راہ ساتھ لے کر نہ جاتے اور کہتے ہم تو اللہ پر
توکل کرنے والے ہیں پھر مکہ مکرمہ میں آ کر لوگوں سے مانگنا
شروع کر دیتے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔
”اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہتر تو شہ اللہ کا ڈر
ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب قول الله (وتزودوا فان خير الزاد التقوى)]

(۵۲۷) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْجَهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوفٌ عَنْ أَخِيهِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ لِإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ))
۵۲۸۔ خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس کو اپنے (مسلمان) بھائی
سے سوال اور حرص و طمع کے بغیر کوئی (مال وغیرہ) ملے تو وہ اس کو
قبول کر لے اور اسے رد نہ کرے کیونکہ وہ تو ایسا رزق ہے جو اللہ
نے اسے عطا فرمایا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۲۲۰ - ۲۲۱ (روایت صحیح ہے۔)]



باب نمبر 7



کِتَابُ الْحَبِّ
حج کا بیان

صفحہ نمبر 346 تا 387

فَضَائِلُ الْحَجِّ

حج کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ اس سے بلکہ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن و امان کی جگہ بتایا تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور بٹلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں۔“

۵۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ پوچھا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا ”حج مبرور۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجَّةُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾

(آل عمران: ۹۷)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَقَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: ۱۲۵)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَأْتُونَكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَاقِبَهُمْ﴾ (الحج: ۲۷)

(۵۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قِيلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قِيلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((حَجٌّ مَبْرُورٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب من قال أن الإیمان هو العمل - و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال]

۵۲۹۔ ابوالحکم سیار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حازم کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بے ہودہ بات کی نہ اللہ کی نافرمانی کی تو وہ اس طرح (پاک ہو کر) لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔“

(۵۲۹) حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ و صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة]

تشریح: اللہ تعالیٰ کو حج مبرور پسند ہے۔ حج مبرور سے مراد وہ حج ہے کہ حاجی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صحیح عقیدہ اور حلال مال خرچ کرتے ہوئے حج کو جائے اور حج مسنون ادا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی کسی قسم کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن افسوس ہے آج کل اکثر کلمہ گو اور اسلام کے دعویدار حج کے دوران شرک و بدعت کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ایک اللہ سے سوال و دعا اور فریاد کرنے کی بجائے انبیاء و صلحاء اور دوسری زندہ و فوت شدگان بزرگ ہستیوں کو پکارتے ہیں۔ اگر حج کے دوران کہے جانے والے تلبیہ پر ہی غور کر لیں تو ان کے عقائد درست ہو سکتے ہیں۔ اور حج مسنون کی بجائے حج میں بدعات کا ارتکاب کرتے ہیں مثلاً احرام میں کندھا شروع سے ننگا کر لینا (حالانکہ کندھا صرف طوافِ قدوم (پہلا طواف) کے وقت ننگا کرنا چاہئے) تلبیہ میں الفاظ کا اضافہ، طواف کے دوران غیر مسنون اور غیر ثابت شدہ الفاظ ادا کرنا، منیٰ و مزدلفہ و عرفات میں اصل مقامات کا خیال رکھنے اور ان میں ٹھہرے رہنے کی بجائے مختلف جگہوں کو اپنی طرف سے مقدس و متبرک جان کر ان کا اہتمام کرنا، نماز قصر کی بجائے اتمام (پوری) کرنا، مغرب کی نماز عرفات میں ادا کرنا حالانکہ مزدلفہ جا کر ادا کرنی چاہئے۔ کنگریاں وقت سے پہلے مار لینا اور بلا وجہ و عذر ایک دوسرے کی جگہ کنگریاں مارنا وغیرہ۔ اسی طرح حج و عمرہ کے اندر بھی فسق و فجور جاری رکھنا، نمازوں میں سستی کرنا، مردوں کا دائیسی منڈوانا اور عورتوں کی بے پردگی، جھوٹ بولنا، سگریٹ نوشی، مردوں کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا، غیبت کرنا، گالی گلوچ و دھنگا فساد اور جھگڑا کرنا وغیرہ۔ اکثر لوگ لاکھ روپیہ کے قریب خرچ کر کے اور جسمانی تکالیف و پریشانیاں برداشت کر کے بھی حج مبرور سے محروم رہتے ہیں جو بہت بڑا خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

حج سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۵۳۰۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث سے جس کا ایک حصہ ”کتاب الجنائز باب فضل الوقوف علی القبر بعد الدفن“ میں گزر چکا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت فرمایا: جب اللہ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کر لوں۔ پس آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ”عمرو! کیا بات

الْحَجَّ يَهْدِيهِمْ مَا قَبْلَهُ مِنَ الذَّنُوبِ

(۵۳۰) حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَعْلُوقًا ذَكَرْتُ جُزْءًا مِنْهُ مِنْ قَبْلِ فِي الْجَنَائِزِ فِي فَضْلِ الْوُقُوفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ وَفِيهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - يَعْني وَهُوَ فِي سِبَاقَةِ الْمَوْتِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا يَأْمُرُكَ كَبْسُطُ يَمِينِهِ قَالَ: لَقَبَضْتُ يَدِي - قَالَ: ((مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟))

ہے؟“ میں نے کہا: میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بتلاؤ تمہاری کیا شرط ہے؟“ میں نے کہا یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ نے فرمایا ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ اسلام قبل از اسلام کے تمام گناہ ختم کر دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے قبل کے تمام گناہ ختم کر دیتی ہے۔ اور حج پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ (چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا) اس کے بعد میرا یہ حال ہو گیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ کی عظمت و جلالت کا نقش اس طرح میرے دل میں تھا کہ میں نظر بھر کر آپ ﷺ کی طرف دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اور اگر مجھ سے آپ کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں اسے بیان نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ میں نے کبھی نظر بھر کے آپ کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر میں اسی حال میں مرجاتا تو یقیناً امید تھی کہ میں اہل جنت میں سے ہوتا..... (آخر حدیث تک)۔

قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ: ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُغْفِرَ لِي قَالَ: ((أَمَّا عَلِمْتُ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَ أَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَ مَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَ لَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ وَ مَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلًا لَا لَهَ وَ لَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنْ لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَ لَوْ مِتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الإسلام یهدم ما قبله و کذا الهجرة والحج]

حج و عمرہ کے مابین متابعت کی فضیلت

۵۳۲۔ عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پے درپے حج و عمرہ (کیا) کرو؛ کیونکہ وہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔“

فَضْلُ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (۵۳۱) عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ خُبْتُ الْحَدِيثَ))

تخریج: [سنن النسائي، کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے)۔]

۵۳۲۔ عبد اللہ (بن عباس) رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پے درپے حج و عمرہ کرو کیونکہ وہ دونوں (آدی کو) فقر و گناہوں سے ایسے صاف کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے

(۵۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ

خَبْتُ الْحَدِيدَ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ لَيْسَ لِلْحَجِّ الْمُرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ))
 سونے اور چاندی کی میل کچیل دھو دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعة بين الحج والعمرة - (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

حاجی اللہ کا مہمان ہے

الْحَاجُّ وَفَدَ اللَّهُ تَعَالَى

۵۳۳۔ مخرمہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سہیل بن ابی صالح سے سنا اور انہوں نے اپنے باپ سے سنا اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کے مہمان تین ہیں۔ جہاد کرنے والا، حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا۔“

(۵۳۳) عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَفَدَ اللَّهُ ثَلَاثَةَ الْغَايِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب ماجاء فی فضل الحج (روایت حسن ہے۔)]

عمرہ اور حج کی فضیلت

فَضْلُ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ أَيْضًا

۵۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عمرہ دوسرے عمرہ تک کی (درمیانی مدت) کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔“

(۵۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمُرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة]

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

فَضْلُ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

۵۳۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ حج سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”تجھے حج سے کس چیز نے روکا؟“ تو اس نے جواب دیا میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو ہی اونٹ تھے ایک پر وہ حج کرنے چلے گئے اور دوسرا ہماری کھیتی کو سیراب کرتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔“

(۵۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لَأُمِّ سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: ((مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ)) قَالَتْ: أَبُو فَلَانٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا - كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ ((لَإِنْ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِيَ))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ: نَاصِحَانِ كَانَا لِأَبِي فَلَانَ- زَوْجَهَا- حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامَنَا فَقَالَ ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ.....)) الْحَدِيثُ

اور مسلم کی روایت ہے اس نے کہا کہ میرے خاوند کے پاس پانی بھرنے کے لیے صرف دو اونٹ تھے۔ ان میں سے ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا جبکہ دوسرا اونٹ اس پر ہمارا غلام پانی پلاتا تھا۔ فرمایا: ”رمضان میں عمرہ کرنا.....“ (آخر حدیث تک)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب جزاء الصيد، باب حج النساء۔ و صحیح مسلم، کتاب الحج۔

باب فضل العمرة فی رمضان]

حاجی یا عمرہ کرنے والے کو تیار کرنے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا

۵۳۶۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک اونٹ اور اونٹنی تھی۔ ان کی بیوی نے ان سے کہا کہ آپ مجھے اونٹ دیں تاکہ میں اس پر حج کروں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو اللہ کی راہ میں وقف ہے تو ان کی بیوی نے کہا اگر میں اس اونٹ پر حج کروں گی تو وہ فی سبیل اللہ ہی ہوگا ان کی بیوی نے ان سے یہ بات بھی کہی کہ آپ اپنے اونٹ پر حج کریں اور اونٹنی مجھے دے دیں۔ انہوں نے کہا میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ ان کی بیوی نے کہا آپ مجھے اپنے خرچے میں سے دے دیں۔ اس نے کہا کہ میرے پاس زائد نہیں ہے کہ میں اپنا خرچہ بھی کروں اور تمہارے لیے بھی چھوڑ کر جاؤں۔ اور اگر میرے پاس (زائد مال) ہوتا تو میں تجھے ضرور دیتا۔ ان کی بیوی نے کہا آپ نے ایسا ہی کرنا ہے تو پھر جب آپ رسول اللہ ﷺ کو ملیں تو (میرا) سلام کہنا اور ان کو وہ بات بتانا جو میں نے آپ کو کہی ہے۔ پس جب وہ رسول اللہ ﷺ کو ملے تو انہوں نے آپ کو اپنی بیوی کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی بتائی جو ان کی بیوی نے ان سے کہی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ام طلحہ صبیحہ صبیحہ کہتی ہے۔ اگر آپ اس کو اونٹ دے دیجئے تو وہ اللہ کی راہ میں ہوتا اور اگر حج کے لیے آپ اس کو اونٹنی دے دیجئے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں

(۵۳۶) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ امْرَأَتَهُ قَالَتْ لَهُ وَلَهُ جَمَلٌ وَنَاقَةٌ أُعْطِيَتْ جَمَلُكَ أَحَجُّ عَلَيْهِ فَقَالَ هُوَ حَبِيبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَتْ: إِنَّهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْ أَحَجَّ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَأُعْطِي النَّاقَةَ وَحَجَّ عَلَى جَمَلِكَ، قَالَ: لَا أُؤَوِّرُ عَلَى نَفْسِي أَحَدًا قَالَتْ: فَأُعْطِي مِنْ نَفَقَتِكَ فَقَالَ: مَا عِنْدِي فَضْلٌ عَمَّا أَعْرُجُ بِهِ وَأَدْعُ لَكُمْ، وَلَوْ كَانَ مَعِيَ لَأَعْطَيْتُكَ، قَالَتْ: فَإِذَا كَعَلْتُ مَا كَعَلْتَ فَأَقْرَأُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَقَيْتَهُ وَقُلْ لَهُ أَلَدَيْ قُلْتُ لَكَ فَلَمَّا لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَهُ مِنْهَا السَّلَامَ وَ أَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَتْ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَتْ أُمُّ طَلْحَةَ لَوْ أُعْطِيَتْهَا جَمَلُكَ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَوْ أُعْطِيَتْهَا نَاقَتُهَا كَانَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَوْ أُعْطِيَتْهَا مِنْ نَفَقَتِكَ أَخْلَفَهَا اللَّهُ لَكَ)) قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا يُعْدِلُ بِحَجٍّ؟ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ))

میں ہوتی۔ اور اگر آپ اس کو اپنے خرچہ میں سے دے دیتے تو اللہ آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمادیتا۔“ ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! (اب) حج کے برابر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ”رمضان میں عمرہ کرنا۔“

تخریج: [الطبرانی الكبير: ۸۱۶/۲۲ (روایت صحیح ہے۔)]

كُضِلَ التَّلْبِيَةُ وَ رَفِعَ الصَّوْتُ بِهَا تلبیہ (لبیک والی دعاء پڑھنا) کہنے اور اس میں آواز بلند کرنے کی فضیلت

۵۳۷۔ غلام بن سائب انصاری اپنے باپؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ”میرے پاس جبریلؑ آئے تو انہوں مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ میں اپنی آوازیں بلند کریں“

(۵۳۷) عَنْ غَلَامِ بْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْأَهْلَالِ أَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمَا))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب المناسک، باب کیف التلبیة (روایت حسن ہے۔)]

(۵۳۸) سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”جو مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں حجر، شجر اور درود دیوار ہر چیز اس کے ساتھ تلبیہ کہتی ہے۔“

(۵۳۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتْلِي إِلَّا لِي مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَ هَاهُنَا))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الحج۔ باب ما جاء في فضل التلبیة والنحر۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ شَرَعَ فِي الْحَجِّ أَوْ خَرَجَ حَاجًّا ثُمَّ مَاتَ راہ حج یا دوران حج مرنے والے کی فضیلت

اللہ نے فرمایا: ”اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

مہربان ہے۔“

رَحِيمًا (النساء: ۳۰)

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیة والنحر]

(۵۳۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ أَوْ قَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَ لَا تُحَنِّطُوهُ وَ لَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبًيًا))

۵۳۹۔ ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حاجی وقوف عرفہ کے دوران اپنی سواری سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی نبی ﷺ نے فرمایا ”اس کو پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور دو کپڑوں (احرام کی دو چادریں) میں کفن دو اور اس کو خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کو تلبیہ پکارتے ہوئے اٹھے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن فی ثوبین]

فَضْلُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

(۵۴۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ ((وَاللَّهِ لَيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانٌ يُنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ))

۵۴۰۔ ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا ”اللہ کی قسم! اللہ اس (حجر اسود) کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ کلام کرے گا اور اس آدمی کے بارے میں گواہی دے گا جس نے صحیح معنی میں اس کا استلام کیا ہوگا۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الحج، باب ماجاء فی الحجر الأسود (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: استلام سے مراد حجر اسود کو چومنا یا ہاتھ یا کوئی اور چیز لگا کر اس کو چومنا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس کی طرف ہاتھ کرنا۔ اگر ہاتھ سے استلام کیا جائے تو پھر ہاتھ کو نہیں چومنا چاہیئے۔

(۵۴۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ كَانَ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الفَلَجِ حَتَّى سَوَّدَتْهُ خَطَايَا أَهْلِ الشِّرْكِ))

۵۴۱۔ ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود جنت میں سے ہے اور یہ برف سے زیادہ سفید تھا یہاں تک کہ اہل شرک کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۱/ ۳۰۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

دور کنوں (حجر اسود و رکن یمانی) کے استلام اور بیت

اللہ کے طواف کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور میرے گھر کو طواف‘ قیام رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا۔“

۵۴۲۔ عبد اللہ بن عبید بن عمر سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ صرف دور کنوں (حجر اسود و رکن یمانی) ہی کا استلام کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”ان دونوں کا چھونا گناہوں کو گرا (مٹا) دیتا ہے“ اور آپ نے فرمایا ”جس نے بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے (طواف کیا) تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔“

اور نسائی کے علاوہ دیگر کتب کی روایت میں ہے ”جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دور کنعتیں پڑھیں اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب مناسک الحج، باب ذکر الفضل فی الطواف بالبيت و مسند أحمد۔

۹۵۱۸۹ / ۲ (روایت حسن ہے۔)]

۵۴۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مانند ہے الا یہ کہ طواف میں کلام کی اجازت ہے۔ پس جو طواف میں کلام کرے وہ صرف خیر و بھلائی کا کلام کرے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف۔ (صحیح طور پر یہ روایت ابن

عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔)]

فَضْلُ اسْتِلاَمِ الرُّكْنَيْنِ وَالطَّوْافِ

بِالْبَيْتِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾

(الحج ۲۹)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَطَهِّرْ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ

وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ (الحج ۲۶)

(۵۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ

رَجُلًا قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ

عُمَرَ - مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ

قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

((إِنَّ مَسَاحَتَهُمَا يَحْطَانِ الْخَطِيئَةَ))

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ

كَعَدْلٍ رَقَبَةٍ))

وَلِي رِوَايَةٍ غَيْرِ النَّسَائِيِّ ((مَنْ طَافَ

بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَانَ كَعَتَمَتِي رَقَبَةٍ))

(۵۴۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

((الطَّوْافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا

أَنْتُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا

يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ))

وقوف عرفہ کی فضیلت اور اس دن مغفرت و بخشش کی

امید

۵۴۴۔ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم کی آگ سے آزادی دیتا ہو۔ اور وہ قریب ہوتا ہے پھر اپنے بندوں کے ذریعے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ لوگ کیا

چاہتے ہیں؟“ www.KitaboSunnat.com

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفہ]

اہل عرفات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے فخر و

مباہات کرنا

۵۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ اہل عرفات کی وجہ سے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتے ہوئے کہتا ہے: کہ میرے پرانگندہ و غبار آلود بندوں کو دیکھو۔“

فَضْلُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ وَمَا يُرْجَى

فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ مَغْفِرَةٍ

(۵۴۴) عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟))

مُبَاهَاةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ

بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ

(۵۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ يَقُولُ: انظُرُوا إِلَى عِبَادِي شَعْنًا غَيْرًا))

تخریج: [مسند أحمد، ۳/۳۰۵ (روایت صحیح ہے۔)]

۵۴۶۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے ”اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کی شام اہل عرفات کی وجہ سے فرشتوں سے فخر و مباہات کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو میرے پاس پرانگندہ بالوں و غبار آلود حالت میں آئے ہیں۔“

(۵۴۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِأَهْلِ عَرَفَةَ فَيَقُولُ: انظُرُوا إِلَيَّ عِبَادِي أَتَوْنِي شَعْنًا غَيْرًا))

تخریج: [مسند أحمد، ۲/۲۲۳]

۵۴۷۔ عبد الرحمن بن بکر بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ کچھ لوگوں نے آ کر آپ سے حج کے بارے

(۵۴۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ نَاسٌ لَسَالُوا

میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حج تو (وقوف) عرفہ ہے۔ پس جس نے عرفہ کی رات (۹ ذی الحجۃ اور ۱۰ ذی الحجۃ کی درمیانی رات) پائی اس کا حج مکمل ہو گیا۔“
اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ”جو شخص مزدلفہ کی رات (۱۰ ذی الحجۃ) کی صبح سے پہلے (عرفات میں) آ گیا اس کا حج مکمل ہے۔ ایام منیٰ تین ہیں۔ پس جو دو دن (منیٰ میں) گزاریے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تیسرا کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔“
(راوی کہتا ہے) کہ پھر آپ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا جو آپ کے ان فرامین کی منادی کر رہا تھا۔

تخریج: [سنن النسائی، کتاب مناسک الحج۔ باب فرض الوقوف بعرفہ۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب المناسک۔ باب من لم يدرك عرفہ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

یوم عرفہ کی دعا کے بہتر ہونے یا اس دن ”لا الہ الا اللہ“ کہنے کی فضیلت

۵۴۸۔ طلحہ بن عبید اللہ بن کریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔ اور سب سے افضل جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ ہے۔

تخریج: [موطا امام مالک: ۱/ ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۲۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح سنن الترمذی للالبانی ۳۵۸۵]

عرفات کی مزید فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔“

۵۴۹۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود میں سے ایک

عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَجُّ عَرَفَةٌ لِمَنْ أَذْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ لَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ))
وَلِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ((مَنْ جَاءَ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَتَمَّ حَجُّهُ، أَيَّامُ مَنَى ثَلَاثَةٌ لِمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا يَتِمُّ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا يَتِمُّ عَلَيْهِ)) قَالَ ثُمَّ أَرَدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ، فَجَعَلَ ينادي بِذَلِكَ

فَضْلُ خَيْرِ الدُّعَاءِ يَوْمَ عَرَفَةَ ((أَوْ التَّهْلِيلِ يَوْمَ عَرَفَةَ))

(۵۴۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَأَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ))

مَا جَاءَ فِي فَضْلِ عَرَفَاتٍ أَيْضًا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: ۳)

(۵۴۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

آدی نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو وہ اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نازل ہونے والے دن کو عید بنا لیتے۔ انہوں نے کہا کون سی آیت؟ یہودی نے کہا:

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔“

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس دن اور جگہ کو جانتے ہیں جس میں یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ آپ عرفات میں موجود تھے اور جمعہ المبارک کا دن تھا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں وہ دن اور گھڑی جانتا ہوں جس میں یہ آیت اتری تھی اور رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جب یہ آیت اتری تھی۔ یہ آیت مزدلفہ کی رات اتری تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں موجود تھے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب زیادة الإیمان ونقصانه۔ و صحیح مسلم، کتاب التفسیر۔ باب فی تفسیر آیات متفرقة]

مزدلفہ سے طلوع شمس سے قبل (مئی کی طرف) کوچ کرنے کی فضیلت

۵۵۰۔ ابواسحاق روایت کرتے ہیں میں نے عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں: میں مزدلفہ کی صبح عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے مزدلفہ میں (۱۰ اذی الحجہ کی) صبح کی نماز کے بعد وقوف کیا پھر فرمایا: مشرکین سورج طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے (مئی کی طرف) روانہ ہوتے تھے۔ اور کہتے تھے اے مہیر! (مزدلفہ کے پہاڑ کا نام) سورج نکال (تاکہ ہم جائیں) رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی۔ پھر وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سورج

رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَأُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعَشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَال: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة ۳)

قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ، وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةً جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب زیادة الإیمان ونقصانه۔ و صحیح مسلم، کتاب التفسیر۔ باب فی تفسیر آیات متفرقة]

فَضْلُ الدَّفْعِ مِنْ جَمْعٍ ((الْمَزْدَلِفَةِ)) قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

(۵۵۰) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عُمَرُ بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ ﷺ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَ يَقُولُونَ: أَشْرَفَ نَبِيرٌ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

طلوع ہونے سے پہلے (حز دلفہ سے) روانہ ہوئے۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الحج، باب متى يدفع من جمع]

فَضْلُ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ
(۵۵۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمَقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمَقْصِرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَالْمَقْصِرِينَ)) وَقَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ رَجِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ - مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: وَقَالَ عُمَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: وَالْمَقْصِرِينَ.

سر کے بال منڈانے کی سر کے بال کترانے پر فضیلت
۵۵۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔“ انہوں نے عرض کیا، اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اور سر کے بال کترانے والوں پر بھی۔“ (رحم فرما) لیٹ بیان کرتے ہیں نافع نے مجھے بیان کیا آپ نے سر کے بال منڈانے والوں کے لیے ایک یا دو مرتبہ رحم کی دعا کی۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں نافع نے مجھے بیان کیا: آپ نے چوتھی مرتبہ سر کے بال کترانے والوں کے لیے رحم کی دعا کی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصير عند الإحلال۔ و صحیح مسلم،

کتاب الحج۔ باب تفضيل الحلق على التقصير و جواز التقصير]
تشریح: سر کی حجامت کرنا بھی حج و عمرہ کے مناسک میں سے ہے۔ جو عمرہ میں تمام مناسک سے فراغت کے بعد اور حج میں دس ذی الحجہ کے دن قربانی کے بعد کروائی جاتی ہے۔ اس حدیث میں سر کے بال منڈانے کی سر کے بال کترانے پر فضیلت اور اس کی ترجیح و فوقیت بیان کی گئی ہے کہ آپ نے حلق کرانے والوں کے لیے تین مرتبہ دعا کی اور تقصیر والوں کو چوتھی مرتبہ اپنی دعا میں شامل کیا۔

(۵۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بَيَانٌ كَرْتَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَا يَأْتِي عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَلِلْمَقْصِرِينَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَلِلْمَقْصِرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَةً قَالَ: ((وَالْمَقْصِرِينَ))

۵۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔“ انہوں نے عرض کیا سر کے بال کترانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے فرمایا ”اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں کو بخش دے۔“ انہوں نے عرض کیا اور سر کے بال کترانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا اور ”سر کے بال کترانے

والوں کو بھی۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الحلق و التقصیر عند الإحلال۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر]

(۵۵۳) عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصَنِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ((فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَ لَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ - يَحْيَى بْنُ حَصِينٍ ابْنِي نَانِي يَادَادِي سَ بَيَان كَرْتِے ہيں كہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع ميں سنا كہ آپ نے حلق كرانے والوں كے ليے تين دفعہ اور تقصير كرانے والوں كے ليے ايك دفعہ دعا كی۔ وكيع نے حجۃ الوداع كا ذكر نہيں كيا۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر]

(۵۵۴) أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ قَالَ نَافِعُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ)) وَلِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: حَلَقَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ قَصَرَ بَعْضُهُمْ - شُعَيْبُ بْنُ ابُو حَزْمَةَ نَافِعَ سَ بَيَان كَرْتِے ہيں ابن عمر رضی اللہ عنہما كہا كرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج ميں حلق كرايا تھا۔ اور بخاری شریف كی ايك روايت ميں ہے كہ آپ نے حجۃ الوداع ميں حلق كرايا اور بعض صحابہ نے بھی اور بعض نے تقصير۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب الحلق و التقصیر عند الإحلال۔ و صحیح مسلم،

کتاب الحج۔ باب تفضیل الحلق علی التقصیر و جواز التقصیر]

زم زم كے پانی كی فضيلت

زم زم كا پانی بھوك سے سیر اور بیماری سے شفا دیتا ہے

فَضْلُ مَاءِ زَمْزَمَ

مَاءُ زَمْزَمَ تَشْبَعُ مِنَ الْجُوعِ وَ

تَشْفِي مِنَ السَّقَمِ بِإِذْنِ اللَّهِ

۵۵۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان كرتے ہيں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ”آپ كب سے یہاں (بيت اللہ ميں) ہيں؟“ ميں نے عرض كيا ”تيس دنوں سے۔ آپ نے فرمایا ”تيس دنوں سے؟“ انہوں نے عرض كيا: جی ہاں! آپ نے پوچھا۔ ”تیرا كھانا كيا تھا؟“ ميں نے عرض كيا، میرا كھانا پینا صرف زم زم كا پانی تھا۔ اور البتہ ميں اس سے اتنا موٹا ہو گیا كہ میرے پیٹ كی ٹكنيں دور ہو گئیں اور ميں نے اپنے كلچے (پیٹ) ميں ذرہ برابر بھی كبھی بھوك محسوس نہيں

(۵۵۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مُنْذُ كُمْ أَنْتَ هَاهُنَا؟)) قَالَ: قُلْتُ مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً. قَالَ ((مُنْذُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كَمَا كَانَ طَعَامُكَ؟)) قُلْتُ: مَا كَانَ لِي طَعَامٌ وَ لَا شَرَابٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ، وَ لَقَدْ سَمِنْتُ حَتَّى تَكْسُرَتْ عُنُقُ بَطْنِي وَ مَا

کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک وہ بابرکت ہے اور وہ خوش ذائقہ کھانا اور بیماری سے شفا ہے۔“

أَجِدُ عَلَى كَيْدِي سَخَفَةً جُوعًا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَمُبَارَكَةٌ وَهِيَ طَعَامٌ طَعِيمٌ، وَشِفَاءٌ سَقِيمٌ))

تخریج: [سنن أبی داؤد طیالسی ۴۵۷ (روایت صحیح ہے۔)]

۵۵۶۔ عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھتے تھے۔ پس میں میرا بھائی انیس اور ہماری ماں روانہ ہوئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے والے قصہ پر مشتمل طویل حدیث۔ اور اس حدیث میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور آپ نے اور آپ کے ساتھی نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں پہلا آدمی ہوں جس نے آپ کو اسلام کا تحیہ پیش کیا۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ آپ نے فرمایا ”اور آپ پر بھی اور اللہ کی رحمت ہو۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) ”تجھ پر سلامتی ہو۔“ پھر آپ نے فرمایا ”تو کون ہے؟“ میں نے کہا غفار قبیلہ سے۔ اس کے بعد حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے جس کو ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ (اس میں ہے) آپ نے فرمایا ”بے شک وہ (زم زم کا پانی) بابرکت اور خوش ذائقہ کھانا ہے۔“ (حدیث طویل ہے) اور اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ”بیماری سے شفا ہے۔“

(۵۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ فَخَرَجْتُ أَنَا وَأَخِي أَنِيسٌ وَأُمْنَا الْحَدِيثُ قِصَّةُ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ وَفِيهِ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَطَافَ بِالنَّبِيِّ هُوَ وَصَاحِبُهُ، ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ))

وَلِي رِوَايَةٌ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَنْتَ؟)) قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ الْحَدِيثُ يَنْحُو رِوَايَةَ الطَّبَايِيسِيِّ وَمَنْ مَعَهُ وَ قَالَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعِيمٌ الْحَدِيثُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَ شِفَاءٌ سَقِيمٌ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب من فضائل أبی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ]

۵۵۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ پس انہوں نے میرا

(۵۵۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَعْدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ جِئْتُ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ لَنَزَلَ جِبْرِيلُ

سینہ کھولا پھر اس کو زم زم کے پانی سے دھویا پھر ایمان و حکمت سے بھری ہوئی ایک سونے کی ٹرے لائے اس کو میرے سینے میں اٹھیل کر اس کو اوپر سے سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا (پہلا آسمان) پر لے گئے پس جب میں آسمان دنیا پر آیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن (دربان) سے کہا دروازہ کھولو اس نے کہا کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ جبریل ہے۔ اس نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے کہا: ”ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں“ پس اس نے کہا کیا ان (محمد ﷺ) کی طرف کوئی پیغام بھیجا گیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں“ (اسراء و معراج پر مشتمل طویل حدیث)

فَقَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَبَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مُتَلَيٍّ حِكْمَةً وَ إِيْمَانًا فَأَقْرَعَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَقَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَقَالَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ)) حَدِيثُ الْإِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ مُطَوَّلًا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب کیف فرضت الصلوة فی الإسراء]

۵۵۸۔ ابو طفیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا ہم اس یعنی زم زم کے پانی کو شکم سیر کا نام دیا کرتے تھے۔ اور ہم اسے اپنے بچوں کے بارے میں بہترین معاون پاتے تھے۔

(۵۵۸) عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُنَّا نَسَوِّيْهَا شِبَاعَةً يَعْنِي زَمْزَمَ، وَ كُنَّا نَجِدُهَا نَعْمَ الْعَوْنِ عَلَى الْعِيَالِ۔

تخریج: [مصنف عبد الرزاق ۹۱۲۰ (صحیح الاسناد روایت موقوف ہے۔)]

بیت اللہ الحرام میں داخل ہونے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا“ وہی ہے جو مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم ہے اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے۔“

فَضْلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَ اللَّهِ الْحَرَامِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾ (آل عمران: ۹۶-۹۷)

مکہ مکرمہ یا مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کی

فَضْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ أَوْ بِمَسْجِدِ

فضیلت

مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

۵۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار

(۵۵۹) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

نماز سے افضل ہے۔ اور مسجد الحرام میں نماز دوسرے مقامات میں نماز سے ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔“

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے ”میری اس مسجد میں نماز دوسرے مقامات میں نماز سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ وَ صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ))

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ.....))

الْحَدِيثُ

تفہیم: [سنن ابن ماجہ، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيه، باب ماجاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي - ومسند أحمد: ۳/ ۳۳۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ کی مسجد (مسجد الحرام) میں نماز کی فضیلت کا مزید بیان

تَابِعُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ وَمَسْجِدِ مَكَّةَ

۵۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔“

(۵۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب فضائل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة]

۵۶۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا دوسرے مقامات میں نماز ادا کرنے سے ہزار درجہ افضل ہے۔“

(۵۶۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ))

تفہیم: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة]

۵۶۲۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک عورت بیمار ہوگئی تو اس نے کہا اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر نماز ادا کروں گی۔ پس وہ شفا یاب ہوگئی اور جانے کی تیاری کی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو سلام کرنے آئی اور ان کو اپنے پروگرام کے متعلق بتایا تو انہوں نے کہا بیٹھ جا، میں نے جو کھانا تیار کیا ہے اسے کھا

(۵۶۲) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اسْتَكْتَشَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ: لَيْنَ شَفَائِي اللَّهُ لَا أُخْرَجَنَّ فَلَا صَلَاتَيْنِ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔ فَبَرَأَتْ فَتَجَهَّزَتْ تَرِيدُ الْخُرُوجَ فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تَسْلِمُ عَلَيْهَا فَخَبَّرَتْهَا

اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد (نبوی) میں نماز پڑھ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس میں ایک نماز مسجد کعبہ کے سوا دوسرے مقامات میں ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔“

ذَلِكَ فَقَالَتْ: اجْلِسِي فَلَئِمِي مَا صَنَعْتُ وَ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكُعْبَةِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۳۳/۶ (روایت صحیح ہے۔)]

جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر ہے، وہ مسجد نبوی ہے

الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ (الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ))

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿لِمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾

(التوبة: ۱۰۸)

۵۶۳۔ حمید خراط روایت کرتے ہیں، میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے سنا، وہ کہتے ہیں، عبد الرحمن بن ابوسعید خدری میرے پاس سے گزرے۔ کہتے ہیں، میں نے انہیں کہا آپ نے اپنے باپ سے اس مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میرے والد (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے گھروں میں سے ایک گھر میں آیا تو میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! دو مسجدوں (مسجد نبوی و مسجد قبا) میں سے کون سی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ تو آپ نے ننگریوں کی مٹی لے کر زمین پر پھینکی، پھر فرمایا ”وہ تمہاری یہ مسجد ہے، مدینہ منورہ کی مسجد۔“ انہوں (ابوسلمہ بن عبد الرحمن) نے کہا میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی آپ کے باپ سے سنا وہ اسی طرح ذکر کرتے تھے۔

(۵۶۳) عَنْ حَمِيدِ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتٍ بَعْضُ نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: ((لَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ فَضْرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ: هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا)) (لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ) قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان المسجد الذی أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى]

رسول اللہ ﷺ کے گھر اور آپ کے منبر کے درمیان
عبادت کی فضیلت

۵۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو (جگہ) ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل ما بین القبر والمنبر۔ و صحیح مسلم، کتاب الحج۔ باب فضل ما بین قبره و منبره و فضل موضع منبره]

بیت الحرام و مسجد نبوی کی فضیلت

۵۶۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”بہترین جگہ جس کی طرف رخت سفر باندھا جاتا ہے میری یہ مسجد اور بیت اللہ شریف ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۳/ ۳۵۰ (روایت حسن ہے۔)]

چار مساجد جن میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

۵۶۶۔ مجاہد بیان کرتے ہیں جنادہ بن ابی امیہ ہمارے چھ سال تک امیر رہے۔ پس انہوں نے ہمیں (ایک دفعہ) خطبہ دیا تو فرمایا ہم ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ہم نے کہا آپ ہم کو رسول اللہ ﷺ کی وہ احادیث سنائیں جو آپ نے ان سے سنی ہوں آپ ہمیں لوگوں سے سنی ہوئی بیان نہ کریں۔ پس ہم نے ان پر سختی کی۔ (قول مذکور) تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا ”میں تمہیں مسیح (مسیح الدجال) سے ڈراتا ہوں وہ کانا ہوگا۔“ راوی کہتا ہے میرا خیال

فَضْلُ الْعِبَادَةِ مَا بَيْنَ بَيْتِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَ مِنْبَرِهِ

(۵۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي))

مِنْ فَضَائِلِ الْبَيْتِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

(۵۶۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((خَيْرُ مَا رُكِبَتْ إِلَيْهِ الرُّوَا حِلُّ مَسْجِدِي هَذَا وَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ))

الْمَسَاجِدُ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي لَا يَدْخُلُهَا
الدَّجَالُ

(۵۶۶) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا سِتِّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ فَكَأَمَّ لَخَطْبَنَا فَقَالَ: أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَ لَا تَحْدِثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا فَقَالَ ((أَنْذَرْتُكُمْ الْمَسِيحَ وَ هُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحْسِبُهُ

ہے کہ آپ نے فرمایا ”وہ باتیں آنکھ سے کاٹا ہوگا“ آپ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ روٹی کے پہاڑ اور پانی کی نہریں ہوں گی اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا۔ اس کی حکومت چہار اطراف ہوگی۔ لیکن وہ چار مساجد میں نہیں آ سکے گا۔ کعبہ۔ مسجد نبوی۔ مسجد اقصیٰ۔ طور۔“

جو کچھ بھی ہو یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا نام نہیں ہے۔“

ابن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا اس (دجال) کو ایک آدمی پر غلبہ دیا جائے گا پس وہ اس کو قتل کرے گا پھر اس کو زندہ کرے گا۔ اور اس کے علاوہ اسے کسی اور پر مسلط نہیں کیا جائے گا۔“

اور ابن عون مجاہد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ”جنادہ بن ابی امیہ بحری سفر میں چھ سال تک ہمارے امیر رہے۔“ آخر حدیث تک۔

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵] (روایت صحیح ہے۔)

تین مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی، بیت المقدس) کی فضیلت

۵۶۷۔ عبد الملک روایت کرتے ہیں میں نے زیاد کے آزاد کردہ غلام قزحہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار احادیث سنیں جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی وہ مجھے بہت اچھی لگیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی عورت یا محرم کے بغیر دو دن کا بھی سفر نہ کرے۔ دو دنوں (عید الفطر۔ عید الاضحیٰ) کا روزہ نہیں۔

اور دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک۔ اور تین مساجد ”مسجد حرام“ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد“ کے سوارخت سفر نہ باندھا جائے۔“

قَالَ الْيَسْرِيُّ يَسِيرُ مَعَ جِبَالِ الْخَبَرِ وَ أَنْهَارِ الْمَاءِ عَلَامَتُهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ سُلْطَانَهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ: الْكُعْبَةَ، وَ مَسْجِدَ الرَّسُولِ، وَ الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَ الطُّورَ، وَ مَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ))

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ قِيَقْتَلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ وَ لَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ سِتِّ سِنِينَ الْحَدِيثُ۔

فَضْلُ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ ((الْحَرَمِ وَالنَّبَوِيِّ وَبَيْتِ الْمَقْدَسِ))

(۵۶۷) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزَحَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَعَجَبَنِي وَ أَتَقَنَّنِي قَالَ: ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَ لَا صَوْمَ لِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى۔ وَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى كُفُوبٌ وَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ

الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَمَسْجِدِي))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدينة، باب مسجد بیت المقدس] (۵۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى))

۵۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تین مساجد مسجد حرام۔ مسجد رسول ﷺ۔ اور مسجد اقصیٰ کے سوارِ خست سفر نہ باندھا جائے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدينة۔ باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدينة]

بیت المقدس اور اس میں نماز کی فضیلت

فَضْلُ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ((يُنْتِ

الْمَقْدَسِ)) وَفَضْلُ الصَّلَاةِ فِيهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ))

(بنی اسرائیل: ۱)

۵۶۹۔ ابراہیمؑ نبی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا ”مسجد الحرام۔“ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: ”مسجد اقصیٰ“ میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ”چالیس سال۔ پھر اس کے بعد جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو تو نماز پڑھ لے کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔“

(۵۶۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ آتَيْنَا أُدْرَحَكَ الصَّلَاةَ بَعْدَ فَضْلِهِ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، باب يزفون۔ (الصافات۔ ۹۳) النسلان فی المشی]

۵۷۰۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب سلیمان بن داؤد رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس تعمیر کیا تو اس

(۵۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ صَلَوَاتُ

اللَّهُ عَلَيْهِمَا لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمُقَدَّسِ سَأَلَ
اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - خِلَالَ ثَلَاثَةِ سَأَلِ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يَصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ، وَ
سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ
مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ، وَ سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -
حِينَ قَرَعَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ
أَحَدٌ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ
مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

دوران اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا۔
(۱)۔ اسے ایسی حکومت دے جو اس کی حکومت کے مطابق ہو تو
اللہ نے اس کو یہ چیز دے دی۔
(۲)۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اسے ایسی حکومت دے جو اس
کے بعد کسی دوسرے کے لیے نہ ہو۔ پس وہ انہیں دے دی گئی۔
(۳)۔ جب مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے سوال
کیا کہ جو شخص بھی صرف نماز کی نیت سے اس مسجد میں آئے تو
اس کو گناہوں سے اس دن کی طرح صاف کر دے جس دن اس
کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔“

تخریج: [سنن النسائي، كتاب المساجد، باب فضل المسجد الأقصى والصلاة فيه (اس کی اسناد صحیح ہے۔)]

۵۷۱۔ (رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی) میمونہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں
بیت المقدس کے بارے میں بتائیں۔ آپ نے فرمایا ”مشر و نثر
کی سرزمین ہے۔ اس میں آؤ تو نماز پڑھو۔ پس اس میں ایک نماز
دوسرے مقامات میں ہزار نماز کے برابر ہے۔“ میں نے عرض کیا
اگر میں اس کی طرف سفر کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا ”تو
اس کے لیے تیل بھیج دے جو اس میں جلایا جائے جو ایسے کرے تو
وہ اس کی طرح ہے جو اس مسجد میں آیا۔“

(۵۷۱) عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ: قَالَتْ:
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَيْنَا فِي بَيْتِ
الْمُقَدَّسِ - قَالَ - ((أَرْضُ الْمُحَشِّرِ
وَالْمَنْشَرِ - إِنُّوهُ فَصَلُّوا فِيهِ فَإِنَّ صَلَاةً فِيهِ
كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ
لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتَحَمَّلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((فَتَهْدِي
لَهُ زَيْتًا يُسْرَجُ فِيهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
فَهُوَ كَمَنْ أَتَاهُ))

تخریج: [سنن ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيه، باب ماجاء في الصلاة في مسجد
بیت المقدس (روایت حسن ہے۔)]

بیت المقدس میں نماز پانچ سو نماز کے برابر ہونے کی

فضیلت والی حدیث ضعیف ہے

۵۷۲۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”مسجد الحرام میں نماز دوسرے مقامات میں ایک لاکھ نماز پڑھنے

حَدِيثٌ ضَعِيفٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ
فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ
(۵۷۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((فَضْلُ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامَ عَلَى غَيْرِهِ مِائَةُ أَلْفِ صَلَاةٍ وَفِي
مَسْجِدِي أَلْفَ صَلَاةٍ وَفِي مَسْجِدِ بَيْتِ
الْمَقْدِسِ خَمْسُمِائَةَ صَلَاةٍ))

سے افضل ہے اور میری مسجد میں نماز دوسرے مقامات پر ہزار نماز
اور بیت المقدس میں نماز دوسرے مقامات پر پانچ سو نماز سے
افضل ہے۔“

تخریج: [مسند بزار فی زوائده۔ ۴۲۲ (اس کی سند میں سعید بن بشیر از دی ضعیف راوی ہے۔)]

فَضْلُ مَسْجِدِ قُبَاءَ وَالصَّلَاةِ فِيهِ وَ

مسجد قباء اس کی زیارت اور اس میں نماز کی فضیلت

زِيَارَتِهِ

(۵۷۳) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ لَا
يُصَلِّي مِنَ الصُّلَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمٌ
يَقْدُمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدُمُهَا ضَحَى
فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَلْفَ
الْمَقَامِ، وَيَوْمٌ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ
يَأْتِيهِ كُلُّ سَبْتٍ، لِإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ
أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ: وَكَانَ
يُعَدِّتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ
رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۵۷۳۔ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ ضحیٰ (چاشت کی
نماز) صرف دو دن پڑھتے تھے ایک اس دن جس دن مکہ مکرمہ
آتے تھے کیونکہ وہ چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے
بیت اللہ کا طواف کرتے، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز
ادا کرتے۔ اور ایک اس دن جب مسجد قباء آتے پس وہ ہر ہفتے کو
مسجد قباء میں آتے۔ جب مسجد قباء میں داخل ہوتے تو نماز پڑھے
بغیر مسجد سے باہر نکلنا ناپسند کرتے تھے نافع کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما
بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل یا سواری پر مسجد قباء کی
زیارت کیا کرتے تھے۔

وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ
سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ ہر ہفتے پیدل یا سواری پر
مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی
طرح کرتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدينة، باب مسجد قباء۔ و

صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فضل مسجد قباء و فضل الصلاة فيه و زیارته]

ابن عمر سے ابن نمیر کی روایت

(۵۷۴) عَنْ ابْنِ نُمَيْرٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا
فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي
رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ۔ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ۔

۵۷۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ پیدل یا
سواری پر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے پس آپ اس میں دو
رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ ابو بکر نے اپنی روایت میں نقل کیا
ہے۔ ابن نمیر نے بیان کیا کہ اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج۔ باب فضل مسجد قباء و فضل الصلاة فيه و زيارته]

(۵۷۵) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قَبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْلِسِ۔
 ۵۷۵۔ عائشہ بنت سعد بیان کرتی ہیں میں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا مجھے مسجد قباء میں نماز ادا کرنا بیت المقدس میں نماز ادا کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

تخریج: [مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ (روایت موقوف ہے۔)]

وادی عقیق اور اس میں نماز کی فضیلت

فَضْلُ وَادِ الْعَقِيقِ وَالصَّلَاةِ فِيهِ

(۵۷۶) حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُوَادِي الْوَادِي الْعَقِيقِي يَقُولُ: ((أَتَانِي الْمَلَكَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي كَقَالَ: صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ قُلْتُ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ))
 ۵۷۶۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا ”میرے رب کی طرف سے رات کو ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور کہیں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرہ کی بھی نیت کی۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب قول النبی ﷺ (العقیق واد مبارک)]

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں اور ان میں عبادت کی

فَضْلُ أَيَّامِ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

فضیلت

وَالتَّعَبُّدُ فِيهَا

(۵۷۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ)) قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَا لَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ))
 ۵۷۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”کسی اور دن میں عبادت ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں۔“ انہوں نے عرض کیا جہاد بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا ”جہاد بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی جان دمال لے کر اللہ کی راہ میں نکلے اور کسی چیز کے ساتھ واپس نہ آئے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی أيام التشريق]

عید کے دن عید گاہ کی طرف جانے اور تکبیر کہنے کی

فَضْلُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ

فضیلت

الْعِيدِ وَكَذَا التَّكْبِيرِ

اور سورۃ بقرہ میں ہے: ”وہ چاہتا ہے کہ تم تکتی پوری کر لو اور اللہ کی

وَفِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ ((وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

دی ہوئی ہدایت پر اہل کی بڑائی بیان کرو۔“

وَلْيَكْبِرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ

[البقرة: ۸۵]

۵۷۸۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ”ہم کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن عید گاہ کی طرف نکلیں حتیٰ کہ کنواری پردے دار اور حیض والیوں کو بھی۔ پس وہ (حیض والیاں) لوگوں سے پیچھے بیٹھ جائیں ان کی تکبیر و دعا میں شامل ہوں۔ تاکہ اس دن کی برکت و پاکیزگی حاصل کر سکیں۔“

(۵۷۸) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: ((كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ، حَتَّى نَخْرُجَ الْبُكْرَ مِنْ خُدْرَاهَا، حَتَّى نَخْرُجَ الْحَيْضُ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيَكْبِرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَ يَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ طَهْرَتَهُ))

اور ایک روایت میں ہے ”ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نوجوان اور پردے دار عورتوں کو (عید گاہ کی طرف) نکالیں اور حیض والیاں نماز سے علیحدہ رہیں۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نَخْرُجَ الْعَوَاتِقَ وَ ذَوَاتِ الْخُلُودِ، وَ يَعْزِلَنَّ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر أيام منیٰ، وإذا غدا إلى عرفة و باب خروج النساء والحیض إلى المصلی]

قربانی کے دن کی فضیلت

فَضْلُ يَوْمِ النَّحْرِ

اور یہی حج اکبر کا دن ہے

يَوْمُ النَّحْرِ هُوَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

اللہ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو بڑے حج کے دن صاف اطلاع ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ أَوْفَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ﴾ (التوبة: ۳)

۵۷۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر قربانی کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر پوچھا ”یہ کون سا دن ہے“ انہوں نے کہا قربانی کا دن ہے آپ نے فرمایا ”یہی حج اکبر کا دن ہے۔“

(۵۷۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَفَّ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجُمَرَاتِ فِي الْحَبَّةِ الَّتِي حَجَّ، فَقَالَ: ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قَالُوا: يَوْمُ النَّحْرِ، قَالَ: ((هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب المناسک، باب يوم الحج الأكبر]

یوم النحر اور یوم القر (گیارہ ذی الحجہ) کی فضیلت

فَضْلُ يَوْمِ النَّحْرِ وَ يَوْمِ الْقَرِ

۵۸۰۔ عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظیم دن یوم النحر ہے پھر

(۵۸۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ

یوم القربى۔ عیسیٰ راوی کہتے ہیں کہ ثور نے کہا کہ وہ دوسرا دن یعنی گیارہ ذی الحجہ ہے اور انہوں (عبداللہ بن قرطؓ) نے کہا کہ پانچ یا چھ قربانیاں رسول اللہ ﷺ کے قریب کی گئیں تو وہ سب آپ کے قریب ہوتی تھیں کہ آپ ان میں سے پہلے کس کی قربانی کرتے ہیں پس جب وہ سب ذبح ہو گئیں تو آپ نے آہستہ سے ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ تو اس نے بتایا ”جو چاہے ان قربانیوں سے گوشت لے لے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب المناسک، باب الهدی إذا عطف قبل أن يبلغ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۵۸۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قربانی کے لیے ایسا مینڈھا لایا جائے جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”چھری لاؤ“ پھر فرمایا ”اس کو پتھر پر تیز کرو۔“ پس انہوں نے ایسا ہی کیا تو آپ نے وہ چھری لی اور مینڈھا پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا“ پھر یہ دعا پڑھی: ”اے اللہ! محمد، محمد ﷺ کی آل اور محمد ﷺ کی امت سے قبول فرما۔“ پھر اس کی قربانی دی۔“

اور مسند احمد وغیرہ کی روایت ہے آپ ﷺ نے مینڈھا پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا اور یہ دعا پڑھی۔ ”بسم اللہ.....“ آخر حدیث تک

وَتَعَالَى يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرَى قَالَ عِيسَى: قَالَ ثَوْرٌ۔ وَ هُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي، وَ قَالَ: وَ قَرِبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدَنَاتٌ عَمُصٌ، أَوْسِيٌّ، فَطَقِفْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بَاتِيهِنَّ يَبْدُءُ، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ بِكَلِمَةٍ خَفِيَةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا، فَقُلْتُ: مَا قَالَتْ؟ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ اقْطَعْ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب المناسک، باب الهدی إذا عطف قبل أن يبلغ۔ (روایت صحیح ہے۔)]
(۵۸۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَافِي سَوَادٍ وَ يَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَاتِيَهُ بِهِ لِيُضْحِيَ بِهِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ ((هَلِمِي الْمُدْبِيَّةُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَ أَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحِّيْ بِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ وَ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ))
الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، باب استحباب الضحیة و ذبحها مباشرة بلا توکیل۔ مسند أحمد ۶/۷۸]

قربانیاں

اللہ نے فرمایا: ”قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کے نشانات مقرر کر دیئے ہیں ان میں تمہیں نفع ہے۔ پس انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ

الأضحية

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَالْبَدَنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَيْرٌ فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا

جائیں اسے (خود بھی) کھاؤ اور مسکین سوال سے رکنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھاؤ، اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے کہ تم شکرگزاری کرو۔ اللہ کو قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم اس کی رہنمائی کے شکرے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو، اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

۵۸۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے چتکبرے دد مینڈھے لیے پس ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”آپ نے اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی اور اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ”آپ نے (ذبح کرتے وقت) بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأضاحی، باب أضاحیہ النبی ﷺ بکبشین آقرنین۔ و باب التکبیر عند الذبح۔ و صحیح مسلم، کتاب الأضاحی۔ باب استحباب الضحیۃ وذبحها مباشرة بلا توکیل]

گھر میں رہنے اور حج سے فارغ ہو کر یا اپنے کام سے فارغ ہو کر جلد واپس آنے کی فضیلت

وَأَطِيعُوا النَّائِمَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَلِكَ سَخَرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لَعُومَهَا وَلَا يَمُوتُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ كَذَلِكَ سَخَرَهَا لَكُمْ لِتَكْبَرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ (الحجر: ۳۶)

(۵۸۲) عَنْ أَنَسٍ ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ آقْرَتَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَلَذَبَهُمَا بِيَدِهِ))

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ ((وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

فَضْلُ الْإِقَامَةِ فِي الْأَهْلِ وَالتَّعَجُّلِ بِالرَّجُوعِ مِنْ حَجٍّ أَوْ سَفَرٍ بَعْدَ قَضَائِهِ

۵۸۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی حج ادا کر لے تو پھر وہ جلد اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آئے کیونکہ اس میں اس کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔“

(۵۸۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ، فَلْيُعَجِّلِ الرَّاحِلَةَ إِلَى أَهْلِهِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ))

تخریج: [سنن دارقطنی: ۲/۲۸۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

۵۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”سفر عذاب (تکلیف) کا حصہ ہے یہ تم میں سے مسافر کو

(۵۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ:

اس کے کھانے پینے اور نیند سے روکتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی اپنا مقصد حاصل کر لے تو گھر آنے میں جلدی کرے۔“
اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے ”پس جب تم میں سے کوئی اپنے سفر میں اپنا مقصد حاصل کر لے تو وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے میں جلدی کرے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العمرة، باب السفر قطعة من العذاب۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمارة۔ باب السفر قطعة من العذاب و استحباب تعجيل المسافر إلى أهله۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب المناسك۔ باب الخروج إلى الحج]

وفات تک مدینہ شریف میں رہنے کی فضیلت
مدینہ منورہ میں آنے والی تکلیف پر صبر اور اس میں
فوت ہونے کی فضیلت

يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَتَوَمُّدَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ))
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَه: فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعْجِلْ الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ))

فَضْلُ سُكْنَى الْمَدِينَةِ الشَّرِيفَةِ إِلَى
الْمَمَاتِ
فَضْلُ الصَّبْرِ عَلَى شِدَّةِ الضِّيقِ
وَالْمَوْتِ بِهَا

۵۸۵۔ عامر بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں مدینہ منورہ کے دو حروں (دو پتھریلی طرفوں) کے درمیان علاقے کو حرام کرتا ہوں کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کا شکار قتل کیا جائے۔“ اور فرمایا: ”مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جان لیں جو شخص بے رغبتی کا اظہار کرتے ہوئے یہاں سے چلا جائے گا تو اللہ اس سے بہتر شخص کو یہاں لے آئے گا اور جو شخص اس کی تکالیف و شدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔“

اور ایک روایت میں ہے ”جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ اس کو سیسے کے پتھلے کی طرح یا پانی میں نمک کے حل ہو جانے کی طرح آگ میں پکھلائے گا۔“

(۵۸۵) حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ أَنْ يَقْطَعَ عِصَاهُمَا أَوْ يَقْتَلَ صِيدُهَا)) وَقَالَ: ((الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَنْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَانِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

وَفِي رِوَايَةِ ((وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبَ الرِّصَاصِ أَوْ ذُوبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدينة و دعاء النبی ﷺ فیہا بالبرکۃ.....]

(۵۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَائِ الْمَدِينَةِ وَحِدَتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا))

۵۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدينة والصبر علی لآوائہا]

(۵۸۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأَوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۵۸۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔“

اور ایک روایت میں ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی ان کے پاس آئی تو اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ ابو عبدالرحمن! حالات بہت مشکل ہو چکے ہیں اس لیے میں مدینہ چھوڑنا چاہتی ہوں تو انہوں نے اسے فرمایا: ”اری بے وقوف! بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدينة والصبر علی لآوائہا]

(۵۸۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِكَيْلَى الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَاكَ إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَ أَخْبَرَهُ أَنَّ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأَوَائِهَا فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ! لَا أَمُرُكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَائِهَا فَيَمُوتُ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا))

۵۸۸۔ مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ فتنہ حرہ کے وقت وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مدینہ منورہ چھوڑنے کے بارے میں ان سے مشورہ کیا کہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے بھاد زیادہ ہو گئے ہیں اور بچے زیادہ ہونے کی وجہ سے میں اس مہنگائی میں نہیں رہ سکتا اور مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر صبر نہیں کر سکتا تو انہوں نے اس کو کہا افسوس ہے اس وجہ سے میں تجھ کو مدینہ چھوڑنے کا مشورہ نہیں دے سکتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے اسلام کی حالت میں مدینہ منورہ کی تکلیف و شدت پر وفات تک صبر کیا تو

میں قیامت کے دن اس کا سفارشی و گواہ ہوں گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة والصبر علی لأوائها]

(۵۸۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي
شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ
رَسُولِكَ ﷺ))

۵۸۹۔ زید بن اسلم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی: ”اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرماتا اور میرا مرنا اپنے رسول ﷺ کے شہر میں مقدر کر دے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة۔ باب کراهية النبی ﷺ أن تعری المدینة]

تشریح: اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دونوں دعائیں پوری فرمادیں کہ ان کو موت بھی شہادت کی ملی جب ابو لؤلؤ فیروز ایرانی نامی بد بخت نے آپ پر عین نماز میں حملہ کیا تو آپ نے اسی زخم کی وجہ سے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور رسول اللہ ﷺ کے حجرہ میں آپ ﷺ کے ساتھ دفن ہوئے اس طرح آپ کی دوسری خواہش بھی پوری ہو گئی۔

الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا

(۵۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ
إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا))

۵۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان مدینہ منورہ میں ایسے سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب الإيمان يأرز إلى المدینة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإيمان۔ باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً و سيعود غريباً]

مِنْ فَضْلِ سُكْنَى الْمَدِينَةِ أَيْضًا

مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی مزید فضیلت

(۵۹۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي
مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ))

۵۹۱۔ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اے اللہ! آپ نے مکہ میں جو برکت رکھی ہے اس سے دگنی برکت مدینہ منورہ میں کر دے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب المدینة تنفی الخبث۔ و صحیح مسلم،

کتاب الحج۔ باب فضل المدینة و دعاء النبی ﷺ فیها بالبركة]

(۵۹۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ
أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كَبَائِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ
فَجَاءَ مِنَ الْقَدِّ مُحْمُومًا فَقَالَ: أَكَلْنِي،

۵۹۲۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ وہ دوسرے دن بخار کی حالت میں آیا تو اس نے کہا: میری بیعت واپس کر۔ یعنی

قَابِي۔ ثَلَاثَ مِرَازٍ۔ فَقَالَ ((الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبْنَهَا وَتَنْصَعُ طَبِيعَهَا))
میں بیعت توڑتا ہوں۔ آپ نے تین بار انکار کیا پھر آپ نے فرمایا: ”مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے وہ خبیث کو یہاں سے دور کرتا ہے اور طیب کو خالص کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب المدینہ تنفی الخبث۔ و صحیح مسلم،

کتاب الحج۔ باب المدینہ تنفی شرارها]

لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِينَةَ
وَكَذَا الطَّاعُونَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ
(۵۹۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانٌ))
وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ زَادَ ((يَذْبَانِ عَنْهَا رُعْبُ الْمَسِيحِ))
دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اسی طرح طاعون مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی
۵۹۳۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔“
اور مسند احمد میں ہے ”وہ دونوں مدینہ منورہ سے دجال کا رعب دور کریں گے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینہ۔ ومسند أحمد

۵/ ۴۱- ۴۳]

۵۹۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا۔“
اور مسلم شریف میں ہے ”مسح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا“ اس کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہونا ہوگا، حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہاں ہلاک ہوگا۔“
(۵۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى أُنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ))
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَا يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةَ حَتَّى يَنْزِلَ ذُبُرُ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلِ الشَّامِ وَهَذَا يَهْلِكُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینہ۔ و صحیح

مسلم، کتاب الحج، باب صیانة المدینة من دخول الطاعون والدجال إليها]

۵۹۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

نے فرمایا ”دجال مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر میں داخل ہوگا۔ (مکہ اور مدینہ کے) ہر دروازے پر فرشتے قطار کی صورت میں کھڑے ہوں گے۔ اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ منورہ اپنے باشندوں سمیت تین بار حرکت کرے گا تو اللہ ہر کافر و منافق کو نکال باہر کرے گا۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینہ۔ و صحیح مسلم، کتاب الفتن۔ باب قصۃ الجسامۃ]

حرم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہو جاؤں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا ہم نے انہیں امن وامان اور حرمت والے حرم میں جگہ نہیں دی؟ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھینچے چلے آتے ہیں۔ جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔“

۵۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”اب مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت نہیں لیکن جہاد و نیت ہے۔ اور جب تمہیں جہاد کے لیے کہا جائے تو جہاد کے لیے نکلو“ اور آپ نے فتح مکہ کے دن یہ بھی فرمایا: ”اس شہر (مکہ) کو اللہ نے اس دن سے حرمت و عزت بخشی ہے جس دن سے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے۔ پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی اس شہر میں قتال (لڑنا) حلال نہیں تھا اور

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّمَا أَمِرتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلَدِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمِرتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

(النمل: ۹۱)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿أَوْ لَمْ تُنْكِرْ لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلَٰكِن أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

(القصص: ۵۷)

(۵۹۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ وَلَٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ لَأَنْفِرُوا))، وَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((إِنَّ هَٰذَا الْبَلَدَ حَرَمُ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ إِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَ لَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِّنْ

میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا۔ پس وہ اللہ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ اس کا کاٹنا (درخت) کاٹا جائے گا نہ یہاں اس کا شکار کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی اس کی گشددہ چیز اٹھائے مگر صرف وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرے اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے گی۔“ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! اذخر بوٹی کی اجازت دے دیجئے کیوں کہ وہ ان کے لوہاروں کے لیے اور گھروں میں کام آنے والی چیز ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اذخر بوٹی کی اجازت ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکة و صیدھا و خلاھا و شجرھا و لفظتها.....]

مکہ مکرمہ میں رہائش کی فضیلت

اللہ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو بنایا لوگوں کے لیے (بار بار) لوٹنے (اجتماع) کی جگہ اور امن کی جگہ اور ”مقام ابراہیم“ کو نماز کی جگہ بناؤ اور ہم نے حکم دیا ابراہیم اور اسماعیل کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لیے، اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے اور جب ابراہیم نے کہا، اے میرے پروردگار، تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا۔ اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں۔ پھلوں کی روزیاں دے۔ (اللہ نے) فرمایا میں کافروں کو بھی تھوڑا فائدہ دوں گا، پھر انہیں آگ کے عذاب کی طرف بے بس کر دوں گا یہ پہنچنے کی جگہ بری ہے۔“

۵۹۷۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عدی بن حمراء زہری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو جب کہ آپ مکہ کے بازار حذورہ میں کھڑے تھے فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کی قسم! بے شک تو (مکہ مکرمہ) اللہ کی تمام زمین سے افضل ہے اور اللہ کی تمام زمین سے اللہ کو زیادہ پیارا ہے۔ اگر مجھے تجھ

نہاں فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْقَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا، وَلَا يُحْتَلَى خَلَاهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لَقِيَهُمْ وَلِيُؤْتِيَهُمْ فَقَالَ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ))

فَضْلُ سُكْنَى مَكَّةَ الْمُكْرَمَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَحَابَّةَ لِلنَّاسِ وَامْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهْرًا بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَكَ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (البقرة: ۱۲۵-۱۲۶)

(۵۹۷) أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ ابْنَ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ وَقَفَ بِالْحَذُورَةِ فِي سُوقِ مَكَّةَ: ((وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ لَا إِلَيَّ أُخْرِجْتُ مِنْكَ سَ لَكَ لَانِه جاتا تو میں نہ نکلتا۔
 مَا أُخْرِجْتُ))

تخریج: [مسند أحمد ۴/ ۳۰۵ (روایت صحیح ہے۔)]

شام میں رہائش کی فضیلت

۵۹۸۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”حضرموت (شہر) سے یا حضرموت میں آگ نمودار ہوگی تو وہ لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔“ ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم ملک شام کو لازم پکڑو۔“

فَضْلُ سُكْنَى الشَّامِ

(۵۹۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمُوتٍ أَوْ بِحَضْرَمُوتٍ فَتَسُوْقُ النَّاسَ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۸/ ۲۔ (روایت صحیح ہے)]

۵۹۹۔ سلیمان بن شمیر ابن حوالہ ازدی سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں روایت کرتے ہیں اور وہ نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا ”عنقریب شام اور یمن و عراق میں لشکر اکٹھے کیے جائیں گے اور اللہ زیادہ جانتا ہے کہ کس کے ساتھ ابتدائی تم شام کو لازم پکڑو۔ خبردار! تم شام کو لازم پکڑو! خبردار! تم شام کو لازم پکڑو۔ پس جو ناپسند کرے تو وہ اپنے یمن کو لازم پکڑے اور وہ بے وفائی میں چلے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔“

(۵۹۹) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شَمِيرٍ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجْتَدِدَةٌ شَامَ وَ يَمَنَ وَ عِرَاقَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ أَلَا وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ أَلَا وَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ لَمَنْ كَرِهَ لَعَلَّيْهِ يَمَنُهُ وَ لَيْسَ قِيَّ عُذْرَةً فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَ أَهْلِهِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۸۸ (روایت صحیح ہے۔)]

۶۰۰۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل مغرب یعنی اہل شام قیامت تک حق پر رہیں گے۔“

(۶۰۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ أَهْلُ الْمَغْرِبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب فی قوله لا تزال طائفة من أمتی ظاہرین علی الحق]

بچے کا حج صحیح ہے اور اس کو حج کرانے والے کی

فضیلت

(٦٠١) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرُّوحَاءِ فَقَالَ: ((مَنْ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ- فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًا فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَ لَكَ أَجْرٌ))

وَلَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَأَبِي يَعْلَى وَغَيْرِهِمَا:
أَنَّ امْرَأَةً أُخْرِجَتْ صَبِيًّا مِنَ الْحَقِيقَةِ.

مناسك الحج - باب الحج بالصغير

(٦٠٢) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتْ
امْرَأَةٌ صَبِيحًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ
فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلْهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ:
((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ))

تخريج: [سنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب حج الصبي]

أَفْضَلُ الْجِهَادِ لِلنِّسَاءِ الْحُجُّ

(٦٠٣) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَمْ لَا نَجَاهِدُ؟ قَالَ: ((لَا، لَكِنْ أَفْضَلَ الْجِهَادِ، حَجٌّ مَبْرُورٌ))

وَلَمْ يَرْوَاهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ
اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ
(جِهَادُكُمْ نَحْنُ)

Free downloading facility of Videos, Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

اور اس سے اگلی روایت میں ہے کہ آپ کی بیویوں نے آپ سے جہاد کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ”بہترین جہاد حج ہے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ سے یہ بات سننے کے بعد میں حج کبھی نہیں چھوڑوں گی۔

وَلَمَّا رَوَّيَا النَّبِيَّ بَعْدَهَا - سَأَلَهُ نِسَاءُ عَنْ
الْجِهَادِ فَقَالَ ((نَعَمْ الْجِهَادُ الْحَجُّ)) قَالَتْ
عَائِشَةُ فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور۔ و صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد، باب جہاد النساء]

جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ
وَالْمَرْأَةِ ((الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

(۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الْحَجُّ قَالَ ((جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ
وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب ماجاء فی فضل الحج (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ کی طرف ہجرت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی۔ اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا، پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”البتہ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الہی کے امیدوار ہیں، اللہ بڑا بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔“

فَضْلُ الْهَجْرَةِ إِلَى اللَّهِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاحًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَنْ
يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ
يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: ۱۰۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ
هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ
يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

(البقرة: ۲۱۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ
بُيُوتِهِمْ وَأُودُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا
أُولَٰئِكَ مِنْكُمْ رَجُلٌ مِمَّنْ سَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ فِي
الْأَكْثَرِ مِنْ عَشْرِينَ نَازِلَةً عَلَيْهَا وَالَّذِينَ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے میں ضرور

ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی، یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور جو ایمان تو لائے ہیں لیکن ہجرت نہیں کی تمہارے لیے ان کی کچھ بھی رفاقت نہیں حتیٰ کہ وہ ہجرت کریں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا ہے، ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانہ دنیا میں عطا فرمائیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے، کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر جن لوگوں نے آزمائش میں پڑنے کے بعد ہجرت کی راہ اختیار کی پھر (اللہ کے لیے) جہاد کیا اور مبر سے کام لیا تو بے شک آپ کا رب ان آزمائشوں کے بعد بڑا مغفرت کرنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے۔“

اور اللہ نے فرمایا: ”اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل کر دیئے گئے یا مر گئے انہیں اللہ یقیناً اچھی روزی عطا کرے گا اور بے شک اللہ ہی سب سے اچھا روزی رساں ہے۔“

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ
وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿٨٥﴾ (آل عمران: ۸۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوْا وَانصَرَوْا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ
أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا
مَلَكُم مِّنْ وَلَآئِهِمْ مِن شَيْءٍ حَتَّى
يُهَاجِرُوا﴾ (الأنفال: ۷۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا
وَنصَرَوْا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ بَعْدِ
وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ﴾
(الأنفال: ۷۳-۷۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ
بَعْدِ مَا ظَلَمُوا لَنبُوِّنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَلَآخِرَ الْأَجْرِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾

(النحل: ۴۱)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ
رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (النحل: ۴۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا
حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ (العنكبوت: ۵۸)

۶۰۵۔ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا“ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف سمجھی جائے گی اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لیے ہوگی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية.....]

۶۰۶۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے نانوائے آدمی قتل کیے پھر اس کی بابت پوچھنے کے لیے نکلا۔ پس وہ ایک راہب کے پاس آیا تو اس سے سوال کیا کہ کیا میرے لیے کوئی توبہ کی صورت ہے؟ اس نے کہا ”نہیں“ تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ پھر (توبہ کی بابت) پوچھنے لگا تو ایک آدمی نے اسے کہا: تو فلاں بستی میں چلا جا۔ لیکن راستہ ہی میں اسے موت آ گئی۔ پس وہ مرتے وقت اپنے سینے کے ساتھ اس بستی کی طرف ہو گیا تو اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے جھگڑا کیا۔ پس اللہ نے اس بستی کی طرف (جدھر جا رہا تھا) وحی کی کہ تو قریب ہو جا اور اس بستی کی طرف (جدھر سے آ رہا تھا) وحی کی تو دور ہو جا۔ اور اللہ نے فرشتوں کو کہا کہ دونوں بستیوں کی درمیانی مسافت کی پیمائش کر لو۔ پس جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس کی طرف بالشت مسافت قریب نکلی تو اس کو معاف کر دیا گیا۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”پھر اس نے ملک کے سب سے بڑے عالم کے متعلق سوال کیا تو اس کو ایک عالم کے متعلق بتایا گیا تو اس نے کہا: اس نے سوا قتل کیے ہیں کیا اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا ہاں۔ اس کے درمیان

(۶۰۵) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَ رَسُولِهِ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا))

(۶۰۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ بَسْعَةً وَ بَسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ قَاتِلِي رَاهِبًا فَمَسَّأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا لَقَتَلَهُ لَجَعَلْ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ تَوْبَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَذَرَكُهُ الْمَوْتَ. فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا. فَأَخْتَصَصَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي، وَ قَالَ: فَيَسْأَلُ مَا بَيْنَهُمَا فَيُوجِدُ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ، فَغَفِرَ لَهُ))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ كَذَلِكَ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ. فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ مَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ التَّوْبَةِ؟

اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تو فلاں علاقے میں جا وہاں اللہ کے عبادت گزار لوگ رہائش پذیر ہیں پس تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ وہ برا علاقہ ہے۔ پس وہ آدمی چلا یہاں تک کہ اس کو آدھا راستہ طے کرنے کے بعد موت آگئی.....“ آخر حدیث تک

اُنْطَلِقْ إِلَى اَرْضٍ كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ يَهَا أَنْاسٌ يَعْبُدُونَ اللَّهَ لَعَبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى اَرْضِكَ فَإِنَّهَا اَرْضٌ سُوءٌ لَأَنْطَلِقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ.....))
الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبياء، باب حديث الغار- و صحیح مسلم، کتاب

التوبة- باب قبول توبة القاتل وإن كثر قتله]

۶۰۷۔ کثیر بن مرہ سے روایت ہے کہ ابوفاطمہ ؓ نے انہیں بیان کیا کہ انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں کہ میں اس پر قائم ہو جاؤں اور اسے بجا لاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”آپ ہجرت کو لازم پکڑیں کیونکہ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔“

(۶۰۷) عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْهٍ أَنَّ أَبَا فاطمة حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البيعة، باب الحث على الهجرة- (روایت صحیح ہے۔)]

۶۰۸۔ ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ”افسوس ہے کہ اس کا معاملہ تو بڑا سخت ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟“ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تو جہاں بھی سمندروں کے پار (عمل کر) اللہ تیرے عمل میں سے کچھ بھی ضائع نہیں کرے گا۔“

(۶۰۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: ((وَبِحَاكِ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُوَدِّي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((لَعَمْرُكَ مَنْ وَرَاءَ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الإبل- و صحیح مسلم، کتاب الإمارة- باب

المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير و بيان معنى "لا هجرة بعد الفتح-"]

ہجرت سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۶۰۹۔ عمرو بن عاص ؓ کی طویل حدیث کا کچھ حصہ ”کتاب الجنائز فی فضل الوقوف علی القبر بعد الدفن“ میں گزر چکا ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ عمرو بن عاص ؓ نے

الْهَجْرَةُ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ
(۶۰۹) حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مُطَوَّلًا ذَكَرْتُ جُزْءًا فِيهِ مِنْ قَبْلِ لِي الْجَنَائِزِ فِي فَضْلِ الْوُقُوفِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ-

وفات کے وقت فرمایا کہ جب اللہ نے اسلام کی حقانیت میرے دل میں بٹھادی میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ سے (اسلام کی) بیعت کروں۔

آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا آپ نے فرمایا: ”عمر کیا بات ہے؟“ میں نے عرض کیا ”میں شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا شرط لگانا چاہتے ہو؟“ میں نے کہا یہ کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ”عمر! کیا تجھے اس بات کا علم نہیں اسلام قبول کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ہجرت سابقہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے اور حج سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں“ (میری کیفیت یہ ہو گئی کہ) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں ان سے زیادہ معزز و مکرم کوئی نہیں تھا۔ اور میں آپ کو آپ کے جلال و رعب کی وجہ سے آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر مجھ سے آپ کے حلیے کی بابت پوچھا جائے تو میں بیان نہیں کر سکتا اس لیے کہ میں نے آنکھ بھر کر آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔

وَفِيهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - يَعْنِي وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ - فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا بَايَعَكَ قَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي - قَالَ: ((مَالِكَ يَا عَمْرُو؟)) قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْرَطَ قَالَ: ((تَشْرَطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُغْفِرَ لِي قَالَ: ((أَمَّا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلًا لَا لَهَ وَلَوْ سَأَلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ وَلَوْ مَثَّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الإسلام یهدم ما قبله وکذا الهجرة والحج]

ہجرت کی فضیلت اور جس نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اس کی دو ہجرتیں ہیں۔

فَضْلُ الْهِجْرَةِ وَلِمَنْ هَاجَرَ إِلَى

الْحَبَشَةِ هِجْرَتَانِ

۶۱۰۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں یمن میں رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا پتہ چلا تو میں اور میرے دو بھائی ابو بردہ اور ابو رہم رضی اللہ عنہم میں ان میں چھوٹا تھا اپنی قوم کے ہاں یا ترہین افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے۔ پس ہم کشتی میں سوار ہوئے اور ہم نجاشی کے ملک حبشہ میں پہنچے

(۶۱۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَآخَوَانُ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمُ أَحَدُهُمَا أَبُو بَرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ، إِنَّمَا قَالَ: بِضْعًا وَإِنَّمَا قَالَ فِي

گئے۔ وہاں ہماری ملاقات جعفر رضی اللہ عنہ (اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم) سے ہو گئی (جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یہاں آئے ہوئے تھے) ہم ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ پھر ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتح خیبر کے موقع پر پہنچے اور کچھ لوگ ہمیں اہل سفینہ کہا کرتے تھے کہ ہم تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں۔ اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھی اور اس نے بھی نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لیے گئی ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور جب اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو اپنی بیٹی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا یہ حبشیہ ہیں؟ کیا یہ سمندر والی ہیں؟ اسماء نے کہا۔ ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تم سے زیادہ قریب ہیں۔ تو اسماء رضی اللہ عنہا ناراض ہوئی اور کہا ہرگز نہیں اللہ کی قسم! تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہ تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور تم میں سے جاہل کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ اور ہم دور دراز اور مخالفت کے علاقے حبشہ میں تھے اور ہم نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے برداشت کیا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ میں یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر نہ کر دوں اور ہم اسی وجہ سے تکلیف دیئے گئے اور ڈرائے گئے۔ اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (تمہاری بات) ذکر کروں گی۔ اور میں اس بارے میں آپ سے پوچھوں گی اللہ کی قسم! میں جھوٹ بولوں گی نہ بات میں کمی دیش کروں گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں (اسماء رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے اللہ کے نبی! عمر رضی اللہ عنہ نے اس

ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوْ اثنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي فَرَكَبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَاقَفَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَامَنَا مَعَهُ، حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا فَوَاقَفَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ وَكَانَ اُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا: يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ۔ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ وَ دَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ۔ وَ هِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا۔ عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَائِرَةً، وَ قَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَ اَسْمَاءَ عِنْدَهَا۔ فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى اَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالِ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ؟ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ اَسْمَاءُ: نَعَمْ قَالِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَ قَالَتْ: سَمَلًا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْطِي بَاهِلِكُمْ وَ كُنَّا فِي دَارٍ۔ اَوْ فِي اَرْضٍ۔ الْبُعْدَاءِ الْبَغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَ ذَلِكَ فِي اللَّهِ وَ فِي رَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَ اَيُّمَ اللَّهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى اَذْكُرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ نَحْنُ كُنَّا نُوْذِي وَ نَخَافُ، وَ سَاذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اَسْأَلُهُ، وَاللَّهِ لَا اُخْذِبُ وَلَا اَزِيغُ وَلَا اَزِيدُ

عَلَيْهِ۔

طرح، اس طرح کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”تو نے اسے کیا جواب دیا؟“ تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ان کو اس طرح، اس طرح جواب دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تم سے میرے زیادہ حق دار اور قریب نہیں ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے ایک ہجرت ہے (مدینہ منورہ کی طرف) اور تم کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں (حبشہ کی طرف۔ اور مدینہ منورہ کی طرف) ہیں۔“

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (کہ آپ کے اس فرمان کے بعد) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور کشتی والے دوسرے ساتھی باری باری آ کر مجھ سے یہ حدیث پوچھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ان کو اتنی خوشی ہوئی کہ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز بھی اس سے بڑی اور باعثِ خوشی نہیں تھی۔

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مجھ سے بار بار یہ حدیث پوچھتے تھے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل جعفر بن ابی طالب و أسماء بنت عمیس]

مسلمان مہاجر اور مجاہد کی فضیلت

۶۱۱۔ عمرو بن مالک جنبی رضی اللہ عنہ نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا، میری اطاعت کی اور ہجرت کی ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت کے باغیچے اور جنت کے وسط میں ایک ایک گھر ہوگا۔ اور میں ہر اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لائے اطاعت کرے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت میں تین گھر ہوں گے ایک جنت کے باغیچے میں، ایک درمیان میں اور ایک جنت کے بالا خانے میں۔“

وَفِي رَوَايَةٍ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: ((لَمَّا قُلْتُ لَهُ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ: ((لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ، وَ لَهُ وَ لِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَ لَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّيْفِيَّةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَ أَصْحَابَ السَّيْفِيَّةِ يَأْتُونَنِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَلْفَرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَ إِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا الْحَدِيثَ مِثْنِي۔

فَضْلٌ مِّنْ أَسْلَمَ وَ هَاجَرَ وَ جَاهَدَ
(۶۱۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَ أَسْلَمَ وَ هَاجَرَ بَيْتِي فِي رَبِضِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَ أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَ أَسْلَمَ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَيْتِي فِي رَبِضِ الْجَنَّةِ، وَ بَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَ بَيْتِي فِي أَعْلَى عُرْفِ الْجَنَّةِ

پس وہ خیر و فلاح کی کوئی جگہ نہ چھوڑے اور شر و فساد سے دور بھاگے اس کے بعد اس کو جہاں چاہے موت آجائے۔“ (اس کو کوئی نقصان نہیں)۔

مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدْعُ لِلْخَيْرِ مُطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد (روایت صحیح ہے)۔]

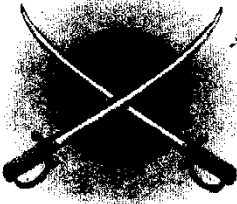
۶۱۲۔ سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”شیطان انسان کے راستوں میں بیٹھتا ہے وہ اس کے لیے اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے تو اسلام لائے گا اور اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر شیطان اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے تو ہجرت کرے گا اور اپنا وطن و علاقہ چھوڑ دے گا اور ہجرت کی مثال تو لمبائی میں گھوڑے کی مانند ہے۔ پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے ہجرت کی راہ اختیار کرتا ہے۔ پھر شیطان اس کی جہاد کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے تو جہاد کی راہ اختیار کرے گا پس وہ تو مال اور جان کے جہاد کی راہ ہے۔ پس تو لڑے گا تو قتل کر دیا جائے گا تیری عورت سے نکاح کر لیا جائے گا اور (تیرا) مال تقسیم ہو جائے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کی راہ اختیار کرتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پس جو شخص یہ کام کرے گا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے اور جو شہید کر دیا گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اور اگر پانی میں ڈوب گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اور اگر سواری سے گر گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔“

(۶۱۲) عَنْ سَبْرَةَ ابْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرَفِهِ قَعَدَةً لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: تَسْلِمُ وَتَذُرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ وَآبَاءَ أَيْلِكَ قَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَتَدْعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطُّولِ قَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ: تُجَاهِدُ لَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحَ الْمَرْأَةُ وَ يُقَسِّمَ الْمَالُ قَعَصَاهُ فَجِهَادَ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَ إِنْ عَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد۔ (روایت حسن ہے)۔]



باب نمبر 8



کتاب الجہاد
جہاد کا بیان

صفحہ نمبر 389 تا 461

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

قرآن مجید سے جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ کی رضا مندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔“

اور اللہ نے فرمایا: ”تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں ناگوار معلوم ہو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھا سمجھو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو حقیقی علم اللہ ہی کو ہے تم محض بے خبر ہو۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پالے یا غالب آجائے، یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے۔ اور یوں تو اللہ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے، لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے اپنی طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَؤُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (البقرة: ۲۰۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرَّةُ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾

(البقرة: ۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

(النساء: ۷۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعدَّ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ (النساء: ۹۵-۹۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دوائی نعت ہے۔ وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں اپنے دعویٰ ایمان میں یہی سچے اور راست گو ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس بیچ پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔“

جہاد اور مجاہدین کی فضیلت میں قرآن مجید کی بہت آیات ہیں ان ابواب میں ہم بعض ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

جہاد کی اکثر آیات سورہ آل عمران، انفال، اور توبہ وغیرہ میں ہیں۔ اور اللہ ہی مددگار ہے۔ اور فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۸ ص ۳۰۸ - ۳۰۹ پر جہاد کی فضیلت اچھے انداز میں بیان کی گئی ہے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

راہ جہاد میں ایک صبح یا ایک شام گزارنے کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جتنے میدان ان کو ملے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔“

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (التوبة: ۲۰ تا ۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ (الحجرات: ۱۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ يُعَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ، وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(التوبة: ۱۱۱)

وَالْآيَاتُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِينَ كَثِيرَةٌ وَسَنَذْكُرُ بَعْضَهَا وَبَعْضَ هَذِهِ أَيْضًا فِي الْأَبْوَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكِنْ أَكْثَرَ آيَاتِ الْجِهَادِ فِي آلِ عِمْرَانَ وَالْأَنْفَالِ وَالتَّوْبَةِ وَغَيْرِهِمْ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَانْظُرِ الْفَتَاوَى لِشَيْخِ الْإِسْلَامِ ۳۰۸/۲۸-۳۰۹ فَقَدْ ذَكَرَ كَلَامًا طَيِّبًا فِي فَضْلِ الْجِهَادِ۔

فَضْلُ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (التوبة: ۱۲)

۶۱۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جنت میں تم میں سے کسی کو ایک کمان یا ایک کوڑے جتنی جگہ کامل جانا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک عورت اہل زمین کی طرف جھانکے تو وہ زمین و آسمان کے درمیان کو روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے معطر کر دے اور اس کے سر کا ایک دوپٹہ دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔“

(۶۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) وَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((وَلَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مَوْضِعٌ قَبْدٌ يَعْنِي سَوْطٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَكَمَلَانَةُ رِيحًا وَلَتَصَيَّفَهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الغدوة والروحة فی سبیل اللہ وقاب قوس أحدکم فی الجنة]

۶۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میری امت کے کچھ لوگوں کو مشکلات نہ ہوتیں تو میں جہاد کے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا“ حدیث کو آگے بیان کیا اور اس حدیث میں ہے ”اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔“

(۶۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ لَا رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي وَ سَاقُ الْحَدِيثِ وَ قَالَ فِيهِ: ((وَلَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ غَدُوَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل اللہ]

۶۱۵۔ سہل بن سعد ساعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کے راستے میں ایک دن سرحد پر پہرہ دینا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کسی ایک کو کوڑے جتنی جگہ مل جانا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک شام یا ایک صبح کو چلنا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔“

(۶۱۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَ مَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ بِرَوْحِهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل رباط يوم فی سبیل اللہ]

۶۱۶۔ حضرت ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں میں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل اللہ]

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے فوت ہونے والے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم اللہ کی راہ میں شہید کیے جاؤ یا اپنی موت مرو تو اللہ کی طرف سے بخشش و رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آ پکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیئے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ انہیں بہترین رزق عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ روزی دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ انہیں اللہ ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ بے شک اللہ علم اور بردباری والا ہے۔“

اس شخص کی فضیلت جو جہاد کا ارادہ کرے لیکن بیماری یا کسی عذر کی وجہ سے نہ جاسکے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں.....“۔ آخر آیت تک

(۶۱۶) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عُدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ))

فَضْلٌ مَنْ خَرَجَ إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَاتَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَلَكِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مِتُّمْ لِمَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٍ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ)) (آل عمران: ۱۵۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ((وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا)) (النساء: ۱۰۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ((وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُدْخَلًا يَرْضَوْنَ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ)) (الحج: ۵۸-۵۹)

فَضْلٌ مَنْ أَرَادَ الْجِهَادَ فَحَبَسَهُ مَرَضٌ أَوْ عُدْرٌ آخَرُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ.....(الآية))

(النساء: ۹۵)

۶۱۷۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک غزوہ کے موقع پر فرمایا ”ہمارے پیچھے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمارے ساتھ ہر گھائی کو عبور کرنے اور ہر وادی کے طے کرنے کے ثواب میں برابر کے شریک ہیں، کیونکہ وہ عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے۔“

(۶۱۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”مدینہ منورہ میں کچھ لوگ موجود ہیں کہ تم نے جو سفر بھی کیا اور جو وادی طے کی، وہ ثواب میں تمہارے برابر شریک رہے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں ہیں آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ وہ مدینہ منورہ میں ہیں، وہ کسی عذر کی وجہ سے نہیں آ سکے۔“

وَلِي رِوَايَةٍ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ لَدُنَّا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِيرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ؟ قَالَ: ((وَهُم بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من حبسه العذر عن الغزو۔ و کتاب المغازی،

باب نزول النبی ﷺ الحجر]

۶۱۸۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں نبی ﷺ کے ساتھ موجود تھے آپ نے فرمایا ”بیشک مدینہ میں کچھ لوگ ہیں جو تمہارے تمام سفر اور وادیوں کے طے کرنے میں تمہارے ساتھ تھے۔ ان کو بیماری نے روک رکھا؟“ اور ایک روایت میں ہے ”وہ ثواب میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔“

(۶۱۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: ((إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لِرَجَالًا مَا سِيرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ)) وَلِي رِوَايَةٍ: ((إِلَّا شَارَكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجہاد۔ باب من حبسه المرض عن الغزو]

اسلام کی چوٹی اور بلندی جہاد ہے

الْجِهَادُ ذِرْوَةُ سَنَامِ الْإِسْلَامِ

۶۱۹۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، میں ایک دن دوران سفر آپ کے قریب ہو گیا، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے۔

(۶۱۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ

آپ نے فرمایا: ”تو نے بہت بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ اس کے لیے آسان ہے۔ جس پر اللہ اس کو آسان کر دے۔“ پھر آپ نے فرمایا ”کیا میں تجھے پورے امر (دین) کی چوٹی اس کے ستون اور اس کی بلندی نہ بتلاؤں؟“ میں نے کہا ”کیوں نہیں؟“ اللہ کے رسول! (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا: ”امر کی چوٹی اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلندی جہاد ہے۔“ (آگے مزید حدیث بھی ہے)

يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَ إِنَّهُ لَيْسَ بِعَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعُمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعُمُودُهُ الصَّلَاةُ وَ ذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الايمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة]

جنت کا ایک دروازہ مجاہدین کے لیے خاص ہے

بَابُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ خَاصٌّ بِأَهْلِ

الْجِهَادِ

۶۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا“ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ پس جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلاة سے پکارا جائے گا۔ اور جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا“..... آخر حدیث تک۔ یہ حدیث پہلے باب الريان، روزہ داروں کے لیے خاص ہے“ میں گزر چکی ہے۔ اور اسی طرح زکوٰۃ کے بیان میں۔

(۶۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَنْفَقَ ذَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ..... الْحَدِيثُ. وَقَدْ سَبَقَ لِي الصَّوْمُ بَابَ الرِّيَّانِ خَاصٌّ بِأَهْلِ الصَّوْمِ وَكَذَا فِي الزَّكَاةِ.

تخریج: [صحيح البخاری، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين - و صحيح مسلم، كتاب الزكاة،

باب فضل من ضم إلى الصدقة غيرها من أنواع البر]

مال و جان سے جہاد کرنے کی فضیلت

فَصْلُ الْجِهَادِ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلاؤں جو تمہیں دروناک عذاب سے بچالے۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اللہ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ، ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ

تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہونگے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَمَسَاكِينَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ (الصف: ۴۰)

۶۲۱۔ عطاء بن یزید لیش بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔“ انہوں نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ مومن جو کسی گناہی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔“

(۶۲۱) حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ
أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ
قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مُؤْمِنٌ يَجَاهِدُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟
قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقِي
اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب أفضل الناس مومن مجاہد بنفسه وماله في سبيل الله]

۶۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”لوگوں میں سے سب سے اچھی زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر سوار ہو کر اڑتا ہے تیزی سے ادھر ادھر آتا جاتا ہے جب بھی کوئی آہٹ یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو اڑ کر (تیزی سے) وہاں پہنچتا ہے قتل ہو جانے یا موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا وہ شخص (بہتر زندگی کا حامل ہے) جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہائش پذیر ہو وہاں نماز قائم کرتا، زکوٰۃ ادا کرتا اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آ جاتی ہے وہ لوگوں میں سے بہتر حالت ہی میں ہے۔“

(۶۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ خَيْرٌ مَعَاشِ النَّاسِ
لَهُمْ رَجُلٌ مُنْسِكٌ عِنَانَ قَرِيبِهِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ
فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّبِعِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ
مَطَانَةً أَوْ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ
مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ
الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ
يَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ
إِلَّا فِي خَيْرٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الجہاد والرباط]

فَضْلٌ مِّنْ قَاتِلُواْ وَ اُوْدُواْ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں لڑنے والوں اور تکلیف برداشت کرنے
والوں کی فضیلت

(۶۲۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((هَلْ تَدْرُونَ
أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ؟))
قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَوَّلُ مَنْ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ الْفُقَرَاءُ
وَالْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ
وَيَتَّقَى بِهِمُ الْمَكَاوِرُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ
وَحَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ
مَلَائِكَتِهِ ائْتُوهُمْ فَحْيُوهُمْ لَقَوْلِ الْمَلَائِكَةِ
نَحْنُ سُكَّانُ سَمَاوَاتِكُمْ وَخَيْرُكُمْ مِنْ خَلْقِكُمْ
أَفْتَأَمُرُّنَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءَ فَنَسَلِمَ عَلَيْهِمْ؟
قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَعْبُدُونَنِي لَا
يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُورُ
وَيَتَّقَى بِهِمُ الْمَكَاوِرُ وَ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَ
حَاجَتُهُ فِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً
قَالَ: فَتَأْتِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ
فَيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ))

۶۲۳۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟“ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں فقراء مہاجرین جائیں گے جن کے ذریعے سے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے اور ان کے ذریعے سے تکالیف اور مشقتوں سے بچا جاتا ہے۔ ان کو موت اس حالت میں آتی ہے کہ ان کی ضرورتیں و خواہشیں دل ہی میں رہ جاتی ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے جنہیں چاہتا ہے فرماتا ہے: ان لوگوں کو جا کر سلام کرو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم تیرے آسمان کے رہنے والے اور تیری مخلوق میں سے بہترین۔ کیا تو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ میرے ایسے بندے تھے جو صرف میری عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ ذرہ برابر بھی شریک نہیں کرتے تھے اور ان کے ذریعے سے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی تھی۔ اور ان کے ذریعے سے تکالیف سے بچا جاتا تھا اور ان کو موت اس حالت میں آئی کہ ان کی ضرورتیں ان کے دلوں ہی میں رہ گئیں۔ انہوں نے ان کے پورا کرنے کی استطاعت نہیں رکھی۔ پس فرشتے ان کے پاس ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو تمہارے صبر کی وجہ سے، پس آخرت کا گھر نہایت ہی اچھا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲ / ۱۲۸ (روایت صحیح ہے۔)]

مَنْ خَرَجَ غَارِيًّا فَهُوَ فِي ضَمَانِ اللَّهِ جہاد کے لیے جانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنے کی فضیلت میں ایک معلول حدیث

(۶۲۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ قَيْدُ خِلَةِ الْجَنَّةِ أَوْ يَرُدَّاهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيمَةٍ وَ رَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ قَيْدُ خِلَةِ الْجَنَّةِ أَوْ يَرُدَّاهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَ غَنِيمَةٍ وَ رَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ))

۶۲۴۔ الامامہ باہلی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں جو مکمل طور پر اللہ عزوجل کے ضمن (کفالت) میں ہیں۔ ایک وہ شخص جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہے یا تو وہ اس کو موت (شہادت) دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا۔ اور مسجد کی طرف جانے والا شخص اللہ تعالیٰ کی کفالت میں ہے یا تو وہ اسے موت دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا اور اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہونے والا شخص بھی اللہ کی کفالت میں ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب الغزو فی البحر (روایت موقوف ہے۔)]

(۶۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ فِي ضَمَانِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَ رَجُلٌ خَرَجَ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَ رَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا))

۶۲۵۔ ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہیں۔ اللہ کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جانے والا۔ اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والا اور حج کے لیے جانے والا۔“

تخریج: [مسند حمیدی: ۱۰۹۰ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ إِخْلَاصِ النِّيَّةِ فِي الْجِهَادِ وَ مَنْ يَقَاتِلُ لِإِعْلَاءِ كَلِمَةِ اللَّهِ وَ مَنْ غَزَا فَلَمْ يَغْنَمْ أَفْضَلُ مِمَّنْ غَنِمَ

جہاد میں اخلاص نیت اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لیے لڑنے والے کی فضیلت جس مجاہد کو مال غنیمت نہ ملے وہ اس سے افضل ہے جس کو مال غنیمت ملے

(۶۲۶) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ۶۲۶۔ ابوموسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ایک آدمی مالی غنیمت کے لیے لڑتا ہے، ایک آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور ایک ذاتی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے۔ پس ان میں کون اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔“

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِمَنْعِهِمُ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانَهُ، فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا. و صحیح

مسلم، کتاب الإمامة۔ باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله]

۶۲۷۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”آپ اس آدمی کے متعلق بتائیں جو ثواب اور شہرت کے لیے جہاد کرتا ہے اسے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا ”اسے کچھ نہیں ملے گا“ اس نے تین دفعہ یہ بات دہرائی آپ نے تین دفعہ اس کو یہی جواب دیا ”اسے کچھ نہیں ملے گا“ پھر آپ نے فرمایا ”بے شک اللہ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو اس کے لیے خالص ہو اور صرف اسی کی رضا کے لیے ہو۔“

(۶۲۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَرَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا شَيْءَ لَهُ)) فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا شَيْءَ لَهُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ))

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الجہاد، باب من غزا يلمس الأجر والذكر۔ (روایت حسن ہے۔)]

۶۲۸۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو لشکر جہاد کرے اور وہ مالی غنیمت حاصل کرے تو انہوں نے اپنا دو تہائی اجر دنیا میں جلد حاصل کر لیا، اور ان کے لیے ایک تہائی آخرت کے لیے بچا، لیکن اگر انہیں مالی غنیمت نہ ملے تو ان کے لیے مکمل اجر ہے۔“

(۶۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ غَارِبَ تَغْزَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثَلَاثَ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَ يَبْقَى لَهُمُ الثَّلَاثُ وَ إِنْ لَمْ يَصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب بیان قدر ثواب من غزا فغنم و من لم يغنم]

کیا جہاد سب سے افضل عمل ہے؟

هَلِ الْجِهَادُ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

۶۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ سے سوال کیا گیا اللہ

(۶۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ

کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا ”تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ پس انہوں نے آپ کے سامنے یہ سوال دو یا تین مرتبہ دہرایا ”آپ ہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے“ ”تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔“ تیسری مرتبہ آپ نے یہ فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار و شب بیدار اللہ کی آیات کا تلاوت کرنے والا ہو وہ روزے سے ٹھکنا ہو نہ نماز سے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس لوٹ آئے۔“

﴿لَا تَسْتَطِيعُوهُ﴾ قَالَ: (لَا تَسْتَطِيعُوهُ) قَالُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: (لَا تَسْتَطِيعُوهُ) وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: (مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ اللَّائِي بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَقْتَرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الشهادة فی سبیل اللہ]

تشریح: اس حدیث میں مثال کا مطلب یہ ہے کہ مجاہد جب تک جہاد میں مشغول رہتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو راتوں کو نماز میں مشغول رہتا ہے اور دن کو روزے رکھتا ہے اور ان عبادات میں کسی قسم کی ٹھکاوٹ اور اکٹاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا عمل مجاہد کے برابر اجر و ثواب کا حامل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک اس کی طاقت نہیں رکھتا لہذا جہاد سب سے افضل عمل ہے اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہو سکتا جیسا کہ آنے والی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

۶۳۰۔ ابو حصین ذکوان سے بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بیان کیا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کوئی عمل نہیں پاتا۔“ پھر آپ نے فرمایا ”کیا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے اور اس میں ذرا سستی نہ کرے اور روزہ رکھے کبھی روزہ نہ چھوڑے؟“ اس آدمی نے کہا کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟۔

(۶۳۰) أَخْبَرَنِي أَبُو حُصَيْنٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ: (لَا أَجِدُهُ) قَالَ: (هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَ لَا تَقْتَرُ، وَ تَصُومَ وَ لَا تَفْطِرُ؟) قَالَ: وَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل الجہاد والسير]

۶۳۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا“ میں نے عرض کیا غلاموں میں سے کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”جس کی

(۶۳۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: (إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ) قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: (أَعْلَاهَا نَمَسًا وَ

أَنْفُسَهَا عَنْهُمْ أَهْلُهَا.....)) اَلْحَدِيثُ
 قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے مالکوں کے ہاں زیادہ نفیس ہو، آخر
 حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق۔ باب اُتی الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان۔ باب بیان كون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال]

(۶۳۲) أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الثَّاقِمِ وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بَأَنَّ يَتَوَقَّاهُ أَنْ يَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ)) وَلِي رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ: ((كَمَثَلِ الصَّائِمِ الثَّاقِمِ الْخَاشِعِ الرَّائِعِ السَّاجِدِ))

۶۳۲۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزے دار، شب بیدار ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لیے ضمانت دی ہے کہ یا تو اس کو موت دے کر جنت میں داخل کرے گا یا اس کو اجر و ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ محفوظ لوٹائے گا۔“

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے: ”مجاہد کی مثال روزے دار شب بیدار، خشوع کرنے والے، رکوع و سجود کرنے والے کی ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب أفضل الناس مومن مجاهد بنفسه وماله في سبيل الله۔ و سنن النسائي۔ کتاب الجہاد۔ باب مثل المجاهد في سبيل الله]

(۶۳۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ نَهَارًا وَالْقَائِمِ لَيْلَةً حَتَّى يَرْجِعَ)) وَلَفْظُ الْبَرَّارِ: ((مَثَلُ الْغَازِي.....))

۶۳۳۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال روزہ دار اور شب بیدار کی ہے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔“

اور مسند بزار کے یہ الفاظ ہیں ”غازی کی مثال.....“ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ صحابی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موقوف ہے۔

تخریج: [مسند أحمد: ۲/۲۷۲ و مسند بزار ”زوائد“ ۲/۱۴۳۵ (روایت صحیح ہے۔)]

جہاد، حجاج کو پانی پلانے اور مساجد آباد کرنے سے افضل ہے

۶۳۴۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے کہا، اگر میں اسلام لانے کے بعد حجاج کو پانی پلاؤں تو مجھے یہی عمل کافی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ اگر میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کو آباد کروں تو مجھے یہی عمل کافی ہے۔ اور ایک اور آدمی نے کہا جہاد فی سبیل اللہ اس سے افضل ہے جو تم کر رہے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس اپنی آوازیں مت بلند کرو۔ اس دن جمعہ کا دن تھا۔ لیکن جب میں نے جمعہ ادا کیا: میں اندر گیا اور جس مسئلے کے بارے میں تم نے اختلاف کیا میں نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔

”کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔“

الْجِهَادُ أَفْضَلُ مِنَ السَّقَايَةِ وَمِنْ عِمَارَةِ الْمَسَاجِدِ

(۶۳۴) حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَسْقِيَ الْحَاجَّ وَ قَالَ آخَرُ: مَا أَبَالِي أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا أَنْ أَعْمَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ قَالَ آخَرُ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَ قَالَ: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَ لَكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَجْعَلْتُمْ سَقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوِ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

(التوبة: ۱۹)

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة۔ باب فضل الشهادة فی سبیل اللہ تعالیٰ]

جہاد تمام اعمال سے افضل ہے

۶۳۵۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اللہ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ”نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔“ میں نے کہا، پھر؟ آپ نے فرمایا ”والدین سے حسن سلوک کرنا“ میں نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ”جہاد فی سبیل اللہ“ ابن مسعود کہتے ہیں آپ نے مجھے

الْجِهَادُ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

(۶۳۵) حَدَّثَنِي بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَفْقِهَا)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: ((تُحِبُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ: ((تُحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ،

وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔
یہ باتیں بیان فرمائیں اگر میں آپ سے مزید دریافت کرتا تو
آپ مجھے مزید بیان فرماتے۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال۔ و
صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلوۃ۔ باب فضل الصلاة لوقتها]

مومن مجاہد یا مسلمان مہاجر و مجاہد کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ آمَنَ وَجَاهَدَ أَوْ مَنْ أَسْلَمَ

www.KitaboSunnat.com

وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

۶۳۶۔ عمرو بن مالک جنسی رضی اللہ عنہ نے فضالہ بن عبید اللہ سے سنا وہ
کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میں ہر
اس شخص کا ضامن ہوں جو میرے ساتھ ایمان لائے اور میری
اطاعت اور ہجرت کرے کہ اس کے جنت میں دو گھر ہوں گے
ایک جنت کے باغیچے میں اور دوسرا درمیان میں۔ اور میں ہر اس
شخص کا جو میرے ساتھ ایمان لائے اطاعت کرے اور اللہ کی راہ
میں جہاد کرے ضامن ہوں کہ اس کے لیے جنت میں تین گھر
ہوں گے ایک جنت کے باغیچے میں، ایک درمیان میں اور ایک
جنت کے بالا خانے میں۔ پس وہ خیر و فلاح کی کوئی جگہ نہ
چھوڑے اور شر و فساد سے دور بھاگے اس کے بعد اس کو جہاں بھی
موت آجائے اس کو کوئی نقصان نہیں۔“

(۶۳۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ
سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عَبِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ - وَالزَّعِيمُ
الْحَمِيلُ - لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ
بَيْتِي فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِي فِي وَسْطِ
الْجَنَّةِ، وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَأَسْلَمَ وَ
جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَيْتِي فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ
وَبَيْتِي فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَبَيْتِي فِي أَعْلَى
غُرْفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدْعُ
لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ
حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد (روایت صحیح ہے)۔]

۶۳۷۔ سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”شیطان انسان کے راستوں میں بیٹھتا
ہے وہ اس کے اسلام کے راستہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ
تو اسلام لائے گا اپنا اور اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دے گا پس
وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیتا ہے۔
پھر شیطان اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ
تو ہجرت کرے گا اور اپنا وطن و علاقہ چھوڑ دے گا اور ہجرت کی

(۶۳۷) عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ
الشَّيْطَانَ قَعْدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرَفِهِ فَقَعْدَ لَهُ
بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تَسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَ
دِينَ آبَائِكَ وَ آبَاءَ أَبِيكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ
قَعْدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَتَدْعُ
أَرْضَكَ وَ سَمَاءَكَ وَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ

مثال تو لمبائی میں گھوڑے کی مانند ہے پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے ہجرت کی راہ اختیار کرتا ہے پھر شیطان اس کے جہاد کی راہ میں بیٹھتا ہے اور اسے کہتا ہے تو جہاد کی راہ اختیار کرے گا پس وہ تو مال اور جان کے جہاد کی راہ ہے پس تو لڑے گا اور قتل کر دیا جائے گا تیری عورت سے نکاح کر لیا جائے گا اور مال تقسیم ہو جائے گا پس وہ آدمی شیطان کی نافرمانی کرتے ہوئے جہاد کی راہ اختیار کرتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو یہ کام کر گزرے گا تو اللہ نے اپنے ذمہ یہ بات لی ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شہید کر دیا گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر پانی میں ڈوب گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اگر (سفر کے دوران) سواری سے گر گیا تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“

كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطَّوْلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرْتُمْ
فَعَدَّ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تَجَاهِدُ فَهُوَ
جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتَقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْجَحُ
الْمَرْأَةُ وَ يُقَسِّمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ))
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ
الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ
يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ عَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ
أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا
عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ما لمن أسلم وهاجر وجاهد (روایت حسن ہے)۔]

اس آدمی کی فضیلت جو اسلام قبول کرتے ہی اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہوئے شہید ہو گیا

فَضْلٌ مَنْ يُسْلِمُ وَيَقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي
الْحَيِّينِ

۶۳۸۔ ابو اسحاق روایت کرتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک زرہ پوش آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ نے فرمایا: ”پہلے اسلام قبول کر“ پھر جہاد کر۔“ پس اس نے اسلام قبول کیا اور پھر اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہو گیا۔“

(۶۳۸) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ
الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ؟ قَالَ: ((أُسْلِمَ ثُمَّ قَاتِلْ))
فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتِلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((عَمِلَ قَلِيلًا وَ أُجِرَ كَثِيرًا))

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں کہ بنوعیت قبیلے کا ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ

وَلَقَطُ مُسْلِمٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ
بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ

کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر آگے بڑھا اللہ کی راہ میں لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر بہت پا گیا۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَمِلَ يَسِيرًا وَاجْرَ كَثِيرًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب عمل صالح قبل القتال۔ و صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب ثبوت الجنة للشہید]

اس آدمی کی فضیلت جو اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں کافروں سے لڑتے ہوئے شہید ہو جائے

فَضْلٌ مَنْ يُسْلِمُ وَيَقَاتِلُ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَيَمُوتُ

۶۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن اقیس رضی اللہ عنہ اس لیے اسلام قبول نہیں کرتا تھا تا کہ وہ پہلے لوگوں سے اپنا زمانہ جاہلیت والا سود وصول کر لے۔ پس جنگ احد کے موقع پر اس نے پوچھا کہ میرے بچا کے لڑکے کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا، احد کی جنگ میں شریک ہیں۔ اس نے کہا، فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے کہا، غزوہ احد میں۔ اس نے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا، وہ بھی غزوہ احد میں۔ اس نے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ انہوں نے ان غزوہ احد میں۔ پس اس نے اپنے جنگی ہتھیار پہنے اور گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں پہنچ گیا، جب مسلمانوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے کہا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! تو ہم سے دور رہ۔ اس نے کہا، میں ایمان لایا ہوں پس لڑا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا پس زخمی حالت میں اس کو اٹھا کر گھر لایا گیا پس سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے آ کر اس کی بہن سے کہا اس سے پوچھ اپنی قوم کی حمیت و غیرت اور حمایت میں لڑا ہے۔ یا ان سے غصہ کی وجہ سے یا اللہ کے لیے غصہ کرتے ہوئے اس کے دشمنوں سے لڑا ہے؟ تو عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ (میں) اللہ اور اس کے رسول کے لیے غصہ

(۶۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَقِيْشٍ كَانَ لَهُ رِبَا لِي الْحَاہِلِيَّةِ فَكَّرَ أَنْ يُسْلِمَ حَتَّى يَأْخُذَهُ كِفَاءً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ: أَيْنَ بَنُو عَمِي؟ قَالُوا بِأُحُدٍ قَالَ: أَيْنَ فَلَانٌ؟ قَالُوا: بِأُحُدٍ قَالَ: فَأَيْنَ فَلَانٌ؟ قَالُوا بِأُحُدٍ، قَالَ: فَأَيْنَ فَلَانٌ؟ قَالُوا: بِأُحُدٍ فَلَيْسَ لَأَمَّتْهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَأَاهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو قَالَ: إِنِّي لَدُ آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتَّى جُرِحَ، فَحُمِلَ إِلَى أَهْلِهِ جَرِيحًا، فَجَاءَهُ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ لِأَخِي: سَلِيهِ حِمِيَّةَ لِقَوْمِكَ، أَوْ غَضَبًا لَهُمْ، أَمْ غَضَبًا لِلَّهِ؟ فَقَالَ: بَلْ غَضَبًا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَا صَلَّى لِلَّهِ صَلَاةً۔

کرتے ہوئے لڑا ہوں۔ پس وہ فوت ہو گیا اور جنت میں داخل ہوا، حالانکہ اس نے اللہ کے لیے کوئی نماز بھی ادا نہیں کی تھی۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ (روایت حسن ہے۔)]

ذِكْرُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ
الْمُجَاهِدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ

۶۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اللہ کی راہ میں لڑے یا اپنے پیدا نشی علاقہ میں رہے۔“ انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ نے فرمایا ”اللہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے جنت میں سو درجے تیار فرمائے ہیں دو درجوں کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس مانگو کیونکہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔“ (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ آپ نے (یہ بھی) فرمایا ”اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔“ محمد بن فلح رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ”اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے۔“

(۶۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَتْ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفُرْدُوسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ- أَرَاهُ قَالَ: ((وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ- وَ مِنْهُ تَفْجِرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ- ((وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ]

۶۴۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے ابوسعید! جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔“ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے تعجب کیا اور کہا اللہ کے رسول! یہ بات میرے لیے پھر دہرائیے آپ نے

(۶۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ- فَقَالَ أَعَدَّهَا عَلَى يَارَسُولَ اللَّهِ! فَفَعَلَ- ثُمَّ

اس بات کو ان کے سامنے دوبارہ بیان فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ایک اور نیکی ہے جس کے ذریعے اللہ بندے کے جنت میں سو درجے بلند فرماتا ہے، وہ درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب بیان ما أعدہ اللہ تعالیٰ للمجاهد فی الجنة الدرجات]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سودا نے ہوں اور اللہ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ کسادگی والا ہے، علم والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو ملے کرنے پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے۔“

۶۳۲۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نکیل ڈالی ہوئی ایک اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے لیے اس کے بدلے قیامت والے دن سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب کی سب نکیل والی ہوں گی۔“

اور طیلیسی وغیرہ کی روایت میں زمام کا لفظ ہے جس کے معنی نظام (نکیل) ہے۔

قَالَ: ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَاهِي؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سَبِيلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾

(البقرة: ۲۶۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

(التوبة: ۱۲۱)

(۶۴۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَايِيسِيِّ وَغَيْرِهِ: ((بِنَاقَةٍ مَذْمُومَةٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب فضل الصدقة فی سبیل اللہ تعالیٰ و تضعیفها]

۶۴۳- خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو اس کے لیے اس کا اجر سات سو گنا لکھ دیا جاتا ہے۔“

(۶۴۳) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاثِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبْتُ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ (روایت حسن ہے۔)]

۶۴۴- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت جس میں ہے آپ نے فرمایا ”(مال) مسلمان کا اچھا رفیق (ساتھی) ہے بشرطیکہ اس کو یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں پر خرچ کرے۔“ آخر حدیث تک۔

(۶۴۴) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَفِيهِ: ((فَيَنْعَمُ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينِ وَالْيَتِيمِ وَالْبَنِ السَّيْلِ.....)) الْحَدِيثُ۔

اور بخاری شریف کی ایک روایت ہے ”(مال) مسلمان کا اچھا رفیق ہے بشرطیکہ اس کو جائز طریقہ سے لے اور اللہ کی راہ میں یتیموں اور محتاجوں پر خرچ کرے۔“ آخر حدیث تک۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((وَيَنْعَمُ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقة علی الیتامی۔ و صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل النفقة فی سبیل اللہ]

اللہ کے راستہ میں جہاد اور خرچ کرنے میں ہلاکت

سے نجات

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔“

۶۴۵- ابو عمران السلم بیان کرتے ہیں ہم مدینہ منورہ سے جہاد کے لیے نکلے، ہمارا قسطنطنیہ کا ارادہ تھا اور جماعت کے امیر عبدالرحمن بن خالد بن ولید تھے۔ اور رومی شہر کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ پس (مسلمانوں میں سے) ایک آدمی نے دشمن پر حملہ کیا تو لوگ کہنے لگے رک رک۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس آدمی نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیا تو ابو ایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت تو ہم انصار کے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ اس طرح کہ جب اللہ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اسلام کو

النَّفَقَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْجِهَادِ

فِيهِمَا مِنْجَاةٌ مِنَ التَّهْلُكَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة: ۱۹۵)
(۶۴۵) عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نُرِيدُ الْقُسْطَ طِينَةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَالرُّومُ مُلْصِقُوا ظُهُورِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِينَةِ، فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَقَالَ النَّاسُ: مَهْ مَهْ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُلْقِي بِيَدِيهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِينَا مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَ أَظْهَرَ

غالب کیا تو ہم نے سوچا اب ہم اپنے ان اموال و زمینوں کو درست کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو“ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنے اموال اور جائیدادوں کی اصلاح و فکر میں لگ جائیں اور جہاد چھوڑ دیں۔ ابو عمران کہتے ہیں ابویوب صحابی رضی اللہ عنہ ہمیشہ جہاد میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ شہر ہی میں دفن ہوئے۔

الإِسْلَامَ، قُلْنَا: هَلَمْ نُقِيمْ فِي أَمْوَالِنَا وَ نُصْلِحْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ [البقرة: ۱۹۵] قَالُوا لَقَاءَ بِالْأَيْدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ أَنْ نُقِيمَ فِي أَمْوَالِنَا وَ نُصْلِحْهَا وَ نَدَعِ الْجِهَادَ قَالَ أَبُو عِمْرَانَ: هَلَمْ يَزَلْ أَبُو أَيُّوبٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی قوله تعالى ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (روایت صحیح ہے۔)]

۶۴۶۔ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرہ کیا گیا تو وہ مکان کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں اور میں اللہ کی قسم صرف صحابہ کرام کو دیتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو رومہ کنوئیں کی کھدائی کرے گا تو اس کے لیے جنت ہے۔“ تو اس کنوئیں کی کھدائی میں نے کرائی تھی۔ کیا تم جانتے نہیں کہ آپ نے فرمایا تھا ”جس نے عسکری (غزوہ تبوک) والے لشکر کو تیار کیا۔ تو اس کے لیے جنت ہے۔“ تو اس لشکر کو میں نے تیار کیا تھا۔ ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہاں موجود سب لوگوں نے ان کی تصدیق کی۔

(۶۴۶) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ اللَّهَ، وَلَا أُنْشِدُ إِلَّا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَحَفَرْتُهَا؟ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَجَهَّزْتُ؟ قَالَ فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب إذا وقف أرضاً أو بشرًا أو اشترى لنفسه مثل دلاء المسلمین۔]

اس شخص کی فضیلت جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا یا اس کے اہل و عیال کی بہتر انداز میں کفالت کی اور خیال رکھا

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ

(۶۴۷) حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۴۷۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”جس نے اللہ کے راستے میں کسی مجاہد کو تیار کیا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتا ہے تو گویا یقیناً اس نے بھی جہاد کیا۔“

مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ”جس نے اس کے پیچھے اس کے اہل و عیال کی اچھی طرح دیکھ بھال کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔“

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل من جہز غازیاً أو خلفه بخیر۔ و صحیح

مسلم، کتاب الإمارة۔ باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب وغیرہ و خلافتہ فی آہلہ بخیر] ۶۴۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لیحان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا ”ہر دو آدمیوں میں سے ایک جہاد میں جائے (دوسرا پیچھے اس کے گھر کا خیال رکھے) جبکہ ثواب ان دونوں کو ملے گا۔“

اور ایک روایت میں ہے پھر آپ نے فرمایا: ”جہاد سے پیچھے رہنے والے کے لیے جہنم میں سے جہاد میں نکلنے والے کے پیچھے اس کے گھر اور مال کی اچھی طرح دیکھ بھال کرے گا تو اس کے لیے جہاد میں جانے والے سے آدھا اجر ہے۔“

(۶۴۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هَذِلِ فَقَالَ ((لَيَنْبَغُ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَتَيْكُمْ خَلَفَ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب وغیرہ و خلافتہ فی آہلہ بخیر]

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی سواری سے اعانت کرنے کی فضیلت

فَضْلُ إِعَانَةِ الْغَازِي بِمَرْكُوبٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۶۴۹۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا میری سواری ہلاک ہو گئی ہے آپ مجھے سواری دیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس سواری نہیں ہے۔“ تو ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول!

(۶۴۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَبْدَعْتُ بِي فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ: ((مَا عِنْدِي)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَنَا أَذَلُّ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ كَامِلِهِ))

میں اس کو ایسا آدمی بتاتا ہوں جو اس کو سواری دے دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی بھلائی پر رہنمائی کی تو اس کے لیے اس (بھلائی) کے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ بمركوب وغيره و خلافته فی أهله بخير]

۶۵۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلم قبیلہ کے ایک نوجوان نے کہا اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس جہاد کا سامان نہیں آپ نے فرمایا۔ ”تو فلاں شخص کے پاس جا“ اس نے جہاد کی تیاری کی تھی لیکن وہ بیمار ہو گیا۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں تم نے جہاد کے لیے جو سامان تیار کیا تھا وہ مجھے دے دیں۔ اس شخص نے (اپنی بیوی سے) کہا اے فلاں! وہ سامان جو میں نے جہاد کے لیے تیار کیا تھا اس کو دے دو اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ روکنا اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز نہ روکنا تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔

اور مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں ہے ”اس سے کوئی چیز نہ چھپانا اللہ کی قسم! اس سے کوئی چیز نہ چھپانا.....“ آخر حدیث تک

(۶۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَتِي مِّنْ أَسْلَمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزَا وَ لَيْسَ مَعِيَ مَا أَتَجَهَّزُ قَالَ- ((أَنْتَ فَلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزُ لِمَرَضٍ)) فَاتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقَرِّبُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ- قَالَ: يَا فَلَانُ نَهْ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تُحْبِسْنِي عَنْهُ شَيْئًا قَوْلَ اللَّهِ لَا تُحْبِسْنِي مِنْهُ شَيْئًا فَيَبَارَكَ لَكَ فِيهِ-

وَلَهُ رَوَايَةٌ لِأَبِي يَعْلَى: ((لَا تُحْفِي مِنْهُ شَيْئًا قَوْلَ اللَّهِ لَا تُحْفِي مِنْهُ شَيْئًا.....))

الْحَدِيثُ

تخریج: (صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ بمركوب وغيره و خلافته فی أهله بخير۔ ومسند أبی یعلیٰ - ۳۲۹۳)

اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کو تیار کرے یا اس کے گھر کے اخراجات برداشت کرے یا ان دونوں کاموں میں

فَضْلٌ مِّنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ أَتَقَّى عَلَيْهِمَا

خرچ کرے

۶۵۱۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان

(۶۵۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُ

مِثْلُ أَجْرِهِ وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ
أَوْ انْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))

(خورد و نوش اور اسلحہ) دے کر تیار کیا اس کو بھی جہاد کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور جو کسی مجاہد کا اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشین بنا، یا اس کے اہل و عیال پر خرچ کیا، اس کے لیے بھی جہاد کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ہے۔“

تخریج: [طبرانی: معجم البحرین زوائد المعجمین الصغیر الأوسط: ۵/ ۲۶۶۰ (اس کی سند حسن ہے۔)]

فَضْلٌ مَنْ خَلَفَ غَارِيًّا فِي أَهْلِهِ

اس شخص کی فضیلت جو مجاہد کا اس کے گھر میں بھلائی

کے ساتھ جانشین بنا

بِخَيْرٍ

۶۵۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مدینہ منورہ میں اپنی بیویوں کے علاوہ صرف ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے آپ سے سب پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس پر رحم کرتا ہوں، کیونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ (جہاد کرتے ہوئے) شہید ہوا۔“

(۶۵۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي أَرْحَمُهَا قِيلَ أَخُوَهَا مَعِيَ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”آپ عورتوں میں سے اپنی بیویوں کے علاوہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر جایا کرتے تھے“ (اس کی دلجوئی کے لیے کیونکہ وہ شہید کی بہن تھی)..... آخر حدیث تک

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمُّ سَلِيمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل من جہز غازیاً أو خلفه بخیر و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل أم سلیم أم انس بن مالک و بلال]

مجاہدین کی عورتیں پیچھے رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح حرام ہیں

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى

الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ

۶۵۳۔ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجاہدین کی عورتیں جہاد سے پیچھے رہنے والوں پر، ان کی ماؤں کی طرح حرام ہیں اور پیچھے رہنے والوں میں سے جو کسی مجاہد کا اس کے گھر کے معاملات میں جانشین بنے، پھر اس کے گھر میں خیانت کرے تو اس (مجاہد) کو قیامت کے دن اجازت ہوگی کہ اس کے اعمال میں سے جتنے

(۶۵۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَ مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخَوِّنُهُ لَهُمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ؟)) چاہے لے لے۔ پس تمہارا کیا گمان ہے؟“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب حرمة نساء المجاہدین و اثم من خانهم فیہن]

تشریح: مجاہدین کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مقام ہے اور وہ تمام مسلمانوں کے محسن ہیں اس لیے پیچھے رہنے والوں کو مجاہدین کے گھروں کا خیال رکھنا چاہیے۔ خورد و نوش اور دوسری ضروریات و مسائل میں، خاص طور پر منہ پرانہ عین کی بیویوں کی عزتوں کی پاسداری کریں اور ہر طرح ان کی حفاظت کریں وہ ان پر ان کی ماؤں کی طرح دو چیزوں میں محترم و معزز ہیں ایک یہ کہ ان کا ماؤں کی طرح ادب و احترام کرے اور ان کو بُری نظر سے نہ دیکھے اور ان سے غلط گفتگو نہ کرے اور نہ علیحدگی میں ان کے پاس جائے۔ دوسرا ان سے اپنی ماں کی طرح نیکی اور حسن سلوک کرے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھے۔ اور اگر کسی نے مجاہد کی عزت میں کسی قسم کی خیانت کی تو قیامت کے دن اس مجاہد کو اجازت ہوگی کہ وہ اس کی جتنی نیکیاں چاہے لے لے۔ اب تمہارا کیا خیال ہے کہ جہاں ایک ایک نیکی کی ضرورت ہوگی وہ مجاہد اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا۔ (العیاذ باللہ)۔

مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِدِ فِي

سَبِيلِهِ

۶۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمی ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے مکاتب غلام جو کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔“

(۶۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ حَقُّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمُ: الْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّكَاحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

جنگ میں کمزوروں اور نیک لوگوں کی دعا کے ذریعے

مدد طلب کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْإِسْتِئْصَارِ بِدُعَائِهِ

الْمُسْتَضَعِّفِينَ وَالصَّالِحِينَ فِي

الْحَرْبِ

۶۵۵۔ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے کم تر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہی کمزوروں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے۔“

(۶۵۵) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((هَلْ تَنْصُرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضَعْفَانِكُمْ))

اور نسائی شریف کی روایت ہے ”اللہ تعالیٰ اس امت کی اس کے کمزوروں کی دعاؤں، ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کی وجہ سے مدد کرتا ہے“
اور الحلیۃ لابی نعیم میں ہے ”مسلمانوں کی کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے مدد کی جاتی ہے۔“

وَلَقَدْ النَّسَائِيُّ ((إِنَّمَا يُنَصِّرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ))
وَلَقَدْ أَبِي نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ ((يُنَصِّرُ الْمُسْلِمُونَ بِدَعَاءِ الْمُسْتَضْعِفِينَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب۔ و سنن النسائی۔ کتاب الجہاد۔ باب الاستنصار بالضعیف۔ والحلیۃ لأبی نعیم ۵/ ۲۶]

(۶۵۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((ابْغَوْنِي فِي ضَعْفَاءِ كُمْ فَإِنَّمَا تَرْزُقُونَ وَتَنْصَرُونَ بِضَعْفَانِكُمْ))
۶۵۶۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم مجھے کمزوروں میں تلاش کرو تمہارے ان کمزوروں کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے اور انہی کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، کتاب الجہاد، باب ما جاء فی الاستفتاح لصعاليك المسلمين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

نیک لوگوں کے عمل کی وجہ سے نصرت طلب کرنا

الْإِسْتِنصَارُ بِعَمَلِ الصَّالِحِينَ

۶۵۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت اللہ کی راہ میں جنگ کرے گی۔ کہا جائے گا، کیا تم میں کوئی صحابی ہے؟ کہا جائے گا ہاں پس اس جماعت کو فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا پس کہا جائے گا کیا تم میں کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا، ہاں پس اس جماعت کو فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا، کہا جائے گا تم میں کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا، ہاں پس اس جماعت کو فتح ہوگی۔“

(۶۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي زَمَانٌ يَغْرُو فِتْنَامَ مِنَ النَّاسِ، فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقَالُ نَعَمْ۔ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيَقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ))

تخریج: [صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب]

تشریح: صحابی سے مراد وہ شخص ہے جو اسلام کی حالت میں اللہ کے رسول ﷺ سے ملا ہو اور حالت اسلام میں ہی وفات پائی ہو، تابعی سے مراد وہ شخص ہے جس نے بحالت اسلام کسی صحابی سے ملاقات کی ہو اور اس کا تبع بالاحسان ہو

اور اسلام پر ہی وفات پائے، تبع تابعی وہ شخص ہے جس نے بحالت اسلام کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی وفات پائی ہو۔

فَضْلُ الْغُبَارِ وَمَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (التوبة: ١٢٠)

(٦٥٨) أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اغْبَرْنَا قَدَمًا عَبْدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَتَمَسَّهُ النَّارُ))

وَفِي رَوَايَةٍ ((مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ))

اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار اور غبار آلود قدموں والے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ٹکان پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔“

٦٥٨۔ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندے کے قدم اللہ کی راہ (جہاد) میں غبار آلود ہوتے ہیں اسے جہنم کی آگ نہیں چھوٹی۔“

اور ایک روایت میں ہے ”جس آدمی کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کر دیا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من اغبرت قدماه فی سبیل اللہ۔ و کتاب الجمعة،

باب المشی الی الجمعة]

٦٥٩۔ ابن جابر بیان کرتے ہیں کہ ابو مصحح اوزاعی نے انہیں بیان کیا ہم جہاد کے سفر میں چل رہے تھے کہ امیر مالک بن عبد اللہ حنم کو اس آدمی نے جو ان کا گھوڑا پہاڑ میں لے کر چل رہا تھا کہا: ابو عبد اللہ آپ گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں دن کی ایک گھڑی بھی غبار آلود ہوئے وہ جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔“

(٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصْحِحِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ: بَيْنَا نَسِيرُ فِي قَرَبٍ قُلْمَتِهِ إِذْ نَادَى الْأَمِيرُ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَنَعِيُّ رَجُلٌ يَقُودُ فَرَسَهُ فِي عِرَاضِ الْحَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَرَكِبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۲۵-۲۲۶ (روایت صحیح ہے۔)]

(۶۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكِيَ مِنْ عَشِيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ لِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ دُخَانُ جَهَنَّمَ))

۶۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔

وَرَأَى النَّسَائِيُّ ((لِي مَنْحَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا)) اور امام نسائی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے ”مسلمان کے نعتوں میں داخل ہونے والا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فى فضل الغبار فى سبيل الله- وسنن النسائي- كتاب الجهاد- باب فضل من عمل فى سبيل الله على قدمه]

(۶۶۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مُكَاتِبًا لَهَا دَخَلَ عَلَيْهَا بِبَقِيَّةِ مَكَاتِبِهِ فَقَالَتْ لَهُ: أَنْتَ غَيْرُ دَاخِلٍ عَلَيَّ غَيْرَ مَرَّتِكَ هَذِهِ، فَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا خَالَطَ قَلْبُ أَمْرِيءٍ مُسْلِمٍ رَهَقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ))

۶۶۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے مکاتب غلام نے آ کر بقیہ کتابت ادا کی تو انہوں نے اس کو کہا اب تو میرے پاس نہ آنا۔ اب تو اللہ کی راہ میں جہاد میں مشغول ہو جا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”کسی مسلمان کے دل میں اللہ کی راہ میں غبار پہنچتا ہے تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد ۶/ ۸۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: مکاتب غلام سے مراد وہ غلام ہے جو اپنے مالک سے کتابت (معاہدہ) کر لے اور دونوں (مالک و غلام) کا ایک متعین رقم پر اتفاق ہو جائے کہ اگر غلام یہ رقم ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہے۔ جب تک معاہدے میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ غلام ہے اور اس پر غلام کے احکام ہیں جس میں اس سے پردہ نہ کرنا بھی شامل ہے اور جب وہ مکمل کتابت ادا کر دے تو اب اس سے پردہ فرض ہے کیونکہ اب وہ غلام نہیں رہا، بلکہ ایک آزاد فرد ہے۔ اس لیے کتابت پوری ادا ہونے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام کو اپنے پاس آنے سے روک دیا تھا اور جہاد کی فضیلت بتا کر اس کو جہاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔

اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے اور اسی حالت میں
فوت ہو جانے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک
دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو
پہنچو۔“

۶۶۲۔ سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو
فرماتے ہوئے سنا ”سرحد پر ایک رات اور دن کو پہرہ دینا ایک
مہینے کے روزے رکھنے اور اس کے قیام سے بہتر ہے اور اگر اس کو
اسی حال میں موت آ جائے تو اس کا وہ نیک عمل جاری رہے گا جو
وہ کرتا تھا۔ اور اس پر اس کا رزق جاری رہے گا اور وہ آزمائش
میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔“

اور ترمذی و بغوی اور طحاوی کی روایت میں ہے ”سرحد پر ایک
رات اور ایک دن پہرہ دینا۔“ آگے حدیث مذکور کی طرح ہے۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَاتَ مُرَاطِبًا
قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۲۰۰)

(۶۶۲) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((رِبَاطُ يَوْمٍ وَكَلِيلَةُ خَيْرٍ مِنْ
صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهِ وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ
عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِي عَلَيْهِ رِزْقُهُ
وَأَمِنَ الْفِتَانَ))

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ أَبِي
وَكَلِيلَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ..... الْحَدِيثُ وَكَذَا
الطَّحَاوِيُّ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب فضل الریاط فی سبیل اللہ۔ و جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجہاد۔ باب ما جاء فی فضل المرباط۔ و شرح السنة للبغوی۔ ۱/ ۳۵۲]

۶۶۳۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے راستے میں ایک دن سرحدی محاذ پر پہرہ
دینا دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے
کسی ایک کے کوڑے جتنی جگہ دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سے بہتر
ہے۔ اور شام یا صبح کے وقت اللہ کے راستے میں چلنا دنیا اور جو
کچھ اس پر ہے سے بہتر ہے۔“

(۶۶۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَ
مَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرُّوحَةُ يَرْوَحُهَا الْعَبْدُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا
عَلَيْهَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل رباط یوم فی سبیل اللہ]
۶۶۴۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

(۶۶۴) عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ

نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے لیے اس کا عمل بڑھایا جاتا ہے اور حساب کے دن تک اس پر رزق جاری کر دیا جاتا ہے۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلٍ يَنْقُطِعُ عَنْ صَاحِبِهِ إِذَا مَاتَ إِلَّا الْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ وَيُجْرَى عَلَيْهِ رِزْقُهُ إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ))

تخریج: [مصنف ابن ابی عاصم: ۲۹۶ (روایت حسن ہے۔)]

۶۶۵۔ فضالہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے عمل کو قیامت کے دن تک اس کے لیے بڑھایا جاتا ہے اور قبر کی آزمائش سے بھی اس کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔“

(۶۶۵) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ الْمَيِّتِ يَخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطُ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤْمَنُ مِنْ لِقَائِ الْقَبْرِ))

تخریج: [سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فضل الرباط۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۶۶۶۔ ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو جائے اس پر اس کا وہ نیک عمل جاری رہتا ہے جو وہ کیا کرتا تھا اور اس پر اس کا (جنت کا) رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے اور اللہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔“

(۶۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُجِرَ عَلَيْهِ أَجْرُ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَآمِنَ مِنَ الْقَتْلِ، وَيَعْتَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْقَرْعِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الجہاد، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ (روایت حسن ہے۔)]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

۶۶۷۔ عبد الرحمن بن شریحؓ روایت کرتے ہیں میں نے محمد بن شمیرؓ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو علی تجیبیؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ربیعانہؓ سے سنا اور ابو ربیعانہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اللہ کی راہ میں بیدار رہنے والی آنکھ کو جہنم پر حرام کر دیا گیا ہے۔“

فَضْلُ الْحُرُسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
(۶۶۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شَمِيرٍ الرَّعِنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ التَّجِيبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَبِيعَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((حُرْمَتُ عَيْنٍ عَلَى النَّارِ سَهْرَتٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب عین سہرت فی سبیل اللہ عزوجل (روایت صحیح ہے۔)]

(۶۶۸) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۶۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک اللہ کے ڈر سے رونے والی۔ اور دوسری اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والی۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الحرس]

(۶۶۹) حَدَّثَنِي السُّلُوبِيُّ أَبُو كَبْشَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ أَنَّهُمْ سَارُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَأَطْبَقُوا السَّيْرَ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةً فَحَضَرْتُ الصَّلَاةَ عِنْدَ يَارَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ حَتَّى طَلَعْتُ جَبَلٌ كَذَا وَ كَذَا فَاذًا أَنَا بِهِوَازِنَ عَلَى بَكْرَةِ آبَائِهِمْ بِطُعْمِهِمْ وَ نَعِيمِهِمْ وَ شَانِهِمْ اجْتَمَعُوا إِلَى حُنَيْنٍ فَقَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((فَلَيْكَ غَيْمَةُ الْمُسْلِمِينَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَارْكَبْ)) فَرَكِبَ قَرَسًا لَهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ وَلَا تَغْرَوْنَ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ)) فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَصَلَّاهُ فَرَكِبَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ أَحْسَسْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَارِسٌ فَقَالَ:

۶۶۹۔ ابو کبشہ سلوبی نے بیان کیا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہم سفر تھے۔ پس کافی سفر طے کرنے کے بعد شام کی نماز کے وقت میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھا ایک شاہسوار نے آ کر آپ کو اطلاع دی اللہ کے رسول! میں آپ کے آگے فلاں فلاں پہاڑ کا چکر لگا کر آیا ہوں میں نے دیکھا کہ بنو ہوازن قبیلہ اپنی عورتوں، بچوں اور تمام اونٹوں اور بکریوں کو لے کر حنین کی وادی میں جمع ہو چکے ہیں پس رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ”یہ کل مسلمانوں کی غنیمت ہوگی۔ ان شاء اللہ“ پھر فرمایا: ”اس رات پہرہ کون دے گا؟“ انس بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں، آپ نے فرمایا ”تو سوار ہو جا“ پس وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا ”سامنے والی گھاٹی کی چوٹی پر چلا جا“ آج رات تیری طرف سے ہمارے پاس دشمن نہ آئے، پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے آ کر جائے نماز پر دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر فرمایا ”کیا تم نے اپنے شاہسوار کو محسوس کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا جناب ہم نے محسوس نہیں کیا۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کر دی۔ اور آپ گھاٹی کی طرف متوجہ تھے یہاں تک کہ نماز ختم ہو گئی۔

آپ نے نماز کے سلام کے بعد فرمایا ”خوش ہو جاؤ تمہارا شاہسوار (بھائی) آ گیا ہے“ پس ہم گھاٹی میں درختوں کے درمیان سے دیکھنے لگے تو اچانک وہ (شاہسوار) آ گیا۔ حتیٰ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا۔ پھر کہنے لگا کہ میں چلا یہاں تک کہ میں گھاٹی کی چوٹی پر جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا پہنچ گیا پس صبح کے وقت میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر ان کا اچھی طرح جائزہ لیا مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا ”کیا تو رات کو (گھاٹی کی چوٹی سے) نیچے اترا ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں۔ میں صرف نماز ادا کرنے یا قضائے حاجت کے لیے اترا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”تو نے اپنے لیے (جنت) واجب کر لی۔ اگر تو آج کے بعد اور کوئی عمل نہ بھی کرے تو تجھ پر مواخذہ نہیں۔“

فَارِسُكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَناه فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَتَلَقَّى إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّم قَالَ: ((أَبَشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ)) فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ، فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي انْطَلَقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ اطَّلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ ”كِلَهُمَا“ فَظَنَرْتُ فَلَمْ أَرَأِحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ: لَا إِلَّا مُصَلِّيًا أَوْ قَاصِيًا حَاجَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ أَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا))

تفہیم: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فضل الحرس فی سبیل اللہ (روایت صحیح ہے۔)]

۶۷۰۔ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ بیدار رہے پس جب مدینہ پہنچے تو فرمایا ”کاش کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی آج رات پہرہ دے“ ہم نے اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا ”یہ کون ہے؟“ تو اس نے جواب دیا میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں پس نبی ﷺ سو گئے۔

اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراثوں کی آواز سنی۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے آپ نے ان (سعد بن ابی

۶۷۰) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهَرًا فَلَمَّا قَلِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ: ((كَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ: حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَدَعَا لَهُ رَسُولٌ

اللہ ﷻ ثُمَّ نَامَ۔ وقاصؓ کے لیے دعا کی پھر سو گئے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب فی فضل سعد بن ابی وقاص]

(۶۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِصَةِ: إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَ إِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعَسَّ وَ انْتَكَسَ، وَ إِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بَعْتَانِ قَوْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَشَعَّتْ رَأْسُهُ مُغَبَّرَةً قَدَمَاهُ، إِذَا كَانَ فِي الْحَرَّاسَةِ كَانَ فِي الْحَرَّاسَةِ، وَ إِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَ إِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ))

۶۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا ”دینار و درہم اور شال (چادر) کا بندہ ہلاک ہو کہ اسے یہ چیزیں دی جائیں تو خوش اور اگر نہ دی جائیں تو ناراض ہوتا ہے۔ ایسا بندہ ہلاک ہو اور تباہ ہو۔ اگر اسے کاٹنا چھپے تو کوئی نہ نکالے خوشخبری ہو اس آدمی کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے۔ سر پر آگندہ اور قدم غبار آلود ہیں۔ اگر وہ پاسبان ہے تو پاسبانی کرے اور اگر لشکر کے پچھلے حصہ پر مامور ہے تو پچھلے حصہ میں رہے۔ اگر اجازت طلب کرے تو اس کو اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں کی جاتی“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسرائیل اور محمد بن مجاہد نے ابو حصین رحمہ اللہ سے مرفوع بیان نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ حدیث میں وارد لفظ تَعَسَّ سے مراد ہلاکت ہے۔ کہ گویا آپ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے اور حدیث میں وارد لفظ ”طُوبَى“ فعلی کا وزن ہے اور اس سے مراد ہر اچھی چیز ہے یہ ”يُطِيبُ“ سے ہے اور اصل میں یا تھی جو واؤ سے تبدیل ہو گئی۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللہ]

تشریح: اس حدیث میں دنیا دار کی مذمت کی گئی ہے جس کا مقصد صرف دنیا اور دنیا کا مال و اسباب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کی اس کو کوئی فکر نہیں حتیٰ کہ جہاد جیسا مقدس عمل بھی وہ دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر کرتا ہے اور وہ اس میں بھی انتہائی لالچی ہوتا ہے کہ اگر اسے کچھ ملے تو نہایت خوش ورنہ ناراض۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا کے بندے کے لیے ہلاکت و تباہی اور مصائب و تکالیف میں الجھے رہنے کی بددعائیں کیں۔ اس کے مقابلہ میں آپ نے اس آدمی کی تعریف کی اور اس کو خوشخبریاں دیں جو ہر وقت جذبہ جہاد سے سرشار اور اس کے

لیے مستعد و تیار رہتا ہے اور اس راہ میں ہر قسم کی ذمہ داری ادا کرنے میں امیر کی مکمل اطاعت کرتا ہے اور کسی عمل و ذمہ داری اور جگہ و مقام میں عار و شرم محسوس نہیں کرتا اور اس کو اپنی جان، اپنے آرام اور اپنے حقوق و منافع کا کوئی خیال و فکر نہیں ہوتا۔ پس اس کا مقصد جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے کوئی اس کی بات سنے یا نہ سنے اس کو کوئی چیز ملے نہ ملے اس کو ان باتوں کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑا تیار رکھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو۔“

۶۷۲۔ طلحہ بن ابوسعید بیان کرتے ہیں میں نے سعید مقبری سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اللہ پر ایمان رکھے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا پالا تو یقیناً اس کا کھانا پینا، اس کی لید، اور اس کا پیشاب قیامت والے دن اس کے پلڑے میں ہوگا۔“

فَضْلُ ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
قَالَ تَعَالَى ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (الأنفال: ۶۰)

(۶۷۲) أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمَقْبَرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَ تَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ، كَانَ شِبَعَهُ وَرِيَّةً وَرَوْثَةً وَ بَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من احتبس فرسا فی سبیل اللہ]

۶۷۳۔ ابو عمرو شیبانی ایک انصاری صحابی کی سند سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ گھوڑا جو آدمی اللہ کی راہ (جہاد) میں تیار رکھتا ہے پس اس کی قیمت اس کی سواری اس کا عاریہ دینا اور اس کا چارہ وغیرہ سب اجر و ثواب کا باعث ہے۔ دوسرا وہ گھوڑا جس پر آدمی (سوار ہو کر) ظلم و ستم کرتا ہے اور بازی لگاتا ہے پس ایسے گھوڑے کی قیمت اور چارہ بوجھ (گناہ) ہے۔ تیسرا وہ گھوڑا جو آدمی اپنی ستر پوشی (ضروریات) کے لیے رکھتا ہے شاید وہ اس کے فقر و غربت کے ختم ہونے کا سبب بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔“

(۶۷۳) عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَرَسٌ يَرْبُطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَمَنُّهُ أَجْرٌ وَرَوْثَةٌ أَجْرٌ وَعَارِيَّتُهُ أَجْرٌ وَ عُلْفُهُ أَجْرٌ. وَفَرَسٌ يُعَالِقُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَيُرَاهُنْ فَتَمَنُّهُ وَرَزٌّ وَ عُلْفُهُ وَرَزٌّ وَفَرَسٌ لِلْبَطْنَةِ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ سِدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى))

تخریج: [مسند أحمد: ۶۹/۴ (روایت صحیح ہے۔)]

۶۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”گھوڑے“ اور ایک روایت میں ہے: ”گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے لیے ہیں کسی کے لیے تو ثواب ہیں کسی کے لیے آڑ اور کسی کے لیے عذاب۔ جس کے لیے ثواب ہیں وہ شخص ہے جس نے اس کو اللہ کی راہ میں باندھ رکھا ہے اس کی رسی چراگاہ یا باغیچے میں لمبی کی ہے وہ جہاں تک اس کی لمبائی میں چرے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر اس کی رسی ٹوٹ گئی اور ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر چڑھا تو اس کی لید اور اس کے قدم سب اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اگر وہ نہر پر جا کر خود پانی پی لے خواہ مالک کی نیت پلانے کی نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی پس ایسے شخص کے لیے گھوڑا باعث اجر ہے۔ اور ایک وہ آدمی جس نے گھوڑے کو لوگوں سے بے نیازی برستے اور سوال کرنے سے بچنے کے لیے باندھ رکھا اور وہ اس کی دیکھ بھال کرنے اور اس پر بوجھ لادنے کے بارے میں اس کے متعلق اللہ کے حق کو نہیں بھولتا تو یہ گھوڑا اس کے لیے آڑ ہے۔ اور ایک وہ آدمی جس نے گھوڑے کو فخر، ریاکاری اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لیے باندھ رکھا ہے تو یہ اس کے لیے بوجھ اور گناہ ہے“ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ”گدھوں کے باب میں کوئی خاص حکم مجھ پر نہیں اترا ہاں اکیلی جامع ایک یہ آیت ہے۔“ جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا۔“

(۶۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْلُ وَلَهَا رِوَايَةُ الْخَيْلِ لِفَلَائَةٍ. لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ فَلَمَّا أَلْدَى لَهُ أَجْرٌ قَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرَجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، لَمَّا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرَجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَكَيْنِ كَانَتْ أَثَارَهَا وَأَرَوَّانَهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يَرُدَّ أَنْ يَسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِبًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فُخْرًا وَرِبَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزْرٌ وَسَبِيلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُمْرِ فَقَالَ: مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ «فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ» (الزُّلْفَةُ ۷: ۸)

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الخیل لثلاثة و کتاب المساقاة۔ باب شرب الناس و سقى الدواب من الأنهار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب إثم مانع الزکاة]

مَا جَاءَ فِي الْخَيْلِ وَالْإِنْفَاقِ عَلَيْهَا
وَعَبْرُهُ

الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَالْبَرَكَةُ
وَفَضْلُ الْجِهَادِ عَلَيْهَا ((الْخَيْلُ))
(۶۷۵) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ))

گھوڑے اور اس پر خرچ وغیرہ کرنے کا بیان
گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت رکھ
دی گئی ہے اور ان پر (سوار ہو کر) جہاد کرنے کی
فضیلت

۶۷۵۔ عروہ بن جعد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ
نے فرمایا ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و بھلائی
باندھ دی گئی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک
خیر و بھلائی باندھ دی گئی ہے ثواب اور مال غنیمت۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ۔
و صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب الخیل فی نواصیہا الخیر.....]

(۶۷۶) عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ يَرْفَعُهُ قَالَ:
((الْأَبْلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ وَالْخَيْرُ
مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ: أبواب التجارات۔ باب اتخاذ الماشية۔ ۲۳۰۵ (روایت صحیح ہے۔)]

(۶۷۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبَرَكَةُ فِي
نَوَاصِي الْخَيْلِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الخیل معقود فی نواصیہا الخیل الی یوم القیامۃ]

۶۷۸۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی کے ساتھ گھوڑے کی پیشانی کو
بل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے ”گھوڑوں کی پیشانیوں میں
قیامت تک کے لیے خیر و فلاح باندھ دی گئی ہے۔ اجر و ثواب اور
مال غنیمت۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب الخیل فی نواصیہا الخیر الی یوم القیامۃ]

مِنْ فَضْلِ الْغَزْوِ عَلَى الْفَرَسِ وَأَنَّ
لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ
گھوڑے پر جہاد کرنے کی فضیلت اور یہ کہ گھوڑے
کے لیے دو حصے ہیں

۶۷۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر
فرمایا۔

اور امام مالک بیان کرتے ہیں کہ گھوڑے اور رومی گھوڑے کا حصہ
ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”گھوڑوں کو، خچروں کو،
گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان پر سوار ہو۔“
اور ایک سے زیادہ گھوڑوں کا حصہ مقرر نہیں کیا جائے گا۔

اور بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے
خیبر کے دن (مال غنیمت سے) گھڑ سوار کے لیے دو حصے اور
پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

عبید اللہ بن عمر کہتے ہیں نافع نے تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: جب
آدی کے ساتھ (جہاد میں) گھوڑا ہو تو اس کے لیے (مال غنیمت
سے) تین حصے ہیں (دو حصے گھوڑے کے اور ایک آدی کا) اور
اگر اس کا گھوڑا نہ ہو تو اس کا ایک حصہ ہے۔

(۶۷۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَ
لصَاحِبِهِ سَهْمًا۔

وَقَالَ مَالِكٌ: يُسَهَّمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَّازِينَ مِنْهَا
لِقَوْلِهِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ
لِتَرْكَبُوهَا﴾ (النحل: ۸)

وَلَا يُسَهَّمُ لِأَكْثَرِ مِنْ فَرَسٍ
وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ
سَهْمًا۔ قَالَ يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ۔
كَسْرَةً نَافِعٌ فَقَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسٌ
فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَسٌ فَلَهُ
سَهْمٌ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب سهام الفرس۔ و کتاب المغازی، باب غزوة خیبر]

یعنی اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کا عمومی ذکر فرمایا اور فرق نہیں کیا لہذا مال غنیمت سے حصہ ملنے میں بھی گھوڑوں میں فرق
نہیں ہوگا اور حصہ صرف ایک گھوڑے کا ہوگا۔ اگر ایک آدی کے پاس جہاد میں ایک سے زیادہ گھوڑے ہیں تو حصہ صرف
ایک گھوڑے کا ہوگا۔

۶۸۰۔ یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے دادا (عبد اللہ
بن زبیر) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے
سال زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لیے چار حصے مقرر فرمائے ایک زبیر
کا۔ دوسرا صفیہ بنت عبد المطلب، زبیر کی والدہ رسول اللہ ﷺ

(۶۸۰) عَنْ يَحْيَى ابْنِ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ
الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ: سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا

لِذِي الْقُرْبَىٰ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ
الرُّبَيْرِ وَ سَهْمِينَ لِلْقُرْسِ۔

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الخیل، باب سہمان الخیل۔ (روایت حسن ہے۔)]

حُبُّ الْخَيْلِ

(۶۸۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ
الْخَيْلِ

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الخیل، باب حب الخیل (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ

اللہ کی راہ (جہاد) میں گھوڑے پر خرچ کرنے کی
فضیلت

(۶۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بَيْنَ أَصَى الْخَيْلِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَثَلُ الْمُنْفِقِ عَلَيْهَا
كَالْمُتَكَفِّفِ بِالصَّدَقَةِ))
وَرَزَا ابْنُ حِبَّانَ: فَلَنَّا لِمُعَمَّرٍ مَا الْمُتَكَفِّفُ
بِالصَّدَقَةِ؟ قَالَ: الَّذِي يُعْطَى بِكَفِّهِ۔

۶۸۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے
اور ان گھوڑوں پر خرچ کرنے والے کی مثال ہاتھوں سے صدقہ
کرنے والے کی ہے۔“
اور ابن حبان نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ہم نے معمر سے پوچھا کہ
المتکفف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا جو اپنے ہاتھ سے

دے۔

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ ۶۰۱۳۔ و صحیح ابن حبان۔ ۱۶۳۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۶۸۳) عَنْ قَيْسِ بْنِ بَشِيرٍ التَّغْلِبِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ: كَانَ يَدْمَشْقُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ الْحَدِيثُ
مُطَوَّلًا وَفِيهِ: فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ
تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ

۶۸۳۔ قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے
بتایا جو ابوذر رضی اللہ عنہ کے ہم نشین تھے کہ دمشق میں ابن حنظلیہ رضی اللہ
نامی صحابی رہا کرتے تھے (حدیث طویل ہے اس میں ہے)
ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ کو کوئی بات (حدیث) سناؤں جو
ہمیں فائدہ دے اور آپ کو کوئی نقصان بھی نہیں۔ تو انہوں نے کہا
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ”گھوڑوں پر خرچ کرنے والا ایسے
ہے جو اپنے ہاتھوں سے مسلسل صدقہ کرتا رہے اور انہیں بند نہ

کرے.....“ آخر حدیث تک

يَذِيهِ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی إسبال الإزار (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ

اللہ کی راہ میں استطاعت کے ہوتے ہوئے روزہ

رکھنے کی فضیلت

يُطِيقُهُ

۶۸۴۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت کے بقدر جہنم سے دور کر دیتا ہے۔“

(۶۸۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعْدَ - وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ - ((بَاعَدَ)) اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ۔ و صحیح مسلم،

کتاب الصیام۔ باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطيقه]

۶۸۵۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ جہنم کو سو سال مسافت کے بقدر اس سے دور کر دیتا ہے۔“

(۶۸۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی سفیان الثوری فیہ (روایت حسن ہے۔)]

۶۸۶۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے بقدر خندق بنا دیتا ہے۔“

(۶۸۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ (روایت اپنے شاہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

تیر اندازی اور اس کی ترغیب کی فضیلت

فَضْلُ الرَّمْيِ وَالتَّحْرِيطِ عَلَيْهِ

۶۸۷۔ یزید بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ اسلم قبیلہ کی

(۶۸۷) عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَةَ بْنَ الْأَكْوعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو بطور مقابلہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ”اولادِ اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بھی تیر انداز تھے اور میں بنو فلاں کے ساتھ ہوں۔“ تو دو جماعتوں میں سے ایک نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپ نے فرمایا ”تمہیں کیا ہے تم تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟“ انہوں نے کہا ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ ان کے ساتھ ہیں؟ آپ نے فرمایا ”آپ تیر اندازی کریں میں سب کے ساتھ ہوں۔“

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ آبَاءَكُمْ كَانَ رَامِيًا، اِرْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فَلَانٍ)) قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَالَكُمْ لَا تَرْمُونَ؟)) قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَ أَنْتَ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((ارْمُوا فَإِنَّا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب التحریض علی الرمی]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ)) (الأنفال: ۶۰)

۶۸۸۔ ابوعلی ثمامہ بن شفی سے روایت ہے اس نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے سنا اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ”تم ان کافروں کے مقابلے میں اپنی امکانی قوت تیار کرو“ سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔“

(۶۸۸) عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيْيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ. أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمِيَّ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب فضل الرمی والحث علیہ و ذم من علمہ ثم نسیہ]

۶۸۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تمہارے لیے بہت سے ممالک فتح ہو جائیں گے اور اللہ تمہاری مدد فرمائے گا پس تم میں سے کوئی اپنے تیروں کے متعلق مشق و تمرین میں کوتاہی نہ کرے۔“

(۶۸۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((سَفَتْحٌ عَلَيْكُمْ أَرْضُونَ وَيَكْفِيكُمْ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب فضل الرمی والحث علیہ و ذم من علمہ ثم نسیہ]

۶۹۰۔ عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے کہ فقیم نخعی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ان دونوں کے درمیان تیر اندازی

(۶۹۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ فَقِيمًا النَّخَعِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ:

کرتے ہوئے بڑھاپے کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں یہ تکلیف برداشت نہ کرتا۔ حارث کہتے ہیں میں نے ابن شماسہ (راوی) سے پوچھا کہ وہ بارے کون سی ہے؟ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے تیر اندازی کا فن سیکھا پھر اس نے اس کو چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے یقیناً نافرمانی کی۔“

تَخْتَلِفُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْفَرَضَيْنِ، وَأَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عَقْبَةُ: لَوْ لَا كَلَامَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أُعَانِيَهُ قَالَ الْحَارِثُ: فَقُلْتُ لِابْنِ شِمَاسَةَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ قَدْ عَصَى))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرمی والحث علیہ وذم من علمہ ثم نسیہ] ۶۹۱۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے (جہاد میں) دشمن پر تیر چلایا پس اس کا تیر دشمن کو نشانے پر لگا یا نہیں لگا، لیکن اس کو ایک غلام کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔“

(۶۹۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَلَبَّغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الجہاد، باب الرمی فی سبیل اللہ (روایت حسن ہے۔)] ۶۹۲۔ شرحبیل بن سمط نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا وہ دشمن تک پہنچایا، نہیں پہنچا اس کے لیے ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ جس نے کسی مومنہ گردن کو آزاد کیا تو اس گردن کا ایک ایک عضو اس کے ایک ایک عضو کا جہنم سے فدیہ ہوگا۔“

(۶۹۲) عَنْ شَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ: يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعْتَقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءَةٌ مِنَ النَّارِ غُضُوءًا بِغُضُوءٍ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب من رمی بسهم فی سبیل اللہ عز وجل (روایت حسن ہے۔)]

اللہ کی راہ (جہاد) میں تیر اندازی، بڑھاپے اور غلام آزاد کرنے کی فضیلت

۶۹۳۔ ابوحسین سلمیؒ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ طائف کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے (دشمن تک) ایک تیر پہنچایا“ اس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے“ پس میں نے اس دن سولہ تیر پہنچائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔ جو مسلمان بھی کسی مسلمان آدمی کو آزاد کرے گا تو یقیناً اللہ اس آزاد ہونے والے آدمی کی ایک ایک ہڈی کو آزاد کرنے والے کی ایک ایک ہڈی کا جہنم کی آگ سے فدیہ بنا دے گا۔“ اور جو مسلمان عورت بھی کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو یقیناً اللہ اس آزاد ہونے والی عورت کی ایک ایک ہڈی کو آزاد کرنے والی کی ایک ایک ہڈی کا جہنم کی آگ سے فدیہ بنا دے گا۔“

فَضْلُ كُلِّ مِنَ الرَّمْيِ وَالسَّيْلِ وَالْعَتَقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (۶۹۳) عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: حَاصِرُنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ حِصْنِ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَلَغَ بِهِمْ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: قَبَلْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ عَدْلٌ مُحَرَّرٌ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءً كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءً كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۱۱۳/۲ (روایت صحیح ہے۔)]

۶۹۴۔ شرحبیل بن سبطؒ نے کعب بن مرہؒ کو کہا آپ ہمیں احتیاط کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیں تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص اسلام میں اللہ کے راستے (جہاد) میں بوڑھا ہوا اس کے لیے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔“ انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے دشمن کو تیر مارا اللہ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔“

(۶۹۴) عَنْ شُرْحُبَيْلِ بْنِ سَطَطٍ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مَرْهٍ: يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاحْدَرُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعُدُوَّ بِهِمْ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً)) قَالَ ابْنُ النَّحَّاسِ يَارَسُولَ

اللہ وَمَا الدَّرَجَةُ؟ قَالَ ((أَمَا أَنَهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أَمَلِكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةً عَامٍ))
ابن نحمہ ﷺ نے پوچھا اللہ کے رسول! درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں (کے گھر) کی دہلیز نہیں! وہ تو دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت ہے۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الجہاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عزوجل (اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ سالم بن ابی جعد (راوی) کا شریل بن سمط سے سماع ثابت نہیں)]

فَضْلُ الشَّيْبِ فِي الْإِسْلَامِ ((وَقَدْ سَبَقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))
اسلام میں بڑھاپے کی فضیلت
اور اللہ کی راہ (جہاد) میں بڑھاپے کی فضیلت کا بیان
(گزر چکا ہے)

(۶۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْتَفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ شَابٍ شَيْبَةً تُحِبُّ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، وَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ وَرُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ))
۶۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ قیامت کے دن یہ نور ہوں گے، جس کا حالت اسلام میں ایک بال سفید ہوا اس کے بدلے اس کی ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ ختم کر دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔“

تخریج: [ابن حبان: ۱۴۷۹ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ تَمَنِّيِ الْمَرْأَةِ الشَّهَادَةَ وَ
فَضْلُ غَزْوِ الْبَحْرِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عورت کے شہادت کی تمنا کرنے کی فضیلت اور اللہ کی
راہ میں بحری جنگ کی فضیلت

(۶۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فُطْعِمَتْ، وَكَانَتْ أُمِّ حَرَامٍ تَحْتِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَقْلِبُ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ

۶۹۶۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تھے وہ آپ کو کھانا کھلاتی تھیں اور وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن آپ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا اور آپ کا سر صاف کرنے لگیں۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کو کون سی چیز ہنسا رہی ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا! ”میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر اس حال میں پیش کیے گئے کہ وہ

سمندر کے درمیان میں ایسے سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر ہوں۔“ وہ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کرے پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی آپ پھر سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کو کون سی چیز ہنسارہی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ مجھ پر ایسے پیش کیے گئے کہ وہ سمندر کے درمیان سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں“ جیسے آپ نے پہلے فرمایا تھا۔ وہ کہتی ہیں میں نے کہا اللہ کے رسول! آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں کرے۔ آپ نے فرمایا ”تو پہلوں میں سے ہے۔“

(راوی کہتا ہے کہ) انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری سفر کیا، پس سمندری سفر کے بعد سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے گر کر فوت ہو گئیں۔

أَمْتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ كَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ— أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ))
شَكََّ اسْحَاقُ— قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ— ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أَمْتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ))
كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ— قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ))

فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ—

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الدعاء بالجہاد والشہادة للرجال والنساء، و

صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الغزو فی البحر]

۶۹۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک دن نبی ﷺ میرے قریب سو گئے (یہ آپ کی خالہ تھیں) پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا آپ کو کس چیز نے ہنسا یا ہے؟ فرمایا ”میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کے لیے ایسے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر۔“ انہوں نے کہا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں کرے تو آپ نے ان کے لیے دعا کی۔ پھر دوبارہ سو گئے پھر آپ نے پہلے کی طرح کیا۔ انہوں نے بھی پہلے کی طرح عرض کیا آپ نے بھی اس کو اسی طرح جواب دیا پس وہ

(۶۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكُكَ؟ قَالَ: ((أَنَاسٌ مِنْ أَمْتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ)) قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ— فَدَعَا لَهَا— ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ لَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاجَابَهَا مِثْلَهَا— فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

کہنے لگی کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ نے فرمایا۔ ”تو ان پہلے لوگوں میں سے ہے۔“ پس وہ اپنے خاوند عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ جہاد پر گئیں جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سب سے پہلے بحری جنگ میں روانہ ہوئے تھے پس جب وہ لوگ اپنے غزوہ سے واپس آئے تو شام میں اترے تو ام حرام رضی اللہ عنہا کو سواری پیش کی گئی پس سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔

قَالَ: ((أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ)) فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَالَتَيْنِ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَفَرِثَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لَتَرَكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ فمات فهو منهم] ۶۹۸۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا ”سمندری سفر میں سر چکرائے کی وجہ سے جس کو قے آجائے“ اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور جو غرق ہو جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔“

(۶۹۸) عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَاتِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ))

اور مصنف ابن ابی عاصم کی ایک روایت میں ہے، وہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندری جہاد کرنے والوں کا ذکر کیا، تو فرمایا: ”سمندر میں جس کا سر چکرائے اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے اور غرق ہونے والے کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔“

وَلِي رِوَايَةٍ لِابْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزَاةَ الْبَحْرِ فَقَالَ: ((إِنَّ لِلْمَاتِدِ مِنْهُمْ أَجْرَ شَهِيدٍ، وَإِنَّ لِلْغَرِقِ أَجْرَ شَهِيدَيْنِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فضل الغزو فی البحر۔ مصنف ابن أبی عاصم، فی الجہاد ۲۸۵ (روایت حسن ہے۔)]

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جس موت سے بھی مرے وہ شہید ہے

بِأَيِّ مَوْتَةٍ مَاتَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

اور اللہ کی راہ میں سواری سے گر کر مرنے والے کی فضیلت

وَفَضْلُ مَنْ يُصْرَعُ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۶۹۹۔ عقیہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۶۹۹) عَنْ عَقِيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صُرِعَ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ

فرمایا ”جو شخص اللہ کی راہ میں سواری سے گر کر مر جائے تو وہ شہید

ہے۔“

اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

تخریج: [مصنف ابن ابی عاصم - فی الجہاد حدیث: ۲۳۷ (روایت صحیح ہے۔)]

(۷۰۰) حَدِيثُ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَفِيهِ: فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَالُوا: فَكُنُوا الشَّامَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةً لَتَرْكَبَهَا كَصَرَغَتِهَا كَمَا تَتَّ

۷۰۰۔ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت جس میں ہے کہ جب وہ اپنے غزوہ سے لوٹے تو انہوں نے شام میں پڑاؤ ڈالا تو انہیں سوار ہونے کے لیے سواری پیش کی گئی جس سے وہ گر کر فوت ہو گئیں۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من یصرع فی سبیل اللہ فمات فہو منہم]

فَضْلُ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَفَضْلُ الْجَرَّاحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اوٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ کے بقدر اللہ کی راہ میں لڑنے اور اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت

(۷۰۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ غَزَوْا جَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَ مَنْ جُرَّحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نِكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لُونُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَ رِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَ مَنْ جُرَّحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَعَلَّهِ طَابِعُ الشَّهَدَةِ))

۷۰۱۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس مسلمان نے بھی اوٹنی کے تھن سے دو دفعہ دودھ دوہنے کی درمیانی مدت کے بقدر اللہ کی راہ میں لڑائی کی۔ اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس نے صدق دل سے اللہ سے اس کی راہ میں قتل ہونے کا سوال کیا پھر وہ طبعی موت مرے یا قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی تکلیف اٹھائے وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا خون بہت بہہ رہا ہوگا اس (خون) کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ اور جس کو اللہ کی راہ میں زخمی کر دیا جائے تو پس اس پر شہداء کی مہر لگ گئی۔“

اور ایک روایت میں ہے ”جس کو اللہ کی راہ میں پھوڑا نکلا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔“

تخریج: [سنن النسائي، کتاب الجہاد، باب ثواب من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة۔ و سنن ابی

داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب فیمن سأل اللہ الشهادة]

(۷۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۷۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

فرمایا ”ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگتا ہے تو قیامت کے دن وہ زخم بالکل اس طرح تازہ ہوگا جیسے لگنے کے وقت تھا۔ اس سے خون بہہ رہا ہوگا رنگ تو خون جیسا ہوگا لیکن خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔“

اور ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اور اللہ زیادہ جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کس کو زخمی کیا جاتا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ رنگ تو خون کے رنگ جیسا ہوگا لیکن خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔“

((كُلُّكُمْ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفْجَرُ دَمًا لِّلْوُنْ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرُوثُ عَرُوثُ الْمِسْكِ))

وَفِي رَوَايَةٍ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ - إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاللُّونُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء۔ و کتاب الجہاد۔ باب من یجرح فی سبیل اللہ عزوجل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ]

اللہ کی راہ میں (پہنچنے والے) زخموں اور شہادت کی خواہش کرنے والوں کی مزید فضیلت

تَابِعُ فَضْلِ الْجَرَاحَاتِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ تَمَنَّى الْقَتْلَ أَيْضًا

۷۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذمہ داری لیتا ہے جو اس کے راستے میں نکلے وہ محض میرے راستے میں جہاد کرنے مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے گھر سے نکلا ہو تو (اللہ تعالیٰ کہتا ہے) میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر کی طرف واپس لوٹاؤں گا۔ جہاں سے نکل کر وہ گیا تھا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو زخم لگتا ہے تو قیامت کے دن مجاہد اس حالت میں آئے گا کہ گویا کہ اسے آج زخم لگا ہے۔ اس کا رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں

(۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَضَمَّنَ اللَّهُ (وَفِي رَوَايَةٍ) تَكْفُلَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي، وَ إِيْمَانًا بِي، وَ تَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَى ضَامِنٍ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا مِنْ كَلِمٍ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كَلِمَةٍ، لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ، وَ رِيحُهُ مِسْكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ لَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى

محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر مسلمانوں کے مشکل میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی ایسے لشکر سے پیچھے نہ بیٹھ رہتا، جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہوتا لیکن میں اس بات کی گنجائش نہیں پاتا کہ تمام لوگوں کے لیے سواری کا انتظام کروں۔ اور نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں، اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزرتی ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہیں اور اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں، قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر قتل کر دیا جاؤں پھر جہاد کروں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔“

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مومنوں میں سے ایسے لوگ نہ ہوتے جن کو (جہاد کے وقت) مجھ سے پیچھے رہنا اچھا نہیں لگتا اور میں ان سب لوگوں کی سوار یوں کا انتظام نہیں کر سکتا تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کر دیا جاؤں۔“

الْمُسْلِمِينَ، مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا وَ لَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً لِّأَحْمِلُهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزَوُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو لَأَقْتُلُ ثُمَّ أَغْزُو لَأَقْتُلُ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا، ثُمَّ أَقْتُلُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ۔ و صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی الشهادة]

جنتی کے لیے عاریۃ گھوڑا دینے والے کی فضیلت

۷۰۴۔ ابو عامر ہوزنی ابوبکر انصاری (رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: آپ جنتی کے لیے عاریۃ اپنا گھوڑا مجھے دے دیں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرماتے ہوئے سنا ”جس نے جنتی کے لیے عاریۃ گھوڑا دیا“

فَضْلُ مَنْ أَطْرَقَ فَرَسًا

(۷۰۴) عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزَنِيِّ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ أَنَا فَقَالَ أَطْرَقْنِي مِنْ فَرَسِكَ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ أَطْرَقَ لَعَقَبَ لَهُ الْفَرَسَ كَانَ

لَهُ أَجْرٌ سَبْعِينَ فَرَسًا حُمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))
 اس نے گھوڑے کو جنم دیا تو اس کے لیے اللہ کی راہ میں ستر گھوڑے دینے کے برابر اجر و ثواب ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲۳۱/۲ (روایت حسن ہے۔)]

مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ إِعَارَةٌ
 دَلْوُهَا وَإِطْرَاقُ فَحْلِهَا

۷۰۵) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْفَرُ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقِرَ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَرَائِمِهَا وَأَخْصَافِهَا وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا..... الْحَدِيثُ مُطَوَّلًا وَفِيهِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ ((حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيعَتُهَا وَحُمْلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

۷۰۵۔ ابو زبیر بیان کرتے ہیں اس نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا اور جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو اونٹ والا اپنے اونٹ کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن وہ اونٹ دنیا سے زیادہ موٹا تازہ ہو کر اس کو ایک ہموار زمین میں اپنی ٹانگوں اور پاؤں تلے روندے گا۔ اور جو گائے والا اپنی گائے کا حق ادا نہیں کرتا (وہ بھی اس کو روندے گی) حدیث طویل ہے۔ اور اس میں ہے ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! اونٹ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی پر (اونٹنی) کا دودھ دوہنا اور اس کا ڈول اور اس کا سائٹھ اور اس میں سے دودھ والی اونٹنی عاریہ دینا اور اللہ کی راہ (جہاد) میں ان میں سے سواری کے لیے دینا۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین اقسام (اونٹ، گائے، بکری) کا ذکر فرمایا۔ اور اس میں ہے (آپ سے عرض کیا گیا) جناب اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”اس کا حق یہ ہے کہ زکوٰۃ مادہ کی جفتی کے لیے عاریہ دینا اور ڈول اور دودھ دینے والا جانور عاریہ دینا اس کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا اور اس کی راہ (جہاد) میں ان میں سے سواری دینا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب إثم مانع الزکاة]

تشریح: اس حدیث میں اونٹوں، گائیوں، بکریوں والوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ جب وہ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے گھاٹ پر لے جائیں تو وہاں اپنے دودھ والے جانوروں کا دودھ ضرور دھوئیں تاکہ وہاں موجود مساکین و

مسافروں و مستحقین کو بھی دودھ میسر آ سکے جو اس کی امید میں وہاں جمع ہوتے ہیں۔ نیز ان جانوروں والوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پاس موجود ڈول ضرورت کے وقت ایک دوسرے کو دیتے رہیں تاکہ ہر ضرورت مند اس کے ذریعے کنوئیں سے پانی کھینچ کر اپنے جانوروں کو پلا سکے۔ نیز بوقت ضرورت جفتی کے لیے ایک دوسرے کو زرعاریہ دے دینا چاہئے۔ نیز اگر دودھ والا جانور اپنے سے زائد ہو تو وہ کسی دوسرے بھائی کو دودھ دینے کی مدت تک کے لیے دے دینا چاہئے تاکہ وہ بھی اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کر سکے۔ نیز اپنے جانوروں میں سے اللہ کی راہ (جہاد) میں سواری دینی چاہئے کیونکہ اس کی بڑی فضیلت ہے۔

دشمن سے مقابلہ کے وقت ثابت قدمی اور بہادری کی فضیلت

فَضْلُ الثَّبَاتِ وَالشُّجَاعَةِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾

(الأحزاب: ۲۳)

۷۰۶۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ نے مشرکوں سے جو پہلی جنگ لڑی تھی میں اس میں شریک نہیں تھا، البتہ آئندہ اگر اللہ نے مشرکین سے لڑائی کا موقع عطا فرمایا تو میں جو کچھ کروں گا اللہ اسے دیکھے گا پس جب احد کا دن ہوا تو مسلمانوں نے (ابتداء میں) اپنے مورچے چھوڑ دیئے اور شکست کھا گئے۔ تو انہوں نے کہا اے اللہ! ان ساتھیوں نے جو کیا ہے میں اس سے تیری بارگاہ میں معذرت اور ان مشرکین نے جو کچھ کیا ہے اس سے اظہارِ براءت کرتا ہوں پھر وہ آگے بڑھے پس ان کا سامنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو ان سے کہا سعد بن معاذ! جنت، رب نضر کی قسم! میں اس کی خوشبو احد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب محسوس کر رہا ہوں (اور وہ دشمنوں کی صف میں گھس گئے حتیٰ کہ عروپ شہادت سے ہم کنار ہو گئے) سعد رضی اللہ عنہ

(۷۰۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ، لَكِنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَكِنَّ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ، يَعْنِي أَصْحَابَهُ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ۔ ثُمَّ تَقَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدُ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعْتُ قَالَ أَنَسُ فَوَجَدْنَا بِهِ

بُضْعًا وَ ثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً
بِرُمْحٍ أَوْ رُمِيَّةٍ بِسَهْمٍ، وَ جَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَ
قَدْ مِثْلَ بِهِ، كَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ بِنَانَهُ
قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نَرَى- أَوْ نَنْظُرُ- أَنْ هَلْ هُوَ
الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ وَلَيْ أَسْبَابِهِ ((مَنْ
الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ
عَلَيْهِ)) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [الأحزاب: ۲۳]
وَلَيْ رَوَايَةٌ لِلطَّبَايِيسِيِّ ((لَقَالَتْ أُخْتُهُ
الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ: وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا
بِنَانِهِ كَانَ حَسَنَ الْبَنَانِ

نے کہا! اللہ کے رسول! انہوں نے جو کیا وہ مجھ سے نہیں ہوسکا۔
انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم نے ان کے جسم پر اسی (۸۰) سے
زیادہ تلوار کی چوٹیں، نیزے کے نشان یا تیروں کے زخم پائے اور
ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ اور ان کا مثلہ کر
دیا گیا تھا پس (ان کی اس حالت کی وجہ سے) انہیں کسی نے نہیں
پچھانا، صرف ان کی بہن نے انہیں ان کی (انگلیوں) کے پوروں
سے پچھانا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سمجھتے تھے کہ یہ آیت ان اور ان
جیسے دیگر حضرات کے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے۔
”مومنوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا
جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا.....“ آخر آیت تک
اور طبلہ کی روایت میں ہے کہ ”ان کی بہن ربیع بنت نضر رضی اللہ
نے کہا اللہ کی قسم! میں اپنے بھائی کو نہ پہچان سکی مگر اس کی انگلیوں
کے پوروں سے وہ بہترین انگلیوں والا تھا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب قول اللہ تعالیٰ (من المؤمنین رجال صدقوا]

۷۰۷۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”ہمارا رب ایسے آدمی سے تعجب کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں
جہاد کرتا ہے پس اس کے ساتھی شکست کھا جاتے ہیں لیکن وہ اپنی
ذمہ داری کو جانتے ہوئے (دشمن کی طرف) لوٹتا ہے اور (لڑتے
ہوئے) شہید ہو جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے
بندے کو دیکھو وہ مجھ سے میرے ثواب کی امید اور میرے عذاب
سے ڈر کی وجہ سے پلٹا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرجل یشری نفسه۔ (روایت حسن ہے۔)]

۷۰۸۔ موسیٰ بن انس نے یمامہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے کہا
کہ انس بن مالک ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی
رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے انس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا چچا
جان! تم جنگ میں کیوں نہیں آتے؟ انہوں نے کہا! جیتے! ابھی

(۷۰۸) عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَ ذَكَرَ
يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ثَابِتَ
بْنَ قَيْسٍ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ لِحْدَيْهِ وَهُوَ
يَتَحَنَّنُ فَقَالَ: بَاعَ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا

آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہن کر) مجاہدین کی صف میں بیٹھ گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس جنگ میں مسلمانوں کو ذرا شکست ہوئی۔ تو ثابت رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا 'ہٹ جاؤ' ہمیں راستہ دو' ہم کافروں سے لڑیں گے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈال دی ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب التحنط عند القتال]

۷۰۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ کو امیر مقرر فرمایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر زید قتل ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا، اگر جعفر بھی شہید ہو گیا تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔" عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اس جنگ میں شریک تھا، ہم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو وہ مقتولین میں ملے، ہم نے ان کے جسم میں تیر اور نیزوں کے نوے سے زیادہ زخم پائے۔

اور ایک روایت میں ہے نافع نے ہمیں خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ وہ اس دن جعفر رضی اللہ عنہ کی لاش پر کھڑے ہوئے جبکہ وہ اس دن شہید ہو چکے تھے اور میں نے ان کے جسم میں نیزے اور تلوار کے پچاس زخم دیکھے۔ جن میں سے ایک بھی ان کی پشت پر نہیں تھا۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة موتة من أرض الشام]

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

۷۱۰۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے دشمن کے سامنے (لڑائی کے وقت) سنا وہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے

تَجِئُ؟ قَالَ الْآنَ يَا ابْنُ أُخَيْحٍ وَ جَعَلَ يَتَحَنَطُ- يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ: هَكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نَضَارِبَ الْقَوْمَ- مَا هَكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَسٍّ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ-

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب التحنط عند القتال]

(۷۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ مَوْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بَضْعًا وَتِسْعِينَ مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ وَلِي رِوَايَةٌ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَقَفَ عَلَى جَعْفَرٍ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ قَتِيلٌ، فَعَلَدْتُ بِهِ خَمْسِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ لِي دُبْرُهُ يَعْنِي فِي ظَهْرِهِ-

الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ

(۷۱۰) عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ

فرمایا۔ کہ ”جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں“ یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا ’ابوموسیٰ! تم نے واقعی رسول اللہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے انہوں نے کہا: ہاں۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس چلا گیا اور کہا میں تمہیں آخری سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ دی اور اسے پھینک دیا، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور اس کے ساتھ دشمن پر وار کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

أَبْوَابُ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ))
فَقَامَ رَجُلٌ رَتَّ الْهَيْئَةَ: فَقَالَ: يَا أَبَا مُوسَى!
أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا؟
قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ
أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ. ثُمَّ كَسَرَ جَنْفَ سَيْفِهِ
فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ
بِهِ حَتَّى قُتِلَ.

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب ثبوت الجنة للشہید]

۱۱۔ عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام اور کاتب سالم ابو نضر بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن ابی اوفیؓ نے ان کی طرف لکھا، پس میں نے اس کو پڑھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ان ایام میں جب آپ دشمن کے مد مقابل تھے انتظار کیا، یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”لوگو! دشمن سے لڑنے کی تمنا مت کرو، اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو۔ پس جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“ پھر فرمایا ”اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے بادلوں کو چلانے والے دشمن کے لشکروں کو ٹکست دینے والے ان کو ٹکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“

(۷۱۱) عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَرَأَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الْيَتَى لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُّوْا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب کان النبی إذا لم یقاتل أول النهار آخر القتال حتی

نزول الشمس]

جہاد میں مسلمانوں اور کافروں کی صفوں کے باہم قتال کے وقت دعاء کی فضیلت

فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّقَاءِ الصُّفُوفِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی اے پروردگار! ہمیں صبر دے،

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ

ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔ چنانچہ اللہ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور داؤد کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ نے داؤد (علیہ السلام) کو مملکت و حکمت اور جتنا کچھ چاہا علم بھی عطا فرمایا۔ اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ دنیا والوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وہ یہی کہتے رہے اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔“

۱۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وودعا میں رد نہیں کی جاتیں یا (فرمایا) کم ہی روکی جاتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعاء اور لڑائی کے وقت کی دعاء جب کہ باہم زبردست مقابلہ ہو۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب الدعاء عند اللقاء]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (اس کا) شعور نہیں رکھتے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔ اللہ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی

أَقْدَمْنَا وَأَنْصَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْ لَا دَفَعَهُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (البقرة: ۲۵۰-۲۵۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحَسَنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

(آل عمران: ۱۳۷-۱۳۸)

(۷۱۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَمَانٍ لَا تُرَدَّانَ أَوْ قُلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْيَدَاوِ وَ عِنْدَ الْبَاسِ حِينَ يُلْحَمُ بَعْضُهُ بَعْضًا))

فَضْلُ الشَّهِيدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (البقرة: ۱۵۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرَجِينِ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ

بابت جواب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ خوشیاں منا رہے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے، اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان والوں کا اجر۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے“ میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ کی طرف سے اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہ کرے گا انہیں راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔ اور انہیں اس جنت میں لے جائے گا جس سے انہیں شناسا کر دیا ہے۔“

سب سے افضل گھر شہداء کا گھر ہے

۱۳۔ سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میں نے رات کو دیکھا دو آدمی میرے پاس آئے وہ مجھے درخت پر لے کر چڑھے اور ایسے گھر میں مجھے داخل کیا جو بہت خوبصورت اور نہایت ہی شاندار تھا اس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا، انہوں نے کہا یہ گھر شہداء کا گھر ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین فی سبیل اللہ]

جرات و شجاعت کے ساتھ اقدام کرتے ہوئے رضاء الہی کے لیے اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کی

فضیلت

خَلْفَهُمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ

(آل عمران: ۱۶۹-۱۷۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُؤْتُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقَتِلُوا لَا يَكُفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا تُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾

(آل عمران: ۱۹۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَيُصْلِحَ بِأَلَهُمْ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَفَهَا لَهُمْ﴾ (محمد: ۳-۲)

أَفْضَلُ دَارٍ هِيَ دَارُ الشَّهَدَاءِ

(۷۱۳) عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ وَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ لَمْ أَرُ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَ أَمَّا هَلِيهِ الدَّارُ فَدَارُ الشَّهَدَاءِ))

فَضْلُ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ((ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ)) مُقْبِلٌ غَيْرُ مُذْبِرٍ

۱۴۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں

(۷۱۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ

خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا ”بے شک اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل اعمال ہیں۔“ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ہاں اگر تو اللہ کی راہ میں اس طرح شہید ہو کہ تو ثابت قدم رہنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا، آگے بڑھ کر حملہ کرنے والا نہ کہ پیٹھ دکھانے والا ہو۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تو نے کیسے کہا تھا؟“ اس نے اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا: آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔ جب کہ تو ثابت قدمی، اخلاص کے ساتھ آگے بڑھ کر لڑنے والا ہو، پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہ ہو مگر قرض معاف نہیں ہو گا“ کیونکہ جبریل نے مجھے یہ بات ہی ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ إلا الذین]

۷۱۵۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں شہادت سے قرض کے علاوہ سب کچھ معاف ہو جاتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے ”قرض کے علاوہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاہ إلا الذین]

شہادت فی سبیل اللہ کی مزید فضیلت

(۷۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ))

تَابِعُ فَضْلِ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الشَّهَادَةِ

۷۱۶۔ حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”شہید

(۷۱۶) عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

کے سوا کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ مرنے کے بعد اللہ کی دی ہوئی خیر و بھلائی کو چھوڑ کر دنیا میں آئے اور اس کو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب مل جائے کیونکہ (شہید کو) شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے اس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ دنیا میں آ کر دوبارہ شہید ہو۔“

اور مسلم شریف میں یہ بات زائد ہے ”وہ شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے“ (دوبارہ شہید ہونے کی تمنا کرتا ہے)۔“

اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے ”وہ شہادت کی وجہ سے اپنی عزت افزائی دیکھتے ہوئے تمنا کرتا ہے کہ وہ دس مرتبہ اللہ کی راہ میں شہید ہو۔“

((مَمْنٌ عَبْدٌ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ بِسَرَّةٍ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يَسْرُوهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيَقْتُلُ مَرَّةً أُخْرَى))

رَأَى مُسْلِمٌ ((لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

وَلَمْ يَرْوِ رِوَايَةً لِلْبُخَارِيِّ ((فَيَقْتُلُ)) عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الحور العین و صفتھن۔ و صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ۔ باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ۔ و صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی المجاہد أن یرجع الی الدنیا]

۱۷- ابن المنکدر بیان کرتے ہیں میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ احد کے دن میرے باپ (کی لاش) کو لا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا ان کا مشلہ کر دیا گیا تھا اور انہیں ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے ان سے کپڑا ہٹانا چاہا تو میری قوم کے لوگوں نے مجھے روک دیا۔ پھر دوبارہ میرا ارادہ ہوا کہ میں ان سے کپڑا ہٹاؤں تو میری قوم نے مجھے پھر روک دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان (کی لاش) کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ نے بین و نوحہ کرنے والی کی آواز سنی آپ نے پوچھا ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے عرض کیا ”عمر کی بیٹی یا بہن ہے۔ آپ نے فرمایا۔“ ”کیوں روتی ہے؟“ یا (فرمایا) ”تو نہ رو“ اس پر تو فرشتوں نے اس کے اٹھانے تک اپنے پروں سے سایہ کیے رکھا۔“

(۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّي ثَوْبًا فَلَدَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ دَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَةٍ فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: ابْنَةُ عَمْرٍو. أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو. قَالَ: ((فَلِمَ تَبْكِي؟ أَوْ لَا تَبْكِي لِمَا رَأَتْ الْمَلَائِكَةُ نُظْلَةً بِأَجْبَحِهَا حَتَّى رُفِعَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت]

۷۱۸۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میں نے قتادہ کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ”شہید کے سوا جنت میں جانے والا کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دنیا میں لوٹا پسند کرے گا اور یہ کہ اس کے لیے زمین کی کوئی چیز ہو۔ وہ (شہید) اپنی عزت و تکریم دیکھ کر آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں آئے اور دس مرتبہ شہید کیا جائے۔“

(۷۱۸) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی المجاہد أن یرجع الی الدنیا]

۷۱۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت میں سے ایک آدمی کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آدم کے بیٹے! تو نے جنت میں اپنا مقام کیسا پایا؟ وہ کہے گا میرے رب! بہترین مقام۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مانگ اور کوئی آرزو کر۔ تو وہ کہے گا میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹائیں تاکہ میں آپ کی راہ میں دس مرتبہ شہید کیا جاؤں یہ بات وہ شہادت کی فضیلت دیکھنے کی وجہ سے کہے گا۔“

(۷۱۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! كَيْفَ وَجَدْتَ مِنْكَ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ: سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ: أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ما یتمنی أهل الجنة (روایت صحیح ہے۔)]

۷۲۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے رب سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی میری رضا مندی کی خاطر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے تو میں اس کا ضامن ہوں کہ اس کو اجر و ثواب اور مالی غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں اور اگر اس کو موت دے دوں تو اس کو معاف کر دوں اور رحم کروں۔“

(۷۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ((أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبِضَتْهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب السرية التي تخفق (روایت صحیح لغیر ہے۔)]

اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی فضیلت اور شہید کی عزت

فَضْلُ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا

افزائی کا بیان

لِلشَّهِيدِ مِنْ كِرَامَةٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾

کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔“

شہداء کی روحیں کہاں ہیں؟

سَبِيلَ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿۷۲۱﴾

أَيُّنَ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ ((الشَّهَدَاءِ))

(۷۲۱) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ (هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ) عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۹) قَالَ: أَمَّا إِنَّا فَذُ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضِرَ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى بَلَكِ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ أَطْلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَشْهَوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوا: أَى شَيْءٍ نَشْتَهِي؟ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يَتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا: يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى۔ فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تَرَكُوا))

۷۲۱۔ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی بابت دریافت کیا ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔“ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس آیت کے متعلق (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ”ان (شہداء) کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں۔ ان کے لیے قدیلیں عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں پھر اپنی ان قدیلوں میں ٹھہرتی ہیں پس ان کے رب نے ان کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور فرمایا: کیا تمہیں کوئی اور چیز چاہیے؟ انہوں نے کہا ہم اور کون سی چیز چاہیں؟ ہم جنت میں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں اللہ نے ان سے یہ بات تین مرتبہ پوچھی پس جب انہوں نے دیکھا کہ سوال کیے بغیر ان کو نہیں چھوڑا جائے گا تو انہوں نے کہا کہ اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسوں میں لوٹائی جائیں۔ تاکہ ہم دوبارہ آپ کی راہ میں شہید کیے جائیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کو کوئی چیز نہیں چاہیے تو وہ (اپنی حالت پر) چھوڑ دیئے گئے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ، باب بیان أن أرواح الشهداء فی الجنة و أنهم أحياء عند

ربهم یرزقون]

۷۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب تمہارے بھائی غزوۂ احد میں شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی روجوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں کر دیا وہ جنت کی نہروں پر

(۷۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأَحَدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضِرَ

وارد ہوتی ہیں وہاں کے پھل کھاتی ہیں اور عرش کے سائے میں لگتی ہوئی سونے کی قدیلوں میں ٹھہرتی ہیں۔ جب انہوں (شہداء) نے اپنا کھانا پینا اور آرام کرنے کی جگہ بہترین پائی تو کہنے لگے ہمارے (دنیا میں رہنے والے) بھائیوں کو ہماری طرف سے کون پیغام پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیئے جا رہے ہیں۔ تاکہ ہمارے بھائی (یہ پیغام سن کر) جہاد سے بے رغبتی نہ کریں اور جنگ سے پیچھے نہ رہیں۔ تو اللہ نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے ان کو پیغام پہنچاؤں گا۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہر گز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فضل الشہادۃ (روایت صحیح ہے۔)]

۷۲۳۔ عبد الرحمن بن کعب اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”مومن کی روح جنت کے درختوں میں ایک پرندہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنین (روایت صحیح ہے۔)]

۷۲۴۔ موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری بیان کرتے ہیں میں نے طلحہ بن خراش کو فرماتے ہوئے سنا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مجھے ملے تو آپ نے مجھے فرمایا: ”جابر! کیا بات ہے میں تجھے پریشان دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے اولاد اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”میں تجھے اس بات کی خوش خبری نہ دوں جس کے ساتھ اللہ نے تیرے باپ سے ملاقات کی ہے“ میں نے

تَرَدُّ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثَمَارِهَا، وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا كَلِمُهُمْ وَ مَشْرَبُهُمْ وَ مَقِيلُهُمْ قَالُوا: مَنْ يَبْلُغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لَيْلًا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكَلُوا عِنْدَ الْعُرْبِ؟ فَقَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: أَنَا أَبْلِغُهُمْ عَنْكُمْ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ..... (آل عمران: ۱۶۹)﴾

(۷۲۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

(۷۲۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي ((يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشْهِدَ أَبِي (قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ) وَتَرَكَ عِيَالًا وَ دَيْنًا قَالَ: ((أَفَلَا تُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:

عرض کیا 'کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول! ضرور بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ نے ہر کسی سے پردے کے پیچھے سے کلام کیا ہے لیکن اس نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اس سے آنے سنانے بات کی اور فرمایا: میرے بندے جو چاہے مجھ سے طلب کر میں تجھے دوں گا۔ تو اس (تیرے باپ) نے کہا میرے رب! مجھے زندہ کر میں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں تو رب تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میری طرف سے پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ وہ (دوبارہ) نہیں لوٹیں گے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو یہ آیت نازل ہوئی۔" جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو۔"

((مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ أَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا))
فَقَالَ: يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطِيكَ قَالَ: يَا رَبِّ تُحْيِيْنِي فَأَقْبَلْ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ: وَ أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ (آل عمران: ۱۶۹)

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران (روایت حسن ہے۔)]

۷۲۵۔ مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعام ہیں: شہید ہوتے ہی مغفرت ہو جاتی ہے جنت میں اس کی جگہ اسے دکھا دی جاتی ہے عذابِ قبر سے بچا لیا جاتا ہے (محشر کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک ایک موتی 'دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سے بہتر ہے اور بہتر (۷۲) حور عین سے اس کی شادی کر دی جائے گی اور اس کے اپنے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

((۷۲۵) عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَ يُزَوَّجُ الثَّنَيْنِ وَ سَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ)) ((الْعَيْنِ)) وَيُسْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجہاد، باب فی ثواب الشہید (روایت حسن ہے۔)]

۷۲۶۔ مجھے میرے چچا نمران بن عتبہ زماری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم (باپ شہید ہونے کی وجہ سے) یتیمی کی حالت میں ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ کہنے لگیں تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔"

((۷۲۶) حَدَّثَنِي عَمِّي نَمْرَانُ بْنُ عُتْبَةَ الدَّمَارِيُّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ وَ نَحْنُ أَيْتَامٌ، فَقَالَتْ: أَبَشِّرُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسْفَعُ الشَّهِيدُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی الشہید یشفع (مؤلف نے اسے حسن الخیرہ قرار دیا ہے۔

اس کی اسناد ضعیف ہیں غرآن پوشیدہ ہے (یعنی اس کے بارے میں علم نہیں) صرف ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے]

۷۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رعل، ذکوان، عصبہ اور بنی لحیان قبائل نے رسول اللہ ﷺ سے دشمن کے خلاف مدد طلب کی آپ نے ان ستر انصاریوں کے ساتھ ان کی مدد کی۔ جن کو ہم لوگ اپنے زمانے میں قاری اور عالم کہتے تھے۔ یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور رات کو قیام میں مشغول رہتے۔ انہوں (دشمنوں) نے ہرمعونہ نامی جگہ پر ان سے غداری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جب رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ نے صبح کی نماز میں ایک ماہ تک ان عرب کے قبائل رعل، ذکوان، عصبہ اور بنی لحیان پر فتوت نازلہ (بددعاء) پڑھی۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے بارے میں قرآن پڑھا۔ جو بعد میں منسوخ ہو گیا کہ ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ بات پہنچا دو ہم اپنے رب کو ملے پس وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہم کو راضی کیا۔

قائد انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں عرب کے قبائل رعل، ذکوان، عصبہ اور بنی لحیان پر بددعا کی۔

(۷۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيْبَةَ وَبَنِي لَحْيَانَ اسْتَمَلُّوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَدُوِّ قَوْمِهِمْ يَسْبِغِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا نَسْبِغُهُمُ الْقُرَاءَ فِي زَمَانِهِمْ كَانُوا يَحْتَطِبُونَ بِالْأَنْهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ حَتَّى كَانُوا يَبْنُونَ مَعُونَةً قَتَلُوهُمْ وَغَدَرُوا بِهِمْ فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَنْتُ شَهْرًا يَدْعُو فِي الصُّبْحِ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ؟ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيْبَةَ وَبَنِي لَحْيَانَ قَالَ أَنَسُ: لَقَرْنَا فِيهِمْ قُرْآنًا، ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ رُفِعَ: يَلْعَنُوا عَنَّا قَوْمَنَا أَنَا لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا۔

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيْبَةَ وَبَنِي لَحْيَانَ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المغازی۔ باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بنو معونة]

۷۲۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا نے۔ جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ کی بابت خبر نہیں دیتے؟ اور یہ بدر والے دن ایک گنہگار تیر سے شہید ہو گئے تھے۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہے تو میں اس پر خوب جی بھر کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ”ام حارثہ! جنت میں متعدد درجے ہیں اور

(۷۲۸) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ - وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَّاقَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَلَا تُخَدِّعُنِي عَنْ حَارِثَةَ؟ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبٌ - فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ: ((يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي

الْجَنَّةِ وَ إِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ تیرے بیٹے کو فردوس اعلیٰ کا مقام ملا ہے۔“
(الْأَعْلَى))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب من آتاه سهم غرب فقتله]

کون سا قتل افضل ہے

بَابُ أَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ

۷۲۹۔ عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا، تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لما قیام“ عرض کیا گیا، کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”تھوڑے مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق صدقہ کرے“ عرض کیا گیا، کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دیں۔“ عرض کیا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس نے مشرکین سے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا۔“ عرض کیا گیا کون سا شہید افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس کو اس کے گھوڑے سمیت قتل کر دیا گیا۔“

(۷۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْشَةَ الْخَنَعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طَوْلُ الْقِيَامِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جَهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَا لَهُ وَنَفْسِهِ)) قِيلَ: فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ أَهْرَبَ دَمَهُ وَ عَقَرَ جَوَادَهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة (کتاب الوتر) باب (طول القيام) (روایت حسن ہے۔)]

۷۳۰۔ جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”افضل جہاد اس شخص کا ہے جس کو اس کے گھوڑے سمیت قتل کر دیا جائے۔“

(۷۳۰) عَنْ جَابِرٍ يُبْلَغُ بِهِ قَالَ ((أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ عَقَرَ جَوَادَهُ وَ أَهْرَبَ دَمَهُ))

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ۲۰۸۱ (روایت حسن ہے۔)]

سب سے افضل شہید

أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ

۷۳۱۔ نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے سنا جبکہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے سوال کیا سب سے افضل شہید کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو لوگ مقابلہ کے لیے صف آرائی کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے چروں کو نہیں پھیرتے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جاتے ہیں یہی لوگ جنت کے بالا خانوں

(۷۳۱) عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الَّذِينَ يُلْقَوْنَ فِي الصَّفِّ فَلَا يَقْلِبُونَ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يَقْتُلُوا أَوَّلِيكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْعُرْفِ الْعُلْيَا مِنَ الْجَنَّةِ))

يُضْحِكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ وَإِذَا ضُحِكَ فِيْ
مَوْطِنٍ فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ))
میں لطف اندوز ہوں گے۔ تیرا رب ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا اور
جب وہ (رب) کسی مقام پر ہنسے گا تو اس کا حساب نہیں ہوگا۔“

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ: ۶۸۵۵ (روایت حسن ہے۔)]

الرَّغْبَةُ فِي الشَّهَادَةِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ
اللَّهِ
اللہ کی رضا طلب کرنے کے لیے شہادت کی رغبت
دلانا

۷۳۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بسیمہ رضی اللہ عنہا کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کے احوال معلوم کرے۔ پس وہ آئے تو گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ رادی کہتا ہے مجھے معلوم نہیں کہ گھر میں بعض عورتوں کا ہونا بیان کیا یا نہیں۔ انہوں (بسیمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو حالات بتائے تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”ہمیں دور کا سفر درپیش ہے پس جس کے پاس سواری موجود ہے۔ وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے۔“ پس وہ لوگ جن کی سواریاں مدینہ منورہ کے بالائی علاقہ میں تھیں آپ ﷺ سے سواریاں لانے کی اجازت لینے لگے۔ لیکن آپ نے فرمایا ”نہیں صرف وہی جس کی سواری موجود ہے۔“ پس رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے یہاں تک کہ وہ بدر کے میدان میں مشرکین سے پہلے پہنچ گئے۔ اور (بعد میں) مشرکین بھی آگئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھ سے پہلے کوئی شخص بھی کسی چیز کی طرف نہ جائے“ پس مشرکین قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس جنت کی طرف اٹھو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کے رسول! ایسی جنت جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ انہوں نے کہا: بہت خوب، بہت خوب، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۷۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُسَيْمَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا اسْتَنْشَى بَعْضُ نِسَائِهِ. قَالَ: فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثُ قَالَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ لَنَا طَلَبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا)) فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظَهْرَانِهِمْ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا)). فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَقْدِرُ مَنْ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ)) فَذَنَّا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ))

قَالَ: يَقُولُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ

”تم بہت خوب بہت خوب کیوں کہہ رہے ہو؟“ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ مجھے توقع ہے کہ میں بھی جنت والوں میں سے ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: ”تم بھی جنت والوں میں سے ہو“ اس کے بعد وہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے پھر بولے اگر میں اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اپنی یہ کھجوریں کھا لوں تو یہ تو لمبی زندگی ہو جائے گی چنانچہ ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا پھر مشرکین سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بِنَحْيٍ)) قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَن أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ: ((لَا نَكَ مِنْ أَهْلِهَا)) قَالَ فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ أَنَا حَيِّتُ حَتَّى أَكُلَ تَمَرَاتِي هَذِهِ، إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرُمِي بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ فَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب ثبوت الجنة للشہید]

۷۳۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے دن ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا آپ مجھے بتائیں اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا ”جنت میں۔“ پس اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں پھر وہ نہایت بہادری سے لڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا۔

(۷۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ؟ فَأَيُّنَ أَنَا؟ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) فَاتَّقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ فَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة أحد]

سچے دل سے شہادت کا ارادہ اور اس کو طلب کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الصِّدْقِ فِي طَلَبِ الشَّهَادَةِ وَالْقَصْدِ لَهَا

۷۳۴۔ شہاد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا تو وہ آپ پر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی اور پھر کہا میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ پھر نبی ﷺ نے اس کے متعلق اپنے بعض ساتھیوں کو وصیت کی پس جب جہاد ہوا تو نبی ﷺ کو غنیمت کے طور پر کچھ قیدی ملے آپ نے انہیں تقسیم کیا اور اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دیا کیونکہ وہ ان کے جانور چرا رہا تھا جب وہ آئے تو اس کے ساتھیوں نے اس کو اس کا حصہ دیا وہ کہنے لگا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا نبی ﷺ نے مال غنیمت تقسیم

(۷۳۴) عَنْ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّعَمَهُ ثُمَّ قَالَ: أَهَاجِرُ مَعَكَ، فَأَوْصِي بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ غَنِيمِ النَّبِيِّ ﷺ سَيًّا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يُرْعَى ظَهْرُهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفْعُوهُ إِلَيْهِ لَقَا: مَا هَذَا؟ قَالُوا: قَسَمَ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ

کیا ہے اور یہ تیرے لیے دیا ہے۔ اس نے وہ (اپنا حصہ) لیا اور نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ میں نے تیرا حصہ دیا ہے“ تو اس نے کہا میں نے اس کے لیے تو آپ کی اتباع نہیں کی لیکن میں نے تو آپ کی اس لیے اتباع کی ہے تاکہ مجھے یہاں تیر لگے اور اس نے ایک تیر کے ساتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ پس میں مر جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تو (اپنی بات میں) سچا ہے تو اللہ تجھے سچا کر دکھائے گا۔“ پس تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کی دشمن سے لڑائی شروع ہو گئی تو اس (اعرابی) کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا اس کو وہیں تیر لگا ہوا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا ”کیا یہ وہی ہے؟“ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے اللہ سے سچ بولا تو اللہ نے اسے سچا کر دکھایا“ پھر نبی ﷺ نے اپنے قمیص میں اسے کفن دیا پھر آپ نے اس کو آگے رکھ کر اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی نماز میں سے جو دعاء ظاہر ہوئی وہ یہ تھی: ”اے اللہ! تیرا یہ بندہ تیری راہ میں مہاجر نکلا پس وہ شہید ہو گیا“ میں اس پر گواہی دیتا ہوں۔“

تخریج: [سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهداء (روایت صحیح ہے۔)]

۷۳۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا ”(غزوہ مودہ میں) زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا پس وہ شہید ہو گیا“ پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھا پس ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑ لیا۔ اس کی شہادت کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بغیر امارت کے جھنڈا لے لیا پس اس کے ہاتھ پر فتح ہو گئی۔“ اور فرمایا ”ہمیں خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔“ یا آپ نے فرمایا: ”ہمیں یا ان کو خوشی نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔ اور (یہ خبر دیتے ہوئے) آپ کی آنکھیں اٹھکھار تھیں۔“

فَاَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا؟ قَالَ: ((قَسَمْتُكَ لَكَ)) قَالَ: مَا عَلَى هَذَا اتَّبَعْتُكَ وَلَكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَاهُنَا. وَ أَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ. بِسَهْمٍ فَأَمُوتْ فَأَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((إِنْ تَصَدَّقِ اللَّهُ بِصَدَقَتِكَ)) فَكَبِرُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَهْوْ هُوَ)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ كَصَدَقَهُ)) ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ ((اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكِ))

(۷۳۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((أَخَذَ الرَّايَّةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ)) وَقَالَ: ((مَا يَسُرُّنَا أَنَّهُمْ عِنْدَنَا)) قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ قَالَ ((مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا)) وَ عَيْنَاهُ تَذَرِ قَانَ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی الشهادة]

ذِكْرُ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اس شخص کا ذکر جو صدقِ دل سے اللہ سے شہادت کی

دعا مانگے

مِنْ نَفْسِهِ

۷۳۶۔ ابو شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سچے دل سے اللہ سے شہادت کی دعا مانگے تو اللہ اسے شہداء کے مراتب تک پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔“

(۷۳۶) حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل اللہ]

۷۳۷۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سچے دل سے اللہ سے اس کی راہ میں شہادت کی دعا مانگے تو اللہ اس کو شہادت کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔“

(۷۳۷) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهَادَةِ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجہاد، باب ماجاء فیمن سئل الشهادة (روایت صحیح ہے۔)]

شہید کو قتل سے معمولی سی تکلیف ہوتی ہے

تَهْوِينٌ أَوْ تَخْفِيفٌ الْقَتْلِ عَلَى

الشَّهِيدِ

۷۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی تم میں سے کوئی شخص چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔“ اور بیہقی شریف کے الفاظ یہ ہیں ”شہید قتل سے اتنی ہی تکلیف پاتا ہے جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔“

(۷۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقُرْصَةِ)) وَلَقَطُ الْبَيْهَقِيُّ ((الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ أَلَمَ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ الْقُرْصَةَ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرباط۔ البیہقی ۱۶۳/۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

[حسن ہے۔]

کافر اور اس کا قاتل (مومن) جہنم میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہوں گے بشرطیکہ مومن اس کے بعد بھی دین پر ثابت قدم رہے

۷۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کافر اور اس کا قاتل جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

اور ایک روایت میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو آدمی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مومن جو کافر کو قتل کرے پھر وہ دین پر ثابت قدم رہے۔“

اور نسائی شریف میں زائد بات یہ ہے ”اور وہ جو قریب رہے۔“ اور مسند احمد میں ہے ”پھر وہ مسلمان دین پر ثابت قدم اور اس پر کاربند رہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب من قتل کافر اثم سدد - مسند أحمد: ۲/۳۴۰ (روایت حسن ہے)]

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور اس کے قاتل کا جنت میں اکٹھا ہونا کہ کافر مسلمان کو قتل کرتا ہے پھر اسلام لانے کے بعد ثابت قدمی دکھاتا ہے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔

۷۴۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنسے گا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ قتل (شہید) ہونے والا اللہ کے راستہ میں لڑتا لڑتا شہید کیا گیا تھا“ پھر اللہ نے

الْكَافِرُ لَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَقَاتِلُهُ - يَعْنِي الْمُؤْمِنَ - فِي النَّارِ إِذَا سَدَّدَ الْقَاتِلُ ((الْمُؤْمِنُ))

(۷۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ)) قِيلَ مَنْ هُم؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ)) قِيلَ مَنْ هُم؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ))

وَرَأَى النَّسَائِيُّ: ((وَقَارَبَ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ: ((ثُمَّ سَدَّدَ الْمُسْلِمُ أَوْ قَارَبَ))

اجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ الْكَافِرُ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدَّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

(۷۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ

اس قاتل کو توبہ کی توفیق دی اور وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے“ انہوں نے کہا اللہ کے رسول!؟ کیسے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ شہید ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ دوسرے کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اس کی اسلام کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے کرتے شہید ہو جاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الکافر یقتل المسلم ثم یسلم فیسدد بعد و یقتل۔ و صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب بیان الرجلین یقتل أحدهما الآخر یدخلان الجنة]

۷۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا جبکہ آپ خیر میں تھے اور آپ خیر فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا! اللہ کے رسول! آپ میرے لیے حصہ مقرر کریں۔ تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے کہا اللہ کے رسول! آپ اس کے لیے حصہ مقرر نہ کریں۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ابن قوئل کا قاتل ہے۔ تو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا اس جانور پر تعجب ہے جو ابھی پہاڑ سے اترا ہے اور مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے جس کو اللہ نے میرے ہاتھوں عزت بخشی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو حصہ دیا یا نہیں۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الکافر یقتل المسلم ثم یسلم فیسدد بعد و یقتل]

شہداء کی تعداد کا ذکر

۷۴۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا! اللہ کے رسول! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ نے فرمایا ”تب تو میری امت کے شہداء کم ہوں

يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهِدُ))

وَفِي رَوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ بَعْدُ: ((يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ)) قَالُوا: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((يُقْتَلُ هَذَا فَيَلْجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُسْتَشْهِدُ))

(۷۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْلَمَا افْتَحَوْهَا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهُمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعْجَبًا لَوْ بَرَّ تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قُدُومِ ضَانٍ يَنْعَى عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهَيِّئْ عَلَيَّ يَدَيْهِ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَهُمْ لَهُ أَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ

ذِكْرُ عَدَدِ الشَّهَدَاءِ

(۷۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِينَكُمْ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ: ((إِنَّ شَهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا

گئے، انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! پھر کون شہید ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کے راستے میں طبعی موت مر جائے وہ شہید ہے، جو طاعون کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔ اور جو پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔“

اور ابن مقسم کی روایت میں ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے باپ نے اس حدیث میں یہ بھی فرمایا: ”جو ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے۔“

لَقِيلَ)) قَالُوا: فَمَنْ هُمْ؟ يَارَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ: ((وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامة، باب بیان الشهداء]

۷۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”شہید پانچ ہیں، طاعون کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، (دیوار و عمارت کے نیچے) دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔“

(۷۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الشَّهَدَاءُ خُمُسَةٌ: الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب الشهادة سبع سوى القتل۔ و صحیح مسلم، کتاب

الإمامة، باب بیان الشهداء]

۷۴۴۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”تم اپنے میں کن لوگوں کو شہید شمار کرتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے لڑتے شہید ہو جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس طرح تو میری امت کے شہداء کم ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا شہید ہے، طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، اور جنم دیتے وقت فوت ہو جانے والی عورت شہید ہے۔“

(۷۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيمَكُمُ؟)) قَالُوا: الَّذِي يَقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ شَهِدَاءَ أُمَّيٍّ إِذَا لَقِيَ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمُعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النَّفْسَاءَ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۱۵ (روایت صحیح ہے۔)]

۷۴۵۔ جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(۷۴۵) حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ مَرْفُوعًا

عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ان کو سخت تکلیف میں پایا۔ (حدیث طویل ہے اور اس میں ایک قصہ ہے) اور (اس حدیث میں ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں قتل ہونے والی شہادت کے علاوہ بھی سات شہادتیں ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، نمونیہ کی بیماری سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا، جل کر مرنے والا، (دیوار وغیرہ کے نیچے) دب کر مرنے والا، اور ولادت کے سبب مرنے والی عورت شہید ہیں۔“

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ يَمُودُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابِثٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلِبَ الْحَدِيثُ وَفِيهِ قِصَّةٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْفَرْقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَلْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل من مات بالطاعون۔ (روایت حسن ہے۔)]

اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والا شہید

فَضْلٌ مَنْ يُقْتَلُ دُونَ مَالِهِ ((وَهُوَ

ہے

يُدَافِعُ فِي سَبِيلِهِ))

۷۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! یہ فرمائیے اگر کوئی آدمی (زبردستی) میرا مال لینے کی نیت سے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ ”اپنا مال اسے مت دے۔“ اس نے کہا۔ اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے؟ آپ نے فرمایا۔ ”تو بھی اس سے لڑائی کر۔“ اس نے کہا۔ یہ فرمائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ نے فرمایا ”پس تو شہید ہے۔“ اس نے کہا آپ یہ بتلائیں اگر میں اس کو قتل کر دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ”وہ جہنم میں جائے گا۔“

(۷۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: ((فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: ((فَاتِلْهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: ((فَأَنْتَ شَهِيدٌ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی من قصد أخذ مال غیرہ بغیر حق]

۷۴۷۔ قابوس بن مخارق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا آدمی میرے پاس آ کر میرا مال لینا چاہتا ہے (تو میں کیا کروں)۔ آپ نے

(۷۴۷) عَنْ قَابُوسِ بْنِ مَخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يَأْتِنُنِي فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ:

فرمایا ”اس کو اللہ کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کر۔“ اس نے عرض کیا ”اگر وہ نہ سمجھے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے گرد و پیش کے مسلمانوں سے اس کے خلاف مدد مانگ۔“ اس نے عرض کیا اگر میرے ارد گرد مسلمان موجود نہ ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اس کے خلاف بادشاہ سے مدد مانگ۔“ اس نے عرض کیا اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑائی کر۔ حتیٰ کہ تو آخرت کے شہداء میں شمار ہوا اپنا مال بچالے۔“

((ذِكْرُهُ بِاللَّهِ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَدَّكُرْ؟ قَالَ: ((فَاسْتَعِزْ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَ: ((فَاسْتَعِزْ عَلَيْهِ السُّلْطَانُ)) قَالَ: فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي؟ قَالَ: ((فَاتَّبِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعُ مَالَكَ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب المحاربة، باب ما یفعل من تعرض لماله۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۷۴۸۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔“

(۷۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب من قاتل دون ماله۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من قصد أخذ مال غیره]

اپنے اہل دین اور جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہونے والے کی فضیلت

فَضْلُ ((مَنْ يُقْتَلُ)) دُونَ الْأَهْلِ وَالْدِّينِ وَالنَّفْسِ

۷۴۹۔ سعید بن زید رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل یا خون (عزت) یا دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے۔“

(۷۴۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ أَوْ دُونَ دِمِهِ أَوْ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب فی قتال اللصوص (روایت صحیح ہے)]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید

أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ اللَّهِ

۷۵۰۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں دجال کے متعلق تفصیلی طور پر بتایا پس آپ نے ہمیں جو بیان فرمایا

(۷۵۰) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنْ

اس میں یہ بات بھی تھی ”دجال آئے گا“ مدینہ منورہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا پس وہ مدینہ منورہ کے باہر ہی ہوگا کہ اس کی طرف ایک جوان نکلے گا جو تمام لوگوں میں سے بہترین آدمی ہو گا۔ وہ دجال سے کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی ہے۔ پس دجال کہے گا کہ مجھے بتاؤ اگر میں اس جوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو تم پھر بھی میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں! اس کے بعد ہم شک نہیں کریں گے آپ نے فرمایا ”دجال اس جوان کو قتل کرے گا“ پھر اس کو زندہ کرے گا پس وہ جوان زندہ ہونے کے بعد کہے گا اللہ کی قسم! مجھے اب پہلے سے بھی زیادہ بصیرت ہو گئی ہے آپ نے فرمایا: ”دجال دوبارہ اس جوان کو قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس پر تائب نہیں آئے گا۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جب مومن اس دجال کو دیکھے گا تو کہے گا کہ اے لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا تھا پس دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑ لو اس کو مارو پٹو اور زخمی کرو اور اس کو روندو اس مار کی وجہ سے اس کا پیٹ اور اس کی پشت پھیل جائے گی اس کے بعد دجال اس مومن سے کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ کہے گا تو ہی مسیح کذاب ہے۔ تو دجال اس کے متعلق حکم کرے گا اس کو سر کے درمیان سے آرے کے ساتھ چیر دیا جائے حتیٰ کہ اس کی دونوں ٹانگیں جدا کر دی جائیں گی۔“ آپ نے فرمایا ”پھر دجال اس کے دو ٹکڑوں کے درمیان سے گزرے گا پھر اس کو کہے گا کہ کھڑا ہو تو وہ (زندہ ہو کر) اس کے سامنے سیدھا کھڑا ہو جائے گا“ آپ نے فرمایا: ”پھر دجال اس کو کہے گا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ (مومن) کہے گا مجھے پہلے سے بھی زیادہ بصیرت ہو گئی ہے“ آپ نے فرمایا: ”پھر وہ مومن خطاب کرتے ہوئے کہے گا اے لوگو! یہ

الدَّجَالُ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ: ((يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ- فَيَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُكَ- فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلْتُ هَذَا نُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ))

وَهِيَ رَوَايَةٌ ((فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَسْبَحُ فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشَجُّوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَقَرِّهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رَجُلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ فَيَسْتَوِي قَانِمًا- قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَرَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ- إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَابَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوته نَحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ

دجال میرے بعد کسی سے بھی یہ معاملہ نہیں کر سکے گا۔“ آپ نے فرمایا: ”دجال اس کو ذبح کرنے کے لیے دوبارہ پکڑ لے گا پس اس کی گردن اور ہنسی کی ہڈی کے درمیان والا حصہ تانبے کا ہو جائے گا تو دجال اس کی طاقت نہیں رکھے گا۔ پھر دجال اس (مومن) کو ہاتھوں اور پاؤں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اس کو آگ کی طرف پھینکا ہے۔ حالانکہ وہ جنت میں ڈالا گیا ہے۔“

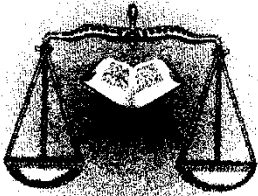
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ (مومن جوان) رب العالمین کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوگا۔“

إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَاخْذُ بِيَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ
فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى
النَّارِ - وَ إِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ -)) فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ
شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی صفة الدجال و تحریم المدینة علیہ]



باب نمبر 9



کتاب القضاء
فیصلہ کرنے کا بیان

صفحہ نمبر 463 تا 494

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَدْلِ أَوْ الْعَادِلِ ((وَالأَوَّلُ أَصَحُّ))

منصف حاکم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً اللہ عدل والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

(المائدة ۴۲)

۷۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران۔ وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت میں ہوئی۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق ہے یعنی ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بے قرار ہو۔ وہ دو آدمی جن کی آپس میں محبت صرف اللہ کی رضا کے لیے ہے۔ وہ آدمی جسے کوئی حسین و جمیل عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ اس کے ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔“

(۷۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَاتَنَفَقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَنَاسِئَتْ عَيْنَاهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان ، باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ ، باب فضل إخفاء الصدقة]

۷۵۲۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں جانب ہوں گے اور رحمان کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلوں، اپنے گھر والوں اور ان کاموں میں جو ان کے سپرد ہیں عدل و انصاف کرتے ہیں۔“

(۷۵۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكُنَّا يَدَيْهِ يَمِينٍ - الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا لَوْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة ، باب فضيلة الأمير العادل و عقوبة الجائر]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کر دے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“
 ۷۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ایک صدقہ کرنا واجب ہے لوگوں کے درمیان انصاف کر دینا بھی صدقہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾
 (۷۵۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب فضل الإصلاح بین الناس والعدل بینہم۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]
 ۷۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حاکم قریش سے ہوں گے جب وہ فیصلہ کریں گے تو انصاف کریں گے اور جب وعدہ کریں گے تو پورا کریں گے اور جب رحم و شفقت طلب کیے جائیں گے تو رحم و شفقت کریں گے ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ ان کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔“

تخریج: [مسند ابی داؤد، طیالسی ۲۱۳۳ (روایت صحیح ہے)۔]
 (۷۵۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا لَوْ قُذِيَ ذَلِكَ إِلَّا أَتَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُّهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَكُفَّ بَرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ أُمَّهُ أَوْ لَهَا مَكَلَمَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))
 وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ وَفِيهِ: ((يَفْكُهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقُهُ الْجَوْرُ))

۷۵۵۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا سرپرست ہو تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے ہوں گے اس کی نیکی اس کو چھڑا لے گی یا اس کا گناہ (ظلم) اس کو ہلاک کر دے گا اس کا اول ملائت درمیان ندامت اور آخر قیامت کی رسوائی ہے۔“
 اور بیہقی کی روایت میں ہے ”اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۶۷ بیہقی۔ ۱۲۹/۳ (روایت حسن ہے)۔]

۷۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

(۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

فرمایا ”امام ڈھال ہے اس کے پیچھے (اس کی معیت میں) قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے سے (دشمنوں سے) بچا جاتا ہے۔ پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا حکم کرے اور انصاف کرے اس کو اس کی وجہ سے اجر و ثواب ہوگا اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی چیز کا حکم کرے گا تو اس کی وجہ سے اس پر وبال ہوگا۔“

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے ”وہ اللہ کے ”تقویٰ کا حکم کرے اور انصاف کرے تو اس وجہ سے اس کے لیے اجر و ثواب ہے اور اگر وہ اس کے علاوہ کہے تو اس کی وجہ سے اس پر وبال ہوگا۔“ اور نسائی شریف کی روایت میں ہے ”اگر اس نے اس (تقویٰ) کے علاوہ کوئی حکم دیا تو وہ اس پر بوجھ ہے۔“

((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيَتَّقِي بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ، كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرٌ وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ))

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((إِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّهُ عَلَيْهِ مِنْهُ))
وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ ((وَأِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ وَزْرًا))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الإمام جنة یقاتل من ورائه ویتقی به۔ و صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر۔ باب یقاتل من وراء الإمام ویتقی به۔ و سنن النسائی۔ کتاب البیعة۔

باب ذکر ما یجب للإمام وما یجب علیه]

۷۵۷۔ عیاض بن حماد مجاشعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا ”خبردار! میرے رب نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ آج میں اس علم سے جو اس نے مجھے سکھایا ہے آپ کو وہ بات بتاؤں جس کا آپ کو پتہ نہیں۔ ہر مال جو میں نے بندے کو عطیہ کر دیا ہے حلال ہے اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف پیدا کیا۔ شیاطین نے ان کے پاس آ کر ان کو ان کے دین سے بہکا یا اور ان پر میری حلال کردہ چیزوں کو حرام کر دیا اور میں نے ان کو حکم کیا کہ وہ میرے ساتھ شرک نہ کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اور بے شک اللہ نے تمام اہل زمین کی طرف دیکھا، پس چند اہل کتاب کے سوا وہ ان کے عرب و عجم پر ناراض ہوا اور فرمایا میں نے آپ کو محض اس لیے مبعوث کیا کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ساتھ آزماؤں (کہ کون آپ کی اطاعت کرتا ہے) (اس طویل حدیث میں

(۷۵۷) عَنْ عِيَاذِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ: ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا حَبَّلْتُكُمْ مِنْهَا عَلَمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْنَهُ عَبْدًا حَلَالًا وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّتْ لَهُمْ وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَمَقْتَتَهُمْ عَرَبُهُمْ وَعَجَمُهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَتَيْتِكَ وَأَتَيْتِي بِكَ الْحَدِيثُ وَفِيهِ (قَالَ: وَأَهْلُ النُّجْبَةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ

آگے یہ بات ہے۔ ”اہل جنت کی تین اقسام ہیں۔ انصاف اور صدقہ کرنے والا اور اللہ کی توفیق سے سرفراز بادشاہ۔ رحمت و شفقت کرنے والا اور ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لیے نرم دل۔ عیال دار پاک دامن، سوال سے بچنے والا۔“ آخر حدیث تک

مُقْسِطٌ مُتَّصِدٌ مُؤَقِّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقٌ
الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَمُسْلِمٌ ، وَعَفِيفٌ
مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب صفة الجنة، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة و أهل النار]

اس عالم مجتہد حاکم کا اجر و ثواب جس نے درست فیصلہ کیا یا غلط فیصلہ کیا۔

أَجْرُ الْحَاكِمِ الْعَالِمِ الْمُجْتَهِدِ إِذَا
أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور داؤد اور سلیمان کو یاد کیجئے جبکہ وہ کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کر رہے تھے کہ کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو اس میں چر چک گئی تھیں اور ان کے فیصلے میں ہم موجود تھے۔ ہم نے اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم و علم دے رکھا تھا۔“

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي
الْعَرْثِ إِذْ نَفَثَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا
لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهُ سُلَيْمَانَ وَكُلًّا
آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا﴾ (الأنبياء: ٤٨/٤٩)

۷۵۸۔ عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جب حاکم فیصلہ کرے اور اجتہاد سے کام لے پھر وہ درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے اور جب وہ فیصلہ کرے اور اجتہاد میں اس سے غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔“

(٧٥٨) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَمْعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا حَكَمَ
الْحَاكِمُ لاجْتِهَادٍ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا
حَكَمَ لاجْتِهَادٍ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ۔ و صحیح مسلم، کتاب الأقضية۔ باب بيان أجر الحاكم إذا اجتهد فأصاب أو أخطأ]

حاکم کی استقامت کی فضیلت

فَضْلُ اسْتِقَامَةِ الْأَيْمَةِ

۷۵۹۔ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں ”ابوبکر صدیقؓ اُحَسَّ قبیلہ کی زینب بنت مہاجر نامی عورت کے پاس آئے دیکھا کہ وہ خاموش ہے گفتگو نہیں کرتی ابوبکر صدیقؓ نے پوچھا اس کو کیا ہے گفتگو نہیں کرتی؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے خاموش

(٧٥٩) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ:
((دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ
يَقَالُ لَهَا زَيْنَبُ بِنْتُ الْمُهَاجِرِ قَرَأَهَا لَا
تَكَلِّمُ لَقَال: مَا لَهَا لَا تَكَلِّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ

مُصِیْتَةً قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي لِيْذَا هَذَا لَا يَحِلُّ هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ: فَتَكَلَّمْتُ فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَمْرُوٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: أَيْ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكَ لَسُؤْلٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ بَقَاءُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَيْمَتُكُمْ فَقَالَتْ: وَمَا الْأَيْمَةُ؟ قَالَ: أَنَا تَحَا لِقَوْمِكَ رُعُوسٌ وَأَشْرَافٌ يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ فَقَالَتْ: بَلَى قَالَ: فَهُمْ أَوْلِيكَ عَلَى النَّاسِ))

رہ کر حج کی نیت کی ہے آپ نے فرمایا اس کو کہو کہ کلام کرے یہ چپ کا حج حلال نہیں یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ پس اس نے گفتگو شروع کر دی۔ پس کہنے لگی کہ آپ کون ہیں؟ انہوں (ابوبکر) نے کہا: ایک مہاجر آدمی۔ کہنے لگی کون سے مہاجرین؟ انہوں نے جواب دیا: قریش۔ کہنے لگی کہ آپ قریش کے کس خاندان سے ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو بہت سوال کرنے والی ہے۔ میں ابوبکر ہوں۔ کہنے لگی کہ ہم کب تک دین اسلام پر رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جاہلیت کے بعد عطا فرمایا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت تک تم اس دین پر صحیح طور پر قائم رہو گے جب تک تمہارے حاکم درست رہیں گے۔ اس نے کہا حاکم کون ہیں؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تیری قوم میں سردار اور بڑے نہیں ہیں جو لوگوں کو حکم کریں تو وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگی: کیوں نہیں ہیں۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا پس وہی لوگ لوگوں کے حاکم ہیں۔“

تخریج: [صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب أيام الجاهلية۔ (روایت صحیح ہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پر متوف ہے)]

اس آدمی کے درست ہونے کا ذکر جو قضاء یا امارت طلب نہیں کرتا

ذِكْرُ تَسْدِيدٍ مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْقَضَاءَ
أَوْ الْإِمَارَةَ

۷۶۰۔ عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ”عبدالرحمن! امارت (حکومت) کا سوال نہ کرتا۔ کیونکہ اگر وہ تجھے حیرے مطالبہ پر دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر وہ کسی مطالبہ کے بغیر تجھے مل جائے تو اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا۔ اور جب تو کسی چیز پر قسم اٹھالے اور پھر تو سمجھے کہ اس کے علاوہ جو کام ہے وہ اس سے بہتر ہے تو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر جو بہتر ہے۔“

(۷۶۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَرِّهٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ (يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتُ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكُفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الْإِلَهَ هُوَ خَيْرٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأحکام، باب من لم يستل الإمارة أعانه الله عليها۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الأيمان۔ باب نذب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً.....]

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ آدمی کو ہر حال میں خیر و فلاح اور بہتری والا کام کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے عمل سے ہر صورت بچنے کی کوشش کرنی چاہیے حتیٰ کہ اگر قسم بھی اٹھالے کہ میں یہ نیکی کا کام نہیں کروں گا تو اس کو قسم کا کفارہ ادا کر کے خیر و نیکی کی راہ اپنانی چاہیے۔

حاکم کے نیک وزیر اور اچھے مشیر کی فضیلت

فَضْلُ الْوَزِيرِ الصَّالِحِ وَالْبَطَانَةِ

الْحَسَنَةِ لِلْإِمَامِ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۱۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص کسی کام کا والی یعنی حاکم بنے اور اللہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو وہ اس کے لیے نیک وزیر مقرر فرما دیتا ہے اگر وہ بھول جائے تو یہ اس کو یاد کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کو یاد ہو تو یہ اس کی مدد کرتا ہے۔“

(۷۶۱) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّتِي تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَأَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا اجْعَلْ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا إِنَّ نَيْسَى ذَكَرَتْ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ))

تخریج: [سنن النسائي، کتاب البيعة، باب وزير الإمام (روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

۷۶۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اور جس کو بھی خلیفہ بنایا تو اس کے دو مشیر ہوتے ہیں۔ ایک مشیر اس کو نیکی کا مشورہ دیتا ہے اور اس کو اس نیکی کی ترغیب دیتا ہے اور ایک مشیر اس کو شر کا مشورہ دیتا ہے اور اس کو شر کی ترغیب دیتا ہے۔ پس بچتا وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔“

(۷۶۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْبَشْرِ وَتَحْضُرُهُ عَلَيْهِ فَأَلْمَعُصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأحکام، باب بطانة الإمام وأهل مشورته۔ و کتاب القدر۔ باب المعصوم من عصم الله]

۷۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر حاکم کے دو مشیر ہوتے ہیں۔ ایک مشیر اس کو اچھائی کا مشورہ دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔ جبکہ ایک اس کو نقصان پہنچانے میں کوئی کمی کو تاہی نہیں کرتا۔ پس جو اس کے شر سے بچ گیا۔ وہ

(۷۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ وَّالٍ إِلَّا وَكَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا لَمَنْ وَفَى شَرَّهَا لَقَدْ

وَلِيٍّ وَهُوَ مِنَ الْيَتَامَى تَغْلِبَ عَلَيْهِ مِنْهُمَا))
 بچ گیا اور وہ (دوسرا مشیر) وہ ہے جو ان دونوں میں سے اس پر
 غالب آجاتا ہے۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البيعة، باب بطانة الإمام]

فَضْلٌ مِّنْ قَضَىٰ بِالْحِكْمَةِ وَرَفَقٌ
 بِالرَّعِيَّةِ

حکمت و دانائی کے ساتھ فیصلہ کرنے اور رعایا کے
 ساتھ نرمی کرنے والے کی فضیلت

۷۶۳۔ عبدالرحمن بن شماسہ بیان کرتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کہاں سے ہیں؟ میں نے کہا میں مصر سے۔ انہوں نے کہا تمہارے ساتھی (سربراہ) کا تمہارے مجاہدین کے بارے میں کیسا سلوک ہے؟ اس نے جواب دیا: ہم نے اس سے کوئی ناپسندیدہ بات نہیں دیکھی اگر ہم میں سے کسی کا اونٹ مر جائے تو وہ اس کو اونٹ وے دیتا ہے۔ اگر غلام مر جائے تو وہ غلام دے دیتا ہے اور اگر کسی کو خرچے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ اس کو خرچہ دے دیتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے بھائی محمد بن ابوبکر کے ساتھ جو سلوک ہوا (معزول کرنا وغیرہ) وہ مجھے اس سے نہیں روکتا کہ میں آپ کو وہ حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس گھر میں سنی۔ (آپ نے فرمایا کہ) ”اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان کو مشقت میں ڈالے تو تو بھی اس پر مشقت ڈال اور جو میری امت کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنے اور پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔“

(۷۶۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ: كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَائِكُمْ هَذِهِ؟ فَقَالَ: مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا إِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْبُعِيرِ فَيُعْطِيهِ الْبُعِيرُ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدُ وَيَحْتَاجُ إِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي أَلَدِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أُنْحَى أَنْ أُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ يَقُولُ فِي بَيْتِي هَذَا ((اللَّهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب فضل الأمير العادل و عقوبة الجائر والحث علی

الرفق بالرعية والنهی عن إدخال المشقة علیهم]

۷۶۵۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”صرف دو پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ

إِلَّا فِي التَّيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَسْلَطَةَ عَلَى مَلِكِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً لَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا))

فخص جس کو اللہ نے مال دیا، پھر اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت و دانائی سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم، باب الاعتباط فی العلم والحکمة۔ و کتاب الزکاة۔ باب إنفاق المال فی حقہ۔ و صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و یعلمہ.....]

مسلمان امانت دار خزانچی کی فضیلت

۷۶۶۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”مسلمان امانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم کے مطابق خوش دلی کے ساتھ اس شخص کو کامل (پورا پورا) ادا کر دے جس کے متعلق حکم کیا گیا ہے تو وہ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔“

فَضْلُ الْخَازِنِ الْمُسْلِمِ الْأَمِينِ

(۷۶۶) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ - وَرَبَّمَا قَالَ: يُعْطَى- مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَبَدَّ لَعْنَةُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکاة۔ باب أجز الخادم إذا تصدق بأمر صاحبه غیر مفسد]

مومن حاکم کی خیر خواہی کرنے کی فضیلت

۷۶۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند۔ وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور یہ کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور یہ کہ تم اپنے حکمرانوں سے خیر خواہی کرو۔ اور وہ تمہارے لیے سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بیان کرنے، زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔“

فَضْلُ النَّصِيحِ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ الْمُؤْمِنِ

(۷۶۷) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا: وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا: يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَأَنْ تَتَّصَحُّوا مِنْ وَلَاهِ اللَّهِ أَمْرَكُمْ وَيُكْرَهُ لَكُمْ قِيلٌ وَقَالَ وَكُفْرَةٌ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ))

تخریج: [صحیح البخاری، الأدب المفرد ۴۴۲ (روایت حسن ہے۔)]

ظالموں سے علیحدہ رہنے اور ان کے ظلم میں ان سے

عدم تعاون کی فضیلت

۷۶۸۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

فَضْلُ اعْتِزَالِ الظُّلْمَةِ وَعَدَمِ

إِعَانَتِهِمْ فِي ظُلْمِهِمْ

(۷۶۸) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ

ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا: ”عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے۔ جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر اعانت کی۔ پس وہ مجھ سے ہے نہ میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد نہیں ہو گا۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور وہ میرے پاس حوض پر بھی وارد ہو گا۔“

اور نسائی ہی کی ایک روایت میں ہے ”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی تھے تقریباً آدھے عربی اور آدھے عجمی۔ آپ نے فرمایا ”سنو کیا تم نے سنا عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے.....“ آخر حدیث تک

عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ ((إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مِنْ صَدَقْتَهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَأَعَانَتْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَكُنْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى الْحَوْضِ، وَمَنْ لَمْ يَصِدِّقْهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ أَيْضًا: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خُمْسُهُ وَأَرْبَعَةُ أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ ((اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البیعة، باب ذکر الوعد لمن أعان أمیرا علی الظلم و باب من لم یعن أمیرا علی الظلم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۷۶۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت گزشتہ حدیث کی طرح ہے۔

(۷۶۹) حَدِيثُ جَابِرٍ نَحْوَهُ

تخریج: [مسند أحمد: ۳/۳۲۱، مستدرک حاکم ۳/۴۹۹، وابن حبان: ۱۵۶۹]

زبان کی حفاظت اور سچی و سیدھی بات کہنے کی فضیلت

فَضْلُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْقَوْلِ الْحَقِّ
السَّيِّدِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی باتیں کیا کرو۔ اللہ تمہارے کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(الأحزاب ۷۰: ۷۱)

۷۷۰۔ محمد بن عمرو اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی بلال بن حارث مزی

(۷۷۰) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ

ﷺ سے سنا اور وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک تم میں سے کوئی اللہ کی رضامندی کا ایک کلمہ کہتا ہے اسے اس کی اہمیت و مقام کا گمان تک نہیں ہوتا، اللہ اس آدمی کے لیے اس ایک کلمہ کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ اور بیشک تم میں سے ایک آدمی اللہ کی ناراضگی کا ایک کلمہ (بات) کہتا ہے اسے اس کی اہمیت و مقام کا گمان تک نہیں ہوتا، اللہ اس آدمی کے لیے اس ایک کلمہ کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔“

الْمَزْنَى صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الزهد، باب فی قلة الکلام، (روایت حسن ہے۔)]

۷۷۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”آدمی اللہ کی رضامندی کی بات کرتا ہے اس کی طرف اس کی توجہ بھی نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ اس کی وجہ سے اس کے کئی درجے بلند فرما دیتا ہے اور آدمی اللہ کی ناراضگی والی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں گر جاتا ہے۔“

(۷۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرُكِّعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان]

تشریح: زبان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ ہمیشہ انسان کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے کہ کہیں ایک کلمہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر لے۔ مثلاً شرک و بدعت اور فسق و فجور اور اہل اقتدار و اختیار کی غلط بات اور ناجائز تصرف میں ان کی تائید یا کسی مسلمان پر ظلم و زیادتی یا زمین میں شر و فساد اور غیبت و چغلی اور سب و شتم وغیرہ کی بات کرنا انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لیے قرآن و حدیث میں زبان کی حفاظت پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ خاموشی اختیار کرو اور اگر بولو تو اچھی اور درست بات کرو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (البقرة: ۸۳) ”اور لوگوں کے لیے اچھی بات کہو۔“

بہترین گواہ

خَيْرُ الشُّهُودِ

۷۷۲۔ زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ جو اپنی گواہی طلب کرنے سے پہلے ادا کر دیتے ہیں۔“

(۷۷۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ))

تفہیم: [صحیح مسلم، کتاب الافضیۃ۔ باب بیان خیر الشہود۔]

تشریح: گواہی کے سلسلہ میں انسان کو ہمیشہ حق اور سچ بات کہنی چاہیے۔ چاہے اپنے یا اپنے قرابت داروں کے خلاف ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (النساء: ۱۳۵) ”اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ خواہ وہ خود تمہارے اپنے یا اپنے ماں باپ یا رشتہ دار عزیزوں کے خلاف ہو“ اس آیت میں سچی گواہی کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے۔ چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ کون سے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ ”اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ ناحق خون بہانا۔ جھوٹی گواہی دینا۔“ (صحیح

البخاری، کتاب الشهادات، باب ما قیل فی شہادۃ الزور)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فضیلت

فَضْلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ

الْمُنْكَرِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف لائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾

(آل عمران: ۱۰۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يَأْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ.....﴾ (التوبة: ۷۱)

یہی لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سبھایا جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو اس بری عادت سے منع

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ

کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔“

اور اللہ نے ارشاد فرمایا: ”زمانے کی قسم! بے شک انسان نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور آپس میں حق کی وصیت کی۔۔۔۔۔۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ سارے کے سارے یکساں نہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت (حق پر) قائم رہنے والی بھی ہے۔ جو راتوں کے وقت بھی کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ یہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں یہ نیک بخت لوگوں میں سے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے جناب لقمان کی وصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آجائے صبر کرنا (یقین مان) کہ یہ (بڑی) ہمت کے کاموں میں سے ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی دعاء نقل کرتے ہوئے فرمایا ”(نوح) نے کہا اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات و دن تیری طرف بلایا ہے۔“

حسب استطاعت ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر

بیعت

۷۷۳۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی

ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَنِيْسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٢٥﴾

(الأعراف: ۱۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْعَصْرُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ (العصر: ۱-۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَيْسُوا سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (آل عمران: ۱۱۳-۱۱۴)

وَقَالَ تَعَالَى: حِكَايَةً عَنْ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾

(لقمان: ۱۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ﴾

(النساء: ۶۵)

وَقَالَ تَعَالَى: عَنْ نُوحٍ: ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا﴾ (نوح: ۵)

الْبَيْعَةُ عَلَى النَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مَا اسْتَطَاعَ الْمَرْءُ

(۷۷۳) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَلَغْتُ

ﷺ سے سمع و اطاعت پر بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی ”حسب استطاعت سمع و اطاعت کروں گا“ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔

اور ایک روایت میں ہے ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“

اور طیلسی وغیرہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے (جریر رضی اللہ عنہ نے کہا) اس مسجد کے رب لی قسم! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔“

النَّبِيُّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنِي: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُ)) وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ - وَفِي رِوَايَةٍ ((بَابِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

وَرَزَاةَ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرُهُ فِي رِوَايَةٍ ((وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب کیف تبایع الإمام الناس۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدين النصيحة و مسند طيالسی - ۶۶۰]

دین تمام لوگوں کی خیر خواہی کرنے کا نام ہے

الدِّينُ النَّصِيحَةُ وَلِكُلِّ قَبِيلَةٍ النَّاسِ

۷۷۴۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں یعنی ”وین خیر خواہی کا نام ہے۔“ ہم نے عرض کیا کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے لیے اس کی کتاب کے لیے اس کے رسول کے لیے مسلمان حکام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔“

(۷۷۴) عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ - يَعْنِي - ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ)) قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب الدين النصيحة]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین اخلاص و خیر خواہی کا نام ہے اللہ تعالیٰ کی خیر خواہی سے مراد اس پر ایمان لانا، اس کو ذات و صفات اور عبادت کی تمام انواع میں ایک ماننا اور اس کے اوامر کی اتباع کرنا اور اس کی منع کردہ باتوں سے اجتناب کرنا۔ اور اس کی کتاب سے خیر خواہی یہ ہے کہ اس پر ایمان لانا، اس کو صحیح تلفظ اور شوق و محبت سے تلاوت کرنا، اور اس میں غور و فکر کرنا، اس کا تدبر کرنا، اس کو جاننے اور سمجھنے کے بعد اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس کی دعوت دینا۔ رسول اللہ ﷺ سے خیر خواہی یہ ہے کہ ان پر اور جو کچھ وہ لے کر آئے ہیں اس پر ایمان لانا، عقائد و عبادات اور معاملات میں ان کی مکمل اطاعت و اتباع کرنا۔ مسلمان خلفاء و حکام کی خیر خواہی کا مطلب تمام شرعی امور میں ان کی اطاعت کرنا، ان سے تعاون کرنا۔ عام مسلمانوں سے خیر خواہی کا مطلب کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ان کے لیے پسند کرے اور ان کی دینی و دنیاوی امور میں رہنمائی کرے۔ ان پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور جائز و مباح کام میں ان سے

تعاون کرے اور مشکلات میں ان کی مدد کرے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى قَوْلِ الْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ الْمَرْءُ

۷۷۵۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ ہم آسانی و تنگی میں اور خوشی و ناخوشی (ہر حال میں) بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے۔ اور اگر ہم پر دوسروں کو ترجیح دی گئی تو ہم صبر کریں گے اور ہم اہل امر سے نہیں الجھیں گے اور ہم ہر جگہ حق بات کہیں گے اور ہم اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔“

(۷۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرُهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نَتَارَعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا يَمُوتُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمامۃ۔ باب وجوب طاعة الأُمراء فی غیر معصیۃ و تحریمہا فی المعصیۃ۔ و صحیح البخاری، کتاب الأحکام۔ باب کیف یبايع الإمام الناس]

عدل و انصاف کا کلمہ جہاد میں سے ہے

ذِكْرُ أَنَّ كَلِمَةَ الْعَدْلِ مِنَ الْجِهَادِ

۷۷۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ظالم حاکم کے سامنے حق و عدل کا کلمہ بڑے جہاد میں سے ہے۔“

(۷۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۷۷۷۔ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے جبکہ آپ پاؤں پر رکاب تھے سوال کیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا۔“

(۷۷۷) عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرْزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البیعة، باب فضل من تکلم بالحق عند إمام جائر (روایت کی سند صحیح ہے۔ صحابی سے مرسل ہے۔)]

خلاف شرع امور میں امراء کی مخالفت میں سلامتی ہے

السَّلَامَةُ فِي الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ
فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ

۷۷۸۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عنقریب امراء (حکمران) ہوں گے۔“ اور ایک روایت میں ہے ”تم پر امراء مقرر کیے جائیں گے پس تم ان سے (کچھ باتیں) پہچانو گے اور تم (کچھ باتوں کا) انکار کرو گے پس جس نے پہچانا وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ ہو گیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اتباع کی وہ ہلاک ہو گیا۔“ انہوں نے عرض کیا کیا ہم ایسے لوگوں سے قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا ”نہیں“ جب تک وہ نماز پڑھیں۔“

اور ایک روایت میں ہے ”جس نے ناپسند کیا پس وہ بری ہو گیا اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ ہو گیا۔“

(۷۷۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ: إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيءٌ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) قَالُوا: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا: مَا صَلَوَا)) وَفِي رِوَايَةٍ ((فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيءٌ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإمارة، باب وجوب الإنكار على الأمراء فيما يخالف الشرع وترك قتالهم ما صلوا]

حکمرانوں وغیرہ کی غلط باتوں کا انکار ایمان اور جہاد میں سے ہے

مِنَ الْجِهَادِ وَالْإِيمَانِ الْإِنْكَارُ عَلَى
الْأُمَرَاءِ وَغَيْرِهِمْ

۷۷۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھ سے پہلے اللہ نے جو بھی نبی بھیجا اس کے اس کی امت میں سے حواری اور ساتھی ہوتے جو اس کی سنن پر عمل اور اس کے حکم کی اقتداء کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد نااہل لوگ ان کے جانشین بنے وہ ایسی باتیں کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے۔ اور وہ کام کرتے جن کا ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان کے ساتھ اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو ان سے اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے جو شخص ان سے اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور اس کے علاوہ رائی کے

(۷۷۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَ يَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ

دانے کے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں۔“

حَبَّةُ خَرْدَلٍ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان]

خلاف شرع بات کو بدلنا ایمان یا اہل ایمان کے فضائل میں سے ہے

تَغْيِيرُ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ أَوْ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ

۷۸۰۔ طارق بن شہاب سے روایت ہے اور یہ ابوبکر کی حدیث ہے کہ عید کے دن نماز سے قبل خطبہ دینا سب سے پہلے مروان بن حکم (بنو امیہ کے زمانہ میں مدینہ منورہ کا حاکم) نے شروع کیا تو ایک آدمی نے اس سے کہا، نماز خطبہ سے پہلے ہے؟ مروان نے کہا کہ وہ بات اب متروک ہو چکی ہے ابوسعیدؓ نے کہا کہ اس شخص نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم میں سے جو شخص کسی برائی کو (ہوتے) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے اس کی برائی واضح کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

(۷۸۰) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ مَا هَذَا لَكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان]

امر بالمعروف ونہی عن المنکر صدقہ ہے

الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

۷۸۱۔ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، اللہ کے رسول! مال دار لوگ زیادہ اجر و ثواب لے گئے۔ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”کیا اللہ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بیشک سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے؟ ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ

(۷۸۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَبِتَصَدَّقُونَ بِفَضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْوِينَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ

کہنا صدقہ ہے۔ ”لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا اپنی بیوی سے تعلق زن و شوہر قائم کرنا بھی صدقہ ہے.....“ آخر حدیث تک

صَدَقَهُ وَ كُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَهُ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَهُ وَ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَهُ وَ لِي بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَهُ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۷۸۲۔ عبد اللہ بن فروخ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر انسان کے تین سواٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، راستہ سے کوئی پتھر ہٹایا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راستے سے دور کر دی اور کسی نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے روکا“ آپ نے یہ تین سواٹھ جوڑ شمار کیے تو وہ اس دن اس حالت میں چلتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے۔“

(۷۸۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثًا لِيَمَانَةٍ مَفْصِلٍ لِمَنْ عَمَرَ اللَّهُ، وَ حَمِدَ اللَّهُ، وَ هَلَّلَ اللَّهُ وَ سَبَّحَ اللَّهُ، وَ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ)) عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَ الثَّلَاثَ لِيَمَانَةِ السَّلَامِي فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَ لَقَدْ رَحَّحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۷۸۳۔ سعید بن ابوبردہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔“ اور اس حدیث میں ہے ”حکم کرتا ہے معروف یا خیر کا۔“

(۷۸۳) عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ.....)) الْحَدِيثُ وَ فِيهِ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ النَّهْيِ)) وَ لِي رِوَايَةُ الطَّيَالِسِيِّ: ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ))

اور طیلسی کی روایت میں ہے ”حکم کرتا ہے معروف کا اور روکتا ہے منکر سے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فتنوں اور ہر شے سے
نجات کا سبب ہے

الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ
الْمُنْكَرِ سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ مِنَ الْفِتَنِ
وَمِنْ كُلِّ شَرٍّ

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ
ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ (الأنفال: ۲۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان ہی
لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوتے
ہیں۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ نے مومنوں کو حکم دیا کہ اپنے اندر
خلاف شرع امور نہ رہنے دیں ورنہ اللہ کا عذاب سب کو اپنی پیٹ
میں لے لے گا۔“ (قرطبی)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سو جب وہ اس کو بھول گئے جو ان کو سمجھایا
جاتا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو تو بچا لیا جو اس بری عادت سے منع
کیا کرتے تھے اور ان لوگوں کو جو کہ زیادتی کرتے تھے ایک سخت
عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ بے حکمی کیا کرتے تھے۔“

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَرَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ لَا
يَقْرَؤُوا الْمُنْكَرَ فِيمَا بَيْنَهُمْ فَيُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ
بِالْعَذَابِ ((القرطبی))

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا
الَّذِينَ يَتَّقُونَ عَنِ السُّوءِ وَآخَذْنَا الَّذِينَ
ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾
(الأعراف: ۲۵)

(۷۸۴) حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّعْمَانَ
بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ ((مَثَلُ الْمُذْمَنِ فِي حُدُودِ اللَّهِ
وَالْوَاقِعِ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ
عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا)) مَثَلُ قَوْمٍ
اسْتَهْمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا
وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي
أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي
أَعْلَاهَا فَتَأَذُّوا بِهِ فَأَخَذَ قَائِسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ
أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَاتَوَّه قَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ:
تَأَذُّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا
عَلَى يَدَيْهِ انْجَوَهُ وَنَجَوْنَا أَنْفُسَهُمْ ، وَإِنْ

۸۳ھ - شعبي بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نعمان بن بشیر
رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی حدود
میں سستی کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے“ اور ایک
روایت میں ہے کہ ”اللہ کی حدود پر قائم رہنے والے اور ان میں
واقع ہونے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگوں نے کشتی میں
سوار ہونے کے لیے قرعہ اندازی کی۔ پس ان میں سے بعض اس
کی اوپر والی منزل اور بعض نیچے والی منزل میں بیٹھ گئے چلی منزل
والے اوپر والی منزل پر پانی لینے کے لیے آتے اور اوپر رہنے
والوں کے پاس سے گزرتے جس سے وہ تکلیف محسوس کرتے۔
پس ایک آدمی نے کھاڑا پکڑا اور کشتی کی نیچے والی منزل میں
سوراخ کرنے لگا تو وہ (اوپر والے) آ کر کہنے لگے تو کیا کر رہا
ہے؟ اس نے جواب دیا تم تکلیف محسوس کرتے ہو جبکہ میں پانی

تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ))

کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ پس اگر وہ اس کے ہاتھ پکڑ لیں تو وہ اس کو بچالیں گے اور خود بھی بچ جائیں گے۔ اور اگر اس کو چھوڑ دیں گے تو اس کو بھی ہلاک کر دیں گے اور خود بھی ہلاک ہو جائیں گے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”اگر وہ ان کو ان کے اس ارادے سمیت چھوڑ دیں گے تو وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ سب کے سب بچ جائیں گے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا))

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب الشهادات، باب فی القرعة فی المشكلات]

۷۸۵۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے“ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب میں لپیٹ لے۔“

(۷۸۵) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَضَيْتُمْ﴾ (المائدة: ۴۵) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ))

تفہیم: [جامع الترمذی، أبواب تفسیر القرآن۔ باب و من سورة المائدة۔ و سنن أبی داؤد، کتاب

الملاحم، باب الأمر والنهی]

۷۸۶۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ بڑی گھبراہٹ میں ان کے پاس تشریف لائے آپ کہہ رہے تھے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ عربوں کے لیے اس شرکی وجہ سے ہلاکت ہے جو قریب آگئی ہے آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے۔“ اور آپ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا ”اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں۔ جب برائی عام ہو جائے گی۔“

(۷۸۶) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزَعًا يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَبَلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلَ هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْبَحِهِ الْإِنْبِيَامَ وَالْيَمَى قَلْبَهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب قصة يأجوج ومأجوج۔ و کتاب الفتن، باب يأجوج ومأجوج۔ و صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب اقتراب الفتن وفتح ردم يأجوج ومأجوج]

خلاف شرع امور یا فتنوں کے انکار کی فضیلت

۷۸۷۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے فرمایا تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کو فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے؟ لوگ کہنے لگے ہم نے سنا ہے انہوں نے کہا شاید تم اس سے آدمی کا اپنے اہل اور پڑوسی کے فتنہ میں واقع ہونا مراد لے رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ ہے۔ لیکن تم میں سے کس نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ وہ ان فتنوں کا ذکر کر رہے تھے جو سمندر کی لہروں کی طرح آئیں گے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا میں نے سنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیرا باپ بہت اچھا تھا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”فتنے دلوں پر ایسے آئیں گے کہ مسلسل ایک کے بعد ایک جیسے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی کے پتے ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں پھر جس دل میں وہ فتنہ رچ بس جائے گا تو اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو دل اس کو نہ مانے گا اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا یہاں تک کہ اسی طرح کالے اور سفید نکتے ہوتے ہوتے دو قسم کے دل ہو جائیں گے ایک تو خالص سفید دل چکنے پتھر کی طرح جس کو کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا جب تک کہ آسمان وزمین قائم رہیں۔ دوسرا کالا ٹھیلایا اوندھے کوزے کی طرح جو کسی اچھی بات کو اچھا سمجھے گا نہ بری بات کو برا، مگر وہی جو اس کے دل میں بیٹھ جائے.....“ آخر حدیث تک۔

مِنْ فَضْلِ انْكَارِ الْفِتَنِ اَوْ الْمُنْكَرِ (۷۸۷) عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: اَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ لِيْ اَهْلِهِ وَبَارِهِ؟ قَالُوا: اَجَلُ قَالَ: بَلْكَ تَحْقِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ اَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْفِتَنَ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ حَدِيثُهُ: فَاَسَمَعْتَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ: اَنَا قَالَ: اَنْتَ لِلَّهِ اَبْرُوكَ قَالَ حَدِيثُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نِكَتٌ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءٌ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نِكَتٌ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيضاء حَتَّى تَصِيْرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى اَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ وَالْاَخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًا كَالْكَوْزِ مُجْتَمِعًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ.....)) اَلْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان۔ باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً.....]

حد قائم کرنے والے اور جس پر قائم کی گئی اس کی

فضیلت

۷۸۸۔ ابو زرہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زمین پر ایک حد قائم کرنا اہل زمین کے لیے چالیس راتوں کی بارش سے افضل ہے۔“

تخریج: [سنن النسائی، کتاب قطع السارق۔ باب الترغیب فی إقامة الحد۔ (روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔)]

۷۸۹۔ زکریا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عامر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ”اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کچھ لوگ کشتی میں سوار ہوئے انہوں نے کشتی میں سوار ہونے کے لیے قرعہ اندازی کی۔ پس ان میں بعض اوپر والی منزل اور بعض نیچے والی منزل میں بیٹھ گئے۔ ٹحلی منزل والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر آتے پس ٹحلی منزل والوں نے سوچا کہ ہم نیچے والی منزل میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں۔ پس اگر وہ کو ان کے ارادے سمیت چھوڑ دیں گے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے تو وہ اور سارے مسافر فرج جائیں گے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الشریکۃ، باب هل یقرع فی القسمة والاستہام فیہ؟]

۷۹۰۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح مکہ کے موقع پر ایک عورت نے چوری کر لی تو اس کی قوم نے گھبرا کر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری سفارش کریں۔ عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس (عورت) کے بارے میں بات کی تو

فَصَلُّ إِقَامَةَ الْحُدُودِ لِمَنْ أَقَامَهَا
وَأُفِيَّتْ عَلَيْهِ

(۷۸۸) عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ((إِقَامَةُ حَدٍّ بَارِضٍ خَيْرٌ لِّأَهْلِهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً))

(۷۸۹) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نَأْذِ مَنْ فَوْقَنَا، لَإِنِ يَتْرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنِ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَّوْا جَمِيعًا))

(۷۹۰) أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ لَفَزَعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفَعُونَ قَالَ عُرْوَةُ: فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَكْوَنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ:

رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو مجھ سے اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں بات کرتا ہے؟“ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”اللہ کے رسول! آپ میرے لیے بخشش کی دعاء مانگیں پچھلے پہر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی تعریف کی پھر اس کے بعد فرمایا ”تم میں سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی چوری کر لیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔“ پس اس کی توبہ اچھی تھی اس کے بعد اس عورت نے شادی کر لی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ میرے پاس آیا کرتی تھی میں اس کا معاملہ (مسئلہ وغیرہ) رسول اللہ ﷺ سے ذکر کر دیتی تھی۔

((اتَّكَلَمْنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟)) قَالَ أَسَامَةُ: اسْتَغْفِرُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَكَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)) ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسَنَتْ تَوْبَتَهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَتَزَوَّجَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا كُنْتُ تَأْتِيَنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

تفہیم: [صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مقام النبی ﷺ بمكة زمن الفتح۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ۔ النہی عن الشفاعة فی الحدود]

۷۹۱۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس سے ایک یہودی اس حال میں گزرا گیا کہ اس کا چہرہ سیاہ کیا ہوا تھا اور اس کو مارا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ان (یہود) کو بلایا ان سے پوچھا ”کیا تمہاری کتاب میں زانی کی حد اسی طرح ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں پھر آپ نے یہود کے ایک عالم کو بلا کر کہا کہ ”میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی۔ کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد اسی طرح پاتے ہو؟“ اس نے کہا نہیں اور اگر آپ نے مجھے اللہ کی قسم نہ دی ہوتی

(۷۹۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَهُودِيٌّ مُعْتَمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ ﷺ فَقَالَ: ((هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ: ((أَشْهَدُ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟)) قَالَ: لَا، وَلَوْ لَا أَنَّكَ لَشَدَّتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجَمَ

تو میں آپ کو یہ بات نہ بتاتا کہ ہماری کتاب میں بھی رجم ہے۔ لیکن ہوا یہ کہ ہمارے سرداروں اور بڑے لوگوں میں بدکاری عام ہو گئی۔ جب ہم کسی سردار کو بدکاری پر پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور جب کسی کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ پھر ہم نے کہا کہ آؤ ایک چیز پر ہم اتفاق کر لیں جو امیر و غریب دونوں پر نافذ ہو سکے۔ پس ہم نے رجم کی جگہ منہ سیاہ کرنا اور مار پیٹ مقرر کر لی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا ”اے اللہ! میں پہلا آدمی ہوں جس نے تیرے اس (رجم والے) حکم کو زندہ کیا جب کہ انہوں (یہود) نے اس کو ختم کر دیا تھا۔“ پھر آپ نے اس آدمی کو رجم کرنے کا حکم دیا تو اس کو رجم کر دیا گیا..... آخر حدیث تک

وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فَيُأْشَرُ إِنَّا لَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكَنَاهُ، وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَكْمَنَّا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلَنَجْتَمِعَ عَلَى شَيْءٍ نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ)) فَأَمَرَهُ فُرْجِمَ الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب رجم الیہود وأهل الذمة فی الزنی]

جن پر حد قائم ہو جائے وہ ان کے لیے کفارہ و طہارت

الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا وَطُهُورٌ

ہے

۷۹۲۔ ابو اور یس عائد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ”جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور بیعت عقبہ کی رات وہ بھی ایک نقیب تھے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ کے ارد گرد تھی ”تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ گے نہ چوری کرو گے اور نہ ہی زنا کرو گے۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے کوئی بہتان نہیں گڑھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پھر جو کوئی تم میں یہ اقرار پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے اور اس کو دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا۔“

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ”وہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور

(۷۹۲) أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرٍ، وَهُوَ أَحَدُ النَّبَإِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ((بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ))

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: ((وَطُهُورٌ)) وَمَنْ أَصَابَ

جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ (دنیا میں) اس کو چھپائے رکھے تو وہ اللہ کے حوالے ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے عذاب کرے، پھر ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کر لی۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”اور جو کوئی تم میں حد کو پہنچے اور وہ اس پر قائم کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جائے گی اور جس کی اللہ پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس کو معاف کر دے۔“

مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ) فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ۔

وَفِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ ((وَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَرَهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامة الایمان حب الأنصار۔ و صحیح مسلم، کتاب الحدود۔ باب الحدود کفارات لأهلها]

۷۹۳۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص کسی حد کا ارتکاب کرے پھر اس کی سزا جلد دنیا میں اس کو مل جائے تو اللہ اس سے بہت زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ وہ اس بندے کو دوبارہ آخرت میں اس گناہ پر سزا دے۔ اور جس شخص نے کسی حد کا ارتکاب کیا پس اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ اس سے زیادہ عزت والا ہے کہ وہ اس بندے کو معاف کرنے کے بعد سزا دے۔“

(۷۹۳) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَلَ عِقَابُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُنَبِّئَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ لَدَ عَفَا عَنْهُ))

تخریج: [جامع الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء لایزنی الزانی وهو مومن۔ إسناده ضعيف۔ أبو اسحاق عنعن۔ وعند المؤلف حسن]

۷۹۴۔ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جس آدمی نے گناہ کا ارتکاب کیا اور اس پر گناہ کی حد قائم کر دی گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔“

(۷۹۴) عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۲۱۳۔ ۲۱۵۔ (روایت حسن ہے۔)]

حد قائم کرنے کی فضیلت

وَمِنْ فَضْلِ إِقَامَةِ الْحُدُودِ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فتاویٰ میں فرماتے ہیں حدود کا قائم کرنا بھی

قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ أَبُو تَيْمِيَّةٍ فِي الْفَتَاوَى

جہاد فی سبیل اللہ کی طرح عبادات میں سے ہے۔ پس ضروری طور پر جاننا چاہیے کہ حدود کا قیام بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ پس حاکم شفقت و رافت کی وجہ سے حد معطل نہ کر دے اور حد نافذ کرنے سے حاکم کا مقصد ذاتی غصہ و انتقام دور کرنا اور لوگوں پر اپنی برتری قائم کرنا نہ ہو۔ بلکہ اس کا مقصد ارادہ مخلوق سے محبت و ہمدردی ہو کہ لوگ منکرات و خلاف شرع باتوں سے رک جائیں۔ حاکم والد کی طرح ہو جیسے وہ اپنے بچے کو تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں تنبیہ کرتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بچے کی والدہ کے کہنے پر بچے کو تنبیہ نہیں کرے گا تو وہ بگڑ جائے گا۔ اس لیے والد کی اپنی اولاد کو تنبیہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور ان کی اصلاح کی غرض سے ہوتی ہے اگرچہ والد کی خواہش و ترجیح یہی ہوتی ہے کہ بچے کو تنبیہ و ڈانٹ ڈپٹ کی نوبت نہ آئے اور ایک ڈاکٹر کی طرح کہ وہ مریض کو کڑوی دوائی پلاتا ہے اور معطل و بے کار عضو کاٹنے کی طرح اور فاسد خون نکالنے اور بعض رگوں کے کاٹنے کی طرح اور انسان کو کڑوی دوائی پلانے اور اس وجہ سے اس کی جان کو مصیبت و مشقت میں ڈالنے کی طرح یہ سب کچھ انسان کے سکون و راحت کے لیے ہوتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حدود بھی اسی لیے مشروع کی گئی ہیں حالانکہ ان کے قائم کرنے میں بظاہر تکلیف و پریشانی ہے لیکن انجام و عواقب کے لحاظ سے انسان اور انسانی معاشرہ کے لیے باعثِ راحت و سکون ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حدود قائم و نافذ کرنے میں حاکم اور والدی کا مقصد بھی اگر رعایا کی اصلاح اور ان کو منکرات و خلاف شرع باتوں سے روکنا ہو گا تو اس کا لوگوں کو فائدہ ہو گا اور ان کا فساد و نقصان ختم ہو گا اور اس سے حاکم کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی اور اس کی اطاعت و اتباع

إِنَّ إِقَامَةَ الْحَدِّ مِنَ الْعِبَادَاتِ كَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُعْرِفَ أَنَّ إِقَامَةَ الْحُدُودِ رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ بِعِبَادِهِ فَيَكُونُ الْوَالِي شَدِيدًا فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ لَا تَأْخُذُهُ رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ فَيَعْطِلُهَا وَيَكُونُ قَصْدُهُ رَحْمَةً الْخَلْقِ بِكَفِّ النَّاسِ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ لَا شِفَاءَ غَيْظِهِ، وَإِرَادَةُ الْعُلُوِّ عَلَى الْخَلْقِ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ إِذَا أَكْبَرَ وَلَدَهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَفَّ عَنْ تَأْدِيبِ وَلَدِهِ كَمَا تَشِيرُ بِهِ الْأُمُّ رَأْفَةً وَرَأْفَةً لَفَسَدَ الْوَلَدُ، وَإِنَّمَا يُؤَدِّبُهُ رَحْمَةً بِهِ، وَإِصْلَاحًا لِحَالِهِ مَعَ أَنَّهُ يَوَدُّ وَيُؤَيِّرُ أَنْ لَا يَحُوجَهُ إِلَى تَأْدِيبٍ، وَبِمَنْزِلَةِ الطَّيِّبِ الَّذِي يَسْقِي الْمَرِيضَ الدَّوَاءَ الْكَرِيمَ وَبِمَنْزِلَةِ قَطْعِ الْعُضْوِ الْمُتَاكِلِ، وَالْحَجَمِ، وَقَطْعِ الْعُرُوقِ بِالْقَصَادِ وَنَحْوِ ذَلِكَ بَلْ بِمَنْزِلَةِ شُرْبِ الْإِنْسَانِ الدَّوَاءَ الْكَرِيمَ وَمَا يَدْخُلُهُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْمَشَقَّةِ لِيَنَالَ بِهِ الرَّاحَةَ

كَهَذَا شُرْعَتِ الْحُدُودَ، وَهَكَذَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ نِيَّةُ الْوَالِي فِي إِقَامَتِهَا فَإِنَّهُ مَتَى كَانَ قَصْدُهُ صَلَاحَ الرِّعَايَةِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرَاتِ بِحَلْبِ الْمُنْفَعَةِ لَهُمْ وَدَفْعِ الْمُضَرَّةِ عَنْهُمْ، وَابْتَغَى بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى وَطَاعَةَ أَمْرِهِ الْآنَ اللَّهُ لَهُ الْقُلُوبُ وَتَبَسَّرَتْ لَهُ أَسْبَابُ الْخَيْرِ، وَكَفَّاهُ الْعُقُوبَةُ الْبَشَرِيَّةُ، وَقَدْ يَرْضَى الْمُحَلُودُ

کے لیے لوگوں کے دل نرم ہوں گے اور اس کے لیے خیر و فلاح کے اسباب مہیا ہوں گے اور وہ لوگوں کے شر و فساد سے محفوظ رہے گا اور ان حالات میں جس پر حد قائم کی جا رہی ہوگی وہ بھی راضی و مطمئن ہوگا پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے قیام و نفاذ سے جرائم کی جڑ کٹ جاتی ہے یا بہت کم مقدار میں رہ جاتی ہے۔ اور لوگ عفت و پاکیزگی اور امان و سکون میں زندگی گزارتے ہیں۔

شیخ صالح بن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں علم و ایمان سے اللہ تعالیٰ کے احکام میں غور و فکر کرو تو تم ان کو ہر زمانہ وجہ میں حکمت و مصلحت کے مطابق پاؤ گے کیونکہ ان کو مقرر کرنے والا اللہ سب سے زیادہ مہربان اور سب سے بڑا حاکم ہے۔ اس کو معلوم تھا کہ بندوں کی ضروریات و مصالح ان احکام و حدود کے بغیر پوری نہیں ہو سکیں گی اس لیے اس نے ان احکام کو مشروع کیا اور وہ جانتا تھا کہ ان احکام و حدود کے بغیر فساد و فحش نہیں کیا جاسکتا اس لیے اس نے ان کا حکم دیا اور ان کو ضروری قرار دیا۔ پس حدود جرائم سے روکتی ہیں اور مجرم کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ دیکھئے جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم ہیں وہاں امن و سکون اور اطمینان موجود ہے اور جن ممالک میں اللہ تعالیٰ کی حدود قائم نہیں ان میں جرائم بہت زیادہ ہیں اور ظلم و زیادتی کا دور دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ احکام میں سے عدا قتل کرنے والے کو بدلہ میں قتل کرنا ہے جب بدلہ کی تمام شرائط پوری ہو جائیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ”اور تمہارے لیے بدلہ لینے میں زندگی ہے۔“

اس لیے کہ جب قاتل کو معلوم ہوگا کہ وہ بدلہ میں قتل کیا جائے گا تو وہ قتل نہیں کرے گا۔ تو اس طرح دو جانوں کی زندگی بچ جائے گی۔ اسی طرح جب چور کو پتہ ہوگا کہ چوری کرنے کی پاداش میں اس کا دایاں ہاتھ کٹ جائے گا تو ناممکن ہے کہ وہ چوری کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں پنہاں حکمتوں کو دیکھے وہ اس نتیجہ پر

إِذَا أَقَامَ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَيُقَامَةُ الْحُدُودِ
بِقَطْعِ ذَابِرِ الْجُرَامِ أَوْ يَقْلِيلُهُ جِدًّا وَيَعِيشُ
النَّاسُ فِي عِفَّةٍ وَطَهْرٍ وَأَمَانٍ۔

وَقَالَ الشَّيْخُ ابْنُ عَثِيمِينَ حَفِظَهُ اللَّهُ:
تَأْمَلُوا أَحْكَامَهُ وَحُدُودَهُ بَعْلِمَ وَإِيمَانٍ
تَجْنُبُوا تَابِعَةً لِلْحِكْمَةِ وَالْمَصْلَحَةِ فِي
كُلِّ زَمَانٍ وَمَكَانٍ لِأَنَّ الدِّينَ وَضَعَ بِلَاكِ
الْحُدُودِ هُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ وَأَحْكَمُ
الْحَاكِمِينَ عَلَى أَنَّ مَصَالِحَ الْعِبَادِ لَا تَقُومُ
إِلَّا بِهَا فَشَرَعَهَا وَعَلِمَ أَنَّ بِهَا دِرْءًا
لِلْمَقَاسِدِ فَأَمَرَ بِهَا وَحَتَمَهَا فَالْحُدُودُ تَمْنَعُ
مِنَ الْجُرَائِمِ وَتُكَفِّرُ مَا اقْتَرَفَهُ الْمُجْرِمُ مِنْ
الْمَآثِمِ انْظُرُوا إِلَى الْبِلَادِ الَّتِي تُقَامُ فِيهَا
الْحُدُودُ كَيْفَ يَسْتَبِيبُ فِيهَا الْأَمْنُ
وَالْإِطْمِئْنَانُ وَ أَمَّا الْبِلَادُ الَّتِي لَا تُقَامُ فِيهَا
الْحُدُودُ فَتَكْثُرُ فِيهَا الْجُرَائِمُ وَالْإِعْتِدَاءُ
وَالطُّغْيَانُ لِمَنْ الْأَحْكَامِ الَّتِي شَرَعَهَا اللَّهُ
تَعَالَى ((قَتْلُ الْقَاتِلِ الْمُتَعَدِّ إِذَا تَمَّتْ
شُرُوطُ الْقِصَاصِ)) (وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ
حَيَاةٌ) (البقرة: ۱۷۹) لِأَنَّ الْقَاتِلَ إِذَا عَلِمَ
أَنَّهُ سَيُقْتَلُ فَلَنْ يَقْتُلَ عَلَى الْقَتْلِ وَبِذَلِكَ
تَكُونُ الْحَيَاةُ وَكَذَلِكَ السَّارِقُ إِذَا عَلِمَ
أَنَّهُ تَقَطُّعُ يَدُهُ الْيُمْنَى إِذَا سَرَقَ فَإِنَّهُ

بچے کا کہ یہ حکمتیں عقول کو دھنگ و حیران کر دینے والی ہیں اور امت کے لیے اس سے اچھی اور اصلاح کن حدود ہو ہی نہیں سکتیں اور جو ان کے علاوہ ہے وہ سب جہالت و طغیانی ہے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ امت کی مصالح قائم نہیں ہو سکتیں اور امت سے فساد دور نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے؟“

لَا يُمْكِنُ أَنْ يَسْرِقَ وَ مَنْ نَظَرَ إِلَى حُكْمِ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْحُدُودِ وَجَدَهُ الْحُكْمَ الْمُتَضَمِّنَ لِلْحِكْمَةِ الَّتِي تَبْهَرُ الْعُقُولَ وَأَنَّ لَا حُكْمَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَأَصْلَحَ لِلْأَمَّةِ وَأَنَّ مَاسِيَاهُ فَهُوَ جَهْلٌ وَطُغْيَانٌ لَا يَقُومُ بِهِ الْمَصَالِحُ وَلَا تَنْدَرِي بِهِ الْمَقَاسِدُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿أَنحُكُمُ الْجَاهِلِيَّةَ يَبْغُونَ وَ مَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا يَقُومَ يَوْمَهُمُ﴾ [المائدة: ٥٠]

تخریج: (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۳۲۹/۲۸-۳۳۰)

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنے اور اس کے علاوہ دیگر اعمال خیر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ جو بھی بھلائیاں کریں گے ان کی ناکدوری نہیں کی جائے گی۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔“

۷۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ایمان کی ستر سے زائد شاخیں ہیں اور حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستہ سے تکلیف دینے والی چیز (پتھر، کانٹا،

فَضْلُ إِمَاطَةٍ ((عَزَلِ)) الْأَذَى عَنِ

الطَّرِيقِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْخَيْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوا﴾ (آل عمران: ۱۱۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَقْدِمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا﴾ (المزمل: ۳۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾

(الزلزلة: ۷-۸)

(۷۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ

شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))

بڑی، نجاست وغیرہ) کا ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب أمور الإیمان۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان۔

باب بیان عدد شعب الإیمان و أفضلها وأدناها]

۷۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۷۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

”اس اثناء میں کہ ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا اس نے راستے

قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ

میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھی تو اس نے اسے پیچھے کر دیا۔ اللہ

غُصْنٍ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ فَشَكَرَ

نے اس کے اس عمل کی قدر فرماتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔“

اللَّهُ لَهُ فَفَقَرَهُ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم!

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((قَالَ: وَاللَّهِ لَا نَجِيَّ

میں اس کو مسلمانوں سے دور کر دوں گا تو وہ انہیں تکلیف نہیں

هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَاذْجَلْ

پہنچائے گی پس جنت میں داخل کر دیا گیا۔“

الْجَنَّةَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل التهجیر الی الظہر۔ و صحیح مسلم، کتاب

البر والصلة، باب فضل ازالة الأذى عن الطريق]

۷۹۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا

(۷۹۷) حَدَّثَنِي أَبُو بَرَزَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ

اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جس سے میں فائدہ

اللَّهُ عَلِمَنِي شَيْئًا أَنْفَعُ بِهِ قَالَ: ((اعْزِلْ

اٹھاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ

الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ))

چیز دور کر۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَذْرِي

اور ایک روایت میں ہے میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ!

لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَرَوَدْنِي

میں نہیں جانتا شاید آپ دنیا سے چلے جائیں اور میں آپ کے

شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

بعد باقی رہوں۔ پس آپ مجھے ایسی چیز دیں جس کے ساتھ اللہ

((افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا - (أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ)

تعالیٰ مجھے نفع دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فلاں کام کر فلاں

وَأَمَرَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ))

کام کر“ (ابوبکر راوی بھول گئے) اور راستے سے تکلیف دور کر۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الأذى عن الطريق]

۷۹۸۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ

(۷۹۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

نے فرمایا ”مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا

گئے۔ پس میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ

وَمَسِيئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا

چیز کا ہٹانا بھی پایا۔ اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک پائی جو

الْأَذَى بِمَاطٍ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي

مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النَّحَاةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذَكَّنُ))

مسجد میں تھی اور اس پر مٹی نہیں ڈالی گئی تھی۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد فی الصلاة وغیرها] (۷۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَغْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيَعْمُرُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْكُعُ عَلَيْهَا مَنَاعَةً صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الْكَلِمَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَ يَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ))

۷۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر سورج طلوع ہونے والے دن لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ اس کا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو اس کی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کرنا صدقہ ہے، ہر وہ قدم جو وہ نماز کی طرف اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ اس کا راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الجہاد۔ باب من أخذ بالركاب ونحوه۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف] (۸۰۰) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرُوحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّهُ خَلَقَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَكَلَّا إِيْمَانَةً مَفْصِلٍ لِمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَ حَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَ عَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَلَدَ بِلِكِّ السِّتِّينَ وَالثَّلَا إِيْمَانَةَ السَّلَامَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَ قَدْ زَحَزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرَبَّمَا قَالَ: ((لَمْ يَسِ))

۸۰۰۔ عبداللہ بن قروخ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اولادِ آدم میں سے ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ پیدا کیے گئے ہیں پس جو شخص اللہ کی بڑائی بیان کرے اس کی حمد بیان کرے لا الہ الا اللہ پڑھے تسبیح بیان کرے، استغفار کرے، لوگوں کے راستے سے پتھریا کاٹنا یا ہڈی دور کرے، اچھائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے۔ آپ نے تین سوساٹھ جوڑوں کی کتنی کی، تو وہ شخص اس دن اس حال میں چلے گا کہ وہ جہنم کی آگ سے دور کر دیا گیا ہوگا“

ابو توبہ (راوی) کہتے ہیں کہ بعض اوقات راوی نے ”یسی“ لفظ کی جگہ ”یسسی“ کہا یعنی وہ اس دن شام کرے گا کہ وہ جہنم سے آزاد ہوگا۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۸۰۱۔ عبد اللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا ”انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں پس اس پر ضروری ہے کہ ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرے“ انہوں نے کہا اللہ کے نبی! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا ”مسجد میں تھوک ہو تو اسے (دفن) صاف کر دے اور راستہ سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کر دے پس اگر تو (ان میں سے) نہ پائے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔“

(۸۰۱) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِهُي الْإِنْسَانُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا لَعَلَّيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوا: وَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْتِمَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَذْفِيفُهَا، وَالشَّيْءُ تَنْجِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرُكْعَتَا الصُّحَى تُجْزِئُكَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی إماطة الأذى (روایت صحیح ہے۔)]

۸۰۲۔ ابو کبیر سلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا دودھ پینے کے لیے دے دینا ہے۔ جو عامل بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید پر اور اللہ کی طرف سے کیے ہوئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور جنت میں داخل فرماتا ہے۔“

(۸۰۲) عَنْ أَبِي كَبِيرٍ السُّلَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيعَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے دودھ والی بکری کے علاوہ (یہ خصلتیں) شمار کیں۔ سلام کا جواب، جھینک کا جواب، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا وغیرہ۔ ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہ کر سکے۔

قَالَ حَسَّانٌ: لَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيعَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ لَمَّا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً.

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبة، باب فضل المنيحة]

۸۰۳۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تیرا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا اچھائی کا حکم کرنا اور تیرا برائی سے روکنا صدقہ ہے، کسی بھٹکے ہوئے شخص کو سیدھا راستہ دینا صدقہ ہے۔ کسی کو زبردستی نظر والے کو تیرا

(۸۰۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرشَادُكَ الرَّجُلَ إِلَى أَرْضِ

راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ اور راستہ سے تیرا پتھر، کائنا، اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے۔ اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا صدقہ ہے۔“

الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصْرَكَ لِلرَّجُلِ
الرَّدَىءِ الْبَصِيرُ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَا طَنَكَ
الْحَجَرَ، وَالشُّوْكَ وَالْعُظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ
صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ
لَكَ صَدَقَةٌ))

تخریج: [جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی صنائع المعروف۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

گرگٹ (چھکلی) کو قتل کرنے کی فضیلت

فَضْلُ قَتْلِ الْوَزْغِ ((الْبَرْبَصَةِ))

۸۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص پہلی ضرب (چوٹ) میں چھکلی مار دے اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جو اس کو دوسری ضرب میں مارے اس کے لیے پہلے آدمی سے کم، اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔ اور اگر تیسری ضرب میں مارے تو اس کے لیے دوسرے آدمی سے کم، اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔“

(۸۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَتَلَ وَزْغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ
فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي
الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ
الْأَوَّلَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ
كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ))

اور ایک روایت میں ہے ”جو شخص پہلی ضرب میں چھکلی مارے اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری ضرب میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم۔“

وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ
كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ
دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ]

۸۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”پہلی ضرب سے مارنے میں ستر نیکیاں ہیں۔“

(۸۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
قَالَ: ((فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ]

دھاری دار اور دم کٹے سانپ کو مارنے کی فضیلت

فَضْلُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ مِنَ
الْحَيَّاتِ

۸۰۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ”سانپوں کو قتل کرو۔ اور دھاری دار اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ دونوں (سخت زہریلے ہونے کی

(۸۰۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمَنْبَرِ
يَقُولُ: ((اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ الْأَبْتَرِ))

وجہ سے) نظر ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔“

ذَٰلِ الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يَطْمَسَانِ الْبَصَرَ
وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ))

اور ایک روایت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں سانپ کو قتل کرنے کے لیے بھاگ رہا تھا تو مجھے ابولبابہ نے آواز دی کہ اس کو قتل نہ کرنا۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا آپ نے بعد میں گھریلو سانپوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا تھا۔

وَلَمْ يَرْوَاهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ
حَيَّةً لِقَتْلُهَا، فَذَانِي أَبُو بَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا
لَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ
الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ
الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ۔

اور ایک روایت میں ہے ”چھوٹے سانپوں کو قتل نہ کرو۔ مگر ہر دم کٹے دھاری دار سانپ کو ضرور قتل کرو کیونکہ وہ بچے (حمل) کو گرا دیتے ہیں اور نظر کو ختم کر دیتے ہیں۔“

وَلَمْ يَرْوَاهُ: ((لَا تَقْتُلُوا الْجَنَانَ إِلَّا كُلَّ
أَبْتَرٍ ذِي طُفَيْتَيْنِ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ
وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب قول الله (وبث فيها من كل دابة) و صحیح

مسلم، کتاب السلام۔ باب قتل الحيات وغيرها]



باب نمبر 10



کِتَابُ الْيُوع
خرید و فروخت کا بیان

صفحہ نمبر 496 تا 523

فَضْلُ الْكَسْبِ بِالْبَيْعِ وَغَيْرِهِ ((مِنْ حَلَالٍ))

خرید و فروخت وغیرہ کے ذریعے حلال کمائی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔“

قَالَ تَعَالَى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعة: ۲)

۸۰۷۔ مقدم بن معدیکرب رحمہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”کسی آدمی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔“

(۸۰۷) عَنِ الْمُدَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ))

اور ابن ماجہ کے لفظ ہیں: ”کسی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی سے اچھی کوئی کمائی نہیں اور آدمی جو اپنی جان، اپنے اہل، اپنی اولاد اور خادم پر خرچ کرتا ہے تو وہ صدقہ ہے۔“

وَلَفْظُ ابْنِ مَاجَةَ: ((مَا كَسَبَ الرَّجُلُ كَسْبًا أَطْيَبَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَمَا اتَّفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَخَادِمِهِ فَهُوَ صَدَقَةٌ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب كسب الرجل وعمله بيده. وسنن ابن ماجه. أبواب التجارات. باب الحث على المكاسب]

۸۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بے شک آدمی کا بہترین کھانا وہ ہے جو اس کی اپنی کمائی میں سے ہو اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے۔“

(۸۰۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ))

تخریج: [سنن النسائي، کتاب البيوع، باب الحث على الكسب (روایت حسن ہے۔)]

۸۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ تم میں سے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور اپنی پشت پر خشک لکڑیاں لائے تو اس کے لیے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی آدمی سے آ کر سوال کرے وہ اس کو دے یا نہ دے۔“

(۸۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْطَبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ))

اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ”اوپر والا ہاتھ وَاَزَادَ مُسْلِمٌ وَغَيْرُهُ: ((لِإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا

نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے.....“ آخر حدیث تک

أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.....)) اَلْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکاة۔ باب الاستعفاف عن المسئلة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاة۔ باب کراهة المسئلة للناس]

۸۱۰۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”البتہ تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے پھر اسے فروخت کرے اور اللہ اس کے ذریعہ اس کے چہرے کو ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے، چاہے تو وہ اسے دیں یا انکار کر دیں۔“

(۸۱۰) عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا أَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفُفَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکوة، باب الاستعفاف عن المسئلة]

خرید و فروخت کرنے والوں کے صدق و بیان اور

فَضْلُ صِدْقِ الْبَائِعِينَ وَكَذَّ

(ایک دوسرے کی) خیر خواہی کرنے کی فضیلت

بَيَانُهُمَا وَنُصْحُهُمَا

۸۱۱۔ عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی طرف مرفوع بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں پس اگر وہ سچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دیں تو ان کے اس سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔“

(۸۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثٍ رضی اللہ عنہ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا. فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بَوْرَكَ لَهُمَا فَبِئْسَ بَيْعُهُمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا۔ و صحیح مسلم، کتاب البيوع، باب الصدق في البيع والبيان]

۸۱۲۔ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف گئے پس آپ نے لوگوں کو خرید و فروخت میں مصروف دیکھا تو فرمایا: ”ما جروں کے گروہ!“ پس انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۸۱۲) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ)) فَاسْتَجَابُوا لِلرَّسُولِ

اللّٰهُ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَابْصَرَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِنَّ التَّجَارَ يُعْتَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّوْا صَدَقَ))

بات کی طرف توجہ کی اور انہوں نے اپنی گردنیں اور نظریں آپ کی طرف بلند کیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”بے شک تاجر قیامت کے دن گناہ گار اٹھائے جائیں گے، سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرا اور نیکی و سچائی کی راہ اختیار کی۔“

تخریج: [جامع الترمذی، کتاب البيوع، باب ماجاء فى التجار و تسمية النبى ﷺ إياهم (اپنے خواہد کے ساتھ حسن ہے)]

(۸۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الْكُسْبِ كُسْبُ يَدِ الْعَامِلِ إِذَا نَصَحَ))

۸۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھ کی کمائی ہے جب وہ مخلص ہو۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲/ ۳۳۴ (روایت حسن ہے)]

(۸۱۴) عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الَّذِينَ النَّصِيحَةُ)) قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِللّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِإِمَامَةٍ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَتِهِمْ))

۸۱۴۔ تميم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دین تو سراسر خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا، کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا ”اللہ کے لیے اس کی کتاب کے لیے اس کے رسول کے لیے مسلمانوں کے ائمہ کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدين النصيحة]

(۸۱۵) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ((بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))

۸۱۵۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے، زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدين النصيحة]

(۸۱۶) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

۸۱۶۔ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب من الإیمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه۔ و صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الدليل على أن من خصال الإیمان أن يحب لأخيه ما يحب

لنفسه من الخير]

فَضْلُ الْإِقَالَةِ فِي الْبَيْعِ

مسلمان بھائی کی خواہش پر سودا منسوخ کرنے کی

فضیلت

۸۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کسی مسلمان بھائی کے سودے منسوخ کرنے پر موافقت کرے“ اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

اور ابن ماجہ وغیرہ کے الفاظ ہیں ”جس نے کسی نادم سے سودا منسوخ کرنے پر موافقت کی۔“ (باقی گزشتہ حدیث کی طرح ہے)

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب البيوع والإجازات، باب فی فضل الإقالة (روایت صحیح ہے۔)]

خرید وفروخت اور قرض کے تقاضا میں آسانی کے ساتھ معاملہ کرنے والے کی فضیلت

۸۱۸۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خرید وفروخت کرنے اور قرض وصول کرنے کے مطالبہ کے وقت آسانی و نرمی سے کام لیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البيوع، باب السهولة و السماحة فی الشراء و البیع]

۸۱۹۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک آدمی قرض کا لین دین کرنے میں نرمی برتنے کی وجہ سے جنتی بن گیا۔“

(۸۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَةً))

وَلَقَطُ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ: ((مَنْ أَقَالَ نَادِمًا.....)) الْحَدِيثُ

فَضْلُ السَّمَاةِ فِي الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ وَالتَّقَاضِي

(۸۱۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى))

(۸۱۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاحَتِهِ قَاضِيًا وَمَتَقَاضِيًا))

تخریج: [مسند أحمد: ۲/۲۱۰۔ (روایت حسن ہے۔)]

۸۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ خرید وفروخت اور قرض ادا کرنے میں آسانی کو پسند کرتا ہے۔“

(۸۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ سَمْعَ الشَّرَاءِ سَمْعَ الْقَضَاءِ))

تخریج: [المستدرک للحاکم: ۲/۵۶۔ (روایت صحیح ہے)]

خرید و فروخت میں غلہ جات ماپنے کی فضیلت

۸۲۱۔ مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اپنے غلہ جات ماپا کرو تمہارے لیے برکت دی جائے گی۔“

فَضْلُ كَيْلِ الطَّعَامِ فِي الْمُبَايَعَاتِ

(۸۲۱) عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَيْلُوا طَعَامَكُمْ، يَبَارِكْ لَكُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع، باب ما یستحب من الکیل]

۸۲۲۔ عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ”اپنے غلہ جات ماپا کرو۔ تمہارے لیے برکت دی جائے گی۔“

(۸۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب التجارات، باب ما جاء فی کیل الطعام من البرکة (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

صبح کے وقت کام کاج کرنے کی فضیلت

۸۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں برکت فرما۔“

فَضْلُ التَّكْوِينِ فِي الْأَشْغَالِ أَوْ الْأَعْمَالِ

(۸۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا))

تخریج: [الطبرانی الأوسط: ۱۹۵۲ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

اس شخص کی فضیلت جس نے دوسرے کے مال کی حفاظت کی اور اس کے لیے تجارت کر کے اس کا مال

فَضْلُ مَنْ حَفِظَ مَالَ غَيْرِهِ وَتَاجَرَ لَهُ فِيهِ وَاعْطَاهُ لَهُ

اس کو دے دیا

۸۲۴۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جس میں تین غار والوں کا قصہ ہے اور یہ حدیث نکاح کے باب اور اخلاص، شرمگاہ کی حفاظت کی فضیلت کے باب میں پوری مذکور ہو چکی ہے اور اس میں ہے کہ ان میں سے ایک آدمی نے کہا ”اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں (یعنی یقیناً

(۸۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي قِصَّةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ انْحَطَّتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ فِي الْغَارِ وَقَدْ سَبَقَ فِي النِّكَاحِ فَضْلُ حَفِظِ الْفَرْجِ وَفِي الْإِخْلَاصِ بَطْوَلُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ:

جانتے ہیں) کہ میرے ایک مزدور نے میرے پاس چند کلو چاولوں کے عوض مزدوری کی۔ پس وہ مزدوری چھوڑ کر چلا گیا (یعنی ناراض ہو گیا) میں نے اس کے چاولوں کو کاشت کیا پھر وہ اتنے بڑھے کہ میں نے ان چاولوں سے گائے خریدی وہ (مزدور ایک دن) میرے پاس آیا اور اپنی مزدوری طلب کی۔ میں نے کہا کہ آپ وہ گائے لے جائیں اس نے کہا کہ میرے تو آپ کے پاس چند کلو چاول ہیں میں نے کہا کہ آپ وہ گائے لے جائیں یہ انہی چند کلو چاولوں میں سے ہے پس وہ اسے لے گیا۔ پس (اے اللہ) اگر آپ جانتے ہیں (یقیناً جانتے ہیں) میں نے یہ تیرے ڈر سے کیا تو یہ مصیبت ہم سے دور کر دے پھر (جو غار کے دھانے پر تھا) ان سے سرک گیا۔“ (غار کا تھوڑا سا منہ کھل گیا۔)..... آخر حدیث تک۔

((اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ تَمَانَ لِيَ أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرْقٍ مِنْ أَرْضٍ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَإِنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَأَنَّ أَتَانِي يُطَلِّبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: ااعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسَقِّهَا فَقَالَ لِي إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ أَرْضٍ فَقُلْتُ لَهُ ااعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ فَسَقِّهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَاِنْسَاخَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ))..... الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح البخاری] کتاب أحادیث الأنبياء، باب حديث الغار، و صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة و التوسل بصالح الأعمال]

قرض حسنہ کی فضیلت

فَضْلُ الْقَرْضِ الْحَسَنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے“ پس اللہ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔ اللہ ہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم سب اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔“

۸۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرمادے گا جس نے کسی تنگ دست اور بدحال شخص پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اللہ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «مَنْ دَا الَّذِي يَقْرُضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ» (البقرة ۲۴۵)

(۸۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ

اُخِيهِ.....)) اَلْحَدِيثُ (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے.....“ آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن]

فِي فَضْلِ الْقَرْضِ قرض کی فضیلت کے بارے میں

(۸۲۶) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا وَفِيهِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ..... اَلْحَدِيثُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُقْرِضُ مُسْلِمًا قَرْضًا مَرَّتَيْنِ إِلَّا كَانَ كَصَدَقَتِهَا مَرَّةً))

۸۲۶۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ایک طویل قصہ روایت کرتے ہیں اس میں ہے۔ ”جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے وہ ایک مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب الصدقات، باب القرض (روایت ضعیف ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ اور علامہ زہیر علی زئی اور الدكتور بشار اعمود نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔)]

(۸۲۷) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْسَجَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِحَةً لِبْنٍ أَوْ وَرَقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ))

۸۲۷۔ طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن عوسجہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے براء بن عازب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”جس شخص نے کسی کو دودھ دینے والا جانور یا چاندی عطیہ میں دی یا کسی کو راستہ بتایا تو اس کو گردن (غلام) آزاد کرنے کی مثل ثواب ہوگا۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب البر والصلة، باب ما جاء في المنحة (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْمَنِحَةِ دودھ والے جانور کا عطیہ دینے کی فضیلت

(۷۲۸) حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَفِيهِ اَلْحَثُّ عَلَى الْعِتْقِ وَلِكِ الرِّقَبَةِ وَالْمَنِحَةِ اَلْوُكُوفِ وَالْقِيَاءِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الطَّالِمِ

۷۲۸۔ براء بن عازب رحمہ اللہ کی روایت میں غلام آزاد کرنے، غلام آزاد کرانے میں تعاون کرنے، دودھ دینے والا جانور بطور عطیہ دینے اور رشتہ دار (خواہ ظالم ہو) اس سے حسن سلوک کرنے کی ترغیب ہے۔

(۸۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((نَعَمْ الْمَنِحَةُ اَللَّفْحَةُ الصَّفَى مِنْحَةً، وَالشَّاءُ الصَّفَى تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ))

۸۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عمہ جانور عاریہ دینا بہترین عطیہ ہے بکثرت دودھ دینے والا اور عمدہ بکری صبح و شام بکثرت دودھ دے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ ((نَعَمْ الصَّدَقَةُ.....))

وَلَقَطُ مُسْلِمٍ: ((أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتِ نَاقَةٍ تَغْلُو بِعُسٍّ وَتَرُوحُ بِعُسٍّ إِنْ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ))

اور ایک روایت میں ”بہترین صدقہ“ کے الفاظ ہیں۔
اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں ”آدمی اہل بیت کو ایسی اونٹنی کا عطیہ
کیوں نہیں دیتا جو صبح و شام دودھ کا بڑا برتن بھر دے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبۃ، باب فضل المنیحة۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکاة۔ باب فضل المنیحة]

تشریح: حدیث میں وارد لفظ ”منیحة“ سے دودھ دینے والے جانور کا عطیہ مراد ہے کہ دودھ دینے کی مدت میں پاس رکھے بعد میں اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے۔ اور اس عطیہ کو صدقہ مجازاً کہا گیا ہے کیوں کہ صدقہ تو رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال نہیں ہے۔ یہ عطیہ ہمہ اور تحنہ کی مانند ہے۔

(۸۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَدَاكَرَ خِصَالًا وَقَالَ: ((مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً عَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ، صَبَّوْحَهَا وَعَبْرُوقَهَا))

۸۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کئی باتوں سے روکا تو کئی خصلتوں کا ذکر کیا فرمایا ”جس شخص نے کسی دودھ والے جانور کا صبح و شام کا دودھ عطیہ دیا تو اس کا صبح کو دینا اور شام کو دینا صدقہ ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزکاة۔ باب فضل المنیحة]

(۸۳۱) عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ﷺ (أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مِمَّا يَمِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعِدِهَا إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

۸۳۱۔ ابو کبشہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس عمدہ عادتیں ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ عادت دودھ والی بکری کا عاریہ دینا ہے جو عمل کرنے والا بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیے گئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے تو اللہ اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبۃ، باب فضل المنیحة]

(۸۳۲) عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَلِكَ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زُرْعًا فَقَالَ: ((لَمَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ: ((أَمَّا

۸۳۲۔ طاووس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں مجھے سب سے زیادہ جاننے والے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ایسی زمین کی طرف گئے جس میں کھیتی لہرا رہی تھی۔ آپ نے پوچھا ”یہ کس کی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا۔ فلاں نے یہ کرایہ پر لی

إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ
عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا))
ہے۔ آپ نے فرمایا ”اگر وہ (مالک زمین) یہ زمین اس کو عطیہ
کے طور پر دے دیتا تو یہ بات اس کے لیے مقررہ اجرت پر دینے
سے بہتر تھی۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الہبۃ، باب فضل المینحۃ]

تشریح: اس حدیث میں فالتو زمین اپنے بھائی کو زراعت کے لیے عطیہ کے طور پر دینے کی ترغیب ہے ورنہ زمین
کرایہ (ٹھیکہ) پر دینا منع نہیں۔

مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُكَاتِبِ
يُرِيدُ الْأَدَاءَ
مکاتب (غلام) جو کتابت ادا کرنے کی نیت کرے اللہ
تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے

(۸۳۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
مَرْفُوعًا: ((لَلَّاهُ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَ
الْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ
الَّذِي يُرِيدُ الْعَقَافَ))
۸۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
”تین آدمی ہیں اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ ان کی مدد کرے۔ اللہ
کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ مکاتب جو کتابت ادا کرنا چاہتا ہے۔
نکاح کرنے والا جو پاکدامن رہنے کا ارادہ کرتا ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل الجهاد، باب ماجاء فى المجاهد والنكاح والمكاتب
(روایت حسن ہے۔)]

تشریح: حدیث میں وارد لفظ ”حق علی اللہ“ ”اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔“ سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم
سے اپنے ذمہ یہ بات لی ہے ورنہ تمام مخلوق میں سے کسی کا بھی اس پر حق نہیں بنتا۔ جیسے فرمایا: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الرعد: ۴) ”ہم پر مومنوں کی مدد کرنا لازم ہے۔“ اور حدیث کا بھی یہی مفہوم ہے نیز حدیث میں
وارد مکاتب سے وہ غلام مراد ہے جو اپنے مالک سے مقررہ رقم پر کتابت (معاہدہ) کر لیتا ہے کہ اگر میں تجھے اتنی رقم ادا کر
دوں تو میں آزاد ہو جاؤں گا مالک اگر اس کو قابل اعتماد سمجھے تو اس سے ضرور یہ معاہدہ کرے اب اگر یہ مکاتب غلام اپنی
کتابت (معاہدہ شدہ رقم) صدق دل سے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی سے اپنے ذمہ یہ بات لی
ہے کہ میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَرْضٌ سَ مِنْهُ مَانِئَةٌ كِي فَضِيلَتِ

(۸۳۴) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ:
۸۳۴۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے ”اے اللہ! میں

تجھ سے قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے گناہ اور قرض سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بے شک آدمی جب مقرض ہوتا ہے تو وہ گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔“

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمُغْرَمِ))
فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ كَذَبًا، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام۔ و صحیح مسلم، کتاب

المساجد۔ باب ما يستعاض منه في الصلاة]

قرض ادا کرنے کی حرص کی فضیلت

فَضْلُ وَفَاءٍ أَوْ سَدَادٍ الدِّينِ وَالْحِرْصِ عَلَى ذَلِكَ

۸۳۵۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میری تین راتیں اس حال میں نہ گزریں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو سوائے اس چیز کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے سنبھال رکھی ہے۔“

(۸۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَ عِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضِدُهُ لِدِينٍ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ما يسرنى أن عندی مثل أحد هذا ذهبا۔ و صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب تغليظ عقوبة من لا يودى الزكوة]

مقرض کے قرض ادا کرنے اور اس کی ادائیگی کی حرص

الْمُقْتَرِضُ يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَفَضْلُ حِرْصِهِ عَلَى ذَلِكَ

کی فضیلت

۸۳۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”جو شخص لوگوں سے قرض ادا کرنے کی نیت و ارادہ سے قرض لیتا ہے تو اللہ اس کا قرض ادا کر دیتا ہے اور جو (مال) تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے تو اللہ اس کو تلف کر دیتا ہے۔“

(۸۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِلَّا لَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاستقراض و أداء الديون، باب من أخذ أموال الناس يريد أداءها أو إتلافها]

(۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: أَتَيْتَنِي بِالشَّهَدَاءِ أَشْهَدُهُمْ، فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ: فَأَتَيْتَنِي بِالْكَفِيلِ، قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ: صَدَقْتَ، فَذَقَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ تُسَمِّي فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ التَّمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فَلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، فَرَضِيَ بِكَ وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، فَرَضِيَ بِذَلِكَ وَإِنِّي جَهِدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَكَبَحْتُ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ

۸۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے ہزار دینار (اشرافیاں) قرض مانگا اس نے کہا اچھا گواہ لاؤ تا کہ میں ان کو گواہ بنا کر ان کے سامنے دوں اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے۔ تب اس نے کہا اچھا۔ ضمانت دے۔ اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ اس نے کہا تو سچ کہتا ہے۔ اور وقت معین تک ہزار دینار اس کو دے دیئے۔ پھر جس نے قرض لیا تھا۔ اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہو کر اپنے وعدے پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کر دے) لیکن کوئی جہاز نہ ملا آخر اس نے ایک لکڑی کو پھاڑ کر اس میں ہزار دینار اور ایک خط رکھ کر اس کو بند کر دیا اور سمندر پر آ کر کہنے لگا یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار دینار قرض لیے تھے اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ وہ اس پر راضی ہو گیا تھا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کر دوں لیکن میں کیا کروں جہاز ہی نہیں ملا۔ اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور وہ واپس چلا آیا جبکہ اس وقت بھی وہ اس کے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈ رہا تھا۔ پس وہ شخص جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے سمندر پر گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتنے میں اس کو ایک لکڑی دکھلا دی اس نے جلانے کے لیے اٹھالی۔ جب اس کو پھاڑا تو اس میں دینار اور خط

موجود تھا۔ پھر وہ شخص جس نے قرض لیا تھا دوبارہ ہزار دینار اس کے پاس لایا اور عذر کرنے لگا! اللہ کی قسم! میں جہاز ڈھونڈتا رہا کہ آ کر تمہارا قرض ادا کروں، مگر جس جہاز میں میں آیا ہوں اس سے پہلے کوئی جہاز مجھے نہیں ملا۔ تب قرض خواہ نے کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ اس نے کہا ہاں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا (تو میں نے ایک لکڑی میں دینار رکھ کر اس کو ڈال دیا تھا) قرض خواہ کہنے لگا اللہ نے وہ دینار مجھے پہنچا دیئے ہیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجے تھے۔ پس تو اپنے دینار لے کر اطمینان کے ساتھ واپس چلا جا۔

الْمَالِ وَالصَّحِيفَةِ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْأَلَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِأَتِيكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَى بَشِيءٍ؟ قَالَ: أُعْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ الْخَشَبَةَ، فَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الکفالة، باب الکفالة فی القرض والديون بالأبدان و غیرها] ۸۳۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے میری امت میں سے قرض کا بوجھ اٹھایا، پھر اس نے ادا کرنے کی پوری کوشش کی، لیکن وہ قرض ادا کرنے سے قبل مر گیا، تو میں اس شخص کا ولی (وارث) ہوں۔“

(۸۳۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِي قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَهُ فَأَنَا وَرَثَتُهُ))

تخریج: [مسند أحمد: ۶/۱۵۴ (روایت صحیح ہے۔)]

ان کلمات کی فضیلت میں حدیث جو مقروض کو کہنے

چاہئیں

۸۳۹۔ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آ کر کہا میں اپنی کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے؟ اگر تجھ پر مہیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تیری طرف سے اسے بھی ادا کر دے گا، یہ پڑھا کر۔ ”اے اللہ! اپنے حلال رزق کے ذریعے سے اپنے حرام سے میری کفایت فرما“ اور تو اپنے فضل سے مجھے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔“

حَدِيثُ فِي فَضْلِ كَلِمَاتٍ يَقُولُهُنَّ الْمَدْيُونُ

(۸۳۹) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَكْتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ تَبِيرُ دَيْنًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ؟ قَالَ ((قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب الدعوات، أحادیث شتى من أبواب الدعوات باب ۱۰ حدیث ۳۵۶۳ (روایت حسن ہے۔)]

قرض اچھے انداز سے ادا کرنے والے کی فضیلت

۸۳۰۔ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے چھوٹی عمر کا ایک اونٹ بطور قرض لیا، پس آپ کے پاس صدقہ کے اونٹ آگئے تو آپ نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کو ایک چھوٹی عمر کا اونٹ دے دو۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے واپس آ کر بتایا چھوٹی عمر کا کوئی بھی اونٹ نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو سارے کے سارے عمدہ قسم کے بڑے (چوتھے سال والے) اونٹ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کو وہی دے دو کیونکہ لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو ان میں سے اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔“

فَضْلُ مَنْ كَانَ حُسْنَ الْقَضَاءِ

(۸۴۰) عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو رَافِعٍ فَقَالَ: لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا خِيَارًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ: ((أَعْطِهِ إِيَّاهُ إِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب من استسلف شيئا ققضى خيرا منه]

تشریح: بغیر شرط و مطالبہ اور معاہدہ کے اپنے طور پر خوش ہو کر قرض سے زیادہ واپس کرنا جائز ہے۔

۸۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض (اونٹ) کا تقاضا کرتے ہوئے سختی کی تو آپ کے صحابہ کرام نے (سمجھانے کے لیے) اس کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا ”اس کو چھوڑ دو کیونکہ حق لینے والے کو بات کرنے کا حق ہے اس کو اونٹ خرید کر دے دو“ انہوں نے کہا اس کے اونٹ سے افضل اونٹ ہی دستیاب ہے آپ نے فرمایا: ”اے خریدو اور اس کو وہی دے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔“

(۸۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَغَلَطَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ)) قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا الْفَضْلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ: ((اشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ بطور قرض لیا پس جب وہ تقاضا کرنے کے لیے آیا (تو اس نے سختی کی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو روکا تو آپ نے فرمایا ”حق والے کو بات

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَضَاهُ فَقَالُوا لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ الْفَضْلَ مِنْ سِنِّهِ))

وَقَالَ: ((أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً))

کرنے کا حق ہے“ پھر آپ نے اس کو اس کے اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا اور فرمایا: ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھے انداز سے (قرض) ادا کرنے والا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”صحابہ کرام نے اس آدمی کو اونٹ دینے کے لیے اس عمر کے اونٹ کی عمر کا اونٹ تلاش کیا، لیکن سب اونٹ اس کے اونٹ سے بڑے تھے۔ آپ نے فرمایا ”اس کو دے دو۔“ پس اس نے کہا آپ نے مجھے پورا دے دیا اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ پورا سلوک کرے۔

اس سے پہلے والی حدیث میں ہے۔ آپ نے مجھے پورا دیا اللہ آپ کو پورا دے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا قَوْفَهَا فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ)) فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللَّهِ بِكَ))
وَفِي الرِّوَايَةِ الَّتِي قَبْلَهَا: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللَّهُ۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الاستقراض، باب استقراض الإبل۔ و صحیح مسلم، کتاب المساقاة۔ باب من استسلف شيئاً ففرضه خيراً منه]

۸۴۲۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن ہانی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا میں نے عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھوٹی عمر کا اونٹ بیچا۔ پس جب میں نے آ کر آپ سے تقاضا کیا تو آپ نے فرمایا: ”ہاں پس تجھے بہترین اونٹنی دوں گا آپ نے مجھے میرا قرض اچھے انداز سے ادا کیا۔“

ایک اعرابی نے آ کر اپنے دیئے ہوئے اونٹ جیسے اونٹ کا تقاضا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ”اس کو اونٹ دو“ تو انہوں نے اس کو ایک اونٹ دے دیا تو اس اعرابی نے کہا یہ تو میرے اونٹ سے افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھے انداز سے قرض ادا کرنے والا ہے۔“

(۸۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ هَانِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَرِبَابَضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ: بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَجَلٌ لَا أَفْضِيكُمَا إِلَّا بِخَيْتَةٍ فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَانِي)) وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْطُوهُ سِنًا)) فَأَعْطُوهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا۔ فَقَالَ: هَذَا خَيْرٌ مِنْ سِنِّي فَقَالَ: ((خَيْرٌكُمْ خَيْرٌكُمْ قَضَاءً))

تخریج: [سنن النسائی، کتاب البيوع، باب استسلاف الحيوان واستقراضه (روایت حسن ہے)]

فَضْلُ حُسْنِ الْمُطَالَبَةِ بِاللَّيْنِ مَعَ

الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ

امیر و غریب سے اچھے انداز سے قرض مانگنے کی

فضیلت

۸۴۳۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ مروفاً روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتوں نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح قبض کی، تو انہوں نے پوچھا کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل بھی کیا ہے؟ تب اس نے جواب دیا میں اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ (قرض وصول کرنے میں) مال دار کو مہلت دو اور اسے معاف کرو۔“

اور ایک روایت میں ہے ”میں مال دار کو آسانی دیتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا۔“

اور ایک روایت میں ہے ”میں مال دار کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست کو معاف کر دیتا تھا۔“

(۸۴۳) حَدِيثُ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ مَرْفُوعًا بِلَفْظٍ ((تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوا: أَعْمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يَنْظُرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَال: فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((كُنْتُ أُبَيِّسُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظُرُ الْمُعْسِرَ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((أَنْظُرُ الْمُوسِرَ وَآتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من أنظر مؤسراً و صحیح مسلم، کتاب المساقاة۔

باب فضل إنظار المعسر والتجاوز في الاقتضاء من الموسر والمعسر]

تنگ دست کو مہلت یا معاف کر دینے والے کی

فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔“

تفسیر: اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارہ میں صبر کا حکم دے رہے ہیں جو تنگ دستی کی وجہ سے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر اس کو قرض معاف کرنے کی تلقین کر رہے ہیں اور اس پر بھلائی اور بہت زیادہ اجر و ثواب دینے کا وعدہ کر رہے ہیں پس فرمایا ”اگر تم صدقہ کرو وہ تو تمہارے لیے بہتر ہے“ یعنی اگر اصل مال بھی بالکل چھوڑ دو اور مقروض کو معاف کر دو۔ (تو یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے) ابن کثیر اور مفسر امام طبری اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ ہدایت سودی قرض معاف کرنے کے بارے میں اتری ہے لیکن سارے قرضوں کا یہی حکم ہے کیوں کہ تنگی و مجبوری والا معنی سب میں موجود ہے۔ پس جب مقروض تنگ دست غریب ہو جائے تو اس کو مہلت دینی ضروری ہے اور

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ)) (البقرة: ۲۸۰)

اس کو مارنا اور قید کرنا جائز نہیں۔ (فتح الباری: ۴/۳۶۲)

۸۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر جب دیکھتا کہ کوئی محتاج ہے تو اپنے غلاموں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ ہم کو بھی معاف کر دے۔ آخر (جب وہ مر گیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔“

اور مسلم شریف اور نسائی شریف میں بھی اسی طرح ہے۔

اور نسانی شریف کی ایک روایت میں ہے: ”ایک آدمی نے کبھی بھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا اور وہ تاجر تھا۔ پس وہ اپنے ملازم سے کہتا کہ مقروض سے وہی لے لو جو وہ آسانی سے ادا کر سکتا ہے۔ اور جو ادا نہ کر سکے اس کو چھوڑ دو شاید کہ اللہ ہمیں معاف کر دے۔ پس جب وہ فوت ہو گیا تو اللہ نے اس سے پوچھا کیا تو نے کبھی نیکی کا کام بھی کیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ سوائے اس کے کہ میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرض دیتا تھا پس جب میں اپنے غلام کو قرض لینے کے لیے بھیجتا تو میں اس کو کہتا تھا جو کوئی آسانی سے ادا کرے اس سے وہی لے لو اور جو ادا نہ کر سکے اس کو چھوڑ دو اور معاف کرو۔ شاید کہ اللہ ہمیں معاف کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا۔“

(٨٤٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى
مُعْسِرًا قَالَ لِفَتِيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ
أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ))
وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَنَحْوِهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِلنَّسَائِيِّ: ((إِنَّ رَجُلًا لَمْ
يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يَذَّابُنُ النَّاسَ فَيَقُولُ
لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيْسَّرُ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَ
تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا
هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ
خَيْرًا قَطُّ قَالَ: لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَ
كُنْتُ أُذَيِّنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضَى
قُلْتُ لَهُ: خُذْ مَا تَيْسَّرُ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَ
تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
لَقَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب من أنظر معسرا. و سنن النسائی۔ کتاب البیوع۔

باب حسن المعاملة والرفق في المطالبة]

۸۳۵۔ عبد اللہ بن ابوقنادہ سے روایت ہے کہ ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقروض کو طلب کیا تو وہ ان سے چھپ گیا۔ پھر وہ ملا تو اس نے کہا میں تنگ دست ہوں تو انہوں نے کہا کیا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے؟ اس نے کہا میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں تو ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ اس کو قیامت کی پریشانیوں سے نجات دے تو اس کو

(٨٤٥) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ طَلَبَ غَرِيْمًا لَهُ كَتَوَارِي عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ فَقَالَ اللَّهُ؟ قَالَ: اللَّهُ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَهُ أَنْ يُنْجِيَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُنْقِصْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَنْتَحِ عَنْهُ))

چاہئے کہ وہ تنگ دست کو مہلت دے دے یا اس کو قرض معاف ہی کر دے۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل إِنْظارِ المعسر]

۸۴۶۔ محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی سے قرض لینا تھا، جب وہ اس سے قرض طلب کرنے کے لیے آتے تو وہ ان سے چھپ جاتا۔ ایک دن آئے تو اس (مقروض) کا بچہ باہر آیا، انہوں نے اس سے اس کے باپ کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: ہاں وہ (میرا باپ) گھر میں موجود ہے اور خزیر (چربی اور آٹے کا سوپ) کھا رہا ہے۔ تو ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا کہ اے فلاں! باہر آ۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو یہاں موجود ہے۔ پس وہ ان کے پاس باہر آیا۔ تو ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی چیز تجھے مجھ سے چھپاتی ہے؟ اس نے کہا میں تنگ دست ہوں میرے پاس مال نہیں ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ تو تنگ دست ہے؟ تو اس نے کہا۔ ہاں۔ تو ابوققادہ رضی اللہ عنہ رونے لگے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو قرض معاف ہی کر دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔“

(۸۴۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّ أَبَا قُقَادَةَ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ وَكَانَ يَأْتِيهِ يَتَقَاضَاهُ فَيُخَيِّبُهُ مِنْهُ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَرَجَ صَبِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ: نَعَمْ هُوَ فِي الْبَيْتِ يَأْكُلُ خَزِيرَةَ قُقَادَةَ يَا فَلَانُ اخْرُجْ فَقَدْ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ هُنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا يُغَيِّبُكَ عَنِّي؟ قَالَ: إِنِّي مُعْسِرٌ وَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ: اللَّهُ إِنَّكَ مُعْسِرٌ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى أَبُو قُقَادَةَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحَافَتَهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/ ۳۰۸ (روایت حسن ہے۔)]

جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور ابوالیسر کا قصہ

بَابُ حَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ وَ قِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ

۸۴۷۔ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ انصار کے اس قبیلے میں علم طلب کرنے کے لیے نکلے اس سے پہلے کہ وہ ہلاک کر دیئے جائیں تو سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے

(۸۴۷) عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ،

صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ
صِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ
وَمَعَاظِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِيٌّ
فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا عَمِّ إِنِّي أُرَى فِي وَجْهِكَ
سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ: أَجَلُ كَانَ لِي عَلَى
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيُّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ
فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ: تَمَّ هُوَ؟ قَالُوا: لَا فَخَرَجَ
عَلَى ابْنِ لَهُ جَفَرٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّنَ أَبُوكَ؟ قَالَ:
سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِنَاكَ أُمِّي فَقُلْتُ:
اخْرُجْ إِلَيَّ لَقَدْ عَلِمْتُ أَيُّنَ أَنْتَ فَخَرَجَ
فَقُلْتُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ اخْتَبَأْتَ مِنِّي؟
قَالَ: أَنَا وَاللَّهِ أَحَدُكَ تَمَّ لَا أَكْذِبُكَ
خَشِيتُ وَاللَّهِ أَنْ أَحَدِيكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ
أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتُ صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَكُنْتُ، وَاللَّهِ! مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ
اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ
اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ بَصِيْفَتِهِ فَمَحَاَهَا
بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُ قَضَاءً فَاقْضِي وَإِلَّا
أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنِي هَاتَيْنِ
(وَوَضَعَ إصْبَعِيهِ عَلَى عَيْنِيهِ) وَسَمِعُ
أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاةَ قَلْبِي هَذَا (وَأَشَارَ إِلَى
مَنَاطِ قَلْبِهِ) رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ
مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي
ظِلِّهِ))

ہوئی ان کے ساتھ ان کا غلام تھا اور اس کے پاس کاغذ کا ایک ٹکڑا
تھا اور ابوالیسرؓ پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی ایک
چادر تھی۔ میرے باپ نے ان سے کہا کہ چچا! آپ کے چہرے
پر غصہ و پریشانی کے آثار ہیں تو انہوں نے کہا ہاں! بخورام قبیلہ
کے فلاں بن فلاں کے ذمہ میرا قرض تھا تو میں اس کے گھر آیا
سلام کیا پھر پوچھا کہ کیا فلاں موجود ہے؟ تو انہوں نے جواب
دیا۔ نہیں! تو اس کا بڑا سا لڑکا باہر آیا! میں نے اس سے پوچھا آپ
کے والد کہاں ہیں؟ اس نے کہا وہ آپ کی آوازیں کر میری ماں
کے کمرے والے پلنگ پر چلا گیا ہے۔ تو میں نے کہا! باہر نکل مجھے
پتہ چل گیا ہے کہ تو کہاں ہے۔ پس وہ باہر آیا میں نے کہا کہ آپ
مجھ سے چھپتے کیوں ہیں؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے
جھوٹ نہیں بولوں گا اللہ کی قسم! میں اس بات سے ڈر گیا کہ بات
چیت میں مجھے آپ سے جھوٹ بولنا پڑے گا۔ اور آپ سے کیے
گئے وعدہ کی خلاف ورزی ہو جائے گی۔ اور آپ اللہ کے رسول
ﷺ کے صحابی تھے اور میں اللہ کی قسم! تنگ دست ہوں! میں نے
کہا کیا اللہ کی قسم! اٹھا کر کہتا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے
کہا کہ تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے
کہا تو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے اس نے کہا اللہ کی قسم! پس انہوں
نے کھاتا منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا۔ کہا: اگر تو قرض
دے سکے تو دے دینا ورنہ تجھے معاف ہے۔ کیوں کہ میں گواہی
دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا اور اس نے اپنی
آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور میرے ان کانوں نے سنا اور دل کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میرے اس دل نے رسول
اللہ ﷺ کے اس فرمان کو یاد کیا کہ آپ فرما رہے تھے ”جس شخص
نے تنگ دست و غریب کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کیا تو
اللہ اس کو اپنے سائے میں جگہ دے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الزهد۔ باب حدیث جابر الطویل وقصة أبي اليسر]

(۸۴۸) عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ ((أَتَى اللَّهَ تَعَالَى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا لِقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا)) قَالَ يَارَبِّ آتِنِي مَالَكَ فَكُنْتُ أَتَابِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ أَتَسَرُّ عَلَى الْمُوسِرِ وَأَنْظُرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ بِدَا مِنْكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي)) فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((قُلْتُ فَهُوَ مَوْقُوفٌ عَلَى حَدِيقَةَ مَرْفُوعٌ عَنْهُمَا وَابْتِصَاءٌ فِي رِوَايَةٍ مِنْ حَدِيثِ حَدِيقَةَ مَرْفُوعًا ((أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ؟ قَالَ (لَمَّا ذَكَرَ وَإِنَّمَا ذُكِّرَ)) فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَنْظُرُ الْمُعْسِرَ وَاتَّجَوَزْتُ فِي السَّكَّةِ أَوْفَى النَّقْدِ لَفُفْرَةٍ لَهُ))

۸۴۸۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ”اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے بندوں میں سے ایک بندہ لایا گیا جس کو اللہ نے مال دیا ہوا تھا۔ اللہ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا کیا؟ وہ کہے گا اور وہ اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے میرے رب! آپ نے مجھے اپنا مال دیا پس میں لوگوں کو سودا بیچتا تھا اور میری عادت معاف اور درگزر کرنے کی تھی۔ میں مال دار کو آسانی دیتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا تو اللہ نے فرمایا اس (معاف کرنے) کا میں تجھ سے زیادہ حق دار ہوں میرے بندے سے درگزر کرو۔“

عقبہ بن عامر جہنی اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا

میں کہتا ہوں (صاحب کتاب) کہ یہ روایت ان دونوں سے مرفوع ہے۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

دیے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بھی ثابت ہے (جس کے یہ الفاظ ہیں) ایک آدمی فوت ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ اس سے پوچھا گیا تو دنیا میں کیا عمل کرتا تھا؟ (راوی کہتا ہے کہ یا تو اس کو یاد آیا یا اس کو یاد کرایا گیا) تو اس نے کہا میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور اس کا قرض معاف کر دیتا تھا۔ پس اس کو (اس وجہ سے) معاف کر دیا گیا۔“

فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر]

تشریح: مرفوع حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ سے بیان ہو اور موقوف سے مراد صحابی کا اپنا قول۔

۸۴۹۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی موجود نہیں تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ مال دار تھا“

(۸۴۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ

لوگوں سے کاروبار کرتا تھا۔ اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ تنگ دست کو معاف کر دو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اس کا اس سے زیادہ حق دار ہوں اس کو معاف کر دو۔“

كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَ كَانَ مُوسِرًا لِّكَانَ
يَأْمُرُ غُلَامَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ
قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ
تَجَاوَزُوا عَنْهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب المساقاة۔ باب فضل إنظار المعسر]

۸۵۰۔ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو آدمی کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو اس قرض کی مانند صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔“ بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ”جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض کے دگنا صدقہ کرنے کی مانند ثواب ملتا ہے۔“ تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں نے آپ سے سنا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض کی مانند صدقہ کا ثواب ملتا ہے پھر میں نے آپ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے تو اس کو ہر روز اس قرض سے دگنا صدقہ کرنے کی مانند ثواب ملتا ہے۔ تو آپ نے اس (بریدہ) سے فرمایا ”ہر روز قرض کی مانند صدقہ کا ثواب قرض واپس کرنے کی مقررہ مدت سے پہلے ہے اور قرض واپس کرنے کی مقررہ مدت آنے کے بعد جس نے اس (تنگ دست مقروض) کو مہلت دی تو اس کو ہر روز قرض سے دگنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔“

(۸۵۰) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ
أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةً))
قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا
فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً)) قُلْتُ
سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَقُولُ مَنْ
أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلَهُ صَدَقَةً ثُمَّ
سَمِعْتُكَ تَقُولُ: مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ
يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً قَالَ لَئِي: ((بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةً
قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَانْظُرْهُ
فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةً))

تخریج: [مسند أحمد: ۵/۳۶۰ (روایت صحیح ہے۔)]

چوپایوں میں سے بکری وغیرہ پالنے کی فضیلت

فَضْلُ اتِّخَاذِ الْغَنَمِ مِنَ الْمَاشِيَةِ

وغيرها

۸۵۱۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ”بکری پال کیونکہ اس میں برکت ہے۔“

(۸۵۱) عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((اتَّخِذِي غَنَمًا فَإِنَّ

تفريغ: [سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، باب اتخاذ الماشية]

یہ روایت مجمع الزوائد میں صحیح سند کے ساتھ بخاری و مسلم کی شرطوں کے مطابق موجود ہے۔ بلکہ اس سند سے اس حدیث کا بعض حصہ بخاری و مسلم میں بھی ہے۔ میں نے ابن ماجہ والی روایت اس لیے ذکر کی ہے کہ اونٹ و بکری کا ذکر صرف اسی میں ہے۔

تخریج: [سنن ابن ماجہ، أبواب التجارات، باب اتخاذ الماشية (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ اتِّخَاذِ الدِّيكِ

(٨٥٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسْبُوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُرْقِطُ
لِلصَّلَاةِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الدیک والبهائم (روایت صحیح ہے۔)]

(٨٥٤) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ
عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: ((كَانَ
يُحِبُّ الدَّائِمَ)) قَالَ قُلْتُ أَىِّ حِينٍ كَانَ
يُصَلِّى؟ فَقَالَتْ ((كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ
قَامَ لَصَلَّى))

۸۵۴۔ مسروق روایت کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا ”آپ عمل میں دوام (پیشگی) کو پسند فرماتے تھے“ میں نے کہا وہ نماز (تہجد) کب پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا ”جب مرغ کی آواز سنتے تو اٹھتے اور نماز پڑھتے۔“

تخريج: [صحيح مسلم] كتاب صلاة المسافرين- باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي ﷺ في الليل]

۸۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۸۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب خیر مال المسلم غنم یتبع بها شعف الجبال۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک]

بکریاں چرانے کی فضیلت

فَضْلُ رَعَى الْغَنَمِ

۸۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”فخر اور بڑائی کرنا اونٹ والوں، زمینداروں میں ہے اور عاجزی و طمانیت بکری والوں میں ہوتی ہے اور ایمان اور حکمت تو یہی ہے۔“

(۸۵۶) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَقْدَانَيْنِ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيمَانِ يَمَانُ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سُمِّيَتْ الْيَمْنُ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكُعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَسَارِ الْكُعْبَةِ وَالْمَشَامَةُ الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى: الشُّومَى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ: الْأَشَامُ۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں یمن کا نام یمن اس لیے رکھا گیا کہ وہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور شام کو شام اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ کعبہ کے بائیں طرف ہے اور المشامة سے مراد الميسرة اور اليد اليسرى یعنی کہ الشومى یعنی بائیں جانب۔ اور الجانب الأيسر الجانب الاشام یعنی بائیں جانب۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب المناقب۔ باب المناقب]

۸۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”اللہ نے جو نبی بھی بھیجا اس نے بکریاں چرائیں۔“ آپ کے صحابہ نے پوچھا اور آپ نے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں۔ میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کے بدلے چرایا کرتا تھا۔“

(۸۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ)) فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإجارة، باب من رعى الغنم على قراريط]

۸۵۸۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال وہ

(۸۵۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ

خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْفَطْرِ يَفْرُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ))
 بکریاں ہوں گی جن کو لے کر وہ پہاڑوں کے اوپر اور بارش کی جگہوں (جنگلوں) میں جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے شہر سے فرار ہوگا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب من الدین الفرار من الفتن۔ و کتاب بدء الخلق۔

باب خیر مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال]

(۸۵۹) حَدِيثُ الْغَنَمِ مِنْ ذَوَابِ الْجَنَّةِ أَوْ الشَّاةِ مِنْ ذَوَابِ الْجَنَّةِ))
 ۸۵۹۔ ”بکری جنت کے چوپایوں میں سے ہے۔“

تخریج: [البیہقی: ۲/ ۳۳۹۔ (یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔)]

فَضْلُ الْمَمْلُوكِ إِذَا أَطَاعَ اللَّهَ وَأَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ
 اللہ کی اطاعت اور اپنے سردار کا حق ادا کرنے والے غلام کی فضیلت

(۸۶۰) حَدِيثُ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَذْبَحَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَرَوُجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ))
 ۸۶۰۔ ابو موسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”تین آدمیوں کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اہل کتاب کا وہ آدمی جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔ غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے مالکوں کا بھی۔ اور وہ آدمی جس کی ایک لونڈی ہو پس اس نے اس کو ادب سکھایا اور اس کی بہترین تربیت کی، اسے علم سکھایا اور اسے بہترین تعلیم سے آراستہ کیا، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لی۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل أمته وأهله۔ و صحیح مسلم، کتاب

الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم إلى جميع الناس]

(۸۶۱) عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ)) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرَّائِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ))
 ۸۶۱۔ امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نیک غلام کے لیے دو گنا اجر و ثواب ہے۔“ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ حج اور مال کے ساتھ حسن سلوک کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں پسند کرتا کہ میں غلام مروں (یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جیسے آگے وضاحت

موجود ہے)۔

وَلَيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ ((وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْجِهَادُ)) الْحَدِيثُ
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا“ (آگے گزشتہ حدیث کی طرح ہے)۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الأيمان۔ باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده]

تشریح: حدیث کا شروع ”نیک غلام کے لیے دگنا اجر ہے۔“ مرفوع ہے۔ اس کے بعد حدیث موقوف ہے کیوں کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

(۸۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعْمًا لِأَخْدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ))
۸۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”اچھی چیز ان (غلاموں) میں سے کسی کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کرے اور اپنے سردار کی خیر خواہی کرے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده]
(۸۶۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))
۸۶۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک آدمی جب اپنے سردار کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے تو اس کو دگنا اجر و ثواب ملے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الأيمان۔ باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده]

(۸۶۴) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلْمَمْلُوكِ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ أَجْرَانِ))
۸۶۴۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ”وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھے انداز سے کرتا ہے اور اپنے سردار کا پورا پورا حق ادا کرتا ہے اور اس کی اطاعت و خیر خواہی کرتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر ہے۔“
اور ابو یعلیٰ نے زائد الفاظ نقل کیے ہیں ”ایک اجر اپنے رب کی اچھے انداز سے عبادت کرنے کی وجہ سے اور ایک اجر اپنے سردار کا حق ادا کرنے کی وجہ سے۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراهیة التطاول علی الرقیق۔ و مسند أبی یعلیٰ۔ ۸۳۰۸]

فَضْلُ الْعَتَقِ وَالْبَاعَةِ عَلَيْهِ

قَالَ تَعَالَى: ﴿فَكَ رَقَبَةً أَوْ إِطْعَامَ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (البلد: ۱۳ تا ۱۷)

(۸۶۵) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ أَمْرًا مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ))

قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَعَمَدَ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ۔ فَأَعْتَقَهُ۔

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: فَأَنْطَلَقْتُ حِينَ سَمِعْتُ الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ تَكْرَهُهُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ ((مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يَغْتَقِيَ قُرْبَاهُ بِقُرْبَاهِ))

آزاد کرنے اور آزادی دلانے میں اعانت کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کسی گردن (غلام لونڈی) کو آزاد کرنا۔ یا بھوک والے دن کھانا کھانا کسی رشتہ دار یتیم کو یا خاکسار مسکین کو پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے۔“

۸۶۵۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے شاگرد سعید بن مرجانہ بیان کرتے ہیں مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا اللہ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو جہنم سے آزاد کر دے گا۔“

سعید بن مرجانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے پاس گیا (اور حدیث بیان کی) تو انہوں نے وہ اپنا غلام آزاد کر دیا جو ان کو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے دس ہزار درہم یا ہزار دینار کا دیا تھا۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سننے کے بعد میں نے یہ حدیث علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو سنائی۔ تو انہوں نے اپنا وہ غلام آزاد کر دیا جو انہوں نے ابن جعفر رضی اللہ عنہ سے دس ہزار درہم یا ہزار دینار میں خریدا تھا۔

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے ”جس شخص نے کوئی مومن گردن (جان) آزاد کی۔ اللہ اس غلام کے ایک ایک عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم

لَفْظُ مُسْلِمٍ سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ اس کی شرم گاہ کے بدلے آزاد ہو جائے گی (یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں)۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضله۔ و صحیح مسلم، کتاب العتق۔ باب فضل العتق۔ و صحیح البخاری۔ کتاب کفارات الایمان۔ باب قول اللہ تعالیٰ (أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ) وَأَتَى الرِّقَابَ أَزْكَى؟]

۸۶۵۔ ابوامامہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگا۔ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا اور جس مسلمان آدمی نے دو مسلمان عورتیں آزاد کیں تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوں گی۔ ان کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو وہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگی اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو کو کفایت کرے گا۔“

امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کا آزاد کرنا عورتوں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان شخص نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو یہ اس کا جہنم سے چھٹکارا ہوگا“ اس کا ہر عضو اس کے ہر عضو سے کفایت کرے گا۔“

(۸۶۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمًا كَانَ فِكاكَةً مِنَ النَّارِ يَجْزِي كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ، وَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ فِكاكَةً مِنَ النَّارِ يَجْزِي كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهُ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكاكَةً مِنَ النَّارِ يَجْزِي كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهَا)) قَالَ أَبُو عِيسَى وَ هِيَ الْحَدِيثُ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عِتْقَ الذَّكُورِ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْإِنَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِكاكَةً مِنَ النَّارِ يَجْزِي كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ))

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب النذور والایمان، باب ما جاء فی فضل من أعتق (روایت صحیح لغیرہ ہے)۔ ۸۶۷۔ ابونعیم سلمیٰ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس میں ہے ”جس مسلمان نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ہڈی کے لیے اس (آزاد کیے ہوئے) کی ہڈی کو بچاؤ کا ذریعہ بنا کر جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور جس عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ

(۸۶۷) حَدِيثُ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ (عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ) مَرْفُوعًا وَ فِيهِ ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَاعِلٌ وَفَاءً كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ، وَ أَيُّمَا

امْرَأَةً اُعْتَقْتَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وَلِئَاءِ كُلِّ عَظِيمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ عِظَامٍ مُحَرَّرَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اس کی ہر ہڈی کے لیے اس (آزاد کی ہوئی) کی ہر ہڈی کو قیامت کے دن بچاؤ کا ذریعہ بنا کر جہنم سے آزاد کر دے گا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب العتق، باب أی الرقاب أفضل (روایت صحیح ہے)]

(۸۶۸) حَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ جَاءَ أُعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ((عَلِّمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْيَيْ النَّسَمَةَ وَلَكَ الرِّقَّةُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْ لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ ((لَا أَنْ عِنِّي النَّسَمَةَ أَنْ تُفْرِدَ بِعِقْفِهَا وَ لَكَ الرِّقَّةُ أَنْ تُعَيِّنَ فِي عِقْفِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْقِيَاءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

۸۶۸۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک اعرابی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ تو آپ نے فرمایا ”اگرچہ تو نے کلام مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا اہم کیا ہے۔ جان آزاد کر اور گردن چھڑا۔“ تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دونوں ایک نہیں؟ آپ نے فرمایا ”نہیں۔ جان آزاد کا مطلب ہے کہ تو اکیلا اس کو آزاد کرے اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کرانے میں تعاون کرے اور بکثرت دودھ دینے والے جانور کو عاریہ دے اور خالم رشتہ دار سے اچھا سلوک کر۔ پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان پر قابو رکھ کہ وہ خیر کے سوا کچھ نہ کہے۔“

تخریج: [مسند أحمد: ۲۹۹/۳۔ (روایت صحیح ہے)]

اولاد کا والد کو آزاد کرنے کی فضیلت

فَضْلُ عِتْقِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ

۸۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اولاد اپنے والد کا صرف اسی صورت میں بدلہ دے سکتی ہے کہ اگر وہ اس کو غلام پائے تو وہ خرید کر اسے آزاد کر دے۔“

(۸۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا وَهِيَ رِوَايَةُ وَالِدَةٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب العتق۔ باب فضل عتق الوالد۔ (روایت حسن ہے۔)]

اپنے غلام کو تھپڑ مارنے والے کے آزاد کرنے کی

فضیلت

۸۷۰۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے پیچھے سے آواز سنی ”ابو مسعود! جان لے کہ اللہ تجھ پر تیرے اس غلام پر قدرت رکھنے سے زیادہ قادر ہے“ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس میں نے کہا اللہ کے رسول! وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ نے فرمایا ”اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجھے آگ ضرور لگتی۔“

فَضْلُ الْعَتَقِ لِمَنْ لَطَمَ غَلَامَهُ

((عَبْدُهُ))

(۸۷۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غَلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا ((اعْلَمُ أَبَا مَسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)) فَانْفَتَحْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! هُوَ حُرٌّ لِي وَجْهَ اللَّهِ فَقَالَ ((أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ، لَلْفَحْتِكَ النَّارَ أَوْ كَسَمْتُكَ النَّارَ))

تخریج: [صحیح مسلم، کتاب الایمان۔ باب صحبة الممالیک و کفارہ من لطم عبده]

سب سے افضل کون سی گردن آزاد کرنا ہے؟

۸۷۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جناب کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا“ میں نے کہا کونسی گردن آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ”جو اپنے مالک کی نظروں میں سب سے زیادہ عمدہ اور اونچی قیمت والی ہو“ میں نے عرض کیا کہ اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”کسی کاریگر کی مدد کر دیا ہے ہنر کا کام کر دو۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو۔ یہ بھی تمہارا اپنے نفس پر صدقہ ہے۔“

اور مسند احمد کی روایت میں ”زیادہ قیمتی“ کے بجائے یہ لفظ ہیں ”سب سے غالی“ ”مہنگی“ قیمت والی ہو۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”جو زیادہ قیمت والی ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب العتق، باب أى الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان،

باب بیان کون الایمان بالله افضل الأعمال۔ و مسند أحمد ۲/۳۸۸]

مَا هِيَ أَفْضَلُ الرِّقَابِ لِلْعَتَقِ؟

(۸۷۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)) قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَانْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَعِينُ صَابِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ))

وَلِي رِوَايَةٌ لِأَحْمَدَ ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا)) بَدَلُ ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا))

وَلِي رِوَايَةٌ لِمُسْلِمٍ: ((أَكْثَرُهَا ثَمَنًا))

باب نمبر 11



کِتَابُ النِّكَاحِ
نِکاح کا بیان

صفحہ نمبر 525 تا 547

فَضْلُ النِّكَاحِ

نکاح کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو۔“

۸۷۲- علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ منیٰ میں عثمان رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ پس وہ دونوں علیحدگی میں چلے گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو عبد الرحمن! کیا ہم آپ کی کسی کنواری لڑکی سے شادی نہ کرادیں تاکہ وہ آپ کو ماضی کے ایام یاد کرادے؟ پس جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ انہیں اس کی ضرورت نہیں تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا تو کہا: علقمہ! پس میں ان کے پاس گیا تو وہ کہہ رہے تھے اگر آپ یہ کہتے ہیں (کہ میں نکاح کروں) تو نبی ﷺ نے بھی فرمایا: ”اے نوجوانوں کے گروہ! جو تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کرے اور جو (نکاح کی) طاقت نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے“ کیونکہ یہ اس کی قوت ثبوت کو کم کر دیتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ باعث شرم و حیا اور باعث عفت و عصمت ہے“..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب قول النبی من استطاع الباءة فلیتزوج]

۸۷۳- علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ چند نوجوانوں کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”تم میں سے جو نکاح کی طاقت و قدرت رکھتا ہو تو وہ ضرور نکاح کرے کیونکہ یہ باعث شرم و حیا اور باعث عفت و عصمت ہے۔ اور جو

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَانْكُحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء: ۳)

(۸۷۲) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ لَفَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمَنَى فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَايَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ بَكْرًا تُدَجِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْمَهُدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَمَا لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ))

وَفِي رَوَايَةٍ: ((مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ..... الْحَدِيثُ۔

(۸۷۳) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى فِتْنَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا

(نکاح کی طاقت) نہیں رکھتا تو وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اس کی قوت ثبوت کو کم کرے گا۔“

فَالصُّومُ لَهُ رِجَاءٌ۔))

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب الصیام۔ ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة۔ (روایت صحیح ہے)]

۸۷۴۔ حمید بن ابی حمید الطویل بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے: ”تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آئے اور نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا، جب ان کو بتلایا گیا۔ تو گویا انہوں نے اس کو کم خیال کیا۔ کہنے لگے۔ ہم کو نبی ﷺ سے کیا نسبت؟ اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں (ہم لوگ گناہ گار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنی چاہیے) ان میں سے ایک کہنے لگا، میں تو ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہا ہوں گا۔ اور دوسرا کہنے لگا میں تو ہمیشہ روزہ دار رہوں گا، کبھی افطار نہیں کروں گا، تیسرا کہنے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا، کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار ہوں، مگر میں روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، اور رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں لہذا جس کسی نے بھی میری سنت سے منہ پھیرا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“

(۸۷۴) أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَهُمْ تَقَالَوْهَا، فَقَالُوا وَآيِنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأَنَا أَصَلَّى اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُومُ النَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَّقَاكُمْ لَهُ، لِكَيْبِيَ أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الترغیب فی النکاح]

دین دار اور زیادہ اولاد دینے والی عورت سے نکاح کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

فَضْلُ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ الْوَلَدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ((وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ)) (الفرقان: ۷۴)

۸۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”عورت سے چار وجوہ کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال اس کے حسب و نسب اس کے حسن و جمال اور اس کا دین پس تم دین دار عورت کو حاصل کرو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“

(۸۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرِ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الکفء فی الدین]

۸۷۶۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دینا فائدے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین فائدہ نیک عورت ہے۔“

(۸۷۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الرضاع۔ باب خیر متاع دنیا المرأة الصالحة]

۸۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کون سی عورت بہتر ہے؟ فرمایا: ”جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کر دے جب اس کو حکم کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے نفس اور مال میں ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو اس (کے خاوند) کو نا پسند ہو۔“

(۸۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ))

اور طیلسی کی روایت میں ہے: ”بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے جب تو اس کو حکم کرے تو وہ تیری اطاعت کرے اور جب تو اس سے غائب ہو تو وہ اپنے نفس اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔“

وَلَقِطُ الطَّيْلِاسِي: ((خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ، وَإِذَا أَمَرْتُهَا أَطَاعَتْكَ وَإِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْكَ فِي نَفْسِهَا وَمَالِكَ))

تخریج: [سنن النسائي۔ کتاب النکاح۔ باب کراهية تزويج الزناة و مسند طيلاسي۔ ۳۳۲۵ یہ روایت حسن الثمیرہ ہے]

۸۷۸۔ سلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے ساتھی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونے اور چاندی کے لیے ہلاکت و تباہی ہو۔“ راوی بیان کرتے ہیں میرے ساتھی نے مجھے یہ بھی بیان کیا کہ وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا تو انہوں (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے فرمان: ”سونے چاندی کے لیے

(۸۷۸) حَدَّثَنِي سَلَمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي هُذَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَبَا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) قَالَ فَحَدَّثَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ تَبَا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

ہلاکت و تباہی ہو۔“ کا کیا مطلب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی بیوی جو آخرت کی زندگی سنوارنے میں مہم و معاون ہو (اس کے علاوہ سب ہلاکت و تباہی کا سامان ہے۔)“

مَاذَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِسَانًا ذَاكِرًا، وَ قَلْبًا شَاكِرًا، وَ زَوْجَةً تُعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ))

تخریج : [مسند أحمد - ۵/ ۳۶۶ (روایت صحیح ہے۔)]

۸۷۹۔ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں سعادت و خوش نصیبی میں سے ہیں۔
(۱)۔ نیک عورت (۲)۔ وسیع رہائش (۳)۔ اچھا پڑوسی (۴)۔ بہترین سواری۔
چار چیزیں بدبختی و بد نصیبی میں سے ہیں۔ (۱)۔ بُرا پڑوسی (۲)۔ بُری عورت (۳)۔ بُری سواری (۴)۔ تنگ رہائش

(۸۷۹) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَيِّئُ وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ: الْجَارُ الشَّوُّ، وَالْمَرْأَةُ الشَّوُّ، وَالْمَرْكَبُ الشَّوُّ، وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ))

تخریج : [صحیح ابن حبان - ۱۲۳۲ (روایت صحیح ہے۔)]

۸۸۰۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے حسب و نسب اور حسن و جمال والی عورت میسر آ رہی ہے جو اولاد نہیں جنتی (شاید اس کو حیض نہ آتا ہو یا پہلے خاوند کے پاس اولاد نہ جننے کی وجہ سے اس نے کہا ہو) کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ وہ دوبارہ آیا۔ آپ نے اس کو منع کیا پھر تیسری دفعہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”خاوندوں سے زیادہ محبت کرنے والیوں اور زیادہ اولاد جننے والیوں سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔“

(۸۸۰) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ، وَ إِنِّهَا لَا تِلِدُ أَفَاتَزَّوْجُهَا؟ قَالَ: ((لَا)) ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّلَاثَةَ ، فَقَالَ: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَلَيْبِ مُكَاتِرٍ بِكُمْ الْأَمَمُ))

تخریج : [سنن أبی داؤد، أول کتاب النکاح باب النهی عن تزویج من لم یلد من النساء۔ (روایت حسن ہے)]

پاک دامنی اختیار کرنے کے ارادے سے نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّاكِحَ يُرِيدُ الْعِصْفَ

۸۸۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۸۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

”اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل و کرم سے) تین آدمیوں کی مدد کرنا اپنے ذمے لے لیا ہے۔ (۱)۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲)۔ مکاتب غلام جو اپنی مکاتب کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہے۔ (۳)۔ اور پاک دامنی اختیار کرنے کے ارادہ سے نکاح کرنے والا۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فی المجاهد والناکح والمکاتب و

عون الله اياهم۔ (روایت حسن ہے۔)]

اللہ تعالیٰ کے دُور سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ خَوْفًا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کر دیں گے اور تمہیں عزت و بزرگی کی جگہ داخل کریں گے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنْ تَحْتَبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا﴾ (النساء: ۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، جو لغویات سے منہ موڑ لیتے ہیں، جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں، بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامت زدہ لوگوں میں سے نہیں ہیں، اس کے سوا جو اور ڈھونڈیں وہی حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں..... یہی ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنْ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿الَّذِينَ يَرْتُونَ الْفُرْدُوسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ (المؤمنون: ۱-۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں، اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے اور جو اپنی امانتوں کا ادراپنے قول و اقرار کا پاس رکھتے ہیں اور جو

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ﴾..... إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ﴾ (المعارج: ۲۹-۳۵)

اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزگی ہے وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ سب سے خبردار ہے۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی اوڑھے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجیوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔“ (اس آیت میں نگاہیں نیچی رکھنے کی فضیلت ہے۔)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب) کے لیے اللہ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوْ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور: ۳۰-۳۱) وَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَضْلُ غَضِّ الْبَصَرِ

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ۳۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾ (النازعات: ۴۰-۴۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں۔“

۸۸۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ”جو شخص مجھے اپنی زبان و شرم گاہ کی ضمانت دے (کہ ان کو ناجائز استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (یعنی وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا)“

اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔ ”جو مجھے زبان اور شرم گاہ کی کفالت (ضمانت) دے میں اس کے لیے جنت کی کفالت (ضمانت) دیتا ہوں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ﴾ (الرحمن: ۴۶)

(۸۸۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ: ((مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلُ لَهُ الْجَنَّةَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان۔ وجامع الترمذی، أبواب الزهد۔

باب ما جاء فی حفظ اللسان۔ حدیث ۲۳۰۸]

۸۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جس شخص کو اس کی زبان اور اس کی شرم گاہ کے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(۸۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الزهد۔ باب ما جاء فی حفظ اللسان۔ رقم الحدیث ۲۳۰۹]

اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسف علیہ السلام کے تذکرہ میں فرمایا: ”اس عورت نے جس کے گھر میں وہ (یوسف) تھے ان (یوسف) کو بھلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے لگی لو آ جاؤ۔ یوسف نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ وہ میرا رب ہے مجھے اس نے اچھی طرح رکھا ہے، یقیناً بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔ اس عورت نے یوسف کی طرف کا قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے یونہی ہو اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا، دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا کرتا پیچھے کی طرف سے کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿وَرَأَوْنَاهُ أَتَيْنِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ لَكَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنَّ رَأْيَ بَرَاهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَفَلَّتْ فَمِصَتْهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَا سَيِّدَهَا لَكَا الْبَابَ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسَجَّنَ أَوْ يُعَذَّبَ إِلَيْهِمْ قَالَ هِيَ رَأَوْنَاهُ

عَنْ نَفْسِي وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنَّ كَانَ
 قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ
 الْكَاذِبِينَ وَ إِنَّ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
 فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا رَأَى قَمِيصُهُ
 قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ
 عَظِيمٌ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا وَ اسْتَغْفِرْ لِي ذَنْبِي إِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الْخَاطِئِينَ
 وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
 تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا
 لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ فَلَمَّا سَمِعَتْ
 بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَ أَعْتَدَتْ لَهُنَّ
 مُتَّكًا وَ اتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سَكَبًا وَ
 قَالَتْ أَخْرِجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَ
 قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا
 بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ
 الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ
 فَاسْتَعْصَمَ وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا أُمِرْتُ
 لَأَكُونَنَّ مِنَ الصَّاهِرِينَ قَالَ رَبِّ
 السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَ إِلَّا
 تَصَرَّفْتُ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصَبُ إِلَيْهِنَّ وَ آكُنَّ
 مِنَ الْجَاهِلِينَ (يوسف: ۲۳-۳۱)

دونوں کو مل گیا تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے
 پس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی دردناک سزا
 دی جائے۔ یوسف نے کہا یہ عورت ہی مجھے پھسلا رہی تھی اور عورت
 کے قبیلے ہی کے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر اس کا کُرتا آگے سے
 پھٹا ہوا ہو تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے
 ہے۔ اور اگر اس کا کُرتا پیچھے کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو عورت
 جھوٹی ہے اور یوسف سچوں میں سے ہے۔ خاندان نے جو دیکھا کہ
 یوسف کا کُرتا پیٹھ کی جانب سے پھاڑا گیا ہے تو صاف کہہ دیا کہ یہ تو
 تم عورتوں کی چال بازی ہے بے شک تمہاری چال بازی بہت بڑی
 ہے۔ یوسف اب اس بات کو آتی جاتی کر د اور (اے عورت) تو
 اپنے گناہ سے توبہ کر بے شک تو گناہ گاروں میں سے ہے۔ اور شہر کی
 عورتوں میں (چرچا) ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے (جوان) غلام
 کو اپنا مطلب نکالنے کے لیے بہلانے پھسلانے میں لگی رہتی ہے
 اس کے دل میں یوسف کی محبت بیٹھ گئی ہے ہمارے خیال میں تو وہ
 صریح گمراہی میں ہے۔ اس نے جب ان کی اس پُر فریب غیبت کا
 حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں
 سے ہر ایک کو چھری دی اور کہا اے یوسف ان کے سامنے چلے آؤ ان
 عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور
 زبان سے نکل گیا کہ حاشا للہ۔ یہ انسان تو ہرگز نہیں یہ تو یقیناً کوئی
 بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے کہا یہی
 ہیں جن کے بارے میں تم مجھے طعنے دے رہی تھیں میں نے ہر چند
 اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا چاہا لیکن یہ بال بال بچا رہا اور جو
 کچھ میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر یہ نہ کرے گا تو یقیناً یہ قید کر دیا
 جائے گا اور بے شک یہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔ یوسف نے دعا
 کی اے میرے پروردگار! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلارہی
 ہیں اس سے تو مجھے جیل خانہ بہت پسند ہے۔

۸۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سات آدمی ہیں جن کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عدل و انصاف کرنے والا بادشاہ۔“ اسی حدیث میں ہے کہ (ان سات آدمیوں میں سے) ”ایک وہ آدمی ہوگا جس کو خاندانی وجاہت اور حسن و جمال والی عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ جواب میں کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔“ (لہذا میں گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا)

(۸۸۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ ((وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ وَفِي رِوَايَةٍ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة و فضل

[المساجد]

۸۸۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ان تین آدمیوں کے بارے میں ہے جو غار میں پھنس گئے تھے (کہ آپ نے فرمایا): ”تین آدمی (سفر میں) چل رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہوگئی پس وہ ایک پہاڑ میں داخل ہو گئے ان پر ایک پتھر گرنے کی وجہ سے غار بند ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ تم اپنے سب سے افضل عمل کے توسط سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو پس ان میں سے ایک نے کہا“ اور اسی حدیث میں ہے کہ ”دوسرے نے (دعا کرتے ہوئے) کہا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹیوں میں سے ایک عورت سے شدید محبت کرتا تھا جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے۔ پس اس (عورت) نے کہا کہ تو اس کے قریب نہیں آ سکتا حتیٰ کہ سودینار اس کو دے پس میں نے کوشش کر کے (سودینار) جمع کر لیے پس جب میں (اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناحق مت توڑ۔ (اس کی بات نے مجھ پر خوف طاری کر دیا) پس میں کھڑا ہو گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو یہ نازل شدہ مصیبت ہم سے دور کر۔ راوی نے کہا کہ وہ مصیبت ان سے دو تہائی

(۸۸۵) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي الثَّلَاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ ((خَرَجَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي جَبَلٍ فَأَنْحَطَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللَّهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ: ((وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أَحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَسَدٍ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالْ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْضَرْ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمْ الْعَلَيْنِ)) الْحَدِيثُ

دور ہوگئی۔.....“ آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب اذا اشتری شیئاً لغيره بغير اذنه فرضی]
تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعائیں اپنے نیک اعمال کا وسیلہ دینا جائز ہے، البتہ کسی کی ذات کا وسیلہ ایک بدی اور غیر ثابت عمل ہے جس سے بچنا چاہیے، کیونکہ ایک تو اس کی کوئی شرعی دلیل نہیں دوسرا یہ عقل کے بھی خلاف ہے
 (۸۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيَ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ قَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ»
 ۸۸۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان المبارک کے روزے رکھے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت بجا لائے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

تخریج: [صحیح ابن حبان۔ ۱۲۹۶ (روایت حسن ہے)۔]

فَضْلٌ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا
 اس شخص کی فضیلت جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے

(۸۸۷) حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَذَبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْذِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِعِيٍّ بَيْنَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنَّمَا مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ مَوْلَاهُ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ»
 ۸۸۷۔ ابو بردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اسے خوب اچھی طرح تعلیم دے اور اسے اچھی طرح ادب سکھائے اور اس کے بعد اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کرے تو اسے دو ہر ا ثواب ملتا ہے اور جو شخص بھی اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو اور وہ مجھ پر بھی ایمان لائے تو اسے دو ہر ا ثواب ملتا ہے اور جو غلام اپنے مالک کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے رب کے حقوق بھی ادا کرتا ہے تو اسے دو ہر ا ثواب ملتا ہے۔“

شعیبی رحمہ اللہ نے (یہ حدیث سننے کے بعد اپنے شاگرد سے) کہا کہ بغیر کسی محنت کے اس حدیث کو سیکھ لو اس سے پہلے طالب علموں کو اس حدیث سے کم کے لیے بھی مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا»
 ابو بردہ اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”(جو آدمی اپنی لونڈی کی اچھی تربیت کرے پھر) اس کو

وَلَيْ رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَيُّضًا: ((فَلَئِنْ يُوتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيَعْلَمُهَا فَيَحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيَحْسِنُ تَأْدِيبَهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ.....)) الْحَدِيثُ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي أَوَّلِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو إِنَّ مَنْ قَبَلْنَا مِنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّائِبِ بَدَنَتُهُ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فَلَئِنْ يُوتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.....)) الْحَدِيثُ

آزاد کر دے (اور شادی کر لے) پھر اس کو حق مہر دے اور بخاری شریف کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کو دو ہر ا ثواب دیا جائے گا“ ایک وہ آدمی جس کی لونڈی ہو اور وہ اسے خوب اچھی طرح تعلیم دے اور اسے اچھی طرح ادب سکھائے۔ پھر اس سے شادی کر لے تو اسے دو ہر ا ثواب ملتا ہے۔.....“ آخر حدیث تک۔

اور مسلم شریف کی حدیث کے شروع میں زائد الفاظ یہ ہیں صالح بن صالح ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل خراسان کے ایک آدمی کو دیکھا اس نے امام شعبی سے سوال کیا پس اس نے کہا کہ اے ابو عمرو! بے شک ہمارے اہل خراسان میں سے پہلے لوگ (بزرگ) اس آدمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ جو اپنی لونڈی کو آزاد کر دے پھر اس سے شادی کر لے تو وہ اپنی سواری (اونٹنی وغیرہ) پر سوار ہونے والے کی طرح ہے۔ تو امام شعبی نے کہا کہ مجھے ابو بردہ نے بیان کیا اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کو دو ہر ا اجر (ثواب) دیا جائے گا۔.....“ آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح، باب اتخاذ السراى، ومن اعتق جارية ثم تزوجها۔

صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب وجوب الایمان برسالة نبينا محمد الى جميع الناس.....]

فَضْلُ التَّسْمِيَةِ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ

جماع کے وقت بسم اللہ اور دعا پڑھنے کی فضیلت

الْجَمَاعِ

(۸۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ فَلَيرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قِصَى وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا))

۸۸۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لیے آئے تو بسم اللہ کہے اور یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے پھر ان کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا شیطان اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے ”اگر کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لیے آئے اور بسم اللہ کہے.....“ آخر حدیث تک

وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ.....)) الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب ما یقول الرجل إذا أتى أهله وصحیح مسلم۔ کتاب النکاح۔ باب ما یستحب أن یقولہ عند الجماع]

اچھی نیت سے جماع کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْجَمَاعِ بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ

۸۸۹۔ ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے عرض کیا ”اللہ کے رسول! مال دار لوگ زیادہ اجر لے گئے وہ نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اس حدیث کے آخر میں ہے۔“ اور تمہاری شرم گاہ (کی حفاظت) میں بھی صدقہ ہے۔“ انہوں نے سوال کیا ”اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک شخص (شرم گاہ کے ذریعے سے) اپنی جنسی شہوت پوری کرے کیا اس پر بھی اس کے لیے اجر ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”یہ بتاؤ اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ سے پوری کرے تو اسے گناہ ہوگا؟ (ضرور ہوگا) پس اسی طرح وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔“

(۸۸۹) حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نَصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ الْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ ((وَفِي بُضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ))۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف] **تشریح :** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں نیک عمل کا مفہوم بڑا وسیع ہے حتیٰ کہ جائز طریقہ سے فطری عادات کی تکمیل پر بھی اجر ملتا ہے بشرطیکہ اچھے ارادے سے کیا جائے۔

۸۹۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا (نظر پڑ گئی) تو آپ اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے وہ چڑا درست کرنے میں مشغول تھیں پس آپ ﷺ نے اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لا کر فرمایا: ”بے شک عورت شیطان کی صورت میں آتی جاتی ہے (یعنی فتنہ کا باعث ہے) پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو وہ اپنی بیوی کے پاس آ جائے اس سے اس کے دل کے خیالات اور وساوس جاتے رہیں گے۔“

(۸۹۰) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى امْرَأَةً فَآتَى امْرَأَتَهُ زَيْنَبَ وَ هِيَ تَمْعَسُ مِئِنَّةً لَهَا فَكَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَتُذَبِّرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَاتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب النکاح۔ باب نذب من رأى امرأة فوقعت فى نفسه]

۸۹۱۔ ازہر بن سعید حراری روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکرؓ انماریؓ کو سنا، وہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما تھے کہ اچانک گھر تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو غسل کر کے آئے، ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! کیا کوئی بات ہو گئی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں فلاں عورت کے گزرنے کی وجہ سے میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہو گئی تو میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے اپنی ضرورت پوری کی، تم بھی اسی طرح کیا کرو بے شک حلال کام کرنا تمہارے افضل اعمال میں سے ہے۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۲۳۱] (روایت صحیح لغیرہ ہے دیکھئے۔ مسند احمد: ۲۹/ ۵۵۸)

اس شخص کی فضیلت جو اللہ تعالیٰ کے لیے شادی کرائے یا شادی کرے

فَضْلُ مَنْ زَوَّجَ أَوْ تَزَوَّجَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۸۹۲۔ فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ابوعمر بن حفصہؓ نے ان کو طلاق بتا دے دی اور وہ موجود نہیں تھے۔ پس ان کے وکیل نے ان کے لیے جو بھیجے جن کو اس نے (جو ہونے یا قلیل ہونے کی بناء پر) قبول نہیں کیا تو اس نے کہا، اللہ کی قسم! تیرا ہم پر کوئی حق نہیں، پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا خرچ اس کے ذمہ نہیں۔“ آپ ﷺ نے اس کو ام شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: ”اس عورت کے پاس تو لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے، تو ابن ام مکتومؓ کے پاس عدت گزارو، وہ نابینا آدمی ہے، تو اپنے کپڑے (سامان) وغیرہ وہاں رکھ سکتی ہے۔ پس جب تو حلال ہو جائے (عدت ختم ہو جائے) تو مجھے اطلاع دینا۔“ وہ کہتی ہیں کہ جب میں (عدت سے) حلال ہوئی تو میں نے آپ سے ذکر کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور

(۸۹۲) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عُمَرَ بْنَ حَفْصَةَ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْفُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخَطَتْهُ فَقَالَ: وَاللَّهِ إِمَّا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ)) فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَكَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ: ((بَلَكَ امْرَأَةً يَغْتَسَاها أَصْحَابِي إِعْتَدَى عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ نِيبَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَادْزِينِي)) قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَآبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ابو جہم رضی اللہ عنہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو جہم تو اپنی لاشی کندھے سے اتارتا ہی نہیں (بہت مارنے والا ہے) اور معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی فقیر ہے اس کے پاس مال نہیں تو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔“ میں نے اس کو ناپسند کیا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”تو اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لے۔“ پس میں نے اس سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں بہت خیر و برکت دی اور میں قابل رشک بن گئی۔

((أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ أَنْ يَكِيحِيَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ)) فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَنْ يَكِيحِيَ أَسَامَةَ)) فَكَرِهْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبْتُ.

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب النکاح۔ باب المطلقة البائن لانفقة لها]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق بتہ والی کے لیے شوہر کے ذمہ کسی قسم کا کوئی خرچ نہیں اس کی دل جوئی کے لیے کچھ نہ کچھ دے دے تو یہ اس کا حسن سلوک ہے اگر حاملہ ہے تو پھر اس کا خرچ اس کے بچے کی وجہ سے اس کے شوہر کے ذمہ ہے۔ البتہ عدت شوہر کے گھر میں گزارے گی۔ ”جب تک بد زبانی یا فاشی کا ارتکاب نہ کرے تو اس کو وہاں سے نہیں نکالا جاسکتا۔“ (الطلاق : ۱)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی سے رشتہ وغیرہ (لین دین) کے متعلق مشورہ کرے اور اس کی حقیقت بتادی جائے تو یہ جائز ہے یہ غیبت وغیرہ میں شمار نہیں ہوگی۔ اس حدیث کی باب سے مناسبت یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن جب اللہ کی رضا کی خاطر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر و برکت کر دی کہ لوگ رشک کرنے لگے۔

فَضْلُ الْعَدْلِ مَعَ الزَّوْجَاتِ لِمَنْ لَّهُ أَكْثَرُ مِنْ زَوْجَةٍ

ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی صورت میں بیویوں کے درمیان عدل کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو دو دو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے (ایسا کرنے سے نا انصافی اور) ایک طرف جھک جانے سے بچ جاؤ۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنًى وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَذْنَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا﴾ (النساء: ۳)

۸۹۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ابن نمیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما یہ روایت نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور زہیر کی حدیث میں

(۸۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو۔ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَفِي

ہے انہوں نے کہا 'رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر رحمان عزوجل کی دائیں جانب ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دابنے ہیں یعنی وہ لوگ جو اپنے حکم اپنے گھر والوں اور ان کاموں میں جو ان کے سپرد ہیں انصاف کا اہتمام کرتے ہیں۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الإمامۃ۔ باب فضیلة الأمير العادل و عقوبة الجائر]

نکاح میں سفارش کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو شخص کسی نیکی یا بھلے کام کی سفارش کرے گا اسے بھی اس کا حصہ ملے گا۔"

۸۹۴۔ ابو بردہ اپنے باپ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی ضرورت طلب کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: "سفارش کرو اجر پاؤ گے۔" اور ایک روایت میں ہے تاکہ تم اجر پاؤ اور وہ فیصلہ کرے گا۔ اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہے فیصلہ کرے۔" (یعنی تم میرے سامنے سائل کی سفارش کر دیا کرو تاکہ تم اجر و ثواب کے مستحق ہو جاؤ)۔

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب الزکاة۔ باب التحریض علی الصدقة والشفاعة فیہا]

آسان حق مہر کی فضیلت

۸۹۵۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین نکاح وہ ہے (جو اخراجات کے لحاظ سے) سب سے زیادہ آسان ہو۔"

تخریج: [صحیح ابن حبان۔ ۱۲۵۷ (روایت صحیح ہے)]

عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز سے رہنے
سنہ کی فضیلت

۸۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ وَكُنَّا يَدَيْهِ يَمِينٌ، الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْا))

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ فِي النِّكَاحِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ((مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا)) (النساء: ۸۵)
(۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: ((اشْفَعُوا تَوْجَرُوا))

وَلِي رِوَايَةٍ ((كَلْتَوْجَرُوا)) وَيَقْضَى))
وَلِي رِوَايَةٍ وَلَيْقُضَ۔ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ))

فَضْلُ يُسْرِ الصِّدَاقِ

(۸۹۵) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ))

فَضْلُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالْعِشْرَةِ مَعَ النِّسَاءِ

(۸۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

”تمام مومنوں میں سے کامل مومن وہ ہے جو ان میں سے سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں بہتر ہو۔“

اللہ ﷻ: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِبَنَاتِهِمْ حَقًّا))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الرضاع۔ باب ما جاء فی حق المرأة علی زوجها۔ روایت صحیح لہ ہے] ۸۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَلَدُوهُ)) وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ حِبَّانَ ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَلَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي)) (الْحَدِيثُ)

۸۹۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔“ (یعنی مرنے کے بعد اس کی کوتاہیوں کا تذکرہ نہ کرو۔)

اور ابن حبان کی روایت میں ہے۔ ”تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب سے اچھا سلوک کرنے والا ہوں۔“ آخر حدیث تک

تخریج: [مسند دارمی، ۱۵۹/۲، ابن حبان ۱۲۶۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۸۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت قبول کرو اس لیے کہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے اور پہلی کا زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا ہوتا ہے، لہذا اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے حق میں ہمیشہ وصیت قبول کرو۔“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ”بے شک عورت پہلی کی مانند ہے جب تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دے گا تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔“

(۸۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ))

وَ فِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الطَّرِيقِ ((إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالصِّلَعِ إِذَا ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا وَ فِيهَا عَوَجٌ))

وَ فِي رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ ((وَأِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَ كَسَرُهَا طَلَاقُهَا))

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ ”اور اگر تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اس کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے۔ ”عورتوں کے بارے میں ہمیشہ بھلائی کی

وَ فِي رِوَايَةِ ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))

وصیت قبول کرو۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب خلق آدم و ذریته۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الرضاع۔ باب الوصية بالنساء]

بیوی پر اخلاص سے خرچ کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْإِخْلَاصِ فِي النِّفَقَةِ عَلَى

الزَّوْجَةِ

۸۹۹۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی بیوی پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

(۸۹۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ))

اور ایک روایت میں ہے: ”جب مسلمان خرچ کرتا ہے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة و کتاب

النفاق۔ باب فضل النفقة على الأهل]

۹۰۰۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کے باپ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تو اللہ کی رضا کی خاطر جو بھی خرچ کرے گا تجھے اس کا اجر و ثواب ملے گا حتیٰ کہ تو اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتا ہے۔“ (اس کا ثواب بھی ملے گا)

(۹۰۰) حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّىٰ مَا تَجْعَلَ لِي فِيهِ أَمْرًا تَكُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب ماجاء أن الأعمال بالنية والحسبة]

بیوی کی اپنے خاوند کی اطاعت کرنے اور اس کا حق ادا

فَضْلُ طَاعَةِ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا وَأَدَاءِ

کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ اس میں معصیت نہ ہو

حَقِّهِ مِنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بحفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ((فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ))

(النساء: ۳۴)

۹۰۱۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت اللہ کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے حتیٰ کہ اگر وہ اس کو طلب کرے اور وہ اونٹ پر سوار ہو تو وہ

(۹۰۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ لَا تُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ عَلَيْهَا حَتَّىٰ تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا)) (حَتَّىٰ)

لَوْ سَأَلَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعَهُ اس حالت میں بھی اپنے آپ کو اس سے دور نہ رکھے۔“
(نَفْسَهَا))

تخریج : [طبرانی الكبير ۵/ ۵۰۸۴۔ روایت صحیح لغیرہ ہے]

(۹۰۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ))
۹۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے رمضان المبارک کے روزے رکھے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

تخریج : [صحیح ابن حبان۔ ۱۲۹۹ (روایت حسن ہے)]

(۹۰۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهَا سَرَّتْكَ، وَإِذَا أَمَرْتَهَا أَطَاعَتْكَ)) الْحَدِيثُ
۹۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں سب سے بہترین عورت وہ ہے جب تو (خاوند) اسے دیکھے تو وہ تجھے خوش کر دے اور جب تو اسے حکم کرے تو وہ تیری اطاعت کرے۔“

تخریج : [سنن النسائي۔ ج ۶۔ ص ۶۸، روایت ”حسن لغیرہ“ ہے]

(۹۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُونْتُ أَمِيرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمُرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا))
۹۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔“
ابن حبان اور بیہقی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ ”اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوند کے حق کو بیوی پر فائق رکھا ہے۔“
(لَمَّا عَظَّمَ اللَّهُ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْهَا))

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الرضاع۔ باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة ابن حبان ۱۲۹۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَصُلِّ رِعَايَةَ حَقِّ الزَّوْجِ وَأَبْنَائِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَزِمًا
خاوند کے حقوق کی حفاظت اور اس کے بعد اس کی اولاد کی نگہداشت کی فضیلت اگرچہ یہ لازم نہیں

(۹۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْبَيْلَ صَالِحٍ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِيْ
۹۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی نیک بخت عورتیں ہیں وہ بچوں پر ان کی صغریٰ میں سب عورتوں سے

صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى رَوْحٍ فِى ذَاتِ يَدِهِ))
زیادہ مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کے مال و اسباب کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری، کتاب النکاح۔ باب إلى من ينكح وأى النساء خیر] (۹۰۶) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخُلْدَيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَابَةِ: ((امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا))
۹۰۶۔ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور سیاہ چہرے والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔“ یزید راوی نے درمیان والی اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ (سفعاء الخلدین سے مراد) ”حسن و جمال اور منصب والی وہ عورت جو بیوہ ہونے کے بعد شادی نہ کرائے (حالانکہ ایسی عورت کی شادی آسانی سے ہو سکتی ہے) اور اپنی یتیم اولاد کی حفاظت و تربیت اور بیوگی و ترک زینت کی بناء پر اس کا چہرہ سیاہ اور مرجھایا ہوا ہو۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی فضل من عال یتامی۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کے دو اسباب ہیں۔ نہاس بن نعم ضعیف ہے اور شہاد دے عوف رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا]

فَضْلُ مَنْ تَزَوَّجَ ثَيِّبًا لِضُرُورَةٍ
وَرِعَايَةِ الْمَرْأَةِ وَلَكَدَ زَوْجِهَا وَأَخَوَاتِهِ
حالات و ضرورت کے تحت بیوہ سے شادی کرنے والے
خاوند اور اس کی اولاد اور اس کی بہنوں کا خیال رکھنے والی
عورت کی فضیلت

(۹۰۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ. أَوْ تَسَعَ بَنَاتٍ. فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَزَوَّجْتُ يَا جَابِرُ؟)) فَقُلْتُ نَعَمْ، فَقَالَ: ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا قَالَ: ((لَهْلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتَضْحِكُهَا وَتَضْحِكُكَ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ لَهْ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِئَهُنَّ بِمَنْلِهِنَّ،

۹۰۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا باپ فوت ہوا تو اس کی سات یا نو بیٹیاں تھیں۔ پس میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال کیا ”جابر! کیا تو نے شادی کر لی ہے؟“ میں نے عرض کیا ”جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کنواری سے یا بیوہ سے؟“ میں نے عرض کیا ”بلکہ بیوہ سے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیتی تو اس سے کھیتی تو اس سے دل لگی کرتا اور وہ تجھ سے دل لگی کرتی۔“ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”عبد اللہ رضی اللہ عنہ (میرے والد) بیٹیاں چھوڑ کر فوت ہوئے“ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ انہی

جیسی (ان کی ہم عمر) لے آؤں۔ پس میں نے اس لیے بیوہ سے شادی کی کہ وہ (تجربہ کار ہونے کی وجہ سے) ان کا خیال رکھے گی اور ان کی اصلاح و تربیت کرے گی رسول اللہ ﷺ نے (مجھے دعاء دیتے ہوئے) فرمایا: ”اللہ آپ کو خیر و برکت دے۔“

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان کی نو بیٹیاں تھیں۔ پس میں نے اپنی ان نو بہنوں کی وجہ سے مناسب نہیں سمجھا کہ ان کے پاس انہی جیسی ناسمجھ لڑکی بیاہ لاؤں اس کی بجائے میں نے ایسی (تجربہ کار) عورت سے شادی مناسب سمجھی جو ان کی کنگھی کرے اور ان کی اصلاح و تربیت کا خیال رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے درست کیا۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النفقات۔ باب عون المرأة زوجها فی ولده۔ و کتاب المغازی۔ باب ﴿اذا همت طائفتان منكم ان تغشلا والله وليهما﴾]

فَضْلُ اتِّقَاءِ أَوْ تَجَنُّبِ مَوَاطِنِ شَبَهَاتِ كَے مواقع سے بچنے یا دور رہنے کی فضیلت

الشُّبُهَاتِ

۹۰۸۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں جب وہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ سے ملاقات کی اور کچھ دیر آپ ﷺ سے گفتگو کر کے واپس روانہ ہوئی تو نبی ﷺ بھی ان کو گھر پہنچانے کی غرض سے ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس مسجد کے دروازے پر پہنچے تو دو انصاری ادھر سے گزرے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ نے ان دونوں سے فرمایا: ”ذرا ٹھہرو! یہ عورت جو میرے ساتھ ہے یہ (میری بیوی) صفیہ بنت حنیٰ رضی اللہ عنہا ہے (تم کچھ اور گمان نہ کرنا۔)“ انہوں

(۹۰۸) أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا: ((عَلَى رِسَالِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ

نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کے رسول! (بھلا آپ کے متعلق ایسا سوچا بھی جاسکتا ہے) آپ کا یہ فرمان ان پر شاق گزرا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں گردش کرتا ہے، میں ڈرا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں بدگمانی نہ ڈالے۔“
ایک روایت میں ہے۔ ”تمہارے دل میں برائی یا کوئی (غلط) چیز نہ ڈالے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ”سوء“ کی بجائے ”شر“ کے الفاظ ہیں۔

حَصِيٍّ)) فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْلِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا))
وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ۔ ((شَرًّا.....))
بَدَلُ ((سُوءًا))

تخریج : [صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف۔ باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد، وصحيح مسلم، کتاب السلام۔ باب بیان أنه يستحب لمن روى خاليا بامرأة]

شک و شبہ کے مقام پر غیرت کی فضیلت

۹۰۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔“

فَضْلُ الْغَيْرَةِ فِي الرِّبَةِ

(۹۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب غيرة الله تعالى و تحريم الفواحش]

۹۱۰۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھ لوں تو اسے سیدیگی تلوار ماروں گا، نبی ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ”تم سعد کی غیرت سے تعجب کر رہے ہو؟ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔“

(۹۱۰) عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصَفِّحٍ فَكَلَّمَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغَيْرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغَيْرُ مِنِّي))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الحدود۔ باب من رأى مع امرأته رجلا فقتله]

۹۱۱۔ جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور ایک غیرت اللہ کو پسند نہیں اور ایک تکبر اللہ کو پسند ہے۔ (میدان جہاد میں دشمن کے سامنے) اور ایک تکبر اللہ کو ناپسند ہے (اپنے آپ کو برتر اور دوسرے کو رنگ و نسل اور مال کی وجہ سے حقیر جانے) پس شک و شبہ کے مقام و موقع پر غیرت کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و شبہ کے

(۹۱۱) حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيقٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ، وَمِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ، وَمِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ، وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ، فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّبَةِ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّبَةِ))

مقام کے علاوہ غیرت کرنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔“

تفہیم: [سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد۔ باب فی الخیلاء فی الحرب (روایت حسن ہے)۔]

پردے کے فضائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے نبی! اپنی بیویوں، اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں، اس سے بہت جلدان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر ستائی نہ جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان بوڑھی عورتوں کو پردے اور ہاتھوں اور چہرے کو نہنگا کرنے کے بارے میں رخصت دے دی جن میں فتنہ و فساد کا کوئی اندیشہ نہیں۔ فرمایا: ”بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے (پردے کی بڑی چادر وغیرہ) اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں۔“

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کامل اور بہت اچھی بات بیان فرمائی: ”اگر وہ بھی بڑی چادریں استعمال کرے، احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے۔ اور اللہ سنا جانتا ہے۔“

پس اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کے حق میں بھی پردے کو پاک دائمی اور بہتری قرار دیا تو نوجوان عورتوں کے لیے کس قدر ضروری ہوگا؟

۹۱۲۔ عاصم الا حول بیان کرتے ہیں، ہم حفصہ بنت سیرین کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ چادر سے پردہ اور نقاب کرتی تھیں پس ہم کہتے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے۔ ”بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے (پردہ کرنے کے لیے بڑی چادر وغیرہ) اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں۔“

فَصَائِلُ الْحِجَابِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾

(الأحزاب: ۵۹)

وَرَعَصَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِلنِّسَاءِ الْعَجَائِزِ اللَّائِي لَمْ يَبْقَ فِيهِنَّ مَوْضِعٌ فَتْنَةٍ فَيُ وَضِعَ الْجَلَابِيبُ، وَ كَشَفَ الْوُجْهَ وَالْكَفَّيْنِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّائِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَىٰ إِيَّائِمُ﴾ ﴿أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُمْ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ﴾ ثُمَّ عَقَبَهُ بَيَانُ الْمُسْتَحَبِّ وَالْأَكْمَلِ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَأَنْ يَسْتَغْفِنَ﴾ بِاسْتِغْنَاءِ الْجَلَابِيبِ ﴿غَيْرَ لَهِنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ فَوَصَفَ الْحِجَابَ بِأَنَّهُ عِفَّةٌ وَ غَيْرٌ فَيُ حَقِّي الْعَجَائِزِ فَكَيْفَ بِالشَّابَّاتِ؟

(۹۱۲) عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ وَقَدْ جَعَلَتْ الْجَلَابِيبَ هُكْدًا وَتَنَقَّبَتْ بِهِ فَقَوْلُ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّائِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُمْ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ

تو اس میں بڑی چادر (پردہ کے لیے) نہ کرنے کی رخصت ہے تو وہ ہمیں کہتیں کہ اس کے بعد کیا (آیت) ہے۔ ہم کہتے کہ: ”اگر وہ بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہتر ہے۔“ تو وہ کہتیں کہ اس سے پردہ کے لیے بڑی چادر کا اوڑھنا ثابت ہو رہا ہے یہ عاصم بن سلیمان الاحول کا اثر ہے۔

بِزَيْنَةٍ هُوَ الْجَلْبَابُ قَالَ: فَتَقُولُ لَنَا: أَيْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ؟ فَتَقُولُ: «وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ» فَتَقُولُ هُوَ الْبَاتُ الْجَلْبَابُ۔
الْأَثَرُ مَوْقُوفٌ عَلَى عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ۔

تخریج: [السنن الكبرى للبيهقي ۹۳/۷]

پردہ طہارت و پاکیزگی ہے

الْحِجَابُ طَهَارَةٌ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسَأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ» (الأحزاب: ۵۳)

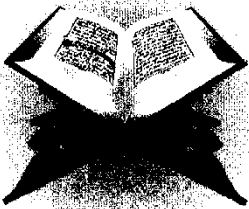
۹۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مردوں کی بہترین صف (نماز میں) پہلی ہے۔ اور بدترین صف بچھلی ہے۔ اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین صف پہلی ہے۔“

۹۱۳۔ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا: ((خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا))

تخریج: [صحيح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب تسوية الصفوف وإقامتها وفضل الأول فالأول]



باب نمبر 12



کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ
فضائل قرآن کا بیان

صفحہ نمبر 549 تا 590

فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَسَمَاعِهِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ

قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سننے وغیرہ کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے جنہیں کتاب دی ہے وہ اسے پڑھنے کے حق کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ اس (کتاب) پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب تو قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں، مومنوں کے لیے تو سر اسر شفا اور رحمت ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ ان کو ان کی اجر تیس پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بے شک وہ بڑا بخشنے والا قادر دان ہے۔ اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ان لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعض تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔ وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے نگین اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔ اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ﴾

(البقرة: ۱۲۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا قُرَأَتِ الْقُرْآنُ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا﴾ (الإسراء: ۴۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾ (الإسراء: ۸۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُورَ لِيُؤْتِيَهُمُ أُجُورُهُمْ وَيَزِيدَهُمُ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بَعْدَ إِدِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأَذِّنُ اللَّهُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ جَنَّاتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِن أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ

وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾ (فاطر: ۲۹-۳۵)

نے ہم سے غم دور کیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قادر دان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خشکی پہنچے گی۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت جسے چاہے یہ دکھا دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہی راہ بھلا دے اس کا ہادی کوئی نہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم اصلاح کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفا ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔“ (اور بعد والی آیت بھی ملاحظہ فرمائیں)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”الو! یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائیں ان کے پروردگار کے حکم سے زبردست اور تعریفوں والے اللہ کی طرف۔“

اس باب میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم اصلاح کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کریں گے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مّتَانِي تَقْسِمُ مِنْهُ جُلُودُ الْاَلْدَيْنِ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُودُهُمْ وَقَلُوْهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ يَهْدِيْ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (الزمر: ۲۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۷۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (يونس: ۵۷)

وَانظُرِ الْآيَةَ الَّتِي بَعَدَهَا (۵۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اَلَمْ نَزِّلْنَاكَ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ﴾ (ابراهيم: ۱)

وَالآيَاتُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ۔

فَضْلُ قَارِئِ الْقُرْآنِ الْعَامِلِ بِهٖ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ اِنَّا لَا نُضِيعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۷۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے پس اس کی اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مَبَارَكٌ قَاتِبٌ عَوْدٌ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

(الأنعام: ۵۵)

۹۱۴۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن قرآن پڑھ کر اس پر عمل کرتا ہے وہ ترجیح (نارنگی) جیسا ہے اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہے۔ اور وہ مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے کھجور کی طرح ہے اس کا ذائقہ میٹھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن (خمر) کی طرح ہے جس کا ذائقہ کڑوا یا خبیث ہے اور اس کی خوشبو بھی کڑوی ہے۔“

اور ایک روایت میں ”منافق کی جگہ فاجر کا ذکر ہے جو قرآن پڑھتا ہے۔“

(۹۱۴) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرَاجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ كَالْخَمْرِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالزَّيْتَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ أَوْ خَبِيثٌ وَرِيحُهَا مُرٌّ))

وَفِي رَوَايَةٍ: ((مِثْلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ)) بَدَلُ ((الْمُنَافِقِ))

تخریج: [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل القرآن علی سائر الکلام]

۹۱۵۔ انس رضی اللہ عنہ نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔ اس میں زائد بات یہ ہے ”اور اچھے ہم نشین کی مثال کستوری کی خوشبو بیچنے والے کی طرح ہے۔۔۔۔۔ آ خر حدیث تک لیکن یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ بلکہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ روایت ہی صحیح ہے۔“

(۹۱۵) عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا بِنَحْوِهِ وَزَادَ: ((وَمِثْلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمِثْلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ.....)) ((الْحَدِيثُ مَعْلُومٌ)) مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي مُوسَى۔

تخریج: [سنن أبی داؤد، کتاب الأدب۔ باب من يؤمر أن يجالس]

قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

۹۱۶۔ عثمان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔“

فَضْلُ تَعْلَمِ الْقُرْآنَ وَتُعَلِّمِهِ (۹۱۶) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعْلَمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))۔

سعد بن عبدہ کہتے ہیں، ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے خلافت عثمان کے زمانہ سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانہ تک لوگوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ ابو عبد الرحمن کہا کرتے تھے کہ اس حدیث شریف کی وجہ سے میں اس جگہ بیٹھا ہوں (قرآن شریف پڑھانے کے لیے)۔ اور سفیان نے علقمہ بن مرثد کے واسطے سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”تم میں سے سب سے افضل وہ شخص ہے جو قرآن مجید سکھے اور سکھائے۔“

قَالَ : وَأَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ الْحَجَّاجُ قَالَ : ((وَذَاكَ الَّذِي أَفْعَدَنِي مَقْعِدِي هَذَا))
وَمِنْ طَرِيقِ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ بَلَفِظَ : ((إِنْ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).

تخریج : [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن۔ باب خیر کم من تعلم القرآن و علمه۔]

ایمان سیکھنے کے بعد قرآن سیکھنے کی فضیلت

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ بَعْدَ تَعَلُّمِ

الْإِيمَانِ

۹۱۷۔ جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ”ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم سمجھدار نوجوان تھے، ہم نے قرآن سیکھنے سے پہلے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس کی وجہ سے ہم ایمان میں بڑھتے چلے گئے۔“

(۹۱۷) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ - ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا))

تخریج : [سنن ابن ماجہ، حدیث ۶۱۔ مقدمہ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

نماز میں قرآن پڑھنے اور اس کی قرأت سیکھنے کی فضیلت

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَ

تَعَلُّمِهَا

۹۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ گھر میں آئے تو تین بڑی موٹی حاملہ اونٹیاں پائے؟“ ہم نے عرض کیا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”پس تم میں سے جو تین آیتیں نماز میں پڑھے وہ اس کے لیے تین بڑی موٹی حاملہ اونٹیوں (عربوں کے سب سے قیمتی مال) سے بہتر ہیں۔“

(۹۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيُّ حَبِّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلَقَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ؟)) قُلْنَا : نَعَمْ قَالَ : ((ثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلَقَاتٍ عِظَامَ سِمَانٍ))

تخریج : [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة القرآن في الصلاة و تعلمه]

۹۱۹۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے

(۹۱۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : خَرَجَ

پاس تشریف لائے اور ہم صفہ (مسجد نبوی کے قریب مسافر صحابہ کے ٹھہرنے اور تعلیم حاصل کرنے کی جگہ) میں موجود تھے آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ ہر روز صبح کے وقت بطحان (مدینہ منورہ کے قریب جگہ) یا عقیق (مدینہ منورہ کے قریب وادی) کی طرف جائے اور بغیر گناہ اور بغیر قطع رحمی کے دو بڑی بڑی کوہان والیاں اونٹنیاں لے آئے۔“ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم یہ بات پسند کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں جاتا کہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں پڑھے یا سیکھ لے تو وہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں اس کے لیے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں اس کے لیے چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اسی طرح جتنی آیتیں سیکھے گا وہ اس کے لیے اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بَطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ قِيَاتِي مِنْهُ بِنَا قَتَيْنٍ كَوْ مَآوِينَ فِي غَيْرِ الْإِمِّ وَلَا يَقْطَعُ رَحِمًا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْبُ ذَلِكَ قَالَ: ((أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيَعْلَمَ أَوْ يَقْرَأَ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَ ثَلَاثِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادٍ هُنَّ مِنَ الْإِبِلِ))

تخریج : [صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة القرآن في الصلاة و تعلمه]

مہارت اور مشقت کے ساتھ قرآن پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَ كَذَلِكَ الشَّاقِّ عَلَيْهِ

۹۲۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھنے میں ماہر (قیامت کے دن) معزز نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن کریم انک انک کر پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اسے مشقت ہوتی ہے اس کے لیے دگنا اجر ہے۔“

(۹۲۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))

اور بخاری شریف کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ: ((مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ))

”جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن مجید اس کو خوب یاد ہے وہ (قیامت کے دن) معزز نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کو یاد کرتا ہے اور وہ پڑھنے میں مشقت اٹھاتا ہے تو اس کے لیے دگنا اجر و ثواب ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل الماهر بالقرآن والذي يتتعتع فيه۔

صحیح البخاری، کتاب التفسیر۔ باب ”یوم ینفخ فی الصور فتأتون أفواجا“]

فَضْلُ الْإِعْتِصَامِ وَالتَّمَسُّكِ

قرآن کریم کے ساتھ تمسک اختیار کرنے اور اس پر عمل

کرنے کی فضیلت

بِالْقُرْآنِ وَالْعَمَلِ بِهِ

۹۲۱۔ ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”خوش ہو جاؤ خوش ہو جاؤ۔ کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے اس کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس تم اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ پس تم (اس کو پکڑنے کی وجہ سے) ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور اس کے بعد تم کبھی بھی ہلاک نہیں ہو گے۔“

(۹۲۱) حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالُوا نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبُ طَرَفِهِ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا))

تخریج: [المنتخب لعبد بن حمید۔ ۴۸۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

قرآن مجید کی تلاوت پر جمع ہونے اور ایک دوسرے کو

فَضْلُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ

پڑھانے کی فضیلت

الْقُرْآنِ وَدِرَاسَتِهِ

۹۲۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”جو کسی مومن کی تکلیف دور کرتا ہے..... حدیث، اور اس میں ہے: ”جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کا مذاکرہ کرتے (یا درس دیتے) ہیں تو ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی ہے رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب (خاندان) اس کو آگے نہیں کر سکتا۔ (یعنی اللہ کے ہاں مقام عمل کی وجہ سے ہے حسب و نسب کی وجہ سے نہیں۔)

(۹۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً.....)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ: ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر]

ذِكْرُ أَنَّ أَهْلَ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللَّهِ وَ
خَاصَّتُهُ

اس بات کا بیان کہ حاملین قرآن اہل اللہ اور اس کے
خواص ہیں۔

(۹۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ لِلَّهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ)) قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : ((هُمْ أَهْلُ الْقُرْآنِ أَهْلُ اللَّهِ وَ خَاصَّتُهُ))

۹۲۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک لوگوں میں سے اللہ کے اہل (اللہ والے) ہیں۔“ انہوں نے عرض کیا، جناب وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ حاملین قرآن اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔“

تخریج : [سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم (روایت حسن ہے)۔]

فُضِّلُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَمَنْزِلَةُ الْقَارِئِ لَهُ

قراءت قرآن اور اس کے قاری کی فضیلت

(۹۲۴) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرْطُبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلِفَ حَرْفٍ وَلَكِنْ أَلْفَ حَرْفٍ وَلَا مِ حَرْفٍ وَ مِمْ حَرْفٍ))

۹۲۴۔ ایوب بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرطبی کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا: میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ (اللہ کے ہاں) دس گنا ہے میں یہ نہیں کہتا۔ ((الم)) ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی من قرء حرفاً من القرآن (روایت حسن ہے)۔]

(۹۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَزَقِلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتَلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا))

۹۲۵۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ (قرآن) پڑھتا جا اور (جنت کے درجات میں) چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس تیرا مقام آخری آیت پر ہے جس کو تو پڑھے گا۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب إن الذی لیس فی جوفہ من القرآن کالبیت الخرب۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)۔]

۹۲۶۔ تنبیہ: ترمذی میں روایت موجود ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن مجید قیامت کے دن آئے گا، پس کہے گا: اے رب! اس (صاحب قرآن) کو زیور پہنا پس اس (صاحب قرآن) کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) کہے گا: اے رب! اس کو زیادہ دے۔ پس اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) کہے گا: اے رب! اس سے راضی ہو جا تو اس (صاحب قرآن) کو کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور تجھے ہر آیت کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی۔“

صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ جیسا کہ میں نے کتاب الفضائل للمقدسی کی تحقیق ص ۵۳۳ میں وضاحت کی ہے۔

(۹۲۶) تَنْبِيْهٌ: يُوجَدُ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ مَرْفُوعًا: ((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْقُولُ: يَا رَبِّ حُلَّةُ قِيْلْبُسُ تَاجُ الْكِرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ قِيْلْبُسُ حُلَّةِ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَرْضْ عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ: اَفْرَأْ وَارْقِ وَتَزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) ((وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ كَمَا قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ وَضَحْتُهُ فِي تَحْقِيْقِي لِلْفَضَائِلِ ۵۳۳ ((المقدسی))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب إن الذی لیس فی جوفه من القرآن کاللبیت الخرب]

عالم قرآن کے بلند مرتبہ کا بیان

۹۲۷۔ عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ (جن کو عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ کو مقام عسفان پر ملے تو انہوں نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے وادی والوں (اہل مکہ) پر کس کو حاکم (اپنا جانشین) مقرر کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابن ابزی کو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابن ابزی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے اہل مکہ پر ایک غلام کو مقرر کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا قاری اور اس کے فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے تو پھر حدیث سنو) بے شک تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس کتاب (قرآن مجید) کی وجہ سے بہت سارے لوگوں کو سرفراز فرمائے گا اور اسی کی وجہ سے

رَفَعُ مَنْزِلَةِ حَامِلِ الْقُرْآنِ (۹۲۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنْ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنُ أَبْزَى قَالَ: وَمَنْ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلَى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ: فَاسْتَحْلَفْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ))

دوسروں کو ذلیل کرے گا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و یعلمه]

عالم قرآن قابلِ رشک ہے

اِغْتِبَاطُ حَامِلِ الْقُرْآنِ

۹۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا پس وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے پس اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش کہ میں بھی اس فلاں کی مانند (قرآن کی تعلیم) دیا جاتا پس میں اس کی طرح قرآن پر عمل کرتا اور دوسرا وہ آدمی (قابل رشک ہے) جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پس وہ اس (مال) کو حق کی راہ میں خرچ کرتا ہے پس (اس کو) دیکھ کر آدمی کہتا ہے کاش کہ میں بھی اس کی مانند (مال) دیا جاتا تو میں بھی اس کی مانند عمل کرتا۔“

(۹۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ : لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَمَا أُوتِيَ فُلَانٌ ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ : لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَمَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب اغتباط صاحب القرآن]

۹۲۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو آدمی قابل رشک ہیں ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے کتاب عطا کی ایک روایت میں ہے کہ قرآن عطا کیا (یعنی اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) پس وہ اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے) اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اسے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) صدقہ کرتا ہے۔“

(۹۲۹) وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا : ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْكِتَابَ - وَ فِي رِوَايَةِ الْقُرْآنَ - وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَرَجُلٌ أُعْطَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب اغتباط صاحب القرآن]

قرآن مجید کی دیکھ بھال کرنے اور ہمیشگی کے ساتھ اس کی

فَضْلُ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَمَلَاذِمَةِ

تلاوت کرنے کی فضیلت

تِلَاوَتِهِ

۹۳۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حافظ قرآن کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے“

(۹۳۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ

اگر وہ اس اونٹ کا خیال کرتا ہے تو وہ (اپنے کھونٹے سے) بندھا رہتا ہے اور اگر اسے کھول دے گا تو چلا جائے گا۔“
اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”جب حافظ قرآن اہتمام کے ساتھ دن رات قرآن پڑھے گا تو اسے یاد رکھے گا اور جب اس کا اہتمام نہیں کرے گا تو اسے بھلا بیٹھے گا۔“

الْقُرْآنَ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَلَّقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ وَلَهُي رِوَايَةٌ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَزَادَ: ((وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَكَّرَاهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب استذکار القرآن و تعاہدہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب الأمر بتعهد القرآن]

۹۳۱۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”یوں کہنا برا ہے۔ کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا“ (یوں کہے) بلکہ بھلا دی گئی (اللہ نے بھلا دی) اور قرآن شریف پڑھتے رہو کیونکہ قرآن شریف آدمی کے سینے سے اونٹوں سے بھی زیادہ جلد نکل جاتا ہے۔“

(۹۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِئْسَ مَا لَا حِدِيْهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَ كَيْتَ بَلْ نُسِيَ وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ التَّعَمُّ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب استذکار القرآن و تعاہدہ]

۹۳۲۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اس قرآن کی حفاظت (دیکھ بھال) کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ قرآن سینوں سے نکل جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسی میں بندھا ہو اور اسے کھول کر بھاگ نکلے والا ہو۔“

(۹۳۲) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ الْإِبِلِ فِي عَقْلِهَا))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب استذکار القرآن و تعاہدہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب الأمر بتعهد القرآن]

قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی فضیلت

۹۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کسی چیز کے لیے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ اس نبی کے لیے کان لگاتا ہے جو اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کے لیے اس طرح کان نہیں لگاتا جس طرح وہ خوش آواز نبی کے لیے کان لگاتا ہے جو

فَضْلُ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

(۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَذْنُ اللَّهِ بِشَيْءٍ مَا أَذْنُ نَبِيِّ يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ))

وَلَهُي رِوَايَةٌ: ((مَا أَذْنُ اللَّهِ لِشَيْءٍ مَا أَذْنُ لِنَبِيِّ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَعَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ

قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ اونچی آواز سے پڑھنا ہے۔“ (۹۳۴)

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن]

(۹۳۴) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَابِكُمْ))
۹۳۴۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو“ (یعنی خوش آوازی کے ساتھ خوبصورت انداز میں پڑھو)۔

اور دارمی کی روایت میں ہے: ”بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن و خوبصورتی کو دو بالا کر دیتی ہے۔“ (لَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا)

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب حسن الصوت بالقراءة۔ و سنن دارمی۔ ۴/۲]

(۹۳۵) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَةِ بَكِّ الْبَارِحَةِ لَقَدْ أُوتِيتُ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ))
۹۳۵۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مجھے دیکھ لیتے جب کہ میں گزشتہ رات تمہاری قراءت سن رہا تھا (تو یقیناً تم خوش ہوتے) البتہ تمہیں حضرت داؤد علیہ السلام کے سُروں میں سے ایک سُر (خوش آوازی) دی گئی ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب حسن الصوت بالقراءة۔ و صحیح مسلم۔

کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن]

قراءت کے لحاظ سے سب سے افضل شخص مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ قِرَاءَةً

(۹۳۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللَّهَ))
۹۳۶۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام لوگوں میں سے خوبصورت قرآن پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔“

تخریج : [سنن ابن ماجہ۔ کتاب إقامة الصلوات والسنة فيها۔ باب فی حسن الصوت بالقرآن۔

اسناده، ضعیف۔ ابن مجمع ضعیف کما تقدم ۱۰۶۹ و کذا تلمیذہ ابن نجیح و فیہ علة أخرى وله شاهد

مرسل ضعیف عند ابن المبارك فی الزهد۔ ۱۱۴۱]

فَصْلُ سُورَةِ الْفَاتِحَةِ سورة فاتحہ کی فضیلت

(۹۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ))

۹۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ام القرآن (سورہ فاتحہ) ہی سب سے مٹانی (بار بار دہرائی جانے والی

سات آیتیں) اور قرآن عظیم ہے (جو مجھے دیا گیا ہے)“

تخریج : [صحیح البخاری، کتاب التفسیر۔ باب ماجاء فی فاتحة الكتاب]

تشریح : یہ حدیث قرآنی آیت: ((وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ)) (الحجر : ۸۷)

”یقیناً ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سات آیتیں دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور قرآن بھی دے رکھا ہے۔“ کی تفسیر ہے یہ سات آیتیں (سورۃ فاتحہ) جتنی نماز میں تلاوت کی جاتی ہیں اتنی کوئی اور سورت نماز میں تلاوت نہیں کی جاتی۔ اسی لیے اس کا نام سبع مثنائی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں) ہے جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔“ (صحیح البخاری، کتاب الأذان۔ باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات) اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔“ (سنن أبی داؤد، کتاب الصلوٰۃ۔ باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب) یہ سورت قرآن کی بنیاد اصل اور اس کی تعلیمات کا خلاصہ ہے اس لیے اس کو قرآنِ عظیم (بڑا قرآن) قرار دیا گیا ہے۔

۹۳۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کو بلایا: ”اے ابی!“ اور وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ ابی نے دیکھا لیکن جواب نہیں دیا۔ ابی رضی اللہ عنہ نماز مختصر ادا کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سلام عرض کیا: آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ”ابی! جب میں نے آپ کو بلایا تو تو نے جواب کیوں نہیں دیا؟“ ابی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز (کی حالت) میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو مجھ پر نازل ہونے والی وحی میں یہ آیت نہیں پاتا؟“ (اے ایمان والو!) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے کہنے کو بجا لاؤ جبکہ وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔“

ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کیوں نہیں (یعنی پاتا ہوں) اور میں آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تجھے ایک ایسی سورت سکھاؤں کہ اس جیسی سورت تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں نہیں اتاری گئی؟“ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں اللہ کے رسول ﷺ (ضرور سکھائیے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپ نماز میں کیسے پڑھتے ہیں؟“ ابی کہتے ہیں کہ انہوں نے

(۹۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبِیْ)) وَهُوَ يُصَلِّي، فَالْتَفَتَ أَبُوهُ وَلَمْ يُجِبْهُ، وَصَلَّى أَبُوهُ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبِیْ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: ((أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ ﴿أَنْ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الأنفال : ۲۳) قَالَ: بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ: ((أَتَحِبُّ أَنْ أَعْلَمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ

سورۃ ام القرآن (فاتحہ) پڑھی پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس سورت (فاتحہ) جیسی کوئی سورت توراۃ، انجیل، زبور اور قرآن میں نہیں اتاری گئی“ یہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔“

www.KitaboSunnat.com

تخریج: [جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب]

۹۳۹۔ ابو سعید بن معلیؓ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا، پس آپ ﷺ نے مجھے بلایا تو میں نماز پڑھنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ کو کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟“ میں نے عرض کیا: میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔“

پھر آپ نے فرمایا: ”کیا میں مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت نہ سکھاؤں؟“ پھر جب نبی ﷺ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا۔ ”الحمد لله رب العلمین۔ (سورۃ فاتحہ) یہی سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی آیتیں) اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فاتحة الكتاب وأول كتاب التفسير]

۹۴۰۔ ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس نے نماز پڑھی اس میں ام القرآن (سورۃ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے (تین بار فرمایا) نامکمل ہے۔“ ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں (یعنی اس وقت کیسے پڑھیں) تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا۔ آپ اپنے دل میں پڑھیں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالَ: قَرَأْ أَمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَانْهَاسُ عَنْ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي أُعْطِيتُ))

(۹۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَصَلِّيُ لَدَعَانِي قُلْتُ: كُنْتُ أَصَلِّيُ ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي)) فَقُلْتُ: كُنْتُ أَصَلِّيُ فَقَالَ: ((أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَبَّ آيَاتِهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخْرُجَ فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُ))

(۹۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهُوَ خِدَاجٌ فَكَلَّا غَيْرُ تَمَامٍ)) فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: أَقْرَبُهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نَصْفَيْنِ
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: حَمِيدُنِي
عَبْدِي وَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: أَتْنِي عَلَى عَبْدِي وَإِذَا قَالَ: مَا لَكَ
يَوْمَ الدِّينِ قَالَ مَجِدْنِي عَبْدِي (وَقَالَ
مَرَّةً: فَوَضَّ إِلَيَّ عَبْدِي) فَإِذَا قَالَ: إِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ: هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ: أَهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ:
هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ))

میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز و حصول میں تقسیم کر دی
اور میرے بندے کو وہی کچھ ملے گا جو وہ مانگے گا پس جب بندہ کہتا
ہے الحمد للہ رب العالمین۔ (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے
ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے
نے میری تعریف بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے الرحمن
الرحیم۔ (بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے) اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے
مالک يوم الدين (بدلے کے دن کا مالک ہے)۔ اللہ فرماتا ہے
میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ یہ فرمایا۔ کہ
بندے نے (معاملہ) میرے سپرد کر دیا۔ پس جب (بندہ) کہتا ہے
کہ ایاک نعبدو ایاک نستعین (ہم صرف تیری ہی عبادت
کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے
کے لیے وہ کچھ ہے جو وہ سوال کرے پس جب بندہ کہتا ہے اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین (ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا
ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا
اور نہ گمراہوں کی) اللہ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور
میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو وہ سوال کرے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة]

۹۴۱۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں
سے ایک جماعت ایک سفر پر روانہ ہوئی یہاں تک کہ وہ عرب کے
قبائل میں سے ایک قبیلے کے مہمان بنے۔ پس انہوں نے ان سے
مہمانی (ضیافت) کا تقاضا کیا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے
انکار کر دیا۔ پس اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا تو
انہوں نے اس کا کافی علاج معالجہ کیا لیکن اس تکلیف سے افادہ نہیں

(۹۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي
سَفَرَةٍ سَافَرُواَهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ
أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ
يُضَيِّقُواهُمْ، فَلَدِيَ سَيْدٌ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ:

بَعْضُهُمْ : لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونُوا عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِيعٌ وَ سَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرُقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَصَفْنَاكُمْ فَلَمْ تَضِفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَنْطَلَقَ يَنْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ لَكُنَّا نَمَّا نُسِطُ مِنْ عِقَالٍ فَأَنْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ قَالَ فَأَوْفُوهُمْ جَعَلَهُمُ الْاِدْيُ صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: افْسِمُوا فَقَالَ الْاِدْيُ رُقِي: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَذُكِّرَ لَهُ الْاِدْيُ كَانَ قَنْظَرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذُكِّرُوا لَهُ، فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ أَصَبْتُمْ افْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ))

ہوا تو ان میں سے بعض نے ان کو مشورہ دیا کہ ان مسافروں سے بھی پوچھ لو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس چیز (ڈنٹے) کا علاج ہو۔ پس وہ ان صحابہ کے پاس آ کر کہنے لگے اے جماعت! ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے، ہم نے بہت علاج معالجہ کیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا تو کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہے؟ تو ان میں سے ایک نے کہا ہاں اللہ کی قسم! میں دم کروں گا لیکن اللہ کی قسم! ہم نے تم سے ضیافت طلب کی لیکن آپ نے ہماری مہمانی نہیں کی۔ تو میں اس شرط پر دم کروں گا کہ آپ ہمارے لیے اس کی اجرت مقرر کریں تو انہوں نے صحابہ کرام سے بکریوں کا ایک گلہ دینے پر مصالحت کی۔ پس اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا وہ اس طرح تندرست ہو گیا گویا کہ رسی سے بندھا ہوا کھول دیا گیا ہے۔ پس وہ تندرست ہو کر چلنے لگا اور اس کو کوئی بیماری نہ رہی تو انہوں نے مصالحت کے مطابق پوری اجرت دے دی۔ صحابہ کرام میں سے بعض نے کہا کہ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو لیکن دم کرنے والے نے کہا ایسا نہ کرو حتیٰ کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کر لیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ ہم کو اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور قصہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”تجھے کیسے پتہ چلا کہ یہ دم ہے؟“ پھر فرمایا۔ ”تم نے ٹھیک کیا ہے بکریاں تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ (یہ ان کی دل جوئی کے لیے فرمایا) پس رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإجارة۔ باب ما يعطى فى الرقية على أحياء العرب بفاتحة

[الكتاب]

۹۳۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں صحابہ کرام کی ایک جماعت کا ایک تالاب پر گزر ہوا ان میں سے ایک آدمی زہریلی چیز سے ڈسا ہوا تھا یا سانپ کا ڈسا ہوا تھا۔ تو ان تالاب والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے آ کر کہا! کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ

(۹۴۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لِدِيعٌ أَوْ سَلِيمٌ۔ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا

تالاب کے پاس آبادی میں ایک زہریلی چیز یا سانپ کا ڈسا ہوا آدمی ہے؟ تو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی نے جا کر بکریاں لینے کی شرط پر سورہ فاتحہ کا دم کیا۔ پس اس آدمی کو شفا ہو گئی۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کے پاس بکریاں لے آیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ تم اللہ کی کتاب پر اجرت لینے کے حق دار ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الطب۔ باب الشروط فی الرقية بفاتحة الكتاب]

سورہ فاتحہ سب سے افضل قرآن ہے۔

۹۴۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ ایک سفر میں تھے پس آپ ایک جگہ ٹھہرے تو ایک آدمی بھی آپ کے پہلو میں ٹھہرا۔ نبی ﷺ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا میں تجھے افضل قرآن کی خبر دوں؟“ وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس پر سورہ فاتحہ تلاوت فرمائی۔

تخریج: [المستدرک للحاکم۔ ۱/ ۵۶۰ (روایت صحیح ہے۔)]

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد آمین کہنے کی فضیلت۔

۹۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

ابن شہاب زہری کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ آمین کہا کرتے تھے۔“

لَدِينَا أَوْ سَلِيمًا فَانطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّيْءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَعَرَّوْهُ ذَلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا؟ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ))

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ هِيَ أَفْضَلُ الْقُرْآنِ

(۹۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَسِيرٍ فَتَنَزَّلَ وَنَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ قَالَ فَالتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْأَفْضَلِ الْقُرْآنِ)) قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

فَضْلُ التَّائِمِينَ بَعْدَ قَوْلٍ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

(۹۴۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِينُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: آمِينَ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب جهر الإمام بالتأمين]

سورہ بقرہ کی فضیلت

۹۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“

فَضْلُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

(۹۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافلة.....]

۹۴۶۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے اور بے شک ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور بے شک قرآن کا خلاصہ المفضل (مفصل سے مراد سورہ ق یا سورہ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک) ہے۔
ابو محمد کہتے ہیں کہ۔ ((لباب))۔ کا معنی خالص ہے۔
یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

(۹۴۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سِنَامٌ وَإِنَّ سِنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَإِنَّ لُبَّ الْقُرْآنِ الْمُفْضَلُ
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: اللَّبَابُ: الْخَالِصُ۔
(حَسَنٌ) مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ

تخریج: [مسند دارمی۔ ۲/ ۴۴۷ (روایت حسن ہے۔)]

سورہ بقرہ وغیرہ کی تلاوت کی وجہ سے سکینت کا نزول

نُزُولُ السَّكِينَةِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

لِمِثْلِ الْبَقَرَةِ وَغَيْرِهَا

۹۴۷۔ یزید بن ہادی بیان کرتے ہیں کہ انہیں عبد اللہ بن خطاب نے بیان کیا اور انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا بدکنے لگا انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ دوبارہ بدکا انہوں نے پھر تلاوت کی تو وہ پھر بھی بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) بخئی کو روند نہ ڈالے۔ میں اس کے پاس گیا تو ناگہاں کوئی چیز چھتری یا بادلی کا مانند میرے سر کے اوپر فضاء میں چڑھ رہی ہے۔ (میں اس کو دیکھتا رہا) یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی۔ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! گزشتہ رات میں اپنے باڑے میں

(۹۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَادٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ خَضِيرٍ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مَرْبَدَةٍ إِذْ جَاءَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَتْمْ جَاءَتْ أُخْرَى فَقَرَأَتْمْ جَاءَتْ أَيْضًا قَالَ أَسِيدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي عَرَجَتْ فِي الْجَوْحِ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي

آدمی رات کے وقت قرآن پڑھ رہا تھا کہ میرا گھوڑا بدکنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حنظلہ پڑھ“ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قرآن پڑھا وہ (گھوڑا) پھر بھی بدکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حنظلہ پڑھ“ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا وہ پھر بھی بدکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن حنظلہ پڑھ“ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں اس ڈر کی وجہ سے لوٹ آیا کہ کہیں گھوڑا (میرے لڑکے) بخئی کو روند نہ ڈالے کیونکہ وہ اس کے قریب تھا۔ پس میں نے چھتری کی مانند دیکھا اس میں چراغوں کی مانند فضا میں چڑھ رہے تھے (میں اس کو دیکھتا رہا) یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ فرشتے تھے جو تیری تلاوت سن رہے تھے اگر تو پڑھتا رہتا تو وہ صبح تک تیری تلاوت سنتے رہتے لوگ ان کو دیکھ لیتے وہ ان سے روپوش نہ ہوتے۔“

بخاری شریف کی معلق روایت میں ہے۔

”یہ فرشتے تیری آواز کی وجہ سے قریب ہوئے تھے اگر تو پڑھتا رہتا تو فرشتے صبح تک تیری تلاوت سنتے رہتے لوگ ان کو دیکھ لیتے وہ ان سے نہ چھپتے۔“

اور روایت کے شروع میں ہے ”وہ (اسید بن حنظلہ) رات کو سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے۔“

مَرَبِدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِقْرَأْ ابْنَ حَضِيرٍ)) قَالَ: فَقَرَأْتُ۔ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِقْرَأْ ابْنَ حَضِيرٍ)) قَالَ: فَقَرَأْتُ: ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِقْرَأْ ابْنَ حَضِيرٍ)) قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْصِي قَرِيبًا مِّنْهَا خَشِيبٌ أَنْ تَطْأَهُ۔ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظِّلِّ فِيهَا أَمْثَالُ السَّرِجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلَّكَ الْمَلَائِكَةُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُ لَكَ وَكُلُّ قَرَأْتَ لِأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَسِيرُ مِنْهُمْ))

وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا: ((بَلَّكَ الْمَلَائِكَةُ كَأَنَّكَ لَصَوْنِكَ وَكُلُّ قَرَأْتَ لِأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ)) وَفِي أَوَّلِ الرِّوَايَةِ ((بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ۔۔))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب نزول السکينة لقراءة القرآن۔ صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب نزول السکينة والملائكة عند قراءة القرآن]

سورہ بقرہ کی مزید فضیلت

۹۳۸۔ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔ درویش چیزیں یعنی سورہ بقرہ و آل عمران کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ وہ دونوں قیامت کے دن دو بادلوں یا دو پرندوں یا دو صوف بنائی ہوئی جماعتوں

وَمِنْ فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

(۹۴۸) حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اِقْرَأُوا الزُّهْرَوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ

کی طرح آئیں گی اور اپنے بڑھنے والوں کی طرف سے (ان کی بخشش کے لیے) جھکڑا کریں گی۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ اور جادوگر اس (کو حاصل کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے۔“ معاویہ راوی کہتے ہیں کہ (حدیث میں مذکور) (البطلۃ) سے مراد جادوگر ہیں۔

الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا غَيَّابَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَائِفٍ صَوَّافٍ تَحَاجَّجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَفْرَاءَ وَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَتٌ وَ تَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ)) قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْبُطْلَةَ السَّحَرَةُ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة]

۹۴۹۔ کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عباس اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”اب لڑائی زوروں پر آگئی۔“ اور فرمایا: ”سورہ بقرہ والوں کو بلاؤ۔“

(۹۴۹) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عَبَّاسٌ وَأَبُو سُفْيَانَ مَعَهُ يَعْزِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنُحْطِبَهُمْ وَقَالَ: ((الآن حِمَى الْوُطَيْسِ)) وَقَالَ نَادِيًا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ))

تخریج : [مسند أحمد ۱/ ۲۰۷۔ (روایت صحیح ہے)]

سورہ فاتحہ و آخر سورہ بقرہ کی فضیلت

۹۵۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے اوپر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھلا ہے اس سے قبل کبھی نہیں کھلا اس دروازے سے ایک فرشتہ اتر آیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج ہی نازل ہوا ہے اس سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا اس نے سلام کے بعد کہا آپ کو ان دور و شنیوں کی خوشخبری ہو جو آپ ہی کو دی گئی ہیں آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا آخراں میں سے آپ جو حرف بھی پڑھیں گے آپ عطا کیے جائیں گے۔“

مِنْ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَ خَوَاتِيمِ الْبَقَرَةِ (۹۵۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَفْثًا مِنْ لَوْفِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَتَنَزَّلَ مِنْهُ مَلَكٌ۔ فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أَوْ يَتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة.....]

اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِی ثَلَاثٍ

سُوْر مِنْهَا الْبَقْرَةُ

(۹۵۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ فِی سُوْرِ ثَلَاثٍ: الْبَقْرَةُ، وَآلِ عِمْرَانَ، وَطَةَ)) وَفِی رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو حَفْصٍ: فَتَنَظَّرْتُ فِی هَذِهِ السُّوْرَةِ الثَّلَاثِ فَرَأَيْتُ فِیْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِی الْقُرْآنِ مِثْلَهَا آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَفِی آلِ عِمْرَانَ: اَلَمْ يَلَمْ يَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَفِی طَةَ: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ۔

اللہ کا اسم اعظم سورہ بقرہ سمیت تین سورتوں میں ہے

۹۵۱۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ”اللہ کا وہ اسم اعظم (سب سے بڑا نام) جس کے ساتھ جب دعاء کی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرتا ہے۔ وہ تین سورتوں۔ بقرہ آل عمران اور طہ میں ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ابو حفص راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان تین سورتوں میں غور و فکر کیا تو میں نے ان میں ایک ایسی چیز دیکھی۔ جو باقی قرآن میں نہیں۔ سورہ بقرہ میں آیت الکرسی۔ ((اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم)) اور آل عمران میں ((الم الله لا إله إلا هو الحي القيوم))

اور سورہ طہ میں ((وعنت الوجوه للحي القيوم))

تخریج : [مشکل الآثار للإمام الطحاوی۔ ۱/ ۶۳ روایت حسن ہے]

آیہ الکرسی اللہ کی کتاب میں سب سے افضل آیت ہے

آيَةُ الْكُرْسِيِّ اَعْظَمُ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ

۹۵۲۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوالمہدی! (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟“ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ”اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ابوالمہدی! کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے پاس قرآن کریم میں سب سے افضل آیت کون سی ہے؟“ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ((اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم)) تو آپ نے (پیارے) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: ”اے ابوالمہدی! اللہ آپ کو علم مبارک کرے۔“

اور مسند احمد وغیرہ میں زائد بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اس

(۹۵۲) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟)) قَالَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ؟)) قَالَ قُلْتُ: اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ: فَضْرَبَ فِی صَدْرِي وَ قَالَ: ((وَاللّٰهُ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا الْمُنْذِرِ)) وَزَادَ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفِيعِينَ تَقْدِسُ الْمَلِكُ عِنْدَ

ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی ایک زبان
اور دو ہونٹ ہیں یہ عرش کے پائے کے پاس بادشاہ (اللہ) کی
پاکیزگی بیان کرتی ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل سورة الكهف و آية الكرسي۔
ومسند أحمد۔ ۵/ ۱۴۱]

فَضْلُ قِرَاءَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۹۵۳۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی تو جنت اور
اس کے درمیان صرف موت ہی حائل ہے۔ (یعنی مرتے ہی جنت
میں داخل ہوگا)“

(۹۵۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ
آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ
لَمْ يَحِلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا
الْمَوْتُ))

تخریج : [عمل اليوم والليلة لابن السني رقم ۱۲۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت

۹۵۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ
فطر (رمضان کے فطرانے) کی حفاظت پر مقرر فرمایا، پس ایک شخص
میرے پاس آ کر اس میں سے چلو بھر کر (کھجوریں) لینے لگا میں
نے اس کو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس
لے جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج ہوں، صاحب اولاد اور سخت
ضرورت مند ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رحم کرتے
ہوئے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے پوچھا ”ابو ہریرہ!
گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے
رسول! اس نے اپنی سخت محتاجی اور بال بچوں کا ذکر کیا، میں نے رحم
کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! اس
نے آپ سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔“ رسول اللہ ﷺ کے

فَضْلُ قِرَاءَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ
(۹۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: وَكَلَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْنُو مِنْ
الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا رَفْعَ لَكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَ
عَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ
فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
(يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)
قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً
شَدِيدَةً وَ عِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ
قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَفُذٌ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ))

فرمانے سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا میں اس کی تاک میں تھا ایسا ہی ہوا وہ آ کر اناج سے لپیں بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ کر کہا کہ اب تو ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا کہنے لگا محتاج ہوں عیال دار ہوں اب نہیں آؤں گا میں نے پھر ترس کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا صبح رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت محتاجی اور عیال دار ہونے کا ذکر کیا میں نے رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”خبردار ہو جاوہ جھوٹا ہے پھر آئے گا۔“ میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا وہ آیا اور اناج کے لپ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑا اور کہا میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور آ جاتا ہے۔ کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جس سے اللہ مجھے فائدہ دے گا میں نے کہا کہ وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے کہا جب تو سونے کے لیے اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی ((اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم)) سے لے کر آخر آیت تک پڑھ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں آئے گا۔ یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس نے کہا میں تجھ کو چند کلمات سکھادیتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا۔ ”اس نے کیا کلمات سکھائے؟“ میں نے کہا اس نے یہ بتایا کہ تو سوتے وقت آیۃ الکرسی شروع ((اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم)) سے لے کر آخر تک پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرنے سے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان صبح تک تیرے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ

فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْتَرُ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ)) فَرَصَدْتُهُ فَالْتَأَلَتْ فَجَعَلَ يَحْتَرُ مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَتَفَعَّلُ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ((اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَتَفَعَّلُ اللَّهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: ((مَا هِيَ؟)) قُلْتُ: قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ ((اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

کرام اچھی بات کے بڑے طالب تھے (اچھی بات بتانے ہی کی وجہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس نے سچ کہا“ حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے! ابو ہریرہ! تو جانتا ہے تین دن تیری ملاقات کس سے ہوتی رہی ہے؟“ میں نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا: ”وہ شیطان تھا۔“

الْحَيُّ الْقَيُّومُ ﴿١﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ-
فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَمَّا إِنَّهُ فَذْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ- تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مَذْكَلَاتٍ كَيْلَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((ذَلِكَ شَيْطَانٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الوكالة۔ باب إذا وكل رجلا]

تشریح : ان مذکورہ احادیث سے آیہ الکرسی کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے اور یہ قرآن کی سب سے افضل آیت ہے اور فرض نمازوں کے بعد اس کا پڑھنا موجب دخول جنت ہے اور رات کو سوتے وقت پڑھنا شیطان وغیرہ سے حفاظت کا سبب ہے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث سے واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے چور کے متعلق اللہ کے حکم اور اس کے معلوم کرانے کی وجہ سے پوچھتے رہے کیونکہ آپ اللہ کے رسول تھے اور آپ کا بذریعہ وحی اللہ سے تعلق قائم رہتا تھا۔ آیہ الکرسی کے افضل ہونے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں اللہ کا ذکر صراحتاً و اشارۃً سولہ مرتبہ موجود ہے۔ واللہ اعلم۔

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

فَضْلُ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ (بَعْنَى الْآيَتَيْنِ الْآخِيرَتَيْنِ)

۹۵۵۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا اور وہ چھٹے آسمان میں ہے زمین سے چڑھنے والی چیزیں وہاں تک ہی جاتی ہیں۔ پس وہاں سے وصول کی جاتی ہیں اور اوپر سے نازل ہونے والی چیزیں وہاں تک ہی آتی ہیں وہاں سے وصول کر لی جاتی ہیں۔ (عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی) ”جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو چھاری تھی۔“

(۹۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهَى مَا يَرْجُ بِهٍ مِنَ الْأَرْضِ فَيَقْبُضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يَهْبِطُ بِهِ مِنْ فَوْقَهَا فَيَقْبُضُ مِنْهَا قَالَ: ((إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى)) (النجم: ۱۶) قَالَ: قَرَأَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ

(راوی نے) کہا کہ سونے کا پروانہ (یعنی سدرہ المنتہی کو سونے کے پروانوں نے ڈھانپ رکھا تھا) عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں عطا کی

شَيْئًا الْمُقْحَمَاتِ۔

گئیں۔ سورہ بقرہ کا خاتمہ۔ (یعنی آخری دو آیتیں عطا کی گئیں)
اور آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے گئے
جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب فی ذکر سدرۃ الممتہی]

۹۵۶۔ حدیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہمیں لوگوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔
۱۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی طرح بنائی گئیں۔
۲۔ ہمارے لیے زمین مسجد اور اس کی مٹی طہارت (تیمم) کا ذریعہ بنا
دی گئی۔

۳۔ اور مجھے سورہ بقرہ کا خاتمہ دیا گیا ہے جو عرش کے نیچے گھر کے
خزانے میں سے ہے۔“

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ”مجھے عرش کے نیچے خزانے
سے سورہ بقرہ کی یہ آیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں
دی گئیں۔“

(۹۵۶) عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَ
صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا
الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ تَرَابُهَا طَهُورًا وَ
أُعْطِيتْ آخِرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ مِنْ
بَيْتِ تَحْتِ الْعَرْشِ))

وَفِي رِوَايَةٍ أُحْمَدَ: ((وَأُعْطِيتْ هَذِهِ الْآيَاتِ
مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ
يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي))

تخریج: [مسند ابی داؤد طبالسی۔ ۴۱۸۔ صحیح مسلم۔ اول کتاب المساجد و مواضع الصلاة۔

مسند أحمد: ۵/ ۳۸۳ (روایت صحیح ہے)]

شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی

آخری آیات پڑھی جاتی ہیں

۹۵۷۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ نے
فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل
ایک کتاب لکھی اس سے سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل کی گئی
ہیں جس گھر میں تین راتیں یہ آیات پڑھی جائیں شیطان اس گھر
کے قریب نہیں آتا۔“

خُرُوجُ الشَّيْطَانِ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي

يُقْرَأُ فِيهَا خَوَاتِيمُ الْبَقَرَةِ

(۹۵۷) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَمِيِّ عَامٍ أَنْزَلَ
مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا
يُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی آخر سورة البقرة۔ روایت حسن ہے]

وَمِنْ فَضْلِ آخِرِ الْبَقْرَةِ أَوْ خَوَاتِيمِ
سورۃ بقرہ کے خاتمے یا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی
فضیلت

(۹۵۸) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ آيَاتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقْرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَهُ))
۹۵۸۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا۔ ”جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھتا ہے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورة البقرة۔ وصحيح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل سورة الفاتحة و خواتيم سورة البقرة]

(۹۵۹) وَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَ فِي الْحَدِيثِ: ((هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلِّمْ وَ قَالَ: أَبَشِّرُ بِنُورَيْنِ أَوْ يَتَهُمَا لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَ خَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقْرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتهُ))
۹۵۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جس میں ہے۔ (سیدنا جبریل علیہ السلام نے فرمایا) ”یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اتر اہل اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا: آپ کو دونوں کی بشارت ہو جو آپ کو عطا کیے گئے۔ آپ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دیئے گئے (ایک) سورہ فاتحہ اور (دوسرا) سورہ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان میں سے جس حرف کی بھی تلاوت کریں گے (مضمون کی مناسبت سے) وہ چیز آپ کو عطا کر دی جائے گی۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل سورة الفاتحة و خواتيم سورة البقرة]
تشریح: مذکورہ بالا روایات میں سورۃ بقرہ کے خاتمہ یعنی آخری دو آیتوں (امن الرسول سے آخر سورت تک) کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ آپ کو خصوصی طور پر عطا کی گئیں آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں کہ جو انہیں اخلاص و توجہ اور رضائے الہی کے حصول کی خاطر پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ہدایت و سعادت عطا فرمائے گا جو ان آیات میں بیان کی گئی ہے۔ اور جس گھر میں تین راتیں یہ دونوں آیتیں تلاوت کی جائیں اس گھر سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔ اور رات کو پڑھنے والے کو یہ دونوں آیتیں کفایت کر جاتی ہیں یعنی وہ شیاطین کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا یا یہ دونوں آیتیں پڑھنے والے کے لیے تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی یعنی رات کو ان دونوں کی تلاوت کرنے والے کو تہجد کی نماز کا ثواب ملے گا۔

فَضْلُ الْبَقْرَةِ وَ آلِ
عِمْرَانَ ((وَالْعَمَلِ بِهِمَا))
سورۃ بقرہ و آل عمران (اور ان دونوں پر عمل کرنے) کی
فضیلت

(۹۶۰) حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ ((مَرْفُوعًا)): ۹۶۰۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ

نے فرمایا۔ ”قرآن پڑھا کرو اس لیے کہ قیامت والے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش بن کر آئے گا سورہ بقرہ و آل عمران دو روشن چیزوں کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ وہ دونوں قیامت کے دن دو بادلوں یا دو پر پھیلانے ہوئے پرندوں کی دو جماعتوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا (دفاع) کریں گی۔ (یعنی مغفرت و بخشش کی سفارش کریں گی)۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حصول باعث برکت اور اس کا ترک کرنا باعث حسرت ہے۔ اور جادو گر اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ (یعنی یہ ان پر بھاری ہے)۔

((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اِقْرَءُوا الزُّهْرَوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا لِرُفَّانٍ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أُخْذَهَا بِرَكْعَةٍ وَ تَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة القرآن]

۹۶۱۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ میں نے نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو اللہ کی جناب میں اس طرح پیش کیا جائے گا کہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی“ اور رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (سورہ بقرہ و آل عمران) کے لیے تین مثالیں بیان کیں۔ جنہیں میں نے آپ سے سننے کے بعد بھلایا نہیں (بلکہ یاد رکھا) آپ نے فرمایا: ”گویا کہ وہ دونوں دو بادل ہیں یا وہ دونوں سیاہ چھتریں ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا گویا کہ وہ دونوں پر پھیلانے ہوئے پرندوں کی دو جماعتیں ہیں جو اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا (دفاع) کریں گی (یعنی سفارش کریں گی)۔“

(۹۶۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ: ((كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ طَلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا لِرُفَّانٍ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تَحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة القرآن]

۹۶۲۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کا کاتب تھا اور سورہ بقرہ و آل عمران پڑھ چکا تھا اور وہ سورہ بقرہ و آل عمران پڑھنے کی بناء پر (مقام و مرتبہ کے لحاظ سے) ہم سے بڑا تھا نبی ﷺ اس کو (غفوراً رحیماً) املاء کراتے تو وہ (علیماً حکیماً)

(۹۶۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ كَانَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ حَدَّثَ فِينَا نَعْنِي عَظَمَ فَكَانَ النَّبِيُّ

لکھتا۔ نبی ﷺ اس کو کہتے کہ ”اس طرح اس طرح لکھو جیسے میں چاہتا ہوں“ اور اس کو ((علیماً حکیماً)) املاء کراتے۔ تو وہ کہتا کہ میں ((سمیعاً بصیراً)) لکھوں گا۔ اور کہتا کہ میں اپنی مرضی کے مطابق لکھوں گا۔ پس یہ آدمی اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا اور (ان سے) کہنے لگا کہ میں تم سے زیادہ محمد ﷺ کو جانتا ہوں میں جیسے چاہتا تھا لکھتا تھا پس یہ آدمی فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک زمین اس کو قبول نہیں کرے گی۔“ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ وہ اس علاقہ میں آیا تھا جہاں وہ مرا تھا وہ (دفن ہونے کی بجائے) زمین کے اوپر پڑا تھا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ اس آدمی کا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفن کیا اس کو زمین نے قبول ہی نہیں کیا (ہر بار باہر پھینک دیتی تھی) انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے بقرہ و آل عمران پڑھی ہوئی تھی اور جو ان سورتوں کو پڑھ لیتا (ایسے سمجھا جاتا کہ) اس نے بہت قرآن پڑھ لیا۔ (انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ وہ نصرانی ہو گیا تھا اور وہ کہتا کہ (وحی) ناقابل اعتبار ہے کیونکہ میں جیسے چاہتا تھا محمد ﷺ سے (وحی) لکھتا تھا پس وہ آدمی مر گیا جب اسے دفن کیا گیا تو زمین نے اس کو باہر پھینک دیا پھر دفن کیا گیا تو پھر زمین نے اس کو پھینک دیا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے اس کو زمین کے اوپر پڑا ہوا دیکھا تھا۔“

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يُمْلِي عَلَيْهِ غَفُورًا رَحِيمًا فَيَكْتُبُ عَلَيْنَا حَكِيمًا فَيَقُولُ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اَكْتُبْ كَذَا وَ كَذَا اَكْتُبْ كَيْفَ شِئْتُ)) وَيُمْلِي عَلَيْهِ عَلَيْنَا حَكِيمًا فَيَقُولُ اَكْتُبْ سَمِيعًا بَصِيرًا فَيَقُولُ اَكْتُبْ كَيْفَ شِئْتُ فَارْتَدَّ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَلَحِقَ الْمُشْرِكِينَ وَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ اَنْ كُنْتُ لَا اَكْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِنَّ الْاَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ)) وَ قَالَ اَنَسُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا ذَلِكَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ مَبْنُودًا فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هَذَا الرَّجُلِ؟ قَالُوا: قَدْ دَفَنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ يَقْبَلْهُ الْاَرْضُ۔ عَنْ اَنَسٍ: وَكَانَ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ وَ كَانَ مِنْ قُرَاهِمَا فَقَدْ قُرَأَ قُرْآنًا كَثِيرًا قَالَ لَتَنْصُرَ الرَّجُلُ وَ قَالَ اِنَّمَا كُنْتُ اَكْتُبُ مَا شِئْتُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ فَمَاتَ فَدُفِنَ فَلَقَطْنَاهُ الْاَرْضُ ثُمَّ دُفِنَ فَلَقَطْنَاهُ قَالَ اَنَسُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: لَأَنَا رَأَيْتُهُ مَبْنُودًا عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ۔

تخریج : [مسند أحمد- ۳/ ۱۲۰- ۱۲۱ و مسند طرابلسی- ۲۰۲۰ (روایت صحیح ہے)]

سورہ مائدہ کی فضیلت

۹۶۳۔ یہود کے ایک آدمی نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے عمر رضی اللہ عنہ

فَصْلُ الْمَائِدَةِ

(۹۶۳) حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَبَا فِي كِتَابِكُمْ تَفَرُّؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعَشَرٌ

نے کہا 'کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا' (یہ آیت)۔ "آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔" عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اس آیت کے نازل ہونے کے دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو جانتے ہیں جہاں یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ جمعہ کے دن مقام عرف میں موجود تھے۔

الْيَهُودُ نَزَلَتْ لَا تَخْلَدُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا۔ قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: «الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا» (المائدة: ۳۰) قَالَ عُمَرُ: قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَانِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب زیادة الإیمان و نقصانہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التفسیر۔ باب فی تفسیر آیات متفرقة]

مِنْ فَضْلِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ وَ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ

۹۶۴۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تلاوت کی۔ "اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے۔" اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ "اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست حکمت والا ہے۔" پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ "اے اللہ! میری امت (کو بخش دے) میری امت (کو بخش دے)۔" اور رونے لگے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جبریل محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ" حالانکہ تیرا رب زیادہ جانتا ہے ان سے پوچھو کہ آپ کو کون سی چیز رلا رہی ہے؟" پس جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آ کر آپ سے سوال کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو جو کہنا تھا وہ کہا حالانکہ وہ زیادہ جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے جبریل! محمد (ﷺ) کو جا کر کہو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کریں گے پریشان نہیں کریں گے۔"

(۹۶۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تلا قولَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: «رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي» (ابراہیم: ۳۶) وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنْ تَعَدَّيْتُمْ لِقَائِهِمْ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ» (المائدة: ۱۱۸) فَوَقَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ أَتَمِّتْ أُمَّتِي» وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا يَكُنِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللَّهُ: يَا جِبْرِيلُ إِذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَرَرْنَا بِكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوهُنَّ

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب دعاء النبی ﷺ لامته و بکائه شفقة علیہم]
تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کتنے بردبار اور با حوصلہ ہوتے ہیں کہ ان کی امتیں ان کو پریشان کرتی ہیں اور گمراہی کی راہ اختیار کرتی ہیں لیکن ان کا کمال حوصلہ اور تحمل ہے کہ وہ ان کی مغفرت و بخشش کے بارے میں فکر مند اور کوشاں ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے ظاہر اور واضح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی دعائیں پڑھ کر اپنی امت کی بخشش کے لیے رو رو کر دعائیں کرنے لگے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر تسلی دی کہ آپ گھبرائیے نہیں۔ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی و خوش کریں گے۔ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”تجبہ تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی (و خوش) ہو جائے گا۔“ (الضحیٰ: ۵) کے موافق و مطابق ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات اپنی امت کے بارے میں اللہ کی جناب میں یہ عرض کرتے رہے۔ ”اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو تو زبردست حکمت والا ہے۔“ (المائدہ: ۱۱۸)

فَصَلُّ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَ تَنْزِلْ
 سورہ کہف کی فضیلت اور اس کی قراءت کے وقت تسکین

نازل ہونے کی فضیلت

السَّكِيْنَةِ لِقِرَاءَةِ تَبَّهَا

۹۶۵۔ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی (اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے ایک طرف ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا اس وقت اوپر سے ایک بادل آیا اور نزدیک سے نزدیک تر ہونے لگا۔ ان کا گھوڑا بدکنے لگا پس جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ (بادل کا کٹرا) سکینت تھی جو قرآن کی تلاوت کی وجہ سے اتری تھی۔“

(۹۶۵) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطْرَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَذْنُو وَ تَذْنُو وَ جَعَلَ قَرْسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنْزَلَتْ بِالْقُرْآنِ)).

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے۔ ”یہ سکینت قرآن کے ساتھ یا قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔“

وَ فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ عَلَى الْقُرْآنِ)).

تخریج : [صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل الکہف۔ و جامع الترمذی، أبواب فضائل القرآن۔ باب ما جاء فی (فضل) سورة الکہف۔ (روایت صحیح ہے۔)]

جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کی فضیلت

فَصَلُّ قِرَاءَةَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۹۶۶۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے جمعہ کی رات سورہ

(۹۶۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ

قُرْأَ سُورَةُ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَصَاءَ لَهُ كَهْفٌ پڑھی اس کے لیے اس سے لے کر بیت اللہ شریف تک روشنی
مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ۔ ہو جاتی ہے۔

تخریج: [مسند دارمی۔ ۲/ ۴۵۴۔ (روایت صحیح ہے۔ اور یہ روایت موقوف ہے یعنی صحابی کا قول ہے۔ اور یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔)]

تشریح: گزشتہ زمانہ کے کھف سے مراد غار ہے چونکہ اس سورت میں ان چند موحد و شرک سے بیزار جوانوں کا تذکرہ ہے جنہوں نے عقیدہ و ایمان اور توحید پر استقامت دکھائی اور وہ حکومت و عوام کے پریشان کرنے پر تمام آسائشیں و شہری سہولیات کو خیر باد کہہ کر پہاڑ کے ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے اس وجہ سے اس سورت کا نام سورہ کھف ہے۔ مندرجہ بالا احادیث سے سورہ کھف کی فضیلت ظاہر و عیاں ہے خاص طور پر اس سورت کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنے والا اور اس کے مطابق اعتقاد رکھنے والا دجال جیسے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

أَوَائِلُ الْكَهْفِ عِصْمَةٌ مِنْ فِتْنَةِ سُورَةُ الْكَهْفِ عِصْمَةٌ مِنْ فِتْنَةِ

الدَّجَالِ سورہ کھف کی ابتدائی آیات دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کا سبب ہیں

۹۶۷۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سورہ کھف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ شیطان کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔“

(۹۶۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عِصِمَ مِنَ الدَّجَالِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل سورة الكهف و آية الكرسي]

۹۶۸۔ نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اگر وہ میری موجودگی میں آیا تو میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں آیا تو ہر آدمی اپنی طرف سے خود بات کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مددگار ہے پس تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو اس پر سورہ کھف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ کیونکہ وہ اس دجال کے فتنے سے تمہاری حفاظت ہیں۔“ ہم نے عرض کیا: جناب وہ زمین پر کتنی دیر ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن۔ ایک دن سال برابر دوسرا دن ایک ماہ کے برابر تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں جیسے ہوں گے۔“ پھر ہم نے عرض کیا اللہ کے

(۹۶۸) عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ فَقَالَ: ((إِنْ يَخْرُجُ وَ أَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُكُمْ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمُرُّوْا حَاجِبُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِقَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ)) قُلْنَا: وَمَا لَيْتُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أُرْبِعُونَ يَوْمًا، يَوْمَ كَسَنِي وَ يَوْمَ كَسْهَرٍ وَ يَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ))

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اِهْذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَهِ
اَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: ((لَا
اَقْدِرُوْا اَللهُ قَدَرَهُ ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
فَيَدْرِكُهُ عِنْدَ بَابٍ لِّدِفْقِ قَتْلِهِ))

رسول! جودن سال کے برابر ہوگا، کیا اس میں نمازیں ایک رات اور
ایک دن کی (پانچ نمازیں) کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا ”نہیں“
پس تم اس کا اندازہ لگاؤ (یعنی عام دنوں میں جس وقفے کے ساتھ
نمازوں کے اوقات تھے اسی وقفے سے نمازیں پڑھنا) پھر عیسیٰ علیہ السلام
جامع دمشق کے مشرقی سفید مینارے پر نازل ہوں گے، پس آپ اس
(دجال) کو بابِ لد نامی جگہ (آج کل اسرائیل کا ایک ایئر پورٹ)
پر پائیں گے، اور آپ اس کو قتل کر دیں گے۔“

تخریج: [سنن ابی داؤد۔ اول کتاب الملاحم۔ باب خروج الدجال۔ (روایت صحیح ہے۔)]

سورہ فتح کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اے نبی) بے شک ہم نے آپ کو ایک واضح
فتح دی ہے تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ
تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کر دے۔ اور تجھے
سیدھی راہ پر چلائے۔ اور آپ کو ایک زبردست مدد دے۔“ اللہ
تعالیٰ کے اس فرمان تک۔ ”تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ان
جنتوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں وہ
ہمیشہ رہیں گے اور ان سے ان کے گناہ دور کر دے اور اللہ کے
نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

فُضِّلُ سُورَةُ الْفَتْحِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا
لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
وَنُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا
مُسْتَقِيمًا وَ يَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا﴾
(الفتح: ۱-۳) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا وَ يُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
وَ كَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(الفتح: ۱: ۵۵)

۹۶۹۔ زید رضی اللہ عنہ اپنے باپ اسلم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ ایک سفر پر جا رہے تھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے
ساتھ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچھ پوچھا، لیکن رسول اللہ ﷺ
نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر کوئی
جواب نہ دیا تیسری مرتبہ پھر پوچھا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے
کوئی جواب نہ دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے آپ کو) کہا، عمر کی ماں گم
پائے۔ تو نے رسول اللہ ﷺ سے تین مرتبہ عاجزی سے سوال کیا اور

(۹۶۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ وَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا
فَسَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ
يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ،
ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ: ثَبَكْتُ أُمَّ عُمَرَ، نَزَرْتُ رَسُولَ

آپ نے کسی مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں اونٹنی کو دوڑا کر لوگوں سے آگے ہو گیا (آپ کے برابر چلنا چھوڑ دیا) میں ڈرا کر کہیں میرے بارے میں کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو مجھے پکار رہا تھا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سوچا مجھے تو خوف تھا ہی کہ میرے بارے میں کچھ وحی نازل ہوگی۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ تو آپ نے (سلام کے جواب کے بعد) فرمایا: ”آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے۔ جو مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج ٹکتا ہے (یعنی ساری دنیا سے)“ پھر آپ نے سورہ فتح۔ ”(اَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا)۔ کی تلاوت فرمائی۔“

اللَّهُ ﷻ فَكَانَتْ مَرَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُكَ قَالَ عُمَرُ: فَحَرَّكَتُ بَعِيرِي ثُمَّ تَقَدَّمْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَخَشِيتُ أَنْ يُنْزَلَ فِيَّ الْقُرْآنُ فَمَا نَشِيتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةً لَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورة الفتح]

تشریح : اس حدیث سے سورہ فتح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ یہ سورت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی جس کے بعد اسلامی فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔ یوں یہ سورت تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

۹۷۰۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ جب حدیبیہ سے واپسی پر آیت۔ ”کہ بے شک (اے نبی) ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی ہے تاکہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور جو پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔“ اللہ کے اس قول تک۔ ”اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ تو صحابہ کرام پریشان تھے (عمرہ نہ کرنے اور صلح کی شرائط کی وجہ سے) اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی جو رسول اللہ ﷺ عمرہ میں اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے ذبح کر دی۔ تو فرمایا: ”مجھ پر ایک آیت اتری ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔“

(۹۷۰) عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ إِلَهِي قَوْلَهُ: قَوْلًا عَظِيمًا﴾ (الفتح: الآيات ۱-۵) مَرَجَعَهُ مِنَ الْحَدِيثِ وَهُمْ يَخَاطِبُهُمُ الْحُزْنَ وَالْكَأَبُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَنْزَلْتُ عَلَى آيَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد۔ باب صلح الحدیبیہ]

سورۃ ملک (تبارک الذی) کی فضیلت

۹۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”قرآن میں ایک تیس آیتوں والی سورت ہے وہ اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرے گی یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ یہ سورت ((تبارک الذی بیدہ الملک)) ہے۔“
اور ترمذی شریف کے الفاظ ہیں: ”قرآن میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں جو (اپنے پڑھنے والے) آدمی کے لیے سفارش کرے گی۔ یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور وہ سورت ((تبارک الذی بیدہ الملک)) ہے۔“

فَضْلُ سُورَةِ الْمُلْكِ ((تَبَارَكَ))

(۹۷۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سُورَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ)) «تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ» وَلَقَطُ التِّرْمِذِيُّ: ((إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَ هِيَ سُورَةُ: «تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ»

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب شہر رمضان۔ باب فی عدد الآی۔ وجامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی (فضل) سورة الملک۔ (روایت حسن لغیرہ ہے)]

تشریح: اس حدیث سے سورۃ ملک کی فضیلت واضح ہوتی ہے کہ رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت عذابِ قبر سے نجات کا باعث ہے قبر آخرت کے مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے اگر اس میں نجات ہوگئی تو دوسرے مراحل میں بھی نجات ہو جائے گی (انشاء اللہ)۔

اس لیے رات کو سوتے وقت دوسرے معمولات (باوضوء سونا۔ تسبیح فاطمہ پڑھنا۔ معوذتین تین بار پڑھ کر جسم پر ہاتھ پھیرنا۔ سورۃ سجدہ و سورۃ کافرون پڑھنا۔ سوتے وقت مسنون دعائیں پڑھنا۔ دائیں کروٹ قبلہ رخ لیٹنا)، کے ساتھ ساتھ سورۃ ملک بھی پابندی سے پڑھنی چاہیے۔

سورۃ زلزال کی فضیلت

۹۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک وہ جو آدمی کے لیے اجر کا باعث ہے اور ایک وہ جو آدمی کے لیے (غربت سے) پردہ ہے اور ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ (گناہ کا سبب) ہے۔“ حدیث طویل ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں سوال کیا گیا (کہ ان کا کیا حکم ہے) تو آپ نے فرمایا: ”مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس مفرد اور جامع آیت کے سوا اور کچھ

مِنْ فَضْلِ سُورَةِ الزَّلْزَلَةِ

(۹۷۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ)) الْحَدِيثُ مُطَوَّلًا وَفِي آخِرِهِ: وَسَيَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُمْرِ فَقَالَ: ((مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ:))

((فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ

يَعْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

نازل نہیں کیا گیا۔“

(الزلزلة: ۷-۸) ”جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا (قیامت والے دن) وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب اثم مانع الزکوٰۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب اثم مانع الزکوٰۃ]

فَضْلُ سُورَةِ الْبَيِّنَةِ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾
سورہ بیّنہ (لم یکن الذین کفروا) کی فضیلت
كَفَرُوا

(۹۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأَبِي: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ قَالَ: وَسَمَائِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَبْلِي۔

۹۷۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تجھے سورت (لم یکن الذین کفروا من اهل الكتاب)۔ پڑھ کر سناؤں۔“ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ تو وہ (ابی رضی اللہ عنہ بے ساختہ) رو پڑے۔

تخریج : [صحیح البخاری کتاب المناقب۔ باب مناقب ابی بن کعب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب قراءة القرآن على أهل الفضل]

فَضْلُ قِرَاءَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾
سوتے وقت سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑھنے کی فضیلت۔

(۹۷۴) عَنْ قُرَّةَ بِنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: ((اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتَمِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ۔))

۹۷۴۔ قرہ اپنے باپ نوفل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”سورہ کافرون پڑھو پھر اس کی تلاوت کر کے سو جاؤ اس لیے کہ یہ شرک سے براءت ہے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول عند النوم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾
سورہ اخلاص (قل هو الله احد) کی فضیلت
اللَّهُ أَحَدٌ

(۹۷۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾

۹۷۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک صحابی (قنادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ) نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ رات سورہ (قل هو الله) اللہ

(احد) بار بار پڑھ رہے ہیں صبح ہوئی تو وہ (قائد بن نعمان رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے اس کا ذکر کیا گیا کہ انہوں نے اسے قلیل سمجھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ (سورت) قرآن مجید کے ایک تہائی حصہ کے برابر ہے۔“

يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل قل هو اللہ أحد]

۹۷۶۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی قائد بن نعمان رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابی سحری کے وقت سے (قل هو اللہ أحد) پڑھتے رہے اس کے سوا اور کچھ نہیں پڑھا پھر جب صبح ہوئی تو دوسرے صحابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (باقی حصہ) کچھ حدیث کی طرح بیان کیا۔“

(۹۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ۔۔۔ (نَحْوُهُ)

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل قل هو اللہ أحد]

۹۷۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جمع ہو جاؤ اس لیے کہ میں تمہیں قرآن کا تیسرا حصہ سناؤں گا۔“ پس جو جمع ہو سکتے تھے جمع ہو گئے پھر اللہ کے نبی ﷺ تشریف لائے تو سورہ اخلاص سنائی پھر (گھر) تشریف لے گئے۔ تو ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے گلتا ہے کہ آپ کو اس بارے میں آسمان سے کوئی وحی آگئی ہے اس لیے آپ گھر تشریف لے گئے ہیں پھر اللہ کے نبی ﷺ (گھر سے) نکلے تو فرمایا: ”بے شک میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا (میں اپنا وعدہ پورا کر چکا) بے شک وہ (سورہ اخلاص) قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔“

(۹۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اِحْشُدُوا فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)) فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أَرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ۔ فَذَاكَ الَّذِي أَذْخَلَهُ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ أَلَا إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة قل هو اللہ أحد]

۹۷۸۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی ایک کے لیے ممکن نہیں کہ وہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھا کرے؟“ انہوں نے عرض کیا: جناب قرآن کا تیسرا حصہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”قل هو اللہ

(۹۷۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوا: وَ كَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ

لُتْلِكَ الْقُرْآنِ))۔
 وَ لِي رِوَايَةٍ ((إِنَّ اللَّهَ جَزَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةً
 أَجْزَاءً فَبَعَلَ قُلُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جُزْءٌ مِنْ
 أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ))
 احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔
 اور ایک روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے قرآن کے تین حصے کیے
 ہیں، پس قل ہو اللہ احد کو قرآن کے (تین) حصوں میں سے ایک
 حصہ بنایا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضائل قراءة قل هو الله أحد]
تشریح: اللہ تعالیٰ کے رسول نے سورۃ اخلاص کو قرآن مجید کے تین حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا ہے۔ اس بارے
 میں یہ مشہور ہے کہ قرآن مجید تین چیزوں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ قصص۔ ۲۔ احکام۔ ۳۔ اللہ تعالیٰ کی صفات۔ قل هو اللہ احد
 صفات کے ساتھ مختص ہے۔ اور یہ ایک تہائی حصہ ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کرنے
 کے بعد فرمایا: تیسری چیز علم تو حید ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی معرفت حاصل کرنا بندوں پر واجب ہے۔ اور یہ چیز
 تینوں سے اشرف ہے۔ ((شرح الواسطیہ ص للشیخ ہراس۔ ۲۶))

۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ
 رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي
 صَلَاتِهِ فَيَحْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا
 رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ
 فَقَالَ: ((سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ؟))
 فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا
 أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
 ((أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّه))
 ۹۷۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو
 ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو نماز کی
 قراءت قل هو اللہ احد پر ختم کرتے تھے (یعنی ہر رکعت کی قراءت
 کے آخر میں قل هو اللہ احد ضرور پڑھتے تھے) جب وہ واپس
 آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:
 ”اس سے پوچھو کہ وہ یہ عمل کیوں کرتا تھا؟“ چنانچہ لوگوں نے پوچھا
 تو انہوں نے کہا، اس لیے کہ یہ رحمان کی صفت ہے اور میں اس کی
 تلاوت پسند کرتا ہوں۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں بتا دو کہ اللہ
 تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب ماجاء فی دعاء نبی اللہ ﷺ إلى توحيد الله
 تبارك و تعالى و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة قل هو الله أحد]
 ۹۸۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی
 اپنے ساتھیوں کو مسجد قباء میں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ نماز کی ہر
 رکعت کی قراءت (فاتحہ کے بعد) کی ابتداء سورۃ ((قل هو اللہ
 احد)) سے کرتے، بعد میں دوسری کوئی سورت ملاتے، وہ ایسا ہر
 رکعت میں کرتے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے (اس سلسلہ
 ۹۸۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ
 مِنَ الْأَنْصَارِ يُؤْمَهُمْ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ
 فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي
 الصَّلَاةِ فَقَرَأَ بِهَا، افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 حَتَّى يَقْرَعَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى

میں) بات کی کہ آپ یہ (قل هو اللہ احد) سورت پڑھتے ہیں پھر آپ اس پر کفایت نہیں کرتے حتیٰ کہ آپ کسی دوسری سورت کی تلاوت ضرور کرتے ہیں۔ پس یا تو آپ یہی سورت (قل هو اللہ احد) پڑھا کریں یا اس سورت کی تلاوت چھوڑ کر کوئی دوسری سورت پڑھا کریں انہوں نے کہا کہ میں تو سورہ (قل هو اللہ احد) کی تلاوت نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو اس سورت (قل هو اللہ احد) کے ساتھ امامت کراؤں تو میں کراتا ہوں اور اگر آپ ناپسند کرتے ہیں تو میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ ان کو اپنے سے افضل سمجھتے تھے اور ناپسند کرتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی اور امامت کرائے۔ پس جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو یہ قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کی بات نہیں مانی اور کس وجہ سے آپ یہ سورت (قل هو اللہ احد) ہر رکعت میں پڑھتے ہیں؟“ تو اس نے کہا اللہ کے رسول! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اس (سورت) کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل القرآن۔ باب ماجاء فی سورة الإخلاص و سورة إذا زلزلت۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : ان احادیث میں سورہ اخلاص (قل هو اللہ احد) کی فضیلت و شان بیان کی گئی ہے کہ یہ سورت قرآن کے ایک تہائی یعنی دس پارے کے برابر ہے کیونکہ قرآن میں تین چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ۱۔ قصص اور واقعات ۲۔ احکام ۳۔ اللہ کی توحید و صفات۔ اور سورہ اخلاص میں صرف اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کا بیان ہے اس لیے یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ اور اس سورت کی محبت (یعنی اس کی تلاوت اور معنی و مفہوم کی معرفت اور اس کے مطابق عقیدہ و عمل) جنت میں دخول کا سبب و ذریعہ ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سورت کو معوذتین کے ساتھ صبح و شام اور نمازوں کے بعد اور سوتے وقت پڑھنا مشروع قرار دیا تاکہ امت کا ہر وقت اس سورت سے تعلق و رابطہ مضبوط اور قوی رہے۔ وباللہ التوفیق۔

معوذتین کی فضیلت

فَضْلُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

(۹۸۱) عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ ۹۸۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”کیا آپ کو ان آیات کا پتہ نہیں جو رات کو نازل ہوئی ہیں اور (مرتبہ و شان میں) ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں؟ قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس۔“
اور ایک روایت میں ہے: ”مجھ پر ایسی آیات نازل کی گئی ہیں کہ (مرتبہ و شان میں) ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں المعوذتین۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَمْ تَرَ آيَاتِ أَنْزَلْتُ
الَّذِي لَمْ يَرِ مِنْهُنَّ قَطُّ؟ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ))
وَفِي رِوَايَةٍ ((أَنْزِلُ أَوْ أَنْزِلْتُ عَلَى آيَاتٍ
لَمْ يَرِ مِنْهُنَّ قَطُّ: الْمُعَوِّذَتَيْنِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل قراءة المعوذتين]

۹۸۲۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ”عقبہ! کہو۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا کہوں؟ پس آپ (کچھ دیر) مجھ سے خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا: ”عقبہ! کہو۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ پس آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ! آپ ﷺ پھر مجھ سے بات کریں۔ پس آپ نے فرمایا: ”اے عقبہ! کہو۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”کہہ (قل أعوذ برب الفلق) پس میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ فرمایا: ”کہہ (قل أعوذ برب الناس) میں نے یہ سورت آخر تک پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: ”کسی مانگنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ نہیں مانگا اور کسی پناہ پکڑنے والے نے ان جیسی دو سورتوں کے ساتھ پناہ نہیں لی۔“ (یعنی ان جیسی پناہ مانگنے کی اور سورتیں نہیں ہیں۔)

(۹۸۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كُنْتُ
أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا
عُقْبَةُ قُلْ)) فَقُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
؟ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُقْبَةُ قُلْ))
قُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَسَكَتَ
عَنِّي۔ فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ ارْزُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ: ((يَا
عُقْبَةُ قُلْ)) قُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
فَقَالَ: ((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)) فَفَرَأَتْهَا
حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ))
قُلْتُ: مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((قُلْ
أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ)) فَفَرَأَتْهَا حَتَّى أَتَيْتُ
عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ
ذَلِكَ: ((مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ
مُسْتَعِذٌ بِمِثْلِهِمَا))

تخریج: [سنن النسائي۔ کتاب الاستعاذة۔ باب ماجاء فی سورتي المعوذتين۔ (روایت حسن ہے۔)]

۹۸۳۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سوار پر تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا تو عرض کیا: آپ مجھے سورہ ہود پڑھائیں آپ مجھے سورہ یوسف پڑھائیں تو آپ نے فرمایا: ”آپ کوئی چیز نہیں پڑھیں گے جو اللہ

(۹۸۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: اتَّبَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ
يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ: أَقْرَأْنِي سُورَةَ هُودٍ
أَقْرَأْنِي سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ: ((لَنْ تَقْرَأَ

شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» (یعنی استعاذہ (پناہ پکڑنے) کے لحاظ سے اس سے بڑی اور افضل کوئی سورت نہیں)۔

تخریج : [سنن النسائي۔ کتاب الاستعاذہ۔ باب ماجاء فی سورتی المعوذتین۔ (روایت صحیح ہے)۔]

فُضِّلُ الصَّلَاةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

معوذتین کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت

۹۸۴۔ یزید بن عبد اللہ بن شحیر رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی (جو صحابی تھے) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”آپ نماز میں معوذتین پڑھا کریں۔“

ابوالعلاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی (صحابی) نے بیان کیا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور سواریوں کی قلت کی وجہ سے لوگ باری باری ان پر سوار ہوتے پس میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوار ہونے کی باری آگئی تو آپ مجھے پیچھے سے ملے تو آپ نے میرے کندھے پر مار کر فرمایا: ”قل أعوذ برب الفلق“ میں نے کہا ”قل أعوذ برب الفلق“ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ ساری سورت پڑھی میں نے بھی آپ کے ساتھ یہ سورت پڑھی پھر فرمایا: ”قل أعوذ برب الناس“ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھی میں نے بھی آپ کے ساتھ یہ سورت پڑھی اس کے بعد آپ نے (مجھے) فرمایا: ”نماز میں ان دو سورتوں (معوذتین) کو پڑھا کرو۔“

(۹۸۴) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَحِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ فَقَالَ «اقْرَأِيهِمَا فِي صَلَاتِكَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ»

وَقَالَ أَيُّضًا: عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ رَجُلٌ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَالنَّاسُ يَعْتَقِبُونَ وَفِي الظُّهْرِ فَلَمَّا فَحَانَتْ نَزْلَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَزَلَّيْتُ فَلِحَقْنِي مِنْ بَعْدِي فَضَرَبَ مَنْكِبِي فَقَالَ: «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» فَقُلْتُ: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأْتُهَا مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأْتُهَا مَعَهُ فَقَالَ: «إِذَا صَلَّيْتَ فَأَقْرَأِيهِمَا»

تخریج : [مسند احمد۔ ۵/ ۷۸، ۷۹۔ روایت صحیح ہے]

تشریح : معوذتین سے مراد قرآن مجید کی آخری دو سورتیں (قل أعوذ برب الفلق) اور (قل أعوذ برب الناس) ہیں ان کی بڑی فضیلت و شان ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہے پناہ مانگنے اور پناہ پکڑنے کے لحاظ سے ان کے علاوہ اور سورتیں نہیں اسی لیے آپ نے صبح و شام اور ہر نماز کے بعد اور رات سوتے وقت ان سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی ہے ان سورتوں میں جادو ٹوٹنے کا توڑ ہے نماز میں بھی ان کے پڑھنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔

معوذتین اور قل هو اللہ احد کی فضیلت

۹۸۵۔ معاذ بن عبد اللہ بن ضعیب اپنے باپ (عبداللہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم ایک سخت تاریک اور برسات کی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں پس ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ میں نے (جواب میں) کچھ نہ کہا آپ نے فرمایا: ”کہہ“ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا: ”کہہ“ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا: ”کہہ“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”کہہ قل هو اللہ احد اور معوذتین۔ صبح شام تین مرتبہ یہ سورتیں تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی (یعنی تیری حفاظت کریں گی۔)“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول إذا أصبح (روایت حسن ہے شیخ البانی نے اسے حسن قرار

دیا ہے دیکھیے صحیح سنن الترمذی۔ رقم الحدیث: ۳۵۷۵]

معوذات (قل هو اللہ احد اور معوذتین) کی فضیلت

۹۸۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات (کی سورتیں) پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتے اور پھونک مارتے پس جب (مرض الموت) میں آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر برکت کی امید سے آپ کا ہاتھ آپ کے جسد مبارک پر پھیرتی۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

۹۸۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب ہر رات بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ”قل هو اللہ احد“ ”قل اعوذ برب الفلق“ ”قل اعوذ برب الناس“ (تینوں سورتیں مکمل پڑھ کر ان پر پھونکتے) اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں

فُضِّلَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

(۹۸۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: ((أَصَلَيْتُمْ؟)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ: ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((قُلْ: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

فُضِّلَ الْمُعَوِّذَاتِ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ))

(۹۸۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ يَنْفُكُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأُمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

(۹۸۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)) وَ ((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ)) وَ ((قُلْ

تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر۔ یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔“

أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

(۹۸۸) حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ))

۹۸۸۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھوں۔“

تخریج: [سنن أبی وداؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: معوذات سے مراد قرآن مجید کی آخری تین سورتیں ”سورہ اخلاص۔ سورہ فلق اور سورہ الناس“ ہیں۔ پناہ پکڑنے اور دم کرنے میں یہ سورتیں اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں ان سورتوں سے اپنے آپ کو صبح و شام اور رات سوتے وقت دم کرتے رہنا چاہیے خاص طور پر جادو نو نہ اور نظر بد کے مریض کو ان سورتوں کے ساتھ اہتمام سے دم کرنا چاہیے بفضل اللہ شفا ہو گی۔ بشرطیکہ اعتقاد درست اور قرآن وحدیث کے علاوہ دم اور چھو منتر سے پرہیز ہو۔

فَضْلُ ذِكْرِ آيَاتِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ((التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ))

جنت وجہنم کے ذکر پر مشتمل آیات ذکر کرنے کی فضیلت

یعنی ترغیب وترہیب

(۹۸۹) أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ: قَالَ: إِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ، فَقَالَ: أَيُّ الْكُفْرِ خَيْرٌ؟ قَالَتْ: وَيَحَكَ وَمَا يَضُرُّكَ، قَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَيْتُ مُصْحَفَكَ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَ: لَعَلِّي أَوَلَّفَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُفْرَأُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ: وَمَا يَضُرُّكَ آيَةُ سُورَةِ قُرْآنٍ قَبْلُ؟ إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةٌ مِنَ الْمُفْصَلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا تَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ

۹۸۹۔ یوسف بن ماہک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا کہ ایک عراقی نے آ کر ان سے سوال کیا، کون سا کفر بہتر ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انفس اس سے کیا مطلب۔ (کفر جیسا بھی ہو) تجھے کیا نقصان ہوگا۔ پھر اس نے کہا: ام المؤمنین! اپنا مصحف دکھا دیجئے، انہوں نے فرمایا: کیوں؟ اس نے کہا، تاکہ میں بھی اس ترتیب کے مطابق قرآن مجید کی تالیف کروں کیونکہ لوگ بغیر ترتیب کے پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر اس میں کون سی قباحت ہے جو بھی سورت تو چاہے پہلے پڑھ لے۔ سب سے پہلے تو مفصل کی ایک سورت اتری جس میں جنت ودوزخ کا ذکر ہے، جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا (اعتقاد

پختہ ہو گئے) اس کے بعد حلال و حرام کے احکام اترے اگر کہیں شروع ہی میں یہ حکم نازل ہو جاتا کہ شراب نہ پینا تو لوگ کہتے ہم تو کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں یہ حکم نازل ہو جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا نہیں چھوڑیں گے یقیناً محمد ﷺ پر مکہ میں، جب کہ میں اس وقت چھوٹی بچی تھی اور کھیلنا کرتی تھی یہ آیت نازل ہوئی۔ ”بلکہ قیامت کی گھڑی ان کے وعدے کا وقت ہے اور قیامت بڑی سخت اور کڑوی چیز ہے۔“ لیکن سورہ بقرہ اور سورہ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں (مدینہ میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھی جناب یوسف بن ماہک نے بیان کیا کہ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عراقی کے لیے اپنا مصحف نکالا اور ہر سورت کی آیات کی تفصیل لکھوا دی (کہ اس سورت میں اتنی آیات ہیں اور اس میں اتنی ہیں۔)

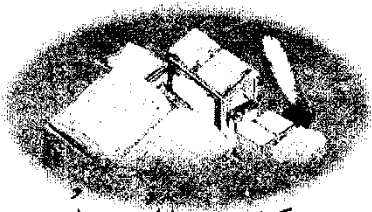
الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الْخَمْرَ أَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الزَّيْنَا أَبَدًا۔ لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَإِنِّي لَجَارِيَةُ اللَّعْبِ: ﴿بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْسَرُ﴾ (القمر: ۴۶) وَمَا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالنِّسَاءِ إِلَّا وَأَنَا عِنْدَهُ قَال: فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ، فَأَمَلْتُ عَلَيْهِ آيَ السُّورِ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب تألیف القرآن]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید کے نزول میں کمال حکمت سے کام لیا کہ اس نے سب سے پہلے اپنی توحید کی طرف دعوت دینے والی اور مومن اطاعت گزاروں کو جنت کی خوشخبری دینے والی اور کافر نافرمان لوگوں کو جہنم سے ڈرانے والی آیات نازل کیں۔ جب طبائع و قلوب نے ان کو قبول کر لیا اور اطمینان حاصل کر لیا تو اس کے بعد احکام اترے اور حلال و حرام بیان کیا گیا۔ اسی لیے عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر پہلے شراب و زنا وغیرہ سے روکنے والی آیات اترتیں تو لوگ تسلیم نہ کرتے، کیونکہ طبیعتیں فطری طور پر ایک مانوس چیز کو چھوڑنے پر جلد تیار نہیں ہوتیں۔ اس لیے پہلے ترغیب (جنت کا شوق دلانا) و ترہیب (جہنم سے ڈرانا) کے ذریعے اصلاح و تربیت کی گئی۔ اس کے بعد احکام (اوامر و نواہی اور حلال و حرام) نازل ہوتے گئے اور تربیت یافتہ سعادت مند طبیعتیں ان کو تسلیم کرتی گئیں۔ مفصل سے مراد قرآن کے آخری سوا چار پارے ہیں۔ اگر ذہن میں یہ سوال آئے کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت (اقرا باسم ربك) میں توحید و جہنم کا ذکر نہیں، تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے نازل ہونے والی سورتوں میں جنت و جہنم کا ذکر ہے یا مراد سورہ مدثر ہے کیونکہ سورہ ”اقرا باسم ربك“ کی پہلی پانچ آیات نازل ہونے کے بعد جب وحی کا نزول ایک مدت تک کے لیے موقوف ہو گیا تو سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت مدثر کے آخر میں جنت و جہنم کا ذکر موجود ہے۔



باب نمبر 13



کتاب العلم
علم کا بیان

صفحہ نمبر 592 تا 619

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

علم اور علماء کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....“ آخر آیت تک

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ--﴾ (الآیۃ: آل

عمران: ۱۸)

حافظ و میا طحی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات شریف کا ذکر کیا پھر ملائکہ کا ذکر کیا تیسرے نمبر پر اہل علم کا ذکر کیا اور اہل علم کے شرف اور فضل کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر اپنی ذات شریف اور فرشتوں کے پاک گروہ کے ساتھ کیا۔

بَدَأَ بِنَفْسِهِ الشَّرِيفَةِ، وَتَنَى بِالْمَلَائِكَةِ وَتَلَبَّثَ بِأُولَى الْعِلْمِ وَنَاهِيكَ بِذَلِكَ فَضْلاً وَشَرَفاً (الْحَافِظُ الدِّمِطِاطِيُّ)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس آیت کریمہ میں علم کے شرف اور علماء کے فضل کی دلیل ہے کیونکہ اگر علماء سے کوئی افضل و اشرف ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اور فرشتوں کے نام کے ساتھ ذکر کرتا جیسا کہ علماء کا تذکرہ اپنے ساتھ کیا ہے۔

وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ: فِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى فَضْلِ الْعِلْمِ وَشَرَفِ الْعُلَمَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَشْرَفَ مِنَ الْعُلَمَاءِ لَقَرَّنَهُمُ اللَّهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ مَلَائِكَتِهِ كَمَا قَرَّنَ اسْمَ الْعُلَمَاءِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ”اور یہ دعا کراے پروردگار! میرا علم بڑھا۔“

وَقَالَ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ: ﴿وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْماً﴾ (طہ: ۱۱۴)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز علم سے اشرف و معزز ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو اس کے مزید حاصل کرنے کا حکم دیتے جیسا کہ اس کو مزید علم حاصل کرنے کا حکم دیا۔

فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَشْرَفَ مِنَ الْعِلْمِ لَأَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهٖ ﷺ أَنْ يَسْأَلَهُ الْمَزِيدَ مِنْهُ كَمَا أَمَرَ أَنْ يَسْتَزِيدَهُ مِنَ الْعِلْمِ ((الْقُرْطُبِيُّ))

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلکہ یہ (قرآن) تو روشن آیتیں ہیں جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ﴾ (العنکبوت: ۴۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم ان مثالوں کو لوگوں کے لیے بیان فرما رہے ہیں انہیں صرف علم والے ہی جانتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَبَلِّغْ الْأُمَمَ نَصْرِبَهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾

(الحشر: ۲۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ۲۸)

”تلاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا وہ ایک شخص جو علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الزمر: ٩)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الرعد: ١٩)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾

(المجادلة: ١١)

تشریح: مندرجہ بالا آیات میں علم اور ان علماء کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے جو کتاب و سنت کے عالمین ہیں کیونکہ قرآن میں بے عمل علماء کی مثال و تشبیہ کتے اور گدھے سے دی گئی ہے۔ العیاذ باللہ۔

فَضْلٌ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ أَوْ الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

۹۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کی دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کی اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا۔“

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو حصولِ علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک

(۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ مَرْفُوعًا: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ))--)) الْحَدِيثُ وَ فِيهِ: ((وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَمَسَّ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ))--)) الْحَدِيثُ۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر]

۹۹۱۔ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے؟ زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے جواب دیا علم کی طلب و تلاش میں۔ تو انہوں

(۹۹۱) عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِشٍ قَالَ خَدَوْتُ عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ الْمُرَادِي فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرُّ؟ قَالَ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ: أَفَلَا

نے کہا، کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دوں؟ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ حماد بن سلمہ نے کہا ان میں سے کسی نے نہیں کہا اور آگے مرفوع روایت بیان کی۔ ”بے شک فرشتے طالب علم کے طلب علم کی وجہ سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔“ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت صفوان بن عسال کی موقوف روایت ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔

أَبَشْرُكَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَرَفَعَ الْحَدِيثَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتها لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ)). ((صَحِيحٌ)) مَوْقُوفًا عَلَى صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ

تخریج : [مسند أبی داؤد طرابلسی- ۱۱۶۵- جامع الترمذی- أبواب الدعوات- باب ماجاء فی فضل التوبة والاستغفار..... (روایت صحیح ہے۔)]

۹۹۲- کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے آ کر کہا، ابو درداء! میں آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے شہر سے ایک حدیث سننے کے لیے آیا ہوں، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ آپ اسے اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں، میں کسی اور کام و ضرورت کے لیے نہیں آیا: ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضاء کے لیے اس کے نیچے پر بچھاتے ہیں اور بے شک زمین و آسمان کی تمام مخلوق اور پانی میں مچھلیاں عالم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی عابد پر ایسے فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور انبیاء نے درہم و دینار کی وراثت نہیں چھوڑی بلکہ ان کی وراثت صرف علم تھا۔ پس جس نے علم حاصل کیا، اس نے ایک وافر حصہ حاصل کر لیا۔“

(۹۹۲) عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ لِيَأْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتها لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِنَّاتِ فِي جُوفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَبْطِ الْوَاهِي))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ أول کتاب العلم۔ باب فی فضل العلم۔ (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے سنن الترمذی ۲۶۸۲)]

تشریح: اس باب میں مذکورہ احادیث علم طلب کرنے اور اس کی راہ میں سفر اختیار کرنے کی فضیلت و شان پر دلالت کرتی ہیں کہ اس سے جنت کے راستے آسان ہوتے ہیں اور علماء اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کی دعاؤں کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

فَضْلُ التَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ دین میں تفقہ (سمجھ حاصل کرنے) کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں) سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو بوجہ کہ وہ ان کے پاس آئیں ڈرائیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔“

۹۹۳۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ حمید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ رحمہ اللہ سے سنا جب کہ وہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی ان کی مخالفت کرنے والا ان کو قیامت تک نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ (التوبة: ۱۲۲)

(۹۹۳) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي وَكَنْ تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من یرد اللہ بہ خیرا یرفقہ فی الدین] ۹۹۴۔ ابو ہریرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو سب سے زیادہ متقی ہو وہ سب سے زیادہ معزز ہے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے نبی! ہمارے سوال کا یہ مقصد نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ معزز یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ (یعقوب) بن نبی اللہ (اسحاق) بن خلیل اللہ (ابراہیم) تھے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم خاندان عرب کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں اسلام میں وہ بہتر ہیں جو علم دین حاصل کریں۔“

(۹۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ)) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((أَفَعَنْ مَعَادِنَ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَنِي؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَعِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُقِهُوا))

اور ایک روایت میں ہے: ”پھر جاہلیت میں جو لوگ شریف اور اچھے عادات و اخلاق کے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی شریف اور اچھے سمجھے جائیں گے جب کہ وہ دین کی سمجھ بھی حاصل کریں۔“

وَفِي رِوَايَةٍ ((وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُقِهُوا...)) الْحَدِيثُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب قول الله۔ واتخذ الله إبراهيم خلیلاً]

تشریح : فقہ سے مراد دین میں فہم و بصیرت حاصل کرنا ہے مندرجہ بالا حدیثوں میں اس کی فضیلت و اہمیت بیان کی گئی ہے کہ دین میں سوچو بوجھو جو اللہ کی رضا مندی کی دلیل ہے اور علم کے ذریعہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ عزت و سرداری عطا فرمادیتا ہے۔

علم و حکمت میں رشک کرنا

الْإِغْتِبَاطُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

۹۹۵۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت و دانائی عطا کی ہو اور وہ اس کے ذریعے لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور اس (حکمت) کی تعلیم دیتا ہو۔“

(۹۹۵) حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا بَلْفِظٍ ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَ عَلَى هَلَكِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب الاغتباط فی العلم والحكمة]

تشریح : اس حدیث میں علم و سخاوت کو قابل رشک کہا گیا ہے لہذا طلب و جستجو اور جدوجہد صرف اور صرف علم و سخاوت کے لیے ہونی چاہیے۔ وباللہ التوفیق۔

صاحب حق ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کرنے والے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ تَرَكَ الْجِدَالَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

۹۹۶۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا ترک کر دے اور میں اس شخص کو بھی جنت کے وسط میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ وہ جھوٹ بطور مزاح ہی تھا اور اس شخص کو جنت کے بالا خانے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جس نے اپنے اخلاق سنوار لیے۔“

(۹۹۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَيْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَارِجًا، وَبَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ روایت حسن ہے]
تشریح : اس حدیث میں جنگ و جدل سے اجتناب و پرہیز کی تلقین کی گئی ہے کہ چاہے انسان حق پر ہی ہو اور یہ حق بغیر
 جدال کے ناممکن ہو تو اس کو ترک کرنے کی وجہ سے انسان کو جنت کے درمیان میں مکان ملے گا۔

علم سیکھنے اور سکھانے والے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ عَلَّمَ وَ عَلَّمَ النَّاسَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو
 اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔ اور کہے کہ میں یقیناً
 مسلمانوں میں سے ہوں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
 دَعَا إِلَى اللَّهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ﴾ (فصلت: آیت ۳۳)

يُعْبَى وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّنَ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ
 وَيُكْفِيهِ شَرًّا أَنَّهُ مِّنْ أَتْبَاعِ الرُّسُلِ الَّذِينَ
 كَانُوا يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ فَهُوَ مِثْلُهُمْ فِيهَا۔

(۹۹۷) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى
 وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا
 فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَلِيلٌ الْمَاءِ فَأَنْبَتَ الْكَلَّا
 وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ
 أَمْسَكِ الْمَاءِ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ
 فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا
 طَائِفَةٌ أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً
 وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ
 اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلِمَ وَ عَلَّمَ، وَ
 مَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ
 هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْحَاقُ: وَكَانَ مِنْهَا
 طَائِفَةٌ قَلِيلَتِ الْمَاءِ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ
 وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِيُّ مِنَ الْأَرْضِ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے سے اچھی بات کسی کی نہیں
 ہو سکتی اور داعی و مبلغ کے شرف و فضل کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ
 انبیاء و رسل والا کام کرتا ہے۔ پس وہ اس میدان میں ان کی طرح ہے۔
 ۹۹۷۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ
 نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی
 مثال زبردست بارش جیسی ہے جو زمین پر خوب برے۔ بعض زمین
 جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے اور بہت سبزہ اور گھاس
 اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے
 اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ اس سے سیراب
 ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور کچھ
 زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے
 ہیں نہ پانی روکتے ہیں نہ سبزہ اگاتے ہیں تو یہ اس شخص کی مثال ہے
 جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور وہ چیز اس کو نفع دے جس کے ساتھ
 مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص
 کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت
 دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ اسحاق کہتے ہیں۔۔۔۔۔
 قاع اس خطہ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھہرے
 نہیں) اور صفصف ہموار زمین کو کہتے ہیں۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب فضل من علم و علم]

۹۹۸۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں (اسلامی) جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ذریعے سے اللہ فتح عطا فرمائے گا۔“ اب سب اس انتظار میں تھے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے، جب صبح ہوئی تو سب اسی امید میں رہے کہ اسے مل جائے گا لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ”علی کہاں ہیں؟“ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں کو تکلیف ہے آخر آپ کے حکم سے انہیں بلایا گیا تو آپ نے اپنا عاب مبارک ان کی آنکھوں میں لگایا وہ فوراً ہی اچھے ہو گئے جیسے پہلے ان کو کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ پس انہوں نے کہا: ہم ان (یہودیوں) سے اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابھی ٹھہر، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انہیں اسلام کی دعوت دے لو اور ان کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں ان کی خبر کر دو (پھر وہ نہ مانیں تو لڑنا) اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔“

(۹۹۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)) فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَنَّهُمْ يُعْطَى فَقَدُوا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى فَقَالَ: ((أَيُّنَ عَلِيٍّ؟)) فَقِيلَ: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَانَتْ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ: نَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ: ((عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ۔ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد۔ باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام والنوبة]

۹۹۹۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ایک ادنیٰ آدمی پر۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوق حتیٰ کہ چوہنی اپنی بل میں اور مچھلی (پانی میں) لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر (اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں۔“

(۹۹۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحَوْتِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ))

تخریج : [جامع الترمذی، أبواب العلم۔ باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة]

۱۰۰۰۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کے طلب علم کی وجہ سے خوش ہو کر اپنے پر بچھاتے ہیں۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فی فضل العلم۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح: مندرجہ بالا احادیث میں علم سیکھنے اور سکھانے کا مقام اور فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس سے جنت کے راستے آسان ہو جاتے ہیں اور انسان زمین و آسمان کی ساری مخلوق کی دعاؤں کا مستحق ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چوبیس نیماں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں علم حاصل کرنے والے کے لیے دعائے استغفار کرتی ہیں اللہ ہمیں بھی انہی میں سے کرے۔ آمین۔

علم فرائض (میراث) وغیرہ سیکھنے کی فضیلت

۱۰۰۱۔ عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ (جن کو عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر کیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ کو عسفان نامی جگہ پر ملے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے وادی والوں (مکہ مکرمہ) پر کس کو (اپنا قائم مقام) مقرر کیا ہے؟ انہوں نے کہا، ابن ابزی کو۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ نے ایک غلام کو ان پر (اپنا) جانشین بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ اللہ کی کتاب کا قاری و عالم ہے اور علم فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”بے شک اللہ اس کتاب کی وجہ سے بعض قوموں کو بلند کرتا ہے اور اسی کے ذریعے بعض قوموں کو پستی کا شکار کر دیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضل من يقوم بالقرآن و یعلمه]

۱۰۰۲۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں اور اللہ کے معاملے (دینی امور) میں میری امت میں سے سب سے سخت عمر ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ حیا دار عثمان ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ اللہ کی کتاب کے

(۱۰۰۰) حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ))

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْفَرَائِضِ وَغَيْرِهَا

(۱۰۰۱) عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بَعْثَفَانَ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنُ أَبْزَى قَالَ: وَمَنْ ابْنُ أَبْزَى؟ قَالَ: مَوْلَى مِنْ مَوَالِينَا قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَوْلَى؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ))

(۱۰۰۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَفْوَضُهُمْ زَيْنُ بْنُ

قاری و عالم ابی بن کعب اور ان (میری امت) میں سے سب سے زیادہ علم فراغ (علم میراث) کے عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حلال و حرام کے سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں خبر دار ہر امت کا ایک امین (امانت دار) ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب المناقب۔ باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت..... (روایت صحیح غیرہ ہے۔)]

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی طرف دعوت دینے والے کی فضیلت

۱۰۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ہدایت کی دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جو گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے اس کو ان تمام لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملتا ہے جو اس گمراہی کی پیروی کرتے ہیں اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة]

۱۰۰۴۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے پس جب آپ نے ان کی خستہ حالت اور ضرورت مندی دیکھی تو آپ نے صدقہ کی ترغیب دی۔ لوگوں نے (صدقہ کرنے میں) دیر کی حتیٰ کہ اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک پر دیکھا گیا۔ جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک انصاری آدمی چاندی کی ایک تھیلی لے کر آیا پھر دوسرا آیا پھر انہوں نے لگاتار صدقہ و خیرات کیا حتیٰ کہ آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس کے لیے اس کا اپنا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس کے بغیر کہ

ثَابِتٌ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ))

فَضْلٌ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى

(۱۰۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة]

(۱۰۰۴) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَأُوا عَنْهُ حَتَّى رَوَى ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصِرَّةٍ مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عَرَفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أُجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ

سَنَ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةٌ سَيِّئَةٌ فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ
كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وَزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا
يُنْقِصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

ان کے اجر میں کمی کی جائے۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوتا رہا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا بوجھ اور ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ ہوگا جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے اس کے بغیر کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب الحث علی الصدقة]

تشریح : بعض لوگ حدیث ”من سن فی الإسلام سنة حسنة“ (جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا) کی بناء پر کہتے ہیں کہ بدعت دو قسم کی ہوتی ہے (۱) بدعت حسنة (اچھی بدعت) (۲) بدعت سیئہ (بری بدعت)۔ اسلام میں بدعت کی دوسری قسم مذموم ہے پہلی قسم تو محبوب و مطلوب ہے۔ ان لوگوں کا یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ ہر قسم کی بدعت مذموم اور سیئہ (بری) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر خطبہ درس اور وعظ و نصیحت میں فرمایا کرتے تھے: ”بدترین کام دین میں نیا کام کرنا ہے اور ہر نیا کام (دین میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (داخل کا سبب) ہے۔“ بدعت سازی دراصل شریعت سازی ہے اور دین میں اضافہ ہے جس کا حق و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ اس کے نمائندہ ہیں جو اللہ کی بات اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ لہذا شریعت و ہدایت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اور رسول اللہ نے سمجھائی۔ بدعت کا موجب یہ باور کرنا ہے کہ معاذ اللہ اور رسول بھول گئے یہ ثواب و نیکی کا کام انہوں نے نہیں بتایا۔ یہ میرے امام و مرشد یا میں نے بتایا ہے اسی لیے قرآن و حدیث میں اس پر سخت وعید و تہدید ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ عِقَابِهِ﴾ (الحجرات: ۱)

”ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

اور فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ۳۳)

”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔“

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس دین میں نئی بات داخل کی وہ مردود ہے۔“ بروایت عائشہ۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود۔)

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمام باتوں میں سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقوں میں سے بہترین طریقہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور تمام کاموں میں سے بدترین کام دین میں نئی باتیں داخل کرنا ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (صحیح مسلم۔ کتاب الجمعة۔ باب تخفیف الصلاة والخطبة)

”اور ہر گراہی جہنم میں لے جائے گی۔“ (سنن النسائی۔ کتاب صلاة العیدین۔ باب کیف الخطبة)
یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کا انکار کیا تھا اور ان کو ہلاکت کی راہ پر قرار دیا تھا جو لوگ دائرہ بنا کر
اجتماعی طور پر ایک آدمی کی ہدایات کے مطابق ذکر کر رہے تھے۔ (مسند دارمی۔ باب فی کراہیۃ أخذ الراۃ۔
حدیث نمبر ۲۱۰)

اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے دین میں کوئی نیا کام ثواب سمجھ کر کیا تو اس کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ نے
خیانت کی۔ (العیاذ باللہ) یہ بات نیکی کی تھی لیکن آپ ہم سے چھپا گئے۔
لہذا دین و ہدایت کی راہ متعین کرنا اور ثواب و نیکی اور گناہ و نافرمانی کو طے کرنا یہ خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے مخلوق میں سے
کسی کا نہیں۔ جبکہ رسول اللہ کی طرف سے اس کی بات پہنچانے والا ہوتا ہے اس کی اپنی بات نہیں ہوتی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

لہذا اس حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز اسلام میں مشروع اور جائز ہے اس پر عمل کرنے اور اس کو فروغ دینے کے
لیے جو شخص کوئی نیا طریقہ اختیار کرے گا جس کی دوسرے لوگ پیروی کریں گے تو اسے اپنے اس نیک عمل کے ثواب کے ساتھ
ساتھ ان لوگوں کا ثواب بھی ملے گا جو اس کی ترغیب پر اس طریقہ کو اختیار کر کے وہ عمل صالح کریں گے جیسے صدقہ و خیرات
کتاب و سنت میں مشروع ہے ضرورت کے وقت اس کی ترغیب دینا اور پہل کرتے ہوئے صدقہ کرنے کی ابتداء کرنا۔ جیسے
جہاد قرآن و حدیث میں مشروع ہے اس کی ترغیب دیتے ہوئے اس کے لیے لوگوں کو منظم و مرتب کرنا وغیرہ۔
لیکن جس چیز کا شریعت میں سرے سے ثبوت ہی نہ ہو اس کا کوئی بھی انداز و طریقہ اختیار کیا جائے وہ سیئہ (برا) ہے وہ
حسنہ (اچھا) نہیں ہو سکتا۔

اپنے بعد علم نافع چھوڑنے والے شخص کی فضیلت

۱۰۰۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے
مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ یا وہ علم
جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے
خیر کرتی ہے۔“

فَضْلُ مَنْ تَرَكَ عِلْمًا نَافِعًا مِنْ بَعْدِهِ
(۱۰۰۵) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا
مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ
ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ
أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الوصیۃ۔ باب ما یلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ اور اس پر اجر و ثواب ملنا بند ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔

۱۔ صدقہ جاریہ۔ جیسے مسجد و مدرسہ۔ کنواں۔ ہسپتال۔ سرائے وغیرہ۔ جب تک لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچتا رہے گا مرنے والے کو اپنے اس عمل کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

۲۔ علم۔ جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ دوسروں کو علم سکھانا یا تصنیفات و تالیفات کے ذریعے سے علم پھیلانا۔ جب تک اس کے شاگردوں کا پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ چلتا رہے گا اور اس کی کتابیں محفوظ و موجود رہیں گی اور لوگوں کو ان سے فائدہ پہنچتا رہے گا تو ان کا اجر و ثواب بھی برابر استاز و مصنف کو ملتا رہے گا۔

۳۔ کتاب و سنت کے مطابق اولاد کی اچھی تربیت ضروری ہے تاکہ مرنے کے بعد بھی انسان کو اس کی اولاد کی دعائے خیر کا فائدہ پہنچتا رہے۔

اس شخص کی فضیلت جو خیر و بھلائی کا آغاز کرے یا اس سے خیر کی امید ہو۔

فَضْلٌ مَنْ كَانَ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ أَوْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ

۱۰۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ”کیا میں تمہیں تم میں سے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟“ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام) خاموش رہے۔ پس آپ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں آپ ہمیں ہم میں سے سب سے اچھے اور برے کی ضرور خبر دیں (کہ اچھا کون ہے اور برا کون)۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید رکھی جاسکے اور اس کی شرارتوں سے محفوظ رہا جاسکے اور تم میں سے بدتر وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ رہا جاسکے۔“

(۱۰۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُلُوسًا فَقَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَنُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الفتن۔ باب حدیث۔ خیر کم من یرجى خیره و يؤمن شره۔

(روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب سے اچھا اور بہترین انسان وہ ہے جس سے لوگوں کو خیر و نفع پہنچے اور لوگ اس کی شر و برائی سے محفوظ رہیں اور سب سے برا اور بدترین انسان وہ ہے جس سے نفع و بھلائی کی امید نہ ہو اور لوگ اس کی شر و

برائی سے غیر محفوظ ہوں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ دینی و دنیاوی منافع و فوائد پہنچائے اور اپنی زبان و ہاتھوں کے شر سے لوگوں کو محفوظ و مامون رکھے۔ اس طرح وہ گناہوں سے محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ اپنی حسنت و نیکیوں کو بھی بچالے گا۔

لونڈی اور بیوی کی تعلیم و تربیت کی فضیلت

۱۰۰۷۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ہیں جن کو دگنا اجر و ثواب ملتا ہے ایک اہل کتاب کا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ محمد ﷺ پر ایمان لائے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور تیسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے بھی دگنا اجر و ثواب ہے۔“

پھر عامر (شعمی) نے (اپنے شاگرد صالح بن حیان سے) کہا ہم نے یہ حدیث تمہیں بغیر اجرت کے سنا دی ہے (ورنہ) اس سے کم حدیث کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

فَضْلُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

(۱۰۰۷) حَدِيثُ أَبِي مُوسَى مَرْقُوعًا: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، قَدْ كَانَ يُرَكَّبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب تعلیم الرجل أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ]

تشریح: اس حدیث میں بھی علم اور تعلیم و تربیت کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جب کوئی انسان کسی کو اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ تعلیم و تربیت دے خاص طور پر معاشرہ کے کمزور افراد (لونڈی وغیرہ) کو تو وہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا مستحق ہے۔ لہذا انسان کو حصول علم کے بعد لوگوں کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہنا چاہیے تاکہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا مستحق بن جائے۔

علماء کی فضیلت اور ان کے بغیر لوگوں کی حالت

فَضْلُ الْعُلَمَاءِ وَحَالِ النَّاسِ مِنْ

غَيْرِهِمْ

۱۰۰۸۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے، لیکن وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا، حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو

(۱۰۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ

سردار بنالیں گے ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

فربری (حدیث کے راوی) نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا۔ کہا ہم سے قتیبہ نے۔ کہا ہم سے جریر نے۔ انہوں نے ہشام سے اس حدیث کی مانند روایت کیا۔

يَقْبُضُ الْعُلَمَاءُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ
اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا
بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))
قَالَ الْفَرَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب کیف یقبض العلم]

تشریح : اس حدیث سے علماء کا مقام و فضیلت واضح ہوتا ہے کہ ان کے ذریعے دنیا میں علم و تعلیم ہے اور ان کی وجہ سے لوگوں کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ان کے بغیر لوگ جہالت میں اور جاہل سرداروں کے شکنجے اور ان کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں اور وہ پیش آمدہ مسائل میں لوگوں کی رہنمائی اپنے خیالات اور جہالت پر مبنی اقوال و فتاویٰ سے کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی گمراہی سے معاشرہ کے افراد گمراہ ہوتے ہیں لہذا علماء کے بغیر معاشرہ و ماحول گمراہی کی راہ پر گامزن ہونے کی وجہ سے دنیا و آخرت میں اللہ کے غیظ و غضب کا مستحق بن جاتا ہے۔

علم فتنوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے

۱۰۰۹۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جمل کے موقع پر اللہ نے ایک جملہ کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا میں ارادہ کر چکا تھا کہ اصحاب جمل (عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر) کے ساتھ شریک ہو کر (علی رضی اللہ عنہ کی فوج سے) لڑوں انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو وارث تخت و تاج بنایا ہے تو آپ نے فرمایا: ”وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔“

الْعِلْمُ عِصْمَةٌ مِنَ الْوُقُوعِ فِي الْفِتَنِ
(۱۰۰۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ نَفَعَنِي
اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
أَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كَذَبْتُ الْحَقَّ بِأَصْحَابِ
الْجَمَلِ فَأَقَاتِلْ مَعَهُمْ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَكَوْا عَلَيْهِمْ
بَنَتْ كِسْرَى قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ
أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ))۔

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک چیز کے ذریعے بچایا جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا تھا جب کسریٰ ہلاک ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا ”انہوں نے کسریٰ کے بعد کس کو حکمران بنایا ہے؟“ لوگوں نے بتایا کہ اس کی لڑکی کو۔ تو اس وقت آپ نے یہ بات فرمائی: ”وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی۔۔۔۔۔؟“ خیر حدیث تک

وَ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: ((عَصَمَنِي اللَّهُ
بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا
هَلَكَ كِسْرَى قَالَ: ((مَنْ اسْتَخْلَفُوا؟))
قَالُوا: بَنَتْهُ قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ.....))
الْحَدِيثُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب کتاب النبیؐ إلى کسری و قیصر۔ وسنن النسائی۔ کتاب آداب القضاة۔ باب النهی عن استعمال النساء فی الحکم۔ (یہ روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے دعوتِ اسلام کے لیے دنیا کے سربراہانِ مملکت کو خطوط لکھے تھے ان میں سے ایک خط حاکم ایران کسریؑ کو بھی لکھا تھا اس نے نہایت گستاخی کا مظاہرہ کیا کہ آپ کا خط مبارک پھاڑ ڈالا آپ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس کے لیے بددعا کی کہ وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ چنانچہ کسریؑ اپنے لڑکے کے ہاتھوں قتل ہوا اور لڑکا غلطی سے زہر کھا کر مر گیا تو کسریؑ کی پوتی پوران نامی خاتون ان کی حکمران بنی تو آپ نے فرمایا: ”وہ قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جس پر عورت حاکم ہو۔“

(۱۰۱۰) عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: دَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ۔ قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اتَّقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيفَتَهُمَا لِلْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي النَّارِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ))

۱۰۱۰۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو چلا راستے میں مجھے ابوبکرؓ ملے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا۔ میں اس شخص (علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کو جا رہا ہوں۔ انہوں نے کہا، اپنے گھر کو لوٹ جاؤ! پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر لڑائی کریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قاتل تو خیر (ضرور جہنمی ہونا چاہیے) مقتول کیوں؟ فرمایا ”اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب المعاصی من أمر الجاهلیة]

فَضْلٌ مُلَازِمَةٌ حَلَّتِ الْعِلْمُ فِي مَسْجِدٍ قَامَ عِلْمِي حُلُقُوفٍ مِثْلُ شُمُولِيتِ اخْتِيَارِ كَرْنِي كِي

فضیلت

المَسْجِدِ

۱۰۱۱۔ ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا (راوی کہتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا لوٹ گیا

(۱۰۱۱) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ۔ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ قَوْفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا

پس جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے تو (صحابہ سے) فرمایا: ”کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ رہا ان میں سے ایک تو اس نے اللہ سے پناہ (جگہ) چاہی اللہ نے اسے پناہ (جگہ) دے دی۔ اور دوسرے کو (مجلس سے چلے جانے سے) شرم آئی تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے شرمایا (کہ اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے (اعراض کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر) منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ نے (بھی) اس سے (ناراض ہوتے ہوئے) منہ موڑ لیا۔“

الثَّالِثُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا۔ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من قعد حيث ينتهي به المجلس]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تعلیم و تربیت کے لیے مساجد میں علمی مجالس و حلقوں کا قیام و اہتمام ہونا چاہیے اور لوگوں کو ان میں التزام و اہتمام سے شامل ہونا چاہیے کیونکہ علمی مجالس میں شمولیت اجر و ثواب، خیر و برکت اور مغفرت و بخشش کا سبب و ذریعہ ہے۔ اور ان سے اعراض و دوری اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے دوری و حرمان و خسران کا سبب ہے۔ ان کے آداب میں ہے کہ ان میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے، لوگوں کے لیے پریشانی کا سبب نہیں بننا چاہیے۔

علم پھیلانے کی فضیلت اور حدیث رسول کے مبلغ کے لیے نبی ﷺ کی دعاء کا ذکر

فَضْلُ نَشْرِ الْعِلْمِ وَذِكْرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ بَلَغَ عَنْهُ حَدِيثًا

۱۰۱۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپ (دین کی باتیں مجھ سے) سن رہے ہیں اور آپ کے شاگرد (تابعی) آپ سے سنیں گے اور ان کے شاگرد (تابع تابعی) ان سے سنیں گے۔“

(۱۰۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ))۔

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فضل نشر العلم۔ (اپنے طرق کے لحاظ سے صحیح ہے)۔]

۱۰۱۳۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اس آدمی کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے پھر اس کو یاد رکھے یہاں تک کہ اس کو دوسروں تک پہنچا دے اس لیے کہ بہت سے لوگ دینی فہم کی بات آگے ایسے لوگوں کو پہنچاتے ہیں جو ان سے دینی فہم و بصیرت میں زیادہ ہوتے

(۱۰۱۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ، قُرْبًا حَامِلٍ فَفَقِهَ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرَبًّا حَامِلٍ فَفَقِهَ لَيْسَ بِفَقِيهِ))

ہیں۔ کیونکہ بہت سارے دینی بات کے حامل لوگ اس میں کما حقہ فہم و بصیرت نہیں رکھتے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فضل نشر العلم]

تشریح : اس باب کی حدیثوں میں علم کی نشر و اشاعت کی ترغیب اور اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو کتاب و سنت کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی نشر و اشاعت کرنی چاہیے اور جہاں تک ہو سکے اس کو آگے پھیلاتا چاہیے کیونکہ ایک تو نسل در نسل یہ سلسلہ چلنے سے اس کے لیے اجر و ثواب کا ایک لامتناہی سلسلہ قائم ہو جائے گا اور جتنے لوگ نسل در نسل قرآن و حدیث پر عمل کریں گے یہ بھی ان کے اجر و ثواب میں برابر کا شریک ہوگا۔ دوسرا اس لیے بھی یہ تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے کیونکہ تمام لوگ بصیرت اور فہم و فراست میں یکساں نہیں ہوتے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان جن کو قرآن و حدیث پڑھائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھیں اور اس کو زیادہ اچھی طرح سمجھیں اور اس طرح یہ دینی سرمایہ اس سے اچھے لوگوں میں منتقل ہو جائے۔

فَضْلُ الْعَمَلِ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنت پر عمل کرنے اور ان سے تمسک اختیار

وَالْتَّمَسْكَ بِهِمَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔“

اللہ نے فرمایا: ”یقیناً تمہارے لیے رسول (کی زندگی) میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور کثرت اللہ کا ذکر کرتا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: ۳۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾

(الأحزاب: ۲۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَنَارَ عُمْمُ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء: ۵۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس شخص نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا

لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، خوف الہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں تو وہی نجات پانے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پہچ لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں..... اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک..... اور اس کی اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اب تمہارے پاس جب کبھی میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے وہ نہ تو بیکے گا اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔“

اس بارے میں قرآنی آیات بہت ہیں ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور ہر حال میں اللہ ہی مددگار ہے۔

اس سلسلہ میں فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱۹ ص ۸۲ تا ۸۳ کا مطالعہ کریں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی فضیلت میں متعدد آیات ذکر کی ہیں۔

کتاب وسنت کی اتباع کرنے اور ان سے تمسک اختیار کرنے کی فضیلت

۱۰۱۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث بیان کرتے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لوگو! میں تم میں ایسی چیز

دُعَا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَحْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (النور: ۵۱-۵۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ وَاتَّبَعُوهُ لَعَلَّكُمْ تُهْتَدُونَ﴾ (الاعراف: ۱۵۷-۱۵۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ بَيِّنَاتٍ لِّكُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ﴾ (النحل: ۸۹)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هَٰذَا هَدًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ﴾ (طہ: ۱۲۳)

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَلَكِنْ نَكْتِفِي بِذَلِكَ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

وَأَنْظُرِ الْفَتَاوَى لِشَيْخِ الْإِسْلَام ۸۲/۱۹-۸۳ فَقَدْ ذَكَرَ عِدَّةُ آيَاتٍ فِي فَضْلِ اتِّبَاعِ الرَّسُولِ ﷺ

فَضْلُ اتِّبَاعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالتَّمَسُّكِ بِهِمَا

(۱۰۱۴) حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ

اعتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابُ اللَّهِ وَ
مُسْنَدُ نَبِيِّهِ ﷺ))
چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی بھی
گمراہ نہیں ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔“

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۱/ ۹۳۔ (یہ روایت حسن ہے۔)]

(۱۰۱۵) حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَ عُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ۔ الْحَدِيثُ وَفِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا۔۔۔ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ! فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ)) فَحَسَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ: ((وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرُّكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُّكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكُرُّكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔۔)) الْحَدِيثُ

۱۰۱۵۔ یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے حدیث بیان کی اس میں یہ بات بھی تھی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے..... پھر آپ نے فرمایا: ”اما بعد! لوگو! سنو میں ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کی طرف سے بلاوا آجائے تو میں اس کا جواب دوں (یعنی مجھے موت آجائے اور میں اس کے پاس چلا جاؤں)۔ اور میں (عظمت یا عمل کی بناء پر) تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک تو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو“ آپ نے اللہ کی کتاب پر (عمل کرنے کی) ترغیب دی۔ پھر فرمایا: ”اور میرے اہل بیت کا خیال رکھنا میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں“ (یعنی اس سے ڈراتا ہوں) میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث شریف میں اللہ کی کتاب سے تمسک کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی ہے اور حدیث میں مذکور اہل بیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے وہ اہل بیت ہیں جو دین پر قائم ہوں اور آپ کی حدیث و سنت سے تمسک اختیار کریں۔ خاص طور پر کتاب و سنت سے تمسک کرنے والے وہ نیک علماء جنہوں نے امت کی کتاب و سنت کی روشنی میں رہنمائی کی اور ان کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا کیونکہ دین و شریعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام و فرامین کا نام ہے۔ اہل بیت کے اقوال و افعال صرف اسی صورت میں حجت و دلیل ہیں جب یہ کتاب و سنت کے مطابق و موافق ہوں ورنہ محض ان کے اقوال و افعال دلیل نہیں۔ جیسا کہ بعض غالی حضرات کا عقیدہ و نظریہ ہے۔

اسی لیے دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ دلیل صرف اور صرف کتاب و سنت ہیں۔ جیسا کہ موطا امام مالک

میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دو چیزوں کو پکڑے رکھو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے نبی کی سنت۔“ (موطا امام مالک۔ کتاب القدر۔ باب النہی عن القول بالقدر۔ حاکم اور ابن حزم نے اسے صحیح کہا ہے))

مِنْ فَضْلِ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ ((كِتَابُ اللَّهِ))

۱۰۱۶۔ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَبَشِرُوا أَوْ أَبْشِرُوا، أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بَيْدُ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا))۔

۱۰۱۷۔ ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ فرمایا: ”خوش ہو جاؤ۔ خوش ہو جاؤ۔ کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا جی ہاں۔ (ہم گواہی دیتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں اور دوسری تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ اس لیے کہ تم اس کے (مضبوطی سے پکڑنے کے) بعد کبھی گمراہ اور ہلاک نہیں ہو گے۔“

تخریج: [المنتخب للإمام عبد بن حمید حدیث۔ ۲۸۲۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعَمَلِ عَلَى السُّنَّةِ

۱۰۱۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِي فَقَدْ أَفْلَحَ وَمَنْ كَانَتْ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَقَدْ هَلَكَ))۔

۱۰۱۸۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر کام کے لیے شدت ہے اور ہر شدت کے لیے رکنا ہے۔ پس جس کا رکنا میری سنت کی وجہ سے ہوا (یعنی ہر چیز پر سنت کو ترجیح دی) تو اس نے فلاح پائی اور جس نے میری سنت کے علاوہ اور راہ اختیار کی تو وہ ہلاک ہوا۔“

تخریج: [مسند أحمد۔ ۲/۲۱۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام دستوروں، رسم و رواج اور اقوال و ارشادات کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی سنت کی راہ اختیار کرنا کامیابی و کامرانی کی راہ ہے۔ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر دیگر دستوروں اور نظاموں کو اپنانا اور اختیار کرنا ہلاکت و گمراہی کی راہ ہے۔

سنتِ رسول کو مضبوطی سے پکڑنے اور سلف صالحین کا منہج

اختیار کرنے کی فضیلت

۱۰۱۸۔ عبدالرحمن بن عمرو سلمیٰ اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں: ہم عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور یہ وہی ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ”ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو تمہاری سواری کے لیے کچھ بھی نہیں پاتا۔“ پس ہم نے ان کو سلام کیا اور کہا: ہم آپ کی ملاقات و عیادت اور (آپ سے) علم سیکھنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں تو عریاض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایسا مؤثر وعظ فرمایا کہ جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل (اللہ کے ڈر سے) کاچنے لگے۔ تو ایک کہنے والے نے کہا اللہ کے رسول! گویا کہ یہ وعظ ایک الوداع کرنے والے کا وعظ ہے۔ پس آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ چشمی غلام ہی کیوں نہ ہو پس جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم میری اور خلفاء راشدین ہدایت یافتہ کی سنت کو تھامے رکھنا سنت کو مضبوطی سے پکڑو اور سنت پر سختی کے ساتھ کوشاں رہو اور خود کو نئے کاموں سے بچاؤ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ہے کہ (ایک آدمی نے کہا) آپ ہمیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں تم کو ایک ایسی روشن چیز پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں میرے بعد اس سے اعراض ہلاک ہونے والا ہی کرے گا۔ پس

مِنْ فَضْلِ الْإِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَاتِّبَاعِ

نَهْجِ السَّلَفِ الصَّالِحِ

(۱۰۱۸) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو السَّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: أَتَيْنَا الْعُرْيَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَاوِيَيْنِ وَعَانِدَيْنِ وَمُعْتَبِسَيْنِ فَقَالَ الْعُرْيَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ سَكَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعٍ لِمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبِشًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمُهَدِّدِينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)).

وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ بَعْدُ: لِمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ قَالَ: ((تَرَكُّكُمْ عَلَى الْبَيِّضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارِهَا لَا يَرْبُغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسِيرَى اخْتِلَافًا)).

الْحَدِيثُ۔ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا.....“ آگے حدیث سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ أول كتاب السنة۔ باب فی لزوم السنة۔ و سنن ابن ماجه۔ كتاب السنة۔ باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اہمیت اور اس کا مقام واضح ہوتا ہے کہ آپ نے الوداعی نصیحت اس کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس سے چمٹے رہنے کے متعلق فرمائی، اور سنت کے مقابلہ میں بدعات و نئے امور سے اجتناب کی تلقین فرمائی، اور ان کو گمراہی کی راہ اور جہنم کا سبب و ذریعہ قرار دیا۔ یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت و خلفائے راشدین کی سنت ایک چیز ہے جیسا کہ ((تَمَسَّكُوا بِهَا وَ عَصُوا عَلَيْهَا)) کی ضمیر سے واضح ہے کہ ضمیر مفرد لا کر سنت کے ایک ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ اگر رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کی دو سنتیں علیحدہ علیحدہ مراد ہوتیں تو۔ ((تَمَسَّكُوا بِهَما وَ عَصُوا عَلَيْهِمَا)) کے الفاظ ہوتے، اور ضمیر ثنوی سے ان دونوں کی طرف اشارہ ہوتا، کہ ان دونوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔

۱۰۱۹۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گئے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی کہ گواہی دینے سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم سے پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی۔“

(١٠١٩) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((غَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)).

ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو گواہی اور عہد (کے الفاظ زبان پر لانے) کی وجہ سے ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تھے۔

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَآ عَلَى
الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارُ-

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب فضائل أصحاب النبی و من صحب النبی]

تشریح : رسول اللہ ﷺ نے تین زمانوں (صحابہ - تابعین اور تبع تابعین) کے خیر و رشد پر ہونے کا بیان فرمایا ہے ان تین زمانوں کے لوگ صرف اور صرف کتاب و سنت پر عمل کرتے تھے ان میں یہ - حنفی - شافعی - حنبلی - مالکی - وہابی - چشتی - صابری - بریلوی - دیوبندی وغیرہ نسبتیں نہیں تھیں۔ سب لوگ قرآن و حدیث پر عمل کرتے تھے اور انہی کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”اعلام الموقعین“ اور علامہ ابن عبد البر نے اپنی کتاب ”جامع بیان العلم وفضلہ“ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”حجۃ اللہ البالغہ“ کی ساتویں بحث میں اس کی صراحت کی ہے۔ پھر فرمایا کہ ان تین زمانوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کو اپنے دماغ اور اپنی زبان پر کنٹرول نہیں ہوگا جھوٹی گواہی دینے

اور جھوٹی قسم کھانے میں وہ ایسے بے باک ہوں گے کہ فی الفور ہی یہ چیزیں ان کی زبانوں پر آ جایا کریں گی موجودہ دور میں مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

۱۰۲۰۔ ابو عامر ہوزنی کہتے ہیں، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ، ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے تو فرمایا۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”خبردار۔ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت بہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں بہتر (۷۴) جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا اور وہ جماعت ہے (کتاب و سنت پر عمل کرنے والی)۔“

(۱۰۲۰) عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةُ سَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ)).

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنۃ، باب شرح السنۃ۔ (یہ روایت شواہد کی بناء پر صحیح ہے)]

فَضْلُ طَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ
نبی ﷺ کی اطاعت اور آپ کی سنت کی اتباع کی فضیلت۔

۱۰۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا۔“

(۱۰۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي لَقِيَ النَّارَ)).

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ]
۱۰۲۲۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے مقرر کیے ہوئے (امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور

(۱۰۲۲) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي لَقِيَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَانِي لَقِيَ النَّارَ)) قَالُوا: وَمَنْ عَصَانِي لَقِيَ النَّارَ؟ قَالَ: ((مَنْ أَطَاعَنِي لَقِيَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَانِي لَقِيَ النَّارَ)).

جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأحکام۔ باب قول الله تعالى۔ أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولى الأمر منكم]

۱۰۲۳۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری اور جس دعوت کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آئے اور کہنے اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تمہیں ڈرانے والا ہوں پس بچاؤ کی کوئی صورت کرو پس اس قوم کے ایک گروہ نے بات مان لی اور رات کے شروع میں ہی بھاگ نکلے اور حفاظت کی جگہ چلے گئے تو وہ نجات پا گئے، لیکن ان کی ایک جماعت نے جھٹلایا اور اپنی جگہ پر ہی موجود رہے پھر صبح ہی دشمن کے لشکر نے انہیں آلیا۔ تو انہیں ہلاک کیا اور ان کو برباد کیا پس یہ مثال ہے اس کی جو میری اطاعت کریں اور میری لائی ہوئی دعوت کی پیروی کریں اور اس کی مثال جو میری نافرمانی کریں اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلائیں۔“

(۱۰۲۳) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ فَالِنِّجَاءَ فَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَفَجَّوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَنَحَهُمْ فَلَدَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ)).

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة۔ باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ]

کتاب وسنت پر جمع ہو جانے والی جماعت کی فضیلت

وَمِنْ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ ((الْإِجْتِمَاعُ

عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ))

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے مگر سوائے ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس لیے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیت سے رہبری کی اور اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ» (ہود: ۱۱۸، ۱۱۹) وَقَالَ تَعَالَى «فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ» وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

(البقرة: ۲۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یہ کہ یہ (دین) میرا راستہ ہے جو مستقیم

وَقَالَ تَعَالَى «وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا

ہے پس اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ (راہیں) تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ نے تاکید کر دیا ہے تاکہ تم پر ہیزار گاری اختیار کرو۔“

۱۰۲۴۔ عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں سمجھانے کے لیے ایک سیدھا) خط کھینچا اور فرمایا: ”یہ اللہ کا راستہ ہے“ پھر آپ نے اس کے دائیں اور بائیں (جانب) کچھ خط کھینچے تو فرمایا: ”یہ (شیطان کے) راستے ہیں اور ہر راہ (کے کنارے) پر شیطان ہے جو (لوگوں کو) ان کی جانب بلاتا ہے۔ پھر آپ نے تلاوت کی“ اور میری یہ راہ سیدھی راہ ہے پس تم اس کی اتباع کرو۔“

تخریج : [مسند طرابلسی۔ ۲۴۴۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۰۲۵۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین خصائل و عادات ایسی ہیں کہ کسی مسلمان کا دل کبھی بھی ان سے بغض و نفرت نہیں کرتا (بلکہ ان سے محبت کرتا ہے) (۱) اللہ کے لیے عمل میں اخلاص (۲) (شرعی) حکام کی خیر خواہی (۳) جماعت کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ جماعت ہی تمام مسلمانوں کو ایک دعوت پر جمع رکھتی ہے۔.....“ آخر حدیث تک

تخریج : [مسند أحمد۔ ۵/ ۱۸۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

(۱۰۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَامِي فَيُكْمُ فَقَالَ: ((أَكْرَمُوا أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكُذِبُ حَتَّى يَخْلِفَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ وَ يَشْهَدُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ فَمَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ

جماعت کو لازم پکڑنے کی فضیلت

۱۰۲۶۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جابیہ نامی مقام پر خطبہ دیا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ہمیں خطبہ دیا جیسے میں تمہیں خطبہ دے رہا ہوں اس میں آپ نے فرمایا: ”میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرنا“ پھر ان کے بعد آنے والوں (تابعین) کی، پھر ان کے بعد آنے والوں (تابعین) کی پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی مطالبہ و ضرورت کے بغیر قسم اٹھائے گا اور گواہی دے گا۔ پس جو شخص جنت کے درمیان میں

جگہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے۔ کیونکہ اکیلا تو شیطان کا ساتھی ہے اور شیطان دو سے بہت دور ہوتا ہے اور مرد کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہا ہو تو تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ اور جس کو نیکی کا کام اچھا لگے اور برائی سے نفرت ہو تو وہ مومن ہے۔“

تخریج : [مسند طرابلسی ۳۱۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب الشهادات۔ باب کراهية الشهادة لمن لم يستشهد۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۰۲۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تمہارے لیے تین چیزیں پسند کرتا ہے اور تین چیزیں ناپسند کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ کی تمہارے لیے پسندیدہ چیزیں یہ ہیں۔ (۱) اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ (۲) اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو۔ ۳۔ اور تم تفرق و اختلاف نہ کرو۔ اور اللہ کی تمہارے لیے ناپسند چیزیں یہ ہیں (۱) قیل و قال۔ (کہا گیا اور اس نے کہا یعنی بغیر تحقیق کے سنی سنائی اور بے سرو پا باتیں کرنا) (۲) کثرت سوال (۳) مال کا ضیاع۔“

الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِنْسَانِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ تَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَنْ سَرَّهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

(۱۰۲۷) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ يُرْضِي لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَ يَكْرَهُ لَكُمْ قِيلٌ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأفضیة۔ باب النهی عن كثرة المسائل من غیر حاجة]

سفر میں جماعت کی فضیلت

۱۰۲۸۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک سوار (اکیلا سفر کرنے والا) شیطان ہے دو سوار (دو سفر کرنے والے) دو شیطان ہیں جبکہ تین مسافر قافلہ (یعنی جماعت) ہیں۔“

فَضْلُ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ
(۱۰۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّائِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّائِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب فی الرجل یسافر وحده۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : مذکورہ احادیث مبارکہ میں کتاب و سنت پر عمل کرنے اور صرف ان سے تمسک (چھٹے رہنے) کی تلقین کی گئی ہے اور حاملین کتاب و سنت اور قرآن و حدیث پر قائم رہنے والی جماعت سے التزام رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے اور ان سے دور رہنے کو شیطان و ہلاکت کی راہ بتائی گئی ہے۔ لہذا جماعت حقہ صرف وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ و نقش قدم پر ہو وہ قلیل ہوں یا زیادہ۔ کیونکہ معیار قلت و کثرت نہیں بلکہ معیار صرف اور صرف حق ہے۔ جیسے ابراہیم

علیہ السلام اکیلے تھے باپ مخالف، برادری اور تمام علاقہ مخالف، لیکن چونکہ وہ حق پر تھے، تو اللہ تعالیٰ نے اکیلے ابراہیم علیہ السلام کو امت قرار دیا۔ فرمایا۔

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً﴾ (النحل: ۱۲۰) ”یشک ابراہیم پیشوا تھے۔“

اور قرآن میں مختلف مقامات پر قلت کی تعریف اور کثرت کی مذمت کی گئی ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ اکثریت ہمیشہ ہدایت اور حق و سچ کی راہ سے بے علم اور جاہل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن بہت سے آدمی علم نہیں رکھتے۔ (یونس: ۵۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اللہ اپنے ارادے پر غالب ہے، لیکن اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں۔“ (یوسف: ۲۱) اس مفہوم کی دیگر آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(الأنعام: ۱۱۲، ۳۷) (الأعراف: ۱۸۷) (یوسف: ۶۸، ۴۰) (النحل: ۷۵، ۳۸) (الأنبياء: ۲۴) (النمل: ۶۱)

(القصص: ۲۳، ۵۷) (الروم: ۳۰، ۶) (لقمان: ۲۵) (سبا: ۳۶، ۱۸) (الزمر: ۲۹) (المومن: ۵۷)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔“ دیکھئے۔ (البقرة: ۲۴۳) (یونس: ۶۰) (یوسف: ۳۸)

(النمل: ۷۳) (المؤمن: ۶۱)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اکثر لوگ بے ایمان ہیں۔“ (ہود: ۱۷) (یوسف: ۱۰۳) (الرعد: ۱) (الشعراء:

۱۰۳، ۱۲۱، ۱۳۹، ۱۵۸، ۱۷۴، ۱۹۰) (المومن: ۵۹)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اکثر لوگ کافر ہیں۔“ (الفرقان: ۵۰) (بنی اسرائیل: ۸۹)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اکثر لوگ مشرک ہیں۔“ (یوسف: ۱۰۶) (الروم: ۴۲)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اکثر لوگ بے وقوف ہیں۔“ (المائدة: ۱۰۳) (العنکبوت: ۶۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اکثر لوگ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔“ (المومنون: ۷۰) (الزخرف: ۷۸)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اکثر لوگ توفاسق ہیں۔“ (التوبة: ۸)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہاں اکثر لوگ یقیناً اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔“ (الروم: ۸)

اور قرآن مجید میں یہ حقیقت بھی واضح کر دی گئی ہے کہ گمراہ اکثریت کے مقابلہ میں اہل حق و صداقت ہمیشہ اقلیت میں ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم لوگ بہت کم فصیح و عبرت حاصل کرتے ہو۔“ (دیکھئے۔) (الأعراف: ۳)

(النمل: ۶۲) (المؤمن: ۵۸) (الحاقة: ۴۲)

جیسا کہ فرمایا: ”میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔“ (سبا: ۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان میں سے زیادہ لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ دیکھئے۔ (البقرة: ۱۰۰) (الحاقة: ۴۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پالیتی

ہیں۔“ (البقرة: ۲۳۹)

لہذا یہ بات واضح ہوگئی کہ حق و باطل کا معیار دلائل و براہین ہیں، لوگوں کی اکثریت نہیں۔ یعنی ایسا نہیں کہ جس عقیدہ و نظریہ اور عمل کو اکثریت اختیار کرے وہ حق ہے اور اس کو اختیار نہ کرنے والی اقلیت باطل پر ہو۔ آج بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کہ دنیا میں اہل کفر و شرک زیادہ ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے، اگر ان کے ساتھ یہودی، مجوسی، طحہ، کیوسٹ، بے دین وغیرہ شامل کر لیے جائیں تو ان کی تعداد دعویٰ ایمان رکھنے والوں سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں شرک و بدعت والے زیادہ ہیں۔ اہل توحید و سنت کم ہیں پھر ان میں اہل فسق و فجور اور اہل فساد زیادہ ہیں اور اہل خیر و صلاح اور اہل اصلاح کم ہیں یعنی نماز پڑھنے والے، حلال کھانے والے، وعدہ شکنی اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والے، ظلم و زیادتی سے بچنے والے کم ہیں اور بے نماز، جھوٹ بولنے اور وعدہ شکنی کرنے والے، حرام کھانے اور ظلم و زیادتی کرنے والے زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے کم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے باغی اور طاغوت کی راہ اختیار کرنے والے زیادہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی شکل و صورت اختیار کرنے والے کم ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی شکل و صورت کی بجائے اللہ تعالیٰ کے باغیوں اور دشمنوں کی شکل و صورت کو پسند کرنے والے زیادہ ہیں۔ الغرض جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے، اچھائی کے علمبردار اقلیت میں ہوں گے اور اس کے مقابلہ میں شرک کے علمبردار اکثریت میں ہوں گے لہذا اس قرآنی حقیقت کی رو سے یہ عین ممکن ہے کہ اہل حق تعداد کے لحاظ سے اقلیت میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ میں بلند۔ اور اہل باطل اکثریت میں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسند۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا“ باقی سب جہنمی۔ اور اس جنتی فرقے کی نشانی آپ نے یہ بیان فرمائی: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)) ”وہ میرے اور صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب شرح السنۃ۔ حدیث ۴۵۹۶)

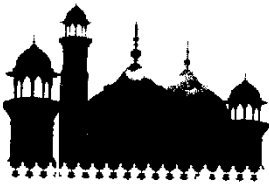
قرآن کے بیان کردہ اس اصول سے جمہوریت کی نفی ہو جاتی ہے اس لیے کہ جمہوریت سے مراد اکثریت کی رائے اور ان کی خواہشات ہیں اور اکثریت گمراہوں کی ہے، تو ان کے پیچھے چلنے والے گمراہ ہی ہوں گے ہدایت یافتہ تو نہ ہوں گے۔ لیکن افسوس! اس واضح قرآنی اصول کے باوجود کئی مسلمان ملکوں نے اس جمہوریت کو سینے سے لگایا ہوا ہے، پھر اس پر مستزاد یہ کہ اس کو جائز باور کرانے کے لیے اپنے مزعومہ دلائل پیش کرتے ہیں، جو سراسر بے دلیل و بے سند ہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا۔

العیاذ باللہ۔



باب نمبر 14



کتاب الذکر والدعاء
ذکر ودعا کا بیان

صفحہ نمبر 621 تا 689

فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُوا﴾ (البقرة: ۱۵۲)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس تم میرا ذکر کرو؛ میں تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری نہ کرو۔“
 وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَ قُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ﴾ (آل عمران: ۱۹۱)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو اللہ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تین حالتیں بیان کی ہیں۔ عام طور پر انسان ان میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا کہ اس کے بندے ہر وقت اور ہر حالت و کیفیت میں اس کی یاد میں مشغول و مصروف رہتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔“ (جامع الترمذی۔ کتاب

الدعوات عن رسول الله ﷺ۔ باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة۔ رقم الحديث : ۳۳۸۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد: ۲۸)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ ایمان لائے، ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب) کے لیے اللہ نے (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾ (الأحزاب: ۴۱-۴۳)
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومنو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح و شام اس کی پاکیزگی بیان کرو وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے۔ اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعة: ۱۰)
 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

ذکر کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔“

۱۰۲۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں پس جب وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک باشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید والرد علی الجہمیۃ۔ باب ما یذکر فی الذات والنعت

و اسامی اللہ]

۱۰۳۰۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔“

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ))۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل ذکر اللہ]

اللہ کا ذکر شیطان سے بچنے کا ذریعہ اور بہت ہی مضبوط

قلعہ ہے

۱۰۳۱۔ زید بن سلام بیان کرتے ہیں کہ ابو سلام رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً اللہ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی ان باتوں پر عمل کریں۔ یا تو آپ ان کو حکم کریں یا میں (اللہ) ان کو حکم کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ اللَّهِ حِرْزٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ

هُوَ الْحِصْنُ الْحَصِينُ

(۱۰۳۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسٍ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا، فَلَمَّا أَنْ

جی علیہ السلام نے خیال کیا کہ اگر تو نے براہ راست بیان کیا تو خطرہ ہے کہ میں دھنسا دیا جاؤں یا عذاب دیا جاؤں۔ پس انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا مسجد بھر گئی اور لوگ اونچی جگہوں پر بھی بیٹھ گئے تو انہوں نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر خود بھی عمل کروں اور تمہیں بھی حکم کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو۔ ان میں پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ کرو۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے ایک غلام خریدا تو اس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کاروبار ہے پس آپ کام کریں اور اس کام کی آمدن مجھے دیں پس وہ کام کرتا ہے لیکن آمدن اپنے مالک کی بجائے کسی دوسرے کو دیتا ہے تو تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ (تو اللہ ایسے بندے کو کیسے پسند کرے)

(۲) اور بے شک اللہ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے پس جب تم نماز پڑھو تو ادھر ادھر مت دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اپنے بندے کے چہرے کے سامنے رکھتا ہے۔ جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔

(۳) اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں پس بے شک روزہ رکھنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے لوگوں کی ایک جماعت میں کسی کے پاس کستوری کی تھیلی ہو اور پوری جماعت اس خوشبو سے معطر اور خوش کن ہو۔ بے شک روزے دار (کے منہ) کی خوشبو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ ہے۔

(۴) اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں بے شک صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے کسی آدمی کو دشمن نے قید کر لیا ہو۔ اور وہ اسے جکڑ کر قتل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ آپ میرا سارا مال لے لیں لیکن مجھے قتل نہ کریں اس طرح وہ اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے۔

تَأْمُرُهُمْ وَإِمَّا أَنَا أَمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَىٰ إِنَّ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَامَتِلَا الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بَيْنَهُنَّ وَأَمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بَيْنَهُنَّ: أَوَّلُهُنَّ: أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلٌ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِدَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ: هَذِهِ ذَارِي وَ هَذَا عَمَلِي فَأَعْمَلْ وَأَذِ إِلَىٰ لِي كَمَا يَنْعَمُ وَيُؤَدِّي إِلَيَّ غَيْرَ سَيِّدِهِ، فَأَيُّكُمْ يَرْضَىٰ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ؟ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَكُمْ يَلْتَفِتُ وَأَمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنْ رِيحُ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوُّ فَأَوْقَعُوا يَدَهُ إِلَىٰ عُنُقِهِ وَ قَدْ مَوَهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ ، فَقَالَ أَنَا أَقْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَقَدَىٰ نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمُرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ، فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّىٰ إِذَا أَتَىٰ عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأُحْزَرَ

(۵) اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کیا کرو۔ کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہو اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمنوں سے بچا لے اسی طرح آدمی اپنے آپ کو (اپنے دشمن) شیطان سے صرف اللہ کے ذکر کے ذریعہ بچا سکتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہیں ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے۔ سب و اطاعت، جہاد، ہجرت اور جماعت کا لزوم۔ پس جس نے جماعت کو بلاشت بھر چھوڑا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی (وہ اسلام سے نکل گیا) یہاں تک کہ وہ واپس جماعت کی طرف لوٹ آئے اور جس نے جاہلیت کا دعویٰ اور پکار کی (جاہلیت والے نام پسند کیے) وہ جہنم کی جماعت میں سے ہے۔“ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! اگرچہ نماز ادا کرے اور روزہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: ”اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ پس تم انہی ناموں کے ساتھ پکارو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں مسلمین، مومنین اور عباد اللہ۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الأمثال عن رسول الله۔ باب ماجاء (فی) مثل الصلاة والصيام والصدقة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۰۳۲۔ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! اسلام کے احکام تو میرے لیے بہت ہیں آپ مجھے ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے“ (یعنی تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے)

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل الذکر۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

تہائی میں اللہ کو یاد کرنے والے کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ حَالِيًّا

۱۰۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سات طرح کے آدمی ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے

نَفْسُهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْزِرُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَأَنَا أَمُرُّكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ، وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُنَا جَهَنَّمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ؟ قَالَ: ((وَأِنْ صَلَّى وَصَامَ فَأَدْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ))

(۱۰۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ شَرَّاعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهَ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ))

(۱۰۳۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((سَبْعَةٌ يَظْلَهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ))

سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا“ انصاف کرنے والا حکمران.....“ اس حدیث کے آخر میں ہے: ”وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا، اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے) آنسو رواں ہو گئے۔“

ظِلُّهُ، إِمَامٌ عَادِلٌ.....)) الْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ: ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوة۔ باب فضل إخفاء الصدقة]

ذکر کی فضیلت میں ایک ضعیف حدیث

۱۰۳۴۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں جو تمہارے مالک کے ہاں سب اعمال سے بہتر اور پسندیدہ ہے اور تمہارے درجوں میں سب سے زیادہ اضافہ کرنے والا اور تمہارے لیے اللہ کی راہ میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے مقابلہ کرو اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟“ صحابہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”اللہ کا ذکر کرنا۔“

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا“ اور اس میں زائد بات یہ ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز نہیں۔

حَدِيثٌ مَعْلُومٌ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

(۱۰۳۴) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُبَيِّنُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَ خَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَمَنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَضَرْبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوا: وَمَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((ذِكْرُ اللَّهِ))

و فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى)) وَ زَادَ: فَقَالَ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ ﷺ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ۔

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ کتاب الأدب۔ باب فضل الذکر۔ و جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب خیر الأعمال۔ حدیث معلول ہے۔ دیکھیے العلل لابن ابی حاتم ۱۸۱/۳]

ذکر کرنے والا جب تک ذکر کرتا رہے حفاظت و نگرانی

کے لحاظ سے اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۰۳۵۔ اسماعیل بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یرمہ بنت خشاش مزنیہ نے بیان کیا کہ ہم کو ام ورداء رضی اللہ عنہا کے گھر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ

مَعِيَّةُ اللَّهِ لِلذَّاكِرِ بِالْحِفْظِ

وَالْغَلَاةَ زَمَانَ ذِكْرِهِ

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَرِيمَةَ ابْنَةِ الْخَشَّاشِ الْمُزْنِيَّةِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَ نَحْنُ فِي

نے اپنے رب سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کرتے رہیں۔“

بَيِّنْ هَذِهِ يَعْني أَمَّ الدُّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتُرُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ ((أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَ تَحَرَّكَتْ بِئِي شَفَاتُهُ))

تخریج: [مسند أحمد- ۵۴۰/۲۔ روایت صحیح ہے۔]

ہمیشہ ذکر کرنے اور آخرت کے امور میں غور و فکر کرنے کی

فَضْلُ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالتَّفَكُّرِ فِي

فضیلت

أُمُورِ الْآخِرَةِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو اللہ کا ذکر کھڑے بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔ اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک ہے پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(آل عمران: ۱۹۱)

۱۰۳۶۔ رسول اللہ ﷺ کے کاتب حظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا حظلہ کیسے ہو؟ میں نے کہا کہ حظلہ تو منافق ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں آپ: ارے سامنے جنت اور جہنم کا تذکرہ ایسے کرتے ہیں گویا کہ ہم (جنت و جہنم کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں! لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی باتوں سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں۔ تو میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے کہا اللہ کے رسول! حظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیسے؟“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے پاس

(۱۰۳۶) عَنْ حُظَلَّةِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: وَكَانَ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا حُظَلَّةُ! قَالَ: قُلْتُ: نَافَقٌ حُظَلَّةُ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى نَكُنَّا رَأْيِي عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَاكِسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلِ اللَّهُ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: نَافَقٌ حُظَلَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَمَا ذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ

تَكُونُ عِنْدَكَ تَذَكُّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى نَحْكَا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَذَوُّنَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَ فِي الذِّكْرِ لَصَالَحَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَ فِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَظَلَّةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ہوتے ہیں اور آپ ہمارے سامنے جنت و جہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ کی مجلس سے نکل آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حالت و کیفیت میں رہو جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو اور ہر وقت اللہ کی یاد میں رہو تو فرشتے تمہارے بستر پر اور راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن اے حظلہ! وقت و وقت کی بات ہے۔“ تین مرتبہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی (یعنی ہر وقت انسان کی ایک ہی کیفیت نہیں رہتی بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے)

ایک روایت میں ہے کہ میں (آپ کی مجلس سے نکل کر) بچوں سے ہنستا ہوں اور بیوی سے کھیلتا ہوں۔

وَ فِي رِوَايَةٍ فَصَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَا عَبْتُ الْمَرْأَةَ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب فضل دوام الذکر]

اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ((وَالَّذَايَرَيْنَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالَّذَايَرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)) (الأحزاب: ۵۳)

۱۰۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے میں چل رہے تھے جب آپ جمدان نامی پہاڑ پر چڑھے تو فرمایا: ”اس جمدان کی سیر کرو مفردون سبقت لے گئے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔“

(۱۰۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ)) قَالُوا: وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الَّذَايَرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالَّذَايَرَاتِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب الحث علی ذکر اللہ]

اللہ کے ذکر کی مزید فضیلت

۱۰۳۸۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی اس ادا پر خوش ہوتا ہے کہ وہ کھانا کھائے یا پانی پئے تو اس پر اللہ کی حمد (تعریف) کرے۔“

مِنْ فَضَائِلِ الذِّكْرِ أَيْضًا

(۱۰۳۸) حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب حمد اللہ بعد الأكل والشرب]

اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے اور ذکر کرنے کی فضیلت

۱۰۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ایسی جماعت کو پاتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مصروف ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو پکارتے ہوئے کہتے ہیں کہ ادھر آؤ یہاں تمہاری مطلوبہ چیز ہے۔ پس وہ ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ مجلس کے اختتام پر اللہ کے پاس جاتے ہیں تو) ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تیری تحمید و تمجید کر رہے تھے۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ (فرشتے) کہتے ہیں اللہ کی قسم! انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو وہ آپ کی اس سے بھی زیادہ عبادت کریں گے اور اس سے بھی زیادہ تیری بزرگی اور پاکیزگی بیان کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کیا مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) جواب دیتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ (فرشتے) عرض

فَضْلُ الذِّكْرِ وَمَجَالَسَةِ الدَّاكِرِينَ

(۱۰۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتِكُمْ، قَالَ فَيَحْفَظُونَهُمْ بِأَجْنَحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ - وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُتَمَجِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكُنَّا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَ أَكْفَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَقُولُ: وَ هَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا لَكُنَّا أَشَدَّ عَلَيْهَا

کرتے ہیں کہ نہیں! اللہ کی قسم اے رب! انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (فرشتے) کہتے ہیں۔ کہ اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اس کے لیے ان کی حرص و طلب اور زیادہ شدید ہو جائے اور اس میں ان کی رغبت اور زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ پوچھتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں: نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ آپ نے فرمایا: (فرشتے) عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے کہیں زیادہ دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں۔ آپ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: پس میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ آپ نے فرمایا: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں موجود فلاں آدمی ان میں سے نہیں تھا۔ وہ تو اپنے کام کے لیے آیا تھا۔ (پھر وہ مجلس ذکر میں بیٹھ گیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہم مجلس ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہوتا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الذکر والدعاء۔ باب فضل مجالس الذکر]

ذکر کی مجالس اور تلاوت قرآن کے اجتماع کا بیان

مَاجَاءَ فِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ

وَالْاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ

يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ:

أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ

۱۰۴۰۔ شعبہ رحمہ اللہ، ابو اسحاق رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں اور وہ ابو

اسحاق رحمہ اللہ ابو مسلم اغر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا

کہ میں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رحمہما کے متعلق گواہی دیتا

ہوں (کہ میں نے ان سے سنا) اور وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتے ہیں (کہ انہوں نے آپ سے سنا) کہ آپ نے فرمایا۔ ”جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت (یعنی اللہ کی خاص مدد) ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

الْخُدْرِيَّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على

الذكر]

۱۰۴۱۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے کچھ لوگوں کے ایک حلقہ پر آئے اور ان سے پوچھا آپ یہاں کیسے بیٹھے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں صرف اسی مقصد کے لیے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سے تم سے اس لیے قسم نہیں اٹھوائی کہ میں تمہیں جھوٹ بولنے والا سمجھ رہا ہوں (یاد رکھو) کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھ جیسا قرب حاصل ہوا اور پھر وہ مجھ سے کم حدیثیں بیان کرنے والا ہو رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے پر تشریف لائے تو ان سے پوچھا ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟“ انہوں نے کہا ہم بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر اور اس بات پر اس کی تعریف کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور اس کے ذریعہ سے ہم پر احسان فرمایا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! تمہیں اسی چیز نے بٹھایا ہے؟“ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! اسی وجہ سے ہم بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”خبردار! میں نے تم سے قسم اس لیے نہیں اٹھوائی کہ میں تمہیں جھوٹ سے متہم سمجھتا ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔“

(۱۰۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجَلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ. قَالَ: اللَّهُ! مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَا أَجَلَسَكُمْ؟)) قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟)) قَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ: ((أَمَّا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ))

تخریج : [مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذکر]

صبح کی نماز کے بعد طُلُوعِ آفتاب تک جائے نماز پر بیٹھنے

فَضْلُ الْجُلُوسِ فِي الْمُصَلَّى بَعْدَ

کی فضیلت

صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۱۰۴۲۔ سہاک بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن

(۱۰۴۲) عَنْ سَهَّابِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ

سمرة رضی اللہ عنہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟

لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَكُنْتُ تَجَالِسُ رَسُولَ

انہوں نے کہا کہ ہاں بہت زیادہ۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ

اللَّهُ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ

صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد طُلُوعِ آفتاب تک اسی جگہ بیٹھے رہتے

مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْغَدَاةَ

سورج نکلنے کے بعد اٹھ کر جاتے (آپ کے بیٹھنے کے دوران)

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے رہتے حتیٰ کہ قبل از اسلام کی باتیں اور

قَامَ وَ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ

واقعات بھی ذکر کرتے تو ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سن کر) مسکراتے۔

الْجَاهِلِيَّةِ فَيُضْحَكُونَ وَيَسْتَسْمُونَ۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اچھی طرح

و فِي رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ

سورج نکلنے تک اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔

فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح و فضل

المساجد]

۱۰۴۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۰۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ

فرمایا: ”جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی، پھر بیٹھ کر طُلُوعِ آفتاب

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي

تک اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت ادا کی تو اس کو ایک حج و عمرہ کا اجر و

جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ

ثواب ملے گا۔“ راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ

”کمل، کمل، کمل۔“

حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ)) ((قَالَ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: ((تَامَةً تَامَةً تَامَةً))

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الجمعة۔ باب ما ذکر مما يستحب من الجلوس في المسجد بعد

صلاة الصبح حتى تطلع الشمس۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ صحیح سنن الترمذی۔ ۵۸۶]

صبح و شام کے اذکار کی فضیلت

فَضْلُ أَذْكَارِ الصُّبْحِ وَالْمَسَاءِ وَمَا

يَتَعَلَّقُ بِهِمَا

بعد از نماز فجر طلوع آفتاب تک اور بعد از نماز عصر غروب
آفتاب تک اللہ کے ذکر کی فضیلت۔

فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ الْفَجْرِ حَتَّى
تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ
حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۰۴۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہے تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے اور اگر میں ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہیں تو (یہ ان کے ساتھ بیٹھنا) مجھے چار (غلام) آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“

(۱۰۴۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقْعَدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَأَنْ أَقْعَدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب العلم۔ باب فی القصص۔ مؤلف نے اسے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ جبکہ آسنادہ

ضعیف قتادہ عنعن]

شام وغیرہ کے وقت ”رضیت باللہ رباً۔“

پڑھنے کی فضیلت۔

فَضْلُ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا فِي الْمَسَاءِ
وَفِي غَيْرِهِ

۱۰۴۵۔ ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شام کے وقت کہا: میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اس کو راضی کرے۔“

(۱۰۴۵) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي: رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ))

تخریج: [الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى۔ (روایت حسن ہے۔)]

مطلق طور پر ”رضیت باللہ رباً“ پڑھنے کی فضیلت

((مِنْ فَضْلِ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا

و.....)) مُطْلَقًا۔

۱۰۴۶۔ ابو ہانی خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو علی جنبیؒ انہوں نے ابوسعید خدریؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کہا کہ میں اللہ کے رب ہوں، اسلام کے دین ہوں اور محمد (ﷺ) کے رسول ہوں پر راضی ہوں اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“

(۱۰۴۶) حَدَّثَنِي أَبُو هَانِي خَوْلَانِي الْخُولَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب ما أعده الله للمجاهد في الجنة من الدرجات]

۱۰۴۷۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کے رب ہوں پر اسلام کے دین ہوں پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہوں پر راضی ہو گیا اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ ابوسعید خدریؓ نے اس پر تعجب کیا اور عرض کیا اللہ کے رسول! یہ بات میرے سامنے پھر دہرائیے۔ آپ نے اسے دوبارہ ان کے سامنے بیان فرمایا پھر فرمایا: ”ایک اور نیکی ہے جس کے ذریعے سے بندے کے جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔“ ابوسعیدؓ نے پوچھا اللہ کے رسول! وہ نیکی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

(۱۰۴۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ: ((وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةً دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) قَالَ: وَمَا هِيَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).

تخریج : [مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب ما أعده الله للمجاهد في الجنة من الدرجات]

۱۰۴۸۔ عباس بن عبد المطلبؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہوں، اسلام کے دین ہوں اور محمد (ﷺ) کے رسول ہوں پر راضی ہو گیا۔“

(۱۰۴۸) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا))

تخریج : [مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من رضی باللہ رباً و بالإسلام دیناً و بمحمد ﷺ رسولاً۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الإیمان۔ باب (حدیث ذاق طعم الإیمان.....)]

تنبیہ:- اس دعاء کی یہ فضیلت پہلے اذان کے باب میں بیان ہو چکی ہے کہ جو شخص اس دعاء کو مومن سے ((أشهد أن لا إله إلا الله)) سننے وقت پڑھے گا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

شام کے وقت دعاء۔ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ

التَّامَّاتِ“ پڑھنے کی فضیلت

۱۰۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تو شام کے وقت یہ پڑھ لیتا۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو (بچھو) تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔“

تَنْبِيْهِ: وَقَدْ مَرَّ فَضْلُ قَوْلِهَا عِنْدَ سَمَاعِ الْمُؤَدِّنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

فَضْلُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ

التَّامَّاتِ ((فِي الْمَسَاءِ))

(۱۰۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَعْنِي الْبَارِحَةَ۔ قَالَ: ((أَمَّا لَوْ كَلَّمْتَ حِينَ أُمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْكَ)).

تخریج: [مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء]

کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر۔ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ

التَّامَّاتِ“ پڑھنے والے کی فضیلت۔

۱۰۵۰۔ حارث بن یعقوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یعقوب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بسر بن سعید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو آدمی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے پھر یہ کہے۔ میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

فَضْلُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ

لِمَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا

(۱۰۵۰) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ ابْنَةَ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ)).

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء]

حَدِيثَانِ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ

وَالْمَسَاءِ

(۱۰۵۱) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلُمَةٌ شَدِيدَةٌ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَذْرَكُنَاهُ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتُمْ؟)) قُلْنَا أَقْلُ شَيْئًا فَقَالَ: ((قُلْ)): قُلْنَا أَقْلُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)): قُلْنَا أَقْلُ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: ((قُلْ)): فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَقُولُ؟ قَالَ ((قُلْ)) «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَ حِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

صبح وشام کے اذکار میں دو حدیثیں

۱۰۵۱۔ عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سخت تاریک اور بارش والی رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں۔ پس ہم نے آپ کو پالیا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ میں نے (جواب میں) کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا۔ ”کہہ۔“ میں نے کچھ نہ کہا آپ نے پھر فرمایا: ”کہہ۔“ میں نے کچھ نہ کہا۔ پھر فرمایا: ”کہہ۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ”صبح وشام تین مرتبہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کہہ۔ یہ تجھے ہر چیز سے کفایت کر جائیں گی۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول إذا أصبح۔ (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

دیکھئے صحیح سنن أبی داؤد ۵۰۸۲]

۱۰۵۲۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی ہر روز صبح وشام تین مرتبہ یہ دعاء پڑھ لے اس کو زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔“

(۱۰۵۲) حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَ مَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى و سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول إذا أصبح۔ (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح سنن ابی

داؤد ۵۰۸۸]

یہ دعاء صبح وشام اور سوتے وقت پڑھنی چاہیے

دُعَاءُ يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَ

عِنْدَ النَّوْمِ

۱۰۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسے کلمات فرمائیے جنہیں میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ”یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے اور ہر چیز کے پروردگار اور مالک۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کی دعوت شرک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”تم یہ کلمات صبح وشام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔“

(۱۰۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرِّنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شَرِّكُمْ)) قَالَ: ((قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ))

تفہیم: [سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول اذا اصبح۔ (روایت صحیح ہے۔)]

یقین کے ساتھ صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ ذِكْرِ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ صَبَاحًا

وَمَسَاءً مَعَ الْيَقِيْنِ بِهِ

۱۰۵۴۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ؟ ”سید الاستغفار (تمام استغفار سے بڑھ کر) یہ ہے کہو: اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر (قائم) ہوں میں نے جو کچھ کیا، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حالت یقین میں جو شخص صبح کے وقت پڑھ لے اور شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو شخص یقین کی حالت میں شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور اسی رات فوت ہو جائے تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔“

(۱۰۵۴) حَدَّثَنِي شَدَادُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِعَمَلِيْكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ: ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ

أَهْلِ الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب أفضل الاستغفار]

لَمْ يَكُنْ يَدْعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ

رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ دعائیں ضرور پڑھتے تھے۔

الدَّعَوَاتِ صَبَاحًا وَمَسَاءً

۱۰۵۵۔ جبیر بن ابی سلیمان بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح و شام مندرجہ ذیل دعائیں ضرور پڑھتے تھے۔ ”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے۔“ اور عثمان (راوی) نے کہا: ”میرے عیبوں پر اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ۔ میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میری دائیں طرف سے میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔“

(۱۰۵۵) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ يَدْعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمِئِسُ وَ حِينَ يُصْبِحُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي)) وَقَالَ عُثْمَانُ: ((عَوْرَاتِي وَأَمِنْ رُوعَاتِي۔ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَمِنْ خَلْفِي وَ عَنْ يَمِينِي وَ عَنْ شِمَالِي وَمِنْ قُوَّتِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما يقول إذا أصبح۔ (روایت صحیح ہے۔)]

صبح و شام سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کی فضیلت

فَضْلُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً

مَرَّةً صَبَاحًا وَمَسَاءً

۱۰۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھے تو قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔“

(۱۰۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَ حِينَ يُمِئِسُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت

فَضْلُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ

بِحَمْدِهِ

۱۰۵۷۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو آدمی ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔“

(۱۰۵۷) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل سبحان الله۔ (روایت حسن ہے۔)]

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کی مزید فضیلت

مِنْ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

۱۰۵۸۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ ترازو کو بھر دیتے ہیں یا فرمایا: آسمانوں اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیتے ہیں۔ اور نماز (دنیا میں حق کی رہنمائی اور آخرت میں ہل صراط سے گزرتے وقت) نور ہے اور صدقہ برہان (دلیل) ہے (کہ ادا کرنے والا مؤمن ہے)۔ اور صبر روشنی ہے اور قرآن (عمل کرنے کی صورت میں) تیرے لیے دلیل ہے یا (عمل نہ کرنے کی صورت میں) تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک صبح اپنے کام پر نکلنے والا اور وہ اپنے نفس کا سودا کرنے والا ہے۔ پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔“

(۱۰۵۸) حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا: ((الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأَانِ)) ((أَوْ تَمْلَأُ)) مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْلُو فَبِأَيِّ نَفْسَةٍ كَفَعَتْهَا أَوْ مَوْبِقُهَا))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فضل الوضوء]

۱۰۵۹۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ مجھے اللہ کا سب سے محبوب کلام بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام ((سبحان اللہ و بحمده)) ہے۔“

(۱۰۵۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ. فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے: ”زال کیا گیا کون سا کلام افضل ہے؟“ آپ نے فرمایا۔ ”جو اللہ نے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے چنا ہے۔ (سبحان اللہ و بحمدہ)۔“

الْكَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل سبحان اللہ و بحمدہ]

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ
فضیلت

فُضِّلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

۱۰۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ”دو کلمے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں، لیکن میزان میں بھاری اور حُسن کو بہت پیارے ہیں۔ اور وہ (کلمے) ((سبحان اللہ العظیم، سبحان اللہ و بحمدہ)) ہیں۔“

(۱۰۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))

اور ایک روایت میں ہے ”((سبحان اللہ و بحمدہ، سبحان اللہ العظیم۔)) اللہ پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ اللہ پاک ہے عظمتوں والا۔“

وَ فِي رَوَايَةٍ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل سبحان اللہ و بحمدہ]

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کی فضیلت

فُضِّلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

۱۰۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی صبح و شام سو مرتبہ ((سبحان اللہ و بحمدہ)) پڑھ لے قیامت کے دن اعمال میں اس سے بڑھ کر کوئی شخص نہیں ہوگا، سوائے اس شخص کے جو اس کی طرح (سو سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ) پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔“

(۱۰۶۱) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء]

۱۰۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دن میں سو مرتبہ ((سبحان اللہ و بحمدہ)) پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے

(۱۰۶۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَبُنِيَ كَأَنَّهُ

برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

مِثْلُ زَيْدِ الْبَحْرِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التسبیح]

فَضْلُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

یعنی تسبیح و تحمید و تہلیل اور تکبیر کی فضیلت

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

((التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّهْلِيلُ

وَالْتَّكْبِيرُ))

۱۰۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) والحمد للہ (اور تمام تعریفیں ایک اللہ کے لیے ہیں) ولا الہ الا اللہ۔ (اور اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں) واللہ اکبر (اور اللہ سب سے بڑا ہے) کہنا ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔“

(۱۰۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ))

تخریج : [مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التہلیل و التسبیح والدعاء]

۱۰۶۴۔ ابوسلمی رسول اللہ ﷺ کے چرواہے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”واہ۔ واہ۔ (کیا خوب یہ پانچ چیزیں (ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے) کس قدر ترازو میں بھاری ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔“

(۱۰۶۴) حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَخْ بَخْ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ لِحَمْسٍ - مَا أَثْقَلُهُنَّ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَكَّى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيُحْتَسِبُ))

اور کسی مسلمان آدمی کا فوت شدہ نیک لڑکا جس پر وہ صبر کرے۔“

تخریج : [صحیح ابن حبان۔ ۲۳۶۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۰۶۵۔ مصعب بن سعد اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھے ایسی بات سکھائیں جو میں کہتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کہا کر۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ

(۱۰۶۵) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلَامًا أَقُولُهُ قَالَ: ((قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ

ایکلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اس کی کبریائی ہے۔ سب سے زیادہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ کے لیے پاکیزگی ہے جو جہانوں کا رب ہے۔ گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے حاصل ہوتی ہے جو غالب حکمتوں والا ہے۔“ اس نے کہا یہ سب باتیں تو میرے رب کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہا کر۔ اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت سے نواز اور مجھے رزق دے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء]

تسبیح و تحمید و تہلیل اور تکبیر کی مزید فضیلت

مِنْ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ
وَالْتَهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ أَيْضًا

۱۰۶۶۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کو چار کلمے نہایت محبوب ہیں۔ سبحان اللہ۔ والحمد للہ۔ ولا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ ان کلمات میں سے جس کو بھی تو پہلے پڑھ لے تجھے کوئی نقصان نہیں (فرمایا): ”اپنے غلام کا نام یار (آسانی) اور رہا (نفع) اور حج (کامیاب) نہ رکھ کیونکہ جب تو اس کے متعلق کسی سے پوچھے گا کہ کیا وہ (یار رہا یا حج) یہاں ہے؟ اور وہ نہ ہوا تو تجھے جواب ملے گا کہ نہیں۔“

(۱۰۶۶) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بَابِيَهِنَّ بَدَأَتْ وَلَا تَسْمِيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَحِيحًا، وَلَا أَلْفَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَتَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُونُ، فَيَقُولُ: لَا))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الآداب۔ باب کراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه]

۱۰۶۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعض صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا اللہ کے رسول! مال دار لوگ ہی زیادہ اجر لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھ لیتے ہیں اور ہماری طرح روزے بھی رکھ لیتے ہیں اور ہم سے زیادہ یہ کام کرتے ہیں کہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ اور یوں ہم سے اجر و ثواب میں بڑھ جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ”کیا اللہ نے آپ کے لیے

(۱۰۶۷) حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ ((أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي. وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: ((أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ

ایسی چیزیں نہیں بنائیں کہ تم ان کا صدقہ کرو؟ بے شک ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے ہر لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے۔ انہوں نے سوال کیا ہم میں سے کوئی اپنی جنسی خواہش پوری کرے کیا اس میں بھی اس کے لیے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ بتاؤ اگر وہ اپنی شہوت حرام جگہ (بدکاری) سے پوری کرے تو اسے گناہ ہوگا؟ (یقیناً ہوگا) پس اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔“

بہ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ))

تخریج : [مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۱۰۶۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نوا آدم میں سے ہر انسان کی پیدائش تین سوساٹھ جوڑوں پر ہوئی ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا الحمد للہ کہا لا الہ الا اللہ کہا سبحان اللہ کہا استغفر اللہ کہا راستے سے کوئی پتھر بٹایا کوئی کاٹنا یا ہڈی راستے سے دور کر دی یا کسی نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا تین سوساٹھ کی تعداد میں وہ مذکورہ کام کرے تو وہ اس دن اس حال میں زمین پر چلتا ہے (اور ایک روایت میں شام کرتا ہے) کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے دور کر لیا ہوتا ہے۔“

(۱۰۶۸) حَدِيثُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ، وَحَمِدَ اللَّهَ، وَهَلَّلَ اللَّهَ، وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ، وَأَنهى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السَّلَامَى فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحَزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرَبَّمَا قَالَ: ((يُمْسِي))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۱۰۶۹۔ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے تمام کلام میں سے چار (کلمات) کو چن لیا ہے۔ سبحان اللہ۔ والحمد للہ۔ ولا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر۔ پس جو سبحان اللہ کہتا ہے اللہ اس کی تیس

(۱۰۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلَامِ أَرْبَعًا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَمَنْ

نیکیاں لکھ لیتا ہے یا اس کے بیس گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو اللہ اکبر کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور جو اپنی طرف سے الحمد للہ رب العلمین کہتا ہے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عِشْرِينَ حَسَنَةً أَوْ حُطَّ عَنْهُ عِشْرِينَ سَيِّئَةً وَمَنْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِيلٍ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلَاثُونَ سَيِّئَةً))

تخریج : [مسند أحمد - ۳۰۲ / ۲ - (روایت صحیح ہے۔)]

۱۰۷۰۔ عبد اللہ بن ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ میں قرآن سے کچھ یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا آپ مجھے ایسی چیز سکھائیں جو مجھے اس (قرآن) کی جگہ کفایت کر جائے آپ نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔“ اس آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو اس طرح کہہ۔ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما مجھے رزق دے مجھے عافیت (تندرستی) دے اور مجھے ہدایت دے۔“ پس جب وہ آدمی کھڑا ہوا تو اس نے اس طرح اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دعا کی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے تو اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔“

(۱۰۷۰) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَستطِيعُ أَنْ أَخَذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِمَنِي مَا يُجْزِيَنِي مِنْهُ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) ((الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لِي؟ قَالَ ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ)) فَلَمَّا قَامَ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَائِكَةٌ مِنَ الْخَيْرِ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب ما یجزئ الاُتمی والأعجمی من القراءة۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۰۷۱۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ کے جلال میں سے جو تم ذکر کرتے ہو تسبیح و تہلیل و تہمید۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے ارد گرد گھومتے ہیں شہد کی مکھی کی طرح ان کی گنگناہٹ ہوتی ہے۔ اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی پسند نہیں کرتا کہ اس کے لیے کوئی ہو جو ہمیشہ اسے یاد رکھے؟“

(۱۰۷۱) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ، التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ يَنْعِطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيُّ كَدَوِي النَّحْلِ تَذْكُرُ بِصَاحِبِهَا أَمَّا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ)) ((وَلَا يَزَالُ لَهُ)) مَنْ يَذْكُرُ بِهِ؟))

تخریج : [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الأدب۔ باب فضل التسبیح۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۰۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خُذُوا جُنَّتَكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ عَدُوِّ كَذْ حَضَرَ؟ قَالَ ((لَا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ - قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهَا يَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَ مَقْلَمَاتٍ وَ هُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ))

۱۰۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(دُشمن کے وار سے بچنے کے لیے) اپنی ڈھال پکڑ لو۔“ ہم نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ فرمایا: ”نہیں“ جہنم سے بچنے کے لیے تمہاری ڈھال۔ تم کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پس بے شک یہ کلمات قیامت کے دن (جہنم سے) نجات دلانے والے اور آگے بھیجے ہوئے آئیں گے اور یہی باقیات صالحات ہیں (جن کا ذکر سورہ کہف کی آیت ۴۶ میں ہے)۔

تخریج : [للحاکم : ۱/ ۵۴۰] شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے دیکھئے صحیح الجامع الصغیر۔ ۳۲۱۳]

تمام اوقات میں ذکر کرنے کی فضیلت
کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی فضیلت
ہر روز صبح سو مرتبہ تہلیل ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ پڑھنے کی
فضیلت

فَضْلُ الذِّكْرِ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ
(فَضْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) (كَلِمَةُ
التَّوْحِيدِ) فَضْلُ التَّهْلِيلِ (لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ) مِائَةَ مَرَّةٍ فِي
الْيَوْمِ (ذَاخِلَةٌ فِي الصَّبَاحِ)

۱۰۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دن میں سو مرتبہ یہ کلمات اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ پڑھا اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شام تک شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا“ سوائے اس کے جو اس سے زیادہ کرے۔“

(۱۰۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مَحِيتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَ كَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل التهلیل]

ہر روز دس مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنے کی فضیلت اور یہ صبح کے اذکار میں شامل ہے۔

فَضْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي الْيَوْمِ ((ذَاخِلَةٌ فِي أَذْكَارِ الصَّبَاحِ))

۱۰۷۴۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں جس نے دس مرتبہ یہ کلمات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وحده لا شريك له له الملك وله الحمد و هو على كل شيء قدير ء قدير کہے تو اس کا یہ عمل اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔

سلیمان کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عامر نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں ہمیں عمر نے وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن ابی السمر نے وضعی سے حدیث بیان کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے اس طرح حدیث بیان کی۔ راوی کہتا ہے میں نے ربیع سے کہا آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عمرو بن میمون سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی؟ وہ کہتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سے۔ وہ (راوی) کہتا ہے: میں ان کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے کس سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے۔ اور وہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۰۷۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَتَقَتْ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ فَاتَيْتُ عَمْرُوَ بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ فَاتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ بِحَدِيثِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء]

توحید کو تسلیم کرتے ہوئے ”لا اله الا الله“ کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعَ التَّوْحِيدِ عِصْمَةٌ لِلْمَالِ وَالنَّفْسِ

۱۰۷۵۔ ابو مالک اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کو ایک مانا۔ اور اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ (حرام) ہو گیا اور اس (کے باطن) کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔“

(۱۰۷۵) عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، حَرَّمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ وَحَدَّ اللَّهُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله]

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِحَقِّهَا عِصْمَةٌ لِلْمَالِ وَالْدِّمِ

صحیح معنی میں ”لا الہ الا اللہ“ کہنے سے مال و جان محفوظ ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۶۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے کچھ قبائل کافر ہو گئے (اور کچھ نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیسے جنگ کر سکتے ہیں۔ ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا“ سوائے اس کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا (یعنی نماز تو پڑھے مگر زکوٰۃ کا انکار کر دے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انہوں نے زکوٰۃ میں (بکری کے) چار ماہ کے بچے کو دینے سے بھی انکار کیا جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا تھا اور میں بھی اسی نتیجہ پر پہنچا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی حق پر تھے۔

(۱۰۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مِنْ كَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَكَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّْي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ)).

فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ لِإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا يَزِدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

تخریج : [البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب وجوب الزکوٰۃ]

۱۰۷۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی

(۱۰۷۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا

معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے (رہا ان کے دل کا معاملہ تو) ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب۔ فإن تابوا وأقاموا الصلاة واتوا الزکوٰۃ فخلوا

سبیلهم]

نبی ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو اخلاص کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار

کرتا ہے

۱۰۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عرض کیا گیا اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کے حاصل ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس کے بارے میں مجھ سے دریافت نہیں کرے گا“ کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی (سنو!) قیامت کے دن سب سے زیادہ میری شفاعت سے فیض یاب وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے یا سچے جی سے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے گا۔“

رَسُولُ اللَّهِ ، وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ))

أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا

(۱۰۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَاهُ رِيَّةَ أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ جِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب الحرص على الحديث]

ہر موحد۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والا ہر شخص ذرہ برابر خیر و بھلائی کی موجودگی میں جہنم سے نکل آئے گا۔

۱۰۷۹۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ لیا اور اس کے دل میں جو (شعیر) برابر بھی بھلائی ہے تو وہ (ایک نہ ایک دن) دوزخ سے ضرور نکلے گا اور دوزخ سے وہ شخص (بھی) ضرور نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ((الْمُوحِدُ)) مَعَ ذَرَّةٍ مِنَ الْخَيْرِ (۱۰۷۹) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ فِي

کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر خیر ہے اور دوزخ سے وہ (بھی) نکلے گا جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے۔“

امام ابو عبد اللہ بخاری (صاحب کتاب) فرماتے ہیں کہ ابان نے بروایت قتادہ بواسطہ انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے خیر کی جگہ ایمان کا لفظ نقل کیا ہے۔

قُلِّبَ وَزُنْ بَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبَيَّ قُلِّبَ وَزُنْ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ))۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ إِيمَانٍ)) مَكَانَ: ((خَيْرٍ))

تفہیم: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب زیادة الإیمان ونقصانه]

ایمان کے شعبوں میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے

أَفْضَلُ شُعَبِ الْإِيمَانِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۰۸۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی ستیا ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل ”لا الہ الا اللہ“ کہنا ہے اور سب سے کم راستہ سے تکلیف دہ چیز (پتھر کا ٹانڈا وغیرہ) کا ہٹانا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

(۱۰۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ، أَوْ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاعَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))۔

تفہیم: [البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب أمور الإیمان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب شعب الإیمان]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے والے کی فضیلت۔

فَظُلُّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

۱۰۸۱۔ عبادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا“ خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔“

(۱۰۸۱) عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحُ يَتُّهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ))

ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن جابر نے بیان کیا ان سے میر نے۔ اور جنادہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا۔ ”ایسا شخص جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے (داخل ہوگا)“

قَالَ الْوَلِيدُ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ: ((مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الْقَمَائَةِ أَيُّهَا شَاءَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب قوله عز وجل۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم]

”لا اله الا الله محمد رسول الله“ کی گواہی دینے کی فضیلت

قُلْ شَهَادَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

۱۰۸۲۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے آپ نے فرمایا: ”معاذ بن جبل!“ میں نے عرض کیا حاضر ہوں! اللہ کے رسول!۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: ”معاذ!“ میں نے عرض کیا حاضر ہوں اللہ کے رسول! تین بار ایسا ہوا (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: ”جو شخص دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔“ میں نے کہا اللہ کے رسول! کیا میں اس بات سے لوگوں کو باخبر نہ کر دوں۔ تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: ”(اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے (اور عمل چھوڑ دیں گے)“ معاذ رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت اس خیال سے یہ حدیث بیان فرمادی کہ کہیں (حدیث رسول چھپانے کی وجہ سے) گناہ گار نہ ہو۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَاذَ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: ((هَا مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ)) قَالَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ سَعْدُكَ قَالَ: ((هَا مَعَاذُ)) قَالَ: لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ سَعْدُكَ ((فَلَاكًا)) قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: ((إِذَا يَتَكَلَّمُوا)) وَأَخْبَرَهَا مَعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَائِمًا۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من خصص قوما دون قوم۔ رقم الحديث ۱۲۸]

۱۰۸۳۔ ابو عبد الرحمن المعافری حلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک آدمی کو سب کے سامنے لائے گا اور اس کے سامنے اس کے اعمال پر مشتمل نانوے دفتر کھولے گا ہر ایک دفتر حد نگاہ تک ہوگا۔

(۱۰۸۳) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْفَرِيِّ ثُمَّ الْحَبْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْعَلَاقِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُشْرَ عَلَيْهِ

پھر اللہ فرمائے گا کہ (اے میرے بندے) کیا تو ان سب سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی بات ایسے ہی لکھ دی ہو) تو وہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! پس اللہ فرمائے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ تو بندہ کہے گا، نہیں، اے میرے رب! پس اللہ فرمائے گا، کیوں نہیں، تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ تجھ پر آج کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس کاغذ کا ایک ٹکڑا لایا جائے گا۔ جس میں اُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوا ہوگا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ (اے میرے بندے) اپنے (اعمال کے) وزن کو حاضر ہو۔ بندہ کہے گا، اے میرے رب! ان دفاتر کے سامنے اس کاغذ کے پرزے کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ فرمائے گا، تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (لہذا تو اپنے اعمال کے وزن کے وقت ضرور جو ہو چاہے تیری نیکی تھوڑی ہی کیوں نہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس ترازو کے ایک پلڑے میں اس کے (گناہوں کے) دفاتر رکھے جائیں گے اور (ترازو کے) دوسرے پلڑے میں کاغذ کا ٹکڑا رکھا جائے گا۔ پس اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔“

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ”دفاتر اوپر اٹھ جائیں گے اور (اللہ کے نام والا کاغذ کا) ٹکڑا وزنی ہو جائے گا۔“

تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتَنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظْلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: أَفَلَاكَ عُدْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزَنَّاكَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظَلِّمُ، قَالَ: فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظَلِّمُ، قَالَ: فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَلَا يُثْقَلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: ((لَطَاسَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ کتاب الإیمان۔ باب (ما جاء) فیمن یموت و هو یشہد أن لا اله الا الله۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب ما یرجى من رحمة الله يوم القيامة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

سودفعہ سبحان اللہ پڑھنے والے کی فضیلت۔

۱۰۸۴۔ مصعب بن سعد اپنے باپ (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟“ تو آپ کے ہم نشینوں میں سے ایک سائل نے سوال کیا کہ ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا

فَقُلُ مَن يُسَبِّحُ اللَّهَ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ (۱۰۸۴) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟

ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ سودفہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔“ اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ ”اس کی ہزار نیکیاں لکھ لی جاتی ہیں اور ہزار گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

قَالَ: ((تَسْبِيحُ مِائَةِ تَسْبِيحَةٍ، فَيَكُتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحْطُ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ)) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((تَكُتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحْطُ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ)).

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء۔ وجامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب فی غراس الجنة۔ سبحان الله۔ الحمد لله۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الذِّكْرِ الْمُضَاعَفِ ((التَّسْبِيحُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ))

کئی گنا ذکر کرنے (یعنی صبح کی نماز کے بعد تسبیح کرنے) کی فضیلت

۱۰۸۵۔ ام المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح سویرے ہی صبح کی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے جب کہ وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں پھر آپ چاشت کے وقت کے بعد تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اسی حالت میں ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ گیا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو نبی کریم نے فرمایا: ”میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ کہے اگر ان کا وزن ان کلمات سے کیا جائے جو تم شروع دن سے کہہ رہی ہو تو وہ ان پوزن میں بھاری ہوں گے۔ اور وہ یہ ہیں۔ ہم اللہ کی پاکیزگی اور حمد بیان کرتے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اس کے نفس کی رضا مندی کے موافق اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

(۱۰۸۵) عَنْ جَوْرِیَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُرَّةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَ هِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَ هِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ: ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَ رِضَا نَفْسِهِ وَ زِينَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ)).

اور مسعر، محمد بن عبد الرحمن سے بیان کرتے ہیں (کہ آپ نے فرمایا) ”میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے نفس کی رضا مندی کے مطابق اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے عرش کے وزن کے مطابق اللہ کی پاکیزگی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

وَفِي رِوَايَةِ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

تفہیم : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التوسیع أول النهار وعند النوم]

مطلق طور پر کہی گناؤں کو کرنے کی فضیلت۔

مِنْ فَضْلِ الذِّكْرِ الْمُصَاعِفِ مُطْلَقًا

(۱۰۸۶) عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَالَ: ((مَا تَقُولُ يَا أَبَا أَمَامَةَ؟)) قَالَ: أَذْكُرُ رَبِّي قَالَ: ((أَلَا أُحْبِرُكَ بِأَكْثَرِ أَوْ أَفْضَلِ مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلِ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ؟ أَنْ تَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابَهُ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَ سُبْحَانَ اللَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَ تَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ))

۱۰۸۶۔ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ ہونٹ ہلا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”ابوامامہ! آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: میں اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسا ذکر نہ بتاؤں جو تیرے رات دن اور دن رات کے ذکر سے زیادہ یا افضل ہو؟ (اور وہ یہ ہے کہ) تو کہہ۔ میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کے بھراؤ (بھرنے کی جگہ یعنی جتنی جگہ پر اس کی مخلوق سما جائے) کے مطابق۔ اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کے (عدد کے) مطابق اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اس کے مطابق اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ہر چیز کی تعداد کے مطابق اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں ہر چیز کے بھراؤ (یعنی بھرنے کی جگہ) کے مطابق۔ اور اسی طرح تو الحمد للہ کہہ۔“ (یعنی جیسے سبحان اللہ کے بعد الفاظ ہیں اسی ترتیب سے الحمد للہ کے بعد بھی کہہ)

تفہیم : [صحیح ابن حبان (موارد) ۲۳۳۱۔ (روایت حسن ہے)۔]

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

فَضْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کے خزانوں میں

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنُوزِ مِنْ

سے ایک خزانہ ہے۔

كُنُوزِ الْجَنَّةِ

۱۰۸۷۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے

(۱۰۸۷) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ساتھ ایک سفر میں تھے جب ہم کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! اپنے اوپر رحم کرو تم کسی بہرے یا غائب (الہ) کو نہیں پکار رہے تم تو اس کو پکار رہے ہو جو بہت زیادہ سننے والا بہت زیادہ دیکھنے والا ہے۔“ پھر اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت اپنے دل میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ بن قیس! کہو۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ (گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ممکن ہے۔)“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء إذا علا عقبہ]

۱۰۸۸۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں آپ کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی خبر نہ دوں؟“ انہوں نے پوچھا۔ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔“

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَثَرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا النَّاسُ أَرَبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا)) ثُمَّ أَتَى عَلِيٌّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ: قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

(۱۰۸۸) عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۵/ ۲۲۸۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں آپ کو نہ سکھاؤں یا فرمایا: کیا میں آپ کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ تو کہہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ (جب بندہ یہ کہتا ہے تو) اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری فرمانبرداری اختیار کی اور میری اطاعت کی۔“

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَلِمَةٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ (۱۰۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ أَوْ قَالَ أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ تَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ))

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۱/ ۲۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

سونے سے پہلے پڑھی جانے والی سورتوں اور آیات کی فضیلت۔ ”سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت“

۱۰۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب وہ صدقۃ الفطر کے مال کی حفاظت پر مامور تھے شیطان نے ان سے کہا ”آپ مجھے چھوڑ دیں۔ میں آپ کو ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے کہا جب بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی۔ ”اللہ لا الہ الا ہو الحی القيوم“ پوری پڑھ لیا کرو۔ (اس کے پڑھنے سے) اللہ کی طرف سے تمہارے لیے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ مقرر کر دیا جائے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب بھی نہیں آ سکے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الوکالۃ۔ باب إذا کل رجلاً]

سوتے وقت سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۱۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہ اسے ہر آفت سے بچانے کے لیے کافی ہو جائیں گی۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل سورۃ البقرۃ]

سوتے وقت سورۃ ”الکافرون“ پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۲۔ فروہ بن نوفل اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”سوتے وقت ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ پڑھا کرو اس لیے کہ وہ شرک سے بری کرنے والی ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول عند النوم]

فَضْلُ سُورَةِ وَآيَاتِ تُقْرَأُ قَبْلَ النَّوْمِ

فَضْلُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ النَّوْمِ

(۱۰۹۰) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَانَ مُوَسَّلاً بِرَكَاةِ رَمَضَانَ وَفِيهِ: قَوْلُ الشَّيْطَانِ لَهُ: دَعْنِي أُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: ((إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ «اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ» حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَغْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَصْبَحَ)) الْحَدِيثُ۔

فَضْلُ قِرَاءَةِ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

عِنْدَ النَّوْمِ

(۱۰۹۱) حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّتَاهُ))

فَضْلُ قِرَاءَةِ سُورَةِ ((الْكَافِرُونَ))

عِنْدَ النَّوْمِ

(۱۰۹۲) حَدِيثُ فَرَوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِنُوْفَلٍ: ((اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ))

سوتے وقت تین بار معوذات (قرآن کی آخری تین سورتیں) پڑھنے کی فضیلت

۱۰۹۳۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ”قل هو اللہ أحد“ ”قل أعوذ برب الفلق“ اور ”قل أعوذ برب الناس“ (تین سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے۔ اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے پہلے سر چہرے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر ہاتھ پھیرتے۔ یہ عمل تین دفعہ کرتے۔

فَضْلُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ ((عِنْدَ النَّوْمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۱۰۹۳) حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ» وَ «قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ» ثُمَّ يَمَسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يُبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل القرآن۔ باب فضل المعوذات]

سونے سے قبل اور سونے کے قریب پڑھے جانے والے اذکار کی فضیلت

با وضو سونے اور سونے سے قبل کے اذکار میں سے آخری ذکر کی فضیلت۔

فَضْلُ أَذْكَارٍ تُقْرَأُ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَبْلَهُ

فَضْلُ النَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ مَعَ الذِّكْرِ عِنْدَهُ ((وَأَخِيرُ أَذْكَارِ النَّوْمِ))

۱۰۹۴۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”جب تو سونے لگے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھ: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری اطاعت میں دے دیا، اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا اپنے معاملات تیرے حوالے کر دیئے، خوف کی وجہ سے اور تیری (رحمت اور ثواب کی) امید میں۔ تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہ کوئی نجات کی جگہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے۔ اس کے بعد اگر تم مر گئے تو تم فطرت (دین اسلام) پر مرد گے۔ پس ان کلمات کو (سوتے وقت) سب سے آخر

(۱۰۹۴) حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهَرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ

میں پڑھو۔ پس میں (براء بن عازب) نے عرض کیا: میں اس دعا میں (وہ رسولک الذی ارسلت) پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ ”وَبَرِّكَ الذی ارسلت“ کہو۔“

اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ”اگر تو اس رات مر گیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور تجھے اجر و ثواب ملے گا۔“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”اگر تو نے صبح کی (یعنی صبح تک زندہ رہا) تو تو بھلائی کا مستحق ہو گیا۔“

اور مسلم شریف ہی کی ایک روایت میں ہے۔ ”اگر اس آدمی نے صبح کی تو اس نے بھلائی پالی۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب إذا بات طاهراً۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب الدعاء عند النوم]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اذکار مسنونہ و ادعیہ ماثورہ کی پابندی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اجر و ثواب انہی کے پڑھنے میں ہے۔ اپنی طرف سے کمی بیشی کرنے یا کسی کی اطاعت و تقلید کی بناء پر ان میں کمی یا اضافہ کرنے میں اجر و ثواب سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ خسران و ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

سوتے وقت تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کی فضیلت

فَضْلُ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ عِنْدَ النَّوْمِ

۱۰۹۵۔ علیؑ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہؑ کو چکی پیسنے سے بہت تکلیف ہوتی۔ انہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں اس لیے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں لیکن رسول اللہ ﷺ موجود نہیں تھے وہ عائشہؓ سے اس کے متعلق کہہ کر (واپس) چلی آئیں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو عائشہؓ نے آپ کے سامنے ان کی درخواست پیش کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس (رات کو) تشریف لائے جب کہ ہم اپنے بستر پر لیٹ چکے تھے (جب ہم نے آپ کو دیکھا) تو ہم کھڑے ہونے لگے۔ آپ

(۱۰۹۵) أَخْبَرَنَا عَلِيُّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْعَنُ فَلَمَّا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِسَبِيٍّ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافَقْ، فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَفَدَّ أَخَذَنَا مَضْجَعَنَا فَلَمَّا بَدَأَ لِنَقُومَ فَقَالَ ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا

نے فرمایا: ”اپنی جگہوں پر لیٹے رہو۔“ (آپ میرے اتنے قریب بیٹھ گئے کہ) میں نے آپ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم لوگوں نے (لوٹھی یا غلام) مانگا ہے، میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ عمل اس سے بہتر ہے جو تم دونوں نے مانگا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے۔ ”پس تم دونوں ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھو یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد) میں نے ان کا پڑھنا ترک نہیں کیا۔ کہا گیا کہ صفین کی رات (جب معاویہ اور علی رضی اللہ عنہ کی فوجوں کے درمیان عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کے سلسلہ میں جنگ ہوئی تھی) بھی آپ نے ان کا پڑھنا ترک نہیں کیا؟ انہوں نے کہا ہاں صفین کی رات بھی۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فرض الخمس۔ باب الدلیل علی أن الخمس لنواب رسول اللہ ﷺ و کتاب النفقات۔ باب عمل المرأة فی بیت زوجها۔ و کتاب النفقات۔ باب خادم المرأة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب التسیب أول النهار و عند النوم]

بچوں کے لیے نیند وغیرہ سے قبل اللہ سے پناہ مانگنا

۱۰۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہ کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعے سے اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر شیطان سے، ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔“

سَأَلْتُمَانِي؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَصَاجِعَكُمَا فَكَبِّرِ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ، وَ اُحْمَدَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ، وَ سَبِّحَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ))

وَلِي رِوَايَةٌ ((فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ وَ اُحْمَدَا ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِينَ، وَ كَبِّرَا أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

وَلِي رِوَايَةٌ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكْتُمَهَا بَعْدُ قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

تَعْوِيْدُ الصَّبِيَّانِ قَبْلَ النَّوْمِ وَغَيْرِهِ
(۱۰۹۶) حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّدُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّدُ بِهِمَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَةٍ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب يزفون۔ النسلان فی المشی]

سوتے وقت اور بیداری میں گھبراہٹ کی دعا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور دعا کریں میرے پروردگار! میں شیطانوں کے دوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائیں۔“

۱۰۹۷۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ کے وقت ان کو یہ کلمات سکھاتے تھے۔ ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعے سے اس کے غضب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے دوسوں سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آجائیں۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الطب۔ باب کیف الرقی۔ اسنادہ ضعیف ابن اسحاق عنمن

وحسنه المؤلف]

رات کو آنکھ کھلتے وقت یا نیند سے بیدار ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنے والے کی فضیلت

۱۰۹۸۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک (بادشاہی) اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کے لیے ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کی ذات پاک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنا اور ننگی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔ پھر یہ پڑھے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما یا (یہ کہہ کر کوئی) دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز بھی قبول ہوتی ہے۔“

دُعَاءُ الْفَرْعِ عِنْدَ النَّوْمِ وَالْأَرَقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ﴾ (المؤمنون: ۹۸)

(۱۰۹۷) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْلَمُهُمْ مِنَ الْفَرْعِ كَلِمَاتٍ: ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ))

فَضْلُ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ الذِّكْرِ عِنْدَ الْإِنْتِبَاهِ مِنَ النَّوْمِ

(۱۰۹۸) حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا، اسْتَجِيبَ لِمَنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قَبْلَكَ صَلَاتَهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التہجد۔ باب فضل من تعار من اللیل فصلی]

فَضْلُ الذِّكْرِ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَذَا
آخِرَاتِ مِثْلِ ذِكْرِ كَرْنِ اور نماز پڑھنے کی فضیلت
الصَّلَاةُ

۱۰۹۹۔ ضمرہ بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”اللہ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے۔ اگر تو اس وقت اللہ کا ذکر کرنے کی استطاعت رکھے تو ضرور کر۔“

(۱۰۹۹) عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي بَلِّكَ السَّاعَةِ لَكُنْ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب فی دعاء الضیف۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْإِسْتِنْشَارِ عِنْدَ الْإِسْتِيقَاطِ مِنَ
النُّوْمِ
نیند سے بیدار ہوتے وقت ناک جھاڑنے کی فضیلت

۱۱۰۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک جھاڑے۔ اس لیے کہ شیطان اس کی ناک کے نتھنے پر رات بسر کرتا ہے“

(۱۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا: اسْتَيْقَظَ - أَرَاهُ أَحَدُكُمْ - مِنْ مَنَامِهِ فَنَوَّضًا فَلْيَسْتِنْشِرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس وجنوده]

فَضْلُ مَا يَقَالُ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ
الْبَيْتِ
گھر سے نکلے وقت دعا پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰۱۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی گھر سے نکلے وقت یہ دعا پڑھے: ”اللہ کے نام کے ساتھ (یعنی اس کی مدد کے ساتھ) گھر سے نکلتا ہوں“ میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں“ گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔“ رسول

(۱۱۰۱) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) قَالَ: ((يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتُ وَ

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”اس وقت اس کو کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر شر سے) بچالیا گیا۔ تو شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرا شیطان اس شیطان سے کہتا ہے کہ تو اس شخص پر کیسے غلبہ پاسکتا ہے وہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور (ہر قسم کے شر سے) بچالیا گیا ہے۔“

كُفِّيتْ وَوُفِّيتْ، فَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ
يَقُولُ لَهُ شَيْطَانُ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ
قَدْ هَدَيْتْ وَكُفِّيتْ وَوُفِّيتْ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول اذا خرج من بیتہ۔ اسنادہ ضعیف۔ ابن جریر عنین ووقع فی موارد الظمان (۲۳۷۵) وہم فی تصریح السماع]

فَصَلِّ ذِكْرَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِ الرَّجُلِ
الْبَيْتِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ

۱۱۰۲۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے: (اس جگہ) تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا۔ اور جب آدمی داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں (اس جگہ) رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا ہے۔ اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گزارنے کی جگہ اور کھانا دونوں مل گئے۔“

(۱۱۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ. وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ الْعَشَاءَ))

اور ایک روایت میں ہے: ”اگر کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا.....“

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَأِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الاشریۃ۔ باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما]

فَصَلِّ مَا يَقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

۱۱۰۳۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”میں اللہ عظیم

(۱۱۰۳) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

برتر اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہی کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اس (عقبہ) نے کہا: کیا بس اتنا ہی میں (حیوہ) نے کہا: ہاں۔ اس (عقبہ) نے کہا: جب آدمی یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے (یہ شخص) سارے دن کے لیے مجھ سے محفوظ و مامون ہو گیا۔

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب ما یقول الرجل عند دخوله المسجد۔ (روایت حسن ہے۔)]

نماز میں وسوسہ کے وقت شیطان سے پناہ پکڑنے کی

فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

۱۱۰۳۔ ابوالعلاء بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! بیشک شیطان میرے اور میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہو کر مجھ پر قراءت خلط ملط کر دیتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے پس جب تو اس کو محسوس کرے تو اس سے (بچنے کے لیے) اللہ کی پناہ پکڑ اور اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوک۔“ وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ أَقْطُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ: قَالَ الشَّيْطَانُ حَفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ۔

فَضْلُ التَّعَوُّذِ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي

الصَّلَاةِ عِنْدَ الْوَسْوَسَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الأعراف: ۲۰۰)

(۱۱۰۴) عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَ قِرَائَتِي يُلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقُولُ لَكَ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْهُ وَاتَّقِ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة]

تنبیہ: فرض نمازوں کے بعد اذکار پڑھنے کی فضیلت کو میں نے اس کے باب میں بیان کر دیا ہے۔

تَبْيِيهِ: أَمَّا فَضْلُ الْأَذْكَارِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ فَقَدْ ذَكَرْتُهَا هُنَا۔

وسوسہ یا اس سوال کے وقت کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا اللہ کا

فَضْلُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ حَصَلَتْ لَهُ وَسْوَسَةٌ أَوْ سِيلَ عَمَّنْ خَلَقَ اللَّهُ (۱۱۰۵) حَدِيثُ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ

ذکر کرنے کی فضیلت

۱۱۰۵۔ حارث اشعری سے مروی حدیث قدسی میں ہے ”میں تمہیں

حکم کرتا ہوں کہ اللہ کا ذکر کرو کیونکہ ذکر کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دشمن کسی آدمی کے تعاقب میں ہیں اور وہ بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے کر اپنے آپ کو دشمن سے بچالے۔ اسی طرح آدمی (اپنے دشمن) شیطان سے اپنے آپ کو صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہی بچا سکتا ہے۔“

(مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر ۱۰۳۱)

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الأمثال عن رسول الله ﷺ۔ باب ماجاء (فی) مثل الصلاة والصيام والصدقة۔ روایت صحیح ہے۔]

۱۱۰۶۔ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب (شیطان) کسی آدمی کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اسے اللہ سے پناہ مانگنی چاہیے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دینا چاہیے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب ذکر ابلیس و جنوده]

سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

۱۱۰۷۔ محمد بن حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ ”ہراونٹ کی پشت پر ایک شیطان ہے پس جب تم ان پر سوار ہو تو اللہ کا نام لو۔ پھر تمہاری (تمام) ضرورتیں پوری ہوں گی۔“

((حَدِيثُ قُدْسِيٍّ)) وَ فِيهِ: ((وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَاحْزَرَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْزِرُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ...)) الْحَدِيثُ

(۱۱۰۶) أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيُنْتِهِ))

فَضْلُ بِسْمِ اللَّهِ عِنْدَ رُكُوبِ الدَّابَّةِ (۱۱۰۷) أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَلَى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَاسْمُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ لَا تَقْصُرُوا عَنْ حَاجَاتِكُمْ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۳/ ۴۹۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

سواری کے بدکتے یا گرتے وقت، بسم اللہ پڑھنے کی
فضیلت

۱۱۰۸۔ ابولیح ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، سواری بدکی تو میں نے کہا کہ شیطان ہلاک ہو جائے آپ نے فرمایا: ”یہ نہ کہہ کہ شیطان ہلاک ہو جائے کیونکہ جب تو یہ بات کہے گا تو شیطان (اپنے میں) بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ (بڑا ہونے میں) مکان کی طرح ہو جائے گا اور کہے گا کہ میری بڑی طاقت و قوت ہے۔ لیکن آپ کہیں کہ اللہ کے نام کے ساتھ پس بے شک جب آپ یہ کہیں گے تو وہ ذلیل و حقیر ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ کبھی کی مانند ہو جائے گا۔“

تخریج : [سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب لا یقال خبثت نفسی۔ (روایت صحیح ہے۔)]

”دعاء“

سواری پر سوار ہوتے وقت بخشش کی دعا مانگنے کی فضیلت

۱۱۰۹۔ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھے تو جب انہوں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب میں رکھا، تو کہا۔ اللہ کے نام کے ساتھ۔ جب سواری پر بیٹھ گئے تو تین دفعہ کہا، ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔“ اور تین دفعہ کہا، ”اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ (پھر کہا) ”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا، حالانکہ ہم میں اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔“ پھر کہا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس تو میرے گناہ معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، پھر اپنے دو پہلوؤں میں سے ایک کی طرف قدرے جھک کر بس دیئے۔ میں نے عرض کیا، امیر المؤمنین! آپ

فَضْلُ بِسْمِ اللَّهِ إِذَا تَعَثَّرَتِ الدَّابَّةُ
أَوْ سَقَطَتْ

(۱۱۰۸) عَنْ أَبِي الْمَلِیح عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهُ فَقُلْتُ: تَعَسَّ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: ((لَا تَقُلْ تَعَسَّ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاطَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ: بِقُوَّتِي وَلَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاغَرُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الدُّبَابِ))

الدَّعَاءُ

فَضْلُ الدَّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ عِنْدَ رَكُوبِ
الدَّابَّةِ

(۱۱۰۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ رِدْفًا لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ تَكْلًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَكْلًا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ أَلَيْسَ لَكَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ثُمَّ مَالَ إِلَى أَحَدِ شِقَيقَيْهِ فَضَحِكَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَضْحَكُكَ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ

کس وجہ سے بنے؟ انہوں نے کہا، میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا، تو میں نے آپ سے سوال کیا، جیسے آپ نے مجھ سے سوال کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ بندے کی طرف تعجب کرتا ہے، جب وہ کہتا ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے بغیر کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہو گیا کہ اس کا رب موجود ہے جو معاف کرتا اور سزا دیتا ہے۔“

رَدِّ النَّبِيِّ ﷺ فَصَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ فَسَأَلْتُهُ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَعْجَبُ إِلَى الْعَبْدِ إِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ: عَبْدِي عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ))

تخریج: [المستدرک للحاکم - ۲/ ۹۸-۹۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

(نماز میں) تشہد کے بعد اور سلام سے قبل دعاء مغفرت کی فضیلت

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِالْمَغْفِرَةِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

۱۱۱۰۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، آپ مجھے ایسی دعاء سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو کہہ اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں۔ پس آپ مجھے اپنی طرف سے معاف کر دیں اور مجھ پر رحم کریں بے شک آپ ہی بخشنے والے مہربان ہیں۔“

(۱۱۱۰) حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَأَغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ))

تخریج: [صحيح البخارى - كتاب الاذان - باب الدعاء قبل السلام]

ہر مجلس میں ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی

فَضْلُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ

فضیلت

فِي كُلِّ مَجْلِسٍ

۱۱۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ کسی مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے باعثِ افسوس ہوگی۔“

(۱۱۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ))

تخریج : [أبی داؤد کتاب الأدب۔ باب کراهیة أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله]

۱۱۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن (ثواب میں کمی کی وجہ سے) باعث حسرت و افسوس ہوگی چاہے وہ جنتی ہی کیوں نہ ہوں۔“

(۱۱۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ))۔

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۳۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۱۱۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتے وہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعث حسرت و افسوس ہوگی۔“

(۱۱۱۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ إِلَّا رَأَوْهُ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔

تخریج : [مسند أحمد ۲/ ۲۲۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مجلس میں جمع ہونے اور مل کر بیٹھنے کی فضیلت خاص طور پر سفر میں

فَضْلُ الْإِجْتِمَاعِ فِي الْمَجْلِسِ
وَالْإِنْصِمَامِ وَخَاصَّةً عِنْدَ السَّفَرِ

۱۱۱۴۔ ابو ثعلبہ حنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے۔ اور عمرو (راوی) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو لوگ پہاڑ کی گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے۔“ اس کے بعد صحابہ کرام جب کسی بھی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہتے (الگ الگ نہ ہوتے) حتیٰ کہ کہا جاتا کہ اگر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔“

(۱۱۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيُّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا قَالَ عَمْرُو: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ تَفَرَّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ الشَّيْطَانِ)) فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتَّى يَقَالَ: لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ))۔

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب ما یؤمر من انضمام العسکر وسعته۔ روایت صحیح ہے]

فَضْلٌ مَنْ يَقُولُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ
عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْمَجْلِسِ

(۱۱۵) عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَآتُوبُ إِلَيْكَ)) فَقَالَ فِي مَجْلِسٍ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّايِبِ يَطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسٍ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ))

مجلس سے اٹھتے وقت درج ذیل کلمات پڑھنے والے کی فضیلت

۱۱۵۔ نافع بن جبیر بن مطعم، اپنے باپ (جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ کلمات کہے۔ اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اے اللہ! آپ پاک ہیں اور آپ کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پس جو شخص ان کلمات کو ذکر کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس مجلس کے لیے (اختتام پر) مہر کی مانند ہوں گے اور جو شخص ان کلمات کو لغو وغیرہ کی مجلس میں کہے گا تو یہ کلمات اس کے لیے (مجلس کے تمام گناہوں سے) کفارہ ہو جائیں گے۔“

تخریج: [المستدرک للحاکم۔ ۱/ ۵۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

دعاء کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں۔ اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گز گڑا کر اور چپکے چپکے بھی اس لیے کہ وہ حد سے نکل جانے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔“

فَضْلُ الدُّعَاءِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرة: ۱۸۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ﴾ (الأعراف: ۵۵)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ (النمل: ۶۲)

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ

دعا ہی عبادت ہے

۱۱۱۶۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے، تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔“

(۱۱۱۶) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّكُمْ: اَدْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ)) (غافر: ۲)

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء]

جب تک بندہ جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ الدُّعَاءُ مَا لَمْ يَعْجَلْ
أَوْ.....

۱۱۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول کر لی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے (اور جلدی یہ ہے کہ) کہے میں نے تو اپنے رب سے دعا کی لیکن قبول ہی نہیں کی گئی۔“

(۱۱۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَعْدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

اور مسلم شریف اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے ”جب تک بندہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔“ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بندہ کہتا ہے کہ میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن مجھے تو دعا قبول ہوتی نظر نہیں آئی۔ پس وہ اس وقت تھک ہار کر بیٹھ جائے اور دعا کرنا چھوڑ دے۔“

وَلَمْ يَرْوَاهُ لِمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيُّ: ((لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِلْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِيمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْإِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُولُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَلَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَبْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ، وَيَدْعُ الدُّعَاءَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب يستجاب للعبد ما لم يعجل۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الذکر والدعاء۔ باب بیان أنه يستجاب للداعي ما لم يعجل۔ و جامع الترمذی۔ کتاب

الدعوات۔ باب ما جاء فيمن يستعجل في دعائه]

۱۱۱۸۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدی ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے جب تک جلد بازی نہ کرے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! آدی کیسے جلد بازی کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کہتا ہے میں نے اپنے رب سے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں کی گئی۔“

(۱۱۱۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: يَقُولُ: ((دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

تخریج : [مسند أحمد ۳ / ۱۹۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْعَزْمِ فِي الدَّعَاءِ وَ عَدَمُ تَعْلِيْقِهِ

فضیلت

۱۱۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
”تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف
کردے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ یقین کے ساتھ
دعا کرے کیونکہ اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں ہے۔“

اور عطاء بن میناء کے طریق سے مسلم شریف میں ہے (بندے کو
چاہیے کہ) یقین کے ساتھ دعا کرے بے شک اللہ تو وہی کرے گا جو
چاہے گا۔“

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جس میں عطاء بن عبد الرحمن
اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا): ”لیکن آدمی کو
یقین اور پوری توجہ کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔ پس اللہ تعالیٰ ہر چیز
دے سکتا ہے اس سے بڑی کوئی چیز نہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب لیعزم المسألة فإنه لا مكره له۔ وصحيح

مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب العزم بالدعاء ولا يقل إن شئت]

۱۱۲۰۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب
تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے قطعی طور پر یقین کے ساتھ
مانگے اور اس طرح نہ کہے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما اس
لیے کہ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب لیعزم المسألة فإنه لا مكره له]

عافیت (صحت و تندرستی) کی دعاء مانگنے کی فضیلت

۱۱۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے چچا
(عباس رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: ”عافیت کی دعا کثرت سے مانگو۔“

۱۱۲۱ (۱۱۲۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَمِّهِ ((أَكْثِرِ الدَّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ))

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۱ / ۵۲۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۱۲۲۔ ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرماتے: ”اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے۔“

(۱۱۲۲) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ (سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ) عَنْ أَبِيهِ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء]

دعا یا نیک عمل کے ساتھ وسیلہ پکڑنے کی فضیلت

مِنْ فَضْلِ التَّوَسُّلِ بِالْأَعْيَانِ

أَوْ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ

۱۱۲۳۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ وہ حدیث جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ان تین آدمیوں کا واقعہ ہے جو غار میں پھنس گئے تھے۔ اور یہ روایت اخلاص کے باب میں گزر چکی ہے۔

(۱۱۲۳) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عِنْدَ الْبَخَارِيِّ حَدِيثُ: الثَّلَاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ - وَقَدْ سَبَقَ فِي الْإِخْلَاصِ وَغَيْرِهِ -

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب حديث الغار]

۱۱۲۴۔ سفیان عمرو سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی، تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے ہاں تب ان کو فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت میں بیٹھنے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ تو وہ جواب دیں گے ہاں موجود ہیں۔ تو فتح ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت کہا جائے گا کہ یہاں کوئی ایسے آدمی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی کی صحبت میں رہے ہوں؟ وہ کہیں گے۔ ہاں ہیں تو ان کو فتح ہو جائے گی۔“

(۱۱۲۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ: فَيَكُفُّمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ - ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: فَيَكُفُّمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ - ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِتْنَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ

يُفْتَحُ لَهُمْ))۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب فضائل أصحاب النبی ومن صحب النبی أو رآه من المسلمین فہو من أصحابہ]

(۱۱۲۵) حَدِيثُ سَعْدِ مَرُوفًا: ((هَلْ تَنْصُرُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ))
 ۱۱۲۵۔ سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے جاتے ہو۔“
 وَلَقَطُ النَّسَائِيُّ: ((إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ))
 اور نسائی شریف کے لفظ یہ ہیں: ”اللہ اس امت کی مدد ان میں سے کمزور لوگوں کی دعاؤں ان کی نمازوں اور ان کے اخلاص کے ذریعے سے کرتا ہے۔“

وَلَقَطُ أَبِي نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ: ((يَنْصُرُ الْمُسْلِمُونَ بِدُعَاءِ الْمُسْتَضْعَفِينَ))
 اور الحلیہ لابی نعیم کے یہ الفاظ ہیں: ”مسلمان کمزوروں کی دعاؤں کی وجہ سے مدد کیے جاتے ہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسير۔ باب من استعان بالضعفاء والصالحين في

الحرب۔ و سنن النسائي۔ کتاب الجہاد۔ باب الاستنصار بالضعيف۔ الحلية لأبي نعيم ۲۶/۵]
 (۱۱۲۶) وَكَذَلِكَ حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ
 ۱۱۲۶۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 مَرُوفًا: ((أَبْعُونِي فِي ضَعْفَاءٍ كُمْ فَإِنَّمَا تُرَزَّقُونَ وَتَنْصُرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ))
 ”مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو تمہیں تو تمہارے کمزوروں کی (دعاؤں کی) وجہ سے رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الجہاد۔ باب ماجاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين]

نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ پکڑنے یا دعا مانگنے کی فضیلت
 مِنْ فَضْلِ التَّوَسُّلِ أَوِ الدَّعَاءِ
 بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ الْمُؤْمِنِينَ: ((رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَكَّلْنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی دعا کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا: ”اے ہمارے رب! ہم نے سنا کہ منادی کرنے والا آیا واز بلند ایمان کی طرف بلا رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر ایمان لاؤ! پس ہم ایمان لائے۔ یا الہی! اب تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ کر۔ اے ہمارے پالنے والے معبود! ہمیں وہ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں

کی زبانی وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کروں گا تم آپس میں ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔“

معافی اور بخشش مانگنے کے ساتھ وسیلہ پکڑنا

اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔ مجھے اپنے مرنے کے بعد اپنے قربت والوں کا ڈر ہے میری بیوی بھی بانجھ ہے پس تو مجھے اپنے پاس سے وارث عطا فرما جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی جانشین۔ اور میرے رب! تو اسے مقبول بندہ بنا لے۔ اے زکریا! ہم تجھے ایک بچے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے اس سے پہلے اس کا ہم نام بھی کسی کو نہیں کیا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ”اور کہنے لگے اے پروردگار! تو جو کچھ بھلائی میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں۔ اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک ان کی طرف شرم و حیا سے چلتی ہوئی آئی کہنے لگی کہ میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ نے ہمارے (جانوروں) کو جو پانی پلایا ہے اس کی اجرت دیں جب وہ ان کے پاس پہنچے اور ان سے اپنا سارا حال بیان کیا تو وہ کہنے لگے اب نہ ڈرتو نے ظالم قوم سے نجات پائی۔“

دعا قضاء و قدر کو ٹال دیتی ہے

۱۱۲۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا کرتے رہو اس لیے کہ دعا قضاء کو ٹال دیتی ہے۔“

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔۔۔ (آل عمران: ۱۹۳-۱۹۵)

اَلتَّوَسَّلُ يَطْلُبُ الْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ

وَقَالَ تَعَالَىٰ عَنْ زَكَرِيَّا: ﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَرْئِي وَيَبْرُكُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ (مریم: ۷۳-۷۷)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْ مُوسَى: ﴿لَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ فَجَاءَهُ تُوهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَىٰ اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ: إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ: لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (القصص: ۲۳-۲۵)

الدَّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ

(۱۱۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ادْعُوا فَإِنَّ الدَّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ))

تخریج : [الطبرانی فی الدعاء۔ ۲۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلٌ مَعِيَ اللَّهِ لِلدَّاعِي لَهُ مَعَ
اللہ کو یقین کے ساتھ پکارنے والے کے ساتھ اللہ کی

معیت کی فضیلت

الْيَقِينِ

۱۱۲۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اللہ فرماتا ہے: (حدیث قدسی ہے) میں اپنے بندے کے گمان
کے ساتھ ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے پکارے۔“

(۱۱۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ
ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي))

تخریج : [مسند أحمد ۳/ ۲۱۰۔ (روایت صحیح ہے۔)]

سب سے موافق دعاء

أَوْفَقُ الدَّعَاءِ

۱۱۲۹۔ یحییٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں میں نے عمرو بن عاصم بن
سفیان بن عبد اللہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے موافق (نفع بخش) دعایہ ہے کہ
آدمی کہے۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں
نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں،
پس تو مجھے معاف کر دے۔ بے شک تو ہی میرا رب ہے۔ یقیناً
تیرے بغیر کوئی اور گناہ معاف نہیں کر سکتا۔“

(۱۱۲۹) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَمْرَو بْنَ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَوْفَقَ
الدَّعَاءِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: اَللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي
وَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي
فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۵۱۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

گناہ اور قطع رحمی کی دعا کے علاوہ ہر دعا کا قبول ہونا

إِجَابَةُ الدَّعَاءِ مِنْ غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطِيعَةٍ

رَحِمٍ

۱۱۳۰۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”مسلمان کی ہر دعا پر اللہ اس کو تین باتوں میں سے ایک بات سے
ضرور نوازتا ہے، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو۔ ۱ دعا کا
فوری قبول ہونا۔ ۲ دعا کا آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جانا۔ ۳ دعا کی
وجہ سے اس کی کسی مصیبت کا دور ہونا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، تب
تو ہم پھر بہت دعائیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ سب سے

(۱۱۳۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ: ((مِمَّنْ مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ
فِيهَا إِيْمٌ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا
إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ تُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ، وَإِمَّا
أَنْ يُدْخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُصَرِّفَ
عَنْهُ مِنَ الشَّرِّ مِثْلَهَا)) قَالَُوا: إِذَا نَكُثُ

زیادہ (عطا کرنے والا) ہے۔“

قَالَ: ((اللَّهُ أَكْثَرُ))

تخریج: [مسند أحمد- ۱۸/۳- (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

۱۱۳۱- سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارا رب حیا دار کریم (مہربان) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرماتا ہے کہ وہ اس کے ہاتھوں کو (اپنی رحمت سے) خالی لوٹائے۔“

اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے ”کہ اس کے ہاتھوں کو (اپنی رحمت سے) ناکام لوٹائے۔“

(۱۱۳۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا))

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ((أَنْ يَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد- کتاب الوتر- باب الدعاء- وجامع الترمذی- کتاب الدعوات- باب ”ان الله حيي كريم.....“ (روایت حسن ہے)]

اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت

۱۱۳۲- عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا اے اللہ! میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ (معبود) ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا بے نیاز ہے۔ جس کی اولاد ہے نہ والدین۔ اور اس کی کوئی برابری کرنے والا نہیں تو آپ نے (یہ کلمات سن کر) فرمایا: ”تو نے اللہ سے ایسے نام سے مانگا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے۔ ”کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے ایسے بڑے نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ دیتا ہے اور جب اس کے ساتھ پکارا جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔“

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْتَ اَشْهَدُ اَنْكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ اللّٰهَ بِالْاِسْمِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ)) الَّذِیْ إِذَا سِئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد- کتاب الوتر- باب الدعاء- (روایت صحیح ہے)]

۱۱۳۳- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے اس طرح دعا کی اے اللہ! میں آپ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ بے شک ہر قسم کی تعریف آپ کے لیے ہے کوئی سچا معبود نہیں سوائے

(۱۱۳۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا

آپ کے احسان کرنے والے زمین و آسمان کو نئے سرے سے (بغیر سابق مثال کے) پیدا کرنے والے (اے جلال (بزرگی) اور اکرام (عزت) والے! اے زندہ اور اے قائم رہنے والے! تو نبی کریم ﷺ نے (اس کے یہ کلمات سن کر) فرمایا: ”یقیناً اس نے اللہ سے ایسے بڑے نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جس کے ساتھ جب بھی دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو یاد کرو جب کہ وہ غصہ سے چل دیا اور خیال کیا کہ ہم اس پر تنگی نہیں ڈالیں گے بلا غرورہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ ہی میں رہتے۔“

۱۱۳۴۔ سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی کہ الہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں ہو گیا۔ پس بے شک جو مسلمان آدی کسی بھی چیز میں اس دعا کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو ضرور قبول فرمائے گا۔“

الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا قَيُّوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ))

فَضْلُ دَعْوَةِ ذِي النُّونِ (يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ))
(الأنبياء: ۸۷-۸۸)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ((لَوْلَا أَنَّهُ تَكَنَّأ مِنَ الْمُسْتَحِينَ لَكَبْتُ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ))
(الصافات: ۱۳۳-۱۳۴)

(۱۱۳۴) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَاطِنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب (فی دعوة ذی النون.....) (روایت حسن ہے۔)]

فُضِّلَ الدُّعَاءُ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ الْحُسْنَى
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى
فَادْعُوهُ بِهَا﴾ (الأعراف: ۱۸۰)

(۱۱۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ
تِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا
دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((مَنْ حَفِظَهَا))
بَدَلْ ((أَحْصَاهَا)) وَزَادَ مُسْلِمٌ ((إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ الْوَرَعَ))

اللہ تعالیٰ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں“ پس
اس کو انہی ناموں سے پکارو۔“

۱۱۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا۔ ”اللہ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو شخص ان کو محفوظ
رکھے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

ایک روایت میں ہے ”ان کو یاد رکھے گا“ (وہ جنت میں داخل ہوگا)۔“
اور مسلم شریف میں مزید یہ بات ہے۔ ”بے شک اللہ طاق (اکیلا)
ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الشروط۔ باب ما يجوز من الأشرار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب
الذکر والدعاء باب فی أسماء الله تعالى و فضل من أحصاها]

تَابِعُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ
الْحُسْنَى
اللہ کے اچھے ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی مزید
فضیلت کا بیان

۱۱۳۶۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو
آدمی بھی غم و پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے اللہ اس کا غم
دور فرما دیتا ہے۔ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا
ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے
(مجھ پر صرف آپ کا کنٹرول ہے) مجھ میں صرف آپ کا حکم نافذ
ہے میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پڑتی ہے۔ میں
آپ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام کے واسطے سے جس کے ساتھ
آپ نے اپنے نفس کا نام رکھا یا اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق
میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے پاس اپنے پوشیدہ علم میں اس کو چن
لیا (میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ) قرآن کو میرے دل کی رونق
میرے سینے کا نور میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میری پریشانی
زائل کرنے کا سبب بنا دے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے

(۱۱۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ
وَ حُزْنٌ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ
اِبْنُ اَمَتِكَ نَاصِیْتِیْ بَیْدِكَ مَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ
عَدْلٌ فِیْ قَضَاؤِكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ
لَكَ سَمِیْتُ بِهِ نَفْسُكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ
اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْثَرْتُ بِهِ
فِی عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ
رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُورَ صَدْرِیْ وَ جَلَاءَ حُزْنِیْ
وَ ذَهَابَ هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ
هَمَّهُ وَ اَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا)) قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ يَنْبَغُ لَنَا اَنْ نَتَعَلَّمَ هَؤُلَاءِ

الْكَلِمَاتِ قَالَ ((أَجَلُ يُغْنِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَعْلَمَهُنَّ)) رسول! ہمیں چاہیے کہ ہم یہ کلمات (دعاء) سیکھیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں جو بھی ان کلمات کو سنے یا سیکھے تو وہ ان کو یاد کر لے۔“

تخریج: [مسند أحمد ۱/ ۳۹۱۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ بِتَثْبِيتِ الْقَلْبِ عَلَى الدِّينِ

دل کے دین پر ثابت رہنے کی دعا کی فضیلت

۱۱۳۷۔ شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا بتائیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا آپ کی اکثر دعا یہ ہوتی تھی اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ (سیدنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ یہ دعا بہت مانگتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”بے شک آدم کے بیٹے کا دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جس کو چاہے اس کا دل سیدھا رکھے اور جس کو چاہے اس کا ٹیڑھا ہو جائے۔“

اور مسند احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ ”(آدمی کا دل) اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔“

(۱۱۳۷) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِينِي بِأَكْثَرِ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَتْ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّكَ تُكْثِرُ أَنْ تَدْعُوَ بِهِذَا الدُّعَاءِ فَقَالَ: ((إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إصْبَعِي الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَقَامَ وَمَا شَاءَ زَاغَ))

وَلِي رِوَايَةُ أَحْمَدَ: ((بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

تخریج: [مسند طرابلسی۔ ۱۶۰۸۔ وجامع الترمذی۔ کتاب الدعوات۔ باب دعاء: یا مقلب القلوب..... و مسند أحمد ۶/ ۳۰۲-۳۱۵۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْهَمِّ أَوْ الْكُرْبِ أَوِ الشَّدَّةِ

غم و پریشانی اور سختی کے وقت دعا کی فضیلت

۱۱۳۸۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی بھی غم و پریشانی کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے اللہ اس کا غم دور فرما دیتا ہے۔“ اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پریشانی آپ کے ہاتھ میں ہے (مجھ پر صرف آپ کا کنٹرول ہے) مجھ میں

(۱۱۳۸) حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ أَوْ حُزْنٌ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَاصِیْتِیْ بَیْدِكَ مَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ عَذْلٌ فِیْ قَضَاؤِكَ: اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِیْتُ

صرف آپ کا حکم نافذ ہے میرے بارے میں آپ کا فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام کے واسطے سے جس کے ساتھ آپ نے اپنے نفس کا نام رکھا یا اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے پاس اپنے پوشیدہ علم میں اس کو چن لیا (میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ) قرآن کو میرے دل کی رونق، میرے سینے کا نور، میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ اور میری پریشانی زائل کرنے کا سبب بنا دے۔“

بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَ نُورَ صَدْرِي وَ جَلَاءَ حُزْنِي وَ ذَهَابَ هَمِّي: إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ، وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا۔۔۔))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱/ ۲۵۲۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

پریشانی کی دعا

۱۱۳۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ عظمتوں والا بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ آسمانوں زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔“

اور وہب (راوی) نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ بے شک نبی ﷺ کو کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو (یہ) دعا کہتے۔۔۔۔۔

دُعَاءُ الْكَرْبِ

(۱۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))۔

وَقَالَ وَهَبُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مَثَلَهُ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ۔۔۔ الْحَدِيثُ))۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء عند الكرب۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الذکر والدعاء۔ باب دعاء الكرب]

کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر درج ذیل دعا پڑھنے والے کی

فضیلت

۱۱۴۰۔ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈال کر یہ کہے: ”یہ اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے سے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں“ تو اسے اپنی اس جگہ

فَضْلٌ مِّنْ نَزَلٍ مِّنْزِلًا فَقَالَ هَذِهِ

الْكَلِمَاتِ

(۱۱۴۰) حَدِيثُ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ

يُضَرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يُوْتِحَلَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ)) سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ]

فَضْلُ كَلِمَاتٍ تُقَالُ لِمَنْ رَأَى

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کی

صَاحِبِ بَلَاءٍ

فضیلت

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ مَرْفُوعًا: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ أَحَدًا فِي بَلَاءٍ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَانِي مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ كَانَ شُكْرُ تِلْكَ النِّعْمَةِ))

۱۱۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے ایسی بیماری سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے بہت ساری مخلوق پر فضیلت بخشی پس بے شک جب وہ یہ کلمات کہے گا تو یہ کلمات اس کی طرف سے (اس عافیت والی) نعمت کا شکریہ ہوں گے۔“

تخریج : [مسند البزار۔ زوائد۔ ۳۱۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ وَضْعِ يَدٍ مِنَ أَلَمِهِ شَيْءٌ مِنْ جَسَدِهِ مَعَ كَلِمَاتٍ تُقَالُ

جسمانی تکلیف کی صورت میں تکلیف والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر درج ذیل دعا پڑھنے کی فضیلت۔

(۱۱۴۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الْفَقْفَاقِيِّ أَنَّهُ شَكا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَلَئِنْ قُلْتُ سَعَّ مَرَاتٍ: أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُوا أَحَازِرُ))

۱۱۴۲۔ عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس درد کے متعلق بتایا جو وہ اسلام قبول کرنے کے وقت سے اپنے جسم میں محسوس کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”اپنا ہاتھ جسم کی اس جگہ پر رکھو جو درد کرتا ہے۔ اور تین مرتبہ بسم اللہ اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھو“ میں اللہ کی پناہ اور اس کی قدرت میں آتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب استحباب رقية المریض]

نعمتوں یا دنیا و آخرت کی بھلائی مانگنے (یعنی دعاء اللہم

فَضْلُ الدَّعَاءِ بِنِعَمٍ أَوْ خَيْرِ الدُّنْيَا

اتنا فی الدنيا۔۔۔۔۔ پڑھنے) کی فضیلت

وَالْآخِرَةِ ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا.....))

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا

ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذابِ جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔“

۱۱۴۳۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی اکثر دعا یہ تھی ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے رکھنا۔“

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، أُوَلِّكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿البقرة: ۲۰۱-۲۰۲﴾

(۱۱۴۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

(البقرة: ۲۰۱)

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا: أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرُ؟ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔

قَالَ: وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی ﷺ سب سے زیادہ کون سی دعا مانگا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی سب سے زیادہ دعا یہ ہوتی تھی۔ ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی دعا مانگتے تو اس دعا کے ساتھ مانگتے اگر اور دعا بھی مانگتے تو اس کے ساتھ یہ دعا ضرور مانگتے۔“

تخریج: [البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب قول النبی ﷺ۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة۔ و صحیح

مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء باللہم اتنا فی الدنیا حسنة۔]۔۔۔۔۔

۱۱۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان شخص کی عیادت کی جو چوڑے کی طرح کمزور ہو چکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”کیا تو کوئی دعا مانگا کرتا تھا یا اللہ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟“ اس آدمی نے کہا جی ہاں میں یہ دعا مانگا کرتا تھا اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دی ہے وہ تو مجھے دنیا میں ہی دے دے تو رسول اللہ ﷺ نے (بطور تعجب) فرمایا: ”سبحان اللہ! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یہ دعا کیوں نہیں کی اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی (بھلائی عطا فرما) اور

(۱۱۴۴) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ لَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ: اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ:

ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“ پس آپ نے اس کے لیے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفاء عطا فرمادی۔

اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) كَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب کراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا]

جامع دعاؤں کی فضیلت

فَضْلُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدَّعَاءِ

۱۱۳۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند کرتے تھے اور ان کے علاوہ باقی ترک کر دیتے تھے۔

(۱۱۴۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدَّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ۔ وَفِي رِوَايَةٍ أَحْمَدُ: يُعْجِبُهُ الْجَوَامِعُ مِنَ الدَّعَاءِ وَيَدْعُ مَا بَيْنَ ذَلِكَ۔ قَالَ وَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَا بَعْمَر۔

اور مسند احمد میں ہے آپ کو جامع دعائیں پسند تھیں اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب نیک لوگوں کا تذکرہ ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کیا کرتی تھیں۔ (غالباً اس لیے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں جامع دعاؤں کا انتخاب فرماتے تھے۔)

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب الدعاء۔ ومسند احمد۔ ۱۳۸/۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۱۳۶۔ طارق الشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ مندرجہ ذیل کلمات کے ساتھ دعا مانگو۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت دے مجھے عافیت (تندرستی) دے اور مجھے رزق دے۔

(۱۱۴۶) حَدِيثُ طَارِقِ الْأَشْجَعِيِّ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَ عَافِنِي وَارْزُقْنِي))

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے کہ آپ سوائے انگوٹھے کے اپنی باقی انگلیوں کو جمع کر کے فرماتے کہ یہ کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت کو جمع کر دیں گے۔

وَ فِي رِوَايَةٍ (زَادَ) وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

خوب دعا مانگنے والے کو ان کلمات کے ساتھ دعا مانگی

كَلِمَاتٍ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَجْتَهِدَ فِي

چاہیے

الدَّعَاءِ

۱۱۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

(۱۱۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

فَقَالَ: ((أَتَجِدُونَ أَنْ تَجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَ ذِكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ))

فرمایا: ”کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم خوب دعاء مانگو تو اس طرح کہو اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم آپ کی یاد آپ کا شکر اور آپ کی خوب عبادت کرتے رہیں۔“

تخریج: [مسند احمد ۲/۲۹۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو

فَاجِرًا

قَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾ (النمل: ۶۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے۔“

۱۱۴۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابو معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ”مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (رکاوٹ) نہیں۔“ (یعنی فوراً قبول ہوتی ہے)

۱۱۴۸ (۱) عَنْ أَبِي مُعَبَّدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ))

تخریج: [صحيح البخارى۔ كتاب المظالم۔ باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم]

۱۱۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو۔ پس اس کی نافرمانی اس کی ذات پر ہے۔ (یعنی دعا قبول ہونے میں رکاوٹ نہیں)

۱۱۴۹ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفَجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ))

تخریج: [مسند طرابلسی۔ ۲۳۳۰۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُسْتَجَابٌ فِيهَا

رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے

الدُّعَاءُ

۱۱۵۰۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک رات میں ایک گھڑی ہے کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے دنیا و آخرت کے معاملہ میں کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ وہی چیز اسے عطا فرما دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔“

۱۱۵۰ (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ))

تخریج : [مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فی اللیل ساعة مستجاب فیہ الدعاء]

فَضْلُ الدَّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۱۱۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ سجدے کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے پس تم (سجدہ میں) بہت زیادہ دعا کیا کرو۔“

(۱۱۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدَّعَاءَ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ما یقال فی الركوع والسجود]

۱۱۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف سچے خواب ہی رہ گئے ہیں جن کو مومن دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔“ اس حدیث کے آخر میں ہے۔ ”جہاں تک سجدوں کا تعلق ہے تو اس وقت خوب دعا کرو۔ کیونکہ سجدہ میں دعا کی قبولیت کا قوی امکان ہے۔“

(۱۱۵۲) حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَ فِيهِ: ((إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ...)) الْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ: ((وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدَّعَاءِ فَقِيمِنْ أَنَّ يُسْتَجَابَ لَكُمْ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود]

فَضْلُ الدَّعَاءِ عِنْدَ سَمَاعِ صَوْتِ

الدِّيكِ

۱۱۵۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل مانگو (یعنی یوں کہو اے اللہ میں آپ کا فضل چاہتا ہوں) اس لیے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔“ آخر حدیث تک۔

(۱۱۵۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيكِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا...)) الْحَدِيثُ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الدعاء عند صياح الديك]

قبولیت کی دعا کے اوقات ”یعنی افضل اوقات کا بیان“

الْأَوْقَاتُ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا

الدَّعَاءُ ((الْأَوْقَاتُ الْفَاضِلَةُ))

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی فضیلت“

فَضْلُ الدَّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۱۱۵۴۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۱۵۴) حَدِيثُ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((لَا يَرُدُّ

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رو نہیں ہوتی۔“

الدَّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة]

فَضْلُ آخِرِ سَاعَةٍ بَعْدَ عَصْرِ يَوْمِ

جمعہ کے دن عصر کے بعد کی آخری گھڑی کی فضیلت

الْجُمُعَةِ

۱۱۵۵۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن کی بارہ گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں کوئی مسلمان جو کچھ اللہ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمادیتا ہے پس تم اس کو عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں تلاش کرو۔“

(۱۱۵۵) حَدِيثُ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، فَالْتِمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اذان اور جہاد کے وقت دعاء کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الدَّعَاءِ عِنْدَ حُضُورِ النَّدَاءِ

وَالْجِهَادِ

۱۱۵۶۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو (دقتوں) میں دعا رو نہیں ہوتی، یا بہت کم رد ہوتی ہے۔ اذان کے وقت دعا اور لڑائی کے وقت دعا جب (مسلمان اور کافر) باہمی طور پر کھم گتھا ہوں۔“

(۱۱۵۶) حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَرْفُوعًا: ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَمَا تُرَدَّانِ: الدَّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَ عِنْدَ النَّاسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ باب الدعاء عند اللقاء۔ (روایت حسن ہے۔)]

رات کی آخری تہائی سے لے کر فجر تک دعا کی فضیلت

فَضْلُ الدَّعَاءِ فِي الثَّلَاثِ الْآخِرِ مِنْ

الَّيْلِ إِلَى الْفَجْرِ

۱۱۵۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو جب رات کی آخری تہائی باقی ہوتی ہے آسمان دنیا کی طرف نازل ہو کر (جیسے اس کی شان کو لاحق ہے نزول کی کیفیت معلوم نہیں) فرماتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے پس میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے

(۱۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي

پس میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے
پس میں اس کو معاف کروں؟“

ایک اور روایت میں ہے۔ ”کون ہے جو مجھے پکارے؟ پس میں اس
کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے پس میں اس کو
عطا کروں۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التہجد۔ باب الدعاء والصلاة من آخر الليل۔ و کتاب الدعوات۔ باب الدعاء نصف الليل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل]

حلال کمائی کھانے والے کی دعا کی فضیلت

فَضْلُ دُعَاءِ مَنْ أَكَلَ مِنْ كَسْبٍ

حَلَالٍ

۱۱۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اے لوگو! بے شک اللہ طیب (پاک) ہے، اور وہ صرف پاک چیز
ہی قبول کرتا ہے۔ اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی بات کا حکم دیا
جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ پس فرمایا۔ ”اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ
اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کر رہے ہو میں اس سے بخوبی واقف
ہوں۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ
چیزیں تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ۔“ پھر آپ نے اس آدمی کا
ذکر کیا جو دور دراز کا سفر کرتا ہے (سفر کی وجہ سے) پرانگندہ بالوں والا
غبار آلود (چہرے والا) آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا کرتا ہے۔
اے رب! اے رب! (میری مدد فرما میری فریاد سن) حالانکہ اس کا
کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے اور اس کا پہننا حرام ہے اور وہ
حرام کا غذا دیا گیا۔ پس اس وجہ سے اس کی دعا کیسے قبول ہوگی؟“

(۱۱۵۸) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ» (المؤمنون: ۵۱) وَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ» (البقرة: ۱۷۳) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُلِيذِي بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ۔ باب قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها]

فَضْلُ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

وَالدَّعَاءُ فِيهَا

(۱۱۵۹) لَمْ يَصَحَّ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَدِيثٌ۔

فَضْلُ الْإِلْحَاحِ فِي الدَّعَاءِ

(۱۱۶۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ يَقَالُ لَهُ لَيْدٌ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَلِكَ يَوْمٌ أَوْ ذَلِكَ لَيْلَةٌ وَهُوَ عِنْدِي لَكِنَّهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي لِيَمَّا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ: أَتَأْنِي رَجُلَانِ لَقَعَدَا أَحَدَهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي۔)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اسْتَخَرَجْتَهُ؟ قَالَ: ((قَدْ عَافَانِي اللَّهُ فَكُفْرُهُتُ أَنْ تُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ شَرًّا فَأَمَرَبَهَا قَدْ فُتِّتْ))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا۔)) ثُمَّ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ۔)) الْحَدِيثُ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الطب۔ باب السحر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب السحر]

فَضْلُ مَنْ سَأَلَ ((اللَّهُ تَعَالَى))

الْجَنَّةَ أَوْ اسْتَعَاذَ بِهِ مِنَ النَّارِ

(۱۱۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ

نصف شعبان کی رات اور اس میں دعا کی فضیلت

۱۱۵۹۔ نصف شعبان کی رات کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں۔

الحاح و زاری سے دعا کرنے کی فضیلت

۱۱۶۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو زریق کے ایک یہودی لبید بن اعصم نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا تھا اور اس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے متعلق خیال کرتے کہ آپ نے وہ کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ مسلسل دعا کرتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ میں اللہ سے جو بات پوچھ رہا تھا اس نے اس کا مجھے جواب دے دیا۔ میرے پاس دو فرشتے (جبریل و میکائیل علیہما السلام) آئے۔ ایک میرے سر کی طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کی طرف۔“ حدیث طویل ہے اور اس میں ہے میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس جادو کو باہر کیوں نہیں نکالا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے عافیت دے دی اس لیے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اب میں خواہ مخواہ لوگوں میں اس برائی کو پھیلاؤں۔ پس آپ ﷺ نے اس (جادو کے سامان کٹگھٹی ہال وغیرہ) کے متعلق حکم دیا تو اسے دفن کر دیا گیا۔“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آپ مسلسل دعا کرتے رہے پھر فرمایا: ”عائشہ!.....“ آگے حدیث پہلے کی طرح ہے۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الطب۔ باب السحر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب السحر]

اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرنے یا جہنم سے اس کی پناہ

مانگنے والے کی فضیلت

۱۱۶۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور جو اس سے تین دفعہ جہنم کی آگ کی پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ! اس کو آگ سے بچالے۔“

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة الجنة۔ باب ما جاء في صفة أنهار الجنة۔ (روایت صحیح ہے۔)]
۱۱۶۲۔ یحییٰ بن عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو علقمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، شعبہ کہتے ہیں کہ یونس بن قباب نے مجھے بیان کیا۔ انہوں نے ابو علقمہ سے سنا۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ یحییٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تک سند نہیں پہنچاتے (یعنی وہ یہ نہیں بیان کرتے کہ ابو علقمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا بلکہ یہ یونس بن قباب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو علقمہ سے اور اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا) کہ جو سات مرتبہ یہ کہے کہ میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما اور جو اللہ سے سات مرتبہ جہنم کی پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ! اس کو آگ سے بچالے۔“

(۱۱۶۲) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُلْقَمَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ قُبَابٍ سَمِعَ أَبَا عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَمْ يَرْفَعُهُ يَحْيَى إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ مَنْ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ سَبْعًا قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ سَبْعًا قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اَعِذْهُ مِنَ النَّارِ۔

تخریج: [مسند طیبی: ۲۵۷۹۔ (یہ روایت مقوف ہے۔)]

ہدایت اور رزق وغیرہ کے طالب کے لیے دعا کی

فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“

فَضْلُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَرَادَ الْهِدَايَةَ

وَالرِّزْقَ وَغَيْرَهُمَا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (الجمعة: ۱۰)

۱۱۶۳۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے

(۱۱۶۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا رَوَى عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالُمُوا يَا

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو کر جس کو میں ہدایت دے دوں پس مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھلاؤں پس تم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچا سکو (یعنی تم مجھے نقصان یا نفع پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے) اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر تمہارے انسان اور جن سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہو تو یہ بات میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر تمہارے انسان اور جنات اس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر (گناہ گار) ہے تو یہ چیز میری سلطنت میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے انسان اور جن سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یقیناً یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کر رہا ہوں پھر میں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو اس کے علاوہ پائے پس وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔“

عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ
فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ- يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ
جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي
أُطْعِمْكُمْ- يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ
كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ- يَا
عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي
أَغْفِرْكُمْ- يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا
صَرِيَّ فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي
فَتَنْفَعُونِي- يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ
وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى
أَتَقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ
فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ
وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَى
أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ
مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ
وَأَخْرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ
إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي
إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا
عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ
أَوْفَيْكُمْ بِهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ
وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا
نَفْسَهُ))

سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابودریس رحمۃ اللہ علیہ خولانی جب بھی یہ

قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو دَرِيْسٍ، أَخْرَجَنِي إِذَا

حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَنَّا عَلَى رُكْبَتَيْهِ۔ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحریم الظلم]

فَضْلُ الدَّعَاءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
مسلمانوں کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرنے کی فضیلت

۱۱۶۳۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے لیے کہتا ہے کہ تجھے بھی وہی کچھ ملے۔“

(۱۱۶۴) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب]

۱۱۶۵۔ صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ (درواء کے خاوند) بیان کرتے ہیں کہ میں (ملک) شام میں پہنچنے کے بعد ابودرداء رضی اللہ عنہ کے گھر آیا تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ میں نے گھر میں (ان کی بیوی) ام درداء رضی اللہ عنہا کو پایا۔ پس اس نے مجھ سے پوچھا کیا تو اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا ہمارے لیے بھلائی کی دعا کرنا۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کیا ہوا فرشتہ کہتا ہے آمین۔ اور تجھے بھی ایسا ہی ملے۔“

صفوان کہتے ہیں کہ میں بازار کی طرف نکلا تو میری ملاقات ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ انہوں نے مجھے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ایسے ہی بیان کیا۔

(۱۱۶۵) عَنْ صَفْوَانَ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ) وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ. وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

قَالَ: فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرَوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب]

تَابِعُ الدَّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا کا مزید ذکر

۱۱۶۶۔ ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے آقا نے مجھے بیان کیا

(۱۱۶۶) حَدَّثَنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ: قَالَتْ:

کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کیا ہوا فرشتہ کہتا ہے: آمین اور اللہ تجھے بھی اسی طرح دے۔“

حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب]

جہنم یا قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کی فضیلت

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ
أَوِ الْقَبْرِ

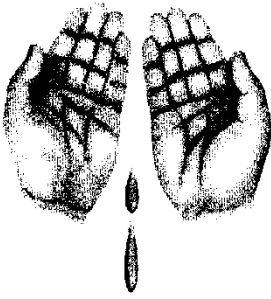
۱۱۶۷۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی۔ اے اللہ مجھے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ، میرے باپ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فائدہ دے۔ (یعنی ان کو زندہ سلامت رکھ) راوی کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اللہ سے مقرر شدہ زندگیوں، محدود (گنے ہوئے) دنوں اور تقسیم شدہ روزیوں (رزق) کے متعلق سوال کیا ہے جن میں سے کوئی چیز کبھی بھی اپنے وقت سے پہلے یا پیچھے نہیں ہو سکتی (اس کی بجائے) اگر تو اللہ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کی آگ یا قبر کے عذاب سے بچائے تو یہ دعا تیرے لیے بہتر اور افضل تھی۔“

(۱۱۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كَدَّ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعْجَلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ۔ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعَذِّبَكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابِ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب القدر۔ باب بیان أن الآجال والأرزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص۔۔۔]



باب نمبر 15



کتاب التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ
توبہ واستغفار کا بیان

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 691 تا 710

فصلُ الإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

www.KitaboSunnat.com

توبہ واستغفار کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ أُولَٰئِكَ جَزَاءُ هُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾

(آل عمران: ۱۳۵-۱۳۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُواكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾

(النساء: ۶۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (الأنفال: ۳۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾

(ہود: ۳)

وَقَالَ تَعَالَى: حِكَايَةً عَنْ هُودٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ﴾ (ہود: ۵۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آ جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام سے حکایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”اے میری قوم! تم اپنے رب سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت قوت بڑھا دے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور وقت سحر استغفار کیا کرتے تھے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾

(الذاریات: ۱۷-۱۸)

اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ”اور میں نے کہا، اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔“

وَقَالَ تَعَالَى عَنْ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَأَنْ يَتَّيَنَ وَيَجْعَلَ لَكُم مَّجَازٍ وَ يَجْعَلَ لَكُم أَنْهَارًا﴾ (نوح: ۱۰-۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کی زبان سے فرمایا: ”آپ نے فرمایا: اے میری قوم! تم نیکی سے پہلے برائی کی جلدی کیوں مچا رہے ہو؟ تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: عَلَى لِسَانِ صَالِحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (النمل: ۴۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصَوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (التحریم: ۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مومنو! تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو، تاکہ تم نجات پاؤ۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَتَوْبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور: ۳۱)

توبہ کی مزید فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

وَمِنْ فَضْلِ التَّوْبَةِ أَيْضًا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں، پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کریں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرة: ۲۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ (النساء: ۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے گناہ کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو اللہ (رحمت کے ساتھ) اس کی طرف رجوع فرماتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یہ کہ تم لوگ اپنے رب سے اپنے گناہ معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ ہو وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہاں بے شک میں انہیں بخش دینے والا ہوں جو توبہ کریں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بجز ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔ اور ان کی ذرا سی بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ﴾

(المائدة: ۳۹)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الأعراف: ۱۵۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾

(ہود: ۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى﴾

(طہ: ۸۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾

(الفرقان: ۷۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (الشورى: ۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا﴾ (مریم: ۶۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا

ہیں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں۔ اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے اے ہمارے رب! تو انہیں بیٹھکی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے (بھی) ان (سب) کو جو نیک عمل کرتے ہیں یقیناً تو تو غالب و باحکمت ہے۔ انہیں برائیوں سے بھی محفوظ رکھ حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچالیا اس پر تو نے رحمت کر دی اور یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے۔“

توبہ واستغفار کی فضیلت

سید الاستغفار

۱۱۶۸۔ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سید الاستغفار یہ ہے کہ آدمی اس طرح کہے۔“ اے اللہ! آپ میرے رب ہیں، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے مجھے پیدا کیا، اور میں آپ کا بندہ ہوں، اور میں آپ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنی طاقت کے مطابق۔ آپ کی پناہ چاہتا ہوں، ان برے کاموں کے وبال سے جو میں نے کیے۔ مجھے آپ کے اس احسان کا اقرار ہے جو آپ نے مجھ پر کیا، اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ پس آپ مجھے معاف فرمادیں کیونکہ آپ کے بغیر کوئی گناہ معاف کرنے پر قادر نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ دعا صبح کو صدق دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ شخص جنتی ہوگا، اور جو شخص یہ دعائیں کو صدق دل سے پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ شخص جنتی ہوگا۔“

وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(غافر: ۷-۹)

فَضْلُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ))

(۱۱۶۸) حَدِيثُ شَهَادِ بْنِ أَوْسٍ مَرْفُوعًا: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي اغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ: ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا قَمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمَسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا قَمَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب أفضل الاستغفار]

مِنْ فَضْلِ الْإِسْتِغْفَارِ

(۱۱۶۹) حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ قُدْسِيٌّ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَانِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ...)) الْحَدِيثُ۔

استغفار کی مزید فضیلت

۱۱۶۹۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دے دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ ہی سے کھانا طلب کرو۔ میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جن کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ ہی سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پس تم مجھ ہی سے معافی مانگو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔“

تشریح: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحریم الظلم]

با وضو ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنے پھر اللہ سے مغفرت

طلب کرنے والے کی فضیلت

۱۱۷۰۔ اسماء بن الحکم فزاری رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسا آدمی تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے براہ راست حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس حدیث سے جو چاہتا نفع دیتا۔ اور جب آپ کے ساتھیوں میں سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اس سے (اس حدیث کی صحت پر) قسم اٹھاتا۔ پس جب وہ میرے لیے قسم اٹھاتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو آدمی بھی گناہ کر بیٹھے پھر وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ سے بخشش مانگے تو

فَضْلٌ مِّنْ تَوْضَاً وَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ

(۱۱۷۰) عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ ((الْفَزَارِيِّ)) قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا خَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ قَالَ: وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَ صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا

اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ”جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں“..... آخر آیت تک۔

فَيُحْسِنُ الظُّهُورَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ (إِلَّا غَفَرَهُ) ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ.....﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار۔ یہ روایت مقوف ہے۔ (لیکن اس کے شواہد ہیں۔)]

اسلام قبول کرنے والے کے لیے استغفار کی فضیلت

۱۱۷۱۔ ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! مجھے معاف کر دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما.....“

فَصَلِّ الْإِسْتِغْفَارَ لِمَنْ أَسْلَمَ وَغَيْرِهِ (۱۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي))

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی آدمی اسلام قبول کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ کلمات سکھاتے اور پھر ان کو پڑھنے کا حکم دیتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یہ کلمات تیرے لیے دنیا و آخرت کو جمع کر دیں گے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ --- ((وَفِي رِوَايَةٍ: ((فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء]

گناہوں کی بخشش، دین میں ثابت قدمی اور دشمنوں پر فتح و نصرت کی دعا کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وہ یہی کہتے رہے اے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما، ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پر مدد دے۔ اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی۔ اور اللہ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔“

فَصَلِّ الدُّعَاءَ بِمَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ وَالثَّبَاتِ وَالنَّصْرِ عَلَى الْأَعْدَاءِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ قَوْلُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (آل عمران ۱۴۷-۱۴۸)

فَصَلِّ الْإِسْتِغْفَارِ وَ قُبُولِ اللَّهِ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتْ

(۱۱۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ((أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: أَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ أَعْمَلَ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ))

قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى: لَا أَدْرِي أَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ((أَعْمَلَ مَا شِئْتَ))

وَ فِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: ((غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ))

استغفار اور اس بات کی فضیلت کہ اللہ بندے کی گناہوں سے توبہ قبول کرتا ہے، خواہ وہ گناہ بار بار سرزد ہوں۔

۱۱۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے بیان فرماتے ہیں کہ ”کوئی بندہ گناہ کر کے پھر کہے اے اللہ! میرا گناہ بخش دے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا، اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے، اور کہتا ہے اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا، اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی بناء پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے، اور کہتا ہے: اے میرے رب! میرا گناہ معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرے بندے نے گناہ کیا، اور اسے علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا، اور اس کی وجہ سے گرفت بھی کرتا ہے۔ (اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے) تو جو چاہے کر، میں نے تجھے معاف کر دیا۔“ عبد الاعلیٰ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں تیسری یا چوتھی مرتبہ کہا کہ ”تو جو چاہے کر۔“

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تین دفعہ فرماتا ہے ”میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پس وہ جو چاہے کرے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب قبول التوبۃ من الذنوب وإن تکررت الذنوب والتوبۃ۔

و صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول اللہ یریدون أن یدلوا کلام اللہ]

تفسیر: پس وہ جو چاہے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک بندہ اس طرح کرتا رہے گا کہ گناہ کر کے توبہ کرتا رہے تو میں اسے بخشتا ہوں گا اس لیے کہ سچی توبہ گزشتہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اور سچی توبہ سے مراد وہ توبہ ہے جس میں مندرجہ ذیل خالص تین شرائط موجود ہوں۔

(۱) گناہ چھوڑ دینا۔ (۲) گناہ پر ندامت و پشیمانی (۳) آئندہ نہ کرنے کا پختہ عہد۔ اللہ نہ کرے پھر گناہ ہو گیا، پھر خالص توبہ کرے، پھر گناہ ہو گیا، پھر خالص توبہ کرے۔ یعنی جب بھی توبہ کرے اپنی طرف سے خالص اور پختہ کرے مگر تقاضہ بشریت ٹوٹ جائے تو پھر توبہ کرے حتیٰ کہ شیطان اس کا کتا کچھا چھوڑ دے گا۔

۱۱۷۳۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (جیسے اس کی شان کو لائق ہے ہم اس کی حقیقت و کیفیت نہیں جانتے) تاکہ دن کو برائی کرنے والا (رات کو) توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا (دن کو) توبہ کر لے۔ (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔ (جو قریب قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

(۱۱۷۳) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ - وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب غیرۃ اللہ تعالیٰ و تحریم الفواحش]

استغفار اور اس کی کثرت کی فضیلت

۱۱۷۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

فَضْلُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْإِسْتِغْفَارُ مِنْهُ (۱۱۷۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الاستغفار۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب ما یقول إذا قام من مجلسه۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۱۷۵۔ انور مرزا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے دل پر بھی (بعض دفعہ) پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔“

(۱۱۷۵) عَنْ الْأَعْمَرِ الْمُرَزِّي وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيَبَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه]

۱۱۷۶۔ محمد بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”اس آدمی کو (جنت کی) خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے۔“

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا))

تخریج : [سنن ابن ماجہ - أبواب الأدب - باب الاستغفار - (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۱۷۷۔ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا 'میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"

(۱۱۷۷) أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً))

تخریج : [صحیح البخاری - کتاب الدعوات - باب استغفار النبی ﷺ فی اليوم والليلة]

توحید کے ساتھ استغفار کی فضیلت

فَصَلُّ التَّوْحِيدَ مَعَ الْإِسْتِغْفَارِ

۱۱۷۸۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید وابستہ رکھے گا تو جس حالت میں بھی ہوگا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور میں کوئی پروا نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں بھی اتنی بخشش کے ساتھ تجھے ملوں گا جس سے زمین بھر جائے۔"

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ: يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ مَادَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكَ بِي شَيْئًا لَا تَيْتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))

تخریج : [جامع الترمذی - أبواب الدعوات - باب (الحديث القدسی) (یا ابن آدم انك مادعوتنی

..... روایت صحیح لغیرہ ہے]

توبہ واستغفار گناہوں کے خاتمے کا سبب ہیں

التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ سَبَبٌ لِسُقُوطِ

الدُّنُوبِ

۱۱۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے

(۱۱۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَكَلَّهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ

يُذْنِبُونَ، فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) اور پھر اللہ سے استغفار کریں گے۔ تو وہ ان کو معاف فرمائے گا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبۃ]

(۱۱۸۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ: كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْ لَا أَنْتُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))

۱۱۸۰۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے تم سے ایک حدیث چھپائی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی: ”اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے (پھر توبہ واستغفار کریں گے) اللہ ان کو معاف فرمادے گا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبۃ]

تشریح : ابوایوب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اس لیے عام بیان نہیں کی کہ لوگ اس حدیث کا مطلب صحیح انداز سے نہیں سمجھ سکیں گے اور پھر بد عملی اور بے راہ روی کا شکار ہو جائیں گے۔ اور ایسا کرنا جائز ہے کہ عام لوگوں میں ایسی آیات و احادیث بیان نہ کی جائیں جو ان کی فہم اور ذہنی سطح سے بلند ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اپنی کم علمی اور کم عقلی کی بناء پر ان کا انکار کر دیں جس سے ان کو دنیا و آخرت کا خسارہ ہو جائے۔ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت یہ حدیث اس لیے بیان کر دی کہ کہیں کسمانہ علم (علم چھپانے) کے گناہ میں ملوث نہ ہو جائیں۔

گناہ پر ندامت اور اس سے توبہ کرنے کی فضیلت

۱۱۸۱۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے پس اگر وہ گناہ چھوڑ دے استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر (پہلے گناہ کی معافی مانگنے کی بجائے) دوبارہ گناہ کرے تو اس کے دل کی سیاہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے (یعنی اس کا دل مکمل سیاہ ہو جاتا ہے) اور یہ وہ رنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) ذکر کیا ہے۔“ یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے رنگ (چڑھ گیا) ہے۔“

فَضْلُ النَّدَمِ عَلَى الذَّنْبِ وَالتَّوْبَةِ مِنْهُ (۱۱۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءٌ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبُهُ وَهُوَ الزَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: ﴿كَثَلًا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين: ۱۳)

اور مسند احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: ”پس اگر وہ (گناہ سے) توبہ کر لے گناہ چھوڑ دے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو سیاہی بھی

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَابْنِ مَاجَةَ: ((فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى يَعْْلُوَ قَلْبُهُ ذَلِكَ الزَّانُ الَّذِي ذَكَرَ

اللہ۔۔۔) لَفْظُ أَحْمَدَ۔

زیادہ ہوتی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے سارے دل پر چھا جاتی ہے۔
یہی وہ رنگ ہے جس کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب تفسیر القرآن۔ باب و من سورة ويل للمطففين۔ ومسند أحمد۔ ۲/ ۲۹۷ (یہ مسند احمد کے الفاظ ہیں۔ روایت حسن ہے۔)]

(۱۱۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ بْنِ مُقَرَّنٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ)) قَالَ: نَعَمْ وَقَالَ مَرَّةً: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((النَّدَمُ تَوْبَةٌ))

۱۱۸۲۔ عبد اللہ بن معقل بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ تو انہوں (میرے باپ) نے کہا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”ندامت (گناہ پر شرمندگی) توبہ ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ اور ایک مرتبہ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ندامت توبہ ہے۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱/ ۳۷۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَرَحُ اللَّهِ بِالتَّوْبَةِ وَحُبُّهُ لِصَاحِبِهَا

توبہ کی وجہ سے اللہ کا خوش ہونا اور توبہ کرنے والے سے

محبت کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔“

۱۱۸۳۔ حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک اپنی طرف سے (موقوف)۔ فرمایا: مومن (اللہ کے ڈر کی وجہ سے) گناہ کو ایسے سمجھتا ہے جیسے کہ وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے ڈرتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس کے اوپر ہی نہ گر جائے۔ اور بے شک فاجر (اللہ سے نہ ڈرنے کی وجہ سے) گناہ کو ایسے جانتا ہے جیسے کہی اس کی ناک کے اوپر سے گزری ہو۔ پس وہ اشارے سے اس کو اڑا دیتا ہے۔ ابو شہاب (راوی) نے ناک کے اوپر ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی وہ گناہ کی پروا نہیں کرتا اس کو معمولی جانتا ہے)۔ پھر اس کے بعد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی آپ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ (البقرة: ۲۲۲)

(۱۱۸۳) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ: قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذَبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هُكْدًا۔ قَالَ أَبُو شَهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: ((لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلِكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً،

فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اسْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَائِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ))

و فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ: حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرْحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ...)) الْحَدِيثُ

نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی خطرناک ہلاکت والی جگہ پر پڑاؤ کیا ہو اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو۔ پس وہ تھوڑی دیر سو یا جب بیدار ہوا تو اس کی سواری گم ہو چکی تھی (وہ اس کی تلاش میں بڑا پریشان ہوا) حتیٰ کہ گرمی کی شدت اور پیاس نے اس کو نڈھال کر دیا (اس کی ایسی حالت ہوئی) جو اللہ نے چاہا۔ پس اس نے کہا میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں۔ پس وہ اپنی جگہ پر آ کر سو گیا۔ پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری (سامان سمیت) اس کے پاس تھی۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک بیابان ہلاکت والی زمین میں ہو، اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو.....“ آگے حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التوبہ، باب التوبہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب فی

الحض علی التوبہ والفرح بها]

(۱۱۸۴) حَدِيثُ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((لَلَّهِ أَشَدُّ فَرْحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضٍ فَكَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ. وَ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً فَاصْطَبَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيَسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اللَّهُمَّ

۱۱۸۴۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔ جو کسی جنگل بیابان میں اپنی سواری پر سوار ہو جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی موجود ہو کہ اچانک وہ سواری اس سے چھوٹ جائے۔ (بہت تلاش کے بعد) وہ اس سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے آ کر لیٹ جائے جب کہ وہ سواری سے مایوس ہو چکا ہو کہ اتنے میں اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو وہ اس کی مہار پکڑ کر خوشی کی شدت میں کہہ دے: اے اللہ!

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأُ مِنْ شِدَّةِ الْفُرْحِ))
 تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب۔ فرطِ خوشی میں وہ غلطی کر جائے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب فی الحض علی التوبہ والفرح بہا]

(۱۱۸۵) عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفُرْحِ رَجُلٍ انْفَلَتَ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجَرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ فَفَرَّ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجَذَلٍ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامَهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ؟)) قُلْنَا: حَدِيثًا. يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا إِنَّهُ وَاللَّهِ! لَلَّهِ أَشَدُّ فَرْحًا بِتُوبَةٍ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِوَرَاحِلَتِهِ))

۱۱۸۵۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس آدمی کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو۔ (کہ وہ کتنی ہوگی) جس سے اس کی وہ سواری چھوٹ گئی ہو جس کی مہار کھینچنے وہ ایک جنگل بیابان میں جا رہا تھا اور اس پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی تھا کہ وہ سواری اس سے چھوٹ گئی۔ اب اس کے پاس کھانے پینے کا اور سامان موجود نہیں۔ پس وہ اپنی سواری کو تلاش کرتا ہے حتیٰ کہ تھک ہار جاتا ہے۔ پھر اس کی سواری کی مہار ایک درخت کے پاس سے گزرتی ہوئی اس سے اٹک جاتی ہے۔ پس وہ اپنی سواری کو درخت کے ساتھ اٹکا ہوا پالیتا ہے؟“ صحابہ کرام کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس آدمی کی خوشی تو بہت زیادہ ہوگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس آدمی کے اپنی سواری کے ساتھ خوش ہونے سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب فی الحض علی التوبہ والفرح بہا]

يَقْبَلُ اللَّهُ تُوبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ
 اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس پر حالتِ نزع طاری نہ ہو۔

(۱۱۸۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تُوبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ))

۱۱۸۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا رہتا ہے جب تک اس پر حالتِ نزع طاری نہ ہو۔“

تخریج : [الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب التوبۃ مقبولة قبل الغرغرة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

حَدِيثُ الْعَامِدِيَّةِ وَفَضْلِ التَّوْبَةِ
 عامدیه (قبیلہ عامد کی عورت) کے متعلق حدیث اور سچی توبہ کی فضیلت

(۱۱۸۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً

۱۱۸۷۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک

مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزَّوْنَى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْهَا فَقَالَ: ((أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعْتَ فَأَتِينِي بِهَا)) فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَهَا فَرَجَمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تَصَلِّيَ عَلَيْهَا؟ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَقَدْ زَنَتْ. فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ تَعَالَى؟))

عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ زنا کی بناء پر حاملہ تھی۔ اس نے آ کر عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھ سے حد والے گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہے، لہذا آپ مجھ پر حد قائم فرما دیجئے۔ پس نبی ﷺ نے اس کے ولی (وارث رشتہ دار) کو بلایا اور فرمایا: ”اس کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو اور جب یہ بچے کو جنم دے لے تو اس کے بعد اس کو میرے پاس لے کر آنا۔“ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اللہ کے نبی ﷺ نے حکم دیا، اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیئے گئے پھر آپ کے حکم پر اس کو رجم کر دیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بدکاری کرنے والی عورت پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”عمر! تمہیں معلوم نہیں اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ کیا اس سے بھی کوئی افضل بات ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی؟“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الحدود۔ باب من اعترف على نفسه بالزنى]

سچی توبہ کی فضیلت خواہ گناہوں کی کثرت ہو۔

فُضِّلُ التَّوْبَةُ الصَّادِقَةُ وَإِنْ كَثُرَتْ
الدُّنُوبُ

۱۱۸۸۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا اس نے ننانوے (۹۹) قتل کیے۔ پس اس نے آ کر ایک راہب سے پوچھا کہ (میری) توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا، نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اور اس کے بعد وہ (لوگوں سے اپنی توبہ کے متعلق) پوچھتا رہا کہ اس کو ایک آدمی نے کہا کہ تو فلاں فلاں بستی میں جا۔ پس اس کو (دوران سفر) موت آ گئی۔ پس وہ (موت کے دوران) اپنے سینے کے سہارے اس بستی کی طرف سرک گیا۔ (اس

(۱۱۸۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَاتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا لَفَقَتَلَهُ. فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ قَرِيبٌ كَذَا وَ كَذَا، فَأَذْرَكَهُ الْمَوْتُ فَتَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ

کی روح کو لینے کے لیے) رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں ہی آگئے پس ان کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ تو اللہ نے اس زمین کو (جس کی طرف جارہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا اور اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا۔ اور (فرشتوں سے) فرمایا: کہ ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو جب انہوں نے ناپا تو نیک لوگوں کی زمین کی طرف اسے ایک باشت زیادہ قریب پایا، تو اسے بخش دیا گیا۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ”پھر اس نے روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق لوگوں سے پوچھا، تو اسے ایک عالم کا پتہ بتلایا گیا اس نے اس سے جا کر پوچھا کہ اس نے سؤل کیے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس عالم نے کہا ہاں۔ کون ہے جو اس کے اور اس کی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ جا فلاں جگہ چلا جا۔ وہاں اللہ کی عبادت کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں تو بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کر اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا یہ برائی کی زمین ہے۔ چنانچہ اس نے نیک لوگوں کی اس بستی کی طرف سفر شروع کر دیا، ابھی اس نے آدھا راستہ طے کیا تھا کہ اس کی موت آ گئی۔“ آخر حدیث تک

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے ”پس وہ آدمی پیمائش میں نیکو کاروں کی بستی کی طرف ایک باشت زیادہ قریب نکلا چنانچہ اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کر دیا گیا۔“

اور ایک روایت میں زائد بات یہ ہے ”اللہ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور نیک لوگوں کی زمین (جس کی طرف جارہا تھا) حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔“

مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي، وَقَالَ: فَيَسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوَجَدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ، فَغَفِرَ لَهَا))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ كَذَلِكَ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ: فَقَالَ: إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ؟ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضٍ كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ بِهَا أَنْاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَأَعْبِدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سُوءٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ---))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((لَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا))

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ فِيهَا: ((فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرَبِي))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب حدیث الغار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب قبول توبۃ القاتل]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت زیادہ گناہ گار کی توبہ بھی اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے بشرطیکہ وہ توبہ صادق ہو۔

اور سچی توبہ کی تین شرائط ہیں۔ ۱۔ ترک گناہ۔ ۲۔ گناہ پر ندامت۔ ۳۔ آئندہ نہ کرنے کا پختہ عہد۔ اگر ان شرائط کے ساتھ توبہ ہو تو اللہ تعالیٰ ہماری پہاڑ جتنے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ اللہ نہ کرے اگر توبہ ٹوٹ جائے تو پھر دوبارہ اسی طرح کرے۔ اگر پھر ٹوٹ جائے تو سہ بارہ ایسا کرے۔ یہاں تک کہ شیطان اکتا کر اس کا پیچھا چھوڑ دے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اصلاح اور ترک گناہ کے لیے برے ماحول اور خراب سوسائٹی کو چھوڑنا اور گمراہی اور شیطانی راہ پر لگانے والے دوست احباب سے کنارہ کش ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ اس سو آدمی کے قاتل کو مشورہ دیا گیا اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے، پس آدمی کو دوست بناتے وقت سوچنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے (ایکھے کو یا برے کو) (جامع الترمذی۔ أبواب الزهد، باب حدیث ”الرجل علی دین خلیلہ“ (۱۱۸۹) حَدِیثُ أَنَسٍ: ((كُلُّ بَنِي آدَمَ ۱۱۸۹۔ اُنس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم کی تمام اولاد گناہ گار ہے اور بہترین گناہ گار توبہ کرنے والے ہیں۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب فی استعظام المومن ذنوبہ..... (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سندیں علی بن مسعود ضعیف ہے دیکھیے میزان الاعتدال للذہبی)]

فَضْلُ رَدِّ الْمُظَالِمِ وَالتَّحْلِي مِنْ أَصْحَابِ الْحُقُوقِ

۱۱۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ تَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِي أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ))

۱۱۹۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی پر بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہو تو اس کو چاہیے کہ اس کا ازالہ کر کے اس حق سے عہدہ برا ہو جائے، پہلے اس کے کہ ایسا وقت آ جائے جب درہم و دینار کام نہیں آئیں گے (بلکہ) اس کے بھائی کے (حق کے) لیے اس کی نیکیاں لی جائیں گی، پس اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے (حقدار) بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب القصاص يوم القيامة]

۱۱۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

۱۱۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، ہم میں مفلس وہ آدمی ہے جس کے پاس (نقد) درہم ہوں نہ سامان۔ آپ

لَقَالَ: ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَكَذَّبَ هَذَا، وَآكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ إِنْ كَانَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْضَى مَا عَلَيْهِ أَخَذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُوِّحَ لِي النَّارُ))

نے فرمایا: ”(نہیں بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ آدمی ہے جو قیامت والے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں پہلے اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق باقی ہوں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحريم الظلم]

برائی کے بعد فوراً نیکی کرنے کی فضیلت

فَضْلُ اتِّبَاعِ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً نیکیاں براہیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پڑنے والوں کے لیے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا))

(ہود: ۱۱۴)

۱۱۹۲۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر اس کا تذکرہ کیا۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس یہ آیت نازل ہو گئی۔ ”دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھو اور رات کی کئی ساعتوں میں یقیناً نیکیاں براہیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پڑنے والوں کے لیے۔“ پس اس آدمی نے کہا اللہ کے رسول! کیا یہ آیت صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہا ”اللہ کے رسول! میں مدینہ کے دور کے کنارے (یعنی بیرونی آبادی) میں ایک عورت سے ملا ہوں اور سوائے جماع کے میں نے

(۱۱۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: فَتَزَكَّى: ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيْ النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا﴾ (ہود: ۱۱۴) قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لَمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي))

و فِي رِوَايَةٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ

اس سے سب کچھ کیا ہے۔ پس میں حاضر ہوں آپ جو چاہیں میرے بارے میں فیصلہ کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے آپ کی پردہ پوشی کی تھی کاش کہ آپ بھی اپنی پردہ پوشی کرتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی روانہ کیا کہ اس کو بلا لاؤ (جب وہ آ گیا تو) آپ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی۔

”دن کے دونوں سروں اور رات کی کئی ساعتوں میں نماز قائم رکھو یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔“ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے نبی! (کیا) یہ اس کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔“

أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَأَقْضِ فِي مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ۔ قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَا: وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلَّذِينَ كَرِهُوا﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب التوبہ۔ باب قوله تعالى: إن الحسنات يذهبن السيئات]

۱۱۹۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک عورت سے محبت کرتا تھا۔ پس اس آدمی نے کسی کام کے سلسلہ میں نبی ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ وہ برسات کے دن گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ عورت پانی کے ایک تالاب پر غسل کر رہی ہے۔ پس جب وہ اس کے پاس ایسے بیٹھا جیسے آدمی عورت کے پاس (فعل کرنے کے لیے) بیٹھا ہے تو مردانہ کمزوری کی وجہ سے اس عورت سے برا فعل کرنے پر قادر نہ ہوا۔ پس وہاں سے کھڑا ہو گیا اور نبی ﷺ کے پاس آ کر اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”چار رکعت نماز ادا کرو پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔“

”دن کے دونوں سروں اور رات کی کئی ساعتوں میں نماز قائم کرو۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔“

(۱۱۹۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ امْرَأَةً فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأْذَنَ لَهُ: فَانْطَلَقَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، لَمَّا هُوَ بِالْمَرْأَةِ عَلَى غَدِيرٍ مَّاءٍ تَغْتَسِلُ فَلَمَّا جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ، ذَهَبَ يُحَوِّكُ ذِكْرَهُ لَمَّا هُوَ بِهِ مُدْبِئَةً فَقَامَ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاتَزَوَّلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾)) (ہود۔ ۱۱۳)

تخریج: [مسند البزار۔ ۵۲/۳۔ ۵۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہماری طرح انسان تھے ان سے بھی تقاضہ بشریت گناہ سرزد ہو جاتے تھے لیکن ان میں اور

دوسرے لوگوں میں ایک بہت بڑا اور بنیادی فرق یہ ہے کہ عام لوگوں سے غلطیاں اور گناہ ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کو اپنی غلطی و گناہ معاف کرانے اور اس کے کفارہ (ازالہ) کی بہت کم فکر ہوتی ہے یا دیر سے ہوتی ہے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے قلب و ذہن کی صفائی اور باطنی طہارت اور اخلاص کی وجہ سے گناہوں سے کوسوں دور رہتے تھے اور اگر کسی وقت بشری تقاضے کے مطابق ان سے کوئی غلط فعل سرزد ہو جاتا تھا تو ان کو بے چینی لگ جاتی تھی اور انتہائی مغموم ہو جاتے تھے اور جب تک توبہ واستغفار کر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ نافذ نہ کرا لیتے اور اس کا کفارہ ادا نہ کر لیتے ان کو آرام و سکون حاصل نہیں ہوتا تھا۔

اس اور گزشتہ احادیث کا بھی یہی مفہوم ہے کہ اگر گناہ ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو توبہ واستغفار کرو نماز ادا کرو۔ اور اس گناہ کے بعد توبہ اور تواتر سے نیکیاں کرو۔ تاکہ ان لگاتار نیکیوں کی وجہ سے گناہ مٹ اور دب جائے اور انسان اس گناہ کی آلائش اور اس کے دنیا و آخرت میں نمودار ہونے والے برے اثرات و نتائج سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(۱۱۹۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتِّبِ السَّبِيلَ الْحَسَنَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ))

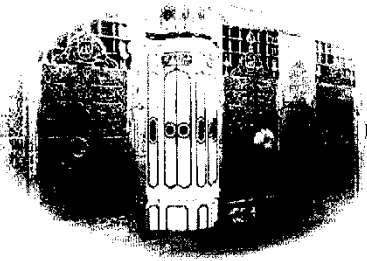
۱۱۹۴۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تو جہاں کہیں بھی ہو ایک اللہ سے ڈر اور برائی کے بعد نیکی کر۔ نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء في معاشرۃ الناس]

تشریح: ”نیکی برائی کو مٹا دے گی“ سے مراد یہ ہے کہ اگر برائی کے بعد نیکی کی جائے تو وہ اس کے لیے کفارہ (ازالہ) بن جاتی ہے۔ اس سے مراد چھوٹی برائیاں اور صغیرہ گناہ ہیں کیونکہ کبیرہ گناہ خالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔ اسی طرح حقوق العباد بھی اصحاب الحقوق سے معاف اور حلال کرائے بغیر معاف نہیں ہوں گے۔



باب نمبر 16



کتاب الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ
صلوة و سلام کا بیان

صفحہ نمبر 712 تا 719

کتاب الصلاة والسلام علی النبی ﷺ

نبی ﷺ پر صلوة وسلام کا بیان

قَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (الأحزاب: ۵۶)

(۱۱۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا))

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔“

۱۱۹۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ]

(۱۱۹۶) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاسِ مَرْفُوعًا: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ...))

۱۱۹۶۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ (مؤذن) کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو اس لیے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو“..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب القول مثل قول المؤذن]

تشریح: صلوة سے مراد درود ابراہیمی ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں خود اس کی تفسیر تعین فرمائی ہے۔

”کعب بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے، لیکن آپ پر ”صلوة“ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو۔“ اے اللہ! محمد (ﷺ) پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور آپ کی اولاد پر بھی، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر رحمتیں نازل کی ہیں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) پر برکتیں نازل فرما اور آپ کی اولاد پر بھی جیسی برکتیں تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر نازل کی ہیں بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔“

(صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب قوله تعالى۔ إن الله وملائكته۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب الصلاة علی النبی بعد التشهد)

درد پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رحمت و رفع درجات کی دعا ہے تمام امت کو آپ کے لیے یہ دعا ضرور کرنی چاہیے کیونکہ آپ تمام امت کے محسن ہیں کہ بے پناہ مصائب و تکالیف برداشت کر کے اپنی امت کے لیے اللہ کے دین پر چلنے کا ایک بہترین راستہ و طریقہ متعین فرما گئے۔ اس لیے درد پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ جیسا کہ اس حدیث اور دوسری احادیث سے ظاہر ہے کہ اس کے ذریعے سے رسول اللہ (ﷺ) کے ہدایت و رہنمائی والے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے اور قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

نبی ﷺ پر درد پڑھنے سے درجات

الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تَرْفَعُ

بلند ہوتے ہیں۔

الدرجات۔۔۔۔۔

۱۱۹۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درد پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔“

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب السہو۔ باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی ﷺ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کی فضیلت

مِنْ فَضْلِ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۱۹۸۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ (باہر کی طرف) نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا، حتیٰ کہ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہو گئے تو وہاں نہایت ہی طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ میں ڈر گیا کہ کہیں اللہ نے آپ کو فوت تو نہیں کر دیا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آ کر آپ کو دیکھنے لگا تو آپ نے سراٹھا کر فرمایا: ”عبدالرحمن! کیا بات ہے؟“ میں نے آپ کو اپنی اس تشویش سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”بے شک جبریل علیہ السلام نے آ کر مجھے کہا، کیا میں آپ کو خوش خبری نہ دے دوں، بے شک اللہ آپ کے لیے فرماتا ہے: جس نے آپ پر درد پڑھا میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔ اور جس نے آپ پر سلام پڑھا میں اس پر اپنی سلامتی بھیجوں گا۔“

(۱۱۹۸) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتْبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلْنَا نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خِفْتُ أَوْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ أَوْ قَبَضَهُ قَالَ فَبِئْسَ أَنْظَرُ لِرَفْعِ رَأْسِهِ فَقَالَ: ((مَالِكُ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ)) قَالَ: فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱/ ۱۹۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے بھی گزشتہ احادیث کی طرح درود و سلام کی فضیلت و اہمیت واضح ہوتی ہے اور سلام سے مراد نماز کے اندر تشہد میں پڑھا جانے والا سلام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا تذکرہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود و سلام کا حکم دیا ہے سلام کا تو ہمیں پتہ ہے جو ہم تشہد میں پڑھتے ہیں آپ ہمیں صلوٰۃ (درود) بتادیں تو آپ نے فرمایا کہ جیسے تم نماز میں کہتے ہو (یعنی وہی نماز میں پڑھا جانے والا درود مجھ پر پڑھو)۔ (صحیح البخاری کتاب التفسیر۔ باب قوله تعالى إن الله وملائكته)

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
وَأَكْمَلُ كَيْفِيَّةِ لَهَا

۱۱۹۹۔ عبد اللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو فرماتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے؟ تو میں نے کہا: کیوں نہیں؟ آپ مجھے وہ تحفہ ضرور دیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے گھر والوں پر صلوٰۃ (درود) کی کیا کیفیت ہے اس لیے کہ اللہ نے ہمیں سلام تو سکھا دیا ہے کہ ہم (آپ پر) سلام کیسے پڑھیں (تشہد میں پڑھا جانے والا سلام مراد ہے) تو آپ نے فرمایا: ”تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ آخر تک

(۱۱۹۹) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلَى فَأَهِنَا لِيْ۔ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))

”اے اللہ! کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر۔ جس طرح آپ نے رحم و کرم فرمایا ابراہیم (ﷺ) پر اور ابراہیم (ﷺ) کی آل پر۔ بے شک آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (ﷺ) پر اور ابراہیم (ﷺ) کی آل پر۔ بے شک آپ لائق تعریف اور بزرگی والے ہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب ﴿یزنون﴾ (الصفات ۹۴) النسلان فی

المشی۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الصلوة۔ باب الصلوة علی النبی بعد التشهد]

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: ((قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

۱۲۰۰۔ حکم بیان کرتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے سنا انہوں نے بیان کیا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: ”کیا میں آپ کو ایک تحفہ نہ دوں؟ کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا! اللہ کے رسول! ہم نے سلام تو معلوم کر لیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام پڑھیں۔ تو ہم آپ پر صلوة (درود) کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ”کہو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) اے اللہ! کرم فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر جس طرح آپ نے رحم و کرم فرمایا ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر۔ جس طرح آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر۔ بے شک آپ تعریف کے لائق اور بزرگی والے ہیں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الصلاة علی النبی ﷺ]

تشریح: اس حدیث میں جس سلام کے پڑھنے کا ذکر ہے اس سے مراد نماز کے تشہد میں پڑھا جانے والا سلام ہے۔ ((السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته))۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علیہم السلام رسول اللہ ﷺ کے حکم اور تعلیم ہی سے پڑھا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم فرمایا۔ کہ تم نبی کریم ﷺ پر درود اور سلام پڑھو۔ (الأحزاب: ۵۶)

تو انہوں نے سوچا سلام تو ہم پڑھ لیتے ہیں لیکن درود کون سا پڑھیں؟ تو آپ نے اس حدیث میں اس کا بیان فرما دیا۔ اس طرح قرآن کے حکم پر نماز ہی میں مکمل عمل ہو جاتا ہے۔ اور ہر مسلمان مرد و عورت رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھ لیتا ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ اس لیے پڑھتے ہیں کہ اس میں صلوة (درود) و سلام دونوں ہیں جبکہ درود و ابراہیمی میں سلام نہیں۔ ان کی بات اس لیے غلط ہے کہ

۱۔ الفاظ خود ساختہ ہیں۔

۲۔ طریقہ اور وقت بھی خود ایجاد کیا، اذان سے قبل کہیں جماعت سے قبل وہ بھی جب لاؤ ڈسٹیکر دستیاب ہو۔ ورنہ لاؤ ڈسٹیکر کی عدم دستیابی کی صورت میں اس کا التزام نہیں کیا جاتا۔

۳۔ ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے فرمودہ الفاظ بھی ناکافی ہیں اور ان کو آپ کا طریقہ بھی پسند نہیں جبکہ ثواب اور خیر و برکت

رسول اللہ ﷺ کی اتباع و اطاعت میں ہے نہ کہ اپنی طرف سے بدعات ایجاد کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی توفیق دے اور بدعت سازی سے بچائے۔ آمین۔

اس میں ثواب کی بجائے گناہ اور سابقہ نیک اعمال و نیکیوں کی تباہی ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ ہر خطبہ و تقریر میں فرمایا کرتے تھے کہ بہترین طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام و امور داخل کرنا ہے اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الجمعة۔ باب تحفیف الصلاة والخطبة)

نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھ کر دعا کرنے کی فضیلت۔

فَضْلُ كَثْرَةِ الدُّعَاءِ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۰۱۔ طفیل بن ابی بن کعب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ”لوگو! اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو۔ لرزہ طاری کر دینے والی اور اس کے پیچھے آنے والی آنچلی۔ موت بھی اپنی ہولنا کیوں سمیت آگئی۔ موت بھی اپنی ہولنا کیوں سمیت آگئی۔“ ابی ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں تو میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپ نے فرمایا: ”جتنا تم چاہو۔“ میں نے کہا ”وقت کا چوتھا حصہ؟“ آپ نے فرمایا: ”جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔“ میں نے کہا پھر آدھا؟ آپ نے فرمایا: ”جتنا تم چاہو پس تم اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔“ میں نے کہا پس دو تہائی؟ آپ نے فرمایا: ”جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔“ میں نے کہا میں اپنا سارا وقت آپ پر درود کے لیے وقف کرتا ہوں آپ نے فرمایا: ”پھر تو (یہ عمل) تمہارے غموں (کے دور کرنے) کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔“

(۱۲۰۱) عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَبِعَهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)) قَالَ أَبِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَمَا أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ)) قُلْتُ: الرَّبْعُ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنَّ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قُلْتُ: فَالنِّصْفُ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: فَالثَّلَاثِينَ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنَّ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ)) قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: ((إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفِرَ لَكَ ذُنُوبَكَ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر الموت آخر اللیل

و فضل إكثار الصلاة على النبي ﷺ اسنادہ ضعیف۔ سفیان الثوری عنن و حسنه المؤلف]

فَضْلُ كَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
نَبِيِّ ﷺ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی
فضیلت۔

۱۲۰۲۔ اوس بن اوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تمہارے دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے۔ اسی روز آدم
ﷺ کو پیدا کیا گیا، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (وفات ہوئی)
اسی میں نفعہ اولیٰ ہے اور اسی میں نفعہ ثانیہ ہے۔ پس تم اس دن
مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا
جاتا ہے۔“ راوی کہتے ہیں کہ انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا، اللہ
کے رسول! آپ پر ہمارا درود پڑھنا کیسے پیش کیا جائے گا، حالانکہ
آپ کا جسم (قبر میں) بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:
”بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام زمین پر حرام کر دیے
ہیں۔“

ابوداؤد کے علاوہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں، ”اللہ تعالیٰ نے
زمین پر انبیاء کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا ہے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فی الغسل یوم الجمعة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي

أَيِّ مَوْضِعٍ

۱۲۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور
مجھ پر درود پڑھو۔ اس لیے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھے پہنچ
جاتا ہے۔“

تخریج: [ابوداؤد۔ کتاب المناسک۔ باب زیارة القبور۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری قبر کو عید مت بناؤ“ اس کا مطلب یہ ہے کہ میری قبر پر عید کی طرح اجتماع نہ کرو
اور کثرت سے بار بار مت آؤ جیسے آج کل اہل بدعت کا شیوہ ہے کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر ماہانہ و سالانہ عرسوں و میلوں

ٹھیلوں کا انتظام و اہتمام کرتے ہیں اور ان میں انتہائی قبیح منکرات کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مثلاً شرک۔ بزرگوں کو پکارنا، ان سے حاجات طلب کرنا۔ ان کے لیے نذر و نیاز دینا۔ ان کے لیے قیام و سجود کرنا وغیرہ اور حیا سوز دُشمنانک اور لچر قسم کے لباس والی بے پردہ عورتوں کے جگمگے مخلوط محافل۔ ساز و آواز والی مجالس، ڈھول، ڈھمکوں والے گروہ اور دھمال کے نام پر رقص و سرور کی محفلیں۔ فحش گانوں پر تاپنے والی حیا باختہ عورتوں اور خسروں کا اجتماع، سرکس و تھیٹر۔ مختلف جانوروں کتوں و مرغوں اور کتوں اور بچوں کی لڑائیاں۔ اور لوگوں کا مال لوٹنے والے جیب کتروں اور ہزنوں کی جماعتیں، اور اغوا کرنے والے اور عزتیں لوٹنے والے اوباش اور آوارہ گروہ اور پارٹیاں وغیرہ۔ اس طرح بزرگوں کی محبت اور عرسوں اور میلوں کے نام پر ان کی قبریں اور مزارات جرائم پیشہ افراد اور مفرور و اشتہاری ڈاکوؤں و قاتلوں کی آماج گاہیں اور پناہ گاہیں بن چکی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی قبر پر اجتماع اور جگمگہا پسند نہیں فرمایا تو کسی اور کی قبر پر عرس کے نام پر ماہانہ یا سالانہ اجتماع کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جب یہ اجتماعات مذکورہ فواحش و منکرات کا سبب بنیں۔ ایک حدیث میں آپ نے اس کو یہود و نصاریٰ کا عمل و طریقہ بتایا اور اس کے مرتکبین پر لعنت فرمائی۔

((لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا..))

”اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“ (العیاذ باللہ)

(صحیح البخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور۔ و صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب النہی عن بناء المسجد علی القبور.....)

کَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ
نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا دخول جنت کا سبب ہے۔

(۱۲۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِيئَةٍ بِهِ طَرِيقُ الْجَنَّةِ))
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھ پر درود پڑھنا چھوڑ دیا وہ اس کی وجہ سے جنت کے راستے سے خطا ہو گیا (یعنی محروم ہو گیا)۔“

تخریج: [سنن بیہقی ۲۸۶/۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۲۰۵) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أَسْلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْدهُ أَبَوَاهُ الْكَبِيرَ فَلَمْ يَدْخُلْهُ))
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان (کا مہینہ) آ کر چلا جائے لیکن وہ بخشش و مغفرت کا مستحق نہ بن سکے اور اس آدمی کی

ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کر سکیں۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب قول رسول الله ﷺ رغم أنف رجل (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ

۱۲۰۶) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّرَابِ))

۱۲۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جو قوم جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتی تو قیامت کے دن چاہے وہ لوگ جنت میں داخل بھی ہو جائیں لیکن یہ مجلس ان کے لیے اجر و ثواب سے محرومی کی بناء پر باعث حسرت و فسوس ہوگی۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/۳۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَلْفُفُونِي مِنْ أَمْتِي السَّلَامَ))

۱۲۰۷۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔“

تخریج : [سنن النسائي۔ كتاب السهو۔ باب التسليم على النبي ﷺ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَةً كَرَّتْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَافِلَةً: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))

۱۲۰۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو جواب دیتا ہوں۔“

تخریج : [سنن أبي داود۔ كتاب المناسك۔ باب زيارة القبور۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ برزخ کے اندر زندہ ہیں لیکن اس زندگی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ اس کی حقیقت و کیفیت ہم نہیں سمجھ سکتے۔ سمع و بصر کی طرح ہماری عقل و سوچ بھی محدود ہے۔ لہذا یہ برزخی زندگی ایمان بالغیب کی قسم میں سے ہے یعنی بغیر دیکھے اور بغیر کیفیت جانے ایمان لانا۔ اس لیے یہ اعتقاد رکھنا کہ یہ زندگی دنیا کی طرح یا اس سے قوی ہے غلط اور کتاب و سنت کے سراسر خلاف ہے۔ اگر دنیا کی طرح ہی زندہ ہوتے تو روح لوٹانے کی نوبت نہ آتی اور

آپ ہر سلام کہنے والے کا جواب دے دیتے۔ لہذا آپ کی برزخ والی زندگی اور کروڑوں مسلمانوں کے سلام کا جواب دینے کے لیے آپ کی روح کا بار بار لوٹنا ایسا معاملہ ہے جس پر ایمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کی کیفیت و نوعیت معلوم نہیں۔ واللہ اعلم۔

فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

جب بھی نبی ﷺ کا ذکر ہو آپ پر درود پڑھنے کی

فضیلت

تُكَلِّمًا ذِكْرَ

۱۲۰۹۔ حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔“

(۱۲۰۹) عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَيَّ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب قول رسول الله رغم أنف رجل (روایت حسن ہے۔)]

نماز میں دعا سے پہلے اللہ کی بزرگی بیان کرنے اور

نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

۱۲۱۰۔ ابوہانی روایت کرتے ہیں کہ ابوعلیٰ جنبی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ اس نے فضالہ بن عیید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا جبکہ اس نے اللہ کی حمد بیان کی نہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز پڑھنے والے! تو نے جلد بازی کی ہے“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو سکھایا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا جو نماز پڑھ رہا تھا پس اس نے اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی تعریف بیان کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اب) تو دعا کر تجھے جواب دیا جائے گا اور سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔“

فَضْلُ تَمْجِيدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى

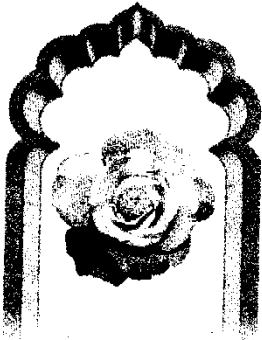
نَبِيِّهِ قَبْلَ الدَّعَاءِ ((فِي الصَّلَاةِ))

(۱۲۱۰) عَنْ أَبِي هَانِيٍّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يَمْجِدِ اللَّهَ وَلَمْ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَجِلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي)) ثُمَّ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَصَلِّي لَمْ يَمْجِدِ اللَّهَ وَ حَمْدَهُ وَ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ادْعُ تَجِبْ وَ سَلْ تَعْطُ))

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب السہو۔ باب التمجید والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة۔ و سنن أبي داؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب الدعاء (روایت حسن ہے۔)]



باب نمبر 17



کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَٰةِ
نیکی و صلہ رحمی کا بیان

صفحہ نمبر 721 تا 761

فَضْلُ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

والدین سے حسن سلوک کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر، جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے دکھ پر دکھا اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور دو سال میں جا کر کہیں اس کا دودھ چھوٹا ہے یا درکھ کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے، جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کر دوں گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ (الإسراء: ۲۳-۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفَصَّالَهُ فِي سَامِيٍّ أَنْ أَشْكُرَنِي وَلَوْلَا ذِكْرُكَ إِلَيَّ لَمُصِيرٌ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (لقمان: ۱۴-۱۵)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمَلُهُ وَفَصَّالَهُ ثَلَاثُ سِنِينَ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ اأَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ

تک کہ جب وہ اپنی چنگلی اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا 'اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں' (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا ہے۔"

والدین سے حسن سلوک مصیبت و پریشانی کے دور ہونے اور دعا کے قبول ہونے کا سبب ہے

۱۲۱۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی وہ حدیث جس میں ان تین غار والوں کا قصہ ہے جن پر پتھر گرنے کی وجہ سے غار بند ہو گئی تھی۔ اس حدیث میں ہے "پس وہ (تینوں) آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے اللہ کی قسم! ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی، بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا" اور اس حدیث میں ہے کہ "پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی: اے اللہ! تجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ جب میرے ماں باپ بوڑھے ہو گئے تو میں روزانہ رات کے وقت اپنی بکریوں کا دودھ ان کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا وہ سو چکے تھے ادھر میری بیوی اور بچے بھوک سے بلبلارہے تھے، لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا۔ پس میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

أَوْزَعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ تَقْبَلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ (الأحقاف: ۱۵-۱۶)

بِرَّالْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ فِي كُشْفِ الْكُرْبِ وَإِجَابَةِ الدُّعَاءِ

(۱۲۱۱) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ (الثَّلَاثَةُ أَصْحَابِ الْغَارِ الَّذِينَ انْبَغَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَفِيهِ) ((لَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَاهُولَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ فَلَيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ)) ((الْحَدِيثُ وَفِيهِ)) ((لَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ ضَيَّعَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ آتِيَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنٍ غَنَمِي، فَأَبْطَأْتُ عَنْهُمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَ قَدْ رَفَدَا، وَأَهْلِي وَ عِبَالِي يَتَضَاعَوْنَ مِنَ الْجُوعِ، وَ كُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ لَكْرِهَتْ أَنْ أُرْفِظَهُمَا وَ كَرِهَتْ أَنْ أَدْعُهُمَا فَيَسْتَكِنَا لِشَرِّتِهِمَا ، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي لَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا

پس اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا اور اب آسمان نظر آنے لگا.....“ (آخر حدیث تک) اور اس حدیث کے آخر میں ہے: ”اللہ نے ان تینوں کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔“

لَا تَسَاخَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ)) الْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ ((فَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب حدیث الغار]

والدین اور پھر قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حسن معاشرت کی فضیلت۔

فَضْلُ حُسْنِ صُحْبَةِ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْأَقْرَبِ

۱۲۱۲۔ بنو بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں سے، پھر اپنی ماں سے، پھر اپنی ماں سے، پھر اپنے باپ سے، پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو، پھر جو تمہارے سب سے زیادہ قریب ہو۔“

(۱۲۱۲) عَنْ بَنِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَوْلَى؟ قَالَ: ((أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا اقْرَب))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی بر الوالدین۔ (روایت صحیح الثمرہ ہے۔)]

والدین سے حسن سلوک اللہ کو تمام اعمال سے زیادہ محبوب اور افضل ہے

بِرَّ الْوَالِدَيْنِ مِنْ أَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ وَأَفْضَلِهَا

۱۲۱۳۔ ابو ولید ہشام بن عبد الملک (شعبہ سے اور وہ ولید بن عمر از سے اور وہ ابو عمرو شیبانی سے وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اصل کتاب میں سند پوری نقل نہیں ہوئی) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کو سب سے زیادہ کون ساعل محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔“ انہوں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔“ انہوں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں آپ سے اور سوالات کرتا تو آپ مجھے اور

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَفْيِهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَرْزَدْتَهُ لَزَادَنِي۔

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ ((كَمَا تَرَكْتُ أَنْ اسْتَرْزِدَهُ إِلَّا إِدْعَاءَ عَلَيْهِ))

زیادہ بھی بتلاتے۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: میں نے بطور ادب اور آپ کے اکرام کے خیال سے آپ سے زیادہ سوالات نہ کیے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب مواقیت الصلاة۔ باب فضل الصلاة لوقتہا۔ و صحیح مسلم کتاب الإیمان۔ باب بیان کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الإیمان]

(۱۲۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانُ بِاللَّهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُورٌ))

۱۲۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ تمام اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ ایمان لانا۔“ اس نے کہا پھر اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“ اس نے کہا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: ”حج مبرور۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان کون الإیمان باللہ تعالیٰ أفضل الأعمال]

تشریح: حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو کتاب و سنت کے مطابق ادا کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی بے حیائی، نافرمانی اور جھگڑانہ ہو۔ حدیث کے مطابق اس کا بدلہ جنت ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب فضل الحج والعمرة)

ماں سے حسن سلوک کی فضیلت

فَضْلُ بَرِّ الْأُمِّ

۱۲۱۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کے دوران میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا تو میں نے ایک قاری کی آواز سنی وہ پڑھ رہا تھا۔ تو میں نے کہا ”یہ کون ہے؟“ تو انہوں (فرشتوں) نے کہا۔ یہ حارث بن نعمان ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو فرمایا: ”اس طرح ہے حسن سلوک کا اجر و ثواب۔ اس طرح ہے حسن سلوک کا اجر و ثواب۔ اور وہ اپنی ماں کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔“

(۱۲۱۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَمْتُ قَوَائِمِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِيءٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالُوا: هَذَا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَذَاكَ الْبِرُّ كَمَا ذَاكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرُّ النَّاسِ بِأُمِّهِ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱۵۱/۶۔ ۱۵۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

والدین کے ساتھ حسن سلوک نفلی نماز وغیرہ پر مقدم ہے

تَقْدِيمُ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى صَلَاةِ

التَّطَوُّعِ وَغَيْرِهَا

۱۲۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی

(۱۲۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اسرائیل میں ایک جرتج نامی آدمی تھا جو نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئیں اور اسے بلایا۔ اس نے جواب نہیں دیا سوچتا رہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ پھر وہ دوبارہ آئیں اور بد دعا کر گئیں کہ اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ جرتج اپنے عبادت خانے میں رہتا تھا ایک عورت نے کہا کہ میں جرتج کو فتنے میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ اس کے پاس آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن اس نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا آخر لڑکا پیدا ہوا اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جرتج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جرتج کے پاس آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ دیا، اسے باہر نکالا اور گالیاں دیں۔ لیکن جرتج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آیا، اس سے پوچھا، بچے تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا۔ اس نے کہا، تم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بناتے ہیں۔ جرتج نے کہا، نہیں۔ مٹی سے۔“

ابو سلمہ کی روایت میں زادک بات یہ ہے۔ ”انہوں نے اس کا عبادت خانہ بنا دیا، پس وہ اپنے عبادت خانے میں چلا گیا اور ہنسا۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ اللہ کی قسم! بتا تو ہنسا کیوں ہے؟ اس نے کہا، میں اپنی ماں کی بد دعا سے ہنسا ہوں (کہ ایسا ہی ہوا جیسے میری ماں نے بد دعا دی تھی)

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَبَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ: أَجِيبَهَا أَوْ أَصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تَرِيَهُ وَجُوهَ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: لَا فِتْنَنَ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمَكَنَّتهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَتْهُ وَتَحَسَّرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَالزَّلُوهُ وَسَبُّهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي قَالُوا: نَبِيُّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ))

زَادَ فِي رِوَايَةِ أَبِي سَلَمَةَ ((فَرَدُّوْهَا فَرَجَعَ فِي صَوْمَعَتِهِ وَضَحِكَ فَقَالُوا لَهُ: بِاللَّهِ مِمَّ ضَحِكْتُ؟ فَقَالَ: مَا ضَحِكْتُ إِلَّا مِنْ دَعْوَةِ دَعَتْهَا عَلَيَّ أُمِّي))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المظالم۔ باب اذا هدم حائط فلیین مثله]

والد کو آزاد کرانے (یا والدین کا بدلہ دینے) کی فضیلت

فُضِّلَ عِتْقُ الْوَالِدِ ((أَوْ جَزْءٍ

الْوَالِدَيْنِ))

۱۲۱۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی اولاد اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی مگر یہ کہ اپنے باپ کو غلام پائے اور وہ اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

(۱۲۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَحْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب العتق۔ باب فضل عتق الوالد]

بِرَّالْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ

(۱۲۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ)) قِيلَ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ أَبُوهُ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) وَلَيْ رَوَايَةٍ ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ))

والدین سے حسن سلوک دخول جنت کا سبب ہے

۱۲۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ”ناک خاک آلود ہو پھر ناک خاک آلود ہو پھر ناک خاک آلود ہو۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ نے فرمایا: ”اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے ماں باپ کو پایا ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ”جس نے اپنے والدین کو پایا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب رَغِمَ أَنْفٌ مِنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا]

(۱۲۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى، وَرَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ))

۱۲۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل ہو) جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان (کا مہینہ) آ کر چلا جائے لیکن وہ (گناہوں سے بچ کر اور نیکیاں اختیار کر کے) بخشش و مغفرت کا مستحق نہ بن سکے۔ اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس والدین بڑھاپے کو پہنچیں پس وہ اس کو جنت میں داخل نہ کریں۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الدعوات۔ باب قول رسول الله ﷺ رَغِمَ أَنْفٌ رَجُلٍ۔۔۔۔ (روایت صحیح ہے۔)]

والدین کے ساتھ حسن معاشرت کی فضیلت اور ماں کا زیادہ حق ہے

كُفْلُ حُسْنِ صُحْبَةِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأُمِّ أَحَقُّ

۱۲۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: اللہ کے رسول! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ کون حق دار ہے؟ فرمایا: ”تمہاری ماں۔“ اس نے

(۱۲۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ (مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ) عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى
نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ
وَالْجِهَادِ ابْتِغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ قَالَ: ((كَهْلُ
مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَتَّى؟)) قَالَ: نَعَمْ بَلْ
كِلَاهُمَا قَالَ: ((فَتَبْتَغَى الْأَجْرَ مِنَ اللَّهِ؟))
قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ
فَأَخْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

والدین پھر درجہ بدرجہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک
۱۲۲۲۔ مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک
کرنے کا حکم دیتا ہے (تین مرتبہ فرمایا) بے شک اللہ تمہیں اپنے
باپوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے بے شک اللہ تمہیں رشتہ
داروں کے ساتھ ان کی قرابت کے درجات کے لحاظ سے حسن سلوک
کا حکم دیتا ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الأدب۔ باب بر الوالدین۔ (روایت صحیح ہے۔)]

والد جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے
۱۲۲۳۔ ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس
ایک آدمی نے آ کر کہا کہ میری بیوی ہے۔ اور میری ماں اس کو طلاق
دینے کا حکم دیتی ہے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”والد جنت کے دروازوں میں سے
درمیانہ دروازہ ہے۔“ (آگے ابو درداء رضی اللہ عنہ کا کلام ہے) پس اگر تو
چاہے تو اس دروازے کو گرا دے یا اس کی حفاظت کر۔ اور ابن ابی عمر
راوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کبھی سفیان راوی نے (یہ لفظ) کہا
میری ماں اور کبھی (یہ لفظ کہا) میرا باپ۔

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب (ما جاء من) الفضل فی رضا الوالدین۔ (روایت صحیح ہے۔)]

والدین سے حسن سلوک بیمار یوں سے شفا اور دعا کی
قبولیت کا سبب ہے

۱۲۲۴۔ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب
بھی اہل یمن میں سے غازیان اسلام آتے تو ان سے پوچھتے کیا
تمہارے ساتھ اولیس بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں؟ حتیٰ کہ بالآخر (ایک وفد
میں) اولیس رضی اللہ عنہ آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم اولیس بن

بِرَّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا اقْرَبُ
(۱۲۲۲) عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ
بِأُمَّهَاتِكُمْ (ثَلَاثًا) إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ
بِآبَائِكُمْ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ
فَلَا اقْرَبِ))

الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
(۱۲۲۳) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي
امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا، قَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) فَإِنْ
شِئْتَ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ وَقَالَ
ابْنُ أَبِي عُمَرَ: رَبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّ أُمِّي
وَرَبَّمَا قَالَ: أَبِي۔

بِرَّ الْوَالِدَيْنِ سَبَبٌ لِلشِّفَاءِ مِنَ
الْأَمْرَاضِ وَإِجَابَةِ الدُّعَاءِ

(۱۲۲۴) عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ
الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ: أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟
حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ: أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ

عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا مراد کے (گھرانے) اور قرن (قبیلے) سے تمہارا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے جسم پر برص کے داغ تھے اب وہ صحیح ہو گئے ہیں سوائے ایک درہم جتنی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا تمہاری والدہ (زندہ) ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن (قبیلے) کا اویس بن عامر اہل یمن کے ان غازیوں کے ساتھ آئے گا (جو جہاد میں لشکر اسلام کی مدد کرتے ہیں) اس کے جسم پر برص کے داغ ہوں گے جو درہم جتنی جگہ کے سوا صحیح ہو گئے ہوں گے وہ اپنی والدہ کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ پر کوئی قسم کھالے تو یقیناً اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے۔ پس اگر تم (اے عمر) ان سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرا سکو تو ضرور کرانا۔“ پس تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو۔ چنانچہ انہوں نے ان کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اب کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا ”کوفہ“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں کوفہ کے حاکم کو تمہارے لیے لکھ کر نہ دے دوں؟ (کہ وہ آپ کا خیال رکھے) اویس نے کہا میں غریب مسکین قسم کے لوگوں میں شمار ہونا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ جب آئندہ سال آیا تو یمن کے معزز لوگوں میں سے ایک شخص حج پر آیا اور اس کی ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے اس سے اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کی زندگی بہت ہی سادہ ہے اور دنیا کا بہت کم سامان رکھتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے پاس مراد (گھرانے) اور قرن (قبیلے) کا اویس بن عامر یمن کے رہنے والوں میں سے (مجاہدین کی مدد کرنے والے فوجی گروہ کے ساتھ) آئے گا۔ اس کے جسم پر

عامر؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: مِنْ مُرَادٍ نُمِّ مِنْ قَرْنٍ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: لَمَكَانَ بِكَ بَرَصٌ كَبُرَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ : قَالَ: لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمَدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، نُمِّ مِنْ قَرْنٍ كَانَتْ بِهِ بَرَصٌ كَبِيرٌ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرُ لِي فَاسْتَغْفِرَ لَهُ۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: الْكُوفَةُ قَالَ: أَلَا أَكْتُبُ إِلَيْ عَامِلِيهَا؟ قَالَ: أَكُونُ فِي غَبَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ۔

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الثَّيْبِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمَدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ نُمِّ مِنْ قَرْنٍ كَانَتْ بِهِ بَرَصٌ كَبِيرٌ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ: اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ: أَنْتَ أَحَدْتُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرُ لِي قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفِرَ لَهُ

فَقَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ
أُسَيْرٌ: وَكَسَوْنَهُ بُرْدَةً فَكَانَ كَمَا رَأَاهُ
إِنْسَانٌ قَالَ: مِنْ أَيْنَ لَا يُؤَيِّسُ هَذِهِ الْبُرْدَةُ؟

برص کے داغ ہوں گے جو ایک درہم چٹنی جگہ کے علاوہ درست ہو
چکے ہوں گے۔ اس کی والدہ زندہ ہوگی جس کے ساتھ وہ بہت اچھا
سلوک کرنے والا ہوگا۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم
ضرور پوری فرماتا ہے پس اگر تم ان سے بخشش کی دعا کر سکو تو ضرور
کراتا۔“ پس یہ یعنی فحش حج سے فراغت کے بعد اویس رضی اللہ عنہ کے
پاس گیا اور ان سے درخواست کی کہ میرے لیے مغفرت کی دعا
کریں۔ اویس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم ایک نیک سفر سے ابھی ابھی
آئے ہو تم میرے لیے مغفرت کی دعا کرو نیز انہوں نے کہا کیا تم
عمر رضی اللہ عنہ کو ملے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ اویس نے عمر رضی اللہ عنہ کے لیے
بخشش کی دعا کی تب لوگوں نے ان کے مقام کو سمجھا۔ اور اویس
رضی اللہ عنہ اپنے سامنے کی طرف چل پڑے۔ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے ان (اویس رضی اللہ عنہ) کو ایک چادر پہنائی پس
جب بھی کوئی انسان ان کو دیکھتا تو (تعجب سے) کہتا کہ اویس کے
لیے یہ چادر کہاں سے آئی؟

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل أویس القرنی]

تشریح: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے ہے کہ آپ نے اویس رضی اللہ عنہ کے نام و نسب اور ان کی جو صفات و
خصوصیات بیان فرمائیں وہ اسی طرح ان میں موجود تھیں جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ اور اس حدیث سے والدین کے
ساتھ حسن سلوک کی فضیلت اور اہمیت واضح ہوتی ہے کہ اویس رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ نے جو تعریف کی اس میں نمایاں بات
ان کا اپنی ماں کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کرنا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کمزور اور بوڑھی ماں کی خدمت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ
کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ اور اس حدیث سے اویس رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مقام بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ خیر التابعین
ہیں۔ اور اللہ کے ہاں ان کا مقام حدیث کی رو سے بہت اہم ہے۔ باقی سعید بن المسیب علوم شرعیہ (تفسیر حدیث) میں تمام
تابعین پر فضیلت و برتری رکھتے ہیں جس سے اللہ کے ہاں ان کا اویس رضی اللہ عنہ سے بہتر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بعض جہال اور غالی
قسم کے لوگوں کی پھیلائی ہوئی باتیں غلط اور افسانے ہیں کہ اویس رضی اللہ عنہ نے محبت رسول ﷺ میں اپنے سارے دانت توڑ
دیئے تھے اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والدین سے حسن سلوک عمر میں اضافے کا سبب ہے

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ

۱۲۲۵۔ سلیمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۱۲۲۵) عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ: ((لَا يَزِيدُ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ))
 ”دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب القدر۔ باب ما جاء لا يزد القدر إلا الدعاء۔ (روایت حسن ہے۔)]
تشریح: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دعا بھی تقدیر میں شامل ہے یعنی اگر یہ آدمی دعا نہ کرتا تو اس کو یہ تکلیف پہنچتی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے علم (تقدیر سے مراد اللہ کا علم) میں یہ بات تھی کہ یہ دعا کرے گا۔ لہذا اس کی تقدیر میں اس کو یہ نقصان پہنچنا نہیں لکھا تو دعا بھی تقدیر کا حصہ ہے۔ ورنہ یہ نہیں کہ دعا کرنے سے اب تقدیر میں رد و بدل ہوتا ہے۔ کیونکہ تقدیر کا مطلب ہے اللہ کا علم یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کے واقع ہونے سے پہلے ہر بات کا علم ہے۔ اور اللہ کا علم کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ لہذا نفع و نقصان کے امور کے وقوع کے اسباب بھی پہلے سے طے شدہ ہیں۔ یہ دعا کرے گا اس پر مصیبت نہیں آئے گی فلاں دعا نہیں کرے گا اس پر مصیبت آئے گی۔ صدقہ و خیرات سے مصائب و مشکلات کے دور ہونے کا بھی یہی مطلب ہے وہ بھی پہلے سے مقدر اور طے شدہ ہیں۔ حسن سلوک سے عمر بڑھنے کا بھی یہی مفہوم ہے کہ اس کی عمر زیادہ مقرر کی گئی کیونکہ اس نے اللہ کے علم کے مطابق والدین سے حسن سلوک کرنا تھا۔ فلاں کی عمر والدین سے حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ سے کم رکھی گئی لہذا وقوع پذیر ہونے والے تمام امور اپنے اسباب و ذرائع سمیت پہلے سے اللہ کے علم میں مقدر اور مقرر ہیں۔ ان میں نئے سرے سے رد و بدل نہیں ہوتا۔

باپ کے دوستوں اور ماں کی سہیلیوں سے حسن سلوک کی فضیلت۔

فَضْلُ صَلَٰةٍ أَصْدِقَاءِ الْآبِ وَالْأُمِّ وَنَحْوِهِمَا

۱۲۲۶۔ عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو کر راحت حاصل کرتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے۔ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا آپ نے اسے پہچانتے ہوئے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں (یعنی اسی کا بیٹا ہوں)۔ آپ نے وہ گدھا اسے دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی دے دیا۔ اور کہا اس کو اپنے سر پر باندھ لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں میں سے بعض نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف

(۱۲۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى سَهْمَةٍ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَتُدْبِهَا رَأْسَهُ فَيَبْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَسْتَ ابْنُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَ قَالَ: ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ: أَشَدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ! أَعْطَيْتَ هَذَا الْأَغْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشْدُبُ بِهَا رَأْسَكَ

۱. قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صَلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعَمَرٍ۔

فرمائے۔ آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ (دوران سفر) آرام حاصل کرتے تھے۔ اور وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنا سر باندھتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے۔“ (اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اس کا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما]

باپ کے دوستوں سے اچھے تعلقات کی مزید فضیلت

۱۲۲۷۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھے ملنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے آپ کو معلوم ہے میں آپ کے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا، نہیں۔ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص چاہتا ہے کہ قبر میں اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور تعلق رکھے تو اس کو چاہیے کہ باپ کے فوت ہونے کے بعد باپ کے بھائیوں اور دوستوں سے اچھا سلوک و تعلق رکھے۔“ اور میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ اور تیرے باپ کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی۔ پس میں نے پسند کیا کہ میں اس کو قائم رکھوں۔

تَابِعُ فَضْلِ صَلَةِ أَصْدِقَاءِ الْأَبِ

(۱۲۲۷) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَاتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَهُ أَبِيهِ بَعْدَهُ)) وَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَ أَبِي عُمَرَ وَبَيْنَ أَبِيكَ إِخَاءٌ وَوَدٌّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِلَ ذَلِكَ۔

تخریج: [مسند ابی یعلیٰ۔ ۵۶۶۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے دوستوں سے حسن سلوک کرنا اور اچھے تعلقات برقرار رکھنا ضروری ہیں کیونکہ یہ ایک بہت بڑی نیکی اور صلہ رحمی کا حصہ ہے۔ ماں باپ کی وفات کے بعد ان کے دوستوں کو فراموش کر دینا اور ان سے قطع تعلق کرنا شریعت کے لحاظ سے ناپسندیدہ عمل ہے۔

خالہ اور ماموں وغیرہ سے صلہ رحمی کی فضیلت

فَضْلُ بَرِّ الْخَالَةِ وَالْخَالِ وَغَيْرِهِمَا

(مِنْ صَلَةِ الرَّحِمِ)

۱۲۲۸۔ ابواسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب

(۱۲۲۸) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ

ﷺ سے سنا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا، لیکن مکہ والوں نے آپ کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیا۔ آخر اس پر صلہ ہوئی کہ (آئندہ سال) آپ مکہ میں تین روز قیام کریں گے۔ حدیث طویل ہے اور اس میں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش کے متعلق علی، جعفر اور زید رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کا قصہ ہے۔ اور اس کے آخر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیٹی کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ”خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔“

www.KitaboSunnat.com

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب کیف یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان.....]

۱۲۲۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ انصار کو خاص طور پر بلایا پھر ان سے پوچھا: ”کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے نہ ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: صرف ہمارا ایک بھانجا ایسا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوتا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب المناقب۔ باب ابن اخت القوم منهم و مولی القوم منهم]

صلہ رحمی کی فضیلت اگرچہ اسے توڑا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں۔ اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے۔ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔“

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاصَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔۔۔ أَلْحَدَيْتُ مَطْوَلًا وَ فِيهِ فِصَّةٌ تَنَازَعَ عَلِيٌّ وَ جَعْفَرُ وَ زَيْدٌ فِي حِصَانَةِ ابْنَةِ حَمْزَةَ وَ فِي آخِرِهِ فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ۔۔)) أَلْحَدَيْتُ

(۱۲۲۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟)) قَالُوا: لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ابْنُ أُخْتٍ الْقَوْمِ مِنْهُمْ))

فَضْلُ صَلَاةِ الرَّحِمِ وَإِنْ قُطِعَتْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا زَكَاةً مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ عَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتٌ عِنْدُهَا يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

(الرعد: ۲۱-۲۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو ہر ایک کو اس کا حق دیجئے، یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى : ﴿لَا تَبْذُرُوا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ذَلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الروم: ۳۸)

۱۲۳۰۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور دوسری سند سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اس پر لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے اسے کیا ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں ہو کیا گیا ہے (جس چیز کی اس کو ضرورت ہے اس کے متعلق پوچھتا ہے۔ اس کے بعد) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر اس (اوثنی کی نکیل) کو چھوڑ دے۔“ راوی نے کہا شاید اس وقت رسول اللہ ﷺ اوثنی پر سوار تھے۔

(۱۲۳۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ۔۔۔) ح۔
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ مَالَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرَبَّ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا)) قَالَ تَكُنْهُ تَكُنْ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے جب وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے حکم کردہ باتوں کو مضبوطی سے پکڑا تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَلَمَّا أَذْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

تخریج : [صحیح البخاری کتاب الأدب۔ باب فضل صلة الرحم۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان الإیمان الذی یدخل به الجنة]

صلہ رحمی کی فضیلت

فَضْلُ صَلَةِ الرَّحِمِ

۱۲۳۱۔ ابن شہاب (زہری) بیان کرتے ہیں کہ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کو (ان کے والد) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ

(۱۲۳۱) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))
انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“

وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعُ رَحِمٍ۔
اور امام مسلم اور ترمذی نے زائد بات یہ بیان کی کہ سفیان نے یہ الفاظ (قاطع رحم) ادا کیے جبکہ دوسروں نے لفظ قاطع روایت کیا ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إثم القاطع۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب صلة الرحم و تحریم قطيعتها۔ و جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ باب ما جاء في صلة الرحم]

مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللَّهُ
جو اپنی رشتہ داری ملائے گا اللہ اسے ملائے گا۔

(۱۲۳۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ: أَنَا الرَّحْمَنُ، وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنْ أَسْمَائِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُ))
۱۲۳۲۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی ہے) میں رحمان ہوں اور یہ (رحم) رشتہ داری ہے اس کا نام میں نے اپنے نام سے نکالا ہے جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے (توڑے) گا میں اس کو توڑ دوں گا۔“

وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مِنْ طَرِيقٍ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ الرَّكَادَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مَرْفُوعًا بِمَعْنَاهُ۔
اور ابو داؤد شریف میں ایک روایت مندرجہ ذیل سند کے ساتھ ہے معمر زہری سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ردادلیشی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوعاً (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) بیان کیا اس حدیث کے معنی کے مطابق۔

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الزکاة۔ باب في صلة الرحم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ لَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ))
۱۲۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”رحم رحمان سے مشتق ہے۔ پس اللہ نے فرمایا: جو تجھے جوڑے گا میں بھی اسے جوڑ دوں گا۔ اور جو تجھ سے جدا ہو گا میں بھی اس سے جدا ہوں گا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من وصل وصله الله]

(۱۲۳۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ ۱۲۳۴۔ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَنُهَا، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتَهَا))
 ﷺ نے فرمایا: رحم (رحمان سے) مشتق ہے۔ پس جو تجھے ملائے اور جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو اس سے جدا ہوگا میں اس سے جدا ہوں گا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من وصل وصلہ اللہ]

۱۲۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے مخلوق پیدا کی جب اس سے فارغ ہوا تو رحم نے عرض کیا: یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ نے فرمایا: ہاں کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں اسے جوڑوں گا جو تجھے جوڑے گا اور اس سے جدا ہو جاؤں گا جو تجھ سے جدا ہوگا؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں اے رب۔ اللہ نے فرمایا: پس یہ تجھ کو دیا۔“ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: ”اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: ”کچھ عجب نہیں کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم ملک میں فساد کرو اور رشتے ناٹے توڑ ڈالو۔“

(۱۲۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخُلُقَ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أُصِلَ مَنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَهُوَ لَكَ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَافْرُقُوا وَإِنْ شِئْتُمْ ((فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ)) (محمد: ۲۲-۲۳)

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من وصل وصلہ اللہ]

اس شخص کی فضیلت جو قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرتا ہے

فَضْلُ الْوَاصِلِ الَّذِي يَصِلُ مَنْ قَطَعَهُ مِنَ الرَّحِمِ

۱۲۳۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ”سفیان نے کہا کہ اس حدیث کو اعمش نے نبی ﷺ تک مرفوع بیان نہیں کیا اور حسن اور فطر رحمہما اللہ نے نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کیا آپ نے فرمایا: ”صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ میں صلہ رحمی کرتا ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے تو وہ تب بھی صلہ رحمی کرے۔“

(۱۲۳۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَفِيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفَطْرُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب ليس الواصل بالمكافئ]

۱۲۳۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ

(۱۲۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي

وَأَحْسَنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلِمُ عَنْهُمْ وَبَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ، لَكَاثِمًا تُسْقِئُهُمُ الْمَلَ لَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ))

مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے تو تو گویا ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے اور ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا“ جب تک تیرا رویہ یہی رہے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها]

صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَالْعُمُرِ
(۱۲۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)) وَفِي رَوَايَةٍ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ))

صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے

۱۲۳۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”جو چاہتا ہے کہ اس کی روزی فراخ ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب من أحب البسط في الرزق]

(۱۲۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

۱۲۳۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من بسط له في الرزق لصلة الرحم]

(۱۲۴۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((أَنْتَ مَنْ أُعْطِيَ حَقُّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَقُّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجَوَارِ يَعْمرَانِ الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ))

۱۲۴۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جیسے نرمی اور لطافت مل گئی تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔ اور صلہ رحمی اور اچھا اخلاق اور اچھا پڑوس (پڑوسی کے ساتھ اچھا رہن سہن اور برتاؤ) گھروں کو آباد کرتے اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں۔“

تخریج: [مسند أحمد ۱۵۹/۶۔ روایت صحیح ہے دیکھئے مسند أحمد ۱۵۳/۴۲]

صلہ رحمی کی مزید فضیلت

۱۲۳۱۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے۔“

مِنْ فَضْلِ صَلَٰةِ الرَّحِمِ

(۱۲۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ فِي السَّمَاءِ))

تخریج : [سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۲۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیے۔ اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔“

(۱۲۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إكرام الضيف و خدمته آياه بنفسه]

نسب معلوم کرنے کی فضیلت

فَضْلُ مَعْرِفَةِ النَّسَبِ

۱۲۳۳۔ اسحاق بن سعید بیان کرتے ہیں میرے باپ نے مجھے بتایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ پس انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ راوی کہتا ہے کہ اس آدمی نے ان کو ان سے اپنی دور کی رشتہ داری بتائی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے نرمی میں بات کرتے ہوئے بتایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے نبیوں کو پچاؤ ان کے ذریعے سے تم اپنی صلہ رحمی قائم کر سکو گے اس لیے کہ رشتہ داری کے ساتھ قربت نہیں ہو سکتی اگر اس کو قطع کر دیا جائے خواہ کتنی ہی قریبی رشتہ داری کیوں نہ ہو اور رشتہ داری خواہ کتنی ہی دور کی کیوں نہ ہو اگر صلہ رحمی کی جائے تو دوری نہیں ہو سکتی۔“

(۱۲۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: قَمْتُ لَهُ بِرَحِمِ بَعِيدَةٍ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْرِفُوا أَنْسَابَكُمْ تَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّهُ لَا قُرْبَ بِالرَّحِمِ إِذَا قُطِعَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَلَا بَعْدَ بِهَا إِذَا وَصِلَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً))

تخریج : [مسند طیبی السی۔ ۲۷۵۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم اپنے نسبوں کو سیکھو جن کے ذریعے سے تم اپنی رشتہ داریوں میں صلہ رحمی کرتے ہو اس لیے کہ صلہ رحمی اہل میں محبت مال میں زیادتی اور (دنیا سے) جانے کے بعد تادریتہ کرہ کا ذریعہ ہے۔“

تخریج: [الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی تعلیم النسب۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

مسکین و یتیم وغیرہ کی کفالت کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلکہ اچھا وہ شخص ہے جو اللہ پر قیامت کے دن پر فرشتوں پر کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو جو مال سے محبت کے باوجود قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کو دے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ مال باپ کے لیے ہے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔ ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے کھلاتے ہیں ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس قرابت دار کو مسکین کو مسافر کو اس کا حق دیجئے یہ ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کی رضا مندی چاہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یا بھوک والے دن کھانا کھانا کسی رشتہ دار

(۱۲۴۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَعْلَمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ ، مُزْرَأَةٌ فِي الْمَالِ ، مُنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ))

فَضْلُ كَفَالَةِ الْمَسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

وغيرهما

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ﴾ (البقرة: ۱۷۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلْ مَا أَنْفَقْتُ مِنْ خَيْرٍ فَلِلَّهِ الدِّينُ وَالْآفَرِيقِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾

(البقرة: ۲۱۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا- إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾ (الإنسان: ۹-۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَا تَزِدْ لِلْكَافِرِينَ وَلَئِنْ زِدْتَهُمْ ذُرِّيَةً يَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمْ لَا يَشْكُرُونَ﴾ (الزمر: ۳۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَوْ اطْعَامَ فِي يَوْمٍ ذِي

یتیم کو یا خاکسار مسکین کو پھر ان میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے)۔“

بیوہ، مسکین اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے کی فضیلت

۱۲۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ یا رات بھر عبادت کرنے والے اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔“
اور ایک روایت میں عبد اللہ بن مسلمہ رضی اللہ عنہ قعنبی امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں: میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا کہ قعنبی (راوی) نے شک کیا (کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ”کسی وقفے کے بغیر قیام کرنے والے اور مسلسل روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النفقات۔ باب فضل النفقة علی الأهل]

۱۲۳۶۔ ثور بن یزید دلی بیان کرتے ہیں میں نے ابو الغیث سے سنا وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یتیم کی کفالت (پرورش) کرنے والا وہ یتیم اس کا قریبی ہو یا غیر میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے۔“
اور حدیث کے راوی مالک بن انس رحمہ اللہ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزهد۔ باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسکین والیتیم]

۱۲۳۷۔ سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔“
اور آپ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی سے اشارہ کیا اور

مُسْفِيَةً۔ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مَسْكِينًا ذَا مَقْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (البلد: ۱۳-۱۸)

مِنْ فَضْلِ السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ

وَالْمَسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

(۱۲۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلِ الصَّائِمِ النَّهَارِ)) وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ مَالِكٍ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَشْكُ الْقَعْنَبِيُّ: ((كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يَفْطُرُ))۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النفقات۔ باب فضل النفقة علی الأهل]

(۱۲۴۶) عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لغيرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزهد۔ باب فضل الإحسان إلى الأرملة والمسکین والیتیم]

(۱۲۴۷) عَنْ سَهْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)) وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَجَ

بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

ان دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الطلاق۔ باب اللعان وقول الله تعالى (والذين يرمون أزواجهم)]

فَصُلُّ تَرْبِيَةَ الْبَنَاتِ أَوْ الْأَخَوَاتِ

بیٹیوں یا بہنوں کی تربیت اور ان کے ساتھ احسان کی

وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِنَّ

فضیلت

۱۲۳۸۔ عبد اللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ عروہ بن زبیر نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بیان کیا: ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ میرے پاس آئی اور سوال کرنے لگی پس میرے پاس دینے کے لیے صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ کھجور اسے دے دی اور اس نے وہ کھجور اپنی دو لڑکیوں میں تقسیم کر دی پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”جس شخص کی ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش کی گئی اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جس شخص کی ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش کی گئی.....“ آخر حدیث تک۔

(۱۲۴۸) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْتِئَانٌ تَسْأَلُنِي، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ لَدْخَلَ النَّبِيُّ ﷺ لَحَدَّثَنِي فَقَالَ: ((مَنْ بَلَغَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

وَفِي رِوَايَةٍ ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ...)) الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولدو تقييله و معانقته و صحيح البخاری۔ کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمره والقليل من الصدقة]

مسلم شریف کی حدیث (عراک راوی کا عائشہ رضی اللہ عنہا سے

بیان کرنا) راجح طور پر مرسل ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ

تک نہیں پہنچتی بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا بیان ہے)

۱۲۳۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس آئی۔ میں نے اسے کھانے کے لیے تین کھجوریں دیں۔ پس اس نے دو کھجوریں تو اپنی دو بیٹیوں کو دے دیں۔ اور ایک کھجور اس نے کھانے کے لیے اپنے منہ کی طرف

طَرِيقُ مُسْلِمٍ الْمُرْسَلُ عَلَى

الرَّاجِحِ ((مَنْ طَرِيقُ عِرَاكِ عَنْ

عَائِشَةَ))

(۱۲۴۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَعْطَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِنَاكُلُهَا

بڑھائی تو وہ بھی اس سے اس کی بیٹیوں نے کھانے کے لیے مانگ لی۔ چنانچہ اس نے وہ کھجور جو وہ خود کھانا چاہتی تھی اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی۔ مجھے اس کی یہ بات بہت اچھی لگی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب فرمادی ہے۔“ یا فرمایا: ”اس کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔“

فَاسْتَطَعَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبْنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ))

تخریج : [مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الإحسان إلى البنات]

۱۲۵۰۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش و تربیت کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔“

(۱۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَصَمَّ أَصَابِعَهُ))

اور مسند احمد اور صحیح ابن حبان کے یہ الفاظ ہیں۔ ”جس نے دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کی ان کے مرنے تک پرورش و تربیت کی۔“

وَلَفْظُ أَحْمَدَ وَابْنِ حِبَّانَ: ((مَنْ عَالَ ابْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ حَتَّى يَمُتُنَّ))

اور ایک روایت میں ہے: ”ان کے بالغ ہونے تک کی.....“ آگے حدیث پہلی کی طرح ہے۔

وَلَمْ يَرْوَاهُ ((حَتَّى يَبْلُغْنَ)) الْاَلْحَدِيثُ بِنَحْوِهِ۔

تخریج : [صحیح مسلم کتاب البر والصلة۔ باب فضل الإحسان إلى البنات و مسند احمد ۱۳۷-۱۳۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۵۱۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوئیں اور اس نے (ان کی تربیت و حقوق دینے میں) صبر کیا اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کو لباس پہنایا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پرہیز بن جائیں گی۔“

(۱۲۵۱) عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ وَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِلْدِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ))

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری۔ حدیث ۷۶۰]

پڑوسی سے اچھے تعلقات قائم رکھنے اور اس کے ساتھ احسان کرنے کی فضیلت

فَضْلُ صَلَۃِ الْجَارِ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ کے ساتھ رشتہ داروں سے یتیموں سے مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اچھا سلوک کرو۔“

۱۲۵۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا ”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں بار بار مجھے اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال آیا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾ (النساء: ۳۶)
(۱۲۵۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الوصاءة بالجار]

۱۲۵۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام پڑوسی کے حق میں مجھے بار بار وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال آیا کہ شاید اس کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔“

(۱۲۵۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الوصاءة بالجار]

اللہ کے ہاں تمام پڑوسیوں میں سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا ہو۔

خَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ

لِجَارِهِ

۱۲۵۴۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں تمام ساتھیوں میں سے سب سے بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو۔ اور اللہ کے ہاں تمام پڑوسیوں میں سے سب سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔“

(۱۲۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَ خَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی حق الجوار۔ (روایت صحیح ہے۔)]

پڑوسی کو اپنی شرارتوں وغیرہ سے محفوظ رکھنا کمال ایمان

ہے

۱۲۵۵۔ ابوشریح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! وہ ایمان دار نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان دار نہیں۔“ عرض کیا گیا: کون اللہ کے رسول!؟ فرمایا: ”وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

مسند احمد اور ابوداؤد میں زائد بات یہ ہے کہ پوچھا گیا کہ ان کے بوائق کیا ہیں؟ فرمایا: ”اس کا شر۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب اثم من لایؤمن جاره بوائقه۔ ومسند أحمد ۳/ ۳۱] ۱۲۵۶۔ ابوشریح عدوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ فرما رہے تھے ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام (عزت) کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق خوب عزت کرے۔“ عرض کیا گیا ”اللہ کے رسول! دستور کے مطابق خوب کب تک ہے؟ فرمایا ”ایک دن اور ایک رات“ اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کرے یا خاموش رہے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”اور مہمانی تین دن ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے تنگ کر دے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جاره] ۱۲۵۷۔ ابوہریرہ رحمہ اللہ کی روایت بخاری و مسلم میں ہے اور مسلم شریف میں روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے رسول اللہ ﷺ نے

مِنْ كَمَالِ الْإِيمَانِ تَأْمِينُ الْجَارِ مِنَ

الشَّرِّ وَغَيْرِهِ

(۱۲۵۵) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ)) قِيلَ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ))

وَرَأَى أَحْمَدَ وَالطَّبَائِلِسِيُّ فِي رَوَاتِهِمَا: رُوِيَ بَوَائِقُهُمَا؟ قَالَ: ((شَرُّهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب اثم من لایؤمن جاره بوائقه۔ ومسند أحمد ۳/ ۳۱] ۱۲۵۶) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَذُنَايَ وَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَائِزَتَهُ)) قِيلَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالصَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، لَمَّا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

وَفِي رَوَايَةٍ: ((وَالصَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عَنْهُ حَتَّى يُعْرِجَهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جاره] ۱۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ وَ فِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے..... آخر حدیث تک۔ اور ایک روایت میں ہے: ”اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن باللہ..... و صحیح مسلم۔ کتاب

الإیمان۔ باب بیان تحریم إیذاء الجار] (۱۲۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمُنُ بِجَارِهِ بِوَاقَعَةٍ))

۱۲۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان تحریم إیذاء الجار] (۱۲۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَوْمُ مِنْ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ (أَوْ قَالَ لِجَارِهِ) مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

۱۲۵۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی یا فرمایا اپنے پڑوسی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا) ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی یا فرمایا اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن من خصال الإیمان]

فَضْلُ الْحَيَاءِ حياء کی فضیلت

الحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَلَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ

حياء ایمان میں سے ہے اور حياء سے بھلائی ہی آتی ہے

(۱۲۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))

۱۲۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حياء (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ”ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر) کاٹنا وغیرہ) کا ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب امور الإیمان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔

باب شعب الإیمان]

(۱۲۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَتَأَبَّ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ: إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي- حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ: قَدْ أَضْرَبَكَ- فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ))

۱۲۶۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی پر حیاء کی وجہ سے ناراض ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم بہت شرماتے ہو گویا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ تم اس (شرمانے) کی وجہ سے اپنا نقصان کر لیتے ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے چھوڑ دو اس لیے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ- وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ- الْخَبِيثِ-

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا..... آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحياء]

(۱۲۶۲) عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَفَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أَحَدَيْتَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَحَدَّثَنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ

۱۲۶۲۔ ابوالسوار عدوی کہتے ہیں میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیا ہمیشہ بھلائی پیدا کرتا ہے۔“ اس پر بشیر بن کعب نے کہا کہ حکمت (دانائی) کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حیا سے وقار حاصل ہوتا ہے حیا سے سکینت حاصل ہوتی ہے۔ عمران رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو مجھے اپنی کتاب کی باتیں سنا رہا ہے۔

اور مسلم شریف کی روایت جو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حیا سب کی سب بھلائی ہے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ عِمْرَانَ: ((الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحياء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب

بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها وأدناها]

(۱۲۶۳) حَدِيثُ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))

۱۲۶۳۔ انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”حیا جس چیز میں بھی ہو اس کو مزین کر دیتا ہے اور بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔“

تخریج: [الأدب المفرد للبخاری۔ رقم الحديث ۶۰۱ (روایت صحیح ہے۔ دیکھیے صحیح سنن الترمذی للالبانی ۱۹۷۴]

(۱۲۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ))

۱۲۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان میں سے ہے (اس کا حصہ ہے) اور ایمان جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور نفش گوئی (جفا) میں سے ہے اور جفا جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء في الحياء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۶۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ قُرْنَا جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ))

۱۲۶۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیئے گئے ہیں۔ جب ان میں سے ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔“

تخریج: [المستدرک للحاکم۔ ۲۲/۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۶۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعَفْوُ شُعَبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْإِيمَانُ شُعَبَتَانِ مِنَ التَّقَاتِ))

۱۲۶۶۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا اور عفو ایمان کے دو شعبے ہیں جبکہ نفش گوئی اور جرب زبانی نفاق کے دو شعبے ہیں۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء في العفی۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۶۷) عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَاكِ بِلَا إِزَارٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَيُّ سِتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسِّتَرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ))

۱۲۶۷۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کھلے میدان میں چادر کے بغیر غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ کی حمد و ثنائیاں کی پھر فرمایا: ”بے شک اللہ بہت حیا والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ اول کتاب الحمام۔ باب النهی عن التعری۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۲۶۸۔ ابو داؤد رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ سے ان تین آدمیوں کے متعلق بیان کرتے ہیں جو مسجد میں آئے تھے۔ پس ان میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا لوٹ گیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ رحمہم اللہ سے) فرمایا: ”کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی تو اللہ نے اسے پناہ دے دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی..... آخر حدیث تک۔

(۱۲۶۸) حَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ مَرْفُوعًا فِي الثَّلَاثَةِ نَفَرٍ الدِّينَ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَ أَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ.....)) الْحَدِيثُ۔

تخریج : [البخاری۔ کتاب العلم۔ باب من قعد حیث ینتہی بہ المجلس]

الحیاء خلق نبینا والأنبیاء قبلہ
حیاء ہمارے نبی اور آپ سے پہلے انبیاء کی عادت مبارک ہے۔

۱۲۶۹۔ ابو سعید خدری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو ہم اسے آپ کے چہرے کے اثرات سے پہچان لیتے تھے۔

(۱۲۶۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من لم یواجه الناس بالعتاب]

۱۲۷۰۔ ابو مسعود عقبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں نے پہلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو پایا اس میں یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ ہو تو پھر جو چاہے کر۔“

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَقْبَةُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ لَفَعْلٌ مَا شِئْتَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا صَنْعَ مَا شِئْتَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب حدیث الغار]

اچھے اخلاق کی فضیلت

فَضْلُ حُسْنِ الْخُلُقِ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنِئِبًا عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ

﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم: ۴)

”بیٹھا آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔“

(۱۲۷۱) عَنْ تَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: أَكْمَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجَرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ. وَفِي رَوَايَةٍ: فِي صَدْرِكَ. وَكَرِهْتُ أَنْ يَطْلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

۱۲۷۱۔ نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ایک سال رہا میں نے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مستقل رہائش اس لیے نہیں رکھی کیونکہ میں آپ سے دینی امور کے متعلق سوالات کو پسند کرتا تھا کیونکہ جب ہم میں سے کوئی ہجرت کر کے مستقل مدینہ میں رہائش رکھ لیتا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے دینی امور میں سوال نہیں کرتا تھا۔ پس میں نے آپ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھلے اور تو نا پسند جانے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تفسیر البر والاثم]

(۱۲۷۲) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((إِنْ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا))

۱۲۷۲۔ مسروق بیان کرتے ہیں ہم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ ہم سے باتیں کر رہے تھے اسی دوران انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بد گو تھے نہ بد زبان۔ بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے: ”تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔“

وَلِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ”کہ تم میں سے اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب حسن الخلق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب كثرة حياته ﷺ]

۱۲۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومنوں میں سے سب سے زیادہ مکمل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سے سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو تم میں سے اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔“

(۱۲۷۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارَكُمْ خِيَارُكُمْ لَيْسَانَهُمْ حَقًّا))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الرضاع۔ باب ما جاء في حق المرأة على زوجها۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۲۷۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو) قیام کرنے والے کا درجہ و ثواب پالیتا ہے۔“

(۱۲۷۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحَسَنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]
۱۲۷۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ بندے کو حسن اخلاق کی وجہ سے روزے (رکھنے والے) اور نماز (پڑھنے والے) کے اجر و ثواب کو پہنچا دیتا ہے۔“

(۱۲۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَيَبْلُغُ الْعَبْدَ بِحَسَنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ))

تخریج: [المستدرک للحاکم۔ ۶۰/۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۲۷۶۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے بھی جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اپنے اخلاق سنوار لیے۔“

(۱۲۷۶) حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ مَرْفُوعًا: ((أَنَا زَعِيمٌ بَبَيْتٍ فِي رِبْعِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَارِحًا وَبَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے حسن ہے۔)]

۱۲۷۷۔ اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ بہت سارے اعرابی آئے تو دوسرے لوگ خاموش ہو گئے ان (اعراب) کے علاوہ کوئی گفتگو نہیں کرتا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم پر فلاں فلاں کام میں کوئی حرج ہے؟ لوگوں کے ایسے امور کے متعلق دریافت کیا جن (کے کرنے) میں کوئی حرج نہیں۔ پس آپ نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! اللہ نے حرج (گناہ) اٹھالیا ہے مگر ظلم کے طور پر کسی آدمی کی غیبت کرنے والا پس یہ وہ شخص ہے جو گناہ گار ہوا اور ہلاک ہوا۔“ انہوں نے پوچھا اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کرا لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں اللہ کے بندو! اللہ نے اس کے لیے کہ اللہ نے ایک

(۱۲۷۷) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَاءَتْ الْأَعْرَابُ نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا، فَسَكَتَ النَّاسُ لَا يَتَكَلَّمُونَ غَيْرَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فِي أَشْيَاءٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ لَا بَأْسَ بِهَا. فَقَالَ: ((يَا عِبَادَ اللَّهِ! وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا امْرَأًا اقْتَرَضَ امْرَأًا ظُلْمًا فَذَاكَ الَّذِي حَرَجٌ وَ هَلَكٌ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَتَدَاوَى؟ قَالَ: ((لَكُمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوَى كَمَا تَدَاوَى الْمَلَّةُ))

بیماری کے علاوہ تمام بیماریوں کے لیے شفاء رکھی ہے۔“ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک بیماری کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا ”بڑھاپا۔“ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! کون سی بہتر چیز انسان کو دی گئی؟ آپ نے فرمایا: ”اچھا اخلاق۔“

اور اس کے علاوہ روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”ہم نبی ﷺ کے پاس ایسے بیٹھے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ جب آپ کے پاس لوگ آتے تو ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کرتا تھا۔“

عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ)) قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْهَرَمُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: ((خُلُقٌ حَسَنٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِّغَيْرِهِ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ عَلَيْنَا عَلَى رءُوسِنَا الطُّيُورُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذَا جَاءَهُ نَاسٌ --- الْحَدِيثُ۔

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری- ۲۹۱۔ و سنن ابن ماجہ۔ أبواب الطب۔ باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء]

۱۲۷۸۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ”(قیامت والے دن مومن کے) ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔“

(۱۲۷۸) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی حسن الخلق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۷۹۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن مومن کے میزان (ترازو) میں اچھے اخلاق سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اور بے شک اللہ فحش گو بدکلام کو ناپسند کرتا ہے۔“

(۱۲۷۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا شَيْءٌ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَدِيءَ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء فی حسن الخلق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۸۰۔ جابر اور ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہیں جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں اور تم سب میں سے مجھے مبغوض (ناپسند) اور آخرت میں مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ مجھ سے دور وہ لوگ ہیں جو تم میں سے زیادہ برے اخلاق والے ہیں جو بہت باتونی، تکبر سے باچھیں کھول کھول کر گفتگو کرنے والے اور

(۱۲۸۰) حَدِيثُ جَابِرٍ وَ حَدِيثُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَجَالِسُ أَحْسَنِكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرَاوُونَ الْمُتَقَبِّهُونَ الْمُتَشَدِّقُونَ))

تخریج : [الصحيحة للشيخ الألبانی۔ ۷۵۱، ۷۹۱۔ (روایت حسن الثیرہ ہے)]

(١٢٨١) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:
«(أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي
مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)» فَسَكَتَ الْقَوْمُ
«(فَاعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا)» قَالَ الْقَوْمُ:
نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: «(أَحْسَنُكُمْ
خُلُقًا)»

تخریج : [مسند أحمد- ۲/ ۱۸۵- (روایت صحیح ہے۔)]

۱۲۸۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چیز کے متعلق سوال کیا گیا جس کی وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق..... آخر حدیث تک

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: ((تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ)) (الْحَدِيثُ).

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی حسن الخلق۔ (روایت حسن ہے۔ دیکھیے

صحيح سنن الترمذی للالبانی - (۲۰۰۴)

اچھے اخلاق اور ذہین لوگوں کی پہچان

حُسْنُ الْخُلُقِ وَصِفَةُ الْأَكْيَاسِ

۱۲۸۳۔ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں، ہم منیٰ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ اہل بصرہ میں سے ایک نوجوان نے آ کر کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں آپ کو اس کے متعلق بتاتا ہوں، ہم دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں موجود تھے۔ میں، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، حذیفہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم اور ایک آدمی جس کا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نام لیا۔ پس ایک انصاری جوان نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، پھر بیٹھ کر کہنے لگا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تمام مومنوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ

(١٢٨٣) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ قَالَ: كُنَّا
مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنَى فَجَاءَهُ قَتْلَى مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَقَالَ: سَأَخْبِرُكَ
عَنْ ذَلِكَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَاشِرَ عَشْرَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَ
ابْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيقَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
وَأَنَا، فَجَاءَهُ قَتْلَى مِنْ

نے فرمایا: ”جوان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔“ اس نے کہا کہ (جناب) تمام مومنوں میں سے زیادہ عقل مند کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جوان میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو یا موت کے آنے سے پہلے ان میں سب سے زیادہ اس کی تیاری کرنے والا ہو یہی لوگ عقل مند ہیں.....“ حدیث طویل ہے۔

الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)) قَالَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْبَسُ؟ قَالَ: ((أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، أَوْ أَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا، قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ بِهِمْ أَوْ قَالَ: يُنْزَلَ بِهِ أُولَئِكَ الْاِكْبَاسُ..)) اَلْحَدِيثُ مُطَوَّلًا۔

تخریج: [کشف الاستار للبزار ۲/ ۱۶۷۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

نرمی کی فضیلت

۱۲۸۳۔ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا۔ السلام علیکم۔ ”تمہیں موت آئے۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اس کا مفہوم سمجھ گئی اور میں نے ان کا جواب دیا۔ وعلیکم السلام واللعة۔ ”تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! تھرو اللہ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ وعلیکم (اور تمہیں بھی)۔“

اور مسلم شریف میں ہے عمرہ بنت عبد الرحمن نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! بے شک اللہ نرمی کرتا ہے نرمی پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔“

فَضْلُ الرَّفْقِ

(۱۲۸۴) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهَمْتَهَا فَقُلْتُ: وَ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ قُلْتُ: وَ عَلَيْكُمْ))

وَعِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ عُمَرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَاسِوَاهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الرفق فی الأمرک۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

البر والصلة۔ باب فضل الرفق]

۱۲۸۵۔ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ”بے شک جس چیز میں نرمی ہو وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اڑیل قسم کے اونٹ پر سوار ہوئیں تو (اس کے نہ چلنے کی وجہ سے) وہ اس کو مارنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا: ”نرمی اختیار کر۔“ پھر اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(۱۲۸۵) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ))

وَ فِي رِوَايَةٍ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صَعْرَبَةً فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق]

۱۲۸۶۔ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“

اور ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ (آپ نے فرمایا) ”جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“

(۱۲۸۶) عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ))

وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الرفق۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔

باب فی الرفق]

نبی کریم ﷺ کی اس شخص کے لیے دعا جو آپ کی امت کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔

دَعْوَةُ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ رَفَقَ بِأَمَّتِهِ

۱۲۸۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان کو مشقت میں ڈالے تو بھی اس پر مشقت ڈال۔ اور جو میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی فرما۔“

(۱۲۸۷) حَدِيثُ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشَقُّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضيلة الأمير العادل و عقوبة الجائر]

نرمی کرنے کی مزید فضیلت

مِنْ فَضْلِ الرَّفِيقِ

۱۲۸۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی گھر والوں سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں نرمی پیدا کر دیتا ہے۔“

(۱۲۸۸) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرَّفِيقَ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۶/۷۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

خادموں پر تخفیف اور نرمی کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الرَّفِيقِ وَالتَّخْفِيفِ عَلَى

الْخَدَمِ

۱۲۸۹۔ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے خادم کے کام میں جو بھی تخفیف کرے گا تو تیرے ترازو میں اس کا اجر و ثواب ہوگا۔“

(۱۲۸۹) أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا خَفَّفْتُ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرُ فِئَةٍ مَوَازِينِكَ))

تخریج : [المنتخب لعبد بن حمید۔ ۱/۲۵۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خدام وغیرہ سے اخلاق اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کی سفر و حضر میں دس سال خدمت کی آپ نے مجھے کبھی ایسے کام کے لیے جس کو میں نے کیا ہو نہیں کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا ہے اور آپ نے کبھی بھی مجھے ایسے کام کے لیے جس کو میں نے نہ کیا ہو نہیں کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الوصایا۔ باب استخدام الیتیم فی السفر والحضر إذا کان صلاحاً لہ۔۔۔۔)

خدام کے ساتھ اخلاق سے پیش آنے اور نرمی و حسن سلوک کرنے کی وجہ سے انسان زبان کے بہت سارے گناہوں مثلاً گالی، نفرت و حقارت کی باتوں اور برے القاب وغیرہ سے بچ جاتا ہے۔ اور خدام کی دل جوئی کی وجہ سے دنیا میں ان کا محبوب بن جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کی دعاؤں کا مستحق بن جاتا ہے اور آخرت میں اجر و ثواب کا حق دار ہو جاتا ہے۔ یہ نرمی وغیرہ ان امور میں ہے جن کا تعلق انسان کی ذات سے ہے ورنہ شرعی امور میں کسی قسم کی رعایت و مہامت جائز نہیں۔ کیونکہ یہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں سے ہے جس کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

بردباری و درگزر کرنے اور غصہ پینے کی فضیلت

فَضْلُ الْحِلْمِ وَالصَّفْحِ وَكَظْمِ
الْفَيْظِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔۔۔۔۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ ان نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔۔۔۔۔ اللہ کے اس فرمان تک۔۔۔۔۔ انہی کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس تو انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے مٹاتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دایر آخرت کا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ كَقَاسِظِ الْقَلْبِ لَا نَفَعُوا مِنْ حَوْلِكَ۔۔۔﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْفَيْظِ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۳-۱۳۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (المائدة: ۱۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾

(الرعد: ۲۳: ۲۴: ۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ﴾ (الشورى: ۳۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”برائی کو بھلائی سے دفع کر د پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیب والوں کے کوئی نہیں پاسکتا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بلکہ معاف کر دو اور درگزر کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف فرمادے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کردے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأِنْ تَعَفُّواْ وَ تَصْفَحُواْ وَ تَغْفِرُواْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (التغابن: ۱۴)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ادْفَعْ بِالَّذِيْ هِيَ أَحْسَنُ لِّذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُوْ حِظٍّ عَظِيمٍ﴾ (فصلت: ۳۴-۳۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلْيَعْفُواْ وَ لْيَصْفَحُواْ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (النور: ۲۲)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَى وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ﴾ (الشورى: ۴۰)

حلم اور ترک عجلت کی فضیلت

۱۲۹۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ حدیث شعبہ رحمہ اللہ کی حدیث کی طرح بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں ان برتنوں سے روکتا ہوں جن میں نمیز (کھجور انگوڑ وغیرہ کا شیرہ) بنایا جاتا ہے یعنی الدباء (بڑا خشک کدو کھوکھلا) اور النقیع (کھجور کا تنا کھوکھلا) المستم (سبز مٹکا) اور المزفت (تار کول لگا ہوا برتن)۔“

اور ابن معاذ نے اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہوئے زائد یہ بات بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارج عبد القیس سے فرمایا: ”تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔ حلم اور ترک عجلت۔“

مِنْ فَضْلِ الْحِلْمِ وَالْأَنَاءِ

(۱۲۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔ نَحْوُ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَالَ: ((أَنَّهُكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدَّبَاءِ وَالنَّقِيعِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزْفَتِ)) وَزَادَ ابْنُ مَعَادٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْأَشَجِّ أَشَجَّ عَبْدُ الْقَيْسِ: ((إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاءُ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ أوائل کتاب الإیمان۔ باب الأمر بالإیمان باللہ تعالیٰ ورسوله]

۱۲۹۱۔ ارج العصری سے روایت ہے کہ وہ عبد القیس قبیلہ کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت و ملاقات کے لیے آئے تو

(۱۲۹۱) عَنْ الْأَشَجِّ الْعَصْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي رُقْفَةٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ لِيُزَوِّرَهُ

رسول اللہ ﷺ نے ان کو خوش آمدید کہا، پس انہوں نے اپنی سواریاں بٹھائیں..... حدیث طویل ہے اور اس میں ان حج کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فرمان موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیرے اندر دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہیں۔“ اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! وہ دو عادتیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ترک عجلت اور بردباری۔“ اس نے کہا یہ چیز تو میری فطرت میں ہے یا (اس نے کہا) کہ یہ چیز تو میری عادت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ یہ تو تیری فطرت ہے۔“ اس نے کہا الحمد للہ..... آخر حدیث تک۔

فَاتَّبَعُوا، فَلَمَّا قَلِمُوا، رَفَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ
فَانَا خُورًا كَابَهُمْ..... الْحَدِيثُ وَفِيهِ قَوْلُ
النَّبِيِّ ﷺ لَلأَسْحَجِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فَيْتَ
لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ))
قَالَ: مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْأَنَانَةُ
وَالْحِلْمُ)) قَالَ: شَيْءٌ جَبَلْتُ عَلَيْهِ أَوْ
شَيْءٌ أَتَخَلَّفُهُ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ جَبَلْتُ
عَلَيْهِ)) قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ..... الْحَدِيثُ۔

تخریج : [مسند ابی یعلیٰ حدیث نمبر ۶۸۴۹۔ (روایت حسن ہے)۔]

ترک عجلت اور تاخیر وغیرہ کی فضیلت

۱۲۹۲۔ عبدالمہمن بن سہل بن سعد الساعدی اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ترک عجلت اللہ کی طرف سے ہے اور عجلت شیطان کی طرف سے ہے۔“

مِنْ فَضْلِ الْأَنَانَةِ وَالتَّؤَدَّةِ وَغَيْرِهِمَا
(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَنَانَةُ مِنَ اللَّهِ
وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی التَّأْنِي والعجلة۔ اسنادہ ضعیف۔ عبد المہمن ضعیف۔ (تق)]

۱۲۹۳۔ عبد اللہ بن سرجس مزنی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اچھی طبیعت، ترک عجلت اور میانہ روی، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

(۱۲۹۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسَ الْمَزْنِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((السَّمْتُ الْحَسَنُ
وَالتَّؤَدَّةُ وَالْإِقْصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ
وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی التَّأْنِي والعجلة۔ (روایت حسن لغیرہ ہے)۔]

اللہ کے لیے غصہ پینے والے کی فضیلت

۱۲۹۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر غصے کا گھونٹ پی جاتا ہے تو

فَضْلٌ مِنْ كَثَمٍ غِيْظًا لِلَّهِ
(۱۲۹۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جُرْعَةً أَفْضَلَ

عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَظِظَ يَكْظِمُهَا
اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى))
تخریج : [مسند أحمد - ۲ / ۱۲۸ - (روایت صحیح ہے۔)]

صبر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور وہ اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں۔ اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور اولاد میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے کہیں گے تم پر سلامتی ہو صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دایرہ آخرت کا۔“

فَضْلُ الصَّبْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَ يَذَرُوا بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾

(الرعد: ۲۳-۲۴-۲۵)

۱۴۹۵۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے آپ پر جبر (زبردستی) کر کے صبر کرتا ہے تو اللہ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔ (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)۔“

(۱۲۹۵) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ مَرْفُوعًا: فِيهِ ((وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکوۃ۔ باب الاستعفاف عن المسئلة]

غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پانے والے کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور غصے کے وقت (بھی) معاف کر دیتے ہیں۔“

فَضْلُ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ
قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ﴾ (الشورى: ۳۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اللہ ان نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔“

وَقَوْلُهُ: ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

(آل عمران: ۱۳۴)

(۱۲۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۱۲۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلوان وہ نہیں جو کشتی لڑنے میں غالب آجائے بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحذر من الغضب]

(۱۲۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَعْدُونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يُولَدُ لَهُ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْدَمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)) قَالَ: ((كَمَا تَعْدُونَ الصُّرْعَةَ فِيكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ: ((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۱۲۹۷۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے میں ”رقوب“ کس کو شمار کرتے ہو؟“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو۔ آپ نے فرمایا: ”وہ رقبہ نہیں“ (شرعی طور پر) رقبہ وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا ہو (یعنی اس کی اولاد میں سے کوئی فوت نہ ہوا ہو۔)“ (پھر) آپ نے فرمایا: ”تم اپنے میں بہادر کس کو شمار کرتے ہو؟“ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا جس کو مردوں میں سے کوئی بھی پچھاڑ (گرا) نہ سکے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ نہیں۔ لیکن (بہادر) وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھ سکے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب]

(۱۲۹۸) عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَغْضَبُ)) قَالَ قَالَ الرَّجُلُ: فَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ

۱۲۹۸۔ حمید بن عبد الرحمن نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو“ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات میں غور و فکر کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ غصہ تمام برائیوں کا مجموعہ اور منع ہے۔

تخریج : [مسند أحمد۔ ۵/۳۷۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۲۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي قَالَ: ((لَا تَغْضَبُ)) فَرَدَّدَ مَرَارًا قَالَ: ((لَا))

۱۲۹۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“ اس نے اپنی یہ بات کئی مرتبہ دہرائی۔ آپ نے (ہر

تَغَضُّبُ))۔

مرتبہ یہی) فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: عَلِمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيَهُ قَالَ: ((لَا تَغَضُّبُ))
اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ (اس نے کہا کہ) آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو زیادہ نہ ہو تاکہ میں اسے (آسانی سے) یاد کر لوں تو آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“ اس نے یہ بات کئی بار دہرائی آپ نے ہر مرتبہ فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحذر من الغضب۔ و جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی كثرة الغضب۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۰۰) عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ قَالَ: ((لَا تَغَضُّبُ))
۱۳۰۰۔ ابوصالح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! مجھے ایک ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور آپ مجھے زیادہ مسائل نہ بتائیں آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کرو۔“

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ۔ ۱۵۹۳ / ۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ کی اس وصیت میں دنیا و آخرت کی خیر و فلاح جمع ہے کیونکہ غصہ سے انسان قطع رحمی بائیکاٹ، نرمی و حسن سلوک ترک کرنے اور کبھی غصہ کی حالت میں ایک مسلمان کو زبان اور ہاتھ سے تکلیف دینے وغیرہ جیسے گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے جس سے انسان دنیاوی بے چینی اور بے اطمینانی اور مصائب و مشکلات کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ دین ناقص اور کم ہونے کی وجہ سے آخرت میں خسارہ عظیم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ غصہ دفع کرنے اور ختم کرنے کا بہترین علاج اللہ تعالیٰ کی توحید کہ اس کے بغیر کوئی فاعل و قادر نہیں اور اپنی عاجزی و بے بسی کا تصور اور غصہ دلانے والے شیطان سے اللہ کی پناہ پکڑنا یعنی اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا ہے۔



باب نمبر 18



کتابُ الآداب
آدابُ کا بیان

صفحہ نمبر 763 تا 861

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ سے پناہ طلب کرو۔ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا جاننے والا ہے۔“

۱۳۰۱۔ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دوا دی آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے کہ ایک آدمی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا“ اگر یہ شخص پڑھ لے ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے“ تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔“ لوگوں نے اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں: ”تمہیں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔“ اس نے کہا کیا میں کوئی دیوانہ ہوں؟

اور ایک روایت میں ہے کیا میں تجھے دیوانہ نظر آتا ہوں؟

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس و جنوده۔ و صحیح مسلم۔

کتاب البر والصلة۔ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب]

معاف کرنے اور عاجزی کی فضیلت

۱۳۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقے نے کبھی مال کم نہیں کیا اور عفو و درگزر کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند فرما دیتا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (الأعراف: ۲۰۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا يَنْزِعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (فصلت: ۳۶)

(۱۳۰۱) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ، فَأَحَدُهُمَا أَحْمَرُ وَجْهَهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ)) فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)) فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ؟ وَلَمْ يَرَوْنِي تَرَانِي؟

فَضْلُ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ

(۱۳۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب استحباب العفو والتواضع]

(۱۳۰۳) عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ))

۱۳۰۳۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم و سرکشی نہ کرے نہ کوئی کسی دوسرے پر فخر کرے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی التواضع]

وَمِنْ فَضْلِ مَنْ صَفَحَ أَوْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ أَوْ جَنَى عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ لَهُ (المائدة: ۴۵)

ظلم یا زیادتی کرنے والے سے درگزر کرنے والے یا اس کو معاف کر دینے والے کی فضیلت

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)) (المائدة: ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور ہم نے ان (یہودیوں) کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت، اور خاص زخموں کا جیسی بدلہ ہے۔ پھر جو شخص اس کو معاف کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ((وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ)) (النحل: ۱۲۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اگر بدلہ لو بھی تو بالکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بے شک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔“

(۱۳۰۴) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَتَلَ أَخِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقْتَلْتَهُ؟)) فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَكُمْتُ عَلَيْهِ الْيَمِينَ قَالَ: نَعَمْ قَتَلْتُهُ فَقَالَ: ((كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخِيطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبَنِي بِالْفَأْسِ

۱۳۰۴۔ ساک بن حرب بیان کرتے ہیں علقمہ بن وائل نے ان کو اپنے باپ سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا تو اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے؟“ ”مقتول کے وارث نے کہا اگر اس نے قتل کا اعتراف نہ کیا تو میں اس کے خلاف گواہ پیش کروں گا اس نے کہا ہاں میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا: ”تو نے اسے کیسے قتل کیا؟“ اس نے کہا میں اور وہ دونوں درختوں کے پتے جھاڑ رہے تھے پس اس

نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آ گیا تو میں نے اس کے سر پر کھڑا مار کر اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جسے تو اسے اپنی طرف سے دیت کے طور پر دے؟“ اس نے کہا میرے پاس میری چادر اور میرے کھڑے کے سوا اور کوئی مال نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیری قوم تیری طرف سے دیت دے دے گی؟“ اس نے کہا میں اپنی قوم میں کم تر سمجھا جاتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے اس کی رسی مقتول کے وارث کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ”تو اپنا آدمی لے لے۔“ تو وہ آدمی اسے لے کر چل پڑا۔ پس جب وہ جانے کے لیے مڑا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اسے قتل کرے گا تو وہ بھی اسی جیسا ہوگا۔“ پس وہ (مقتول کا وارث) واپس آیا اور عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس کو قتل کیا تو وہ بھی اسی جیسا ہوگا۔ میں نے تو آپ کے حکم سے اسے پکڑا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ (قاتل) تیرا اور تیرے مقتول ساتھی کا گناہ جمع کر لے؟“ اس نے کہا اللہ کے نبی! کیوں نہیں آپ نے فرمایا: ”پس یہ معاملہ بھی اسی طرح ہے۔“ تو اس (مقتول کے وارث) نے اس (قاتل) کی رسی چھوڑتے ہوئے اسے آزاد کر دیا۔

اور ایک دوسری سند سے روایت میں ہے کہ اسماعیل بن سالم نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حبیب بن ابی ثابت کے سامنے ذکر کی تو اس نے کہا کہ ابن اشوع نے مجھے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس سے (ترغیب کے طور پر) معافی کا سوال کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

عَلَى قُرْبِهِ فَفَتَنَتْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ؟)) قَالَ: مَا لِي مَالٌ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي. قَالَ: ((فَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ؟)) قَالَ: أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ. فَرَمَى إِلَيْهِ بِسُجَّتِهِ. وَقَالَ: ((دُونَكَ صَاحِبَكَ)) فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) فَوَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ بَلَعَنِي أَنْكَ قُلْتَ: ((إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ)) وَأَخَذْتُهُ بِأَمْرِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا تَرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِنَّمَا صَاحِبَكَ؟)) قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ الْعَمَلَةَ قَالَ: بَلَى. قَالَ: ((لَإِنْ ذَاكَ كَذَلِكَ)) قَالَ فَرَمَى بِسُجَّتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

وَلَمْ يَرْوَاهُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: لَدَغَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَشْوَعٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا سَأَلَهُ أَنْ يَغْفُوَ عَنْهُ فَأَبَى.

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب القسامۃ و المحاربین۔ باب صحۃ الإقرار بالقتل و تمکین ولی القتل من القصاص]

۱۳۰۵۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منبر پر ارشاد فرمایا۔ ”رحمک، رحمک، رحمک کیا جائے گا۔“

(۱۳۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى

معاف کرو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔ بات سن کر عمل نہ کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے اور جان بوجھ کر گناہ کر کے اس پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔“

الْمُنْبِرِ: ((ارْحَمُوا تُرْحَمُوا وَاغْفِرُوا يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُلْ لِقَفْمَاعِ الْقَوْلِ وَيُوَيْلُ لِلْمُصْرَبِينَ الَّذِينَ يُصْرُونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ))

تخریج: [مسند أحمد - ۱۶۵ / ۲ - (روایت صحیح ہے۔)]

عاجزی و انکساری کی فضیلت

مِنْ فَضْلِ التَّوَاضُعِ

۱۳۰۶۔ بنو حاش قبیلہ میں سے عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”بے شک اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے۔“ اور راوی نے آگے حدیث اسی طرح بیان کی جیسے ہشام رضی اللہ عنہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔ اور اس میں زائد بات یہ ہے۔ ”اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر کرے نہ کوئی کسی پر ظلم و سرکشی کرے۔“

(۱۳۰۶) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي)) وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَ زَادَ فِيهِ: ((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة

و أهل النار]

۱۳۰۷۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے مجھے اس بات کی وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم و سرکشی نہ کرے۔“

(۱۳۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِيَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب البغی۔ (روایت حسن ہے۔)]

مومن بھائیوں کے لیے عاجزی کرنے والوں کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِإِخْوَانِهِ

الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی۔ وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ (المائدة: ۵۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾

(الفتح: ۲۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”آخرت کا یہ بہتر گھر ہم انہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر کرتے ہیں نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا كِبَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: ۸۳)

۱۳۰۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی ہے) جس نے میرے لیے اس طرح تواضع اختیار کی میں اس کو اس طرح بلند کروں گا۔“ اور یزید بن ہارون راوی نے (یہ حدیث سمجھانے کے لیے) اپنی (ایک) ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کے قریب کر دیا (کہ اس طرح عاجزی ہو) اور دوسری ہتھیلی کا اندرونی حصہ اوپر آسمان کی طرف اٹھایا (کہ اس طرح اللہ تعالیٰ عاجزی کرنے والے کو بلند فرماتا ہے)۔“

(۱۳۰۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا رَفَعْتُهُ هَكَذَا)) وَجَعَلَ يَزِيدُ ((ابْنُ هَارُونَ)) بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهَا إِلَى الْأَرْضِ رَفَعْتُهُ هَكَذَا وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ

تخریج: [مسند أحمد ۱/۴۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۰۹۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ تین چیزوں تکبر، قرض اور خیانت سے بری تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(۱۳۰۹) عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْحَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكِبْرُ وَالذُّبْنُ وَالْفُلُولُ))

تخریج: [مسند أحمد ۵/۲۶۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

کمزور اور گمنام لوگوں کی فضیلت

۱۳۱۰۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے: ”اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں۔ (۱) حکمران انصاف کرنے والا اور اعمالِ خیر کی توفیق سے نوازا ہوا۔ (۲) وہ آدمی جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے مہربان اور نرم دل ہو۔ (۳) سوال سے بچنے والا وہ شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود کسی سے

فَضْلُ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ

(۱۳۱۰) حَدِيثُ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: ((وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَفِيقٌ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيفٍ مُتَعَفِّفٍ ذُو عِيَالٍ))

سوال نہ کرے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار]

۱۳۱۱۔ حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر کمزور اور عاجزی کرنے والا اگر وہ اللہ کا نام لے کر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخ والوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہر سخت طبیعت، اکثر کر چلنے والا اور متکبر۔“

(۱۳۱۱) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطٍ مُسْتَكْبِرٍ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الکبر]

۱۳۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا۔ جہنم نے کہا، میرے اندر سرکش اور متکبر انسان ہوں گے اور جنت نے کہا، میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ ہوں گے۔ اللہ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا، جہنم سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور بعض دفعہ راوی نے کہا کہ میں تیرے ذریعے مصیبت دوں گا، جس کو چاہوں گا۔ اور جنت سے کہا، کہ تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرتا ہے۔“

(۱۳۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اُخْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْعَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ: هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أَعَذِبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ (وَرُبَّمَا قَالَ: أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ) وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء]

۱۳۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے پرانگندہ بالوں والے غبار آلود اشخاص جن کو دروازوں ہی سے دھکیل دیا جاتا ہے، اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔“

(۱۳۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رُبَّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الضعفاء والخاملين]

تشریح : اس حدیث شریف میں کمزور، گناہم قسم کے لوگوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جن کو معاشرے میں تو کوئی امتیازی مقام حاصل نہیں ہوتا لیکن ایمان و تقویٰ کی وجہ سے وہ ایسے بلند مقام پر فائز ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے ہوئے قسم

کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔

فَضْلُ حُبِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ

وَالْمَسَاكِينَ وَمَجَالِسِهِمْ

(۱۳۱۴) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِلَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصَهْبٍ وَبَلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا: وَاللَّهِ! مَا أَخَذَتْ سَيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَبْدِ اللَّهِ مَا خَذَهَا قَالِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: اتَّقُوا لَوْ أَنَّ هَذَا لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتُ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ))۔
فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أُمِّيَّ۔

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: ((فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أُمِّيَّ إِخْوَتَنَا لَعَلَّكُمْ غَضَبْتُمْ فَقَالُوا لَا يَا أَبَا بَكْرٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ))

تفہیم: [صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل سلمان و بلال و صہیب رضی اللہ عنہم۔
ومسند أحمد۔ ۵/۶۳ (روایت صحیح ہے)۔]

فَضْلُ الرَّحْمَةِ بِخَلْقِ اللَّهِ وَسِعَةٍ

رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: ۲۹)

کمزور لوگوں اور مساکین سے محبت اور ان کے ساتھ

مجالست (بیٹھنے) کی فضیلت

۱۳۱۴۔ معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما نے عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان، سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس چند افراد کی موجودگی میں آئے تو انہوں نے (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) سے اپنا حق وصول نہیں کیا، راوی کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ (ان سے) فرمایا: تم یہ بات قریش کے بزرگ اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو؟ (یعنی تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے) اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا: ”ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے اگر واقعی تو نے ان کو ناراض کر دیا تو تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ پس ابوبکر ان کے پاس آئے اور ان سے کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا؟ انہوں نے کہا نہیں! پیارے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس واپس آ کر کہا: کہ اے ہمارے بھائیو! شاید کہ تم ناراض ہو گئے ہو انہوں نے کہا: نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔

تفہیم: [صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل سلمان و بلال و صہیب رضی اللہ عنہم۔

اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم کرنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ

کی رحمت کی وسعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”پھر ان لوگوں میں سے ہو جاتا جو ایمان لاتے اور ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں دائیں بازو والے (خوش بختی والے)۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرماتا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے برا کام کر بیٹھے جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح رکھے تو اللہ (کی یہ شان ہے کہ وہ) بڑی مغفرت کرنے والا ہے بڑی رحمت والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”(میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”پھر اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیجئے کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرم لوگوں سے نہ ملے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اللہ نے فرمایا میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (البقرة: ۱۷۷)۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (التوبة: ۱۲۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الأنعام: ۵۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ قَبْلَ ذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (يونس: ۵۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا﴾ (الزمر: ۵۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِن كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ﴾ (الأنعام: ۱۳۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتَسِبَهَا الَّذِينَ يُتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ﴾

(الأعراف: ۱۵۶)

اور اس موضوع پر بہت آیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت

۱۳۱۵۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے۔ ان میں سے ننانوے اپنے پاس محفوظ رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا اسی ایک حصے کی وجہ سے اللہ کی تمام مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا بھی اپنا گھر اپنے بچے سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔“

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”یہاں تک کہ ایک جانور بھی اپنا گھر اپنے بچے سے ہٹا لیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب جعل اللہ الرحمة فی مائة جزء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى و أنها تغلب غضبه]

۱۳۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: ”اللہ کے پاس سو رحمتیں ہیں اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں انسانوں چوپایوں اور کیڑوں کوڑوں کے درمیان اتاری ہے۔ پس اسی ایک حصہ کی رحمت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی کرتے اور رحم سے پیش آتے ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر رحم کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں (اپنے پاس) پیچھے رکھ چھوڑی ہیں جن کے ساتھ وہ قیامت والے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے سو رحمتیں پیدا کیں۔ پس (ان میں سے)

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

مِنْ فَضْلِ سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

(۱۳۱۵) أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ فِي مِائَةِ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاخَمُ الْخُلُقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((حَتَّى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ))

(۱۳۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَ بِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللَّهُ تِسْعًا وَ تِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ

ایک اپنی مخلوق کے درمیان رکھی اور ایک کم سواپنے پاس (اپنے بندوں پر رحم کرنے کے لیے) چھپا رکھی ہے۔“

خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى و أنها تغلب غضبه]

۱۳۱۷۔ ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا سو رحمتیں پیدا فرمائیں۔ ہر رحمت (اگر اس کا جسمانی وجود ہو تو اتنی ہے کہ) آسمان اور زمین کے درمیان خلا کو بھر دے۔ پھر ان میں سے ایک رحمت اس نے زمین میں رکھ دی۔ پس اسی رحمت کی وجہ سے ماں اپنے بچے پر اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ اپنی رحمت کو اس رحمت کے ساتھ ملا کر مکمل فرمائے گا۔ (اور پھر اس کے ساتھ اپنے بندوں پر رحم کرے گا)۔

(۱۳۱۷) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةً رَحْمَةً كُلُّ رَحْمَةٍ طَبَاقٌ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطَفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهِ لِهُ الرِّحْمَةُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى و أنها تغلب غضبه]

۱۳۱۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سوا سب سے نانوے اپنے پاس رکھے اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مسلمان کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔“

(۱۳۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً رَحْمَةً فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلََوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُسْلِمُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ))

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”اگر مومن جان لے جو اللہ کے پاس سزا ہے تو اس کی جنت کے بارے میں کوئی بھی امید نہ رکھے اور اگر کافر جان لے جو اللہ کے پاس رحمت ہے تو اس کی جنت سے کوئی بھی مایوس نہ ہو۔“

و فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَعَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الرجاء مع الخوف۔ وصحیح مسلم۔ کتاب

التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى و أنها تغلب غضبه]

۱۳۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی اس خاص کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے فرمایا: ”بے شک میری رحمت میرے غصے پر سبقت لے گئی ہے۔“

(۱۳۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

وَلِي رِوَايَةٌ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى و أنها تغلب غضبه]

۱۳۲۰۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے۔ قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے اسے فوراً اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟“ ہم نے عرض کیا، نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔“

(۱۳۲۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبِيٌّ لِمَا إِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْصَّقَتْهُ بِطَنْبُهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَكِنَّا فِي النَّارِ؟)) قُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: ((لَلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقييله و معانقته]

۱۳۲۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ”اور میں بھی نہیں“ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ پس تم کو چاہیے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو میانہ روی اختیار کرو ہر صبح اور رات کے پچھلے حصہ میں کچھ عبادت کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔“

(۱۳۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّقِمَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ سَلَدُوا وَقَارَبُوا وَاعْدُوا وَرَوْحُوا وَشَبَّاتَا مِنَ الدَّلْجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا))

اور ایک روایت میں ”مجھے ڈھانپ لے“ کی بجائے یہ الفاظ ہیں۔
”سوائے اس کے کہ اللہ مجھے (اپنی رحمت کے ساتھ) پالے۔“

وَلِي رَوَايَةٍ ((إِلَّا أَنْ يَتَذَكَّرَ كَيْفِي)) بَدَلُ
(يَتَعَلَّمَنِي))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب القصد والمداومة على العمل]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے
شک اللہ بندوں کے ساتھ شفیق و رحیم ہے۔“

قَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرُوفٌ رَحِيمٌ﴾

(البقرة: ۱۲۳)

۱۳۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے
کعبہ کی طرف رخ کیا (یعنی قبلہ تبدیل ہوا) تو انہوں نے کہا اللہ
کے رسول! ان لوگوں کا کیا بنے گا جو فوت ہو گئے اور انہوں نے بیت
المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ ”اللہ تمہارے اعمال ضائع نہ کرے گا۔ اللہ لوگوں کے ساتھ
شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔“

(۱۳۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ
النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ
الْمُقَدَّسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ (البقرة: ۱۲۳)

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنة۔ باب الدلیل على زیادة الإیمان۔ (اپنے طرق سے صحیح ہے۔)]

۱۳۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے: ”اے اللہ! اگر تو
چاہے تو مجھے معاف کر دے اور اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔
بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں
ہے۔“

(۱۳۲۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا
يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ
قَائِلُهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب لیعزم المسئلة فانه لامكره له]

اللہ کی مخلوق پر رحمت و شفقت کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى خَلْقِ
اللَّهِ

۱۳۲۴۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو
آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“

(۱۳۲۴) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
مَرْفُوعًا: ((الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ
ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُمُ مَنْ لِي
السَّمَاءِ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى﴾ (الإسراء: ١١٠)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”کہہ دیجئے کہ اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جس نام سے بھی پکارو تمام اچھے نام اسی کے ہیں۔“

۱۳۳۵۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ))

۱۳۳۵۔ جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔“

تخریج : [صحيح البخارى۔ کتاب التوحيد۔ باب قول الله۔ قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن]

(۱۳۲۶) حَدِيثُ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ إِلَى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ۔ الْحَدِيثُ وَفِيهِ: فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ قَالَ: ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ))

۱۳۲۶۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی (ذینب رضی اللہ عنہا) کے پیچھے ہوئے ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ان کے لڑکے نزع کی حالت میں ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بلارہی ہیں۔ حدیث طویل ہے اور اس میں ہے۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو بھرائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا! اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے۔ اور اللہ بھی اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوتے ہیں۔“

تخریج : [صحيح البخارى۔ کتاب التوحيد۔ باب قول الله تعالى قل ادعوا الله أو ادعوا الرحمن]

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهَا الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ))

۱۳۲۷۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اقرع نے کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔“

تخریج : [صحيح البخارى۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبيله و معانفته]

(۱۳۲۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ ۱۳۲۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: آپ لوگ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ”اگر اللہ تعالیٰ نے تم سے رحمت چھین لی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“ اور ابن نمیر راوی نے (یہ لفظ بیان کیا کہ تیرے دل سے رحمت (چھین لی گئی ہے)

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الفضائل۔ باب رحمة الصبيان والعيال و تواضعه و فضل ذلك]

۱۳۲۹۔ معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! میں بکری ذبح کرتا ہوں تو اس پر رحم بھی کرتا ہوں یا یوں کہا کہ میں بکری پر رحم کرتا ہوں کہ اس کو ذبح کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو بکری پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔“

(۱۳۲۹) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا أَوْ قَالَ: إِنِّي لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا قَالَ: ((وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللَّهُ))

تخریج: [مسند أحمد۔ ۴۳۶/۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

ذبح اور (شرعی جواز کے وقت) قتل اچھے انداز سے

کرنے اور چھری تیز کرنے کی فضیلت

۱۳۳۰۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا ضروری قرار دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔“

اور طیالسی کی روایت میں شعبہ عن خالد الخداء کے طریق میں یہ لفظ ہیں کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر کام کو اچھے طریقے سے کرنا پسند کرتے

فَضْلُ إِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيدِ الشُّفْرَةِ

۱۳۳۰۔ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: لَبِثْتُ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيَحِدْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ فليُرِحْ ذَبِيعَتَهُ))

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ مِنْ طَرِيقِ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْخَدَّاءِ بِلَفْظٍ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

یٰحِبُّ الْإِحْسَانِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ۔۔۔)) الْحَدِيثُ۔
وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ بِلَفْظِ الطَّيْلِيسِيِّ وَزَادَ: ((مُحْسِنٌ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ))

ہیں پس جب تم ذبح کرو تو اچھے انداز سے ذبح کرو۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک

اور طبرانی کی روایت میں طیالیسی کے الفاظ کے علاوہ زائد بات یہ ہے ”احسان کرنے والا (اللہ تعالیٰ) احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الصيد۔ باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة و مسند طیالیسی۔ ۲۷۱۵۔ الطبرانی فی الکبیر ۴/ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۳۱) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((ارْحَمُوا تَرْحَمُوا وَاغْفِرُوا يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُلْ لِقَمَاعِ الْقَوْلِ وَيُلْ لِلْمُصْرِيْنَ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ))

۱۳۳۱۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا“ معاف کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے گا بات سن کر عمل نہ کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے اور جان بوجھ کر گناہ کر کے اس پر اصرار کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔“

تخریج : [الأدب المفرد للبخاری۔ حدیث ۳۸۰]

(۱۳۳۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيْمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ إِذَا حَكَمُوا عَدَلُوا وَإِذَا عَاهَدُوا أَوْفَوْا وَإِنْ اسْتَرْجَمُوا رَحِمُوا فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

۱۳۳۲۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حاکم (خليفة) قریشی ہوں گے جب حکومت کریں گے تو عدل وانصاف کریں گے۔ اور جب وعدہ کریں گے تو پورا کریں گے۔ اور جب رحم طلب کیے جائیں گے تو رحم کریں گے۔ پس جو ایسا نہیں کرے گا تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اللہ ان کے کسی فرض و نفل کو قبول نہیں کرے گا۔“

تخریج : [مسند طیالیسی ۲۱۳۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۳) حَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ مَرْفُوعًا: ((مَا خَفَّفْتُ عَنْ خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرٌ فِي مَوَازِينِكَ))

۱۳۳۳۔ عمرو بن حریث رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جو تو اپنے خادم سے کام میں تخفیف کرے گا وہ تیرے لیے تیرے ترازو میں اجر و ثواب ہوگا۔“

تخریج : [المنتخب لعبد بن حمید۔ ۲۵۸/۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۴) حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَرْفُوعًا: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخْوَضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَرْجِعَ فَإِذَا جَلَسَ

۱۳۳۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے وہ واپس آنے تک (اللہ کی) رحمت میں ہوتا ہے۔ پس جب وہ (مریض کے

اغْتَمَسَ فِيهَا)) (پاس) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (رحمت) میں ڈوب جاتا ہے۔“

تخریج : [مسند أحمد- ۳/ ۳۰۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْهَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يَدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أَمَتَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَفَيَاتٍ مِنْ حَفَيَاتِ رَبِّي))

۱۳۳۵۔ محمد بن زید الانہاری رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل کرے گا، ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے جبکہ میرے رب کی تین مٹھیوں میں جو لوگ آئیں گے۔ انہیں بھی جنت میں داخل کرے گا۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب منه دخول سبعين ألف بغير حساب و بعض

من يشفع له۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۳۳۶) قَالَ أَبُو بَرْدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَذَابَهَا بَيْنَهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلَى كُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْأَذْيَانِ فَقَالَ: هَذَا يَكُونُ فِدَاءً لَكَ مِنَ النَّارِ))

۱۳۳۶۔ ابو بردہ کہتے ہیں مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک یہ امت رحم کی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب ان کے درمیان بنا دیا ہے (آپس میں پیش آنے والی تکالیف اور مصائب)۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر فرد کو دوسرے اہل ادیان (یہودی، عیسائی وغیرہ) میں سے ایک ایک آدمی دے دیا جائے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: یہ تیرا جہنم کی آگ سے فدیہ ہے۔“

تخریج : [مسند أحمد- ۳/ ۴۰۸]

(۱۳۳۷) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي الشِّفَاعَةِ مَطْوَلًا وَ فِيهِ: ((حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ قَوَّالِدَى نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشِدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَ يُصَلُّونَ وَ يَحُجُّونَ

۱۳۳۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کے بارے میں بیان کردہ طویل حدیث، جس میں ہے جب مومنوں کو جہنم سے چھٹکارا ہوگا تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی اپنے حق کے لیے اتنا جھگڑنے والا نہیں ہے جتنے وہ اللہ سے قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے لیے جھگڑنے والے ہوں گے جو جہنم میں ہوں گے۔ وہ کہیں گے ہمارے رب! یہ لوگ (جواب جہنم میں ہیں) ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے،

نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے، پس ان کو کہا جائے گا کہ اچھا جاؤ اور جہنم سے ان لوگوں کو نکالو جن کو تم پہچانتے ہو ان کی صورتیں جہنم پر حرام ہو جائیں گی (یعنی جہنم کی آگ ان کی صورت کو نہ بدل سکے گی تاکہ مومن ان کو پہچان لیں) پس مومن بہت سے آدمیوں کو جہنم سے نکال لیں گے۔ ان میں سے بعض کی پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہوگی بعض کی گھٹنوں تک۔ پھر وہ کہیں گے ہمارے رب! اب تو جہنم میں ان آدمیوں میں سے کوئی نہیں بچا، جن کے نکالنے کا آپ نے نہیں حکم دیا تھا (یعنی روزہ نماز اور حج کرنے والوں میں سے اب کوئی نہیں رہا)۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائے گا۔ پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لاؤ۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔ اور اس حدیث میں یہ بات بھی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: فرشتے اور نبی اور مومن سب سفارش کر چکے اب اس ذات کے سوا تو کوئی باقی نہیں رہا جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہے۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا اور اس میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی بھی کوئی بھلائی (نیکی) نہیں کی ہوگی وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس نہر میں ڈال دے گا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک

تخریج: [صحیح مسلم - کتاب الایمان - باب معرفة طریق الرؤية]

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت کی فضیلت

۱۳۳۸ھ - ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں قریش نے نبی کریم ﷺ سے کہا ”آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے صفا پہاڑ کو سونے کا بنادے تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تم ایسا کرو گے۔“ قریش نے کہا ہاں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں آپ نے دعا کی تو جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آ کر کہا: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ

قِيلَ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتَحَرَّمْ صُورُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَخْرُجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقِيهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْنَا بِهَا. فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ۔۔۔۔۔) الْحَدِيثُ۔

وَفِيهِ: ((فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيَخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ۔۔۔۔۔) الْحَدِيثُ۔

فَضْلُ سِعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

(۱۳۳۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ قَالَ: ((وَوَفَعَلُونَ)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَدَعَا فَاتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ: إِنَّ شَيْئًا أَصْبَحَ لَهُمْ

اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے صفا پہاڑ سونے کا بنا دیتا ہوں لیکن جو اس کے بعد ان میں سے کفر کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو میں تمام جہان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں۔ تو آپ نے فرمایا: ”بلکہ (میں ان کے لیے) توبہ و رحمت کا دروازہ پسند کرتا ہوں۔“

الصَّفَا ذَهَبًا لَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُمْ عَذْبَتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتُ لَفَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ: ((بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ))

تخریج: [مسند أحمد۔ ۱/ ۲۴۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اولاد کی دیکھ بھال اور ان پر رحمت و شفقت کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ وَالْقِيَامِ عَلَى الْأَوْلَادِ

۱۳۳۹ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں بہترین عورت قریش کی نیک عورت ہوتی ہے جو اپنے بچے سے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور اپنے شوہر کے مال و اسباب میں اس کی بہت عمدہ نگہبان و نگران ثابت ہوتی ہے۔“

(۱۳۳۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب الی من ینکح و آتی النساء خیر.....]

۱۳۴۰ھ۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحم و محبت اور محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنے میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی عضو بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نینداڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”مومنوں کی مثال آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور رحمت و شفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند ہے.....“ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

(۱۳۴۰) حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَرْفُوعًا: ((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى)) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ.....)) الْحَدِيثُ۔

تخریج: [البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس والبهايم۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم]

۱۳۳۱۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں مانگتا رہوں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کرو۔ اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ پس تو مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب الدعاء فی الصلاة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الذکر والدعاء۔ باب الدعاء قبل السلام]

۱۳۳۲۔ ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر]

جانوروں پر رحم کرنے کی فضیلت

۱۳۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ آدمی راستے پر جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا تو اس میں اتر کر اس نے پانی پیا، پھر باہر نکل آیا۔ وہیں ایک کتا تھا جو پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالے کچھ چاٹ رہا تھا۔ پس اس آدمی نے (دل میں) کہا، اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس نے ستایا ہے جس طرح میں اس کی شدت کی وجہ سے بے حال ہو گیا تھا۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اتر آیا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے اپنے منہ سے پکڑے باہر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ پس اللہ نے اس کے اس عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف فرما دیا۔“ (یہ سن کر) صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمارے لیے جو پایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ

فَضْلُ رَحْمَةِ الْبَهَائِمِ

(۱۳۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الْقَرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبَيْرَ كَمَا خَفَّهْ ثُمَّ امْسَكْهُ بِيَمِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنْ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: ((فِي كُلِّ ذَاتٍ كَبِيدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ))

نے فرمایا: ”ہاں ہر تاجر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الشرب۔ باب فضل سقی الماء و کتاب المظالم۔ باب الآبار علی الطريق۔ و صحیح مسلم، کتاب السلام۔ باب فضل ساقی البہائم المحترمة و اطعامها] (۱۳۴۴) حَدِیْثُ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَرَسَ عَرَسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ))

۱۳۴۴۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے انسان اور جانور کھاتے ہیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس و البہائم] فَضْلُ رَحْمَةِ الصَّغِيرِ وَالْكَرَامِ الْكَبِيرِ

چھوٹے پر رحم کرنے اور بڑے کی عزت و تکریم کرنے کی فضیلت

۱۳۴۵۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ (شعیب) اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کا ہم (مسلمانوں) سے کوئی تعلق نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف و فضل کو نہیں پہچانتا۔“

۱۳۴۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَيَعْرِفُ حَقَّ كَبِيرِنَا))

اور ایک روایت میں ہے۔ ”ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد کتاب الأدب۔ باب فی الرحمة۔ و جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی رحمة الصبیان۔ (روایت صحیح ہے)]

۱۳۴۶۔ انصار کے آزاد کردہ غلام بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حمزہ نے ان کو بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور حبیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیر آئے اور کھجور کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ وہیں قتل کر دیئے گئے۔ پھر عبدالرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور حبیصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مقتول ساتھی (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے مقدمہ میں گفتگو کی پہلے عبدالرحمن نے

۱۳۴۶) عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَبِيرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حَوَيْصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

بات کرنا چاہی جو سب سے چھوٹے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کی بڑائی کرو“ کبھی ﷺ نے اس کا مقصد یہ بیان کیا کہ جو بڑا ہے وہ گفتگو کرے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے“ انہوں نے عرض کیا ”اللہ کے رسول! ہم نے خود تو اسے دیکھا نہیں تھا“ (پھر اس کے متعلق قسم کیسے کھا سکتے ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہود اپنے پچاس آدمیوں سے قسم اٹھوا کر تم سے چٹکارا پالیں گے۔“ انہوں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ! یہ کافر لوگ ہیں (ان کی قسم کا کیا بھروسہ) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے وارثوں کو اپنی طرف سے دیت ادا کر دی۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اس مقتول کی دیت ادا کر دی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مقتول کی دیت اپنی طرف سے ادا کر دی۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إكرام الكبير و يبدأ الأكبر بالكلام والسؤال و

کتاب الديات۔ باب القسامة۔ و صحیح مسلم۔ کتاب القسامة۔ الباب الأول]

فَضْلُ الصَّمْتِ وَحِفْظُ اللِّسَانِ إِلَّا

مِنْ خَيْرٍ

۱۳۳۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک۔

(۱۳۴۷) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ---)) الْحَدِيثُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب حفظ اللسان۔ و صحیح مسلم۔ کتاب اللقطة۔

باب الضیافة ونحوه]

۱۳۳۸- ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

(۱۳۴۸) وَحَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ

فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔“

مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا
أَوْ لِيَصْمُتْ))

تخریج : [البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره۔ و صحيح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب تحريم إيذاء الجار]

۱۳۴۹۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا اللہ کے رسول! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان محفوظ رہیں۔“

(۱۳۴۹) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ
أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِهِ وَيَدِهِ))

تخریج : [صحيح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب أى الإسلام أفضل۔ و صحيح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بيان تفاضل الإسلام]

۱۳۵۰۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے چھوڑ دے۔“

(۱۳۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ
مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ))

تخریج : [صحيح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده]

۱۳۵۱۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھے دونوں جہڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں ناگوں کے درمیان کی چیز (شرم گاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

(۱۳۵۱) حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ مَرْفُوعًا:
((مَنْ يَضْمَنُ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ
رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ))

اور ترمذی شریف کے لفظ ہیں: ”جو مجھے دونوں جہڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ: ((مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي مَا بَيْنَ
لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَتَكَفَّلُ لَهُ الْجَنَّةَ))

تخریج : [صحيح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الزهد]

۱۳۵۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے جس شخص کو اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دونوں جڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کے شر سے بچالیا جو اس کے دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (شرم گاہ) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ قَوْلِ الْخَيْرِ وَالسُّكُوتِ عَنِ الشَّرِّ

اچھی بات کہنے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرنے کی فضیلت

۱۳۵۳۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی سواری پر نکلے آپ کے صحابہ کرام آپ کے ساتھ تھے۔ پس معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا! اللہ کے رسول! میرے والد آپ پر قربان ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارا دن (موت) آپ کے دن سے پہلے کرے میں سوچتا ہوں کہ اگر کوئی بات ہو جائے (یعنی آپ کی موت) اور ہم ان شاء اللہ (آپ کی موت) نہیں دیکھیں گے۔ (لیکن اگر آپ کی موت ہم سے پہلے ہو جائے تو) ہم آپ کے بعد کون سے اعمال کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: ”جہاد فی سبیل اللہ (کیونکہ) جہاد بہت اچھی چیز ہے اور وہ چیز جس کی لوگ اس سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں پس روزہ اور صدقہ ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”روزہ اور صدقہ اچھی چیزیں ہیں۔“ معاذ رضی اللہ عنہ نے ہر اس نیکی کا ذکر کیا جو ابن آدم کرتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں کے لیے اس سے بہتر چیز بھی ہے۔“ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں لوگوں کے لیے اس سے بہتر چیز کون سی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک کی

((الصُّمْتُ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)) قَالَ: وَهَلْ نَوَاعِدُ بِمَا تَكَلَّمْتُ بِهِ أَلَسْتُ نَا ضَرْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِحَدِّ مَعَاذٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعَاذُ كَلِمَتِكَ أَمْكُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ وَهَلْ يُعْجِبُ النَّاسُ عَلَى مَا خَرِجَهُمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا مَا نَطَقْتُ بِهِ أَلَسْتُهُمْ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَ عَنْ شَرِّ قَوْلُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا وَاسْكُتُوا عَنْ شَرِّ تَسْلَمُوا))

طرف اشارہ کیا کہ ”بھلائی کی بات کرنے کے علاوہ خاموشی اختیار کرنا“ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیا ہم اپنی زبانوں سے جو کلام کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کی ران پر (تنبیہ کے لیے) مار کر فرمایا: ”معاذ! تیری ماں تجھ کو کم پائے (عرب یہ کلمہ بولتے ہیں لیکن اس کا معنی مقصود نہیں ہوتا) یا اس کو ایسی بات فرمائی جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ (پھر فرمایا کہ) لوگ جہنم میں اوندھے منہ اپنی زبانوں کی وجہ سے گرائے جائیں گے۔ پس جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو اچھی بات کرنی چاہیے یا بری بات کرنے سے خاموشی اختیار کرنی چاہیے۔ اچھی بات کہو گے غنیمت حاصل کرو گے بری بات کہنے سے رک جاؤ سلامتی میں رہو گے۔“

تخریج: [المستدرک للحاکم- ۲۸۶/۳- ۲۸۷- (روایت صحیح ہے۔)]

الصُّمْتُ سَبَبٌ لِلْسَّلَامَةِ وَالنَّجَاةِ
(۱۳۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا))

خاموشی سلامتی و نجات کا سبب ہے

۱۳۵۴- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“

تخریج: [جامع الترمذی- أبواب صفة القيامة- باب من كان يؤمن بالله فليكرم ضيفه- (اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔)]

۱۳۵۵- سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسی بات بتلائیے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس بات کا اقرار کرو کہ میرا رب اللہ ہے پھر اس پر جرم جاؤ۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ خطرے والی چیز جس کا آپ کو مجھ سے ڈر ہو کیا ہے؟ تو آپ نے اپنی زبان پکڑی پھر فرمایا: ”یہ“

(۱۳۵۵) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: ((قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، فَأَخَذَ لِسَانَهُ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((هَذَا))

اور ابوداؤد طیلسی کی ایک روایت ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ وَغَيْرِهِ: قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان۔ مسند طیالسی۔ ۱۳۳۱۔

(روایت حسن ہے۔)]

۱۳۵۶۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ پہاڑی پر چڑھے تو اپنی زبان کو پکڑا پھر فرمایا: اے زبان! تو اچھی بات کر فائدے میں رہے گی اور بری بات کرنے سے خاموش رہ شرمندگی سے محفوظ رہے گی۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ابن آدم کی اکثر غلطیاں اس کی زبان میں ہیں۔“

(۱۳۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ارْتَقَى الصَّفَا فَأَعَدَّ لِسَانِهِ فَقَالَ: يَا لِسَانَ قُلِّ خَيْرًا تَعْنَمُ وَأَسْكُتَ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ))

تخریج : [الكبير للإمام الطبرانی۔ ۱۳۴۶ / ۱۰۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۳۵۷۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اگر کوئی چیز کسی کو صدقہ کے لیے میسر نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ نہ کر سکے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے، انہوں نے عرض کیا، اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا فرمایا اچھائی کا حکم کرے“ عرض کیا گیا، اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ تو آپ نے فرمایا: ”پھر برائی سے رکاوٹ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

(۱۳۵۷) حَدِيثُ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((لَيَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ)) قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيَأْمُرْ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ)) قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب کل معروف صدقہ۔ و کتاب الزکوۃ۔ باب علی

کل مسلم صدقہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة.....]

۱۳۵۸۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ان اعمال میں سے بعض نہ کر سکوں؟ تو آپ نے فرمایا: ”تو لوگوں سے اپنی برائی کو روک لے۔ اس لیے کہ وہ تیری طرف سے تیرے نفس پر صدقہ ہے۔“

(۱۳۵۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب العتق۔ باب أي الرقاب أفضل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الإيمان. باب بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال [

۱۳۵۹۔ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ (حدیث طویل ہے اور اس میں ہے کہ) آپ نے فرمایا: ”اگر تو ان سب اعمال کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے صرف خیر و بھلائی کی بات کر۔“

KitaboSunnat.com

تخریج: [مسند أحمد - ۲۹۹ / ۴ - (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ سے حیا کرتے ہوئے مومن کی اپنی ستر پوشی کرنے کی فضیلت

فَضْلُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ حَيَاءٍ مِنَ اللَّهِ

۱۳۶۰۔ سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے ان کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرتا ہے اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا تھا مگر صبح ہوتے ہی وہ کہتا پھرے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا رات گزر گئی تھی اور میں نے اس کا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ! اپنے بارے میں خود ہی اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔“

(۱۳۶۰) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَاهِرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب ستر المؤمن علی نفسه۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الزهد۔ باب النهی عن هتك الإنسان ستر نفسه]

۱۳۶۱۔ صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) تم میں سے ایک شخص (جو گناہ گار ہوگا) اپنے رب سے نزدیک ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور فرمائے گا“

(۱۳۶۱) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى؟ قَالَ: ((يَذْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: عَمِلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ وَ

تو نے یہ کام کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ تو اللہ فرمائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیے تھے؟ وہ کہے گا ہاں۔ تو (اللہ تعالیٰ) اس سے (سارے گناہوں کا) اقرار کرالے گا پھر فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے تو آج میں تیرے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔“

يَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا وَ كَذَا؟ فَيَقُولُ نَعَمْ: فَيَقْرُؤُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ))

اور ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ مومن کو قریب کرے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا.....“ بقیہ حدیث پہلے کی طرح ہے۔

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((إِنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ))--)) الْحَدِيثُ-

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب ستر المؤمن علی نفسه۔ و کتاب المظالم۔ باب

قول الله تعالى أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظالمين]

دنیا میں کسی مومن کی ستر پوشی کرنے والے اور جس کی اللہ ستر پوشی کرے اس کی فضیلت

فَضْلُ مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ فِي الدُّنْيَا وَ كَذَا مَنْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ

۱۳۶۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

(۱۳۶۲) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَ فِيهِ: ((وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المظالم۔ باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه۔ و صحیح

مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحريم الظلم]

۱۳۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دے گا۔ اور جو شخص کسی تک دست پر آسانی کرے گا اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ اور جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا.....“ آخر حدیث تک۔

(۱۳۶۳) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))--)) الْحَدِيثُ-

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر]

۱۳۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۳۶۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَا

يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سِتْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اللہ جس شخص کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سِتْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

اور ایک روایت میں ہے: ”جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب بشارۃ من ستر الله تعالى عيه في الدنيا بأن يستر عليه في الآخرة]

(۱۳۶۵) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ أَحْلَفُ عَلَيْهِمْ: لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ. وَ سِيَّاهُمُ الْإِسْلَامُ ثَلَاثَةٌ: الصَّوْمُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ. لَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا فَيُورِيَهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَمْ أَخَفْ أَنْ آتِمَ: لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدِهِ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سِتْرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ))

۱۳۶۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں آپ نے فرمایا: ”تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اللہ اس شخص کو جس کا اسلام میں کچھ حصہ ہے اس کی طرح نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ روزہ نماز اور صدقہ۔ اللہ جس شخص کو (دنیا میں) دوست رکھتا ہے۔ قیامت کے دن ایسے نہیں ہوگا کہ وہ اسے کسی اور کے سپرد کر دے اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن انہی کے ساتھ ہوگا۔ اور چوتھی بات اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں تو میں گناہ گار ہونے سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

تخریج : [مسند أبی یعلیٰ۔ حدیث ۳۵۶۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

بھائی کی عزت کا دفاع کرنے والے کی فضیلت

۱۳۶۶۔ ابوودراء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ قیامت والے دن اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔“

فَضْلُ مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ

(۱۳۶۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء في الذنب على عرض المسلم۔ (روایت حسن ہے)]

(حسد و بغض سے) سینہ محفوظ رکھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور (ان کے لیے) جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی اور وہ اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے۔“

۱۳۶۷۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے پاس ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا، تو ایک انصاری آیا اس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور اس کی جوتی اس کے بائیں ہاتھ میں تھی پس جب دوسرا دن ہوا تو پھر آپ نے ایسے ہی فرمایا تو پہلے کی طرح وہی آدمی آیا تیسرے دن بھی ایسے ہی ہوا..... آخر حدیث تک

اس میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس آدمی کے ساتھ ایک واقعہ مذکور ہے پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے اپنے باپ کو دیکھا اور ان سے کہا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں کہ میں تین دن آپ کے پاس نہیں آؤں گا (لہذا آپ مجھے تین دن باہر رہنے کی اجازت دیں) اور اس آدمی سے کہا کہ آپ مجھے اپنے پاس ٹھہرنے دیں (تا کہ میں آپ کے معمولات دیکھ سکوں) اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ وہ اس آدمی کے پاس یہ تین راتیں رہے (جن کی اپنے والد سے اجازت لی تھی) پس وہ آدمی رات کو کچھ بھی قیام نہیں کرتا تھا مگر جب بیدار ہوتا یا بستر پر کروٹ بدلتا تو اللہ کا ذکر کرتا اور اللہ اکبر کہتا یہاں تک کہ وہ صبح کی نماز کے لیے اٹھتا البتہ میں نے اس سے خیر و بھلائی کی بات ہی سنی (کوئی بے ہودہ بات نہیں سنی) اور جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے نبی کریم ﷺ کی اس بات کے متعلق سوال کیا

فَضْلُ سَلَامَةِ الصَّدْرِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا﴾ (الحشر: ۹)

(۱۳۶۷) أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ تَطِيفٌ لِحَيْتِهِ مِنْ وَضُوئِهِ قَدْ تَعَلَّقَ تَعْلِيهِ فِي يَدِهِ الشِّمَالِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ فَطَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْمَرَّةِ الْأُولَى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّلَاثُ... الْحَدِيثُ

وَفِيهِ قِصَّةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَعَ هَذَا الرَّجُلِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنِّي لَا حَيْثُ أَبِي فَأَقْسَمْتُ أَنْ لَا أَذْخُلَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَإِنْ رَأَيْتُ أَنْ تُؤْوِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ فَعَلْتُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثَ فَلَمْ يَرَهُ يَقُومَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَى وَتَقَلَّبَ عَلَى فِرَاشِ ذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَ حَتَّى يَقُومَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعُهُ يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا... الْحَدِيثُ

وَلَمَّا سَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

کہ ”تمہارے پاس ابھی ایک جنتی آدمی آئے گا“ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے تو اپنے آپ میں کوئی خاص بات نظر نہیں آتی البتہ اتنی بات ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے متعلق کینہ نہیں اور میں کسی آدمی سے اس کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمت و احسان پر حسد نہیں کرتا۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہی وہ خصوصی بات ہے جو آپ میں موجود ہے لیکن ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

تخریج : [مسند أحمد ۳/ ۱۶۶۔ (روایت صحیح ہے دیکھئے مسند احمد: ۲۰/ ۱۲۵)]

سینہ محفوظ رکھنے اور ترک حسد کی فضیلت

۱۳۶۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایک دوسرے پر حسد کرو نہ خرید و فروخت میں قیمت بڑھا کر ایک دوسرے کو دھوکا دو نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے اعراض اور بے رخی کرو اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے سودے پر سودا کرے اللہ کے بندو! بھائی بن جاؤ“ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے سہارا چھوڑے اور نہ اسے حقیر جانے تقویٰ یہاں ہے“ اور آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا (کہ تقویٰ یہاں ہے) ”ایک شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ہر مسلمان کا خون اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔“

فَضْلُ سَلَامَةِ الصَّدْرِ وَتَرْكِ الْحَسَدِ (۱۳۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هُنَا)) وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((يَحْسِبْ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

وَفِي رِوَايَةٍ زَادَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)) وَ أَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحريم ظلم المسلم وخذله.....]

۱۳۶۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے

(۱۳۶۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْثَلَاثِ وَيَوْمَ

ہیں پس ہر اس آدمی کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو سوائے اس آدمی کے کہ اس کے اور اس کے (کسی مسلمان) بھائی کے درمیان رنجش ہو۔ پس کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں ان دونوں کو مہلت دے دو تا کہ وہ صلح کر لیں ان دونوں کو صلح کرنے تک مہلت دو۔“

الْخَمِيسُ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحَاءٌ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطِلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطِلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطِلِحَا))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب ما ينهى عن الفحشاء والتهاجر]

۱۳۷۰۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر صاف دل، سچی زبان والا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں ”مخوم القلب“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرنے والا، صاف سہرا دل، جس میں کوئی گناہ ہو نہ زیادتی اور نہ اس میں خیانت و حسد ہو۔“

(۱۳۷۰) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقٍ اللِّسَانِ)) قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ لَمَّا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِيْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا غِلٍّ وَلَا حَسَدٍ))

تخریج : [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب الورع والتقوى۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۷۱۔ عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور اس میں ہے) ”اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں وہ حکمران جو انصاف کرنے والا اور اعمال خیر کی توفیق دیا گیا ہو وہ آدمی جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے مہربان اور نرم دل ہو اور سوال سے بچنے والا وہ شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود کسی سے سوال نہ کرے۔“

(۱۳۷۱) عَنْ عِيَاذِ بْنِ حِمَارٍ الْمَجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَفِيهِ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُفْرٍ مُتَّصِدٍ مُوَفَّقٍ وَرَجُلٌ رَجِيمٌ رَفِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَ مُسْلِمٍ وَ عَفِيفٍ مُتَعَفِّفٍ ذُو عِيَالٍ.....))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعيمها و آهلها۔ باب الصفات التي يعرف بها في

الدنيا أهل الجنة و أهل النار]

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی فضیلت

فَضْلُ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”ان کے اکثر مسلمتی مشورے بے خیر ہیں ہاں! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ

میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے یہ کام کرے اسے ہم یقیناً بہت بڑا ثواب دیں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، پس اپنے بھائیوں کے مابین صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ کہ وہ دونوں آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہت بہتر چیز ہے۔“

لوگوں کے درمیان صلح کرانے اور عدل و انصاف قائم کرنے کی فضیلت اور اسلام میں صلح کا مقام

۱۳۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس کا دو آدمیوں کے درمیان (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہے ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔“ فرمایا: ”تیرا دو آدمیوں کے درمیان (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کر دینا صدقہ ہے۔“

إِصْلَاحَ بَيْنِ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

(النساء: ۱۱۳)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (الأنفال: ۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوِيكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الحجرات: ۱۰)۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء: ۱۲۸)۔

مِنْ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنِ النَّاسِ

وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ وَدَرَجَةِ الْإِصْلَاحِ

(۱۳۷۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يُعَدَّلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةً))

وَ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ)) قَالَ ((تُعَدَّلُ بَيْنَ الْإِنْسَانِ صَدَقَةً))----- الْحَدِيثُ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب فضل الإصلاح بین الناس والعدل بینهم۔ و

صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

۱۳۷۳۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو نماز، روزہ اور

(۱۳۷۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِدَرَجَةِ أَفْضَلٍ مِنَ

صدق سے افضل ہے؟“ صحابہ کرام نے کہا، کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”آپس میں اصلاح کرنا اور آپس میں بگاڑ و اختلاف تو مونڈنے والا ہے۔“ (یعنی دین کو ختم کرنے والا ہے۔)

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری ۳۹۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”آدم کے بیٹے کا کوئی عمل نماز، لوگوں میں صلح کرانے اور اچھے اخلاق سے افضل نہیں۔“

الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ؟)) قَالُوا: بَلَى قَالَ: ((صَلَاةُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ))

تخریج : [تاریخ الكبير للإمام البخاری ۱/۱۳۷۴۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

اور اس باب میں اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

وَلِي الْبَابِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ((إِنْ قَاتَتْ فَأُصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ)) (العنبر ۹)

۱۳۷۵۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کر۔ تہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو اپنے حکم اپنے گھر والوں اور ان کاموں میں جوان کے سپرد ہیں انصاف کا اہتمام کرتے ہیں۔“

(۱۳۷۵) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ وَكَلَّمَا يَدِيهِ يَمِينُ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل الإمام العادل و عقوبة الجائر]

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں ہوتا

۱۳۷۶۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں حمید بن عبد الرحمن نے ان کو خبر دی کہ ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خبر دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرتا ہے۔ پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا بھلائی کی بات کرتا ہے۔“

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ”دو آدمیوں کے درمیان صلح کے

لَيْسَ مَنْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ كَاذِبًا

(۱۳۷۶) عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أَمَّ كَلْثُومَ بِنْتَ عَقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ قِيَمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا)) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي

يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُنْمِي خَيْرًا))

وَرَأَى: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: وَلَمْ أَسْمَعْ يَرْحُصْ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: الْحَرْبِ، وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا))

لیے جھوٹ بولنے والا جھوٹا نہیں؛ جبکہ وہ بھلائی کی بات کرتا ہے اور بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے۔“

اور ابن شہاب رحمہ اللہ نے زائد بات یہ بیان کی کہ (ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا) میں نے آپ ﷺ کو ان باتوں میں سے جسے لوگ جھوٹ کہتے ہیں، تین کے سوا کسی بات میں جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا لڑائی کے بارے میں لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور آدمی کی اپنی بیوی سے اور عورت کی اپنے خاوند سے گفتگو کرنے میں۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الصلح۔ باب ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس۔ وصحيح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب تحريم الكذب و بيان المباح منه]

(۱۳۷۷) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلِكُلِّ اللَّهِ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ))

۱۳۷۷۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لائے۔ پس آپ منبر پر چڑھے تو فرمایا: ”یہ میرا بیٹا سردار ہے اور یتھما اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ۔ باب مناقب الحسن والحسين رضی اللہ عنہما]

تشریح: اس حدیث شریف میں آپ ﷺ کی بیان کردہ پیشین گوئی ۶۱ھ میں پوری ہوئی جب حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام سے کوفہ میں دعوت دے کر چند شرائط پر ان سے صلح کی اور نماز جمعہ کے بعد خود اور اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہ اور دوسرے ساتھیوں سمیت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کو متفقہ طور پر امیر المومنین و امام المسلمین تسلیم کیا۔ جس کی تفصیلات کتب تاریخ میں موجود ہیں۔

سچائی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آئے گا“ ان کو باغ ملیں گے، جن کے نیچے نہرں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔“

فَضْلُ الصِّدْقِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَزَاؤُهُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

(المائدة: ۱۱۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تا کہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیا تا کہ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے۔

اور جو آیت اس سے قبل احزاب میں ہے۔ ”مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو عہد اللہ سے کیا تھا اسے سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔“

سچائی اپنانے اور جھوٹ ترک کرنے والے کی فضیلت خواہ وہ جھوٹ مزاح کے طور پر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”راست باز مرد اور راست باز عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی، یہی لوگ پارسا ہیں۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں، نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے تا کہ اللہ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کر دے اور جو نیک کام انہوں نے کیے ہیں ان کا انہیں اچھا بدلہ عطا فرمائے۔“

۱۳۷۸- ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ نہیں بولا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے اخلاق کو سنوارا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب حسن الخلق۔ (روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔)]

وَقَالَ تَعَالَى ﴿لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ﴾ (الأحزاب: ۲۳)۔

أَيَّ أَمَرَ اللَّهُ بِالْجِهَادِ لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ۔

وَالْآيَةُ الَّتِي قَبْلَهَا ﴿لِمَنِ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا﴾ (الأحزاب: ۲۳)

فَضْلُ الصِّدْقِ وَمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ﴾ (الأحزاب: ۳۵)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جِزَاءُ الْمُحْسِنِينَ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الزمر: ۳۳-۳۵)

(۱۳۷۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ))

تشریح : اس حدیث میں حسن اخلاق اور اچھا برتاؤ کرنے کی تلقین کی گئی ہے خاص طور پر جھگڑے وغیرہ سے گریز کرنا چاہیے خواہ اس کے لیے اپنے حق سے دستبردار ہی کیوں نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ ایسے آدمی کے جنتی ہونے کی رسول اللہ ﷺ نے ضمانت دی ہے۔ اسی طرح مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے گریز کرنے والا بھی جنت میں اہم مقام کا مستحق ہے لیکن حسن اخلاق سے پیش آنے والا اور معاملات اچھے انداز سے کرنے والا ان دونوں سے افضل ہے کیونکہ اس کا مقام جنت میں سب سے بلند ہوگا۔

۱۳۷۹۔ (ابو خالد حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ”دونوں سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، پس اگر وہ دونوں بیچ بولیں اور چیز کی حقیقت صحیح صحیح بیان کر دیں۔ تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔“

(۱۳۷۹) حَدِيثُ: ((الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا۔۔ فَإِنْ صَدَقَا وَيَسَّأَبُورَكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا))
وَحَدِيثُ: ((إِنَّ التَّجَارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ))

اور ایک حدیث میں ہے: ”بے شک تاجر لوگ قیامت کے دن گناہ گار انھیں گئے سوائے اس کے جس نے اللہ کا تقویٰ نیکی اور سچائی اختیار کی۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البيوع۔ باب إذا بَيَّنَّ البيعان ولم يكتما و نصحا۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البيوع۔ باب الصدق فی البيع والبيان۔ و جامع الترمذی۔ أبواب البيوع۔ باب ما جاء فی التجار وتسمية النبي ﷺ آياهم]

قول و فعل میں سچائی کی فضیلت اور نجات و سعادت سچائی پر موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو گے ساتھ رہو۔“

فَضْلُ الصِّدْقِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ
وَتَعْلِيْقُ النَّجَاةِ وَالسَّعَادَةِ بِهِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (التوبة: ۱۱۹)

۱۳۸۰۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں (ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ) کی توبہ والی حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث جب وہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے جس میں رسول اللہ ﷺ اہل روم اور شام کے عرب عیسائیوں سے لڑائی کے لیے گئے تھے۔ قصہ طویل ہے اور اس میں کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب مجھے

(۱۳۸۰) حَدِيثُ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ الَّتِي غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ۔۔ الْقِصَّةُ۔۔ وَفِيهَا

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لارہے ہیں تو مجھے فکر ہوئی اور میرا ذہن ایسا جھوٹا بہانہ تلاش کرنے لگا جس سے میں کل رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے بچ سکوں؟ اپنے گھر کے ہر عقل مند آدمی سے اس کے متعلق میں نے مشورہ کیا لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آچکے ہیں تو غلط خیالات میرے ذہن سے نکل گئے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس معاملہ میں جھوٹ بول کر میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں نے سچی بات کہنے کا پختہ ارادہ کر لیا (اس کے بعد کعب بن جریج نے رسول اللہ ﷺ کے آنے اور آپ کا ان سے سوال کرنے کا ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کہ ”تم غزوہ میں شریک کیوں نہیں ہوئے؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خریدی تھی؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار شخص کے سامنے بیٹھا ہوتا تو کوئی نہ کوئی عذر گھڑ کر اس کی ناراضگی سے بچ سکتا تھا، مجھے خوبصورتی کے ساتھ گفتگو کا سلیقہ معلوم ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ اگر میں آپ کے سامنے کوئی جھوٹا عذر بیان کر کے آپ کو راضی کر لوں تو بہت جلد اللہ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اس کی بجائے اگر میں آپ سے سچی بات بیان کر دوں تو یقیناً آپ کو مجھ پر ناراضگی تو ہوگی لیکن اللہ سے مجھے اپنے اچھے انجام (یعنی معافی) کی پوری امید ہے۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر نہیں تھا اللہ کی قسم! میں اس سے پہلے کبھی بھی اتنا خوش حال اور طاقت ور نہیں تھا پھر بھی آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوسکا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انہوں نے سچی بات بتادی اچھا اب جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں خود کوئی فیصلہ کر دے“ اور (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے) اپنا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا ان کی توبہ قبول کرنے کا ذکر کیا اور بیان کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ نے مجھے بچ بولنے کی وجہ سے نجات دی اب میں اپنی توبہ کی قبولیت کی

يَقُولُ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي لُطَيْفٍ أَتَدَكَّرُ الْكَذِبَ وَ أَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ عَدَا؟ وَ اسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَطْلَقَ قَادِمًا رَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَتَجَوَّ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا. فَاجْتَمَعْتُ صِدْقَهُ وَ ذَكَرْتُ مَعِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ سَوَّالَهُ يَأْهُ. فَقَالَ لِي: ((مَا خَلَقَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتِغَتْ ظَهْرَكَ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأُخْرَجُ مِنْ سَخَطِهِ بَعْدَ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَا رَجُوعَ فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عَذْرِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ قَلْمٌ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ)) وَ ذَكَرَ قِصَّتَهُ وَ تَوْبَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ. قَالَ: وَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالْصِّدْقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أَحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحْدَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ

خوشی میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی بھر سچ کے سوا اور کوئی بات زبان پر نہیں لاؤں گا۔ پس اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا میں کسی ایسے مسلمان کو نہیں جانتا جسے اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی وجہ سے اتنا نوازا ہو جتنی نوازشات اس کی مجھ پر سچ بولنے کی وجہ سے ہیں۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ عہد کیا، پھر آج تک کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور مجھے امید ہے کہ اللہ باقی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے (ہمارے بارے میں) اپنے رسول ﷺ پر آیت نازل کی تھی۔

”یقیناً اللہ نے نبیؐ مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کی، جنہوں نے ایسی تسکینی کے وقت پیغمبرؐ کا ساتھ دیا، اس کے بعد کہ ان میں ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا۔ پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی بلاشبہ اللہ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔ اور تین شخصوں کے حال پر بھی اللہ نے توجہ فرمائی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے۔“

اللہ کے اس فرمان تک ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بچو کے ساتھ رہو۔“

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اللہ کی طرف سے اسلام کے لیے ہدایت کے بعد میری نظر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سچ بولنے سے بڑھ کر اللہ کا مجھ پر اور کوئی انعام نہیں ہوا کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک نہیں کیا جیسا کہ جھوٹ بولنے والے ہلاک ہو گئے نزول وحی کے زمانہ میں جھوٹ بولنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنی شدید وعید فرمائی جتنی شدید کسی دوسرے کے لیے نہیں فرمائی ہوگی۔ فرمایا کہ ”ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے

اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَتَلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهُ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبًا مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ:

﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا صَافَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَصَافَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ﴾ (التوبة: ١١٧-١١٨)

حَتَّىٰ بَلَغَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (التوبة: ١٩)

قَالَ تَعَبُ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَ قَالَ اللَّهُ: ﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ

تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو پس تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کا مومن کے بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تو ایسے فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔“

رَجَسَ مَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔
إِلَى قَوْلِهِ۔۔ الْقَوْمُ الْفَاسِقِينَ ﴿٩٦﴾
(التوبة ۹۵-۹۶)

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المغازی۔ باب حدیث کعب بن مالک۔ و صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب توبة کعب بن مالک رضی اللہ عنہ]

۱۳۸۱۔ غار والی حدیث: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، ”پچھلے زمانے میں (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ اچانک بارش نے انہیں آ لیا، پس ان تینوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لے لی۔ (جب وہ اندر چلے گئے) تو غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب تینوں آپس میں یوں کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی (آخر حدیث تک) حدیث طویل ہے۔

(۱۳۸۱) حَدِيثُ الْغَارِ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ) مَرْفُوعًا: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرَ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوْوَا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ اللَّهَ بِأَهْوَاءٍ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ فَلَيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ:۔۔۔))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب حدیث الغار]

صدق اور اس کے اہتمام کی فضیلت

۱۳۸۲۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”سچ کو لازم پکڑو اس لیے کہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ کا اہتمام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ اس لیے کہ جھوٹ نافرمانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور بے شک نافرمانی جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش

مِنْ فَضْلِ الصَّدَقِ وَتَحَرِّيهِ

(۱۳۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدَقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّا كُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ

الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكُذْبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا))
میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله۔ و صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب قول اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین و ما ینہی عن الکذب]

تشریح : اس حدیث میں سچائی تلاش کرنے اور اس کا ارادہ کرنے اور اس کا اہتمام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کیونکہ سچائی نیکی کو مستلزم ہے اور حدیث میں جھوٹ سے اور اس کے چھوڑنے میں سستی و لاپرواہی اختیار کرنے سے اجتناب کی تلقین اور تنبیہ کی گئی ہے اور جھوٹ، فجور (گناہ) کو مستلزم ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش و آرام اور) نعمتوں میں ہوں گے اور یقیناً بدکار لوگ دوزخ میں ہوں گے۔“
(الانفطار: ۱۳-۱۴)

۱۳۸۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تمام لوگوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر صاف دل، سچی زبان والا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں ”محموم القلب“ سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرنے والا صاف ستر دل، جس میں کوئی گناہ ہو نہ زیادتی اور اس میں خیانت ہو نہ حسد۔“

تخریج : [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب الورع والتقوی۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فضل الصّدق فی طلب الشّہادۃ والقصْد لہا

۱۳۸۴۔ شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آ کر ایمان لایا اور آپ کی اتباع کی۔ پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ پس نبی ﷺ نے اس کے متعلق اپنے صحابہ کو وصیت فرمائی کہ اس کا خیال رکھیں، پس جب جہاد ہوا تو اللہ نے (فتح عطا فرمائی اور) اپنے نبی ﷺ کو مال غنیمت عطا فرمایا تو آپ نے اپنے صحابہ میں مال غنیمت تقسیم فرمایا اور اس اعرابی کا حصہ اس کے ساتھیوں کو دیا جو ان کے جانور چرا رہا تھا۔ جب وہ

(۱۳۸۴) عَنْ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصِنِي يَا نَبِيَّ ﷺ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ غَنِمَ النَّبِيُّ ﷺ سَبِيًّا فَكَسَمَ وَكَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا كَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفْعُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هَذَا:

قَالُوا: قَسَمُ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَهُ
فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا هَذَا؟ قَالَ:
(قَسَمْتُهُ لَكَ)) قَالَ: مَا عَلَيَّ هَذَا اتَّبَعْتُكَ
وَلِكَيْ اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَهْنَا
وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمَوْتُ فَأَدْخَلَ
الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((إِنْ تَصَدَّقَ اللَّهُ يَصْدُقْكَ))
فَلَبَّسُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأَتَى
بِهِ النَّبِيُّ ﷺ يُحْمَلُ لَدَا أَصَابَةٍ سَهْمٍ حَيْثُ
أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَهْوْ هُوَ)) قَالُوا:
نَعَمْ قَالَ ((صَدَقَ اللَّهُ كَصَدَقَهُ)) ثُمَّ كَفَّنَهُ
النَّبِيُّ ﷺ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَدَّمَهُ
فَصَلَّى عَلَيْهِ فَمَكَانَ فِيمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ
((اللَّهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي
سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى
ذَلِكَ))

واپس آیا تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اسے دیا۔ اس نے کہا:
یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھیوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا
حصہ دیا ہے پس وہ یہ حصہ لے کر نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی
یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے یہ تیرا حصہ دیا ہے۔“ اس
اعرابی نے کہا: میں نے اس دنیا کے مال کے لیے آپ کی پیروی نہیں
کی، لیکن میں نے تو آپ کی پیروی اس لیے کی ہے حلق کی طرف
اشارہ کر کے کہنے لگا کہ اللہ کی راہ میں اس حلق پر تیرے کھادوں پس
شہادت پا کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اگر تو اللہ سے سچا ہے تو وہ تجھے سچا کرے گا۔“ پس وہ تھوڑی دیر ہی
ٹھہرے تھے کہ پھر دشمن سے لڑنے کے لیے نکلے۔ پس وہ (اعرابی)
اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا کہ اس کو تیر وہیں لگا، جہاں
اس نے اشارہ کیا تھا (یعنی حلق پر)۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ
وہی اعرابی ہے؟“ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس نے
اللہ سے سچا وعدہ کیا، پس اللہ نے اس کو سچا کر دیا۔“ پھر نبی کریم ﷺ
نے اس کو اپنے جے میں کفن دیا۔ پھر اس کو آگے رکھ کر اس پر نماز
جنازہ پڑھی پس جو نماز میں آپ کی دعاؤں میں سے ظاہر ہوا (یعنی
سنا گیا) وہ یہ دعائی: ”اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیری راہ میں ہجرت
کرنے والا نکلا، پس تیری راہ میں شہید ہو گیا میں اس پر گواہ ہوں۔“

تخریج : [سنن نسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب الصلاة على الشهداء۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۸۵۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”جو شخص سچے دل سے اللہ سے اس کی راہ میں قتل ہونے
(یعنی شہادت) کی دعا مانگتا ہے اللہ اس کو شہادت کا اجر و ثواب
عنایت فرما دیتا ہے۔“

(۱۳۸۵) وَحَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَرْفُوعًا:
(مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ
قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهَادَةِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ما جاء فيمن سأل الشهادة۔ (روایت صحیح لغیرہ

الصِّدْقُ طَمَئِينَةٌ

سچائی باعث اطمینان ہے

۱۳۸۶۔ ابو حوراء سعدی بیان کرتے ہیں میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا یاد کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ یاد کیے ہیں: ”جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس کے متعلق تجھے شک و شبہ نہ ہو اسے اختیار کر واس لیے کہ سچ اطمینان کا باعث اور جھوٹ شک اور بے چینی کا باعث ہے۔“ اور حدیث میں ایک قصہ ہے۔

(۱۳۸۶) عَنْ أَبِي الْخُوَرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((دَعُ مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَئِينَةٌ وَإِنَّ الْكُذِبَ رَيْبَةٌ)) وَلِي الْحَدِيثُ قِصَّةً.

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب حديث أعقلها و توكل (روایت صحیح ہے۔)]

سچی گفتگو کرنے والے کا خواب عام طور پر سچا ہوتا ہے۔

صِدْقُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ لِمَنْ صَدَقَ

الْحَدِيثُ

۱۳۸۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب زمانہ (قیامت کے) قریب ہو جائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا“ اور تم میں سے خواب کے لحاظ سے سب سے سچا وہ ہوگا جو تم میں سے گفتگو میں سب سے سچا ہوگا“ اور مسلمان کا خواب نبوت کا پینٹا لیسواں حصہ ہے۔ اور خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) سچے خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہیں (۲) شیطان کی طرف سے پریشان کن خواب (۳) تحدیثِ نفس (یعنی آدمی جو دن میں سوچتا یا گفتگو کرتا ہے خواب میں بھی وہی دیکھے) اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسند خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور نماز کا اہتمام کرے نیز لوگوں سے اس (خواب) کا تذکرہ نہ کرے۔“ آخر حدیث تک۔

(۱۳۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُذْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبَوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءَ نَفْسَهُ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْهُرُهُ فَلْيَقْمْ فَلْيَصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ))

الْحَدِيثُ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب القیدی المنام۔ و صحیح مسلم۔ أول کتاب الرؤیا]

تشریح: اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر انسان سچ بولتا رہے اور اس کا التزام کرتا رہے تو اس سے اس کا دل متور ہوگا اور اس کے ادراکات قوی ہوں گے۔ اور حالتِ بیداری میں اس کیفیت کی بناء پر اس کے خواب بھی سچے ہوں گے۔

اس کے برعکس حالتِ بیداری میں کثرت سے جھوٹ بولنے والا سچے خوابوں سے محروم رہتا ہے اور اس کے اکثر خواب جھوٹے ہوتے ہیں۔

سچا وعدہ کرنے اور اس کو پورا کرنے کی فضیلت

فَضْلُ الْوَفَاءِ وَالصِّدْقِ فِي الْعَهْدِ

وَالْوَعْدِ

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔
”اس کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بیان کروہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَبًا عَلَى إِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ: ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ
إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا﴾

(مریم: ۵۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ﴾

(التوبة: ۱۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو عہد کر کے اسے پورا کرنے والے ہیں، تنگ دستی دکھ درد اور لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا
عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَ
أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (البقرة: ۱۷۷)

۱۳۸۸۔ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ حدیث جس میں ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابو جہل کی ایک بیٹی (جلیلہ نامی) کو پیغام نکاح بھیجا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں سنا کہ آپ نے اپنے اس منبر پر صحابہ کرام کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا: ”فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ہے اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (اس رشتہ کی وجہ سے) کسی گناہ میں نہ پڑ جائے کہ اپنے دین میں وہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان بنو عبد شمس کے اپنے ایک داماد (عاص بن ریح) کا ذکر کیا اور دامادی سے متعلق آپ نے ان کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا: ”انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ کہی، جو وعدہ کیا اسے پورا کیا۔“

(۱۳۸۸) حَدِيثُ الْمُسَوْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ۔۔۔
وَفِيهِ: ((إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ
أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ
فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ النَّاسَ
فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا. وَأَنَا يَوْمَئِذٍ
الْمُحْتَلِمُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي، وَأَنَا
أَتَحَوِّثُ أَنْ تَفْتَنَ فِي دِينِهَا)) ثُمَّ ذَكَرَ
صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ
فِي مَصَاهِرِهِ إِنَّمَا قَالَ: ((حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي
وَوَعَدَنِي فَوَلَّى لِي، وَإِنِّي لَكُنتُ أَحْرَمُ
حَلَالًا وَلَا أَجِلُ حَرَامًا، وَلَكِنَّ وَاللَّهِ لَا

میں کسی حلال (یعنی نکاح ثانی) کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں۔ لیکن اللہ کی قسم! رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہوگی۔“

اور ایک روایت میں ہے (آپ نے فرمایا)۔ ”حمو شاء کے بعد! میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کرایا، پس اس نے مجھ سے بات کہی تو سچ کہی (یعنی وعدہ پورا کیا) اور بے شک فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ اور اس کی پریشانی مجھے پسند نہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ کے رسول (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔“ (آپ کا یہ ارشاد سن کر) علیؓ نے (ابو جہل کی لڑکی سے) نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فرض الخمس۔ باب ما ذکر من درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عصاء..... و کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ باب ذکر آصهار النبی ﷺ و منهم أبو العاص بن الربیع]

امانت ادا کرنے اور وعدہ وفا کرنے کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں“ اللہ کے اس فرمان تک ”جو اپنی امانتوں اور وعدے کی حفاظت کرنے والے ہیں جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

۱۳۸۹۔ ابوسفیانؓ کی وہ روایت جس کو امام بخاریؒ نے معلق بیان کیا۔ اس میں روم کے بادشاہ ہرقل کے ان سوالات کا تذکرہ ہے جو اس نے (رسول اللہ ﷺ کے بارے میں) ابوسفیانؓ سے کیے تھے۔ اور اس میں ہے کہ ہرقل نے ابوسفیانؓ سے پوچھا کہ وہ (محمد ﷺ) تمہیں کس بات کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیانؓ نے

تَجْمَعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ (ﷺ) وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَمَّا بَعْدُ أَنْ كُنْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةً مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوَّهَا وَاللَّهُ لَا تَجْمَعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ)) فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ۔۔۔ الْحَدِيثُ۔

فَضْلُ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

(المؤمنون: ۱۱)

(۱۳۸۹) حَدِيثُ أَبِي سُفْيَانَ مَعْلَقًا سُأَلَ هِرَقْلَ لِأَبِي سُفْيَانَ وَفِيهِ: قَالَ: فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا، وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ، وَالصَّدَقَةِ

وَالْعَفَافِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ۔۔۔۔۔ الْحَدِيثُ مَطْوَلًا۔

جواب دیا: وہ ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ وہ ہمیں ان (بتوں) کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاکدامنی، وفائے عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔۔۔۔۔ حدیث طویل ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسير۔ باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام]

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ التَّمِيمِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ))

۱۳۹۰۔ مغیرہ بن شعبہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کی امانت نہیں۔ اور اس شخص کا کوئی دین نہیں جو وعدہ پورا نہیں کرتا۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲۵۱/۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۳۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: إِنِّي بِالْشَّهَادَةِ أَشْهَدُهُمْ، فَقَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا قَالَ: فَأَتَيْنِي بِالْكَفِيلِ، قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا قَالَ: صَدَقْتَ لَدَقَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ التَّمَسَّ مَرْكَبًا يَرُكِبُهَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فَلَنَا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، فَرَضَى

۱۳۹۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے آدمی سے ایک ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا کہ پہلے میرے پاس ایسے گواہ لاؤ جن کی گواہی پر مجھے اعتبار ہو قرض مانگنے والا بولا کہ گواہ تو بس اللہ ہی کافی ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اچھا کوئی ضامن لاؤ قرض لینے والا بولا کہ ضامن بھی اللہ ہی کافی ہے۔ اس نے کہا تو نے سچی بات کہی چنانچہ اس نے ایک مقرر مدت کے لیے اس کو قرض دے دیا۔ یہ صاحب قرض لے کر بحری سفر پر روانہ ہوئے اور پھر اپنی ضرورت پوری کر کے کسی سواری (کشتی وغیرہ) کی تلاش کی تا کہ اس سے دریا پار کر کے اس مقرر مدت تک قرض دینے والے کے پاس پہنچ سکے جو اس سے مقرر ہوئی تھی (اور اس کا قرض ادا کر دے) لیکن کوئی سواری نہیں ملی۔ آخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا پھر ایک ہزار دینار اور ایک (اس مضمون کا) خط کہ اس کی طرف سے قرض دینے والے کی طرف (یہ دینار بھیجے جا رہے ہیں) اور اس کا منہ بند کر دیا اور اسے دریا پار لے

بِكَ وَسَأَلْنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ
 شَهِيدًا قَرَضِي بِذَلِكَ وَإِنِّي جَهْدْتُ أَنْ أَجِدَ
 مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ قَلَمٌ أَقْدِرُ وَإِنِّي
 أَسْتَوْدِعُهَا قَرْمِي بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى
 وَلَجْتُ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَهُوَ فِي ذَلِكَ
 يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ
 الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا
 قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشْبَةِ الَّتِي فِيهَا
 الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا
 وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ
 أَسْلَفَهُ فَأَتَانِي بِالْأَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ
 مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاتِّبَكَ
 بِمَالِكَ لَمَّا رَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ
 فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتُ بَعَثْتُ إِلَيْكَ بَشِيءًا؟
 قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي
 جِئْتُ فِيهِ قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ
 الَّذِي بَعَثْتُ فِي الْخَشْبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْأَلْفِ
 الدِّينَارِ رَاضِيًا))

آیا۔ پھر کہا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے
 ایک ہزار دینار قرض لیے تھے اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے
 کہہ دیا تھا کہ میرا ضامن اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بھی تجھ پر راضی ہوا
 اس نے مجھ سے گواہ مانگا تو اس کا جواب بھی میں نے یہی دیا کہ اللہ
 پاک گواہ کافی ہیں تو وہ اس پر راضی ہو گیا۔ (اور تو جانتا ہے کہ) میں
 نے بہت کوشش کی کہ کوئی سواری ملے جس کے ذریعے سے میں اس
 کا قرض اس تک مدت مقررہ میں پہنچا سکوں لیکن مجھے اس میں
 کامیابی نہیں ہوئی اس لیے اب میں اس کو تیرے حوالے کرتا
 ہوں (کہ تو اس تک پہنچا دے)۔ چنانچہ اس نے وہ لکڑی جس میں
 رقم تھی دریا میں بہادی اب وہ دریا میں تھی اور وہ صاحب (قرض
 دار) واپس ہو چکے تھے اگرچہ فکر اب بھی یہی تھی کہ کسی طرح کوئی
 جہاز ملے جس کے ذریعے وہ اپنے شہر میں جاسکے دوسری طرف قرض
 خواہ اسی تلاش میں (بندرگاہ) آیا کہ ممکن ہے کوئی جہاز اس کا مال
 لے کر آیا ہو لیکن وہاں اسے ایک لکڑی ملی وہی جس میں مال تھا۔ اس
 نے وہ لکڑی اپنے گھر کے ایندھن کے لیے لے لی لیکن جب اسے
 چیرا تو اس میں سے دینار نکلے اور ایک خط بھی نکلا (کچھ دنوں کے
 بعد جب وہ صاحب اپنے شہر آئے) تو قرض خواہ کے گھر آیا اور (یہ
 خیال کر کے کہ شاید وہ لکڑی نہ مل سکی ہو دوبارہ) ایک ہزار دینار اس
 کی خدمت میں پیش کر دیا اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں تو اسی کوشش میں
 رہا کہ کوئی جہاز ملے تو تمہارے پاس تمہارا مال لے کر پہنچوں لیکن
 اس دن سے پہلے جبکہ میں یہاں پہنچنے کے لیے سوار ہوا مجھے اپنی
 کوششوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر انہوں نے پوچھا یہ تو بتاؤ کہ
 کوئی چیز کبھی تم نے میرے نام بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا میں
 آپ کو بتا تو رہا ہوں کہ مجھے اس سے پہلے کوئی جہاز نہیں ملا جس سے
 میں آج پہنچا ہوں۔ اس پر قرض خواہ نے کہا کہ پھر اللہ نے بھی آپ
 کا وہ قرض ادا کر دیا جسے آپ نے لکڑی میں بھیجا تھا۔ چنانچہ وہ

صاحب اپنا ہزار دینار لے کر خوش خوش واپس لوٹ گئے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الکفالة۔ باب الکفالة فی القرض والديون والأبدان وغيرها]

۱۳۹۲۔ عبد اللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک نوجوان لڑکا تھا اور مکہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا، میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے جبکہ وہ دونوں مشرکین سے بھاگ کر ہجرت کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لڑکے! کیا تیرے پاس دودھ ہے جو تو ہمیں پلائے؟“ میں نے کہا: میں تو امین ہوں (یعنی بکریاں میرے پاس امانت ہیں) میں تمہیں دودھ نہیں پلا سکتا۔ ان دونوں نے کہا: ”کیا تمہارے پاس کوئی ایسی نوجوان بکری ہے جس کو ابھی تک نہ (بکرا) نہ ملا ہو؟“ میں نے کہا ہاں! اور میں ان دونوں کے پاس ایسی بکری لے آیا۔ پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگا کر دعا کی تو اس کے تھنوں میں دودھ بھر گیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پاس ایک برتن نما پتھر لائے پس آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا۔ پھر آپ نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا۔ پھر انہوں نے مجھے پلایا، پھر آپ نے تھنوں سے فرمایا کہ اپنا دودھ سیکڑ لو! پس اس نے اپنا دودھ سیکڑ لیا، پھر اس کے بعد (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ مجھے یہ اچھا قول یعنی قرآن مجید سکھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو سیکھنے والا لڑکا ہے۔ پس میں نے آپ سے براہ راست ستر (۷۰) سورتیں سیکھیں۔ ان میں (یعنی ان سورتوں کے سیکھنے میں) میرا کوئی مقابل نہیں۔“

(۱۳۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا بِأَلْعَا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ بِمَكَّةَ فَأَتَانِي عَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَقَدْ قَرَأَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((وَا غُلَامُ هَلْ عِنْدَكَ لَبَنٌ تَسْقِينَا؟)) قُلْتُ: إِنِّي مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ بِسَاقِيكُمَا قَالَا: ((كَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزِعْ عَلَيْهَا الْفَحْلُ بَعْدُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا فَأَعْتَقَلَهَا أَبُو بَكْرٍ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّرْعَ فَدَعَا فَحْفَلَ الصَّرْعِ وَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصُخْرَةٍ مُنْقَعَرَةٍ فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَبُوبَكْرٍ ثُمَّ سَقَانِي ثُمَّ قَالَ لِلصَّرْعِ أَقْلِصْ فَقَلَصَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ الطَّيِّبِ يَعْنِي الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ فَأَخَذْتُ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً مَا يَنَازِعُنِي فِيهَا أَحَدٌ))

تخریج : [مسند طيالسی۔ ۳۵۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۳۹۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث: جو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں جس میں تین عار والے آدمیوں کا قصہ ہے جب انہوں نے (اللہ سے دعا مانگتے وقت) اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا تھا۔

(۱۳۹۳) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: أَصْحَابُ الْغَارِ الثَّلَاثَةِ لَمَّا تَوَسَّلُوا بِأَعْمَالِهِمُ الصَّالِحَةِ، وَفِيهِ: ((فَقَالَ وَاحِدٌ

اور اس حدیث میں ہے کہ ”ان میں سے ایک نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق (تقریباً ساڑھے سات کلو) چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا، لیکن وہ شخص (ناراض ہو کر) چلا گیا اور اپنے چاول چھوڑ گیا۔ پھر میں نے ایک فرق چاول لے کر اس کی کاشت کی اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے اس پیداوار میں سے گائے، بیل خرید لیے (کافی عرصہ کے بعد) وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا میں نے کہا کہ یہ گائے، بیل کھڑے ہیں ان کو لے جا۔ اس نے کہا، میرے تو صرف ایک فرق (تقریباً ساڑھے سات کلو) چاول تمہارے پاس ہیں میں نے اس سے کہا یہ سب گائے بیل لے جا، کیونکہ یہ اسی ایک فرق کی آمدنی ہے آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے تیرے ڈر سے کی تھی تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ اسی وقت وہ پتھران (غار والوں) سے کچھ ہٹ گیا۔“ آخر حدیث تک

مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ اَجِيرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرْقٍ مِنْ اَرْزٍ، فَلَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَاَتٰنِيْ عَمَدَتٌ اِلٰى ذَلِكَ الْفَرْقِ فَرَزَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ اَمْرِهِ اَنِّيْ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَّ اَنَّهُ اَتٰنِيْ يَطْلُبُ اَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اَعْمَدُ اِلٰى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِيْ: اِنَّمَا لِيْ عِنْدَكَ فَرْقٌ مِنْ اَرْزٍ فَقُلْتُ لَهُ: اَعْمَدُ اِلٰى تِلْكَ الْبَقْرِ فَاِنِّيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرْقِ فَسَاقِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَاَنْسَاخَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ۔۔۔) اَلْحَدِيْثُ

تخریج : [صحيح البخارى۔ كتاب احاديث الانبياء۔ باب حديث الغار۔ و صحيح مسلم۔ كتاب الرقاق۔ باب قصة أصحاب الغار الثلاثة.....]

اَلْاَمَانَةُ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ

(۱۳۹۴) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: اَتٰنِي النَّبِيُّ ﷺ اَعْرَابِيًّا فَاَكْرَمَنِيْ، فَقَالَ لَهُ: ((اَتَيْنَا)) فَاتَاهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْ حَاجَتَكَ)) فَقَالَ: نَاقَةٌ نَرُكِّبُهَا، وَاعْتَزَا يَحْلِيْهَا اَهْلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِزْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ))

قَالَ: ((اِنَّ مُوْسٰى لَمَّا سَارَ بَيْنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مِنْ مِّصْرَ ضَلُّوْا الطَّرِيْقَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟

امانت، جنت میں جانے کا سبب ہے

۱۳۹۴۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کے پاس آئے اس نے آپ کی عزت (مہمانی وغیرہ) کی آپ نے اسے فرمایا: ”ہمارے پاس آنا“ پس وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی کوئی ضرورت طلب کر۔“ اس نے کہا، آپ ایک اونٹنی دے دیں کہ ہم اس پر سواری کریں اور کچھ دودھ دینے والی بکریاں دے دیں تاکہ میرے گھر والے ان کا دودھ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس سے بھی عاجز آ گئے کہ تم بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح ہوتے“ (جس نے جنت مانگی تھی تم دنیا مانگتے ہو) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر نکلے تو

راستہ بھول گئے تو کہنے لگے۔ کیا ماجرا ہے؟ تو بنی اسرائیل کے علماء نے کہا کہ یوسف علیہ السلام نے وفات کے وقت ہم (بنی اسرائیل) سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پختہ عہد لیا تھا کہ ہم جب بھی مصر سے جائیں تو یوسف علیہ السلام کی لاش اپنے ساتھ لے کر جائیں (کیونکہ انبیاء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں) تو موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے: یوسف علیہ السلام کی قبر کی جگہ کون جانتا ہے؟ تو کسی نے بتایا کہ بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلایا وہ آگئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس (بڑھیا) سے کہا، مجھے یوسف علیہ السلام کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا کہ میں قبر تب بتاؤں گی کہ آپ میرا ایک فیصلہ (مطالبہ) مانیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا کیا فیصلہ (مطالبہ) ہے؟ (وہ بڑھیا) کہنے لگی میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ناپسند جانا کہ اس کو یہ وعدہ دیں تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اس کو اس کا فیصلہ (مطالبہ) دے دیں تو وہ (بڑھیا) ان کو ایک بحیرہ (پانی کی جگہ) پر لے گئی۔ پس اس نے کہا کہ اس پانی کو خشک کرو۔ پس انہوں نے پانی کو خشک کیا۔ اس (بڑھیا) نے کہا کہ (اب) زمین کھود کر یوسف علیہ السلام کی لاش نکال لو۔ پس جب وہ یوسف علیہ السلام کی لاش لے کر سرزمین مصر کی طرف چلے تو ان کے لیے راستہ دن کی روشنی کی مانند تھا۔“

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ۔ ومستدرک للحاکم۔ ۲/ ۳۰۴]

بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کی فضیلت
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور تم جو کچھ بھلائی کرو گے اللہ کو اس کا علم ہے۔“
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے۔“

فَقَالَ عَلَمَاؤُهُمْ: إِنَّ يُونُسَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ أَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ: فَمَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَ قَبْرِهِ؟ قَالَ: عَجُوزٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَبَعَتْ إِلَيْهَا قَاتِنَتُهُ فَقَالَ: ذَلِّينِي عَلَى قَبْرِ يُونُسَ قَالَتْ: حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي قَالَ: مَا حُكْمُكَ؟ قَالَتْ: أَكُونُ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ فَكَّرَ أَنْ يُعْطِيَهَا ذَلِكَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ أُعْطِهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ إِلَى بَحِيرَةٍ: مَوْضِعُ مُسْتَنْقَعِ مَاءٍ قَالَتْ: أَنْصِبُوا هَذَا الْمَاءَ فَانْضَبُوا قَالَتْ: احْتَفِرُوا وَاسْتَخْرِجُوا عِظَامَ يُونُسَ فَلَمَّا أَقْلَوْهَا إِلَى الْأَرْضِ إِذَا الطَّرِيقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ))

فَضْلُ قِصَاصِ حَوَائِجِ الْإِخْوَانِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۱۵)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا تَقْلِمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا﴾ (المزمل: ۲۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور نیک کام کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

اس شخص کی فضیلت جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور اس سے تکلیف دور کرتا ہے

۱۳۹۵۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں سالم رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس پر ظلم ہونے دیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے گا اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کسی تکلیف کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المظالم۔ باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب تحریم الظلم]

مومنوں کے ایک دوسرے کے ساتھ باہمی تعاون کی فضیلت

۱۳۹۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی بڑی تکلیف دور فرمائے گا، جس نے کسی تک نگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔ جو آدمی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم تلاش کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ اور جو لوگ

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الحج: ۷۷)

فَضْلٌ مَنْ يَنْصُرُ أَخَاهُ وَيَدْفَعُ عَنْهُ الْأَذَى

(۱۳۹۵) عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلَمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

فَضْلُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

(۱۳۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا

اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کتاب کو آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں.....“

اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ آيَاتِهِ وَيَتَذَكَّرُونَ سُوْرَةَ بَيْنَهُمْ.....)) (الْحَدِيثُ-

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر] ۱۳۹۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس فالتو سواری ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زائد زاوراہ ہو تو وہ اسے دے جس کے پاس زاوراہ نہیں۔“

(۱۳۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِينًا وَ شِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ)) قَالَ: لَدَكُم مِمَّنْ أَصْنَفُ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِاحِدِنَا فِي فَضْلٍ-

راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے اس طرح مالوں کی مختلف اقسام کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کا ضرورت سے زائد چیز پر کوئی حق نہیں۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب اللقطة۔ باب استحباب المواساة بفضول المال]

۱۳۹۸۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و مہربانی کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و مودت کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی کرنے میں ایک جسم جیسا پاؤ گے جب اس کا کوئی حصہ بھی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو سارا جسم ہی تکلیف میں ہوتا ہے ایسی تکلیف جس کی وجہ سے نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔“

(۱۳۹۸) حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: ((تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَ تَوَادُّهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْعُمَى))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الناس و البهائم]

۱۳۹۹۔ ابو جریجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہم دیہات کے رہنے والے ہیں پس آپ ہمیں ایسی چیز سکھائیں جس کے ساتھ اللہ ہمیں فائدہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا: ”نیکی کے کسی بھی کام کو ہرگز حقیر مت جانا خواہ تو اپنے ذول کا پانی کسی پانی طلب کرنے والے

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيٍّ الْهَجَمِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِهِ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَكُوْ أَنْ

کے برتن میں ڈال دے اور خواہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی کے ساتھ بات کرے۔ اور اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکاتا۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا تکبر کی علامت ہے اور اللہ تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اگر کوئی شخص تجھے ایسی گالی دے جو وہ تجھ میں جانتا ہے تو تو اس کو ایسی گالی نہ دے جو تو اس میں جانتا ہے۔ اس لیے کہ اس کا ثواب تجھے ملے گا“ اور اس کا وبال اسی پر ہوگا جس نے یہ بات کی ہے۔“

اور مسند احمد میں ایک طویل روایت ہے اس میں ہے: ”تو کسی کو گالی نہ دے اور نیکی کو حقیر مت جان اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے پیش آئے اور اگرچہ تو اپنے ڈول کا پانی کسی پانی طلب کرنے والے کے برتن میں ڈال دے۔“ (یعنی یہ بھی نیکی کے کام ہیں) آخر حدیث تک۔

تُفْرِغْ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقَى، وَلَوْ أَنْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ وَإِيَّاكَ وَتَسْبِيلَ الْإِزَارِ))
وَفِي رَوَايَةٍ: ((وَأَسْبَلَ فَإِنَّهُ مِنَ الْخِيَلِ وَالْخِيَلُ لَا يُحِبُّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ أَمَرُوا سَبَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تَسْبَهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّ أَجْرَهُ لَكَ وَوَيْالَهُ عَلَى مَنْ قَالَهُ))

وَفِي رَوَايَةٍ لِأَحْمَدَ مَطْوَلًا وَفِيهِ: ((لَا تَسْبَنَّ أَحَدًا وَلَا تَرْهَدَنَّ فِي الْمَعْرُوفِ وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقَى--)) الْحَدِيثُ

تخریج : [مسند احمد ۵/ ۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۴۰۰۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے اور تیرا اپنے بھائی کو کشادہ روئی سے ملنا اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔“

(۱۴۰۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی طلاقة الوجه و حسن البشر۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۴۰۱۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مومن مومن کے حق میں عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔“ پھر آپ نے (مزید وضاحت کے لیے) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔“

(۱۴۰۱) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

البر والصلۃ۔ باب تراحم المؤمنین و تعاطفہم]

حدود کے علاوہ بھلائی کے کاموں میں سفارش کرنے کی

فَضْلُ الشَّفَاعَةِ فِي الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِ

فضیلت

الْحُدُودِ

۱۴۰۲۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کوئی سوال کرنے والا یا ضرورت مند نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ (شرکاء مجلس سے) فرماتے: ”سفارش کرو پس تم اجر دیئے جاؤ گے۔ اور اللہ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔“

(۱۴۰۲) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اشْفَعُوا فَلْتُوجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب قول اللہ تعالیٰ۔ من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منها]

ضرورت مند کی اعانت کرنے کی فضیلت

فَضْلُ إِعَانَةِ ذَا الْحَاجَةِ

۱۴۰۳۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ہر مسلمان کے لیے صدقہ کرنا ضروری ہے.....“ آخر حدیث تک۔ اور اس میں ہے وہ ”کسی مصیبت زدہ ضرورت مند کی مدد کر دے۔“

(۱۴۰۳) حَدِيثُ أَبِي مُوسَى مَرْفُوعًا: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ...)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ ((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب کل معروف صدقہ۔ و کتاب الزکوۃ۔ باب علی کل مسلم صدقہ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکوۃ۔ باب بیان أن اسم الصدقة.....]

سفر میں اپنے بھائی کا سامان اٹھانے اور کسی بھولے

فَضْلُ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي

ہوئے کو راستہ بتانے کی فضیلت

السَّفَرِ وَمَنْ دَلَّ الطَّرِيقَ

۱۴۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے ہر جوڑ کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا واجب ہے۔ آدمی کا کسی کو اپنی سواری پر بٹھانے میں یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کرنا صدقہ ہے نماز کی طرف اٹھنے والے ہر قدم میں صدقہ ہے اور راستہ بتلانا بھی صدقہ ہے۔“

(۱۴۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ سَلَامَةٍ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلَّ الطَّرِيقَ صَدَقَةٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسير۔ باب فضل من حمل متاع صاحبه فی السفر]

فَضْلٌ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ بھلائی کی راہنمائی کرنے والے کی فضیلت

۱۴۰۵ھ۔ ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری سواری کا جانور ہلاک ہو گیا ہے، پس آپ مجھے سواری کا جانور دیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس نہیں ہے۔“ تو ایک آدمی نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کو ایسا شخص بتاتا ہوں جو اس کو سواری فراہم کر دے گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے بھلائی کی راہنمائی کی تو اس کو اس بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔“

(۱۴۰۵) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَبْدَعُ بَيْئًا فَأَحْمِلْنِي فَقَالَ: ((مَا عِنْدِي)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا أَذْكُكَ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل إعانة الغازی فی سبیل اللہ بمرکوب و غیرہ و

خلافته فی أهلہ بخیر]

۱۴۰۶ھ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر سواری کے جانور کا مطالبہ کیا لیکن آپ کے پاس اس کے لیے سواری کا جانور نہیں تھا۔ پس آپ نے ایک دوسرے آدمی کا بتایا کہ اس کے پاس جا۔ پس اس آدمی نے اس کو سواری کا جانور دے دیا تو اس نے آ کر نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک خیر کی راہنمائی کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے نکلنے والا۔“

(۱۴۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَذَكَرَهُ عَلَى آخَرٍ فَحَمَلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب العلم۔ باب ما جاء أن الدال على الخير كفاعله۔ (روایت حسن ہے۔)]

کون سا گواہ بہتر ہے

أَيُّ الشُّهُودِ خَيْرٌ

۱۴۰۷ھ۔ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بہترین گواہ کی خبر نہ دوں جو طلب کرنے سے پہلے خود گواہی دے۔“

(۱۴۰۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهُدَاءِ! الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ))

ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے۔ ”جو طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتا ہے یا اس کی خبر دیتا ہے۔“ عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ (راوی) کو

وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ: ((الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ))

شک ہو۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ (حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں
 امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو گواہی کے متعلق بتاتا ہے (کہ میں اس
 س کا گواہ ہوں) لیکن وہ جس کے لیے گواہی دے رہا ہے وہ اس کو
 نہیں جانتا کہ اس کا کوئی گواہ موجود ہے۔ امام ہمدانی رحمہ اللہ کہتے ہیں
 کہ وہ بادشاہ کو بتاتا ہے کہ وہ اس معاملے کا گواہ ہے۔ امام ابن
 سرح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ حاکم کو بتاتا ہے۔

شَكَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ -
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: الَّذِي يُخْبِرُ
 بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِي هِيَ لَهُ، قَالَ
 الْهَمْدَانِيُّ: وَيُرْفَعُهَا إِلَى السُّلْطَانِ، قَالَ ابْنُ
 السَّرْحِ: أَوْ يَأْتِي بِهَا الْإِمَامَ -

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأفضیة۔ باب بیان خیر الشہود۔ و سنن أبی داؤد۔ أول کتاب
 القضاء۔ باب فی الشہادات۔ (روایت صحیح ہے)]

تشریح : اسلام میں سچی گواہی کی بڑی اہمیت ہے جو کسی معاملے کا گواہ ہے اس کو وہ گواہی ذمہ داری سے ادا کرنی چاہیے۔
 اور وہ یہ ذمہ داری خود بخود ادا کرے اس سے پہلے کہ کوئی اس سے اس کا مطالبہ کرے خاص طور پر جب صاحب معاملہ کو علم ہی نہ
 ہو کہ میرے اس معاملے یا قصبے کا کوئی گواہ بھی ہے اس کو جا کر خبر دینی چاہیے کہ بھائی میں تمہارے اس معاملے یا واقعہ کا گواہ
 ہوں آپ جہاں کہیں میں آپ کے لیے گواہی دینے کے لیے تیار ہوں۔

احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرنا اور اس

شُكْرُ الْمَعْرُوفِ وَمُكَافَأَةُ فَاعِلِهِ

کے لیے دعا کرنا اور اس کے احسان کا بدلہ دینا۔

وَالدَّعَاءُ لَهُ

۱۴۰۸ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔“

(۱۴۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا
 يَشْكُرِ اللَّهَ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی الشکر لمن أحسن إليك۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۴۰۹ھ۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: ”جس شخص کے ساتھ کوئی احسان کیا جائے اس کو اس کا
 صلہ ادا کرنا چاہیے پس اگر وہ اس کا صلہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں
 رکھتا تو اسے چاہیے کہ وہ اس کی تعریف کرے کیونکہ جب وہ اس کی
 تعریف کرے گا تو اس نے اس کے احسان کا بدلہ دے دیا۔ اور اگر
 اس کا احسان چھپائے تو اس نے اس نعمت کی ناشکری کی اور جو کوئی

(۱۴۰۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
 قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ
 مَعْرُوفٌ فَلْيَجْزِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يَجْزِيهِ
 فَلْيُنِّسْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ إِذَا أَنْشَى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهُ
 وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ
 يُعْطَ فَكَانَ تَمَنَّا لَيْسَ ثَوْبِي زُورًا))

کسی ایسی چیز کا اظہار کرے جو اسے نہیں دی گئی تو گویا وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ (یعنی کپڑا تو ایک پہنا ہوا ہے لیکن اظہار یہ کرے کہ اس نے دو پہنے ہوئے ہیں۔)

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری حدیث نمبر ۲۱۵]

۱۴۱۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو اور جو اللہ کا نام لے کر مانگے تو اس کو دو اور جو تمہیں دعوت کے لیے بلائے تو اس کی دعوت قبول کر دو اور جو تمہارے ساتھ احسان کرے تو تم اس کے احسان کا بدلہ دو اور اگر تم بدلہ دینے کی طاقت نہیں رکھتے تو اس کے لیے دعا کرو (دعا اتنی کثرت سے کرو) حتیٰ کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے۔ ”حتیٰ کہ وہ (احسان کرنے والا) جان لے کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے۔“

(۱۴۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِلُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تَكْفِلُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَفَّيْتُمُوهُ))

وَلَوْ رَوَايَةٍ: ((حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ قَدْ كَفَّيْتُمُوهُ))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ أو اخر كتاب الزكاة۔ باب عطية من سأل بالله عزوجل۔ و سنن النسائي۔ كتاب الزكاة۔ باب من سأل بالله عزوجل۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۴۱۱۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی اچھا برتاؤ کیا گیا اور اس نے اچھا برتاؤ کرنے والے کے لیے کہا جزاک اللہ خیراً۔ (اللہ تجھے اس کا بہترین بدلہ دے) تو یقیناً اس نے اچھا برتاؤ کرنے والے کی خوب تعریف کی۔“

(۱۴۱۱) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّيْءِ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی المتشعب بما لم يعطه۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۴۱۲۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مہاجرین صحابہ کرام نے عرض کی اللہ کے رسول! (ہمارے بھائی) انصار سارا اجر و ثواب لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں جب تک تم اللہ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی (ان کے احسان و نیکی پر) تعریف کرتے رہو گے۔“ (تو تمہیں بھی ثواب ملے گا)

(۱۴۱۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَهَبَتِ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ قَالَ: ((لَا مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ))

اور ترمذی شریف کی روایت میں انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے (اپنے انصار بھائیوں جیسی) کوئی قوم نہیں دیکھی جن کے پاس ہم آئے ہیں کہ وہ اپنے کثیر مال سے خرچ کرنے والے اور قلیل مال کے باوجود ہمدردی کرنے والے ہیں باغات دیکھتی باڑی میں محنت اور کام کاج خود کرتے ہیں اور اپنی پیداوار میں ہمیں برابر کا شریک اور حصہ دار سمجھتے ہیں۔ ہمیں تو خطرہ ہے کہ ہر قسم کا اجر و ثواب وہی لے جائیں گے۔ (ہم تو شاید محروم ہی رہیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (ایسا نہیں ہوگا) جب تک تم ان کے لیے اللہ سے دعا کرتے رہو گے اور (ان کے احسان پر) ان کی تعریف کرتے رہو گے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی شکر المعروف۔ وجامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب ثناء المهاجرين على صنع الأنصار معهم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تقویٰ اور توکل کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقین مانو کہ اللہ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ہاں (مواخذہ ہوگا) البتہ جو شخص اپنا قرار پورا کرے اور پرہیزگاری کرے تو اللہ بھی ایسے پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔“

وَلِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ مِنْ طَرِيقِ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ أَنَا وَالْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةٍ مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَةِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا مَادَعُونُكُمْ اللَّهُ لَهُمْ وَالنِّبْتُمْ عَلَيْهِمْ))

فَضْلُ التَّقْوَى وَالتَّوَكُّلِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (يونس: ۶۳، ۶۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳)۔

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ (النحل: ۱۲۸)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿بَلَى مَنْ أُولَى بِعَهْدِهِ وَاتَّقَى فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾ (آل عمران: ۷۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ﴾

(التوبة: ۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے (ہر) کام میں آسانی کر دے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ سے ڈرو اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ تقویٰ والوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بات یہ ہے کہ جو بھی پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ کسی نیکو کار کا اجڑا صلح نہیں کرتا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہتر توشہ اللہ کا ڈر ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔ تا کہ اللہ تمہارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرما دے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس نے بڑی مراد پالی۔“

پس تقویٰ اور سیدھی بات کرنا اور اللہ و رسول کی اطاعت یہ سب تقویٰ و پرہیزگاری ہے جس کے ذریعے سے اعمال کی درستی گناہوں کی

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُغْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ﴾ (الأنفال: ۲۹)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ (الطلاق: ۳۲)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا﴾ (الطلاق: ۴)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيَعْلَمُ اللَّهُ اللَّهُ﴾ (البقرة: ۲۸۲)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (البقرة: ۱۸۹)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ (المائدة: ۲۷)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (يوسف: ۹۰)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ (البقرة: ۱۹۸)

وَقَالَ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلَحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

(الأحزاب: ۷۰-۷۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا وَيُصْلَحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

معافی اور عظیم کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

صَلَّاحِ الْأَعْمَالِ وَغُفْرَانِ الذُّنُوبِ وَالْقُوَّةِ الْعَظِيمِ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں اونچائی بڑائی اور فخر نہیں کرتے اور نہ فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور آخرت تو آپ کے رب کے نزدیک (صرف) پرہیزگاروں کے لیے (ہی) ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى ﴿بَلِّغْكَ الدَّارَ الْآخِرَةَ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: ۸۳)۔
وَقَالَ تَعَالَى ﴿وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (الزحرف: ۳۵)

آخرت کی کامیابی اور اچھا انجام تقویٰ و پرہیزگاری، لوگوں پر تکبر و گھمنڈ نہ کرنے سے نصیب ہوتا ہے۔

فَالْحُصُولُ عَلَى حُسْنِ الْعَاقِبَةِ بِسَبَبِ التَّقْوَى وَعَدَمِ التَّكَبُّرِ عَلَى النَّاسِ وَالْآيَاتُ كَثِيرَةٌ فِي الْبَابِ وَخَاصَّةً الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّعِيمِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

تقویٰ و پرہیزگاری اور ایک اللہ پر توکل و بھروسہ کرنے کی آیات بہت ہیں خاص طور پر یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی نعمتوں کا وعدہ صرف متقین و پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے۔

الَّتَقْوَى شَرْطٌ لِنَيْلِ الْوِلَايَةِ

تقویٰ اللہ تعالیٰ کی دوستی کے حصول کے لیے شرط ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”یاو رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں وہ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں سے) پرہیز رکھتے ہیں۔“

قَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾ (یونس: ۶۲، ۶۳)۔

۱۴۱۳ھ - حدیث قدسی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس شخص نے میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی کی، میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میں نے بندے پر جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے (یعنی فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا وہ کان بن

(۱۴۱۳) الْحَدِيثُ الْقُدْسِيُّ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا لَقَدْ أَذَنَتْهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ. وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أُحِبَّهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَكِنْ

اَسْتَعَاذَنِي لَا عِيْدَ لَكَ ---))۔ اَلْحَدِيْثُ

جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے (یعنی خلاف شرع بات نہیں سنتا) اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں اسے وہ ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور اس سے پناہ دیتا ہوں۔“..... آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب التواضع]

فَضْلٌ مُّجَاهِدَةٌ النَّفْسِ وَالْثُّبَاتِ
عَلَى الطَّاعَاتِ وَإِنْ كَرِهَتْهَا
النَّفُوسُ

مجاہدہ نفس اور نیکیوں پر استقامت کی فضیلت اگرچہ یہ بات طبعیوں پر ناگوار ہی کیوں نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ نیکوکاروں کا ساتھی ہے۔“

۱۳۱۴ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں (حجبت) کی جگہ (حفت) کا لفظ ہے، دونوں کے معنی ایک ہی ہیں ”جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے اور جہنم کو نفسانی شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾
(العنکبوت: ۶۹)

(۱۴۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ))
وَأَلْفَطُ مُسْلِمٍ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حجبت النار بالشهوات۔ وصحیح مسلم۔ أوائل

کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها]

۱۳۱۵ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جا جنت دیکھ۔ جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی تو آ کر عرض کی اے

(۱۴۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَلَذَهَبَ فَانْظَرَ

رب تیری عزت کی قسم! اس جنت کا جو بھی سنے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا۔ پھر اللہ نے جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا، پھر فرمایا: جبریل جاؤ جنت دیکھو۔ پس جبریل علیہ السلام نے جا کر جنت دیکھی پھر واپس آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! میں تو ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے آگ (جہنم) کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ آگ کو دیکھو تو جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ دیکھی پھر آ کر عرض کی اے رب! تیری عزت کی قسم! اس آگ کا جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ نے آگ کو شہوات و خواہشات سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا: جبریل جا کر آگ کو دیکھو جبریل علیہ السلام نے جا کر آگ کو دیکھا پھر آ کر عرض کی اے رب تیری عزت کی قسم! میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بھی اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا۔“ (بلکہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے)

إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَفَهَا بِالْمُكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ)) قَالَ: ((فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَفَهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَ عِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب فی خلق الجنة۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی نعمتوں کے حصول کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کرنا ضروری ہے اور اعمال صالحہ بجالانے لازمی ہیں اور اس میں مشکلات اور مشقتیں ہیں جن کو عام طور پر نفوس و طبیعتیں برداشت نہیں کرتیں۔ اور جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی خواہشات و شہوات کو چھوڑ دیا جائے اور اللہ و رسول ﷺ کی حرام کردہ باتوں سے اجتناب کیا جائے اور نفسانی خواہشات و لذات اور دنیاوی کز و فرائج و دج اور غرور و تکبر کی راہ اختیار نہ کی جائے لیکن یہ سب کچھ چھوڑنا اور اس کو خیر یا کہنا اکثر انسانی طبائع و نفوس کو گوارا نہیں تو ان کو اپنانے اور اختیار کرنے کا نتیجہ جہنم میں گرنا اور ہلاک ہونا ہے۔

۱۳۱۶۔ فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کے سوا ہر مرنے والے کا عمل اس کے مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس کے عمل کو قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا ہے اور وہ قبر کی آزمائش سے بھی محفوظ رہتا ہے“ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔“

(۱۴۱۶) حَدِيثُ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُنَحَّمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْدُّي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فی فضل من مات مرابطا۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مَنْ هَجَرَ الْمَعَاصِيَ

۱۴۱۷۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے۔“

(۱۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَرْفُوعًا: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب المسلم من سلم المسلمون۔ و صحیح مسلم۔

کتاب الإیمان۔ باب بیان تفاضل الإسلام]

فَضْلُ الْإِسْتِقَامَةِ عَلَى الطَّاعَةِ حَتَّى

مرتے دم تک اطاعت اختیار کرنے کی فضیلت

الْمَوْتِ

اللہ تعالیٰ نے اہل استقامت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ”(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے۔ ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا دَحَا أَهْلَ الْإِسْتِقَامَةِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَاكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾

(فصلت: ۳۰-۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر جہے رہے تو ان پر کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے یہ تو اہل جنت ہیں جو سدا اسی میں رہیں گے ان اعمال کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔“

وَقَالَ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

(الأحقاف: ۱۳-۱۴)

۱۴۱۸۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے اسلام میں ایسی بات فرمائیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے سوال نہ کروں۔ اور ابواسامہ راوی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ آپ کے علاوہ (کسی سے نہ پوچھنا پڑے) آپ

(۱۴۱۸) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ ((غَيْرَكَ)) قَالَ: ((قُلْ آمَنْتُ

بِاللَّهِ فَاسْتَقِمُّ))
 نے فرمایا: ”تو کہہ میں اللہ پر ایمان لایا۔ پھر اس پر قائم ہو جا۔“
 اور مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ”پھر قائم ہو جا۔“

تفہیم: [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب جامع أو صاف الإسلام۔ و مسند أحمد۔ ۳/ ۳۱۳]

تشریح: یہ حدیث آپ کے ”جامع الکلم“ میں سے ہے کیونکہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ بات تھوڑی کیا کرتے تھے لیکن اس میں معانی بہت زیادہ ہوا کرتے تھے یہاں بھی آپ نے سائل کے اس سوال (کہ آپ ایسی بات بتائیں کہ آپ کے بعد کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی اس میں اسلام کے سب امور آجائیں) کے جواب میں فرمایا کہ تو اس بات کا اقرار و تصدیق کر کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ اب اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کا حکم مانا جائے اور اس نے اپنے نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اس کی لائی ہوئی مکمل شریعت کو تسلیم کرنے اور اس پر وفات تک استقامت دکھانے اور اس پر کاربند رہنے کا حکم دیا ہے۔

فَضْلُ مَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ شَبَهَاتٍ سَخِطَ وَاللَّيْ فُضِّلَتْ

۱۴۱۹ھ۔ عام بیان کرتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا۔ اور جو کوئی ان مشکوک چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چراغ ہے کی سی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ قریب ہے کہ وہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام کردہ چیزیں ہیں۔ سن لو! بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا تو سارا بدن درست ہوگا اور جب وہ ٹکڑا بگڑا تو سارا بدن بگڑ جائے گا سن لو! وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ پس جو شخص ان

(۱۴۱۹) عَنْ غَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَّاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

وَلَيْ رِوَايَةٍ ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ

چیزوں کو چھوڑ دے جن کے گناہ ہونے یا نہ ہونے میں شبہ ہے وہ ان چیزوں کو تو ضرور ہی چھوڑ دے گا جن کا گناہ ہونا واضح ہے۔ لیکن جو شخص مشتبہ چیزوں پر عمل کرنے کی جرأت کرے گا تو قریب ہے کہ وہ ان گناہوں میں بھی مبتلا ہو جائے جو بالکل واضح طور پر گناہ ہیں (لوگو یاد رکھو) گناہ اللہ کی چراگاہ ہے جو کوئی چراگاہ کے ارد گرد چرائے گا قریب ہے کہ وہ کبھی اس (چراگاہ) میں گھس جائے۔“

عَلَيْهِ مِنَ الْإِيمَانِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتَرَكَ وَمَنْ احْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِيمَانِ أَوْشَكَ أَنْ يَوَافِقَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللَّهِ مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَوَاقِعَهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب فضل من استبرأ لدينه۔ و کتاب البیوع۔ باب

الحلال بین والحرام بین و بینهما مشتبہات]

۱۴۲۰۔ اس باب میں ایک مشہور حدیث ہے کہ ”جو شخص اللہ کے لیے کوئی چیز (جس کو اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول ﷺ نے حرام کر دیا ہو ورنہ حلال اشیاء کا کلی طور پر ترک کرنا جائز نہیں) ترک کر دے اللہ اس کو اس سے بہتر عوض عطا فرماتا ہے۔“ اور عجلونی نے (اپنی کتاب) درر میں فرمایا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ایک صحابی سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا: ”تو اگر اللہ سے ڈرتے ہوئے کوئی چیز چھوڑ دے گا تو اللہ تجھے اس سے بہتر عطا فرمائے گا۔“

(۱۴۲۰) وَفِي الْبَابِ الْحَدِيثُ الْمَشْهُورُ ((مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلَّهِ عَوَاضًا خَيْرًا مِنْهُ)) وَقَالَ الْعَجْلُونِيُّ قَالَ فِي الدَّرَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ مَرْفُوعًا بِلَفْظٍ: ((إِنَّكَ لَا تَدْعُ شَيْئًا اتِّقَاءَ لِلَّهِ إِلَّا أَعْطَاكَ خَيْرًا مِنْهُ))

تخریج : [كشف الخفاء للعجلونی۔ ۲۴۲۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

والد کی اپنی اولاد کی اصلاح کرنے کی فضیلت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”دیوار کا قصہ یہ ہے کہ اس شہر میں دو یتیم بچے ہیں جن کا خزانہ ان کی اس دیوار کے نیچے دفن ہے ان کا باپ بڑا نیک شخص تھا تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آ کر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں۔“

فَضْلُ صَلَاحِ الْأَبِ لِابْنَانِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ﴾ (الكهف: ۸۲)

عمل صالح کی فضیلت

۱۴۲۱۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں انہوں نے

فَضْلُ الْعَمَلِ الصَّالِحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں۔ پس دو چیزیں واپس آ جاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتی ہے۔ اس کے گھر والے اس کا مال اور اس کا عمل اس کے پیچھے جاتے ہیں۔ پس اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتا ہے۔“

عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبْعُ الْمَيِّتُ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب سكرات الموت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزهد والرقائق فی أوله]

(قیامت کے دن) لوگوں کا پسینہ ان کے (برے)

الْعَرَقُ فِي النَّاسِ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ

اعمال کے مطابق ہوگا

۱۴۲۲ھ۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت والے دن سورج مخلوق کے اتنا قریب ہوگا حتیٰ کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔“ سلیم بن عامر (راوی) فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے نبی کریم ﷺ کی مراد کیا تھی؟ کیا زمین کی مسافت یا (سرمہ دانی کی) وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے (عربی میں اسے بھی میل کہتے ہیں)۔ ”پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے۔ پس بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا، اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا، اور بعض کا پسینہ ان کی کمر تک ہوگا۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے نے لگام ڈالی ہوگی۔“ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی اس کے منہ اور کانوں تک پسینہ ہوگا)۔“

(۱۴۲۲) حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ: قَوْلُ اللَّهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ؟ أَمَسَافَةُ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ. قَالَ: ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِنْجَامًا)) قَالَ: وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فَمِهِ

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و صفة نعيمها۔ باب صفة يوم القيامة]

کم گناہوں والے ہی کامیاب ہوں گے۔

الْمُتَخَفِّفُونَ مِنَ الذُّنُوبِ هُمْ

الْفَائِزُونَ

۱۴۲۳ھ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک مشکل گھاٹی ہے جس کو (گناہوں وغیرہ کے پوچھ میں سے) کم پوچھ والا ہی عبور کر سکے گا۔“

(۱۴۲۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ عَقَبَةً كَوُودًا يَنْجُو فِيهَا كُلُّ مُعَفٍِّ))

تخریج: [مسند للبخاری۔ ۳۶۹۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ

۱۴۲۳ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا ”تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر سب سے زیادہ عزت والے یوسف علیہ السلام، نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا ہم اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاہلیت میں جو لوگ معزز سمجھے جاتے تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہی معزز ہیں بشرطیکہ انہیں دین کی سمجھ بھی حاصل ہو۔“

(۱۴۲۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ النَّاسَ أَكْرَمُ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ، ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((فَعِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب قوله۔ ”لقد كان في يوسف وإخوته آية

للسائلين]

۱۴۲۵ھ۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو پرہیزگار مخلوق سے بے نیاز اور کم نام ہو۔“

(۱۴۲۵) حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْفَقِيَّ الْخَفِيَّ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ أوائل کتاب الزهد والرقائق]

تقویٰ اور توکل کی مزید فضیلت

۱۳۲۶۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اے لڑکے! میں تجھے چند اہم باتیں بتلاتا ہوں“ (انہیں یاد رکھ) تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کہ اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو صرف ایک اللہ سے سوال کر۔ جب تو مدد چاہے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر۔ اور یہ بات جان لے کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نقص پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے قلم اٹھالے گئے (یعنی لکھ کر فارغ ہو گئے) اور صحیفے (نوشتہائے تقدیر) خشک ہو گئے۔“

تخریج: [مسند أحمد / ۲۹۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

توکل اور ”حسبنا اللہ و نعم الوکیل“ کہنے کی

فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا“ اللہ اسے کافی ہوگا۔ اللہ اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلے پر لشکر جمع کر لیے ہیں تم ان سے خوف کھاؤ“ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھا دیا۔ اور وہ کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوگ انہیں کوئی برائی نہ پہنچی انہوں نے اللہ کی رضا مندی کی پیروی کی اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔“

مِنْ فَضْلِ التَّقْوَى وَالتَّوَكُّلِ

(۱۴۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَكِبَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ إِنِّي مُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ))

فَضْلُ التَّوَكُّلِ وَكَذَلِكَ ((حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ))

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ))

(الطلاق: ۳)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((الَّذِينَ قَالُوا لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةِ رَبِّهِمْ إِلَى الْبَيْتِ لَمَّا مَسَّهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ)) (آل عمران: ۱۷۳، ۱۷۴)

۱۳۲۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے۔
 ”حسبنا اللہ و نعم الوکیل“ (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کار
 ساز ہے) اس وقت کہا جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور محمد ﷺ نے
 بھی یہ کلمہ اس وقت کہا جب کافروں نے کہا ”بے شک لوگ
 تمہارے مقابلے کے لیے جمع ہو گئے ہیں ان سے ڈرو پس اس بات
 نے ان کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا اور انہوں نے کہا حسبنا اللہ

و نعم الوکیل ”ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے۔“

اور اس سے بعد والی روایت میں ہے کہ ”جب ابراہیم علیہ السلام کو
 آگ میں ڈالا گیا تو ان کی آخری بات یہ تھی ”حسبنا اللہ و نعم
 الوکیل“ (ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے)۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب (الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم

فاخشوهم]

اسباب اختیار کرنے کے ساتھ توکل کی فضیلت

۱۳۲۸۔ بکر بن عمرو بیان کرتے ہیں انہوں نے عبد اللہ بن مسعود کو
 فرماتے ہوئے سنا ”انہوں نے ابوہیم حیشانی کو فرماتے ہوئے سنا: کہ
 انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر تم اللہ پر سچ
 معنی میں توکل کرو تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے وہ پرندوں کو رزق
 دیتا ہے۔ وہ صبح بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو شکم سیر ہو کر واپس لوٹتے
 ہیں۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱/۳۰۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوکل علی اللہ۔ (روایت

صحیح ہے۔)]

۱۳۲۹۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو
 بھائی تھے ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
 رہتا (اور آپ سے دین سیکھتا) دوسرا کاروبار کرتا اور کماتا کاروباری
 بھائی نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ سے شکایت کی نبی کریم ﷺ نے

(۱۴۲۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (حَسْبَنَا اللَّهُ وَ
 نَعْمَ الْوَكِيلُ) قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ
 حِينَ قَالُوا: (إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ
 فَاخْشَوْهُمْ فَرَأَوْهُمْ فَرَأَوْهُمْ إِيْمَانًا وَقَالُوا حَسْبَنَا
 اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ)

(آل عمران: ۱۷۳-۱۷۴)

وَ فِي الرَّوَايَةِ الَّتِي بَعْدَهَا: ((كَانَ آخِرُ قَوْلِ
 إِبْرَاهِيمَ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ: ((حَسْبَنَا اللَّهُ
 وَ نَعْمَ الْوَكِيلُ))

فَضْلُ التَّوَكُّلِ مَعَ اخْتِذِ الْأَسْبَابِ

(۱۴۲۸) أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هُبَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَيْمِيمٍ
 الْجَيْشَانِيَّ يَقُولُ: أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ
 يَقُولُ: ((كُلُّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقٌّ
 تَوَكُّلُهُ لَوْ زَكَّكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْنُو
 خِمَاصًا وَ تَرُوحُ بِطَانًا))

(۱۴۲۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ أَخَوَانِ
 عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي
 النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَّى
 الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ

((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)) فرمایا: ”(تمہیں کیا معلوم) شاید تمہیں اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوکل علی اللہ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اَلتَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ يَبْعَدُ الشَّيْطَانَ
اللہ پر توکل کرنا شیطان کو مومن سے دور کر دیتا ہے

عَنِ الْمُؤْمِنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا کوئی زور نہیں چلتا۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّهٗ لَيْسَ لَكَ سُلْطٰنٌ عَلٰی
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾

(سورة النحل: ۹۹)

۱۴۳۰ھ انس رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث جس میں آپ نے فرمایا: ”جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ الفاظ کہے اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا“ نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی توفیق و قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ اس وقت فرشتے اس سے کہتے ہیں۔ تو نے ہدایت پائی تو بچا لیا گیا اور کفایت کیا گیا (یعنی تجھ کو یہ دعا کافی ہے) تو شیاطین اس سے جدا ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان ان سے کہتا ہے کہ اب تو اس آدمی کے ساتھ کیا کر سکتا ہے جس کو ہدایت مل گئی اور کفایت کیا گیا اور اسے بچا لیا گیا۔“

(۱۴۳۰) حَدِيْثُ اَنَسٍ مَّرْقُوْعًا: ((اِذَا
خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
قَالَ : يُقَالُ جَبِيْنٌ: هُدِيْتُ وَ كُفِيْتُ
وَوُفِّيْتُ، فَتَسْتَحْيِ لَهٗ الشَّيَاطِيْنُ لِقَبُوْلٍ لَّهٗ
شَيْطَانٌ اٰخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ لَّدُهٗ هُدًى وَ
كُفًى وَوُفًى))

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب ما یقول اذا خرج من بیتہ۔ اسنادہ ضعیف، ابن جریج عنعن ووقع فی موارد الظمان (۲۳۷۵)]

اس شخص کی فضیلت جو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے
اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا۔ ”اور میں اپنا
معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں یقیناً اللہ بندوں کا نگران ہے۔ پس اللہ
نے اسے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں
اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔“

فَضَّلَ مَنْ قَوَّضَ اَمْرَهٗ اِلٰی اللّٰهِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ: ﴿وَأَقْوَضُ اَمْرِيْ اِلٰی
اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ فَوَقَاهُ اللّٰهُ
مَسِيْنَاتٍ مَّا مَكُرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْرٌ
الْعَذَابِ﴾ (غافر: ۴۴-۴۵)۔

الْمُتَوَكِّلُونَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدِّينِ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(۱۴۳۱) حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا: ((عُرِضَتْ عَلَى الْأَمَمِ فَأَجَدَ النَّبِيَّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعُسْرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخُمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ هَؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ أَنْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْفُونَ، وَلَا يَنْطَرِفُونَ، وَ عَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)) فَقَامَ إِلَيْهِ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ. قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ))

اللہ پر بھروسہ کرنے والے ان لوگوں میں سے ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے

۱۴۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں (یعنی دکھلائی گئیں) پس ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک گروہ تھا اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ دس آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا۔ پس میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی تو میں نے کہا: جبریل! یہ لوگ میری امت ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن آپ کنارے کی طرف دیکھیں، پس میں نے دیکھا تو وہ ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ تو اس نے کہا: یہ لوگ آپ کی امت ہیں، اور یہ ستر ہزار لوگ جو ان کے آگے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی حساب اور کوئی عذاب نہیں۔ میں نے کہا: کیوں؟ جبریل رضی اللہ عنہ نے بتایا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے اور وہ کسی سے جھڑپھونک نہیں کراتے تھے اور نہ ہی بدگلوئی لیتے تھے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے“ (یہ سن کر) عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے“۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا: ”عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب۔ و صحیح

مسلم۔ کتاب الإيمان۔ باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب]

(۱۴۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۱۴۳۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب و کتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔“ ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کرے آپ نے دعا فرمائی، ”اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔“ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا اللہ کے رسول! میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ اس میں تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔“

قَالَ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنة بغیر حساب ولا عذاب]

اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان رکھنے کی فضیلت۔

۱۳۳۳ھ۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کی حقیقت ہے اور کوئی آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ جان لے کہ بے شک جو اس کو (کوئی حقیقت) پہنچنے والی ہے وہ اسے پہنچ کر رہے گی اور جو اس کو نہیں پہنچی وہ اس کو پہنچنے والی نہیں۔“

فَصَلُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَ شَرُّهُ
(۱۴۳۳) عَنْ أَبِي الْكَرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ وَمَا بَلَغَ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَاهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۶/ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۳۳ھ۔ شیبب بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی آدمی ایمان کی محسوس نہیں پاسکتا یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو اس کو پہنچی ہے وہ خطا نہیں ہو سکتی تھی اور جو اسے نہیں پہنچی وہ اسے مل نہیں سکتی تھی۔“

(۱۴۳۴) حَدَّثَنَا شَيْبَبٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجِدُ عَبْدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَاهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ))

تخریج : [مسند ابن ابی عاصم۔ ۲۲۷۔ (روایت حسن ہے۔)]

تشریح : ان احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ تقدیر کے ساتھ ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ جو تقدیر میں ہے وہ ہو کر رہے گا لہذا انسان کے ذہن میں یہی بات ہونی چاہیے کہ جو چیز اس کو پہنچ چکی ہے یا پہنچنے والی ہے وہ اس کو پہنچ کر رہے گی۔ اور جو اس سے گزر رہی ہے وہ اس کو پہنچنے والی نہیں تھی۔

اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث ہیں جو اسی چیز پر دلالت کرتی ہیں مثلاً ایک حدیث قدسی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس چیز میں آزمائش کرتا ہے جو اس نے اپنے بندے کو دے رکھی ہوتی ہے۔ اگر وہ آدمی اس چیز کے ساتھ راضی ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔ اور اس میں وسعت ڈال دیتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی۔ (الجامع الصحیح للألبانی - ۱۶۵۸)

www.KitaboSunnat.com

احسان کی فضیلت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے؟ جو اپنا چہرہ اللہ کے لیے مطیع کر لے۔ اور وہ بھی نیکو کار اور ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی پیروی کر رہا ہو۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اللہ عدل بھلائی اور قربت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ہر) وہ چیز ہے جو یہ چاہیں نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک پرہیزگار لوگ سایوں میں ہیں اور بہتے چشموں میں اور ان میوؤں میں جن کی خواہش کریں (اے جنتیو!) اپنے کیے ہوئے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ پیو۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکو کاروں میں ہو جاتا۔“

مِنْ فَضْلِ الْإِحْسَانِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾ (النساء: ۱۲۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبُهْهِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (النحل: ۹۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الزمر: ۳۴)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمن: ۶۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ وَكُلْوَاكِهٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ- كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ- إِنَّا نَكْذِلُكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾

(المرسلات: ۴۱-۴۴)

وَقَالَ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي شِرْكًا لَأَكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الزمر: ۵۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”سنو! جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکا دے۔ بے شک اس کا رب اسے پورا بدلہ دے گا“ اس پر کوئی خوف ہوگا نہ غم۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا: ”اور جب وہ (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے، ہم نے انہیں قوت فیصلہ اور علم دیا، ہم نیکوکاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور (جو شخص) اپنے چہرے کو اللہ کی طرف متوجہ کر دے اور ہو بھی وہ نیکوکار اس نے یقیناً مضبوط کڑا تھام لیا۔“

۱۳۳۵ھ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی مرفوع روایت میں ایک قصہ مذکور ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی بھی ان لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَتُوبُ اِلَيْكُمْ وَلَاحِقُ لَكُمُ الْعَذَابُ اَلْوَلٰٓئِيْ ۚ﴾ (البقرة: ۱۱۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاٰحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (البقرة: ۱۹۰)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اِنَّ رَحْمَةً اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الأعراف: ۵۶)

وَقَالَ تَعَالَى عَنْ يُّوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٖ اٰتَيْنَاهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (يوسف: ۲۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهٗ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ (لقمان: ۲۲)

(۱۴۳۵) حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا وَفِيْهِ قِصَّةُ: ((مَنْ يَبْلِيْ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته]

تشریح: اس حدیث میں بچیوں کی پرورش اور ان سے محبت و شفقت سے پیش آنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کی پرورش اور ان سے حسن سلوک کرنا جہنم سے آزاد ہونے کا سبب ہے۔ اور جس قصہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ہاں ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ مانگنے کے لیے آئی، میرے پاس اسے دینے کے لیے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اسے وہ کھجور دے دی۔ اور اس نے وہ کھجور اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دی، پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی کہ جو شخص بھی ان لڑکیوں کی پرورش کرے گا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے پردہ بن جائیں گی۔“ (صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته)

ہر چیز پر احسان کرنا فرض کیا گیا ہے۔

۱۳۳۶۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ پس جب تم (قصاص کے طور پر) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب کوئی جانور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچائے۔“

اور ابو داؤد طیالسی کی روایت میں ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احسان کرنے کو پسند کرتا ہے پس جب تم (جانور) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو.....“ آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصيد۔ باب الأمر بإحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة۔ ومسند طيالسی۔ ۱۱۱۹]

((ومقلب القلوب)) کہہ کر قسم اٹھانے کی فضیلت۔

۱۳۳۷۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر (اس طرح) قسم اٹھایا کرتے تھے۔ ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔“ اور ایک روایت میں ہے۔ نبی کریم ﷺ کی قسم (اس طرح) تھی ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔“

اور ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ اکثر جو قسم اٹھایا کرتے تھے۔ آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب القدر۔ باب يحول بين المرء و قلبه۔ وكتاب الإيمان والنور باب كيف كانت يمين النبي ﷺ۔ وكتاب التوحيد۔ باب مقلب القلوب]

((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ))

کہہ کر دعا کرنے کی فضیلت۔

۱۳۳۸۔ بسر بن عبد اللہ حضری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ادریس خولانی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نواس بن سمان رضی اللہ عنہ

الْإِحْسَانُ كُتِبَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

(۱۴۳۶) حَدِيثُ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ : ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ : ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ)) الْحَدِيثُ

فَضْلُ الْيَمِينِ بِ وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ

(۱۴۳۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: ((لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ: ((لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ)) الْحَدِيثُ

فَضْلُ الدَّعَاءِ بِ ((يَا مُقَلِّبَ

الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ))

(۱۴۳۸) حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ

کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر آدمی کا دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں میں ہے۔ اگر وہ اس کو سیدھا رکھنا چاہے تو سیدھا رکھتا ہے اور اگر وہ اس کو ٹیڑھا کرنا چاہے تو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے۔ ”اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھو اور میزان (ترازو) رحمن کے ہاتھ میں ہے اس کو نیچا کرتا ہے اور بلند کرتا ہے۔“

يَقُولُ سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكَلَابِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا وَهُوَ بَيْنَ اصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِنْ شَاءَ أَنْ يَقِيمَهُ أَقَامَهُ وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَزِيغَهُ أَزَاغَهُ)) وَكَانَ يَقُولُ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ وَالْمِيزَانَ بِيَدِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يُخْفِضُهُ وَيَرْفَعُهُ))

تخریج: [مسند أحمد - ۱۸۲ / ۳] (روایت صحیح ہے۔)

قسم کے وقت انشاء اللہ کہنے کی فضیلت۔

فَضْلُ الْإِسْتِثْنَاءِ يَعْنِي قَوْلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عِنْدَ الْقَسَمِ أَوِ الْيَمِينِ

۱۳۳۹ھ طائوس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج رات میں اپنی نوے (۹۰) بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی (سفیان راوی نے کہا) یعنی فرشتے نے ان سے کہا کہ جناب ان شاء اللہ تو کہو لیکن وہ بھول گئے اور پھر تمام بیویوں کے پاس گئے۔ لیکن ان میں سے صرف ایک بیوی کے ہاں ناتمام بچہ پیدا ہوا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے تھے۔ اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو ان کی قسم بیکار نہ جاتی اور وہ اپنی ضرورت کو پالیتے۔ اور ایک مرتبہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ ”اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہا ہوتا۔“

(۱۴۳۹) عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَ طَوْفَنَ اللَّيْلَةِ عَلَى سَعْدِ بْنِ أُمِّ إِدْرِيسَ كُلُّ تِلْدٍ غُلَامًا يَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سَفِيَانُ: يَعْنِي الْمَلِكُ قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَتَسِيْ فَطَافَ بِهِمْ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةً مِنْهُمْ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةً بِشَقِ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ: لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ اسْتَفْنَى))

اور ایک روایت میں ہے ”اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ سب (بچے) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔“ شعیب رحمہ اللہ اور ابن ابی الزناد رحمہ اللہ نے کہا کہ (نوے) کا لفظ ہی صحیح ہے۔

وَلَمْ يَرْوَاهُ: ((لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ((سَعْدِ بْنِ أُمِّ إِدْرِيسَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب کفارات الایمان۔ باب الاستثناء فی الایمان و صحیح

البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب قول الله۔ ووهبنا لداود سليمان نعم العبد.....]

اس باب میں ایک ضعیف حدیث۔

حَدِيثٌ مَعْلُومٌ فِي الْبَابِ

۱۳۳۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہا وہ کبھی حاث (یعنی قسم توڑنے والا) نہیں ہوگا۔“

(۱۴۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنُثْ))۔ ((مَعْلُومٌ وَ حَدِيثُ ابْنِ عَمَرَ الرَّاجِعُ وَقَفَهُ))

راج بات یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً صحیح ہے

تخریج : [جامع الترمذی، أبواب النذور والایمان۔ باب (ما جاء فی الاستثناء فی الیمین)

قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر کے نیکی والا کام کر لینا، اس سے بہتر ہے کہ قسم نیکی و تقویٰ اور اصلاح کے کام کرنے میں رکاوٹ کا سبب بنے۔

الْحَنْثُ أَوْ الْوُقُوعُ فِي الْيَمِينِ مَعَ الْكُفَّارَةِ وَ عَمَلُ الْبِرِّ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ تَكُونَ الْيَمِينُ سَبَبًا فِي مَنَعِ الْبِرِّ وَ التَّقْوَى وَ الْإِصْلَاحِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور اللہ کو اپنی قسموں کا (اس طرح) نشانہ نہ بناؤ کہ بھلائی اور پیر ہیز گاری اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کو چھوڑ بیٹھو۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (البقرة: ۲۲۴)

۱۳۳۱۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مرفوع اور طویل حدیث جس میں ایک واقعہ کا ذکر ہے اور اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر میں کوئی قسم کھالوں اور پھر اس کے سوا کسی اور چیز میں بھلائی دیکھوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور جو بہتر ہوگا اسے اختیار کر لوں گا۔“ یا (آپ نے فرمایا) ”جو بہتر ہوگا اسے اختیار کر لوں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا۔“

(۱۴۴۱) حَدِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ مَرْفُوعًا مَطْوً لَا بِقِصَّةٍ وَ فِيهِ: ((وَأَلَيَّْ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي))

اور ایک روایت میں ہے۔ ”مگر میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں بھلائی ہوگی۔“

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الایمان والنذور۔ باب قول الله تعالى لا يؤاخذكم الله باللغو

فی ایمانکم.....]

(۱۴۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ)) وَ فِي رِوَايَةٍ ((فَلْيَأْتِ أَلَدِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ))

۱۴۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر وہ اس سے کوئی بہتر کام دیکھے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے اور وہ کام کرے (جو بہتر ہے)“ اور ایک روایت میں ہے: ”پس وہ وہ کام کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الايمان۔ باب نذب من حلف يميناً فرأى غيرها خيراً منها.....]

فصلُ زيارَةِ الْإِخْوَانِ

وَالصَّالِحِينَ ((فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

(۱۴۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى مَذْرَجِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: فَلَئِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، بَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ))

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائیوں اور نیک لوگوں کی ملاقات کی فضیلت۔

۱۴۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک آدمی اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے دوسری بستی میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ ڈھکا دیا۔ پس جب وہ آدمی اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اس بستی میں اپنے ایک بھائی کو ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ لینے جا رہے ہو؟ تو آدمی نے جواب دیا۔ نہیں۔ بس میں تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا پس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیری طرف بھیجا گیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ایسے ہی محبت کرتا ہے جیسے تم اس (اللہ) کی خاطر اس (بندے) سے محبت کرتے ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ]

(۱۴۴۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَكَوَأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنَزِلًا))

۱۴۴۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کرتا ہے تو ایک پکارنے والا بلند آواز سے اسے کہتا ہے کہ تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا خوش گوار ہو

اور تجھے جنت میں ٹھکانہ نصیب ہو۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ماجاء فی زیارة الإخوان۔ اسنادہ ضعیف۔ ابو

۱۳۳۵ھ۔ ابوادریس عبدی یا خولانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میں
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ایک مجلس میں حاضر ہوا۔ اور ان میں ایک نو
عمر حسین چہرے والے وسیع (موٹی) آنکھوں والے اور چمکیلے
دانتوں والے نوجوان تشریف فرما تھے۔ پس جب وہ کسی مسئلہ میں
اختلاف کرتے تو ان کی بات ان میں فسیلہ کن ہوتی، وہ معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ تھے پس دوسرے دن میں ان کے پاس آیا تو وہ ایک ستون
کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ پس انہوں نے اپنی نماز مختصر کی، پھر
گوٹھ مار کر خاموش بیٹھ گئے۔ ابوادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ان
سے کہا اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی وجہ سے محبت
کرتا ہوں۔ تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! (تم اللہ
تعالیٰ کے لیے مجھ سے محبت کرتے ہو؟) میں نے کہا (ہاں) اللہ کی
قسم! تو انہوں نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت
کرنے والے میرے خیال میں انہوں نے کہا اس دن اللہ کے
سائے میں ہوں گے، جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں
ہوگا۔ پھر باقی حدیث راوی نے بغیر شک کے بیان کی۔ ان (اللہ کی
وجہ سے محبت کرنے والوں) کے لیے نور کی رسیاں رکھی جائیں گی۔
رب کے پاس ان کی مجالس ہونے کی وجہ سے نبی، صدیق اور شہداء
بھی ان پر رشک کریں گے۔“ ابوادریس رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے
یہ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: میں
آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنی ہوئی حدیث سناتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: ”(کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ ان لوگوں کے لیے
میری محبت ثابت ہوگئی، جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت
کرتے ہیں، اور میری محبت ان کے لیے واجب ہوگئی جو میری وجہ

سنان ہو عیسیٰ بن سنان ضعیف (تق) [۱۴۴۵] عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَبْدِيِّ أَوْ
الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ
عِشْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا
فِيهِمْ شَابٌ حَدِيثُ السِّنِّ حُسْنُ الْوُجْهِ
أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَعْرُ الشَّيْءِ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي
شَيْءٍ لَقَالَ قَوْلًا أَنْتَهُوَ إِلَى قَوْلِهِ، فَإِذَا هُوَ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَدِ جُنْتُ
فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَدَّثَ مِنْ
صَاحِبِهِ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
إِنِّي لَا أَجِدُكَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ قَالَ: اللَّهُ قَالَ
: قُلْتُ اللَّهُ قَالَ: ((كَأَنَّ مِنَ الْمُتَحَابِّينَ فِي
اللَّهِ فِيمَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَالَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ
لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَيْءٌ يَعْنِي
فِي بَقِيَّةِ الْحَدِيثِ، يُوَضِّعُ لَهُمْ كُرَاسِي مِنْ
نُورٍ يُغِطُّهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ
النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشَّهَدَاءُ قَالَ:
فَحَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لَقَالَ: لَا
أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَقَّقْتُ مُحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ
فِيَّ، وَحَقَّقْتُ مُحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ،
وَحَقَّقْتُ مُحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ،
وَالْمُتَوَاصِلِينَ)) شَكَ شُعْبَةُ ((فِيَّ))
الْمُتَوَاصِلِينَ أَوْ الْمُتَرَاوِينَ))

سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لیے میری محبت ثابت ہو گئی جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر صدقہ کرتے ہیں۔ اور میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔“
 شعبہ راوی نے شک کیا کہ یہ فرمایا: ”وہ میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں“ یا یہ فرمایا: ”کہ میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔“

تخریج : [مسند أحمد ۵/ ۲۲۹۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرنے کی فضیلت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس دن (گہرے) دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف ہے نہ تم غمگین ہو گے۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور تھے بھی مسلمان۔ تم اور تمہاری بیویاں راضی خوشی جنت میں چلے جاؤ ان کے چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائے گا“ ان کے جی جس چیز کی خواہش کریں اور جس جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں سب وہاں ہوگا اور تم اس میں ہمسہ رہو گے یہی وہ بہشت ہے کہ تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے وارث بنائے گئے ہو۔ یہاں تمہارے لیے بکثرت میوے ہیں جنہیں تم کھاتے رہو گے۔“

فَضْلُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿أَلَا يَعْلَمُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ- يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ- الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ- ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ- يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَ فِيهَا مَا تَشْتَهُهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ- وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ- لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾

(سورة الزخرف: ۶۷-۷۳)

۱۴۴۶ھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپس میں (اللہ کے لیے) دو محبت کرنے والوں میں سے افضل وہ ہے جو ان دونوں میں سے اپنے بھائی کے ساتھ زیادہ محبت کرنے والا ہو۔“

(۱۴۴۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَاتَحَابَّ الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ))

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری۔ حدیث ۵۴۴۔ (روایت حسن ہے۔)]

اللہ کی رضا مومن متقی بھائیوں کی رضا کی مرہون منت ہے

رِضَا اللَّهِ مَرْهُونٌ بِرِضَى الْإِخْوَانِ
الْمُؤْمِنِينَ الْمُتَّقِينَ

۱۳۳۷ھ۔ عائد بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ چند افراد کی موجودگی میں سلیمان صہیب اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے (ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن (یعنی ابوسفیان رضی اللہ عنہ) سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ آدمی اور ان کے سردار کے متعلق کہہ رہے ہو؟ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا: ”ابوبکر! شاید تو نے ان کو ناراض کر دیا ہے۔ اگر (واقعی) تو نے ان کو ناراض کر دیا تو یاد رکھ تو نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔“ (یعنی نہ کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! اے میرے بھائی! اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

(۱۴۴۷) عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ أَبَاسُفِيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصَهْبِ بْنِ بِلَالٍ فَبَيَّنَ فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَخَذَ سَيُوفُ اللَّهِ مِنْ عُنِي عَدُوُّ اللَّهِ مَا خَذَهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَتَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! لَعَلَّكَ أَغَضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتُ أَغَضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغَضَبْتُ رَبَّكَ))

وَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ! أَغَضَبْتُكُمْ؟ قَالُوا: لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: ((فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ- فَقَالَ أَيْ إِخْوَتَنَا لَعَلَّكُمْ غَضَبْتُمْ فَقَالُوا لَا يَا أَبَا بَكْرٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ))

اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ”وہ ان کے پاس واپس آئے اور ان سے کہا: میرے بھائیو! شاید تم ناراض ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: ”نہیں ابوبکر! اللہ تمہیں معاف کرے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل سلمان و صہیب و بلال رضی اللہ عنہم۔ و مسند احمد۔ ۶۳/۵۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت، ایمان کی مٹھاس چکھنے کا سبب ہے۔

الْحُبُّ فِي اللَّهِ سَبَبٌ لِدَوَقِ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

۱۳۳۸ھ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص میں تین خصلتیں موجود ہوں، اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت رکھے۔ یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالنے

(۱۴۴۸) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَدَّ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ

يُقَلِّدُ فِي النَّارِ))

جانے کو برا جانتا ہے۔“

وَلِي رِوَايَةٍ: ((لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يَحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ)) اور ایک روایت میں ہے: ”کوئی شخص ایمان کی مٹھاس نہیں پاسکتا جب تک وہ کسی شخص سے محض اللہ کے لیے محبت نہ کرے“..... آخر الْحَدِيثُ۔

حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب حلاوة الإیمان۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الإیمان۔ وصحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الحب فی الله]

تشریح: اس حدیث میں ان تین چیزوں کا بیان ہے جو ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کا سبب ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہونے کی علامت یہ ہے کہ انسان اپنی اور باپ دادا کی باتوں اور برادری کے رسم و رواج اور اماموں کے اقوال اور مرشدوں کے ارشادات اور تمام نظاموں اور دستوروں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو ترجیح دے حدیث میں حلاوت کا ذکر اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو شجرہ طیبہ فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ((كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ)) (ابراہیم: ۲۴) ”پاکیزہ بات کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے۔“

پس آیت میں مذکورہ کلمہ سے مراد کلمہ اخلاص ہے۔ اور شجرہ سے مراد ایمان کا اصل ہے۔ اور اس کی ٹہنیاں اللہ کا حکم ماننا اور اس کی منع کردہ باتوں سے دور رہنا اور اس کے پتوں سے مراد وہ مومن ہے جو خیر و بھلائی کا اہتمام کرتا ہے۔ اور اس کا پھل طاعات ہیں۔ اور پھل کی مٹھاس پھل کا چمٹا ہے۔ اور کمال کی انتہا پھل کپکنے کی انتہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی حلاوت (مٹھاس) ظاہر ہوتی ہے۔

۱۴۴۹ھ (۱۴۴۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَامْتَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ)) ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے کسی کو دیا اور اللہ کے لیے روک لیا (ندیا) تو اس نے ایمان کو مکمل کر لیا۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب السنۃ۔ باب الدلیل علی زیادۃ الإیمان۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)] ۱۴۵۰ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایمان لاؤ“ اور تم مومن نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون۔۔۔۔۔]

اللَّهِ كَيْفَ لِيَسْجُدَ لِيَوْمَ يَكُونُ الْيَوْمُ
الْحُبُّ فِي اللَّهِ سَبَبٌ لَوْجُودِ طَعْمِ
الْإِيمَانِ

اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا ایمان کے ذائقے کے
موجود ہونے کا سبب ہے۔

(۱۴۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهُ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ (وَقَالَ هَاشِمٌ): مَنْ سَرَّهُ
أَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ فَلْيُحِبِّ الْمَرْءَ لَا
يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)

۱۳۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا: ”جس کو یہ پسند ہو۔ (اور ہاشم رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ بیان
کیے) ”جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ ایمان کا ذائقہ پائے تو اسے
چاہیے کہ وہ آدمی سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے۔“

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۲۹۸۔ (روایت حسن ہے)]

تشریح : ایمان سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کیے بغیر
حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سچے دل سے محبت کرتا ہے تو وہ اس چیز کو دل سے پسند کرتا ہے
جس کو اللہ اور رسول ﷺ پسند کرتے ہیں۔ اور وہ اس کو ناپسند کرتا ہے جس کو اللہ اور رسول ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔ اور اشخاص و
افراد سے محبت میں واجب ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ پس مومن پر ان کی محبت واجب ہے جو اللہ
اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب ہوں۔ مثلاً فرشتے اور رسل و انبیاء علیہم السلام اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ۔ پس جس نے
ایسا کیا اس نے ایمان کے ثعبوں میں سے ایک شعبے کو مکمل کر لیا۔ آدمی کا یہ معاملہ اور کیفیت اس وقت ہو سکتی ہے کہ جب وہ
اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اطاعت میں اس قدر متوجہ اور عادی بنادے کہ اس کی طبیعت و نفس پر شرعی محبت غالب
آجائے کہ وہ سوائے اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کے کسی سے محبت کرے نہ دشمنی کرے اور نہ ہی کسی کو دے اور نہ ہی کسی کو دینے
سے ہاتھ روکے اس کی محبت و دشمنی بھی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور ایمان اور عقیدہ توحید کی تکمیل کے لیے آدمی کا یہ طریقہ و
کیفیت اختیار کرنا ضروری ہے ورنہ ایمان ادھورا ہے۔

انصار کی محبت علامات ایمان میں سے ہے۔

۱۳۵۲۔ عبد اللہ بن جبر بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا
اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انصار
سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی
علامت ہے۔“

حُبُّ الْأَنْصَارِ مِنْ عِلَامَاتِ الْإِيمَانِ

(۱۴۵۲) أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ قَالَ
سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ
الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَ آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ
الْأَنْصَارِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب علامة الإیمان حب الأنصار]

(۱۴۵۳) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَابٍ قَالَ
۱۴۰۳۔ عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا

اور وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا یا انہوں نے کہا نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار سے مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے بغض منافق ہی کر سکتا ہے۔ پس جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔“

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ كَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب مناقب الأنصار۔ باب حب الأنصار من الإیمان]

انصار سے محبت رکھنے کی فضیلت۔

مِنْ فَضْلِ حُبِّ الْأَنْصَارِ

۱۳۵۳۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔“

(۱۴۵۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن حب الأنصار وعلی رضی اللہ عنہم من الإیمان]

۱۳۵۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔“

(۱۴۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الدلیل علی أن حب الأنصار وعلی رضی اللہ عنہم من الإیمان]

۱۳۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص انصار سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔“

(۱۴۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ))

تخریج: [مسند أحمد۔ ۵۲۷/۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: انصار سے مراد مدینہ منورہ کے دو مشہور قبیلے اوس اور خزرج ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا نام انصار رکھا جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور دین اسلام اور اہل ایمان کے مددگار و حمایتی۔ یہ مقام و خصوصیت ان کو اس لیے نصیب ہوئی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے شہر میں عزت سے بلا کر جگہ دی اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ ان سے تعاون کیا ان کی خیر خواہی کی اور ان کو بہت سارے امور و

معاملات میں اپنے آپ پر ترجیح دی، جس کی وجہ سے عرب اور عجم کے بے شمار قبائل ان کے دشمن ہو گئے۔ اور عداوت سے چونکہ بغض پیدا ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے انصار سے بغض رکھنے کے متعلق بہت سخت تحذیر و تنبیہ فرمائی اور ان سے محبت رکھنے کی تلقین فرمائی۔ حتیٰ کہ ان سے محبت کو ایمان کی نشانی اور ان سے بغض کو نفاق کی علامت قرار دیا۔ اس سے ان کی عظمت و فضیلت واضح ہوتی ہے۔

علی اور ان کے دوڑ کوں حسن و حسین رضی اللہ عنہما

سے محبت رکھنے کی فضیلت۔

فَضْلُ حَبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

وَوَلَدَيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۱۴۵۷) عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي لَفَّقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ إِنَّهُ لَكَهْدُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيَّ: ((أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ))

۱۴۵۷۔ زر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا (پیدا کیا) اور جان (انسان) کو پیدا فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے عہد دیا (فرمایا): ”مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور جو منافق ہے وہ مجھ سے بغض رکھے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب الدلیل علی آن حب الانصار و علی رضی اللہ عنہم

من الایمان و علاماته.....]

۱۴۵۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔“

(۱۴۵۸) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي))

یہی روایت مسند احمد میں ہے لیکن اس کی سند میں سالم بن ابی حفصہ ایک صدوق راوی ہے جو غالی شیعہ ہے جیسا کہ ”التقریب“ میں ہے۔ لیکن اس کی متابعت موجود ہے۔ (تحقیق ابو یعلیٰ حدیث ۶۲۱۵۔ ملاحظہ فرمائیں۔)

وَلَقَدْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَ فِي سَنَدِهِ سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ صُدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ شَيْعِيُّ غَالٍ كَمَا فِي التَّقْرِيبِ وَلِكِنَّهُ تَوْبِعَ انْظُرْ تَحْقِيقَ أَبِي يَعْلَى ۶۲۱۵۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ان دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے بھی محبت رکھے۔“ اس کی سند حسن درجہ کی ہے اور اس میں ایک واقعہ ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبِّ هَٰذَيْنِ)) وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَ فِيهِ قِصَّةٌ۔

تخریج: [مسند ابی یعلیٰ۔ حدیث ۶۲۱۵۔ و مسند أحمد ۲/۴۲۶ و مسند ابی یعلیٰ۔ ۵۰۱۷۔]

۱۳۵۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اور اس میں ہے۔ پس وہ (یعنی حسن رضی اللہ عنہ) آپ کی طرف دوڑتے ہوئے آئے آپ نے ان کو سینے سے لگا لیا اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: ”اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھے۔“

اور مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حسن رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت کر اور جو شخص اس سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنا محبوب بنا۔“

اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اسی طرح ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اسے محبوب بنا لے۔“

(۱۴۵۹) وَحَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ مَرْفُوعًا مَطْوً لَا وَفِيهِ: ((لَجَاءَ (بَعْنَى الْحَسَنِ) يَسْتَلِدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَفَكَلَّهُ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ))

وَرَوَايَةُ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ))

وَمِنْ حَدِيثِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ أَيْضًا نَحْوَهُ بِلَفْظٍ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأُحِبُّهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب ما ذکر فی الأسواق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما۔ و صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب

اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا قیامت کے دن اللہ کے سائے اور بلند مرتبہ کے مستحق ہونے کا سبب ہے۔

۱۳۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں سایہ دیتا ہوں کہ جس دن میں میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں۔“

النبي ﷺ۔ باب ذكر مصعب بن عمير]

الْمَحَبَّةُ فِي اللَّهِ سَبَبٌ لِّظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَوْ مَنْزِلَةِ صَاحِبِهَا

(۱۴۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيُّ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِي الْيَوْمِ أَظْلَهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ]

۱۳۶۱۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”(حدیث قدسی ہے) میرے جلال و عظمت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن کی وجہ

(۱۴۶۱) حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يُغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ))

سے ان پر نبی اور شہید بھی رشک کریں گے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ماجاء فی الحب فی اللہ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۴۶۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا
(سَبْعَةُ يَظْلَهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا
ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابُّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ
رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ،
وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ
تَفَرَّقَا عَلَيْهِ.....) الْحَدِيثُ

۱۴۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا:
”سات طرح کے آدمی ہوں گے جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں
جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔
انصاف کرنے والا بادشاہ۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں
جوانی کی امنگ (ابھرتی جوانی سے) سے مصروف رہا۔ ایسا شخص جس
کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دواہیے شخص جو اللہ کے لیے
آپس میں محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی
اللہ کی محبت ہے.....“ آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة وفضل المساجد]
مِنْ عُلُوِّ مَنْزِلَةِ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ

بیان

۱۴۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بے شک اللہ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جن سے
(قیامت کے دن) ان کے مراتب کی وجہ سے انبیاء و شہداء بھی
رشک کریں گے۔“ عرض کیا گیا جناب وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم ان
سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ ہیں جو کسی رشتہ
داری اور کسی نسب کے بغیر صرف اور صرف اللہ کے نور کی وجہ سے
ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ وہ نورانی چہروں کے ساتھ
نورانی منبروں پر ہوں گے۔ اگر لوگ ڈریں گے تو ان کو کسی قسم کا
خوف نہیں ہوگا اور اگر لوگ غمگین ہوں گے تو ان کو کسی قسم کا غم نہیں
ہوگا۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ”یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر کوئی
اندیشہ ہے نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔“

(۱۴۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
(إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عِبَادًا يُغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ
وَالشَّهَدَاءُ) قِيلَ: مَنْ هُمْ لَعَلَّنَا نَحِبُّهُمْ؟
قَالَ: ((هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِنُورِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ
أَرْحَامٍ وَلَا أَنْسَابٍ وَجُوهُهُمْ نُورٌ، عَلَى
مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ لَا يَخَافُونَ إِنْ خَافَ النَّاسُ،
وَلَا يَحْزَنُونَ إِنْ حَزَنَ النَّاسُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ
أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ﴾ (يونس: ۶۲)

تخریج : [مسند أبی یعلیٰ۔ ۶۱۱۰۔ (اس کی اسناد حسن ہے۔)]

(۱۴۶۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "جَوَادِي كَيْسٍ سَعَى اللَّهُ تَعَالَى لِيَعْبَتَ كَرْتَاةً تَوَاسَّ كَارِبُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَمْرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ"

”جو آدمی کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتا ہے تو اس کا رب تعالیٰ اس کی عزت کرتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد۔ ۵/ ۲۵۹۔ (روایت حسن ہے۔)]

الْأَمْرُ بِإِعْلَامِ الْمَحَبَّةِ وَفَضْلُ ذَلِكَ
جس سے محبت ہو اس کو اس بارے میں بتانے کا حکم اور
اس کی فضیلت۔

(۱۴۶۵) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيٍّ كَرِيمٍ ﷺ سَ بَيَانِ كَرْتَاةً
ہیں آپ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو
وہ اس کو بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

اور الآداب المفرد وغیرہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ۔ ”اس کو معلوم
کرائے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الآداب۔ باب الرجل يحب الرجل علی خیر یراہ۔ الآداب المفرد۔
۵۳۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۴۶۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانِ كَرْتَاةً
کے پاس موجود تھا کہ ایک اور آدمی اس کے پاس سے گزرا تو اس
(بیٹھنے والے) نے کہا اللہ کے رسول! میں اس آدمی سے محبت کرتا
ہوں۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟“
اس نے کہا، نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو بتادے۔“

راوی کہتے ہیں کہ وہ اس کو ملا اور کہا کہ میں اللہ کے لیے تجھ سے محبت
کرتا ہوں۔ تو اس نے کہا وہ (اللہ) تجھ سے محبت کرے جس کی وجہ
سے تو نے مجھ سے محبت کی۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل أصحاب النبی، باب مناقب عمر ابن خطاب أبی
حفص القرشی]

(۱۴۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيٍّ كَرِيمٍ ﷺ سَ بَيَانِ كَرْتَاةً
فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت

فَلْيُخْبِرْهُ فَإِنَّهُ يَجِدُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي يَجِدُ لَهُ))
 کرے تو اس کو اس بارے میں بتادے۔ اس لیے کہ وہ اس کے لیے
 (اپنے دل میں محبت) پائے گا جیسا کہ وہ اس کے لیے (اپنے دل
 میں محبت) پاتا ہے۔“

تخریج : [الاحوان لابن أبي الدنيا - ۷۴ - (اس کی اسناد حسن ہیں۔)]

قَوْلُهُ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))
 آپ ﷺ کا فرمان: ”آدمی اپنے محبوب کے ساتھ
 ہوگا۔“

(۱۴۶۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ
 رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ:
 مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَمَاذَا أَعَدَدْتُ
 لَهَا؟)) قَالَ: لَا شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ
 أَحَبَّتْ))

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے
 قیامت کے متعلق سوال کیا کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا:
 ”تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس نے عرض کیا کچھ بھی
 نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت
 کرتا ہوں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تمہارا حشر بھی انہی کے
 ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔“

قَالَ أَنَسٌ: لَمَّا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ
 النَّبِيِّ ﷺ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتْ)) قَالَ
 أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَ
 عُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحَبِيٍّ إِلَيْهِمْ
 وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ۔

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی
 جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ۔ ”تمہارا حشر انہی کے ساتھ
 ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے۔“ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس میں نبی ﷺ
 اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی
 وجہ سے میں امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہی کے ساتھ ہوگا اگرچہ
 میں ان جیسے عمل نہیں کر سکا۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 أَنَسٍ: ((وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا؟)) قَالَ: مَا
 أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي۔

تخریج : [صحيح البخاری - كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ - باب مناقب عمر بن الخطاب - أبي

حفص و صحيح مسلم - كتاب البر والصلة - باب المرء مع من أحب]

(۱۴۶۹) وَجَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى
 ۱۳۶۹۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے ”انسان اس

کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے مل نہیں سکا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان اس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔“ یہ لفظ بخاری شریف کے ہیں۔

((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

وَلَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)) لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب علامة الحب فی اللہ۔ وصحیح مسلم۔ کتاب البر

والصلة۔ باب المرء مع من أحب]

۱۳۷۰۔ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بلند آواز اعرابی نے آ کر کہا اے محمد ﷺ : ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان سے ملا نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس کو محبت ہے۔“

(۱۴۷۰) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْرِيًّا الصَّوْتِ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكَّمَا يَلْحَقُ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ما جاء أن المرء مع من أحب۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۳۷۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ ! ایک آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے اعمال جیسے عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابوذر! تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے۔“ انہوں نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تجھے محبت ہے۔“ راوی کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو دہرایا تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ اسی طرح فرمایا۔

(۱۴۷۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ، قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّيْتَ)) قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: ((لَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحَبَّيْتَ)) قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

تخریج : (سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب الرجل يحب الرجل علی خیر یراه۔ (اس کی اسناد صحیح ہیں۔))

۱۳۷۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تین چیزوں پر قسم اٹھاتا ہوں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں حصہ

(۱۴۷۲) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ أَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ: لَا يَجْعَلُ اللَّهُ مِنْ

رکھنے والے کو اس کی طرح نہیں بنائے گا جس کا (سرے سے) اسلام میں کوئی حصہ ہی نہیں۔ اور اسلام کے تین حصے ہیں۔ روزہ۔ نماز اور صدقہ۔ ۲۔ جس شخص کا دنیا میں اللہ سرپرست ہے اس کا آخرت میں بھی اللہ ہی سرپرست ہے۔ ۳۔ اور جو آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا۔ اور چوتھی بات پراگر میں قسم اٹھاؤں تو مجھے گناہ گار ہونے کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے تو وہ آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔“

تخریج: [مسند أبی یعلیٰ۔ ۳۵۶۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ کی کسی بندے کے ساتھ محبت تمام مخلوق پر اس سے محبت کرنے کو لازم کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بے شک جو ایمان لائے اور جنہوں نے شائستہ اعمال کیے ان کے لیے اللہ رحمان محبت پیدا کر دے گا۔“

۱۴۳۳ھ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس تمام آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس کی محبت زمین دنیا والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”پھر اس کی محبت زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔“

اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں یہ بات زائد ذکر کی ہے۔

لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ۔ وَسَهْمُ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: الصَّوْمُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ۔ لَا يَتَوَلَّى اللَّهُ عَبْدًا قَبْلَ قِيَامِهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا جَاءَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَمْ أَخَفْ أَنْ آتِمَ: لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدِهِ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ))

حُبُّ اللَّهِ لِلْعَبْدِ مُوجِبٌ لِمَحَبَّةِ الْخَلْقِ لَهُ فَهَرَأُ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾

(مریم ۹۶)

(۱۴۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيَحِبُّهُ جِبْرِيلُ۔ فَيَنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَحْبِبُوهُ۔ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ)) وَلَيْ وَرَأِيَةِ ((ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ))۔

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رَوَاتِهِ ((وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا

”جب وہ کسی کو ناپسند کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں، پس تم بھی اس سے بغض رکھو۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس جبریل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں سے بغض رکھتا ہے۔ پس تم بھی اس سے بغض رکھو۔“ آپ نے فرمایا کہ ”پھر تمام آسمان والے اس شخص سے بغض رکھتے ہیں۔ پھر اس کے لیے بغض و دشمنی زمین میں رکھ دی جاتی ہے۔“ (یعنی تمام زمین والے اس سے بغض و عداوت رکھتے ہیں)۔

دَعَا جِبْرِيلُ لِقَوْلِ اِنِّي اُبغضُ فُلانًا
فَاُبغِضُهُ قَالَ كَيْبِغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يَنَادِي فِي
اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللَّهَ يُبغِضُ فُلانًا فَاُبغِضُوهُ
قَالَ كَيْبِغِضُوهُ ثُمَّ يَوْضَعُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي
الْاَرْضِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب المقعة من اللہ تعالیٰ۔ و کتاب بدء الخلق۔ باب ذکر الملائكة صلوات اللہ علیہم۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب إذا أحب اللہ عبدًا حبیہ آلی عبادہ]

۱۴۷۴ھ۔ سہیل بن ابی صالح بیان کرتے ہیں کہ ہم عرفہ میں موجود تھے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو حاجیوں کے امیر تھے وہاں سے گزرے تو لوگ کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے اپنے باپ سے کہا ابا جان! میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے محبت کرتا ہے والد صاحب نے کہا کہ کس وجہ سے؟ میں نے کہا لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت کی وجہ سے..... آخر حدیث تک۔

(۱۴۷۴) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ
كُنَّا بِعَرَفَةَ لَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ
عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ لِأَبِي- يَا أَبَتِ إِنِّي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟
قُلْتُ: لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ
النَّاسِ--)) الْحَدِيثُ-

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب إذا أحب اللہ عبدًا حبیہ آلی عبادہ]

نیک آدمی سے لوگوں کی محبت اور اس کی تعریف کرنے کی فضیلت۔

فَضْلُ حُبِّ وَتَنَاءِ النَّاسِ عَلَى
الرَّجُلِ الصَّالِحِ

۱۴۷۵ھ۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا آپ یہ فرمائیں کہ آدمی کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں؟ (یہ ریا کاری تو نہیں) آپ نے فرمایا: ”یہ مومن کے لیے بیشک خوشخبری ہے۔“

(۱۴۷۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ
اللَّهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ
مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ:
(بَلْكَ عَاجِلٌ بِشْرَى الْمُؤْمِنِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ)) بَدَلُ
اور ایک روایت میں ہے۔ ”لوگ اس (عمل کی) وجہ سے اس سے محبت کرتے ہیں۔“ بجائے اس لفظ کے ”لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب إذا أثنى على الصالح فهدى بشرى ولا تنصره]

(۱۴۷۶) وَمِنْ فَضْلِ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ حَدِيثُ أَنَسٍ كَمَا مَرَّ فِي الْجَنَائِزِ وَفِيهِ بِلَفْظٍ: ((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ---)) لَفْظُ مُسْلِمٍ

وَحَدِيثُ عُمَرَ وَفِيهِ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَوَلَاثَةٌ)) فَقُلْنَا: ((وَاثْنَانِ؟)) قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

۱۴۷۶۔ لوگوں کی میت پر تعریف کرنے کی فضیلت میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جیسا کہ جنازہ میں گزر چکی ہے۔ اور اس میں یہ لفظ ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ”جس شخص کی تم نے اچھے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس شخص کی تم نے برے الفاظ میں تعریف کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ واجب ہو گئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔“ یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے لیے چار آدمی خیر و بھلائی کی گواہی دے دیں۔ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ تو ہم نے کہا، اور تین آدمی گواہی دیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”تین آدمی بھی۔“ ہم نے کہا، اور دو آدمیوں کی گواہی؟ آپ نے فرمایا: ”اور دو بھی۔“ پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب ثناء الناس على الميت۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الجنائز۔ باب فیمن یشی علیہ خیر أو شر من الموتی]

اچھی تعریف کی فضیلت۔

فَضْلُ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ

(۱۴۷۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالنَّبَاةِ أَوْ بِالنَّبَاةِ يَقُولُ: ((يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَ؟ قَالَ: ((بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّئِ))

۱۴۷۷۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قريب ہے کہ تم جنتیوں کو جہنمیوں سے پہچان لو۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! کس چیز کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ”اچھی اور بُری تعریف کے ساتھ۔“

تخریج: [المسند للبرار۔ ۳۶۰۱۔ (اس کی اسناد صحیح ہیں۔)]

فَضْلُ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ

وَمُصَاحَبَتِهِمْ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ - يَاعِبَادُ لَا خَوْفَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿

(الزخرف: ۶۷-۶۸)

(۱۴۷۸) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَاحِلِ الْمُسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ - فَحَاحِلُ الْمُسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْدِثَكَ وَإِمَّا تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

وَهِيَ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ: ((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمُسْكِ وَكَبِيرِ الْحَدَّادِ: لَا يُمْسِكُ مِنْ صَاحِبِ الْمُسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدَ رِيحَهُ وَكَبِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ ثِيَابَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً))

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے اور ان کی مصاحبت اختیار

کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اس دن گھرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ میرے بندو! آج تو تم پر کوئی خوف و ہراس ہے نہ تم غمزدہ ہو گے۔“

۱۳۷۸۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”نیک آدمی اور بُرے آدمی کی صحبت کی مثال ایسے ہے جیسے خوشبو والا اور لوہے کی بھٹی والا۔ پس خوشبو والا یا تو آپ کو (خوشبو) عطیہ کے طور پر دے دے گا یا آپ اس سے خرید لیں گے یا (اس کے پاس بیٹھے ہوئے) آپ اس سے اچھی خوشبو محسوس کریں گے۔ اور بھٹی والا (اگر آپ اس کے پاس بیٹھیں گے) یا تو آپ کے کپڑے جلائے گا اور یا آپ گندی محسوس کریں گے۔“

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے: ”نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال خوشبو والے اور لوہار کی بھٹی والے کی ہے۔ خوشبو والا تجھے محروم نہیں رکھے گا یا تو آپ اس سے خرید لیں گے یا اس کے پاس خوشبو پائیں گے اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر جلائے گی یا تیرا کپڑا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قراء

السوء۔ وصحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب فی العطار و بیع المسک]

۱۳۷۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں۔ جو راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو

(۱۴۷۹) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطَّرِيقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ

آواز دے کر کہتے ہیں۔ آؤ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔“ (اس کے بعد بھی حدیث مذکور ہے اور اس کے آخر میں ہے)۔ ”کہ یہ (ذکر کرنے والے) وہ لوگ ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بھی نامراد نہیں ہوتا۔“ بخاری کے علاوہ ایک روایت میں (ہم المجلساء) کلفظ کی جگہ (ہم القوم) کے الفاظ ہیں معنی میں فرق نہیں۔

فَيَحْفَوْنَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا۔ الْحَدِيثُ وَ فِي آخِرِهِ ((هُمْ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ))

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((هُمْ الْقَوْمُ)) لِغَيْرِ الْبُخَارِيِّ۔

تفہیم: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب فضل ذکر اللہ عزوجل۔ و صحیح مسلم۔ کتاب

الذكر والدعاء۔ باب فضل مجالس الذكر]

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْ أَهْلِ النَّارِ: ﴿لَمَّا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ وَلَا صِدِّيقٍ حَمِيمٍ﴾
اللہ تعالیٰ نے جہنمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (وہ کہیں گے):
”اب تو ہمارا کوئی سفارشی ہے نہ کوئی (سچا) غم خوار دوست۔“

(الشعراء: ۱۰۰-۱۰۱)

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آیت میں مذکور۔ ”صدیق۔“ سے مراد مشفق دوست ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم اپنے نیک بھائی و دوست بناؤ کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں کام آنے والے ہیں کیا آپ جہنم والوں کی یہ بات نہیں سنتے کہ وہ کہیں گے کہ آج ہمارا کوئی سفارشی اور مشفق دوست نہیں۔

۱۳۸۰۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔ کیا تم صاف دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں سورج دیکھنے میں کسی قسم کی تکلیف محسوس کرتے ہو؟“ (اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا ذکر ہے اور اس حدیث میں یہ بھی ہے) ”پھر جہنم پر ایک پل قائم کی جائے گی اور (میری) سفارش واقع ہوگی (یعنی مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ملے گی) اور لوگ کہہ رہے ہوں گے اے اللہ! محفوظ رکھ اے اللہ! محفوظ رکھ۔“ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! پل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھسلنے کی جگہ ہے دوزخ میں اچکنے اور آنکڑے اور ایک بوٹی کی طرح جو نجد میں ہوتی ہے اور اس میں کانٹے ہوتے ہیں اس بوٹی کا نام سعدان ہے پس بعض مومن آنکھ

(۱۴۸۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ: هَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحُورًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ۔ الْحَدِيثُ وَ فِيهِ الرُّؤْيَا وَ فِي الْحَدِيثِ ((ثُمَّ يُضْرَبُ الْجَسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَ يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ ((دَحْضٌ مَزَلَّةٌ فِيهِ خَطَاطِيفُ وَ كَلَالِبُ وَ حَسَكٌ تَكُونُ بَنَجْدٌ فِيهَا شُوبِغَةٌ يَقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ

جھپکنے کی مانند گزریں گے اور بعض بجلی کی مانند گزریں گے اور بعض تیز ہوا کی مانند اور بعض پرندوں کی مانند اور بعض تیز گھوڑوں کی مانند اور بعض اونٹوں کی مانند۔ پس بعض مسلمان نجات پانے والے ہوں گے صحیح سالم اور بعض زخمی کیے ہوئے چھوڑے ہوئے۔ اور بعض زخمی ہو کر جہنم میں گریں گے حتیٰ کہ مومن آگ سے نجات پائیں گے۔ پس اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے حق میں جھگڑے کے لحاظ سے ان مومنوں سے زیادہ کوئی شخص نہیں جو قیامت کے دن اپنے ان بھائیوں کے بارے میں جو دوزخ میں ہوں گے اللہ سے جھگڑا کریں گے۔ مومن کہیں گے اے ہمارے رب! یہ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ پس ان کو کہا جائے گا: جن کو تم پہنچانے ہو ان کو (آگ سے) نکالو پس ان کی صورتیں آگ پر حرام کردی جائیں گی۔ پس وہ (جہنم سے) بہت ساری ایسی مخلوق کو نکالیں گے جو نصف پنڈلیوں اور گھٹنوں تک جل چکے ہوں گے۔ پھر کہیں گے اے ہمارے رب! جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے اب جہنم میں کوئی بھی نہیں بچا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ واپس جاؤ۔ پس جس کو تم پاؤ کہ اس کے دل میں ایک دینار جتنی بھی خیر ہے تو اس کو جہنم سے نکالو۔ پس وہ بہت سارے لوگوں کو نکالیں گے پھر وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جن کا آپ نے ہمیں حکم دیا ان میں سے ہم نے کوئی بھی جہنم میں نہیں چھوڑا۔ پھر اللہ فرمائے گا۔ واپس جاؤ! پس تم جس کو بھی پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار جتنی خیر ہے اس کو نکالو۔ پس وہ بہت ساری مخلوق نکالیں گے.....“ حدیث طویل ہے۔

كَطَرَفِ الْعَيْنِ وَكَالْبُرْقِ وَكَالْرِجِّ وَ
كَالطَّيْرِ وَكَاجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرَّكَّابِ فَتَنَاجٍ
مُسْلِمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي
نَارٍ جَهَنَّمَ حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ
النَّارِ قَالُوا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مَنَعَكُمْ مِنْ
أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَازَعَةً لِلَّهِ فِي الْحَقِّ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ
فِي النَّارِ يَقُولُونَ: رَبَّنَا! كَانُوا يَصُومُونَ
مَعَنَا وَ يُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ قِيَالُ لَهُمْ
أُخْرِجُوا مِنْ عَزَائِمِ كُفْرِهِمْ صُورُهُمْ عَلَى
النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدْ أَخَذَتِ
النَّارُ إِلَى نَصْفِ سَاقِيهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ
يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا
بِهِ لَيَقُولَ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ
مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأُخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا
أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ
وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نَصْفِ دِينَارٍ مِنْ
خَيْرٍ فَأُخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا۔
الْحَدِيثُ مَطْوَلًا۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب معرفة طریق الرؤية]

۱۲۸۱۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے حق کے لیے اتنا جھگڑنے والا نہیں جتنے وہ مومن قیامت کے دن اپنے بھائیوں کے لیے جو جہنم میں ہوں

(۱۴۸۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً

گے اللہ سے جھگڑنے والے ہوں گے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے اور حج کرتے تھے۔ اور آپ نے انہیں آگ میں داخل کر دیا ہے؟ پس وہ فرمائے گا: اچھا جاؤ اور ان میں سے جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لاؤ پس وہ ان کے پاس جائیں گے اور وہ ان کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کی نصف پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہوگی اور بعض کے گھٹنوں تک۔ پس وہ انہیں نکال لائیں گے اور پھر کہیں گے اے ہمارے رب! جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا انہیں نکال دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ حکم فرمائیں گے کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان موجود ہے ان کو بھی نکالو پھر فرمائے گا کہ جن کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہے ان کو بھی نکالو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے اس کو بھی نکالو۔“

ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص تصدیق نہ کرے تو وہ یہ آیت تلاوت کرے۔ ”یقیناً اللہ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا“ اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔“

تخریج: [سنن النسائي- کتاب الإیمان- باب زیادة الإیمان- (روایت صحیح ہے۔)]

اس آدمی کی فضیلت جس کی اچھائی کی امید رکھی جاتی ہے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جاتا ہے۔

۱۴۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی مجلس کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے اچھے اور برے کی خبر نہ دوں؟“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین دفعہ دہرائی تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں ضرور بتائیں کہ ہم میں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أَدْخَلُوا النَّارَ قَالَ: يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانَنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ؟ قَالَ يَقُولُونَ: أَذْهَبُوا فَأَخْرَجُوا مِنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ: فَيَأْتُونَهُمْ فَيَغْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافٍ سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ فَيَخْرِجُونَهُمْ يَقُولُونَ: رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مِنْ أَمْرَتِنَا قَالَ: وَيَقُولُونَ: أَخْرَجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ ذَرَّةٍ))

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونُ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَظِيمًا﴾۔ (النساء- ۴۸)

فَضْلٌ مِّنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ

(۱۴۸۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى أَنَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَكَسَبْنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلَى يَا رَسُولَ

سے اچھا کون ہے اور بُرا کون ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے اچھائی کی امید رکھی جاسکے اور اس کے شر سے بچا جاسکے۔ اور تم میں سے بُرا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جاسکے اور اس کے شر سے محفوظ نہ رہا جاسکے۔“

اللَّهُ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَ شَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الفتن۔ باب حدیث۔ ”خیر کم من یرجى خیره ویؤمن شره“ (روایت حسن ہے۔)]

اس آدمی کی فضیلت جو لوگوں کے متعلق ایسی گفتگو کرتا ہے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

فَضْلٌ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِي حَقِّ النَّاسِ بِمَا يُحِبُّ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَيْهِ

۱۴۸۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے پہلے جو نبی ہوا اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کی ایسے کاموں کی طرف رہنمائی کرے جن کو وہ ان کے لیے بہتر جانتا ہو۔ اور ان کو ان کاموں سے ڈرائے جن کو وہ ان کے لیے بُرا جانتا ہو اور تمہاری یہ امت جو ہے اس کی عافیت اس کے ابتدائی حصے میں رکھ دی گئی ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائش اور ایسے معاملات پیش آئیں گے جن کو تم بُرا سمجھو گے۔ اور ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ہلکا کر دے گا (یعنی ایک سے ایک بڑھ کر فتنہ ظاہر ہوگا کہ بعد میں آنے والے فتنے کے مقابلے میں پہلا فتنہ بالکل ہلکا لگے گا)۔ ایک فتنہ سامنے آئے گا تو مومن کہے گا یہی میری ہلاکت کا باعث ہوگا“ پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر کوئی اور فتنہ ظاہر ہوگا تو مومن کہے گا یہی وہ فتنہ ہے جو سب سے بڑا ہے۔ پس جو شخص پسند کرے کہ اسے جہنم کی آگ سے دور کر دیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کو موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرے جو اپنے ساتھ کیے جانے کو پسند کرے..... آخر حدیث

(۱۴۸۳) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرُهُمْ شَرًّا مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنْ أَمْتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسُيْصِبُ آخِرُهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُوتُهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرْقَى بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي لَمْ تَنْكُشْ فِئْتِي وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَتَابِعْ مَنِيَّتَهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَاتِي إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ)) الْحَدِيثُ۔

تک۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب وجوب الوفاء ببیعة الخلفاء الأول فالأول]

لَا يَكْمَلُ إِيْمَانُ الْعَبْدِ حَتَّى يُحِبَّ
لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّهُ لِنَفْسِهِ

(۱۴۸۴) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ))

۱۳۸۳۔ انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی آدمی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب من الإیمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه.....]

بَابُ حِفْظِ الْمَوَدَّةِ الْقَدِيمَةِ
وَالْأُخُوَّةِ الثَّابِتَةِ

قدیمی محبت اور پرانے بھائی چارے کی حفاظت کا بیان

(۱۴۸۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَنْتِ؟)) قَالَتْ: أَنَا جَنَاطَةُ الْمُزَيْنَةِ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَيْنَةِ، كَيْفَ أَنْتُمْ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ، كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا؟)) قَالَتْ: بِخَيْرٍ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَلَّمَا خَرَجْتُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْبَلُ عَلَيَّ هَذِهِ الْعَجُوزَ هَذَا الْإِقْبَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِينَا زَمَنَ عَبْدِبَنَةِ، وَإِنْ حُسِنَ الْعَهْدُ مِنَ الْإِيْمَانِ))

۱۳۸۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بڑھیا اس وقت نبی ﷺ کے پاس آئی کہ آپ میرے پاس میں آ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تو کون ہے؟“ اس نے کہا: میں جٹامہ مزینیہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بلکہ تو حسانہ مزینیہ ہے۔ آپ لوگ کیسے ہیں؟ آپ لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے آنے کے بعد تم کیسے ہو؟“ اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ہم خیریت سے ہیں۔ پس جب وہ بڑھیا چلی گئی تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اس بڑھیا پر اس قدر توجہ فرمائی (اور اس کا اتنی اچھی طرح اور تفصیل سے حال پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانہ میں ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور حسن عہد (قدیمی میل جول اور تعلقات کا خیال رکھنا) ایمان کا حصہ ہے۔“

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۱/ ۱۵۔ ۱۶۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

(۱۴۸۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ

۱۳۸۶۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں اپنی بیویوں اور اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے سوا کسی اور کے گھر نہیں

أَمَّ سُلَيْمٌ، إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: جایا کرتے تھے۔ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ
 ((إِنِّي أَرْحَمُهَا، فَبَلَ أَخُوَهَا مَعِيَ)) نے فرمایا: ”مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی (حرام بن
 ملحان رضی اللہ عنہ) میرے ہمراہ شہید ہوا تھا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسیر۔ باب فضل من جہز غازیاً أو خَلَفَهُ، بخیر]
تشریح : ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بھائی کا نام حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ تھا۔ جنہیں مشرکین نے بڑے معونہ کے پاس شہید کر دیا تھا۔ چونکہ
 انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود روانہ کیا تھا اس لیے آپ نے ان کی شہادت کو اپنے ہمراہ شہید ہونے سے تعبیر فرمایا۔



باب نمبر 19



کتاب الطَّعَامِ وَالْأَشْرِبَةِ
کھانے پینے کا بیان

صفحہ نمبر 863 تا 888

فَضْلُ التَّسْمِيَةِ ((بِسْمِ اللَّهِ)) عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر ”بسم اللہ“ پڑھنے کی فضیلت

۱۳۸۷ھ جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے (اس جگہ) تمہارے لیے رات گزارنے کی جگہ ہے نہ رات کا کھانا۔ اور جب وہ داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں (یہاں) رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا ہے۔ اور جب وہ کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رات رہنے کا ٹھکانہ اور کھانا دونوں مل گئے ہیں۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”اگر وہ کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اور (گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔“

(۱۴۸۷) حَدِيثُ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَيِّتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيِّتَ وَالْعَشَاءَ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَأِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ))

تفہیم: [صحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما]

۱۳۸۸ھ حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو جب تک رسول اللہ ﷺ کھانا شروع نہ کرتے ہم کھانا کھانے کی ابتدا نہ کرتے ایک مرتبہ ہم کھانے میں آپ کے ساتھ شریک تھے کہ اچانک ایک لڑکی آئی، گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے (یعنی تیزی سے آئی) اور کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی (دیہاتی) آیا گویا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اس کو اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔ اور وہی شیطان اس لڑکی کو لایا تھا تاکہ اس کے ذریعے سے وہ اس کھانے کو حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر وہ اس دیہاتی کو لایا

(۱۴۸۸) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لَتَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْهَا تُدْفَعُ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهِذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ

فَاَخَذَتْ يَدَيْهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! اِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا))

تاکہ اس کے ذریعے سے کھانے کو حلال کر لے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس (شیطان) کا ہاتھ اس (لڑکی) کے ہاتھ سمیت میرے ہاتھ میں ہے۔“

وَ فِي رِوَايَةٍ فِي غَيْرِ مُسْلِمٍ ((مَعَ اَيْدِيهِمَا))

اور مسلم شریف کے علاوہ ایک روایت میں ہے: ”(اس شیطان کا ہاتھ) ان دونوں کے ہاتھوں سمیت (میرے ہاتھ میں ہے)۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الاشرية۔ باب آداب الطعام والشراب واحكامهما۔ وسنن أبي داود۔ کتاب الاطعمة۔ باب التسمية على الطعام۔ و مسند أحمد۔ ۵/ ۳۸۳۔ و شرح السنة للبغوی۔ ۱۱/ ۲۷۶]

فَضْلُ ((بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ))

شروع میں بسم اللہ پڑھنا، بھول جانے والے کے لیے ”بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ پڑھنے کی فضیلت۔“

لِمَنْ نَسِيَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ (۱۴۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ امْرَأَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِوَطْئَةٍ فَأَخَذَهَا أَعْرَابِيٌّ بِثَلَاثِ لُقْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا إِنَّهُ لَوْ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ لَوَسَعَكُمْ)) وَقَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَخَذَكُمْ إِسْمُ اللَّهِ عَلَى طَعَامِهِ، فَلْيَقُلْ إِذَا ذَكَرَ: بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ))

۱۴۸۹۔ عبد اللہ بن عتبہ ایک عورت رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وطہ (یعنی کھوئے، کھجور اور گھی سے تیار کردہ حلوہ) لایا گیا ایک اعرابی نے تین لقموں میں اسے ختم کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ (اعرابی) بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا آپ سب کے لیے کافی ہوتا۔“ اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ یاد آنے پر ”بسم اللہ اولہ و آخرہ۔“ کھانے کا شروع و آخر اللہ کے نام کے ساتھ ”پڑھ لے۔“

تخریج : [مسند أبي يعلى۔ ۱۵۳۔ (اس کی سند صحیح ہے۔)]

فَضْلُ حَمْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ

کھانے پینے کے بعد اللہ کی حمد (شکر) کرنے کی

فضیلت۔

الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ (ابراهيم: ۷)

(۱۴۹۰) حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ لِكَرِيمٍ عَنِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جب تمہارے پروردگار نے تمہیں آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔“

۱۴۹۰۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اللہ اس بندے سے بڑا خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے تو

الْعَبْدُ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))
 اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور پانی پیے تو اس پر اللہ کا شکر و حمد بیان کرے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الذکروالدعاء۔ باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الأکل والشرب]

شکر گزار کھانا کھانے والے کی فضیلت۔

فَضْلُ الطَّاعِمِ الشَّاكِرِ

۱۳۹۱۔ نبی ﷺ کے صحابی سان بن سہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے صابر روزہ دار کے برابر اجر ہے۔“

(۱۴۹۱) عَنْ سَيِّدِ بْنِ سِنَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۴/ ۳۲۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

کھانے پر اجتماع کی فضیلت۔

فَضْلُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۳۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو آدمیوں کا کھانا، تین کے لیے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

(۱۴۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِيَ الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِيَ الْأَرْبَعَةِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الاطعمة۔ باب طعام الواحد يكفي الاثنين]

۱۳۹۳۔ ابو الزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے دو آدمیوں کا کھانا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔“

(۱۴۹۳) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب فضيلة المواساة في الطعام القليل۔۔۔۔۔]

مَنْ أَخَذَ اللَّقْمَةَ السَّاقِطَةَ وَمَسَحَهَا - اس شخص کا بیان جو گرا شدہ لقمہ اٹھا کر صاف کر کے کھا

وَأَكَلَهَا

وَأَكَلَهَا

۱۳۹۴۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی بیٹیوں اگلیاں چاٹ لیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے

(۱۴۹۴) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَبِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالے کو صاف کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔“

قَالَ: ((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا۔ وَلَا يَذْهَبْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرْنَا أَنْ نُسَلِّتَ الْقُصْعَةَ)) قَالَ: ((فَلْيَأْكُلْكُمْ لَا تَذَرُونِ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْبَرَكَةَ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب استحباب لعق الأصابع والقصعة.....]

مدینہ منورہ کی سات کھجوریں نہار منہ کھانے سے انسان زہر اور جادو سے محفوظ رہتا ہے۔

سَبْعُ تَمَرَاتٍ مِنْ تَمَرِ الْمَدِينَةِ عَلَى الرِّيقِ تَذْفَعُ السَّمَّ وَتَبْطُلُ السِّحْرَ (۱۴۹۵) أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ))

۱۴۹۵۔ عامر بن سعد اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے وہ اس دن زہر اور جادو کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأطعمة۔ باب العجوة]

(مدینہ منورہ کے) عالیہ علاقے کی عجوہ کھجور کی فضیلت۔ ۱۴۹۶۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عالیہ کی عجوہ کھجور میں شفاء ہے۔“ یا فرمایا: ”اس کا صبح کے اوّل وقت میں کھانا تریاق (زہر کا توڑ) ہے۔“

فَصُلْ عَجْوَةَ الْعَالِيَةِ (۱۴۹۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، أَوْ إِنَّهَا تَرِيْقُ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب فضل تمر المدينة]

برتنوں کے ڈھانچے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، ان پر اللہ کا نام لینے، سوتے وقت چراغ اور آگ کو بجھانے، مغرب کے بعد بچوں اور جانوروں کے (باہر نکلنے سے) روکنے کا بیان۔

تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ وَإِيْكَاءُ السِّقَاءِ وَإِعْلَاقُ الْأَبْوَابِ وَذِكْرُ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهَا وَإِطْفَاءُ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ النَّوْمِ وَحَبْسُ الصَّبْيَانِ وَالْمَوَاشِي بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۱۴۹۷۔ جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے

(۱۴۹۷) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

فرمایا: ”رات کا اندھیرا شروع ہونے پر یارات شروع ہونے پر اپنے بچوں کو اپنے پاس (گھر میں) روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو (تاکہ چل پھر سکیں)۔ پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانپ دو دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھانپ دو خواہ درمیان میں ہی کوئی چیز رکھ دو۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جب رات شروع ہو جائے یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پس جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو۔ پھر اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”تم اپنے برتن ڈھانپ دو مشکیزوں کا منہ باندھ دو دروازے بند کر لو اور چراغ بجھا دو۔ اس لیے کہ شیطان مشکیزہ کھولتا ہے نہ دروازہ اور نہ ہی برتن پس اگر تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز نہ پائے تو وہ اپنے برتن کے درمیان کوئی لکڑی رکھ دے یا اس پر اللہ کا نام لے پس وہ ضرور کرے کیونکہ چوہیا اہل خانہ کو ان کے گھر سمیت جلا دیتی ہے۔“

اور مسلم شریف کی روایت جو جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورج غروب ہونے کے بعد عشاء کی ایک گھڑی وقت گزرنے تک اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیونکہ سورج غروب ہونے اور عشاء کی ایک گھڑی وقت گزرنے کے دوران شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہے۔“

اور مسلم شریف کی ایک اور روایت جو قتعا بن حکیم کے طریق سے

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اسْتَجَحَّ اللَّيْلُ - أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ - فَكُفُّوا صَيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةُ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ، وَأَغْلِقُوا بَابَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوِّكْ سِقَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْءٌ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتُمْ - فَكُفُّوا صَيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مَغْلَقًا))

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((عَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوِّكُوا السِّقَاءَ، وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحِلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْزُضَ عَلَى إِيْنَاهِ عَوْدًا، أَوْ يَدْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسَقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((لَا تُرْسِلُوا قَوَائِشِكُمْ وَصَيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذَهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَبْعُكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذَهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ طَرِيقِ الْقَعْقَاعِ بْنِ

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”برتن ڈھانپ دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ لو کیونکہ سال میں ایک رات ہے جس میں بیماری نازل ہوتی ہے۔ اور جس برتن پر ڈھکن نہ ہو یا جس مشکیزے کا منہ بند نہ ہو تو وہ بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔“

حَكِيمٌ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((عَطُوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ أَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس وجنوده۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الأشربة۔ باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطيته]۔۔۔

چھینک مارنے اور ہاتھ وغیرہ سے منہ ڈھانپ کر جمائی روکنے کی فضیلت۔

فَضْلُ الْعِطَاسِ وَرَدِّ التَّثَاؤُبِ بِوَضْعِ الْيَدِ وَغَيْرِهَا عَلَى الْفَمِ

۱۴۹۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو نا پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی شخص چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو سننے والے ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس کے لیے بِرَحْمَتِكَ اللہ (اللہ آپ پر رحم کرے) کہے۔ رہا جمائی لینا تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔“

(۱۴۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعِطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَاطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَنَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ))

اور ایک روایت میں ہے ”اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی (جمائی لیتے وقت) ”ہا“ کی آواز نکالتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔“

وَفِي رِوَايَةٍ فِيهِ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَاصِحَكَ الشَّيْطَانُ))

اور طیالیسی کی روایت میں زائد بات یہ ہے: ”اے چاہیے کہ وہ اس (جمائی) کو اپنی قوت و طاقت کے مطابق کم کرے۔“

وَفِي رِوَايَةِ الطَّيَالِسِيِّ زَادَ: ((وَلْيُخَفِّهِ مَا اسْتَطَاعَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب ما يستحب من العطاس ويكره من التثاؤب۔ وصحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب صفة إبليس و جنوده۔ و سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی التثاؤب۔ و مسند طیالسی۔ ۲۳۱۵۔ روایت صحیح ہے]

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ ۱۴۹۹۔ سہیل بن ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری

ﷺ کے بیٹے کو فرماتے ہوئے سنا ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنے ہاتھ سے اپنا منہ بند کر لے اس لیے کہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جمائی آئے تو وہ اس جمائی کو اپنی طاقت و قوت کے مطابق روکے اس لیے کہ شیطان (جمائی لینے والے کے منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزہد والرفائق۔ باب تشمیت العاطس و کراهة التثاؤب]

چھینک مارنے والے کے جواب میں۔ ”یرحمک اللہ“
کہنے کی فضیلت۔

۱۵۰۰۔ ابو بردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: یہودی نبی ﷺ کے پاس اس امید پر تکلف کے ساتھ چھینکتے کہ آپ ان کے لیے ”یرحمک اللہ“ کہیں گے۔ لیکن آپ ((یہدیکم اللہ و یصلح بالکم)) ”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کر دے فرمایا کرتے تھے۔“

اور ترمذی وغیرہ کی روایت میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث ہی میں ہے کہ یہودی نبی ﷺ کے پاس اس امید پر تکلف کے ساتھ چھینکتے کہ آپ ان کے لیے ”یرحمک اللہ“ کہیں گے لیکن آپ ((یہدیکم اللہ و یصلح بالکم)) ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات درست کر دے۔“ فرماتے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب یشمت الذمی۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الأدب۔ باب ماجاء کیف یشمت العاطس۔ (روایت حسن ہے)]

اللہ کی نعمتِ طعام و مال وغیرہ پر اس کا شکر ادا کرنے کی
فضیلت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اگر تم شکر گزاری کرو گے تو میں تمہیں زیادہ

سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَفَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)) وَلَمْ يَرْوَاهُ: ((إِذَا تَفَاءَ بَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

فَضْلُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ
(بِرَّحْمَتِكُمُ اللَّهُ)

(۱۵۰۰) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَعَاطِسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهَا يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ))

وَلَمْ يَرْوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى أَيْضًا: ((كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ))

فَضْلُ شُكْرِ نِعْمَةِ اللَّهِ مِنْ طَعَامٍ وَمَالٍ وَغَيْرِهِ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ((لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ))

“دوں گا۔“

(إبراهيم: ۷)

۱۵۰۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف دو باتوں میں رشک جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راجہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو، اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعے سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔“

(١٥٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلِطَ)) (وَفِي رِوَايَةٍ فَسَلَطَهُ)) عَلَى هَلَكَيْهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا))

تفريخ : [صحيح البخارى-كتاب العلم-باب الاغبطا فى العلم والحكمة]

کھانا وغیرہ پیش کرنے والے کا شکریہ ادا کرنے کی

فَظِلُّ الشُّكْرِ لِمَنْ قَدَّمَ الطَّعَامَ

فضیلت خواہ دعا کے ذریعے سے ہو۔

وَعَبْرَةٌ لِّكَ فِيهَا مِائَتُ مِائَةٍ

۱۵۰۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔“

(۱۵۰۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا:
((مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إليك۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اس امر کا ذکر جس کا کرنے والا (اللہ کے ہاں) صابرو

ذِكْرُ الْأَمْرِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْمَرْءُ

شا کر لکھ لیا جاتا ہے۔

کُتِبَ شَاکِرًا صَابِرًا

۱۵۰۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(دنیاوی امور میں) اپنے سے کم درجہ والے کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کو مت دیکھو یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اس کی وجہ سے اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے۔“ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ روایت یہ لفظ روایت کیا ہے۔ ((عَلَيْكُمْ)) ”تم پر لازم ہے۔“

(١٥٠٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ
مِنْكُمْ- وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ
فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ))- قَالَ
أَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ))

ترذی اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے: ”تم اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ ہے۔“ ----- باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا:
((انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ))

الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح مسلم- کتاب الزہد- باب "الدنیا سجن المؤمن و جنة الکافر"- وجامع الترمذی-

تشریح : یہ حدیث تمام امور و انواع کے لیے جامع ہے۔ اس لیے کہ انسان جب اس شخص کو دیکھتا ہے جس کو دنیاوی نعمتوں، صحت اور مال وغیرہ میں اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اس کا نفس بھی ان چیزوں کی خواہش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو جو اس کے پاس ہیں حقیر جانتا ہے اور زیادہ کی حرص و تمنا کرتا ہے تاکہ اس جیسا یا اس کے قریب ہو جائے اکثر لوگوں کی یہ حالت ہے اور اگر دنیاوی امور میں اپنے سے کم درجہ والے کو دیکھے تو پھر اس کو احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر کتنی نعمتیں ہیں۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کے آگے عاجزی و انکساری پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی وجہ سے نیکی کے کام زیادہ کرتا ہے۔ اس حدیث پر بھی غور کرنا چاہیے جس میں گنجل بھری والے اور اندھے کا ذکر ہے۔ جب اندھے نے اس فرشتے کو کہا، جو اس کے پاس اسی مسکین کی صورت میں آیا، جو اس اندھے کی پہلی صورت تھی۔ اور سوال کیا تو اس نے اس کو کہا، میرے مال سے جو لینا ہے لے لے اور جو چھوڑنا ہے چھوڑ دے۔ پس اللہ تعالیٰ کی قسم تو آج جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے لے گا میں خوشی سے دوں گا تو فرشتے نے کہا تھا کہ تو مال اپنے پاس رکھ تم تینوں آزمائے گئے تھے پس اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہوا اور تیرے دوست تھیں گنجل اور بھری والے سے ناراض ہوا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب حدیث ابرص و اعمی و اقرع فی بنی اسرائیل) اس حدیث میں نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی تعریف کرنے کی ترغیب ہے۔

۱۵۰۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت ایسے شخص کی طرف دھیان کرے جو اس سے کم درجہ ہے۔“

اور مسند ابی یعلیٰ کی روایت میں ہے ”جو مال اور جسم میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو مال اور جسم میں اس سے کم درجہ ہے۔“

(۱۵۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضِّلَ عَلَيْهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي يَعْلَى: ((مَنْ فَضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ دُونَهُ فِي الْمَالِ وَالْجِسْمِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب لينظر إلى من هو أسفل منه ولا ينظر إلى من هو فوقه۔ ومسند أبي يعلى ۶۲۶۱ (روایت صحیح ہے۔)]

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانا کھلانے کی فضیلت۔

فَضْلُ إِطْعَامِ الطَّعَامِ لَوَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ إِنَّمَا

کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔ بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اسی اور سختی والا ہوگا۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک (کہا جائے گا) کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوشش کی قدر کی گئی۔“

۱۵۰۵۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف و ناواقف (سب) کو سلام کہو۔“

نُطْعِمُكُمْ لَوَجْهِ اللَّهِ لَا نُزِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا سُكُورًا. إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا﴾ (الإنسان: ۸-۲۳)۔

(۱۵۰۵) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب إطعام الطعام۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان۔ باب تفاضل الإسلام.....]

۱۵۰۶۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ مرفوع حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو نماز (تہجد) پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں، تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“

(۱۵۰۶) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تَأْتِيهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأُطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الأطعمة۔ باب ما جاء في فضل إطعام الطعام]

۱۵۰۷۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جہنم کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا، پھر آپ نے جہنم کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور چہرے سے ناگواری کا اظہار کیا۔ شعبہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جہاں تک دوسرے (پناہ مانگنے) کا تعلق ہے تو مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم سے بچو، خواہ آدمی کھجور ہی کے ذریعے ہو۔ اور اگر (یہ بھی) نہ ہو تو

(۱۵۰۷) حَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ قَالَ شُعْبَةُ: أَمَا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشْكَ ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ كِبْغَلِمَةً طَبِيعَةً))

اچھی بات کے ذریعے ہی (جہنم سے نجات حاصل کرو)۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب طیب الکلام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب الحث علی الصدقة.....]

۱۵۰۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب عورت کوئی نقصان کیے بغیر اپنے گھر کے کھانے سے کچھ خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو بھی کہ اس نے کمایا اور ایسے ہی خزانچی کو بھی۔ نیز کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔“

(۱۵۰۸) حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ. وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب من أمر خادمه بالصدقة ولم ينال بنفسه]

۱۵۰۹۔ آبی اللہم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں میں غلام تھا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کیا میں اپنے سرداروں کے مال سے کوئی چیز صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ اور تم دونوں کو آدھا آدھا ثواب ملے گا۔“

(۱۵۰۹) حَدِيثُ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلَايَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ)).

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے سردار نے مجھے گوشت کاٹنے کا حکم دیا پس ایک مسکین میرے پاس آیا تو میں نے اس کو اس گوشت میں سے کچھ دے دیا میرے سردار کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ”تو نے اسے کیوں مارا ہے؟“ اس نے کہا یہ میرا کھانا (یعنی گوشت) میری اجازت کے بغیر دیتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ثواب تم دونوں کو ملے گا۔“

و فِي رِوَايَةٍ قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْلِدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطَعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((لَمْ ضَرَبْتَهُ؟)) فَقَالَ: يُعْطَى طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ فَقَالَ: ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب ما أنفق العبد من مال مولاه]

۱۵۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض

(۱۵۱۰) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ

أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَارَةً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعَنْ فِي أَمْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

کیا۔ میں نے۔ آپ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کون جنازے میں شریک ہوا ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں“ آپ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے۔ آپ نے فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس آدمی میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب من ضمّ إلى الصدقة غیر هامن أنواع البر] (۱۵۱۱) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((بِإِنْسَاءِ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةً))

۱۵۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً حدیث ہے۔ (آپ نے فرمایا): ”اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو (حد یہ میں) دینے کے لیے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا گھر ہی کیوں نہ ہو۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب لا تحقرن جارة لجارتها] (۱۵۱۲) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّابِقِ فِي فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ مَرْفُوعًا وَفِيهِ: ((يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمَكَ فَلََمْ تَطْعِمْنِي قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فَلَا نَ فَلََمْ تَطْعِمَهُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟))--)) الْحَدِيثُ۔

۱۵۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث جو پانی پلانے کی فضیلت کے باب میں گزر چکی ہے اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(کہ) حدیث قدسی ہے) (قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا) آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا پس تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا! کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟“..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل عیادة المریض] فَضْلُ سَقْيِ الْمَاءِ لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پانی پلانے کی فضیلت۔

فرمایا: ”ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی تو اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا بانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کچھ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (اپنے دل میں) کہا یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے میں مبتلا تھا۔ پس (وہ پھر کنویں میں اتر اور) اس نے اپنے موزے کو بھرا اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ نے اس کے اس کام کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہمیں چوپایوں پر بھی اجر ملے گا؟“ آپ نے فرمایا: ”ہر جاندار میں ثواب ہے۔“

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَمَسَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَتْ لَهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ حَبِيدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المساقاة۔ باب فضل سقى الماء۔ و صحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب فضل سقى البهائم المحترمة واطعامها]

۱۵۱۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”وہ ایک کتا ایک کنویں کے ارد گرد چکر کاٹ رہا تھا جیسے پیاس کی شدت سے اس کی جان نکل رہی ہو کہ بنی اسرائیل کی ایک زانیہ عورت نے اسے دیکھ لیا۔ پس اس عورت نے اپنا موزہ اتار کر کتے کو پانی پلایا۔ تو اسے اس کے اسی عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔“

(۱۵۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْنَمَا كَلْبٌ يَطِيفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَفْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَنَاتِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَزَعَتْ مَوْقَهَا فَسَقَتْهُ فُغْفِرَ لَهَا بِهِ))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس اس (زانیہ عورت) نے اپنا موزہ اتار کر اس کو اپنے دوپٹے سے باندھا اور پھر اس کتے کے لیے (کنویں سے) پانی نکالا۔ پس اسے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْقَعَتْهُ بِخِمَارِهَا فَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فُغْفِرَ لَهَا بِذَلِكَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحاديث الأنبياء باب حديث الغار۔ و صحیح البخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم-----]

۱۵۱۵۔ عبدالرحمن بن مالک بن جشم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سراقہ بن جشم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلے کو سنا ہوا ہے کہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا جو مے سے اس کو حوض پر آ جائے جس کو میں نے اپنے اونٹ کے لیے

(۱۵۱۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُحَيْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ جُحَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ تَغْشَى حِثَاصِي قَدْ لَطَطَهَا لِابِلٍ قَبْلَ

لِي مِنْ أَجْرِ إِنْ سَقَيْتَهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ لِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ))

تیار کیا ہے۔ تو کیا اس کو پانی پلانے سے مجھے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ (کیونکہ) ہر جاندار (کے کھانے پلانے) میں اجر و ثواب ہے۔“

وَلِي رَوَايَةُ أَحْمَدَ: ((لِي كُلِّ كَبِدٍ أَجْرٌ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ))

اور مسند احمد کی روایت میں ہے۔ ”اللہ نے ہر جاندار میں (یعنی اس کی دیکھ بھال میں) اجر و ثواب رکھا ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الأدب۔ باب فضل صدقة الماء۔ ومسند أحمد۔ ۱۴۵/۳۔ روایت صحیح ہے]

(۱۵۱۶) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ: كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ إِنَّكَ لَوَعَدْتَهُ لَوْ جَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَطْعِمَنِي قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوَأَطَعْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوَسَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي))

۱۵۱۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(حدیث قدسی ہے) بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی۔ آدمی کہے گا اے میرے رب! میں کیسے تیری عیادت کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو یقیناً تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ آدمی کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا؟ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھ سے پانی پلاتا تو تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا مگر تو نے اسے پانی نہیں پلایا کیا تجھے علم نہیں تھا اگر تو اس کو پانی پلاتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب فضل عیادة المریض]

(۱۵۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۵۱۷۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے اتنی دیر تک باندھے رکھا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ پس وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تھا اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ تو نے اسے کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جسے اس نے قید کر دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المساقاة۔ باب فضل سقی الماء۔ وصحیح مسلم۔ کتاب السلام۔ باب تحريم قتل الهرة]

۱۵۱۸۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۱۵۱۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز پڑھی پھر فرمایا ”(ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آ گئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا اے رب! کیا میں بھی انہی میں سے ہوں؟ اتنے میں دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی“ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا مجھے یاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ”اس عورت کو ایک بلی نوح رہی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ آپ کے ساتھ والے فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی۔“

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: ((ذَنْتُ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: ((تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَسَبْتُهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المساقاة۔ باب فضل سقی الماء]

۱۵۱۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے باغات میں سے پیر حاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ انس رضی اللہ

(۱۵۱۹) حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا

کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ ”تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔“

طَبَّ قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (لَكِنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ))

(آل عمران۔ ۹۲)

یہ سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔“ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔“

قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: «لَكِنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ»

اور مجھے پیر حاء کا باغ سب سے زیادہ پسند ہے اس لیے میں اسے اللہ کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے رسول! اللہ کے حکم سے آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خوب یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے۔ یہ تو بہت ہی آمدنی کا مال ہے۔“..... آخر حدیث تک۔

وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَى بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَخْ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ...)) (الْحَدِيثُ)

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب الزکاة علی الأقارب]

بھوکے کو کھانا کھلانے اور پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت۔

فَضْلُ إِطْعَامِ الْجَائِعِ وَسَقْيِ الظَّمْآنِ

۱۵۲۰۔ براء رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”اگرچہ تم نے بات تو مختصر کی ہے لیکن مسئلہ بڑا اہم پیش کیا ہے۔ تو جان آزاد کرو اور گردن چھڑا۔“ اس نے عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ (دونوں) ایک ہی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بے شک جان چھڑانا تو یہ ہے کہ تُو اکیلا اس کو آزاد کرے، اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تُو اس کی آزادی میں تعاون کرے اور کمثرات دودھ دینے والے جانور (گائے، بکری، بھینس وغیرہ)

(۱۵۲۰) حَدِيثُ الْبَرَاءِ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي عَمَلًا يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ: ((لَنْ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتُ الْمَسْأَلَةَ، اعْتَقَى النَّسَمَةَ وَلَكَ الرَّقَبَةُ)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَيْسَتْ بِيَوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: ((لَا۔ إِنَّ عَقَى النَّسَمَةِ أَنْ تَفْرُدَ بِعِقْقِهَا وَلَكَ الرَّقَبَةُ أَنْ تَعِينَ فِي عِقْقِهَا وَالْمَنْحَةُ الْوُكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ

عاریہ عطیہ دینا اور ظالم رشتہ دار کو معاف کرنا۔ پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا اور اچھائی کا حکم کر اور برائی سے روک۔ پس اگر تو اس کی طاقت بھی نہ رکھے تو زبان سے صرف اچھی بات کہہ۔“

فَإِنْ لَمْ تَطِقْ ذَلِكَ فَاطْعِمِ الْجَانِعَ وَأَسْقِ الظَّمْآنَ وَأَمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تَطِقْ ذَلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَيْرِ))

تخریج : [مسند أحمد - ۲۹۹ / ۳ - (روایت صحیح ہے۔)]

۱۵۲۱۔ اور اس باب (یعنی پانی پلانے کی فضیلت کے باب) میں عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں ہے کہ (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا محاصرہ کرنے والوں سے فرمایا کہ) کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص بزمِ رومہ (رومہ نامی کنواں) کھودے گا (اور اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا) تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے“ تو میں نے ہی اس کنویں کو کھودا تھا؟۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

(۱۵۲۱) وَفِي هَذَا الْبَابِ بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ انْظُرْ حَدِيثَ عُثْمَانَ مُعَلَّقًا وَفِيهِ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ)) فَحَفَرْتُهَا؟۔ الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الوصایہ۔ باب إذا وقف أرضاً أو بنى.....]

مہمانی اور تکریم کرنے کی فضیلت۔

فَضْلُ الضِّيَافَةِ وَالْكَرَمِ

۱۵۲۲۔ ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث جس میں آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی دستور کے مطابق ہر لحاظ سے عزت کرے۔“ عرض کیا گیا اللہ کے رسول ﷺ! دستور کے موافق (مہمانی) کب تک ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

(۱۵۲۲) حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ مَرْفُوعًا: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ))، قِيلَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))

اور ایک روایت میں ہے: ”میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اسے پریشان کر دے۔“

وَفِي رَوَايَةٍ: ((الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبْقَى عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یؤذجاره۔

و صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب إکرام الضیف و خدمته إیاه بنفسه]

۱۵۲۳۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”کیا یہ میری خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے رہتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرو عبادت بھی کرو اور سو بھی روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق“

الْحَدِیثُ مِنْ www.KitaboSunnat.com ہے.....“ آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب حق الضیف]

تشریح : اس حدیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقویٰ اور عبادت کرنے کے شوق و ذوق کا بیان ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کے متعلق تعلیمات کا بیان ہے کہ انسان کو دین و دنیا دونوں کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں کہ انسان اپنے جسم اپنے گھر والوں اپنے احباب اور مہمانوں کے حقوق کا بھی خیال رکھے۔

فَضْلٌ مَنْ يُؤَدِّي حَقَّ ضَيْفِهِ

اس شخص کی فضیلت جو اپنے مہمان کا حق ادا کرتا ہے۔

۱۵۲۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں (فاقہ کی وجہ سے) سخت تکلیف میں تھا اتنے میں میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے ان سے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دُور تک چلتا رہا آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ہریرہ!“ میں نے کہا حاضر ہوں اللہ کے رسول تیار ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ سمجھ گئے کہ میں کسی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ رسول

(۱۵۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَفَرَّأَنِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَدْخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِرُوحِي مِنْ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ لِإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأْسِي فَقَالَ: ((يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ)) فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! فَاخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَاعْرَفَ الْاِدْيَ بِي، فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَنِي بِعَسٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ)) فَقَعْدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ

قَالَ: ((عُدَّ)) كَعُدْتُ كَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بِطَيْبٍ لَصَارَ كَالْقَدَحِ- قَالَ: فَلَقِيتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَكُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَئِنَّا أَقْرَأُهَا مِنْكَ قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَذْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ))

تفريخ : [صحيح البخارى . كتاب الاط
(١٥٢٥) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شِهَابٍ
الْعُضْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : أَتَيْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَلَقِينَا أَبَا هُرَيْرَةَ
عِنْدَ بَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمَا
فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْطَلِقَا إِلَى نَاسٍ عَلَى تَمْرِ
وَمَاءٍ إِنَّمَا يَسِيلُ كُلُّ وَادٍ بِقَدْرِهِ قَالَ : قُلْنَا :
كَثُرَ خَيْرُكَ اسْتَأْذِنَ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
فَاسْتَأْذَنَ لَنَا فَسَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : خَطَبَ رَسُولُ
اللَّهِ يَوْمَ تَبَوَّكَ فَقَالَ : ((مَا فِي النَّاسِ مِثْلُ
رَجُلٍ أَخَذَ بَعَنَانَ قَرِيبِهِ فَيَجَاهِدُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَيَجْتَنِبُ شُرُورَ النَّاسِ وَ مِثْلُ رَجُلٍ
بَادٍ فِي غَنَمِهِ يَقْرَى ضَيْقَهُ وَيُرْدِي حَقَّهُ))
قَالَ : قُلْتُ أَكَاثِلَهَا قَالَ : قَالَهَا قَالَ : قُلْتُ :
أَكَاثِلَهَا قَالَ قَالَهَا قَالَ : قُلْتُ : أَكَاثِلَهَا قَالَ :
قَالَهَا . فَكَثُرَتْ اللَّهُ وَحَمِدْتُ اللَّهَ وَ

شُكْرُت۔

ﷺ نے بیان فرمائی۔ میں نے کہا کیا یہ بات آپ ﷺ نے بیان کی؟ انہوں نے کہا ہاں یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی۔ میں نے کہا کیا یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی؟ انہوں نے کہا ہاں یہ بات آپ ﷺ نے بیان فرمائی۔ پس میں نے اللہ کی بڑائی بیان کی اللہ کی تعریف بیان کی اور شکر ادا کیا۔

تخریج: [مسند أحمد - ۱/ ۳۱۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مہمان کی تکریم کرنے اور اس کو اپنے آپ پر ترجیح دینے کی فضیلت۔

فَضْلُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَإِثَارِهِ عَلَى النَّفْسِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے نخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر: ۹)

۱۵۲۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں (بھوک سے) نڈھال ہوں۔ پس آپ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں آپ نے دوسری بیوی کی طرف پیغام بھیجا اس نے بھی اسی طرح جواب دیا حتیٰ کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آج کی رات اس کی مہمان نوازی کون کرے گا؟ اللہ اس پر رحم فرمائے۔“ پس ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اللہ کے رسول! میں۔ پس وہ اس مہمان کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا نہیں صرف میرے بچوں کی خوراک ہے اس نے کہا ان بچوں کو کسی طرح بہلا دو پس جب ہمارا مہمان (کھانا کھانے کے لیے) داخل ہوتا تو چراغ بجھا

(۱۵۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ. حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ: ((مَنْ يَضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا قُوْتُ صَبْيَانِي قَالَ فَعَلَّيْهِمْ بَشِيءٌ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفَيْنِ السِّرَاجَ وَارْيِهِ أَنَا نَأْكُلُ لِذَا أَهْوَى لِي كُلُّ قَوْمِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ. قَالَ: فَقَعَدُوا

وَأَحْمَلُ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ
ﷺ فَقَالَ: ((قَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا
بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ))

وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ
ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوَّتُهُ وَقُوَّتُ
صِيبَانِهِ فَقَالَ لِأَمْرَأَتِهِ: تَوَمِّي الصَّيْبَةَ
وَأُطْفِئِي السِّرَاجَ وَفَرَّقِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ
قَالَ فَتَزَكَّتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ: ﴿وَيُؤْمِرُونَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی مہمان نوازی کریں۔ آپ کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہیں تھا تو آپ نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: ”کیا کوئی آدمی ہے جو اس کی مہمانی کرے اللہ اس پر رحم کرے۔“ تو ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا جس کا نام ابوبطلحہ تھا۔ پس وہ ان کو اپنے گھر لے گیا۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

وَفِي رِوَايَةٍ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُضَيِّقَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضَيِّقُ—
فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يُضَيِّقُ هَذَا، رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو
طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحِيلِهِ—))
الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح البخاری- کتاب مناقب الأنصار- باب قول الله عزوجل- " ویؤثرون علی أنفسهم ولو کان بهم خصاصة- و صحیح مسلم- کتاب الأشربة- باب اکرام الضیف و فضل إثاره]

فَضْلَةُ الْإِثَارَةِ وَالْمُهَاسَاةِ
اِثَار اور ہمدردی کی فضیلت۔

۱۵۲۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جب جہاد کے موقع پر زاوراہ کم ہو جاتا یا مدینہ (کے قیام) میں ان کے بال بچوں کے لیے کھانے کی کمی ہو

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أُرْمِلُوا فِي الْغُرُفِ أَوْ قُلْ طَعَامَ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا

كَانَ عَنْهُمْ فِي لُوبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ
بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي
وَأَنَا مِنْهُمْ))
جاتی تو جو کچھ بھی ان کے پاس تو شہ ہوتا ہے وہ ایک کپڑے میں جمع
کر لیتے ہیں پھر آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے
ہیں۔ پس وہ میرے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الشربة۔ باب الشركة فی الطعام والنهد والعروض و
صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل الأشعرین رضی اللہ عنہم]
(۱۵۲۸) حَدِیْتُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ
عَنْهُ مَرْفُوعًا: ((طَعَامُ الْاِثْنِیْنِ کَافِی الْثَلَاثَةِ
وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ کَافِی الْاَرْبَعَةِ))
۱۵۲۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے۔ اور تین کا کھانا چار
کو کفایت کر جاتا ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الاطعمة۔ باب طعام الواحد یکفی الاثنین۔ و صحیح
مسلم۔ کتاب الاشرية۔ باب فضيلة المواساة فی الطعام القلیل]
(۱۵۲۹) حَدِیْتُ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((طَعَامُ
الْوَّاحِدِ یُکْفِی الْاِثْنِیْنِ وَ طَعَامُ الْاِثْنِیْنِ
یُکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَ طَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یُکْفِی
الْثَّمَانِیَةَ))
۱۵۲۹۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا: ”ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا
کھانا چار کو کفایت کر جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کو
کفایت کر جاتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الاشرية۔ باب فضيلة المواساة فی الطعام القلیل وأن طعام الاثنین
یکفی الثلاثة نحو ذلک]

کَفْضُ الْجُودِ بِالْمَالِ وَغَيْرِهِ وَكَذَا
فِي رَمَضَانَ
رمضان میں مال وغیرہ کے ذریعے سخاوت کی فضیلت۔

(۱۵۳۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ
مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ عَلَى فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ
مِنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي قَحْلَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ
۱۵۳۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض
وفات میں سر پر پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ منبر پر
بیٹھ گئے۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”کوئی شخص ایسا نہیں جس
نے اپنی جان و مال کے ذریعہ ابو بکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ مجھ پر
احسان کیا ہو۔ اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا جگری دوست بناتا
تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ دیکھو! ابو بکر رضی اللہ عنہ کی
کھڑکی چھوڑ کر اس مسجد کی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔“

خَلِيلًا وَلَكِنْ خَلَّةُ الْإِسْلَامِ الْفَضْلُ سُدُّوا
عَنْهُ كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِ
خَوْخَةٍ أَبِي بَكْرٍ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الصلاة۔ باب الخوخة والممر فی المسجد]

۱۵۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ”نبی کریم ﷺ سخاوت اور خیر کے معاملہ میں سب سے زیادہ بخش تھے جب جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان میں ملاقات کرتے تو اس وقت آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ اور جبریل علیہ السلام رمضان شریف میں ہر رات آپ سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ جبریل علیہ السلام سے قرآن کا دور کرتے تھے۔ پس جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملنے کے لیے آیا کرتے تو آپ بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ بخش ہو جایا کرتے تھے۔“

(۱۵۳۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيْلُ، وَكَانَ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَغْرُضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الصوم۔ باب أجود ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يكون في رمضان. و صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب أجودہ ﷺ]

مہربانی کرنے کی فضیلت

۱۵۳۲۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنو سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟“ ہم نے کہا جدم بن قیس، مگر ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بخل سے بڑی بیماری کون سی ہے؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے۔“ اور یہ رسول اللہ ﷺ کی شادی کے موقع پر آپ کی طرف سے ولیہ کیا کرتا تھا اور یہ جاہلی زمانہ میں بت پرست تھا۔

مِنْ فَضْلِ الْكُفْرِ
(۱۵۳۲) حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلَمَةَ)) قُلْنَا: جَدُّ بَن قَيْسٍ عَلَى أَنَا نُبَحِّلُهُ قَالَ: ((وَأَتَى ذَا أَدْوَى مِنَ الْبَحْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ)) وَكَانَ عَمْرُو عَلَى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يُؤْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ.

تخریج : [الادب المفرد للامام البخاری۔ ۲۹۶]

۱۵۳۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: پہلی روایت کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں ہے۔ ”بلکہ تمہارا سردار بشر بن براء بن معرور ہے۔“

(۱۵۳۳) وَمِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بَنَحْوِ السَّابِقِ وَفِيهِ: ((بَلْ سَيِّدُكُمْ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ))

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۳/ ۲۱۹ / ۱۲۳]

وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ
وَلَمْ يُعْجِرْ جَاهُ وَوَافَقَهُ الدَّهْبِيُّ قُلْتُ: لَعَلَّ
إِسْنَادَهُ يَكُونُ حَسَنًا مِنْ أَجْلِ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو فَهُوَ صَدُوقٌ وَلَكِنَّ طَرُقَ أَنْظَرِ
الْمُجْمَعِ وَقَالَ الْحَافِظُ: وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ
بِأَنْ تُحْمَلَ قِصَّةُ بَشَرٍ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ بَعْدَ
قَتْلِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ وَبَشَرٌ قَدْ مَاتَ
بَعْدَ خَيْرٍ مِنَ السَّحَابِ الَّذِي أَكَلَ مَعَ النَّبِيِّ
ﷺ

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔ لیکن امام بخاری و امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔ اس حدیث کی صحت پر امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ مؤلف کہتا ہے یہ حدیث محمد بن عمرو صدوق رحمہ اللہ راوی کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے اور اس حدیث کے کئی طرق ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دو حدیثوں میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ بشر کے سردار ہونے کے قصہ کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ یہ قصہ عمرو بن جموح رحمہ اللہ کے قتل کے بعد کا ہے۔ اور بشر رحمہ اللہ خیر کے بعد اس زہر کی وجہ سے فوت ہوئے جو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھائی تھی جب یہودی عورت نے دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا۔

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۳/ ۲۱۹ / ۲۹۶۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۹/ ۳۱۵۔ فتح الباری۔ باب

کراهية التطاول على الرقيق]

خرچ وغیرہ میں مہربانی کرنے کی فضیلت۔

۱۵۳۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی طرح ہے جن کے بدن پر چھاتیوں سے ہنسی تک لوہے کے دو گرتے ہیں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرتا ہے تو وہ (گرتا) اس کے تمام جسم کو چھالیتا ہے۔ یا (راوی نے یہ کہا کہ) وہ تمام جسم پر پھیل جاتا ہے اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹا جاتا ہے۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس گرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چٹ جاتا ہے بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔“

مِنْ فَضْلِ الْكُرْمِ فِي الْإِنْفَاقِ وَغَيْرِهِ
(۱۵۳۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا
وَفِيهِ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ
رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ
تُدْبِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا لَمَّا انْمَيْقُ فَلَا يُنْفِقُ
إِلَّا سَبَقَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى
تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا
يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَرَقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ
مَكَانَهَا، فَهُوَ يَوْسَعُهَا وَلَا تَسْبَعُ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب مثل البخیل والمتصدق۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب مثل المنفق والبخیل]

(۱۵۳۵) حَدِیْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانُ يَنْزِلَانِ لِيَقُولَ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا)).

۱۵۳۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر روز جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما، اور دوسرا کہتا ہے، اے اللہ! روکنے والے (بخیل) کے مال کو تلف کر دے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب قول الله تعالى: فَاَمَّا مَنْ اَعْطَى وَاتَّقَى وَ صدق بالحسنی فسنیسره للیسری۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب فی المنفق و الممسک]

فَضْلُ الْكُرْمِ فِي تَأْلِيفِ الْقُلْبِ تَأْلِيفُ قَلْبٍ فِي كَرَمٍ كِي فَضِيلَتِ

(۱۵۳۶) عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سِئَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ قَالَ: فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ عَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ. فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمِ اسْلُمُوا لِإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَقْرَ.

۱۵۳۶۔ موسیٰ بن انس اپنے باپ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر اسلام لانے کے لیے کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگتا تو آپ اس کو ضرور دیتے۔ راوی کہتے ہیں ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو دو پہاڑوں کے درمیان بھری ہوئی وادی بکریاں دیں۔ پس وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو اس نے کہا، میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، اس لیے کہ محمد (ﷺ) اتنا دیتے ہیں کہ وہ فقر سے نہیں ڈرتے۔

وَفِي رَوَايَةٍ مِنْ طَرِيقِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: ((أَيُّ قَوْمٍ اسْلُمُوا. قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ.

اور حماد بن سلمہ عن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت ہے کہ (اس شخص نے کہا کہ) اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، پس اللہ کی قسم! بے شک محمد (ﷺ) دیتے وقت فقر سے نہیں ڈرتے۔

فَقَالَ أَنَسٌ: إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْسَ لَهُ مَا يَرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی دنیا کے طمع میں مسلمان ہوتا ہے لیکن مسلمان ہونے کے بعد اس کی کیفیت ایسے ہو جاتی ہے کہ اسلام اسے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا ہے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب فی سخائہ ﷺ]

۱۵۳۷۔ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ فتح مکہ میں جہاد کیا پھر رسول اللہ ﷺ اور مسلمان غزوہ حنین کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں کفار سے لڑائی کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد کی۔ اور اس دن رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کو سواونٹ دیئے۔ پھر سواونٹ دیئے پھر سواونٹ دیئے۔

(۱۵۳۷) عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ، فَفُتِحَ مَكَّةُ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ مِائَةَ مِنَ النِّعَمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ.

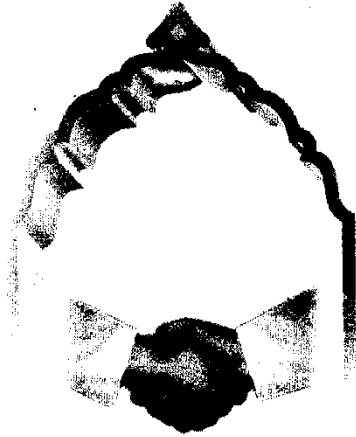
امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا جو دیا۔ اور آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ ناپسند تھے پس آپ مجھے دیتے رہے حتیٰ کہ آپ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ: وَاللَّهِ: لَقَدْ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَعْطَانِي، وَإِنَّهُ لَا يَفْضُضُ النَّاسَ إِلَيَّ كَمَا يَرْحُ بِعُطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَا أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب فی سخائہ ﷺ]



باب نمبر 20



کتاب السلام وردہ
سلام اور جواب سلام کا بیان

صفحہ نمبر 890 تا 901

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ (النساء: ۹۴)

(۱۵۳۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ (النساء- ۹۴) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ، فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَتَقَلَّبُوا وَآخَذُوا غَنِيمَتَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ تِلْكَ الْغَنِيمَةُ)) قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ((السلام))

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جو تم سے سلام کرے تم اسے یہ نہ کہہ دو کہ تو ایمان والا نہیں۔ تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا لہذا تم ضرور تحقیق و تفتیش کر لیا کرو بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

۱۵۳۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت۔ ”اور جو تمہیں سلام کرتا ہو اسے یہ مت کہہ دیا کرو کہ تم تو مومن ہی نہیں۔“ کے بارے میں فرمایا: ایک آدمی اپنی بکریاں چرا رہا تھا کچھ مسلمان ایک مہم پر جاتے ہوئے اسے ملے تو اس آدمی نے کہا۔ السلام علیکم۔ لیکن مسلمانوں نے (بہانہ ساز جان کر) اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی تھی۔ آخر آیت ﴿عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ اس سے اشارہ انہی بکریوں کی طرف اشارہ تھا۔ راوی نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ السلام۔ قراءت کی ہے مشہور قراءت بھی یہی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التفسیر۔ باب ”وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا“]

تشریح : اس حدیث میں مذکورہ آیت اور اس کے شان نزول سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی اسلام کا اظہار کرے اس کا خون مال اس وقت تک حلال نہیں جب تک شرعی تقاضہ نہ ہو۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سلام مسلمانوں کا آپس میں تحفہ اور پہچان کی علامت ہے جس کا التزام اور احترام کرنا چاہیے یعنی آپس میں سلام کو عام کیا جائے اور سلام کہنے والے کا اکرام و احترام کیا جائے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔“

۱۵۳۹۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾ (النساء: ۸۶)

(۱۵۳۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟

قَالَ: ((تَطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ))
 فرمایا: ”یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف و ناواقف کو سلام کہو۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب إطعام الطعام من الإسلام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان تفاضل الإسلام و آتی أموره أفضل]

السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى
 (۱۵۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشَوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))
 ”السلام“ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔
 ۱۵۴۰۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: السلام اللہ کے ناموں میں ایک نام ہے جس کو اللہ نے زمین پر رکھ دیا ہے۔ پس تم آپس میں سلام پھیلاؤ۔“

تخریج : [الأدب المفرد للإمام البخاری ۹۸۹]

إِفْشَاءُ السَّلَامِ سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ
 (۱۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا وَلَا تَوْمِنُوا حَتَّى تَعَابُوا أَوْ لَا أَذَلَّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))
 ۱۵۴۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم جنت میں نہیں جاسکتے یہاں تک کہ ایمان لے لاؤ اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کر لو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کو عام کرو۔“
 اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایمان لاؤ۔“ ابو معاویہ اور کعبہ رضی اللہ عنہما کی حدیث سابق کی طرح۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون.....]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطِعُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))
 ۱۵۴۲۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمن کی عبادت کرو کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ (عام کرو) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الأطعمة۔ باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام۔ حدیث صحیح لغیرہ ہے] (۱۵۴۳) حَدِیْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مِنْ طَرِيقِ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْهُ الْحَدِیْتُ وَفِي آخِرِهِ: ((أَيُّهَا النَّاسُ: أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

۱۵۴۳۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیث جو زرارہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی سند سے ہے اس حدیث کے آخر میں ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): ”لوگو! سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور نماز (یعنی تہجد) پڑھو جب کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (اس طرح) تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب حدیث أفسوا السلام میرے خیال میں یہ حدیث منقطع ہے۔ زرارہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے]

۱۵۴۴۔ مقدم بن شریح بن ہانی سے روایت ہے کہ جب ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے ان کو سنا کہ وہ ہانی رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا: ”حکم تو! ہے اور اسی کی طرف حکم ہے۔ تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ اس نے کہا میری قوم جب کسی اختلاف کا شکار ہوتی ہے تو میرے حکم فیصل بنے پر راضی ہو جاتی ہے۔ تو میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”یہ اچھی بات ہے تیری (نرینہ) اولاد کتنی ہے؟“ اس نے کہا ”شریح۔ عبد اللہ اور مسلم۔ آپ نے فرمایا: ”ان میں سے بڑا کون ہے؟“ اس نے کہا ”شریح۔ آپ نے فرمایا: ”تم ابوشریح ہو“ پھر آپ نے اس کے لیے اور اس کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ پس جب اس قوم نے اپنے گھروں کو واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ان میں سے ہر آدمی کو اس کے علاقے میں وہ زمین دی جو اس کو پسند تھی۔ ابوشریح رضی اللہ عنہ نے کہا ”اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ایسی بات بتائیں جو جنت واجب کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا کلام سلام پھیلاؤ اور کھانا کھانا۔“

(۱۵۴۴) عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ أَنَّ هَانِيًّا، لَمَّا وَقَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يَكْنُونَ هَانِيًّا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقَالٍ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاللَّهِ الْحُكْمُ؟ فَلِمَ تَكْنِي أَبَا الْحَكَمِ؟)) قَالَ: قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَضُوا بِي حَكْمًا، فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ. لَقَالَ: ((إِنَّ ذَلِكَ لَحَسَنٌ، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قَالَ: شُرَيْحٌ وَ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُسْلِمٌ. قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ أَكْثَرُ؟)) قَالَ: شُرَيْحٌ. قَالَ: ((لَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ)) فَدَعَا لَهُ وَلَوْلَدِهِ. فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ الْقَوْمُ الرِّجُوعَ إِلَى بِلَادِهِمْ أُعْطِيَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْضًا حَيْثُ أَحَبَّ مِنْ بِلَادِهِ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((طَيِّبُ الْكَلَامِ وَبَذْلُ السَّلَامِ، وَاطْعَامُ الطَّعَامِ))

تخریج : [صحیح ابن حبان۔ (موارد) ۱۹۳۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

یہودی مومنوں، سے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔

۱۵۴۵۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو کہا۔ اے محمد تجھ پر موت ہو۔ (معاذ اللہ) تو نبی ﷺ نے جواب دیا ”وعلیک“۔ (اور تجھ پر)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ارادہ کیا کہ کچھ کہوں پس میں نے اس کا جواب دینے کے لیے نبی ﷺ کی کراہت جان لی تو میں خاموش ہو گئی۔ پھر ایک یہودی آیا اس نے آ کر بھی یہی کہا۔ ”السام علیک یا محمد“۔ آپ نے فرمایا۔ ”وعلیک“۔ (اور تجھ پر)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا لیکن جب میں نے محسوس کیا کہ آپ کو یہ ناگوار لگے گا تو میں خاموش رہی۔ پھر تیسرے یہودی نے بھی آ کر یہی کہا کہ۔ السام علیک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں صبر نہ کر سکی یہاں تک کہ میں نے کہا اور تجھ پر موت ہو اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو بندروں اور خزیروں کے بھائیو! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو ایسا سلام کہتے ہو جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو نہیں دیا۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ فحش گوئی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتا۔ انہوں نے ایک بات کہی تو ہم نے اس کا جواب ان پر لوٹا دیا۔ بے شک یہودی حسد کرنے والے لوگ ہیں اور وہ ہم پر سب سے زیادہ سلام کرنے اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔“

تخریج: [صحیح ابن خزیمہ ۱/ ۲۸۸۔ (روایت حسن ہے۔)]

سلام کی ابتدا کرنے والے کی فضیلت۔

۱۵۴۶۔ ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے اس طرح کہ جب دونوں کا آنا سامنا ہو تو دونوں ایک دوسرے سے منہ پھیریں۔ اور ان

الْيَهُودُ يَحْسُدُونَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى السَّلَامِ وَالْتَأَمِينَ

(۱۵۴۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ يَهُودِيٌّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذَلِكَ، فَسَكَتُ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ)) فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذَلِكَ، فَسَكَتُ ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّامُ وَ غَضِبَ اللَّهُ، وَلَعَنَتْهُ إِخْوَانُ الْفِرْدَوْسِ وَ الْخَنَازِيرِ أَتَحْيَوْنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَا لَمْ يُعْهِهِ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالُوا قَوْلًا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ. إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حَسَدُ وَهُمْ لَا يَحْسُدُونَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُونَا عَلَى السَّلَامِ وَ عَلَى آمِينِ))

فَضْلٌ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

(۱۵۴۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَ يُعْرِضُ هَذَا وَ خَيْرُهُمَا

دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔“

الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الهجرة و قول النبی ﷺ لا یحل لرجل أن یمجر أخاه

فوق ثلاث۔ و صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ۔ باب تحریم الھجر فوق ثلاثة آیام بلا عذر شرعی]

۱۵۴۷۔ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث فرماتے ہیں، میں نے رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ

وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق کرے

پس اگر ان دونوں نے آپس میں تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا تو

وہ دونوں جب تک اس قطع تعلقی پر رہیں گے وہ حق سے دور ہونے

والے ہیں اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے بھائی کو معاف

کرنے میں پہل کرے۔ تو اس کا یہ طریقہ عمل اس کے قطع تعلق کا

کفارہ ہو جائے گا۔ پس اگر وہ اپنے مسلمان بھائی کو سلام کہے اور وہ

اس کے سلام کا جواب نہ دے اور یہ اس کے سلام کا جواب دے تو

اس کے سلام کا جواب فرشتے دیں گے اور دوسرے (جو سلام کا

جواب نہیں دیتا) پر شیطان رد کرے گا۔ اگر وہ دونوں آپس میں قطع

تعلق پر ہی مر گئے تو جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ ”پس اگر وہ (سلام میں پہل کرنے والا)

سلام کہے دوسرا قبول نہ کرے اور یہ اس کے سلام کا جواب دے تو

اس کے سلام کا جواب فرشتے دیں گے۔ اور دوسرے پر شیطان رد

کرے گا۔ اور اگر وہ دونوں آپس میں اسی قطع تعلقی پر مر گئے تو وہ

جنت میں کبھی بھی اکٹھے داخل نہیں ہوں گے۔“

(۱۵۴۷) حَدِیْثُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ

لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجَرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ

فَإِنْ كَانَ تَصَادَرَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنَّهُمَا

نَاكِيانَ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا

وَأَوَّلُهُمَا فَيَا قَسْبَهُ بِالْفَقْءِ، كَفَّارَتُهُ فَإِنْ

سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ سَلَامُهُ

رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ

الشَّيْطَانُ فَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ

يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ أَبَدًا))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَإِنْ سَلَّمَ فَلَمْ يَقْبَلْ وَرَدَّ

عَلَيْهِ سَلَامُهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَرَدَّ

عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ وَإِنْ مَاتَا عَلَى

صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا أَبَدًا))

تخریج: [مسند أحمد۔ ۲۰/۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۴۸) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ

بَدَأَهُمُ بِالسَّلَامِ))

۱۵۴۸۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”سب لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں

پہل کرے۔“

[سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ أبواب السلام۔ باب فی فضل من بدأ بالسلام۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۵۴۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی

کسی

مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ پس اگر اسی حالت میں تین دن گزر جائیں تو چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے۔ پس اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہو گئے۔ اور اگر اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گناہ گار ہوگا۔“

اور احمد (راوی ابن سعید سرحی) نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ”سلام کرنے والا قطع تعلق کے گناہ سے نکل جاتا ہے۔“

قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ بَاءً بِالْإِثْمِ))

زَادَ أَحْمَدُ ((وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهَجْرَةِ))

تخریج: [سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی ہجرة الرجل أنحاه۔ (یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ہلال بن ابی ہلال راوی ہے۔ جس کے بارے میں تہذیب التہذیب میں ہے کہ اس سے صرف دوراویوں نے روایت کی ہے اور ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ امام ذہبی نے فرمایا: اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ پس یہ حدیث ضعیف ہے۔)]

سلام کی کیفیت اور اس کی فضیلت

كَيْفَ السَّلَامُ وَفَضْلُهُ

۱۵۵۰۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر السلام علیکم کہا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی نے آ کر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی آیا تو اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔“

(۱۵۵۰) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَشْرُ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ)) ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: ((ثَلَاثُونَ))

تخریج: [سنن ابی داؤد۔ کتاب الأدب۔ أبواب السلام۔ باب کیف السلام۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الاستیذان والآداب۔ باب ما ذکر فی فضل السلام۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

۱۵۵۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا سلام علیکم۔ تو آپ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی گزرا تو اس نے کہا سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تو آپ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔“ پھر ایک آدمی گزرا تو اس نے فرمایا: ”(اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔“

(۱۵۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ)) ثُمَّ مَرَّ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ: ((عِشْرُونَ))

نے کہا 'سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' تو آپ نے فرمایا: "(اس کے لیے) تمیں نیکیاں ہیں" پس ایک آدمی مجلس سے اٹھ کر گیا اور اس نے سلام نہ کیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارا ساتھی اتنی جلدی بھول گیا، جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے، مگر بیٹھنا چاہتا ہے تو بیٹھ جائے اور اگر اٹھ کر جانا چاہے تو پھر بھی سلام کہے۔ کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ حق دار نہیں۔"

www.KitaboSunnat.com

تخریج: [صحیح ابن حبان۔ (موارد) ۱۹۳۱۔ والادب المفرد للإمام البخاری۔ ۹۸۲۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]
۱۵۵۲۔ ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ اور دو چلنے والوں میں سے جو سلام کی ابتدا کرے وہ افضل ہے۔" اور (حدیث کے لفظ ابن معمر رضی اللہ عنہ کے ہیں۔

حَسَنَةً)) ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ: ((فَلَا تُؤْنِ حَسَنَةً)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَكَ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَسَلِّمِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ))

(۱۵۵۲) أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يُسَلِّمُ الرَّابِئُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا بَدَأَ فَهُوَ أَفْضَلُ)) وَاللَّفْظُ لَفْظُ ابْنِ مَعْمَرٍ

تخریج: [مسند البزار۔ (زوائد) ۲۰۰۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۵۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشَوْهُ بَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَوَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلٌ دَرَجَةٍ بِتَذْكِرِهِ إِيَّاهُمْ السَّلَامَ فَإِنْ لَمْ يَرُدُّوا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَأَطْيَبُ))

قَالَ الْبَزَّازُ: رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مَوْقُوفًا، وَأَسْنَدُهُ وَرَوَاهُ وَشْرِيكٌ وَأَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ

۱۵۵۳۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: "سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اس نے اس کو زمین میں رکھا ہے۔ پس تم اس کو اپنے درمیان پھیلاؤ۔ اس لیے کہ مسلمان آدمی جب کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرتا ہے تو وہ اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں اس کو ان پر اس وجہ سے فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ وہ ان کو سلام یاد کراتا ہے۔ اگر وہ لوگ اس کے سلام کا جواب نہ دیں تو اس کو اس کے سلام کا جواب وہ دیتا ہے جو ان سے بہتر اور پاک ہے (یعنی فرشتہ)۔" امام بزار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اکثر نے اس روایت کو موقوف (صحابی رضی اللہ عنہ تک) روایت کیا ہے۔ وراق شریک اور ایوب بن جابر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مسند (یعنی رسول اللہ ﷺ سے) بیان کی ہے۔

تخریج : [المسند للبخاری - ۱۹۹۹۔ (یہ روایت موقوف ہے۔)]

مِنْ فَضْلِ رَدِّ السَّلَامِ وَغَيْرِهِ

(۱۵۵۴) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعًا ((أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهُنَّ مَنِحَةُ الْعَنْزِ - مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ))

قَالَ حَسَّانُ: لَعَلَّدَنَا مَا دُونَ مَنِحَةِ الْعَنْزِ - مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ - كَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً -

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الہبة و فضلها۔ باب فضل المنیحة]

فَضْلُ مَنْ سَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

قَالَ تَعَالَى: ((إِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ)) (النور: ۶۱)

فَضْلُ قَوْلِ الْمُصَلِّي فِي التَّشَهُّدِ

((السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ))

(۱۵۵۵) حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ

سلام وغیرہ کا جواب دینے کی فضیلت۔

۱۵۵۴۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس خصلتیں ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ و ارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ دینا ہے۔ جو شخص بھی ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک پر بھی عمل کرے گا تو اللہ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

حسان نے کہا کہ دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کے علاوہ ہم نے سلام کا جواب دینے، چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینے اور تکلیف دینے والی چیز کورا سے ہٹا دینے وغیرہ کا شمار کیا تو ہم سب پندرہ خصلتیں بھی شمار نہ کر سکے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”پس جب تم گھروں میں جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو دعائے خیر ہے جو بابرکت اور پاکیزہ ہے اللہ کی طرف سے نازل شدہ۔“

نمازی کا تشہد میں۔ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ۔ کہنے کی فضیلت۔

۱۵۵۵۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تو خود ہی سلام ہے پس جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے۔ تمام تعظیمیں تمام عبادات اور تمام بہترین تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اے نبی آپ پر سلام اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر سلام اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر سلام

عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

ہو۔ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام زمین و آسمان میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب التشهد فی الآخرة]

فَضْلُ الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنے کی فضیلت۔

(۱۵۵۶) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا))

۱۵۵۶۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی المصافحة۔ و جامع الترمذی۔ أبواب الاستئذان والآداب۔ باب ما جاء فی المصافحة۔ ۲۷۲۷۔ (روایت اپنے شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔)]

فَضْلُ طَلَاقَةِ الْوُجْهِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

(۱۵۵۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ))

۱۵۵۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا خواہ تم اپنے (مسلمان) بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلة۔ باب استحباب طلاقه الوجه عند اللقاء]

(۱۵۵۸) حَدِيثُ أَبِي جَبْرِ الْهَجَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ قَالَ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفَرِّغَ مِنْ دَلُوكَ لِي إِذَا الْإِسْتِسْقَى، وَلَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطًا)) الْحَدِيثُ۔

۱۵۵۸۔ ابی جبریٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہم دیہاتی لوگ ہیں پس آپ ہمیں کوئی ایسی چیز سکھائیں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں فائدہ دے۔ آپ نے فرمایا: ”نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھنا خواہ تو اپنے ڈول سے ضرورت مند کے برتن میں پانی ڈال دے اور تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرنا بھی نیکی ہے۔“..... آخر حدیث تک۔

وَلِي رَوَايَةِ مُطَوَّلًا أَيْضًا وَ فِيهِ: ((وَلَا

اور ایک روایت میں تفصیل کے ساتھ ہے اور اس میں یہ ہے: ”تم

تَلْعِدَنَّ فِي الْمَعْرُوفِ مَالَكَ وَلَوْ أَنَّ تَلْقَى
أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ)۔۔۔۔۔
الْحَدِيثُ

کسی بھی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا تجھے کیا ہے کہ اگر تو اپنے بھائی سے خندہ
پیشانی کے ساتھ ملاقات کرے۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔

تخریج : [مسند أحمد ۵/ ۶۳۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۵۹) حَدِيثُ جَابِرٍ مَرْفُوعًا: ((كُلُّ
مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ
تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِعَ مِنْ
ذُلِّكَ فِي إِتَاءِ أَخِيكَ)) وَأَصْلُهُ فِي
الْبُخَارِيِّ

۱۵۵۹۔ جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہر نیکی کا کام صدقہ ہے اور یقیناً یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے
خندہ پیشانی سے ملاقات کرے اور تو اپنے ذول سے اپنے بھائی
کے برتن میں پانی ڈال دے۔“ اور اس حدیث کی اصل بخاری
شریف میں ہے۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب البر والصلة۔ باب ما جاء في طلاق الوجه..... (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

اچھی گفتگو کرنے کی فضیلت۔

فَضْلُ طَيْبِ الْكَلَامِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی
اچھی بات کیا کریں“ کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈالتا ہے بیشک
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَ قُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا
الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ
إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴾

(الإسراء: ۵۳)

۱۵۶۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے
تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا
دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں آپ مجھے
ہر چیز کی (اصل کے) متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہر چیز پانی
سے پیدا ہوئی ہے۔“ انہوں نے کہا: جناب آپ مجھے ایسا عمل
بتائیں جس پر اگر میں عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ
نے فرمایا: ”سلام پھیلا (عام کر دے)“ گفتگو اچھی کر اور صلہ رحمی کر۔
اور رات کو نماز (تہجد) پڑھ جبکہ لوگ سو رہے ہوں پھر تو جنت میں
سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائے گا۔“

(۱۵۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أُمَّ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَيْتَكَ طَابَتْ
نَفْسِي وَكَرَّتْ عَيْنِي فَأَنْبِئْنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
فَقَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ)) قَالَ:
فَأَنْبِئْنِي بِعَمَلٍ إِنْ عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ.
قَالَ: ((أَفْسُ السَّلَامِ وَأَطَبُ الْكَلَامِ وَصَلِّ
الْأَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُ
الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))

تخریج : [مسند أحمد۔ ۲/ ۴۹۳۔ (اس کی سند حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ أَوْ طَيِّبِ الْكَلَامِ

(۱۵۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَفَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَمَلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ... الْحَدِيثُ وَفِي آخِرِهِ» (فَلْيَتَقَيَّنْ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ))

وَفِي رَوَايَةٍ «اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ اعْرَضْ» وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ»

اچھی بات یا بہترین گفتگو کی فضیلت۔

۱۵۶۱۔ محل بن خلیفہ طائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا کہ دو شخص آئے۔ ایک فقر و فاقہ کی شکایت لیے ہوئے تھا اور دوسرے کو راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت تھی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے۔۔۔ اور اس حدیث کے آخر میں ہے ”پس تمہیں جہنم سے بچنا چاہیے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کے ذریعے بچ سکو۔ اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو کسی اچھی بات کے ذریعے۔“

اور ایک روایت میں ہے ”تم آگ سے بچو اور پھر اس کے بعد آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا“ تین مرتبہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا: ”جہنم سے بچو خواہ آدھی کھجور کا صدقہ کر کے ہی کیوں نہ ہو اور جو یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے جہنم سے بچنے کی کوشش کرے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب 'الصدقة قبل الرد۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرہ.....]

(۱۵۶۲) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ مَرْفُوعًا: «كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الْإِنْسَانِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا، أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ. صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ...» (الْحَدِيثُ۔

۱۵۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان کے ہر جوڑ پر ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ کرنا لازم ہے پھر اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے اگر کسی کو سواری کے معاملے میں مدد پہنچائے اس طرح کہ اسے اس پر سوار کرائے یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے.....“ آخر

حدیث تک

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسير۔ باب من أخذ بالركاب ونحوه]

اچھی گفتگو کی فضیلت کا مزید بیان۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات کیا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔“

مِنْ فَضْلِ الْكَلَامِ الطَّيِّبِ أَيْضًا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ﴾

(الإسراء: ۵۳)

۱۵۶۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اللہ کی رضا مندی کی ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے اس کی پروا بھی نہیں ہوتی مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اور ایک آدمی اللہ کی ناراضی والا ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جس کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہوتی، لیکن اسی کلمہ کی وجہ سے اسے جہنم میں جھونکا جائے گا۔“

(۱۵۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب حفظ اللسان]

۱۵۶۴۔ اسود بن اصرم محارب بنی تمیم بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو اپنے ہاتھ کا مالک ہے؟“ میں نے کہا اگر میں اپنے ہاتھ کا بھی مالک نہیں تو پھر میں کسی چیز کا بھی مالک نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تو اپنی زبان کا مالک ہے؟“ میں نے عرض کیا اگر میں اپنی زبان کا بھی مالک نہیں تو پھر میں کسی چیز کا بھی مالک نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”صرف خیر کی طرف ہاتھ پھیلا (خرچ کر) اور زبان سے معروف (یعنی اچھی) بات ہی کر۔“

(۱۵۶۴) حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ أَصْرَمَ الْمُحَارِبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَتَمْلِكُ يَدَكَ؟)) قُلْتُ: قُلْتُ: فَمَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكُ يَدِي؟ قَالَ: ((أَتَمْلِكُ لِسَانَكَ؟)) قُلْتُ: قُلْتُ: فَمَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكُ لِسَانِي؟ قَالَ: ((لَا تَبْسُطُ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ، وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلَّا مَعْرُوفًا))

تخریج : [الصمت للابن أبي الدنيا۔ (روایت حسن ہے۔)]



باب نمبر 21



کِتَابُ الْغُرَبَاءِ وَصِفَتِهِمْ
غُرَبَاءُ اور انکی صفات کا بیان

www.KinboSunnat.com

صفحہ نمبر 903 تا 920

(۱۵۶۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))
 ۱۵۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام غریب (اجنبی) شروع ہوا اور وہ عنقریب اپنی ابتداء اجنبیت کی طرح ہو جائے گا۔ پس ان اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہو۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً۔۔۔۔]

(۱۵۶۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ وَ هُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمُسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا))
 ۱۵۶۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”یقیناً اسلام اجنبی طور پر شروع ہوا اور وہ عنقریب پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا۔ اور وہ دو مسجدوں کے درمیان ایسے جمع ہو جائے گا جیسے سانپ اپنی تل میں جمع ہو جاتا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب بیان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً۔۔۔۔]

(۱۵۶۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)) قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: قَالَ: ((الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ))
 ۱۵۶۷۔ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اسلام غریب (اجنبی) شروع ہوا اور عنقریب اپنی ابتدا کی طرح غریب ہو جائے گا۔ پس ان اجنبیوں کو خوشخبری ہو۔“ عرض کیا گیا جناب غرباء کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کے بگاڑ کے وقت اصلاح کی روش اختیار کرنے والے۔“

تخریج : [الصغیر للإمام الطبرانی۔ ۱۰۳۔ (روایت حسن لغیرہ ہے۔)]

تشریح : حدیث میں وارد لفظ۔ غریب۔ سے مراد اجنبی ہے۔ کیونکہ اردو میں جس معنی کے لیے غریب کا لفظ استعمال ہوتا ہے عربی میں اس کو فقیر کہتے ہیں۔ باب میں وارد احادیث کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کا آغاز ہوا تو اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والے لوگوں کو اجنبی اور عجیب لگتے اور لوگ ان کو عجیب نظروں سے دیکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت آئے گا جب اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے والے لوگوں کو عجیب و غریب لگیں گے جیسا کہ آج کل ہے۔ صحیح عقائد رکھنے والے کتاب و سنت کے مطابق نماز ادا کرنے والے اس دور میں سچ بول کر حلال کھا کر لوگوں کو حیران کرنے والے وغیرہ صفات کے حاملین لوگوں کو اجنبی اور عجیب لگتے ہیں۔ تو آپ نے ان اجنبیوں کے لیے دعا فرمائی جو دین پر چلنے کی وجہ سے ہر زمانہ و ملک فکر کے لوگوں کو اجنبی لگتے ہیں حتیٰ کہ ایک محلہ ایک گھر میں رہنے والے صحیح معنی میں دین پر چلنے کی وجہ سے اپنے علاقوں اور اپنے گھروں میں اجنبی ہیں اور کئی ایک کو دین کی وجہ سے تکالیف اور مصائب کا سامنا ہے۔

وَصِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ
يَكُونُ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيبِ
نَبِيِّ ﷺ کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کہ وہ دنیا میں اجنبی کی
طرح رہیں۔

۱۵۶۸۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا
کندھا پکڑ کر فرمایا: ”دنیا میں اس طرح رہ جیسے تُو اجنبی یا راہ گزر
ہے۔“ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ
رہو اور صبح کے وقت شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کو بیماری سے
پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔

(۱۵۶۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَتَنَظَّرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَتَنَظَّرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کأنک غریب أو عابر سبیل]
۱۵۶۹۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ
کے پاس تھا اور سورج طلوع ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ
قیامت کے دن آئے گا (جیسا کہ اس کی شان کو لائق ہے) ان
(لوگوں) کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی۔“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا ”اللہ کے رسول! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا:
”نہیں تم تو بہت خیر و بھلائی والے ہو لیکن وہ تو فقراء و مہاجرین ہوں
گے جو دنیا کے تمام اطراف سے اکٹھے کیے جائیں گے۔“ اور آپ
نے فرمایا: ”خوش خبری ہو اجنبیوں کو۔ خوش خبری ہو اجنبیوں کو۔“
خوشخبری ہو اجنبیوں کو۔“ پھر عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! غرباء
(اجنبی) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ایسے نیک لوگ جو بہت زیادہ
بُرے لوگوں میں رہائش پذیر ہیں اور ان کی اطاعت کرنے والوں کی
نسبت ان کی مخالفت کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔“

(۱۵۶۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((يَأْتِي اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُورُهُمْ كَنُورِ الشَّمْسِ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَأَنْحُنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا وَلَكُمُ خَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَكِنَّهُمْ الْفُقَرَاءَ وَالْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَقَالَ طَوْبَى لِلْغُرَبَاءِ طَوْبَى لِلْغُرَبَاءِ طَوْبَى لِلْغُرَبَاءِ)) فَقِيلَ مِنَ الْغُرَبَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَاسٌ صَالِحُونَ فِي نَاسٍ سَوْءٍ كَثِيرٍ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ))

تخریج: [مسند أحمد۔ ۲/ ۲۲۲۔ (اس کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہے۔)]

فَضْلٌ مِّنْ أَمَنَ بِالرَّسُولِ ﷺ وَلَمْ يَرَوْهُ

اس شخص کی فضیلت جو رسول ﷺ پر ایمان لایا لیکن اس نے آپ کو دیکھا نہیں

(۱۵۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى الْمُقْبِرَةَ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانُنَا الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ)) فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرِي خَيْلٍ ذُهُمٍ بِهِمْ- أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟)) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَهَا بِهِمْ يَأْتُونَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوَضُوءِ وَأَنَا لَرُطُهِمْ عَلَى الْحَوْضِ أَلَا لَهَذَا ذَنُّ رَجُلٍ عَنْ حَوْضِي كَمَا يَذَاذُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ لَأَنَا دِيهِمْ: أَلَا هَلَمْ! فَيَقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ: سَحَقًا سَحَقًا))

۱۵۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں تشریف لائے تو فرمایا: ”تم پر سلام ہو اے ایمان دار گھر والو! اور بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہیں ملنے والے ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔“ صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم میرے ساتھی ہو ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی امت کے وہ لوگ جواب موجود نہیں ہیں (اور بعد میں آئیں گے) آپ ان کو کیسے پہچانیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ بتاؤ اگر ایک آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کی پیشانی اور ٹانگیں سفید ہوں اور وہ خالص سیاہ رنگ کے گھوڑوں کے درمیان ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! (ضرور پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”پس (میری امت کے بعد میں آنے والے لوگ بھی) قیامت کو اس حال میں آئیں گے کہ وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ اور میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو (پہلے پہنچا ہوا) ہوں گا خبردار! ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگ میرے حوض سے دور کر دیئے جائیں جیسا کہ بھٹکے ہوئے اونٹ کو اپنے اونٹوں کا پانی پلانے والا دور بھگا دیتا ہے۔ میں ایسے لوگوں کو (ان کے وضو والے اعضاء چمکنے کی وجہ سے) بلاؤں گا کہ ادھر آوا لیکن کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد دین بدل دیا (لہذا آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں) پس میں کہوں گا (ایسے لوگوں کے لیے) دوری ہو دوری ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل فی الوضوء]

۱۵۷۱۔ نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آ کر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا، ابو عبد الرحمن! تم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ تم نے آپ ﷺ سے اپنی ان زبانوں سے گفتگو کی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس آدمی نے کہا، تم نے اپنے ان دائیں ہاتھوں سے آپ ﷺ سے بیعت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ اس آدمی نے کہا، ابو عبد الرحمن! تمہیں مبارک ہو۔ انہوں نے کہا، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو میں نے آپ سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس شخص کو خوشخبری ہو جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور اس شخص کو تین بار خوشخبری ہو جس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔“

(۱۵۷۱) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَمَّ نَظَرْتُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَعْيُنِكُمْ هَذِهِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ وَكَلَّمْتُمُوهُ بِاللِّسَانِكُمْ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَبَايَعْتُمُوهُ بِأَيْمَانِكُمْ هَذِهِ؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: طُوبَى لَكُمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ. قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَآمَنَ بِهِ وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَهُ وَآمَنَ بِهِ فَلَا تَأْخُذْ))

تخریج: [مسند طیبی السی۔ ۱۸۳۵۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے۔)]

فتنوں کے ظہور سے پہلے نیکی کے کاموں میں جلدی کرنا اور آگے بڑھنا۔

فَضْلُ الْمُبَادَرَةِ وَالْإِسْرَاعِ فِي الطَّاعَاتِ قَبْلَ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۱۵۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(قیامت کی) چھ نشانیوں کے ظہور سے پہلے نیکی کے کام کر لو (ان کے ظہور کے بعد کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوگا)۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ یادھواں۔ یادجال۔ یادابہ (جانور کا زمین سے نکلنا)۔ یا اپنی موت جو اپنی ذات کو خاص ہے۔ قیامت کا ظہور جو سارے عالم کو گھیرے گی۔“

(۱۵۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدَّخَانُ، أَوِ الدَّجَالُ، أَوِ الدَّابَّةُ، أَوْ خَاصَّةٌ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرُ الْعَامَةِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ باب فی بقیۃ من أحادیث الدجال]

۱۵۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے فتنوں کے ظہور سے پہلے، نیک اعمال کرنے میں جلدی کر لو جو اندھیری رات کے مختلف ٹکڑوں کی طرح (پے درپے) رونما ہوں گے۔ صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا تو صبح

(۱۵۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمَسِّي كَافِرًا أَوْ يُمَسِّي مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ

کافراً يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)) کے وقت کافر۔ وہ اس طرح کہ اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے بدلے بیچ دے گا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب الحث علی المبادرة بالأعمال قبل تظاہر الفتن] (۱۵۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْنِي الرُّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتُ بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا))

۱۵۷۴۔ معبد بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”صدقہ کرو ایک ایسا زمانہ بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ آدمی کہے گا اگر تم کل یہ صدقہ لے آتے تو میں اس کو قبول کر لیتا، مگر آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الزکاة۔ باب الصدقة قبل الرد] (۱۵۷۵) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعَ الْحَبَّةَ وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِنَّ شِئْتُمْ «وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا» (النساء: ۱۵۹)

۱۵۷۵۔ ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہوگا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ ”اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب أحادیث الأنبياء۔ باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد]

(۱۵۷۶) حَدِيثُ سَعْدِ مَرْفُوعًا: ((الْتَوَدُّهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ))
۱۵۷۶۔ سعد رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ مرفوع حدیث:
”آپ نے فرمایا: ”آخرت کے عمل کے سوا ہر کام آہستہ کرنا چاہیے۔“

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الأدب۔ باب فی الرفق۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ مُحَاظَةِ النَّاسِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى لِمَنْ لَا يَحْشَى

قوی مسلمان جس کو فتنوں سے خطرہ نہ ہو اس کا لوگوں سے میل جول رکھنے اور تکلیف پر صبر کرنے کی فضیلت۔

الْفِتْنَةِ ((الْقَوَى))

(۱۵۷۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُحَالِطُ النَّاسَ وَ يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُحَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ))
۱۵۷۷۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اور ان کی طرف سے پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی طرف سے پیش آمدہ تکالیف پر صبر نہ کرے۔“

وَفِي رَوَايَةٍ عِنْدَ ابْنِ أَبِي عَرَبَةَ: ((الْفَضْلُ))
بیہقی کی ایک روایت میں لفظ (خیر) کی جگہ (افضل) کا لفظ ہے
دوئوں کا معنی تقریباً ایک ہی ہے۔
بَدَلُ ((خَيْرٍ))

تخریج: [الأدب المفرد للإمام البخاری۔ ۳۸۸۔ ابن ماجہ۔ أبواب الفتن۔ باب الصبر..... بیہقی ۸۹/۱۰ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: اس حدیث میں اس شخص کی فضیلت بیان کی گئی ہے جو لوگوں میں گھل مل کر رہتا ہے ان کو اچھائی کا حکم دیتا ہے ان کو برے کاموں سے روکتا ہے ان سے اچھے انداز سے معاملات کرتا ہے اور ان کی طرف سے پیش آمدہ تکالیف و مصائب پر صبر کرتا ہے۔ یہ شخص اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا ان کو حق کی تلقین نہیں کرتا اور ان کی تکالیف پر صبر نہیں کرتا۔ اگرچہ اشخاص و اوقات اور مقامات کے لحاظ سے احوال و ظروف مختلف ہیں اس کی وجہ سے اوامر و احکام بھی مختلف ہوں گے۔ مثلاً فتنوں کے دور میں لوگوں سے علیحدگی اور شہروں سے دوری بہتر ہے۔

(۱۵۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَ فِي كُلِّ خَيْرٍ إِحْرَصٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتِعْنِ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ))
۱۵۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوی مومن، ضعیف مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ اور ہر ایک میں خیر ہے۔ نفع دینے والی بات پر حرص کر (شوق رکھ) اور اللہ سے مدد مانگ۔ اور عاجزی و کمزوری نہ دکھا اور اگر تجھے کوئی تکلیف آئے تو یہ نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو اس طرح اس طرح ہوتا۔ لیکن

اَنَّى لَعَلْتُ كَانَ كَذَا كَذَا۔ وَلَكِنْ قُلْ: تُوِيَه كَبِهٖ اللّٰهٖ نَے مَقْدَر كَیَا اور جَو چَا ہَا كَیَا۔ اِس لِیَہ كَہ ”كُو“ (اگر) قَدَّرَ اللّٰهٖ۔ وَمَا شَاءَ فَعَلَ لِاَنَّ لُو تَفْتَحُ عَمَلِ الشَّيْطَانِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب القدر۔ باب الإیمان بالقدر والإذعان له]

تشریح : قوی مومن سے مراد وہ طاقتور مومن ہے جو عزم و ارادہ میں پختہ ہو۔ دنیا کی بجائے آخرت کو ترجیح دینے والا اور اس کے امور میں فکر مند۔ کیونکہ ایسی صفوں والا جہاد میں کافر پر زیادہ اقدام کرنے والا اپنے اقدام میں سخت اور نڈر ہوتا ہے اور دشمن کے مقابلہ میں جلدی نکلنے والا ہوتا ہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں بھی صاحب قوت اور ثابت قدم ہوتا ہے۔ اور ان راہوں میں آنے والی تکالیف پر صبر و استقامت دکھاتا ہے۔ و باللہ التوفیق۔

فَضْلُ الْعَزَلَةِ عِنْدَ فَسَادِ الزَّمَانِ
وَإِخْمَالِ الدِّكْرِ وَإِخْفَاءِ الْمَكَانِ
فساد اور حالات کے بگاڑ کے وقت عزت نشینی۔ گم نامی
اور روپوش ہونے کی فضیلت۔

۱۵۷۹۔ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کے پاس تھے کہ ان کا بیٹا عمران کے پاس آیا۔ پس جب سعد رضی اللہ عنہ اس کو دیکھا تو کہا میں اس سواری شریعت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پس وہ اپنی سواری سے اتر گیا اور اس نے ان (سعد رضی اللہ عنہ) سے کہا: کہ آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں (اور ان میں مشغول ہیں) اور آپ نے لوگوں کو چھوڑ دیا کہ وہ آپس میں حکومت کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اس کے سینے پہ مارا اور فرمایا: خاموش رہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی مخلوق سے بے نیاز اور گم نام ہو۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزہد۔ باب ”الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر“]

۱۵۸۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمام لوگوں میں سے بلند مرتبہ شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟“ تو انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ

(۱۵۸۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً)) فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: رَجُلٌ مُمِيسٌ

شخص جو موت یا شہادت تک اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے اپنا گھوڑا تیار رکھتا ہے۔ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اس کے بعد کس کا درجہ ہے؟“ انہوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جو (ضرورت کے وقت) اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہے اور اس کو دیا نہیں جاتا۔“

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے: ”وہ آدمی جو کسی (پہاڑ کی) گھاٹی میں تنہا مقیم ہے نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی شرارتوں سے دور رہتا ہے۔“..... آخر حدیث تک۔

تخریج: [مسند أحمد - ۱/ ۲۳۷ - سنن النسائی ۵/ ۸۳ - ۸۴ - روایت صحیح ہے]

۱۵۸۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتلوں کے دور میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ وہ ان کو ڈراتا ہے اور وہ اس کو ڈراتے ہیں۔“ یا ”وہ آدمی جو اپنے جنگل میں تنہا رہتا ہے۔ اپنے ذمہ اللہ تعالیٰ کے حقوق (اطاعت و عبادت کے ذریعے) ادا کرتا ہے۔“

تخریج: ((المستدرک للحاکم - ۳/ ۳۳۶ - (روایت صحیح ہے۔))

۱۵۸۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال بکریاں ہوں گی جن کے ساتھ وہ اپنے دین کو قتلوں سے بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں کی طرف بھاگ جائے گا۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان آدمی کا بہترین مال.....“ آخر حدیث تک۔

بِرَأْسِ قَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ)) أَفْخَبَكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((الَّذِي يَسْأَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ))

وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: ((رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شَعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ ---)) الْحَدِيثُ۔

(۱۵۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعَنْانِ قَرَسِهِ أَوْ قَالَ بِرَأْسِ قَرَسِهِ خَلْفَ أَعْدَاءِ اللَّهِ يُخَيِّفُهُمْ وَيُخَيِّفُونَهُ أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى الَّذِي عَلَيْهِ))

تخریج: ((المستدرک للحاکم - ۳/ ۳۳۶ - (روایت صحیح ہے۔))

(۱۵۸۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَقْرُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ ---)) الْحَدِيثُ۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب من الدین الفرار من الفتن۔ و کتاب الرقاق۔ باب

العزلة راحة من خلأط السوء]

۱۵۸۳۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا "اللہ کے رسول ﷺ! تمام لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔" انہوں نے کہا "پھر کون؟" آپ نے فرمایا: "وہ مومن جو گھائیوں میں سے کسی گھائی میں رہ کر اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہے۔" اور ایک روایت میں ہے: "وہ آدمی جو گھائیوں میں سے کسی گھائی میں تہارہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔"

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الجہاد والسير۔ باب افضل الناس مؤمن مجاہد بنفسه وماله فی سبیل اللہ]

۱۵۸۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کی پشت پر سوار ہو کر تیزی سے ادھر ادھر آتا جاتا ہے۔ وہ جب بھی کسی دشمن کی آمد کی آواز سنتا ہے تو بڑی تیزی سے وہاں پہنچتا ہے۔ قتل ہو جانے اور موت کے متوقع مقامات کو تلاش کرتا ہے۔ یا اس شخص کی زندگی بہتر ہے جو گھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں اقامت پذیر ہو کر وہاں نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور وہ لوگوں میں بہتر حالت میں ہوتا ہے۔"

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الإمارة۔ باب فضل الجہاد والرباط]

۱۵۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہیں فتنے اندھیری رات کے گھڑوں کی طرح ڈھانپ لیں گے۔ تمام لوگوں میں سے (ان فتنوں سے) نجات پانے والے دو آدمی ہوں گے۔ ۱۔ پہاڑ کے دامن میں رہتے ہوئے اپنی بکری کے دودھ پر گزار اوقات کرنے والا۔ ۲۔ اپنے گھوڑے اور تلوار سے جہاد فی

(۱۵۸۳) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ)) قَالُوا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شِرِّهِ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ))

(۱۵۸۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((مَنْ خَيْرٌ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمَسِّكٌ عِنَانَ قَرْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَنَبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فُرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَتَّعَى الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَطَانَةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنَمَةٍ لِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ۔ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ))

(۱۵۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((غَشِيَتْكُمْ الْفِتْنُ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَنْجَى النَّاسِ فِيهِ رَجُلٌ صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمَةٍ أَوْ رَجُلٌ أَخَذَ بِعِنَانِ قَرْسِهِ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ

يَا كُلُّ مِنْ سَيْفِهِ)) سمیل اللہ میں مشغول رہ کر مال غنیمت پر گزر بسر کرنے والا۔

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۵۱۴/۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

(۱۵۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى بَابِهِ يَسِيرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: وَ مَا لِي يُرِيدُ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْ يُنْهِنِي عَنْ كَلَامِ سَمِيعَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُكَادِ دَهْرُكَ إِلَّا تَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتُحَدِّثُ وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَا يَغْتَابُ أَحَدًا بِسُوءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّزُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ)) فَيُرِيدُ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْ يُخْرِجَنِي مِنْ بَيْتِي إِلَى الْمَجْلِسِ۔

۱۵۸۶۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے اشارے کر رہے تھے گویا کہ وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں۔ تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ابو عبد الرحمن! آپ کو کیا ہوا؟ آپ اپنے سے باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کیوں نہ ایسا کروں اللہ کا دشمن (شیطان) مجھے اس کلام سے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا یہ کہہ کر غافل کرنا چاہتا ہے کہ تو اب حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے باہر نکل کر لوگوں کو بیان کیوں نہیں کرتا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ اور جو گھر میں بیٹھ کر کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اور جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ اور جو صبح یا شام مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔ اور جو امام (شرعی حاکم) کے پاس جاتا ہے اس کی عزت و توقیر کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے۔“ پس اللہ کا دشمن چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے گھر سے نکال کر لوگوں کی مجلس میں لے جائے۔

تخریج : [المستدرک للحاکم۔ ۲۱۲/۱۔ (روایت صحیح ہے۔)]

(۱۵۸۷) حَدِيثُ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: وَائِمَّ اللَّهُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جَنَّبَ الْفِتْنََ، وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ قَوَاهَا))

۱۵۸۷۔ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے یقیناً رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ بے شک سعادت مند وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا۔ اور جو آزمائشوں میں مبتلا کر دیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے بھی خوشی کا مقام ہے۔“

تخریج : [سنن أبی داؤد۔ کتاب الفتن۔ باب النهی عن السعی فی الفتنہ۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۵۸۸۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے سیاہ رات کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ہوں گے۔ صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا، شام کو کافر۔ اور شام کے وقت مومن ہوگا صبح کے وقت کافر، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ پس تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی تندیوں کو کاٹ دو اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مار دو (یعنی کند کر لو) پس اگر کوئی (قتل کرنے کے ارادہ سے) تمہارے پاس آئے تو وہ آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر کی طرح ہو۔“

(۱۵۸۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَ يُمَسِّي كَافِرًا، وَيُمَسِّي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا قَسَبَكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سِوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ، يُعْنَى عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ))

تخریج: [سنن أبی داؤد۔ کتاب الفتن۔ باب النهی عن السعی فی الفتنة۔ (روایت صحیح ہے۔)]

تشریح: ان فتنوں سے مراد مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگیاں ہیں۔ ان میں حتی الوسع بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ کسی مسلمان پر ہاتھ اٹھانا اور اس کو قتل کرنا بہت بڑا اور ناقابل معافی جرم ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی قتل کرنے کے ارادہ سے آئے تو حدیث کے مطابق وہ آگے سے لڑنے کی بجائے آدم کے دو بیٹوں (جن کے درمیان لڑائی ہوئی تھی) میں سے بہتر کی طرح ہو جس نے کہا تھا کہ ”اگر تو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے تو میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنے ہاتھ نہ بڑھاؤں گا میں تو اللہ تعالیٰ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور دوزخیوں میں شامل ہو جائے ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔ (المائدة: ۲۸-۲۹)

۱۵۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب فتنوں کا ایسا دور آئے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو اس فتنہ میں جھانکے گا یعنی متوجہ ہوگا تو فتنہ بھی اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اور اس وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔“

(۱۵۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُدْ بِهِ))

اور مسلم شریف وغیرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”فتنہ ہوں گے جس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور اس

وَلَيْ رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْبِقْطَانِ وَالْبِقْطَانُ فِيهَا

خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ)) میں لیٹنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب المناقب۔ باب علامات النبوة فی الاسلام۔ وصحیح مسلم۔

کتاب الفتن۔ باب نزول الفتن کمواقع القطر]

(۱۵۹۰) حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ أَلَا تُمْ تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا تَزَلَّكَتْ أَوْ وَقَعْتَ كَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: ((نُعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَقْدُقُ عَلَى حَذِهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لَيْسُجَ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ---)) الْحَدِيثُ۔

۱۵۹۰۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ”بے شک عنقریب فتنے ہوں گے۔ خبردار! پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ جس میں بیٹھنے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ خبردار! پس جب وہ فتنہ نازل یا واقع ہوگا تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے پاس رہے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین پر رہے۔“ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور زمین نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر پر توڑ دے۔ پھر اگر اس فتنہ سے نجات پانے کی طاقت رکھتا ہو تو اس سے نجات پا جائے۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ باب نزول الفتن کمواقع القطر]

ظالموں۔ سے کنارہ کشی کرنے اور ان کے ظلم میں ان سے

عدم تعاون کی فضیلت۔

۱۵۹۱۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو افراد موجود تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ”بے شک عنقریب میرے بعد امراء (حاکم) ہوں گے جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا تو اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد نہیں ہو سکے گا۔ اور جس نے ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کی نہ ان کے ظلم پر تعاون کیا تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس

إِعَانَتِهِمْ فِي ظُلْمِهِمْ

(۱۵۹۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بَسْعَةٌ فَقَالَ: ((إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ صَلَّاهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَتْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَيْسَتْ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَصِدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَ

سے ہوں۔ اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوگا۔“

اور نسائی شریف میں ایک اور حدیث بھی ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم نو آدمی موجود تھے۔ پانچ اور چار۔ ان میں سے ایک عدد عرب اور دوسرے عجم تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ”سنو! کیا تم نے سنا کہ عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے.....“ باقی حدیث پہلے کی طرح ہے۔

هُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بَسْعَةُ خُمْسَةٍ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ...))۔ اَلْحَدِيثُ۔

تخریج : [سنن النسائی۔ کتاب البيعة۔ باب ذكر الوعيد لمن أعان أميراً على الظلم۔ و سنن النسائی۔

کتاب البيعة۔ باب من لم يعن امیراً علی الظلم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۵۹۲۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی گزشتہ حدیث کی طرح مروی ہے مسند احمد ۳/۳۲۱، ۳۹۹ اور مستدرک حاکم ۳/۴۷۹، ۴۸۰ اور ۳/۴۲۲ اور موارد ابن حبان ۱۵۶۹ اور مسند الزہری ۱۶۰۹ اور مصنف عبدالرزاق ۲۰۷۱۹ میں عبد اللہ بن عثمان بن عفیم کے طریق سے۔ وہ عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں وہ جابر رضی اللہ عنہ سے طویل روایت بیان کرتے ہیں۔ اور اس کی سند صحیح ہے لیکن عبد الرحمن کے جابر رضی اللہ عنہ سے سماع میں اختلاف ہے۔ پس امام ابن معین رحمہ اللہ نے اس کی نفی کی ہے (یعنی سماع ثابت نہیں) جیسا کہ تہذیب میں ہے اور صاحب کتاب جامع التحصیل کہتے ہیں کہ امام ابو حاتم نے عبد الرحمن کا سماع جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے۔

(۱۵۹۲) وَمِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ نَحْوُهُ آخَرُ جَعْدُ أَحْمَدُ ۳/۳۲۱، ۳۹۹ وَالْحَاكِمُ ۳/۴۷۹، ۴۸۰ وَابْنُ حَبَّانَ ۱۵۶۹ ((مَوَارِدُ)) وَالزَّوَارِقُ رَقْم ۱۶۰۹ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ۲۰۷۱۹ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُفْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ مُطَوَّلًا وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ لَكِنْ فِي سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ جَابِرٍ اخْتِلَافٌ فَقَدْ نَفَاهُ ابْنُ مَعِينٍ كَمَا فِي التَّهْذِيبِ وَقَالَ صَاحِبُ جَامِعِ التَّحْصِيلِ اثْبَتَ لَهُ أَبُو حَاتِمٍ السَّمَاعُ مِنْ جَابِرٍ۔

دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اسی طرح

طاغون کی بیماری مدینہ منورہ میں نہیں آئے گی۔

۱۵۹۳۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ منورہ پر دجال کا رعب بھی نہیں پڑے گا۔ اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔“

لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِينَةَ

وَكَذَلِكَ الطَّاغُونُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

(۱۵۹۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ

أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ))

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ زَادَ: ((لَذَبَّانِ عَنْهَا رُغْبَ الْمَسِيحِ))
اور مسند احمد کی روایت میں زائد بات یہ ہے: ”وہ دونوں (فرشتے) مدینہ منورہ سے مسیح دجال کا رعب دور کریں گے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل المدینة۔ باب لا یدخل الدجال المدینة۔ ومسند أحمد۔ ۳۱/۴۳]

(۱۵۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ))
۱۵۹۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں اس میں طاعون آ سکتا ہے نہ دجال۔“

www.KitaboSunnat.com

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرُ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا لِكَ يَهْلِكَ))
اور مسلم شریف کی روایت میں ہے۔ ”دجال مشرق کی طرف سے مدینہ کے قصد و ارادہ سے آئے گا حتیٰ کہ اُحد کی پچھلی جانب مقیم ہوگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل المدینة۔ باب لا یدخل الدجال المدینة۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب صیانة المدینة من دخول الطاعون والدجال آلیہا]

(۱۵۹۵) حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَاقِينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَنَافِقٍ))
۱۵۹۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں جسے دجال پامال نہیں کرے گا۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ اپنے مکینوں کو تین مرتبہ خوب زور سے ہلائے گا پس اللہ ہر کافر اور منافق کو نکال باہر کرے گا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب فضائل المدینة۔ باب لا یدخل الدجال المدینة]

(۱۵۹۶) كَذَلِكَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قِصَّةِ الَّذِي يَقْتُلُهُ الدَّجَالُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِ: ((إِنَّهُ أَكْثَرُ النَّاسِ شَهَادَةً))
۱۵۹۶۔ اسی طرح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث جس میں اس آدمی کا قصہ ہے جس کو دجال قتل کرے گا اس حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ (دجال کا مقتول) شہادت کے

لحاظ سے رب العالمین کے ہاں تمام لوگوں میں سے افضل ترین ہوگا۔“
اور یہ حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی طویل موجود ہے
اور بخاری شریف کی روایت میں ہے: ”دجال مدینہ کی ایک کھاری
شور والی زمین تک پہنچے گا۔ اس پر مدینہ میں داخلہ تو حرام
ہوگا۔ (مدینہ سے) اس دن ایک شخص اس کی طرف نکل کر بڑھے گا
یہ لوگوں میں سے سب سے بہتر آدمی ہوگا یا (یہ فرمایا کہ) بہتر لوگوں
میں سے ہوگا۔“ آخر تک۔

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))
وَ هُوَ فِي الْبَحَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ مُطَوَّلًا وَ لِي
رِوَايَةُ الْبَحَارِيِّ: ((يَأْتِي الدَّجَالُ - وَهُوَ
مَحْرَمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بَقَابِ الْمَدِينَةِ -
بَعْضُ السَّبَاحِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ
رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ
النَّاسِ.....)) الْحَدِيثُ -

تخریج: [صحیح البخاری- کتاب فضائل المدینہ- باب لا یدخل الدجال المدینہ- و صحیح مسلم- کتاب سالفتن- باب فی صفة الرجال و تحريم المدینة علیه.....]

دجال سے دور رہنے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات
پڑھنے کی فضیلت۔

فَضْلُ الْبُعْدِ عَنِ الدَّجَالِ وَقِرَاءَةُ
قَوَائِمِ الْكَهْفِ

۱۵۹۷- ابو الدھماء سے روایت ہے کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دجال کے متعلق سنے وہ اس سے دور
رہے۔ پس اللہ کی قسم! بے شک آدمی اس کے پاس آئے گا اور وہ
اس کو اس کے شبہات پیش کرنے کی وجہ سے مومن شمار کرے گا۔“
اس طرح آپ ﷺ فرمایا۔

(۱۵۹۷) عَنْ أَبِي الدُّهْمَاءِ قَالَ سَمِعْتُ
عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَالِ
فَلْيَنْتَهِ عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ الرَّجُلَ لِيَأْتِيَهُ وَ هُوَ
يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَنْبَغُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ
الشُّبُهَاتِ، أَوْ لَمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ))
هَكَذَا قَالَ -

تخریج: [سنن أبی داؤد- کتاب الملاحم- باب خروج الدجال- (روایت صحیح ہے۔)]

۱۵۹۸- ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو
شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے
سے محفوظ رہے گا۔“

(۱۵۹۸) حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ مَرْفُوعًا:
((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ
الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ))

تخریج: [صحیح مسلم- کتاب صلاة المسافرين- باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي]

۱۵۹۹- نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ
مرفوع طویل روایت جس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے تمہارے

(۱۵۹۹) حَدِيثُ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ
مَرْفُوعًا مُطَوَّلًا وَ فِيهِ: ((غَيْرُ الدَّجَالِ

متعلق دجال کے علاوہ دوسری چیزوں سے زیادہ اندیشہ ہے۔ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں تمہاری جگہ خود اس سے نمٹ لوں گا۔ اور اگر میری زندگی کے بعد نمودار ہوا تو ہر آدمی خود اپنے آپ کا دفاع کرے گا اور میرے بعد اللہ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ تعالیٰ محافظ ہوگا) وہ دجال نو جوان گھونگریالے بالوں والا ہوگا اس کی ایک آنکھ (انگور کی طرح) ابھری ہوئی ہوگی گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں پس تم میں سے جو شخص اسے پالے اسے چاہیے کہ وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں فساد پھیلانے لگا۔ اللہ کے بندو! اس وقت ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اللہ کے رسول! اس کا زمین میں کتنا قیام ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن جمعہ (ایک ہفتہ) کے برابر ہوگا۔ اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہوں گے۔“ آخر حدیث تک۔

أَخَوْنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَلَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَيْسَتْ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَاجِبِ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أَشَبَّهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطْنٍ۔ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوَاصِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ۔ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ لَمَعَاتِ يَمِينًا وَ عَاتِ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ! فَاقْبِتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبَنُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمًا كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ.....))۔ الْحَدِيثُ

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ باب ذکر الدجال]

فَضْلُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةٍ

مسح دجال کے فتنہ کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت۔

الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

۱۶۰۰۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے مسیح دجال اور حیات و ممات کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کی آپ قرض سے بہت زیادہ پناہ مانگتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مقررہ قرض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو

(۱۶۰۰) حَدِيثُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ

مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)) جاتا ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام]

(۱۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْلَمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: ((قُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ- وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

۱۶۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا ان کو قرآن کی سورت کی طرح سکھایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے: ”اس طرح کہو۔ اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنہ سے نیز زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ پکڑتے ہیں۔“

امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ طاؤس رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: کیا تو نے نماز میں یہ دعا کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو جناب طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: نماز دوبارہ ادا کر۔ کیوں کہ طاؤس رحمہ اللہ نے اس روایت کو تین یا چار راویوں سے روایت کیا ہے۔ یا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا۔

قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ: بَلَّغْنِي أَنَّ طَاوُسًا قَالَ لِابْنِهِ: أَذْعَوْتَ بِهَا فِي صَلَاتِكَ؟ فَقَالَ: لَا قَالَ: أَعِدْ صَلَاتَكَ لِأَنَّ طَاوُسًا رَوَاهُ عَنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ-

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب المساجد۔ باب ما يستعاذ منه في الصلاة]

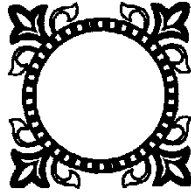
اللہ پر بھروسہ کرنے کی طرف رجوع کرنے نیز دجال اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کی فضیلت۔

۱۶۰۲۔ ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے مدینہ منورہ میں ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہیں، اور وہ کہہ رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اتنے میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا“ اور اس کا سر دور سے زینت والا لگے گا، زینت والا زینت والا۔ تین مرتبہ فرمایا۔ اور بے شک وہ عنقریب کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں پس جب کسی شخص نے (اس کو) کہا کہ تو ہمارا رب نہیں، ہمارا رب تو

فَضْلُ التَّوَكُّلِ وَالْإِنَابَةِ إِلَى اللَّهِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ بِهِ مِنَ الدَّجَالِ وَ شَرِّهِ (۱۶۰۲) عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا: رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ
 شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ))
 اللہ ہے اسی پر ہم نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف ہم نے رجوع کیا ہم
 تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو اس دجال کے لیے اس شخص پر
 کسی قسم کا کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔“

تخریج : [مسند أحمد- ۵/ ۳۷۲- (روایت صحیح ہے۔)]



باب نمبر 22



کتاب الرؤیا
خواب کا بیان

صفحہ نمبر 922 تا 928

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب رؤیا الصالحین۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ باب فی کون الرؤیا من اللہ و أنها جزء من النبوة۔ و صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب من رأى النبی ﷺ فی المنام]

تشریح : اس حدیث میں مومن کے خواب کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس کو نبوت کا چھایا لیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے کہ یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اس میں بڑی فضیلت ہے۔ اگر مومن کا خواب نبوت کے ہزار اجزاء میں سے بھی ایک جزء بیان کیا جاتا تو اس کی بڑی فضیلت ہوتی۔ مومن کے خواب کی نبوت سے مشابہت اس طرح ہے کہ نبوت الانبیاء سے ماخوذ ہے جس کا لغت میں معنی خبر دینا ہے اسی طرح خواب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی خبر ہے جس میں جھوٹ نہیں ہوتا جیسے نبوت کا معنی بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی خبر جس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ اس طرح خبر کے سچے ہونے میں خواب نبوت کے مشابہ ہو گیا۔

(۱۶۰۵) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ))
۱۶۰۵۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب الرؤیا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزء من النبوة]
الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ—﴾ (يونس: ۶۴)
۱۶۰۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا (سچا) خواب اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے اور وہ مبشرات (خوشخبریوں) میں سے ہے۔“

تخریج : [تفسیر ابن جریر۔ ۹۳ / ۱۱۔ (روایت صحیح لثیرہ ہے۔)]
(۱۶۰۷) حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))
۱۶۰۷۔ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”نبوت میں سے صرف مبشرات (خوشخبریاں) ہی باقی رہ گئی ہیں۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا ”مبشرات کیا ہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”سچا خواب۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب المبررات]

نیک (سچا) خواب مبررات میں سے ہے جس کو مومن دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ
يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ

۱۶۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (اپنے گھر کے دروازے کا) پردہ ہٹایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز کی صفوں میں تھے۔ پس آپ نے فرمایا: ”لوگو! نبوت کی خوش خبریوں میں سے صرف نیک (سچے) خواب ہی رہ گئے ہیں، جن کو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار! بے شک میں روکا گیا ہوں کہ رکوع یا سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھوں۔ پس رکوع میں تم اپنے رب کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں پوری کوشش سے دعا کرو کیونکہ اس لائق ہے کہ اس میں تمہارا دعا قبول ہو۔“

(۱۶۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ. أَلَا وَإِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقِمْنَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)).

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پردہ ہٹایا اور آپ کے سر پر اس مرض میں جس میں آپ کی موت واقع ہوئی، پٹی بندھی ہوئی تھی پس آپ نے تین دفعہ فرمایا: ”اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ (پھر فرمایا) بے شک نبوت کے مبررات میں سے صرف خواب ہی رہ گئے ہیں جن کو نیک آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔“

وَفِي رِوَايَةٍ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتْرَ وَرَأَسُهُ مَعْصُوبٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ تُرَى لَهُ...))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود]

اس چیز کی فضیلت جس کو ناپسند خواب دیکھنے والا کہتا اور کرتا ہے

فَضْلُ مَا يَقُولُهُ وَيَفْعَلُهُ مَنْ رَأَى مَا
يُكْرَهُ فِي الْمَنَامِ

۱۶۰۹۔ ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ پس جو شخص کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اسے اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکتا چاہیے اور وہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اس

(۱۶۰۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ

طرح وہ برا خواب اس کو نقصان نہیں دے گا۔ اور شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آسکتا۔“

اور ابوسلمہ سے بیان کردہ ایک اور روایت میں ہے، انہوں نے کہا، میں خواب دیکھتا تھا اور اس کی وجہ سے بیمار ہو جاتا تھا۔ آخر میں نے ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں بھی خواب دیکھتا اور بیمار ہو جاتا۔ آخر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کا ذکر صرف اپنے انتہائی عزیز سے کرے۔ اور جب بُرا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ اور تین مرتبہ تھوک دے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ”اُسے چاہیے کہ وہ جس کروٹ پر تھا اسے بدل لے۔“ اور یہ روایت مسلم شریف میں بھی ہے۔

الشَّيْطَانُ لَهَا لَا تَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاى بِى))

وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرُّ ضُنِّي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمَرُّ ضُنِّي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَفَلَّحْ لَكَلًّا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ))

وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ مَاجَةَ: ((وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنِبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))۔ وَهِيَ عِنْدَ مُسْلِمٍ أَيْضًا فِي رَوَايَةٍ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب من رأى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام۔ و کتاب التعبير۔ باب إذا رأى ما يكره فلا يخبر بها ولا يذكرها۔ و سنن ابن ماجه۔ أبواب تعبير الرؤيا۔ باب من رأى رؤيا يكرهها۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرؤيا۔ باب فی كون الرؤيا من الله.....]

۱۶۱۰۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو اسے اپنی بائیں طرف تین بار تھوکانا چاہیے۔ اور تین مرتبہ اللہ سے شیطان کی پناہ مانگنی چاہیے (اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیے) اور وہ جس کروٹ پر تھا اسے بدل لینا چاہیے۔“

(۱۶۱۰) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ لَكَلًّا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَكَلًّا وَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ جَنِبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الرؤيا۔ باب فی كون الرؤيا من الله وأنها جزء من النبوة [۱۶۱۱]۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے) قریب زمانہ میں مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔..... اور اس حدیث میں یہ بھی ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص بُرا خواب دیکھے تو

(۱۶۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ۔۔)) الْحَدِيثُ وَ فِيهِ

((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكُونُ، فَلْيَقُمْ فَلْيَصِلْ - وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ))
اے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے اور اس خواب کا کسی سے بھی تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ باب فی کون الرؤیا من اللہ و أنها جزء من النبوة]
فَصُلْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ ((فِي صُورَتِهِ))
نبی ﷺ کو (آپ کی صورت میں) خواب میں دیکھنے کی فضیلت۔

(۱۶۱۲) حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَسِيرَانِي فِي الْبُقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي))
ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“
امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شخص جب رسول اللہ ﷺ کو آپ کی صورت میں دیکھے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب من رأى النبي ﷺ في المنام]
(۱۶۱۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى لِرَأْيِ الْوَيْلِ لَا يَتَمَثَّلُ بِي))
انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“..... آخر حدیث تک۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب من رأى النبي ﷺ في المنام]
(۱۶۱۴) وَجَاءَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ بَلْفِظٍ: ((مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي))
اور ابوسعید کی بیان کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھ جیسا نہیں بن سکتا۔“

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نیند میں مجھے دیکھا تو تحقیق اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ میری صورت اختیار کر سکے۔“ اور یہ روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التعبير۔ باب من رأى النبي ﷺ في المنام۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ باب قول النبي عليه الصلاة والسلام۔ من رأى في المنام فقد رآني۔ و سنن ابن

ماجہ۔ أبواب تعبیر الرؤیا۔ باب رؤیة النبی ﷺ فی المنام

تشریح : اس حدیث اور اس سے قبل مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا لیکن ایسا ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی اور کی شکل اختیار کر کے یہ ہاور کرائے کہ میں محمد ﷺ ہوں اس لیے زیارت رسول ﷺ کے ہر مدی کی تصدیق نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس سے آپ کا حلیہ مبارک وغیرہ معلوم کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔

فَصَلِّ النَّظْرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَتَمَنِّيْ ذَلِكْ وَالْجُلُوسِ مَعَهُ

۱۶۱۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے سب سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ ان میں سے ایک خواہش کرے گا کاش کہ وہ اپنے اہل و مال کے بدلے میں مجھے دیکھ لے۔“

(۱۶۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَشَدَّ أَمْتِي إِلَى حُبِّ نَاسٍ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة ونعيمها۔ باب فیمن یود رؤیة النبی ﷺ بأهله وماله]

۱۶۱۶۔ حماد بن منبہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا پس انہوں نے کئی احادیث ذکر کیں۔ ان میں سے ایک یہ حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! البتہ تم میں سے کسی ایک پر وہ دن آئے گا کہ اس نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ پھر اگر وہ مجھے دیکھ لے تو یہ اسے اپنے اہل و مال کے ساتھ ہونے سے زیادہ محبوب ہوگا۔“

(۱۶۱۶) عَنْ حَمَّادِ بْنِ مَنبِهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كَرَّ أَحَادِيثُ مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُ))

ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ البتہ اگر وہ مجھے اپنے اہل و مال کے ساتھ دیکھے تو یہ اس کو اپنے اہل و مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اور میرے نزدیک کلام میں تقدیم و تاخیر ہے۔

قَالَ أَبُو إِسْحَاقٍ: الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لِأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مَقْلَمٌ وَمَوْخَرٌ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ باب فی کون الرؤیا من اللہ وأنها جزء من النبوة]

۱۶۱۷۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ماں جان! تحقیق میں ڈرتا

(۱۶۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لَقَالَ: يَا أُمَّهُ قَدْ

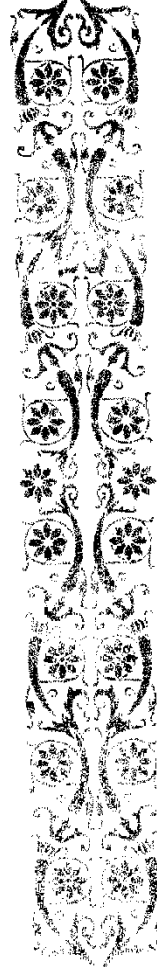
ہوں کہ کہیں مال کی کثرت مجھے ہلاک نہ کر دے۔ کیونکہ میں تمام قریش سے زیادہ مال دار ہوں۔ تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اے میرے بیٹے! (کثرت سے) خرچ کیا کر۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض وہ ہیں جب میں ان سے جدا ہو جاؤں گا تو وہ مجھے نہیں دیکھیں گے۔“ پس عبدالرحمن رضی اللہ عنہ (باہر) نکلے تو عمر رضی اللہ عنہ کو ملے پس ان کو یہ حدیث بتائی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ ان میں سے میں ہوں۔ تو انہوں نے کہا۔ نہیں! اور میں تیرے بعد کسی کو بری الذمہ نہیں کروں گی (یعنی یہ نہیں بتاؤں گی کہ تو ان میں سے نہیں بلکہ خاموشی اختیار کروں گی)۔

خِفْتُ أَنْ يَهْلِكَنِي كَثْرَةُ مَالِي أَنَا أَكْثَرُ قَرِيشًا مَالًا قَالَتْ يَا بَنِي فَأَنْفِقْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مِنْ أَصْحَابِي مَنْ لَا يَرَانِي بَعْدَ أَنْ أَفَارِقَهُ فَخَرَجَ فَلَقِيَ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَجَاءَ عُمَرُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا بِاللَّهِ مِنْهُمْ أَنَا ؟ قَالَتْ : لَا وَلَكِنْ أَبِلَى أَحَدًا بَعْدَكَ)) وَفِي رِوَايَةٍ ((وَلَمْ أَبْرَأِ أَحَدًا بَعْدَكَ))

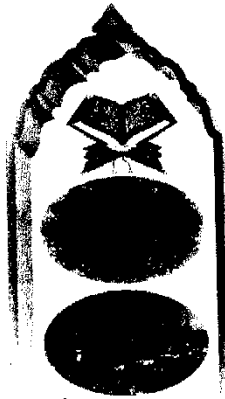
تخریج : [مسند أحمد - ۶ / ۲۹۰ - (روایت حسن ہے۔)]



باب نمبر 23



صفحہ نمبر 930 تا 935



کتابِ حُسنِ اسلامِ المرء
آدمی کے اچھے اسلام کا بیان

فَضْلُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ وَحُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ آدمی کے اچھے اسلام کی فضیلت اور کافر کے اسلام لانے کے بعد اس کے گزشتہ عمل کا حکم۔

۱۶۱۸۔ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو (یقین و خلوص کے ساتھ ہو) تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جو اس نے اس سے پہلے کیے ہوں۔ اور اب اس کے بعد والی زندگی کے لیے بدلہ شروع ہو جاتا ہے یعنی ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ اس برائی سے بھی درگزر فرمائے۔“

(۱۶۱۸) أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضَعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا))

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ أَزَلَفَهَا وَمُحِيتُ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ أَزَلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضَعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا))

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام عمدہ ہو تو اللہ اس کی ہر وہ نیکی لکھ لیتا ہے جو اس نے اسلام لانے سے پہلے کی ہو۔ اور اس کا ہر گناہ مٹا دیتا ہے جو اس نے اسلام لانے سے پہلے کیا ہو۔ پھر اس کے بعد واز زندگی کے لیے بدلہ شروع ہو جاتا ہے یعنی ایک نیکی کے عوض دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور ایک برائی کا اسی برائی کے مطابق بدلہ دیا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ اللہ اس برائی سے بھی درگزر فرمائے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب حسن اسلام المرء۔ و سنن النسائی۔ کتاب

الایمان و شرائعہ۔ باب حسن اسلام المرء]

۱۶۱۹۔ محمد بن ابویعقوب بیان کرتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے سنا وہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ”آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا سامان چرایا کرتے تھے یعنی اسلم، غفار اور مزینہ

(۱۶۱۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا بَايَعَكَ سَرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغَفَّارَ

کے لوگ۔ محمد بن ابی یعقوب نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ عبدالرحمن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ یہ محمد بن ابی یعقوب کو شک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہذا أَسْلَمٌ غَفَارٌ مَزِينٌ۔ اور میں سمجھتا ہوں جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ یہ چاروں قبائل بنو تمیم بنو عامر اسد اور غطفان سے بہتر نہیں؟ کیا یہ (آخر میں ذکر ہونے والے) خراب اور برباد نہیں ہوئے؟“ اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یہ ان سے بہتر ہیں۔“

وَمُزِينَةٌ وَأَحْسَبُهُ وَجْهِيَّةٌ ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ شَكَكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمٌ وَغَفَارٌ وَمُزِينَةٌ وَأَحْسَبُهُ وَجْهِيَّةٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغُطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا؟)) قَالَ : نَعَمْ۔ قَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرُ مِنْهُمْ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب المناقب۔ باب ذکر أسلم وغفار ومزينة وجهينة۔۔۔۔]

۱۶۲۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلام کو عمدہ بنالے تو ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو تک ثواب لکھ لیا جاتا ہے۔ اور ہر نیک کام جو وہ کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے جتنا کہ اس نے کیا ہے۔“

(۱۶۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ لَهُ بِمِثْلِهَا))

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اس روایت میں یہ لفظ زائد ذکر کیے ہیں ”حتیٰ کہ وہ اللہ سے ملاقات کر لے۔“

وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رَوَاتِهِ: ((حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب حسن إسلام المرء۔ وصحيح مسلم۔ کتاب

الإيمان۔ باب اذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسية لم تكتب]

۱۶۲۱۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے پوچھا اللہ کے رسول! آپ ان نیک کاموں کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو میں زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے سلسلہ میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان اعمال کا بھی مجھے ثواب ملے گا؟ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان سب نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو جن کو تم پہلے کر چکے ہو۔“

(۱۶۲۱) أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّنُ أَوْ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَاةٍ وَعَقَاةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”تم جتنی نیکیاں پہلے کر چکے ہو

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ : ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا

أَسْلَفَتْ مِنْ خَيْرٍ)) وَالْتَحَنْتُ التَّعَبُّدَ.

ان سب کے ساتھ اسلام لائے ہو۔“ اور (التحنُّت) سے مراد ”عبادت کرنا“ ہے۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب البیوع۔ باب شراء المملوك من الحرى وهبته وعتقه۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان باب بیان حکم عمل الکافر إذا أسلم بعده۔]

(۱۶۲۲) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ اللَّهِ! أُنْوَخِدُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: ((مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُوَخِدْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِدَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ))

و فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يُوَخِدُ بِهَا وَمَنْ أَسَاءَ أُخِدَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ))

۱۶۲۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! ہم نے زمانہ جاہلیت میں جو گناہ کیے ہیں کیا ہم سے ان کا مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے اسلام کی حالت میں نیک اعمال کیے تو اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرے تو اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے قبل از اسلام کے گناہوں کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی بُرے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم۔ باب اثم من أشرك بالله..... و صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان باب هل يؤاخذه بأعمال الجاهلية]

بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَ وَ كَذَا الْهَجْرَةُ وَالْحَجُّ

(۱۶۲۳) عَنْ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمُهَرِّيِّ قَالَ: خَضَرْنَا عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ وَ هُوَ فِي سِيَافَةِ الْمَوْتِ يَبْكِي طَوِيلًا وَ حَوْلَ وَجْهِهِ إِلَى الْجَدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ! أَمَّا بَشَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا؟ أَمَّا بَشَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا؟ قَالَ فَاقْبَلْ بَوَاجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعُدُّ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اسلام قبول کرنے، ہجرت کرنے اور حج ادا کرنے سے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۶۲۳۔ ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں، ہم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ قریب المرگ تھے۔ پس وہ کافی دیر تک روئے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا، تو ان کا لڑکا کہنے لگا۔ ابا جان! کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں خوشخبری نہیں دی تھی؟ کیا آپ کو اللہ کے رسول ﷺ نے فلاں بشارت نہیں دی تھی؟ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ اپنے بیٹے کی طرف پھیرا اور فرمایا بے شک ہم سب سے افضل جسے شمار کرتے ہیں وہ گواہی ہے کہ اللہ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (اس کے بعد فرمایا) میں تین ادوار سے گزرا ہوں۔

۱۔ میری یہ کیفیت تھی کہ رسول اللہ (ﷺ) سے مجھ سے زیادہ بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت مجھے سب سے زیادہ محبوب بات یہ لگتی تھی کہ اگر میں ان پر قدرت پالوں تو انہیں قتل کر دوں۔ اگر میں اس حال میں مرجاتا تو میں یقیناً جہنمی ہوتا۔

۲۔ جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی تو میں نے نبی کریم (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کر لوں۔ پس جب آپ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عمرو! کیا بات ہے؟“ میں نے کہا: میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ تمہاری کیا شرط ہے؟“ میں نے کہا: یہ کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ”عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے؟ ہجرت کرنے سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟ اور حج ادا کرنے سے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“ اس کے بعد میری یہ کیفیت تھی کہ مجھے رسول اللہ (ﷺ) سے زیادہ محبوب اور میری نظر میں آپ سے زیادہ جلیل القدر کوئی نہ تھا۔ آپ کی عظمت و توقیر میرے دل میں اتنی تھی کہ میں نظر بھر کر آپ کی طرف نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور اگر مجھے رسول اللہ (ﷺ) کا حلیہ مبارک بیان کرنے کو کہا جائے تو میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ میں نے کبھی آپ کو نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں۔ اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً امید تھی کہ میں جنتی ہوتا۔

۳۔ پھر (اس کے بعد) ہم کئی چیزوں کے والی بنائے گئے (یعنی حکومتی مناصب پر فائز ہوئے) مجھے معلوم نہیں کہ ان کے بارے میں میرا کیا حال ہوگا۔ پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی رونے پینے والی عورت ہو نہ کوئی آگ۔ پس جب تم

اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَخَذْتُ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي۔ وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدْ اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ مِنْهُ۔ فَلَوُمْتُ عَلَى بِلَدِكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ۔ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قُلُوبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَا بَايَعَكَ قَبَسَطُ يَمِينَهُ۔ قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي۔ قَالَ ((مَالِكَ يَا عَمْرُو؟)) قَالَ قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ ((تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ: أَنْ يُعْفِرَ لِي قَالَ ((أَمَّا عَلِمْتُ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟)) وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَجَلَ فِي عَيْنِي مِنْهُ۔ وَمَا كُنْتُ أَطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْهُ إِجْلَالًا لَكَ۔ وَلَوْ سِئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ۔ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنِي مِنْهُ۔ وَلَوْ مَتَّ عَلَى بِلَدِكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلَّيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَذْرَى مَا حَالِي فِيهَا فَإِذَا أَنَا مُتٌ فَلَا تَصْحَبُنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسُونُوا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدَرًا مَا تُنَحَرُ جُزُورٌ وَيُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ وَأَنْظَرُ مَاذَا أَرَا جُعْ بِهِ رَسُلَ رَبِّي

الْأَثَرُ مَوْقُوفٌ

مجھے ذہن کر لو تو مجھ پر مٹی تھوڑی تھوڑی کر کے ڈالنا پھر میری قبر پر اتنی دیر تک کھڑے رہنا کہ جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے تاکہ میں تم سے مانوس رہوں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔
یہ اثر موقوف ہے۔؟

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب کون الاسلام یهدم ما قبله، و کذا الهجرة والحج]

جَزَاءُ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَتُعْجِلُهَا لِلْكَافِرِ فِي الدُّنْيَا

مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا و آخرت میں ملتا ہے اور کافر کو اس کے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”آپ فرمائیے کہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس شخص نے حرام کیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ یہ اشیاء اس طور پر کہ قیامت کے روز خالص ہوں گی اہل ایمان کے لیے۔ دنیوی زندگی میں مومنوں کے لیے بھی ہیں۔“

۱۶۲۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کسی مومن پر اس کی نیکی کے معاملہ میں ظلم نہیں کرتا“ اسے اس کی نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اسے بدلہ دیا جائے گا۔ لیکن کافر کو اس کی ان اچھائیوں کا صلہ جوہ اللہ کے لیے کرتا ہے دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی ایسا نیک عمل نہیں ہوگا جس کے بدلے کا وہ مستحق ہو۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”جب کافر دنیا میں کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اسے اس کا بدلہ دنیا کی کچھ نعمتوں میں سے دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ مومن کی نیکیوں کا ذخیرہ آخرت میں کر لیتا ہے اور دنیا میں اسے اس کی اطاعت کی وجہ سے رزق دیتا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ----﴾ (الأعراف: ۳۲)

(۱۶۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أَقْضِيَ إِلَيْهِ الْآخِرَةُ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا))

وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللَّهَ يَذْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَ يُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب صفات المنافقین۔ باب جزاء المؤمن بحسناته فی الدنیا والآخرۃ۔۔۔]

فَضْلُ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ

۱۶۲۵۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث آپ نے فرمایا: ”فتنہ وفساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔“

(۱۶۲۵) حَدِيثُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ مَرْفُوعًا قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةٍ إِلَيَّ))

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الفتن۔ باب فضل العبادة فی الهرج]

۱۶۲۶۔ عقبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ بنو مازن بن صعصعہ کے بھائی رسول اللہ ﷺ کے صحابی روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں۔ ان دنوں میں دین کے ساتھ تمسک کرنے والے کو تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یا اس کو اُن میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تم میں سے پچاس آدمیوں کے برابر۔“ انہوں نے عرض کیا: یا اس کو اُن میں سے پچاس آدمیوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تم میں سے“ آپ نے یہ بات تین یا چار دفعہ فرمائی۔

(۱۶۲۶) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ أَخِي نَبِيِّ مَازِنِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامُ الصَّبْرِ الْمُتَمَسِّكِ فِيهِنَّ يَوْمٌ يُمِثُّ بِمِثْلِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَهُ كَأَجْرِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ)) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((بَلْ مِنْكُمْ)) قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ مِنْكُمْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ أَرْبَعًا۔

تخریج : [المعجم الكبير للإمام الطبرانی۔ ۱۷ / ۲۸۹۔ (اس حدیث کے شواہد البوداۃ ۴۳۴/۱ ابن ماجہ ۴۰۱۴ وغیرہ

میں موجود ہیں جس کی بناء پر یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔)]



باب نمبر 24



صفحہ نمبر 937 تا 959



کِتَابُ الزُّهْدِ
زهد کا بیان

فَصَلِّ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا وَالتَّقَرُّغَ لِلْعِبَادَةِ وَالْإِقْبَالَ عَلَى اللَّهِ

دنیا سے بے رغبتی، عبادت کے لیے فراغت اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے جیسے عورتیں بیٹے، سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے، نشان دار گھوڑے، چوپائے اور کھیتی یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اچھا ٹھکانہ تو اللہ ہی کے پاس ہے آپ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی بہتر چیز بتاؤں؟ تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی رضا مندی ہے۔ سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَتَابِ۔ قُلْ أَوْبِسْكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ﴾

(آل عمران: ۱۴-۱۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلِلذَّارِ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَهْلًا يَعْمَلُونَ﴾ (الأنعام: ۳۲)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَّاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا أَلْمَالُ وَالْأَنْبُوتُ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾ (الكهف: ۴۵-۴۶)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور آخرت کا کھر متقیوں کے لیے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔“
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) میان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا (کلا) ہے۔ پھر آخر کار وہ چورا چورا ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مال و اولاد تو دنیا ہی کی زینت ہے اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک از روئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور دنیا کی یہ زندگی گانی تو محض کھیل تماشا ہے البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے کاش! یہ جاننے ہوتے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تمہارے پاس جو کچھ ہے سب فانی ہے اور

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِیَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (العنکبوت: ۶۴)
وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ

اللہ کے پاس جو کچھ ہے باقی رہنے والا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف دنیا کی زندگی کا سامان اور اسی کی رونق ہے۔ ہاں اللہ کے پاس جو ہے وہ بہت ہی بہتر اور دیر پا ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے قارون کے قصہ میں فرمایا: ”پس قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا تو زندگی دنیا کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح وہ مل جاتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا ہی قسمت کا دھنی ہے۔ ذی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس! بہتر چیز تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی جو اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو صبر و سہارا لے ہیں۔“ اللہ کے اس فرمان تک۔ ”آخرت کا یہ بھلا گھر ہم ان ہی کے لیے مقرر کر دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی، فخر اور فساد کی چاہت نہیں رکھتے۔ اور پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”لوگو! اللہ کا وعدہ سچا ہے تمہیں زندگی دنیا دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”خوب جان رکھو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا، زینت اور آپس میں فخر اور مال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے آپ کو زیادہ بتلاتا ہے جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو تم اس کو زرد رنگ میں دیکھتے ہو پھر وہ بالکل چورا چورا ہو جاتی ہے۔ اور آخرت میں سخت عذاب اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے۔ اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں۔ سبقت کرو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کے برابر ہے یہ ان کے

اللہ باقی) (النحل: ۹۶)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿لَمَّا أُوتِيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَّعَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفْكَالًا تَعْقِلُونَ﴾ (القصص: ۶۰)

وَقَالَ تَعَالَى: فِي قِصَّةِ قَارُونَ ﴿فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ: وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَن آمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَمَا يَلْقَاهَا إِلَّا الصَّابِرُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿بَلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ (القصص: ۷۹-۸۳)

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ﴾ (فاطر: ۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ زِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ۔ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ بَنَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَ رِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ۔ سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

لیے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“

وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

(الحديد: ۲۰-۲۱)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ﴾ (الشورى: ۲۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو، ہم اسے اس کی کھیتی میں ترقی ترقی دیں گے۔ اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو، ہم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ﴾ (آل عمران: ۱۴۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو، اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لیے چاہیں سر دست دے دیتے ہیں، بالآخر اس کے لیے ہم جہنم مقرر کر دیتے ہیں جہاں وہ برے حالوں دھنکارا ہوا داخل ہوگا اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لیے ہونی چاہیے، وہ کرتا بھی ہو اور وہ با ایمان بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدر دانی کی جائے گی۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَذْهُورًا وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا﴾ (الاسراء: ۱۸-۱۹)

اور دوسری کثیر آیات جو زہد اور زاہدین کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں۔

وآيَاتُ أُخْرَى كَثِيرَةٌ فِي فَضْلِ الزُّهْدِ
وَالزَّاهِدِينَ

۱۶۲۷۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا رب تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی ہے): آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو غشی سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ آدم کے بیٹے! مجھ سے دور نہ ہو ورنہ میں تیرے دل کو فقر اور تیرے ہاتھوں کو مصروفیات سے بھر دوں گا۔“

(۱۶۲۷) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ أَتَفْرُغُ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبِكَ غِنَى وَ أَمَلًا يَدُكَ رِزْقًا- يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعِدْ مِنِّي فَأَمَلًا قَلْبِكَ فَقْرًا وَ أَمَلًا يَدُكَ شُغْلًا))

تخریج: [المستدرک للإمام الحاكم - ۳/ ۳۲۶۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۲۸۔ عمر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن ابان بن عثمان بن عفان سے سنا وہ اپنے باپ (ابان) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے۔ میں نے (دل میں) کہا کہ مروان نے ان کو جو اس وقت بلایا ہے تو کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ پس میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: مروان نے ہم سے ان احادیث کے متعلق پوچھا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کی سوچ و ارادہ دنیا ہی بن جائے تو اللہ اس کے معاملے کو متفرق کر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے درمیان بنا دیتا ہے اور دنیا سے اسے صرف وہی کچھ ملتا ہے جو اس کے لیے کچھ دیا گیا ہے۔ اور جس شخص کی نیت صرف آخرت ہو تو اللہ اس کے امور جمع فرما دیتا ہے اور اس کی غنی اس کے دل میں رکھ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔“

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب الهم بال دنیا۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۲۹۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دین کا علم سیکھنے کے لیے حاضر رہتا جبکہ دوسرا کاروبار کرتا۔ کاروبار میں مشغول بھائی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ”شاید تمہیں رزق اسی کی وجہ سے ملتا ہے۔“

میں نے اس حدیث کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے باب میں ذکر کیا ہے۔

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب فی التوکل علی اللہ تعالیٰ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۳۰۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا بھی سونا ہو تو مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ مجھ پر تین دن بھی اس

(۱۶۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ ابَانَ بْنَ عُفَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔ قُلْتُ مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ۔ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمًّا، فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّةً، جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ))

(۱۶۲۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَزِفُ لِنَسْجِي الْمُحْتَزِفِ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)) وَقَدْ ذَكَرْتَهُ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى اللَّهِ۔

(۱۶۳۰) عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا

حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی
بچے۔ البتہ کسی کا قرض اتارنے کے لیے کچھ بچالوں تو یہ اور بات
ہے۔“

يَسْرُنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَعِنْدِي
مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضَعُهُ لِدَيْنٍ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی ﷺ ما یسرني أن عندی مثل أحد هذا ذهباً] (۱۶۳۱)
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو
ذَرٍّ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ
الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ))
قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((مَا
يَسْرُنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا
تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا
شَيْئًا أَرْضَعُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ لِي
عِبَادُ اللَّهِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا. عَنْ
يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ)) ثُمَّ مَشَى
ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ
هَكَذَا. عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ
خَلْفِهِ. وَ قَلِيلٌ مَا هُمْ۔۔۔))

۱۶۳۱۔ زید بن وہب سے روایت ہے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پھریلے علاقے میں چل رہا تھا کہ
اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابو ذر
! میں نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ
نے فرمایا: ”مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہوگی کہ میرے پاس اس
اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ
اس میں سے میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس
تھوڑی سی رقم کے جو میں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھی ہو۔ بلکہ
میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح اس طرح اس طرح خرچ
کروں اپنے دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور پچھلی طرف
سے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اس کے بعد فرمایا: ”زیادہ مال
جمع کرنے والے قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوائے اس شخص
کے جو مال کو اس طرح اس طرح اس طرح دائیں طرف سے بائیں
طرف سے اور پچھلی طرف سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں۔۔۔۔۔“ آخر حدیث تک۔

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب قول النبی ﷺ ما یسرني أن عندی مثل أحد هذا ذهباً] (۱۶۳۲)
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أَخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى
الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلِيَةٍ فِي
شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْ قَدْتُ فِي آيَاتِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ نَارًا. فَقُلْتُ: يَا خَالَتُ، مَا كَانَ
يَعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالنَّمَاءُ۔

۱۶۳۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا
میرے بھانجے! ہم چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند دیکھتے اسی طرح دو
مہینوں میں تیسرا چاند دیکھ لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں
میں (کھانا پکانے کے لیے) آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے پوچھا خالہ
پھر آپ کا گزراوقات کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ صرف
دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی پر۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے چند

انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کو بھی ان بکریوں کا دودھ تھنہ کے طور پر پینا جایا کرتے تھے آپ اسے ہمیں بھی پلایا کرتے تھے۔

إِلَّا أَنَّهُ لَدَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَاجِعُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ كَيْسَقِينَا))۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ہم چاند دیکھتے پھر چاند دیکھتے پھر چاند دیکھتے تین چاند دو مہینوں میں دیکھتے۔۔۔۔۔۔ بقیہ حدیث پہلے کی طرح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ ((إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ ثُمَّ الْهَلَالِ - فَثَلَاثَةُ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ.....)) الْحَدِيثُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الہبة وفضلها والتحریر علیہا۔ باب فضل الہبة۔ و صحیح

مسلم۔ کتاب الزہد۔ باب ”الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر“]

۱۶۳۳۔ شرح بن عبید بیان کرتے ہیں عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی ﷺ ہمارے پاس صفہ میں تشریف لایا کرتے تھے جبکہ ہم پر چھوٹی چادریں ہوتی تھیں۔ پس آپ فرماتے: ”اگر تم جان لو جو کچھ تمہارے لیے (آخرت میں) ذخیرہ کیا گیا ہے تو اس چیز پر جو تم سے روک دی گئی ہے غم نہ کھاؤ۔ البتہ تمہارے لیے فارس و روم (دو عظیم مملکتیں) فتح کیے جائیں گے۔“

(۱۶۳۳) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ قَالَ: قَالَ الْعُرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ عَلَيْنَا فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْنَا الْحَوْتِكِيَّةُ لَيَقُولُ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا ذُخِرَ لَكُمْ مَا خَزَنْتُمْ عَلَى مَا زَوَى عَنْكُمْ وَلَيَفْتَحَنَّ لَكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ))۔

تخریج : [مسند أحمد۔ ۱۲۸/۳۔ (روایت حسن ہے۔)]

زہد اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی مزید فضیلت۔

مِنْ فَضْلِ الزُّهْدِ وَالْإِقْبَالِ عَلَى اللَّهِ
أَيْضًا

۱۶۳۴۔ عمرو بن حنظل خزاعی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”جب اللہ کسی آدمی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کام لیتا ہے۔“ عرض کیا گیا کہ اس سے کیا کام لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت سے پہلے اس کے سامنے اس کا نیک عمل کھول دیا جاتا ہے“ حتیٰ کہ جو اس کے آس پاس ہے وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔“

(۱۶۳۴) حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلٍ الْخَزَاعِيِّ مَرْفُوعًا: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) قِيلَ: وَمَا اسْتَعْمَلَهُ؟ قَالَ: ((يُفْتَحُ لَهُ عَمَلُ صَالِحٍ بَيْنَ يَدَي مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مِنْ حَوْلِهِ))۔

اور مسند احمد کے علاوہ روایت میں ہے ”جب اللہ کسی بندے کے

وَفِي رِوَايَةٍ لِعَمْرِو أَحْمَدَ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ

ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو پسندیدہ بنا دیتا ہے۔“ عرض کیا گیا اس کے پسندیدہ بنا دینے سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت سے پہلے اس کے سامنے اس کا نیک عمل کھول دیتا ہے حتیٰ کہ جو اس کے آس پاس ہے وہ اس سے خوش ہو جاتا ہے۔“

تخریج : [مسند احمد۔ ۵/ ۲۲۲۔ وابن حبان ۱۸۲۲ والصحیحۃ للالبانی ۱۱۱۳ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

۱۶۳۵۔ ابوورداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزانہ سورج کے طلوع ہونے کے وقت اس کے دونوں طرف دو فرشتے بیٹھے جاتے ہیں جو منادی کرتے ہیں وہ جن وائس کے سوا زمین والوں کو سناتے ہیں: (ندایہ ہے) اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ اس لیے کہ جو تھوڑا ہوا اور کفایت کر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہوا اور غافل کر دے۔ اور سورج غروب ہوتے وقت اس کے دونوں طرف دو فرشتے منادی کرتے ہیں وہ جن وائس کے سوا اہل زمین کو سناتے ہیں (منادی یہ ہے) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر عطا فرما۔ اور بخیل کے مال کو تلف کر دے۔“

تخریج : [مسند احمد۔ ۵/ ۱۹۷۔ (روایت صحیح لغیرہ ہے)]

۱۶۳۶۔ بکر بن مضر بیان کرتے ہیں میں نے ابوہانی کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے علی بن رباح کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں سے فرماتے ہوئے سنا: ”تمہارا طریقہ تمہارے نبی ﷺ کے طریقہ سے کس قدر دور ہے۔ جبکہ وہ تو تمام لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ اور تم تمام لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت کرنے والے ہو۔“

تخریج : [مسند احمد۔ ۲/ ۲۰۴۔ (روایت صحیح ہے۔)]

اس شخص کی فضیلت جو قدرت کے باوجود اللہ کی طرف رغبت کی خاطر متواضع لباس پہنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”آخرت کا یہ بھلا گمراہ ان ہی کے لیے مقرر کر

خَيْرًا عَسَلَهُ)) فَقِيلَ: وَمَا عَسَلَهُ؟ قَالَ: ((يَفْتَحُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيِ مَوْلَاهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مِنْ حَوْلِهِ))

(۱۶۳۵) عَنْ أَبِي الذَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَتَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلْ وَ كَفَى خَيْرٌ مِمَّا كُنْتُمْ وَالْهَى وَلَا آهَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَتَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلَفًا))

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَالِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَاحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ وَ هُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ لِلنَّاسِ: مَا أَبْعَدُ هَدْيِكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَمَّا هُوَ فَأَذْهَبَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْتُمْ فَأَرَعَبَ النَّاسَ فِيهَا۔

فَصُلِّ مَنْ لَبَسَ الْمُتَوَاضِعَ مِنَ اللَّبَاسِ مَعَ الْقُدْرَةِ زُهدًا لِلَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ((بَلَدِكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ

دیتے ہیں جو زمین میں بڑائی، فخر اور فساد کی چاہت نہیں رکھتے۔
پرہیزگاروں کے لیے نہایت ہی عمدہ انجام ہے۔“

نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

(القصص: ۸۳)

۱۶۳۷۔ عبداللہ بن ابوامامہ حارثی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سادگی ایمان کا حصہ ہے۔“ فرمایا:
بِذَاتِ سَادِغِي۔

(۱۶۳۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ
الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: ((الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ))۔ قَالَ:
الْبَذَاذَةُ الْقَسَافَةُ۔ يَعْنِي التَّقَشُّفَ۔

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب من لا يؤبّه له۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۳۸۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”کتے ہی پر اگندہ بالوں والے غبار آلود پاؤں والے پرانی
چادروں والے جن کے رہنے کا ٹھکانہ نہیں۔ اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دیں
تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔ براء بن مالک انہی میں سے ہیں۔“

(۱۶۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَمْ مِنْ أَغْبَرٍ
ذِي طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ
لَاِبْرَةٍ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب المناقب۔ باب مناقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ۔ یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھیے

صحيح سنن الترمذی للالبانی: ۳۸۵۴]

۱۶۳۹۔ سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے
ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ
کی رضا کے لیے تواضع کے طور پر اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ
اس کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ قیامت کے دن اسے تمام مخلوقات کے
سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ (اہل) ایمان کے جوڑوں
میں سے جو جوڑا وہ پسند کرے پہن لے۔“

(۱۶۳۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسِ
الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْبِئَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ
يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُ
وَسِ الْحَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَيْ حُلِيِّ
الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبُسَهَا))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب البناء كله وبال (روایت حسن ہے۔)]

فَضْلُ الْإِقْتِسَادِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى

کرنے کی فضیلت۔

الْعَمَلِ الصَّالِحِ

۱۶۴۰۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ ان کے
پاس آئے تو اس وقت ایک عورت ان کے پاس موجود تھی۔ آپ نے

(۱۶۴۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ
عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ، قَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟))

فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: یہ فلاں عورت ہے اور اس کی (کثرت) نماز کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ (جان لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل ضروری ہے جتنے عمل کی تمہیں طاقت ہے۔ پس اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا مگر تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔ اور اللہ کو دین کا وہی عمل سب سے زیادہ محبوب ہے جس کا کرنے والا اس پر بیٹھتی کرے۔“

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: فلاں عورت ہے رات بھر سوتی نہیں اور اس کی (کثرت) نماز کا حال بیان کرنے لگیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ (جان لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل ضروری ہے جتنے عمل کی تمہیں طاقت ہے۔ اس لیے کہ اللہ کی قسم! اللہ (ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا مگر تم (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”کہ اللہ نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم اکتا جاؤ گے۔“

قَالَتْ: فَلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَتْ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) قُلْتُ: فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. فَقَالَتْ: ((مَنْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنْ الْأَعْمَالِ لِإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا))

وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَتْ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) قُلْتُ: فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. فَقَالَتْ: ((مَنْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنْ الْأَعْمَالِ لِإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا))

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((لَا يَسْأَمُ اللَّهُ حَتَّى تَسْأَمُوا))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الإیمان۔ باب أحبّ الدین الی اللہ اُدومہ۔ و کتاب التہجد۔ باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ۔ و صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضیلة العمل الدائم من قیام اللیل وغیرہ۔۔۔۔]

۱۶۳۱۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درنگی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو اور جان لو کہ تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔ اور یہ کہ اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔“

(۱۶۴۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا، وَ اعْلَمُوا أَنَّ كُنْ يُدْخِلُ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَ أَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب القصد و المداومة علی العمل]

۱۶۳۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی آپ رات کے وقت (اپنے ارد گرد گول کر کے) اس کا کمرہ بنا لیتے اور اس میں نماز ادا کرتے۔ پس لوگ آپ کی نماز کے ساتھ نماز ادا

(۱۶۴۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَصِيرٌ وَ كَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ فَجَعَلَ النَّاسُ

کرنے لگے۔ آپ اس چٹائی کو دن کے وقت بچھا لیتے۔ پس ایک رات لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”لوگو! اسے اعمال کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ نہیں اکتا تا حتیٰ کہ تم تھک جاؤ گے۔ اور تمام اعمال میں سے اللہ کو محبوب عمل وہ ہے جس پر بیشکلی ہو خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔“ اور آل محمد ﷺ جب کوئی عمل کرتے تو اس پر بیشکلی کرتے تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ”اللہ کسب سے زیادہ کون سا عمل محبوب ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”جو ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره.....] (۱۶۴۳) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ يَخْصُرُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَنْتُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ؟

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب القصد والمداومة على العمل]

نصف و فقراء اور کمزور لوگوں کی فضیلت۔

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”صدقات کے مستحق صرف وہ غراء ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ نادان لوگ ان کی بے سوالی کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ اس کا جاننے والا ہے۔“

فَضْلُ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ
وَالْمُسْتَضْعِفِينَ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ (البقرة: ۲۷۳)۔

(۱۶۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كِفَالًا وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ))

۱۶۴۴۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور رزق کفاف (گزارہ لائق روزی) دیا گیا۔ اور اللہ نے اس کو جو کچھ دیا اس پر اس کو قناعت کی توفیق سے نواز دیا۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب فی الکفاف والقناعة]

(۱۶۴۵) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((طُوبَى لِمَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَالًا وَ قَنَعَ))

۱۶۴۵۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جسے اسلام کی ہدایت دے دی گئی اور جس کی گزاران بقدر کفاف (برابر برابر) ہو اور وہ قناعت کرتا ہو۔“

تخریج : [جامع الترمذی۔ ابواب الزهد۔ باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ۔ (روایت صحیح ہے)]

(۱۶۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُرُوتًا))

۱۶۴۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! آل محمد (ﷺ) کو بقدر ضرورت روزی عطا فرما۔“

وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرُوتًا))

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے ”اے اللہ! آل محمد (ﷺ) کا رزق بقدر ضرورت فرمادے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب کیف کان عیش النبی ﷺ وأصحابہ..... وصحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب فی الکفاف والقناعة]

(۱۶۴۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامِ الْبَرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قُبِضَ))

۱۶۴۷۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد آل محمد (ﷺ) نے کبھی برابر تین دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔“

اور مسلم شریف کے الفاظ ہیں۔ ”آل محمد (ﷺ) نے کبھی تین دن (مسل) گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الاطعمة۔ باب ماکان النبی ﷺ وأصحابہ يأكلون۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الزهد۔ باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

(۱۶۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَالَّذِي

۱۶۴۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے! اور ابن عباد راوی نے یہ الفاظ روایت کیے۔ اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے! رسول اللہ ﷺ نے وفات تک اپنے گھر والوں کو تین دن مسلسل گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھلائی۔

اور ایک روایت میں ہے اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے گھر والے تین دن (مسلسل) کھانے سے سیر نہیں ہوئے.....

نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَيْعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

وَفِي رِوَايَةٍ: مَا شَبَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔: الْحَدِيثُ

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزہد۔ باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

۱۶۳۹۔ سماک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری خواہش کے مطابق وافر کھانا پینا موجود نہیں؟ البتہ تحقیق میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ ان کے پاس ردی کجور بھی اتنی نہیں ہوتی تھی کہ اس سے اپنا پیٹ بھر سکیں۔

(۱۶۴۹) عَنْ سَمَاقٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: أَلَسْتُ فِي طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ۔

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں میں نے نعمان بن بشیر رحمہ اللہ سے خطبہ کے دوران سنا انہوں نے عمر رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو لوگوں کو کس قدر (زیادہ) دنیا مل گئی ہے البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ پورا پورا دن بھوکے رہتے پیٹ بھرنے کے لیے پوری طرح ردی کجور بھی دستیاب نہیں ہوتی تھی۔

عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسَ مِنَ الدُّنْيَا۔ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطْلُ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزہد۔ باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

۱۶۵۰۔ ابن عباس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میری بہت خواہش تھی کہ میں عمر بن خطاب رحمہ اللہ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تھی۔ ”اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہے) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں۔“

(۱۶۵۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا}

ایک مرتبہ انہوں نے حج کیا میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا ایک جگہ جب وہ راستہ سے ایک طرف ہو کر (قضائے حاجت کے لیے) گئے تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ایک

حَتَّى حَجَّ وَ حَاجَبْتُ مَعَهُ وَ عَدَلْ وَ عَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَارَةٍ فَتَبَرَّرْتُ لَمْ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ

طرف ہو کر گیا۔ پھر انہوں نے قضائے حاجت کی تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے وضو کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا: امیر المومنین! نبی کریم ﷺ کی بیویوں میں سے وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ نے یہ ارشاد فرمایا: ”اے نبی کی دونوں بیویو! اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کر لو (تو بہت بہتر ہوگا) یقیناً تمہارے دل جھک پڑے ہیں۔“

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔

حدیث طویل ہے جس میں نبی ﷺ کے اپنی بیویوں سے ایلاء کا ذکر ہے اور اس میں ہے: عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت دی تو میں نے نظر اٹھا کر آپ کے گھر کو دیکھا تو مجھے آپ کے گھر میں تین چمروں کے سوا کوئی قابل ذکر چیز نظر نہیں آئی۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت کو فرانی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فرانی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیا دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ نبی ﷺ پہلے فیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے بخشش کی دعا کر دیجئے..... آخر حدیث تک۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”خطاب کے بیٹے کیا تمہیں ابھی کچھ فہم ہے (کہ تو دنیا کی دولت کو اچھا سمجھتا ہے)؟ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کو اچھے اعمال (جو وہ معاملات وغیرہ میں کرتے ہیں) کی جزا اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔“

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے (کہ آپ نے فرمایا): ”کیا تو یہ

الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرْءَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ
ﷺ الْكَتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾

قَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، هُمَا عَائِشَةُ
وَ حَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْحَدِيثُ
يَسُوقُهُ۔

الْحَدِيثُ مُطَوَّلًا فِي إِبْلَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ
نِسَانِهِ وَ فِيهِ قَالَ عُمَرُ لَمَّا أُذِنَ لَهُ: فَرَقَعْتُ
بَصْرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ
شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةِ نَكْلَةٍ، فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ: ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَى أَمَتِكَ
لَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وَسَّعَ عَلَيْهِمْ وَأَعْطَا
الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ
ﷺ وَكَانَ مَتَكِّنًا فَقَالَ: ((أَوْفَى هَذَا أَنْتَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنْ أُولَئِكَ قَوْمٌ قَدْ عَجَلُوا
طَبِيبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)) فَقُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي۔

وَ فِي رِوَايَةٍ: ((أَوْ فِي شَيْءٍ أَنْتَ يَا ابْنَ
الْخَطَّابِ؟ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ
طَبِيبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔۔۔))

وَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فِيهِ ((أَلَا تَرْضَى أَنْ

تَكُونُ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟))
پسند نہیں کرتا کہ (یہ نعمتیں) ہمارے لیے آخرت میں ہوں اور ان کے لیے دنیا میں۔؟“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب النکاح۔ باب موعظة الرجل ابنته الحال زوجها۔ وصحیح البخاری۔ کتاب المظالم۔ باب الغرفة والعلية المشرفة وغير المشرفة في السطوح وغيرها۔ وصحیح مسلم۔ کتاب الطلاق۔ باب في الإيلاء واعتزال النساء وتخييرهن]

تشریح : ایلاء سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی قسم کھالے کہ وہ اپنی بیوی سے ایک ماہ یا دو ماہ تک تعلق نہیں رکھے گا اور یہ زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک ہو سکتا ہے۔ اور اس (ایلاء) میں مقصد صرف اور صرف اپنی بیوی کی اصلاح و تربیت کرنا ہونا چاہیے نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو علم حاصل کرنے کا بڑا شوق و جذبہ تھا اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ فقر و فاقہ پر صبر کرنے اور دنیاوی امور اور نعمتوں سے مالا مال لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہونے کی بڑی فضیلت ہے۔ اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ کسی گھرانے کا استحکام و خوشگوار ہونا میاں بیوی کے باہمی اعتماد اور ایک دوسرے کا خیال اور احترام کرنے پر موقوف ہے۔

(۱۶۵۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: ((مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهِ حَرَّيْ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْجَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ، قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُكَ فِي هَذَا؟)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرَّيْ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْجَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يَسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا))

۱۶۵۱۔ سهل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص (ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: ”پس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ انہوں نے کہا۔ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کر لی جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے اس کے بعد ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس کے متعلق بھی پوچھا: ”اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟“ انہوں نے کہا اللہ کے رسول! یہ آدمی مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہے اور یہ ایسا ہے کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اور اگر کچھ کہے تو اس کی بات کوئی نہ سنے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا: ”یہ شخص اس جیسے زمین بھر کر لوگوں سے بھی بہتر ہے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر]

تشریح : اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ محض دنیا کی سرداری اور کثرت و فراغت آخرت میں کوئی اثر و نتیجہ نہیں۔ بلکہ

اصل اعتبار تو اخروی زندگی کا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشَ الْآخِرَةِ) ”زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔“ جو دنیا کے مال اور دنیاوی نعمتوں سے محروم ہوا اس کی اس کے بدلے آخرت کی زندگی بہترین ہوگی؟ اس لیے انسان کو دنیاوی زندگی سے کہیں زیادہ اخروی زندگی کی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ دنیا کی تمام نعمتیں رومی و نکی اور فانی ہیں جب کہ آخرت کی تمام نعمتیں بہترین اور باقی رہنے والی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾ (الاعلیٰ: ۱۷) ”اور آخرت بہت بہتر اور بہت بقا والی ہے۔“

۱۶۵۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مساکین سے محبت کیا کرو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعا کرتے ہوئے سنا: ”اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین مار اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں اٹھانا۔“

(۱۶۵۲) حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَحَبُّوْا الْمَسْكِيْنَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اللَّهُمَّ أَحْنِنِيْ مِسْكِيْنَا، وَ أَمِتْنِيْ مِسْكِيْنَا وَ أَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسْكِيْنَ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب الزهد۔ باب مجالسة الفقراء۔ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یزید بن سنان راوی ضعیف اور اس کا استاد مجہول ہے۔)]

۱۶۵۳۔ ابوسلام حبشی بیان کرتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا پس میں (سرکاری) سواری پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا۔ پس جب (ابوسلام رضی اللہ عنہ) ان کے پاس پہنچے تو کہا امیر المؤمنین! مجھ پر یہ سفر شاق گزرا۔ تو انہوں نے فرمایا: ابوسلام! میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی کفالت سے حوض کے پارے میں ٹوہان کے واسطے سے بچنا حدیث بیان کرتے ہیں۔ پس میں نے پسند کیا کہ آپ وہ حدیث براہ راست مجھے سنائیں۔ تو ابوسلام نے فرمایا: مجھے ٹوہان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا: ”میرا حوض عدن (شہر) سے لے کر عمان بلقاء (شہر) تک ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے مطابق ہوں گے جو اس سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین وارد ہوں گے جن کے سر پر گندہ اور

(۱۶۵۳) عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْهَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ قَالَ: فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّى عَلَى مَرْغَبِي الْبَرِيدُ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثَ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ، قَالَ أَبُو سَلَامٍ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءِ مَآوَةٌ، أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ أَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وَزُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ

کپڑے میلے ہوں گے جنہوں نے ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کیے ہوں گے اور ان کے لیے لوگوں کے دروازے (آؤ بھگت کے لیے) نہیں کھلتے ہوں گے۔“

(اس کے بعد) عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے میں نے تو ناز و نعم میں پلی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے۔ کیونکہ خلیفہ عبدالملک کی بیٹی فاطمہ میرے نکاح میں ہے۔ اور میری آؤ بھگت کے لیے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں۔ لیکن میں اپنا سراں وقت تک نہیں دھوتا۔ جب تک پراگندہ نہ ہوا اور اپنا کپڑا میلا ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی سند ضعیف ہے۔

الشُّعْتُ رءُ وُسا، اللُّنْسُ نِيَابًا، الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَعَمَّاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُ))

قَالَ عُمَرُ: لِكَيْتِي تَكْحُتِ الْمُتَعَمَّاتِ، وَتَفْتَحَ لِي السُّدُ، وَتَكْحُتِ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَجْرَمِ آتِي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشُعْتُ، وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ. كَلَامُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ((ضَعِيفٌ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب ماجاء فى صفة أوانى الحوض۔ وسنن ابن ماجه۔ أبواب الزهد۔ باب ذكر الحوض: ۳۳۰۳ (روایت صحیح ہے)]

۱۶۵۴۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟“ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی مخلوق میں سے فقراء اور مہاجرین سب سے پہلے جنت میں جائیں گے جن کے ذریعے سے لڑائیوں اور مصیبتوں سے بچا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی خواہش و ضرورت اس کے دل ہی میں رہ جاتی ہے جس کو وہ پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہے گا فرمائے گا کہ ان کے پاس جا کر ان کو سلام کہو تو فرشتے کہیں گے ہم تیرے آسمان کے رہائشی اور تیری مخلوق میں سے بہتر۔ کیا آپ ہمیں حکم کرتے ہیں کہ ہم ان کے پاس جا کر ان کو سلام کہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ میرے ایسے بندے ہیں جنہوں نے میرے ساتھ ذرہ برابر بھی شرک نہیں کیا اور ان کے ذریعے سے اسلامی سرحدیں محفوظ کی جاتی تھیں اور ان کے ذریعے سے مصائب سے بچا جاتا تھا اور ان میں سے کوئی مر جاتا

(۱۶۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَّاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((هَلْ تَذَرُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِي اللَّهُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلَهُ. قَالَ: ((أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِي اللَّهُ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرُونَ الَّذِينَ تَسُدُّ بِهِمُ الْفُجُورُ وَيَتَّقِي بِهِمُ الْمَكَارَةُ، وَيَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِي صَلَواتِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ انْتَهُهُمْ فَحَيَّوهُمْ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: نَحْنُ سُكَّانُ مَسَامِكَ وَخَيْرُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَسَلِمَ عَلَيْهِمْ؟)) قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوا عِبَادًا يَبْعُدُونَنِي لَا يَشِرُّ كُونَ بِي شَيْئًا وَتَسُدُّ بِهِمُ الْفُجُورُ وَيَتَّقِي بِهِمُ الْمَكَارَةُ وَ يَمُوتُ أَحَدُهُمْ وَ

تو اس کی خواہش اس کے دل ہی میں رہ جاتی جس کو پورا کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا تھا۔ فرمایا: اس وقت فرشتے ان کے پاس آئیں گے وہ ان کے پاس ہر دروازے سے سلام کہتے ہوئے داخل ہوں گے کہ تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو اس دوارِ آخرت کا۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔“

حَاجَتُهُ لِي صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا قَضَاءً
قَالَ: فَكُتِبَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذَلِكَ
لِيَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ))

تخریج: [مسند أحمد ۲/ ۱۶۸۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فقراء مہاجرین اغنیاء سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ

۱۶۵۵۔ ابوبہانی بیان کرتے ہیں انہوں نے ابو عبد الرحمن خلی سے سنا اور وہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا۔ اور ایک آدمی نے ان سے سوال کیا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو ٹھہرتا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا: کیا تیرے پاس رہائش کے لیے مکان ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ تو اغنیاء میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔

(۱۶۵۵) أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَكِ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَلَكِ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ. قَالَ: فَإِنَّ لِي خَادِمًا. قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ.

اور ایک روایت میں ہے ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں تین آدمی عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ میں ان کے پاس موجود تھا۔ انہوں نے کہا: ابو محمد! بے شک ہم اللہ کی قسم! کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھتے۔ خرچہ نہ سواری اور نہ سامان۔ انہوں نے ان سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو دوبارہ آنا جو اللہ نے تمہارے لیے مقدر کیا ہو گا وہ ہم تمہیں دیں گے اور اگر تم چاہتے ہو تو تمہارا معاملہ ہم بادشاہ کے پاس ذکر کریں گے۔ اور اگر تم چاہتے ہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک قیامت کے دن فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ، وَأَنَا عَنْدُهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا وَاللَّهِ! مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ. لَا نَفَقَةَ، وَلَا دَابَّةً، وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ. إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسِّرُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْمُلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ

يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا))۔ قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ۔ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔
 سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ انہوں نے کہا، پس ہم صبر کرتے ہیں، ہم کسی چیز کا بھی سوال نہیں کرتے۔

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الزهد۔ باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر۔ مسند أحمد: ۱۶۹/۲ و جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم] (۱۶۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ يَنْصِفُ يَوْمَ وَهُوَ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ))۔
 ”مسلمان فقراء اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے“ اور وہ (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الزهد۔ باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنياءهم۔ (روایت صحیح ہے۔)]

مال کم، حساب کم

۱۶۵۷۔ محمود بن لیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ایک موت، حالانکہ موت مومن کے لیے فتنہ میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے۔ اور وہ قلت مال کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ قلت مال کی وجہ سے حساب بھی کم ہوگا۔“

قِلَّةُ الْمَالِ أَقْلُ لِلْحِسَابِ

(۱۶۵۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الَّتَانِ يَكْرَهُمَا ابْنُ آدَمَ: الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلُ لِلْحِسَابِ))۔

تخریج : [مسند أحمد۔ ۵/۳۲۷۔ (اس کی اسناد حسن ہیں۔)]

۱۶۵۸۔ اسامہ بن زید روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت محتاج لوگوں کی تھی۔ اور مال دار لوگ ایک طرف روکے ہوئے تھے۔ جبکہ دوزخی دوزخ کے لیے بھیج دیئے گئے۔ اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں داخل ہونے والوں میں اکثریت عورتوں کی تھی۔“

(۱۶۵۸) عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجِدَّةِ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ۔ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةً مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ))۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب صفة الجنة والنار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الرقاق۔ باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء.....]

۱۶۵۹۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”میں نے (معراج کی رات) جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے۔ اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت تھیں۔“

(۱۶۵۹) عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب صفة الجنة والنار]

إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا
جب اللہ کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو اس کو دنیا سے

بچاتا ہے

۱۶۶۰۔ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جس مومن بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے ایسے بچاتا ہے جیسے تم اپنے بیماروں کو بیماری بڑھنے کے خوف سے کھانے اور پینے کی اشیاء سے بچاتے ہو۔“

(۱۶۶۰) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يُجِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَحَوُّفًا عَلَيْهِ))

تخریج: [مسند أحمد ۵/۴۲۸۔ اس کی اسناد حسن ہیں۔]

فقر کی مزید فضیلت

وَمِنْ فَضْلِ الْفَقْرِ

۱۶۶۱۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک کبھی دسترخوان پر کھانا نہیں کھایا اور آپ نے وفات تک کبھی باریک چپاتی تناول نہیں فرمائی۔“

(۱۶۶۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَوَافٍ شَيْءٍ مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مَرَّقًا حَتَّى مَاتَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر]

۱۶۶۲۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میرے توشہ خانہ میں تھوڑے سے جو کے سوا کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا جو میرے توشہ خانہ میں تھا۔ میں ان ہی میں سے کھاتی رہی۔ آخر جب بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں مایا تو وہ ختم ہو گئے۔

(۱۶۶۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَقَّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا فِي رَقِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطَرُ شَعِيرٍ فِي رَقِيٍّ لِي، فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ لِكَلَّتُهُ فَنَبِيَّ.

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب فضل الفقر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزہد۔ باب

الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر]

ضعفاء و مساکین کی فضیلت۔

۱۶۶۳۔ حارث بن وہب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنت والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور و تواضع کرنے والا اگر وہ اللہ کا نام لے کر کوئی قسم اٹھالے تو وہ اس کو پورا کر دے۔ کیا میں تمہیں جہنم والوں کی خبر نہ دوں؟ ہر تندخو اگر کڑھلے والا اور متکبر۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأدب۔ باب الکبر۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء]

۱۶۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث: آپ نے فرمایا: ”جنت اور جہنم میں جھگڑا اس جہنم نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر انسان ہوں گے۔ اور اس (جنت) نے کہا کہ مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے۔ تو اللہ نے اس (جہنم) سے فرمایا: ”تو میرا عذاب ہے“ میں جس کو چاہوں گا تیرے ذریعے سے عذاب دوں گا۔ اور بسا اوقات کہا کہ (تو میرا عذاب ہے) میں جس کو چاہوں گا تیرے ذریعے مصیبت پہنچاؤں گا۔ اور اس (جنت) سے فرمایا: تو میری رحمت ہے“ میں جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے سے رحم کروں گا“ اور تم میں سے ہر ایک کے لیے بھرنے والے۔“

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب فی قول اللہ تعالیٰ إن رحمة الله قريب من المحسنين۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء]

۱۶۶۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث: آپ نے فرمایا: ”بہت سے پرانگندہ بالوں والے غبار آلود پاؤں والے اشخاص جہنم دروازوں ہی سے دھکیل دیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ پر قسم کھا لیں تو وہ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔“

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة و نعيمها۔ باب النار یدخلها الجبارون و الجنة یدخلها الضعفاء]

فَضْلُ الضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِينِ

(۱۶۶۳) حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ مَرْفُوعًا: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَاءَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ غَتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ))

(۱۶۶۴) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((اُحْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُسْتَكْبِرُونَ. وَقَالَتْ هَذِهِ: يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ: ((أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَرَبَّمَا قَالَ: أُصِيبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ. وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْوَاهَا))

(۱۶۶۵) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((رُبَّ أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَاءَ))

نیک آدمی کے لیے اچھے مال کی فضیلت جس کو وہ اس کے حق میں استعمال کرتا ہے۔

۱۶۶۶۔ موسیٰ بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ میں اپنی تیاری کر کے اور ہتھیار لے کر آپ کے پاس آؤں۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں (تیار ہو کر) آپ کے پاس آیا تو آپ وضو کر رہے تھے آپ نے مجھے اوپر سے لے کر نیچے تک دیکھا۔ پھر فرمایا: ”عمرو! میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کو لشکر کا امیر بنا کر بھیجوں۔ پس (فتح کی صورت میں) اللہ آپ کو مال غنیمت دے اور میں آپ کو مال میں سے اچھا حصہ دوں۔“

اور مسند احمد کی روایت میں ہے: ”میں آپ کو مال دینے میں اچھی رغبت رکھتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) میں مال کی خواہش کی وجہ سے اسلام نہیں لایا۔ میں تو اسلام میں رغبت کی وجہ سے مسلمان ہوا ہوں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کا ساتھ دوں۔ پس آپ نے فرمایا: ”عمرو! نیک آدمی کے لیے حلال مال بہت اچھی چیز ہے۔“

تخریج: [الادب المفرد للإمام البخاری۔ ۲۹۹۔ ومسند أحمد۔ ۳/ ۱۹۷، ۲۰۲۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۶۷۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ جب اللہ تمہارے لیے زمین کی برکتیں نکال دے گا۔“ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”دنیا کی زیب و زینت۔“ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا: بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد

فَضْلُ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ
الصَّالِحِ الَّذِي يَضَعُهُ فِي حَقِّهِ

(۱۶۶۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْلُدَ عَلَى نِيَابِي وَسَلَّحَنِي ثُمَّ آتَيْتُهُ فَفَعَلْتُ. فَآتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصَرَ ثُمَّ طَاعًا ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَمْرُو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَكَ عَلَى جَيْشٍ فَيُفْنِمَكَ اللَّهُ، وَأَرْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِنَ الْمَالِ صَالِحَةً))

وَلَمَّا رَوَيْتُ أَحْمَدَ: ((وَأَرْعَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ زَعْبَةً صَالِحَةً))۔ قُلْتُ: إِنِّي لَمْ أُسَلِّمْ زَعْبَةً فِي الْمَالِ، إِنَّمَا أُسَلِّمُ زَعْبَةً فِي الْإِسْلَامِ لَأَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو! نِعَمَ الْمَالِ الصَّالِحِ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ))

(۱۶۶۷) حَدَّثَنَا أَبِي سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ؟)) قِيلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((زَهْرَةُ اللَّيْلِ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى طَنَّتْ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ،

آپ اپنی پیشانی کو صاف کرنے لگے اور فرمایا: ”سائل کہاں ہے؟“ اس نے کہا، میں حاضر ہوں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا، جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آ گیا تو ہم نے اس پوچھنے والے کی تعریف کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے۔ اور جو چیزیں بھی بہار کے موسم میں اُگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں سوائے اس جانور کے جو پیٹ بھر کر کھائے۔ جب اس نے کھا لیا اور اس کی دونوں کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کر کے جگالی کر لی، اور پھر گوبر اور پیشاب کر دیا۔ اس کے بعد پھر لوٹ کر کھا لیا اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے، یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔ آخر حدیث تک۔

فَقَالَ: ((أَيُّ السَّائِلِ؟)) قَالَ: أَنَا قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمَدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ لِدَلِكْ، قَالَ: ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ- إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِيمُ إِلَّا أَكِلَةً الْخَضِرَةِ، أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا- اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَتْ وَ تَلَكَّتْ وَ بَاكَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَتَأْكَلُ- وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ: مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ- وَمَنْ أَخَذَهُ بغيرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)) وَ فِي رَوَايَةٍ ((فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَ الْيَتِيمُ وَ ابْنُ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ -)) ((الْحَدِيثُ-

www.KitaboSunnat.com

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب ما يحذر من زهرة الدنيا..... و کتاب الزکاة۔ باب

الصدقة على اليتامى۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب فضل القناعة بالحث علیها]

متقی کے لیے مال دار ہونے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ صحت متقی کے لیے افضل ہے۔

لَا بَأْسَ بِالْغَنِيِّ لِمَنْ اتَّقَى وَإِنْ كَانَتْ الصِّحَّةُ أَفْضَلَ لِمَنْ اتَّقَى

(۱۶۶۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَلَى رَأْسِهِ أَثَرُ مَاءٍ- فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا: تَرَاكَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ-

۱۶۶۸۔ معاذ بن عبد اللہ بن حبیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک دفعہ مجلس میں موجود تھے کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ کا سر گیلا تھا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے آپ سے کہا، آج ہم آپ کو خوش طبیعت دیکھ

رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں الحمد للہ۔“ پھر لوگوں نے غنی (مالدار) کے متعلق گفتگو شروع کر دی تو آپ نے فرمایا: ”مثنیٰ کی غنی میں کوئی حرج نہیں، اور مثنیٰ کے لیے صحت غنی سے بہتر ہے۔ اور خوش طبیعت ہونا اللہ کی نعمت ہے۔“

لَقَالَ: ((أَجَلٌ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ)) ثُمَّ أَفَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى لَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى وَالصَّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى - وَطَيْبُ النَّفْسِ مِنَ الْبَعِثِ))

تخریج: [سنن ابن ماجہ۔ أبواب التجارات۔ باب الحث علی المكاسب۔ (روایت حسن ہے)]

جس کے متعلق فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو اس کے لیے غنی کی دعا کی جاسکتی ہے۔

الدُّعَاءُ بِالْغِنَى لِمَنْ لَا يَخْشَى عَلَيْهِ الْفِتْنَةَ

۱۶۶۹۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میری والدہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا کر دیں۔ آپ ﷺ نے دعا کی۔ ”اے اللہ! اس کے مال و اولاد کو زیادہ کر اور جو کچھ تو نے اسے دے رکھا ہے اس میں برکت عطا فرما۔“

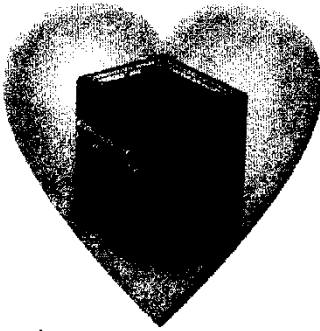
(۱۶۶۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب دعوة النبی ﷺ لخادمه بطول العمر و بكثرة ماله۔ و صحیح مسلم۔ کتاب فضائل الصحابة۔ باب من فضائل أنس بن مالك رضی اللہ عنہ]

www.KitaboSunnat.com



باب نمبر 25



کتابِ حُشیۃِ اللہ
خشیۃِ الہی کا بیان

صفحہ نمبر 961 تا 976

فَصْلُ خَوْفِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَشْيَتِهِ وَخَوْفِ عِقَابِهِ

اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کے عقاب سے ڈرنے کی فضیلت۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں“ اللہ کے اس فرمان تک ”سچے ایمان والے یہ لوگ ہیں ان کے لیے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔“

(الأنفال: ۲-۴)

تشریح: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اوصاف میں سے اہم وصف اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کے ذکر کے وقت کانپنا ہے کیونکہ ان کا ایمان قوی ہے اور وہ ہر دم اپنے رب کی طرف متوجہ رہتے ہیں گویا کہ وہ اپنے رب کے سامنے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ انہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے ان کے دل تھر جاتے ہیں۔“ (الحج :

۳۴-۳۵)

جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ (الرعد: ۳۰)

یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی کمال معرفت حاصل ہو اور اس پر کامل بھروسہ اور دل میں اس کا انتہائی خوف ہو کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خوف اور اطمینان اور ان دونوں میں تضاد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ پر یقین و بھروسہ کی بناء پر طبیعت میں سکون و اطمینان حاصل ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور ہیبت کی وجہ سے دل میں ڈر اور جسم پر کچھکی طاری ہوتی ہے۔“ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کو اپنے اس فرمان میں جمع کر دیا ہے۔

”اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے جس سے ان لوگوں کے روئے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں۔ آخر میں ان کے جسم اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔“ (الزمر: ۲۳)

اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والوں اور اس کے عذاب سے ڈرنے والوں کی یہ حالت و کیفیت ہوتی ہے۔ جاہل عوام غالی مبتدعین کی طرح نہیں جو جنوں کی کیفیت میں مبتلا ہو کر مہمل الفاظ کے ساتھ جانوروں کی سی آوازیں نکالتے ہیں اور اس کا نام وجد اور خشوع رکھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس سے خوف رکھنے میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے برابر نہیں ہو سکتے وہ ان سے بہت بلند تھے۔ باوجود اس کے وہ آیات قرآنی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر مست و بے

ہوش ہونے اور مجاہدین والی آوازیں نکالنے اور ان جیسی حرکات و کیفیات کرنے کی بجائے وہ ان آیات میں غور و فکر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر اور قرآن سنتے وقت اہل معرفت کی حالت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔ (المائدہ: ۸۳)

یہ حال و کیفیت ہے ان کی جو صحیح معنوں میں اہل معرفت ہیں۔ پس جو ان کے حال و طریقہ پر نہیں وہ گمراہ اور شریعت سے کوسوں دور ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً جو لوگ اپنے رب کی بیعت سے ڈرتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ۔ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ۔ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ۔ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ۔ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾

(المؤمنون: ۵۷-۶۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ”اور اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں۔ اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔“

وَقَالَ تَعَالَى وَاصِفًا الْمَلَائِكَةَ: ﴿يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ لَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ (النحل: ۵۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس ارادے سے کہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دے بلکہ اپنے فضل سے اور کچھ زیادہ عطا فرمائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ﴾

(النور: ۳۷-۳۸)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَذْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۱۶-۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں خوف الہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں تو وہی نجات پانے والے ہیں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والیاں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب) کے لیے اللہ نے (سبع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جنت پر ہیروز گاروں کے لیے بالکل قریب کر دی جائے گی ذرا بھی دور نہ ہوگی۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص کے لیے جو رجوع کرنے والا اور پابندی کرنے والا ہو۔ جو حرم کا غائبانہ خوف رکھتا ہو اور توجہ والا دل لایا ہو۔ تم اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ یہ وہاں جو چاہیں انہی کا ہے (بلکہ) ہمارے پاس اور بھی زیادہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اسے گمراہ والوں میں بہت دیکھ کر گناہ کرتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو سیدھے جنت میں داخل کر دیا اور ہمیں حیر و حیر و گرم ہواؤں کے عذاب سے محفوظ رکھا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداس اور سختی والا ہوگا۔ پس اللہ نے انہیں اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔ اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾

(النور: ۵۲)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ﴾
إِلَى قَوْلِهِ: ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ۳۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَأَزَلَّتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيفٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾

(سورة ق: ۳۱-۳۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَدْنَا عَدَابَ السَّعِيرِ﴾ (الطور: ۲۶-۲۷)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَّاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا﴾

(الإنسان: ۱۰-۱۲)

(۱۶۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ

۱۶۷۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا: ”ایک شخص بہت گناہ کرتا تھا اس نے موت کے وقت اپنے

لڑکوں سے کہا، میرے مرنے کے بعد مجھے جلا دینا، پھر میری ہڈیوں کو پس کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے اتنا سخت عذاب دے گا جو پہلے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا۔ پس اللہ نے زمین کو حکم فرمایا: اس کے جسم کا تیرے پاس جو کچھ ہے اسے جمع کر۔ زمین اللہ کا حکم بجالائی، اور وہ آدمی اب (اپنے رب کے سامنے) کھڑا ہوا تھا۔ اللہ نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، اے رب! تیرے خوف کی وجہ سے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔“

اور دوسری سند سے ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں اور اس کی آدمی راکھ خشکی میں اور آدمی دریا میں بکھیر دیں۔..... آخر حدیث تک۔

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(بنی اسرائیل میں سے) ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا ڈالیں۔۔۔۔۔ آخر حدیث تک۔“

عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِنَبِيِّهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي، ثُمَّ أَطْحَنُونِي، ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ، فَوَاللَّهِ لَنَنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا. فَلَمَّا مَاتَ فَعِلَ بِهِ ذَلِكَ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ: فَقَالَ: اجْمَعِي مَا فِيكَ مِنْهُ، فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ: يَا رَبِّ عَشِيَّتَكَ لَفَقْرَةً)) وَقَالَ غَيْرُهُ: ((مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ))

وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ طَرِيقٍ أُخْرَى ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَذَرُّوهُ نِصْفَهُ فِي النَّبْرِ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ۔۔۔))

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ: إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ۔۔۔))

www.KitaboSunnat.com

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب آحادیث الانبیاء۔ باب حدیث الغار۔ وصحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یدلوا کلم اللہ۔ وصحیح مسلم۔ کتاب التوبۃ۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه]

۱۶۷۱۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”پہلی امتوں میں سے ایک شخص جسے اپنے بُرے اعمال کا ڈر تھا، اس نے اپنے گھر والوں سے کہا، جب میں مر جاؤں تو میری لاش ریزہ ریزہ کر کے گرم دن میں دریا میں ڈال دینا۔ اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا:

((۱۶۷۱) عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَخَذُونِي قَدَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا

یہ جو تم نے کیا، اس پر کس چیز نے تمہیں برا سمجھتے کیا؟ اس نے کہا: میرے رب! میں نے یہ صرف تیرے خوف سے کیا۔ پس اللہ نے اس کو معاف کر دیا۔“

حَمَلَكَ عَلَى الدُّيْ صَنَعْتُ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا مَخَافَتُكَ لَفَغَرَلَهُ۔

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الخوف من الله عزوجل]

۱۶۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک کہ وہ اسے نہ کر لے۔ جب وہ اس گناہ کو کر لے تو پھر اسے اس کے برابر لکھو (یعنی اتنا ہی لکھو) اور اگر اس برائی کو وہ میرے ذریعہ سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو۔ اور اگر بندہ کوئی نیکی کرنا چاہے تو اس کے لیے ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس نیکی کو کر بھی لے تو اس کے لیے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ لو۔“

(۱۶۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاتَّكْتُبُهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاتَّكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَاتَّكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاتَّكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ))

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول الله تعالى يريدون أن يبدلوا كلم الله]

۱۶۷۳۔ ہام بن منہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ وہ (صحیفہ) ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیں بیان کیا۔ پس انہوں نے کئی احادیث بیان کیں ان میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (حدیث قدسی ہے) کہ جب میرا بندہ کوئی نیکی کرنے کا خیال کرتا ہے تو جب وہ عمل نہ کرے میں اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہوں پس جب وہ عمل کر لے تو میں اس کی دس نیکیاں لکھ لیتا ہوں۔ جب بندہ کوئی برائی کرنے کا خیال کرے تو جب تک وہ اس کو نہ کرے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں۔ پس جب وہ برائی کر لے تو میں اس کی ایک برائی لکھ لیتا ہوں۔“

(۱۶۷۳) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ فَإِذَا عَمِلَهَا فَلَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَلَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا))

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے کہتے ہیں اے رب! یہ تیرا بندہ کوئی برا کام کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ اس کے احوال سب سے زیادہ دیکھ رہا ہے۔“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کا انتظار کرو اگر وہ برائی کر لے تو تم ایک لکھنا اور اگر چھوڑ دے تو ایک نیکی لکھ لینا کیونکہ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً (وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ)) فَقَالَ: ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا

فَاكْتُبُهَا لَهُ بِحِلِّهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَأَى))

اس نے وہ گناہ میری وجہ سے چھوڑا ہے۔“

تخریج : [صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب إذا هم العبد بحسنة كتبت و إذا هم بسيئة لم تكتب] قال الله تعالى: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ﴾ (النازعات: ٤٠-٤١)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔“

(١٦٧٤) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَ رَجُلٌ ظَلَمَتْهُ أَمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ.....)) الْحَدِيثُ وَفِيهِ ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَالًا قَافًا عِبَادَةً))

۱۶۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا۔ ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔ دوائیے شخص جو اللہ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد یہی اللہ کی محبت ہے۔ وہ شخص جسے کوئی باعزت اور حسین عورت (برے ارادہ سے) بلائے لیکن وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں.....“ آخر حدیث تک۔ اور اس حدیث میں ہے۔ ”وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الزکاة۔ باب فضل إخفاء الصدقة]

تشریح : اس حدیث میں ان سات قسم کے خوش نصیب افراد کا بیان ہے جن کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے گا۔ اس سے خاص طور پر مرد ہی مراد نہیں بلکہ عورتیں بھی اس شرف و مرتبہ میں داخل ہو سکتی ہیں۔ بعض روایات میں ان مذکورہ اعمال کے علاوہ بھی کچھ اور اعمال بجالانے والوں کو سایہ عرش عظیم کی بشارت دی گئی ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔

(١٦٧٥) حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا: وَهُوَ حَدِيثُ الثَّلاثَةِ أَصْحَابِ الْغَارِ وَفِيهِ قَالَ الثَّالِثُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ لِيْ ابْنَةٌ عَمَّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَابْنِي رَاوَدَتْهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ))

۱۶۷۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث: ”جس میں غار والے تین آدمیوں کا قصہ ہے اور اس میں ہے کہ تیسرے نے کہا ”اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے ایک بار اس سے گناہ کرنا چاہا تو اس نے انکار کیا، مگر وہ اس شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو دینار لا کر

دوں۔ میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے کوشش کی آخر وہ مجھ مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کو دے دی تو اس نے مجھے اپنے آپ پر قدرت دے دی۔ جب میں اس سے گناہ کرنے کے لیے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ چکا تو اس نے کہا 'اللہ سے ڈرا اور مہر کو حق کے بغیر نہ توڑ۔' میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور اسے سو دینار بھی چھوڑ دیئے۔ پس اگر تیرے علم میں ہے کہ میں نے یہ عمل تیرے ڈر کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل آسان کر دے۔ پس اللہ نے ان کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔"

فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمْسَكْتَنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتْ: إِنِّي اللَّهُ وَلَا تَفْضُ النِّعَاتِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَمُسْتُ وَتَرَكْتُ مِائَةَ دِينَارٍ لَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب حدیث الغار۔ و صحیح مسلم۔ کتاب الذکروالدعاء۔ باب قصۃ اصحاب الغار الثلاثة والنو سل بصالح الاعمال]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں۔"

۱۶۷۶۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا جبکہ آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے۔ "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں۔" پس میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔" میں نے دوبارہ عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرے۔ تو نبی ﷺ نے تیسری دفعہ فرمایا: "اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا، دو جنتیں ہیں۔" میں نے تیسری دفعہ عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! اگر چہ وہ زنا اور چوری بھی کرے۔ آپ نے فرمایا: "ہاں۔ اگر چہ ابوہریرہؓ کا ناک خاک آلود ہو۔"

(۱۶۷۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْضُ عَلَى الْمِنْبَرِ ﴿وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ فَقُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّالِيَةُ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ فَقُلْتُ النَّالِيَةُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّالِيَةُ وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ فَقُلْتُ النَّالِيَةُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((نَعَمْ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ))

تخریج: [مسند احمد۔ ۲/ ۳۵۷۔ (روایت صحیح ہے۔)]

۱۶۷۷۔ کبیر بن فیروز کہتے ہیں میں نے ابوہریرہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو (اللہ تعالیٰ

(۱۶۷۷) حَدَّثَنَا بِكَيْرُ بْنُ فَرُّوَزٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((مَنْ خَافَ أَذْلَجَ وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمُنْزَلَ إِلَّا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ، إِلَّا إِنْ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ))
 سے ڈرتا ہے وہ رات کے ابتدائی حصے میں (یعنی جلدی نیکیوں کا) سفر شروع کر دیتا ہے۔ اور جو رات کی ابتدا میں نکلتا ہے وہ منزل (جنت) پر پہنچ جاتا ہے، اچھی طرح سن لو! اللہ کا سودا گراں ہے۔
 خبردار! اللہ کا سودا جنت ہے۔“

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة۔ باب في ثواب الإطعام والسقي والكسو وحديث من خاف أذلج۔ (آسناده ضعيف۔ يزيد بن سنان ضعيف (تق)]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔“

۱۶۷۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”کچھ صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے سوال کیا ہمیں کبھی کبھی ایسے وساوس آتے ہیں جن کے متعلق ہم میں سے کوئی بھی کلام کرنا (اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے) بہت بڑا سمجھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اچھا تمام ایسا محسوس کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ فرمایا: ”یہ صریح ایمان ہے۔“
 اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ”یہ خالص ایمان ہے۔“

(۱۶۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ: إِنَّا لَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاطَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: ((أَوْ قَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((ذَٰكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ)) وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ: ((تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ))

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب الإیمان۔ باب بیان الوسوسة فی الإیمان و ما یقولہ من وجدھا]
تشریح: یہ صریح ایمان ہے۔ جملہ میں رسول اللہ ﷺ نے دوسرے کو زبان پر لانے سے ڈرتا اس احساس و کیفیت کو ایمان قرار دیا کہ یہ تو خالص ایمان ہے کہ کسی شخص کی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے یہ کیفیت ہو کہ وہ وساوس اور غلط خیالات پر عمل کرنا تو دور کی بات ہے اسے ان خیالات کا زبان پر لانا بھی گوارا نہ ہو۔

۱۶۷۹۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا کہ اس کا کیا مفہوم ہے؟ ”اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں۔“

(۱۶۷۹) حَدِيثُ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ آيَةِ: ((وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ)) (المؤمنون)

(۶۰) قَالَتْ عَائِشَةُ: هُمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ
الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ؟ قَالَ: لَا يَا بِنْتُ الصَّدِيقِ
وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَ يَصَلُّونَ وَ
يَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ
أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْغَيْرَاتِ))
هَذَا الْحَدِيثُ ذَكَرَهُ الشَّيْخُ الْأَلْبَانِيُّ فِي
الصَّحِيحَةِ ۱۲۲۔

تفہیم : [الصحيحه للشيخ الالباني- ۱۲۲]

لَوْ دَامَ الْمَرْءُ عَلَى خَوْفِ اللَّهِ

لَصَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

(۱۶۸۰) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ:
(وَكَانَ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ) قَالَ:
لَقَبْنِي أَبُو بَكْرٍ لَقَاءً: كَيْفَ أَنْتَ؟ يَا
حَنْظَلَةُ قَالَ: قُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ:
سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَكُونُ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ
وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّ رَأْيِي عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ
وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبَاةَ۔ فَتَسِينَا كَثِيرًا۔ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: قَوْلَ اللَّهِ! إِنَّا نَلْقَى مِثْلَ هَذَا۔
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ قُلْتُ: نَافَقٌ حَنْظَلَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ! لَقَاءً لَقَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((وَمَا
ذَاكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ
نُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّ رَأْيِي

کیا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”صدیق کی بیٹی! ایسا نہیں، لیکن یہ وہ لوگ ہیں
جو روزے رکھتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں اور وہ
ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ساری عبادات ہم سے قبول ہی نہ
ہوں۔ یہی لوگ نیکوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔“
اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے الصحیحہ میں نقل کیا ہے۔

اگر انسان ہمیشہ اللہ سے ڈرتا رہے تو فرشتے اس سے

مصافحہ کریں

۱۶۸۰۔ حنظلہ اسیدی رحمہ اللہ وہ نبی کریم ﷺ کے کاتب تھے بیان
کرتے ہیں ابو بکر رحمہ اللہ مجھے ملے تو انہوں نے پوچھا حنظلہ! آپ کا
کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے
فرمایا سبحان اللہ! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا جب ہم
رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمارے سامنے جنت اور
جہنم کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھ
رہے ہیں، لیکن جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس سے نکل آتے ہیں
تو بیوی بچوں اور دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت
ساری باتیں بھول جاتے ہیں۔ ابو بکر رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان
جیسی باتوں سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں اور ابو بکر
رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے
کہا اللہ کے رسول ﷺ حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”یہ کیسے؟“ میں نے کہا اللہ کے رسول! جب ہم آپ کے
پاس ہوتے ہیں آپ ہمارے سامنے جنت اور جہنم کا تذکرہ فرماتے
ہیں تو (ایسے معلوم ہوتا ہے کہ) گویا ہم اسے آنکھوں سے دیکھ رہے

ہیں۔ پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں تو بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی حالت و کیفیت میں رہو جس میں تم میرے پاس ہوتے ہو اور ہر وقت اللہ کی یاد میں رہو تو فرشتے تمہارے بستر و اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں! لیکن حظلہ! وقت و وقت کی بات ہے۔“ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (یعنی ہر وقت انسان ایک کیفیت میں نہیں ہوتا بلکہ حالات کے اعتبار سے کیفیت بدلتی رہتی ہے)

عَيْنٍ۔ لَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ غَالِبًا
الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا
كَثِيرًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْ لَوْ تَدُونُونَ عَلَى مَا
تَكُونُونَ عِنْدِي، وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتَكُمْ
الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ
وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً)) ثَلَاثَ
مِرَارٍ۔

تخریج: [صحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فضل دوام الذکر والفکر فی أمور الآخرة.....]

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کا فضیلت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”اور جب وہ اس چیز کو سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کی جاتی ہے تو آپ ان کی آنکھیں آنسو سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ وہ کہتے ہیں ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لے جو تصدیق کرتے ہیں۔ اور ہمارے پاس کون سا عذر ہے کہ ہم اللہ پر اور حق پر ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لائیں۔ اور ہم اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی رفاقت میں داخل کر دے گا۔ اس لیے اللہ ان کو ان کے اس قول کی وجہ سے ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور نیک لوگوں کا یہی بدلہ ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”جنہیں ان سے پہلے علم دیا گیا ہے ان کے پاس تو جب بھی ان کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ تھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ بلا شک و شبہ پورا ہو کر رہنے والا ہے۔ وہ اپنی تھوڑیوں کے بل

فَضْلُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ
إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ
الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَمَّا لَآكُتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ
يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ۔ فَآتَاهُمُ
اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ ذَلِكَ جَزَاءُ
الْمُحْسِنِينَ﴾ (المائدة: ۸۳-۸۵)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ
قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ
سُجَّدًا وَ يَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبَّنَا إِنْ كُنَّا
وَعَدُ رَبَّنَا لَمَفْعُولًا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ

يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴿١٠٧﴾

روتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور یہ قرآن ان کی عاجزی اور خشوع اور خضوع بڑھا دیتا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے فضل و کرم کیا جو اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا اور اولادِ ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑ گڑاتے گر پڑتے تھے۔“

۱۶۸۱۔ قریب ہی خوف کے باب میں حدیث گزر چکی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔“ پس رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے اس آدمی کا ذکر کیا ”جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے۔“

(الاسراء: ۱۰۷-۱۰۹)

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَ مِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْرَٰئِيلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَ بُكْيًا﴾ (مریم: ۵۸)

(۱۶۸۱) وَتَقَلَّمَ فِي الْخَوْفِ قَرِيبًا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ)) فَذَكَرَ مِنْهُمْ ((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا لِفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة وفضل المساجد] لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ بَكِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

۱۶۸۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔“

(۱۶۸۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَ عَيْنٌ بَاتَتْ تَعْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

تخریج: [جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجهاد۔ باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل اللہ۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۶۸۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو یا وہ جہنم میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ

(۱۶۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ

دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ اور کسی آدمی پر اللہ تعالیٰ کی راہ کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔“

اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الصَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ نَارِ جَهَنَّمَ))

تخریج: [سنن النسائی۔ کتاب الجہاد۔ باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ۔ و جامع الترمذی۔ أبواب فضائل الجہاد۔ باب ماجاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ۔ (روایت صحیح ہے۔)]

فَضْلُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ مَعًا
اللہ تعالیٰ کے خوف کے ساتھ ساتھ اس سے امید وابستہ کرنے کی فضیلت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”البتہ ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الہی کے امیدوار ہیں اللہ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔“

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

(البقرة: ۲۱۸)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ کر رکھی ہے جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءِ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (السجدة: ۱۶-۱۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔ تاکہ وہ ان کو ان کی اجر تیس پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ۔ لِيُؤْتِيَهُمْ أَجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾

(فاطر: ۲۹-۳۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں گزارتا ہو آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو تلاوت تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہوں۔“

وَقَالَ تَعَالَى: ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر: ۹)

آخرت سے ڈرنے سے مراد آخرت کے عذاب سے ڈرنا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھنے سے مراد جنت کی نعمتوں کی امید ہے جیسے عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح اطاعت گزار اور نافرمان بھی برابر نہیں ہو سکتے عقلمندوں سے مراد مومن عقلاء ہیں۔

اور اس باب میں آیات بہت زیادہ ہیں۔

فَصَلِّ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ

(۱۶۸۴) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ رَبَّنَا عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ تَارَ عَنْ وَطْأَتِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَبَّهٖ إِلَى صَلَاتِهِ فَيَقُولُ رَبَّنَا: أَيُّهَا مَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي تَارَ مِنْ فِرَاحِهِ وَوَطْأَتِهِ وَمِنْ بَيْنِ حَبِّهِ وَ أَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَأَنْهَزَمُوا فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْقَرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتَّى أَهْرِيقَ دَمَهُ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَائِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي حَتَّى أَهْرِيقَ دَمَهُ))

امید اور خوف کی فضیلت۔

۱۶۸۴۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ہمارے رب نے دو آدمیوں سے تعجب کیا ایک وہ آدمی جو اپنے لحاف اپنے گھر اپنے گھر والوں اور قبیلہ والوں کے پاس سے بڑی تیزی کے ساتھ اٹھ کر نماز کے لیے جاتا ہے۔ تو ہمارا رب کہتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو اپنے بستر اپنے سونے کی جگہ اپنے قبیلے اور اپنے گھر والوں کے درمیان سے بڑی تیزی کے ساتھ نماز کے لیے اٹھتا ہے میرے پاس جو (انعام) ہے اس میں رغبت کی وجہ سے اور میرے پاس جو (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ اور ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پس اس کے ساتھی شکست کھا جاتے ہیں اور وہ جانتا ہے کہ قتال سے فرار کی وجہ سے اس پر کیا (عذاب) ہے اور دشمن سے لڑنے کے لیے واپس آنے میں اس کے لیے کیا (انعام) ہے پس وہ واپس آتا ہے حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے میرے پاس جو (انعام) ہے اس میں رغبت کی خاطر اور میرے پاس جو (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے۔ پس اللہ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کی طرف دیکھو وہ لوٹا ہے جو میرے پاس (انعام) ہے اس میں رغبت کی وجہ سے اور جو میرے پاس (عذاب) ہے اس سے ڈرتے ہوئے حتیٰ کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے۔“

تخریج: [مسند أحمد۔ ۱/۴۱۶۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۶۸۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث: آپ نے فرمایا: ”اللہ نے جس دن رحمت کو پیدا کیا تو اس کے سوجھے بنائے اور ان میں سے نانوے اپنے پاس رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لیے رحمت کا صرف ایک حصہ بھیجا۔ پس اگر کافر کو تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو۔ اور اگر مسلمان کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں تو وہ جہنم سے کبھی بے خوف نہ ہو۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے بیان کردہ حدیث: آپ نے فرمایا: ”اگر مومن کو تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو اس کی جنت کی کوئی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو۔“

تخریج : [صحیح البخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الرجاء مع الخوف۔ وصحیح مسلم۔ کتاب التوبة۔ باب فی سعة رحمة الله تعالى وأنها تغلب غضبه]

۱۶۸۶۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ”تو اپنے آپ کو کیسے پاتا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! میں اللہ سے (رحمت کی) امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے موقع پر یہ دو باتیں کسی بندے کے دل میں جمع ہو جائیں تو اللہ اس کو وہ دے دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے۔ اور اس کو جس سے وہ ڈرتا ہے اس میں دے دیتا ہے۔“

(۱۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبِي هُرَيْرَةُ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَ تِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً؛ فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ؛ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُسْلِمُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ النَّارَ))

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدًا. وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ))

(۱۶۸۶) حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَجِدُكَ؟)) قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))

www.KitaboSunnat.com

تخریج : [جامع الترمذی۔ أبواب الجنائز۔ باب الرجاء بالله والخوف بالذنوب عند الموت۔ (روایت حسن ہے۔) صحیح سنن الترمذی للالبانی: ۹۸۳]

حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ وَ خَاصَّةً عِنْدَ الْمَوْتِ

اللہ کے ساتھ خاص طور پر موت کے وقت اچھا گمان رکھنا

۱۶۸۷۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔“

(۱۶۸۷) حَدِيثُ جَابِرٍ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ: ((لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

تفہیم : [صحیح مسلم۔ کتاب الجنة ونعيمها۔ باب الأمر بحسن الظن بالله تعالى عند الموت]

۱۶۸۸۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اگر اچھا (گمان) ہے تو اچھا (بدلہ) ہے اور اگر بُرا (گمان) ہے تو اس کا بُرا (بدلہ) ہے۔“

(۱۶۸۸) حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي إِنْ خَيْرًا لِّخَيْرٍ وَإِنْ شَرًّا لِّشَرٍّ))

تفہیم : [مسند أحمد۔ ۲/ ۳۹۱۔ (روایت حسن ہے۔)]

۱۶۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (حدیث قدسی ہے) کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور وہ جب بھی مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوں۔ پس جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔“

(۱۶۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَكَلٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَكَلٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي بِمِشْيِ أَمْتَةٍ هُرُوكَةً))

تفہیم : [صحیح البخاری۔ کتاب التوحید۔ باب قول الله تعالى ويحذرکم الله نفسه..... و

صحیح مسلم۔ کتاب الذکر والدعاء۔ باب الحث علی ذکر الله تعالى]

۱۶۹۰۔ شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ یوں کہے:

(۱۶۹۰) حَدِيثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ

”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا، اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ اور میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ آپ کی جو نعمتیں مجھ پر ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے اس لیے کہ تیرے بغیر اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت ان کو پڑھ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔“

يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔ قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا قَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا قَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

تخریج: [صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات۔ باب أفضل الاستغفار]

www.KitaboSunnat.com



الکتاب السنن

۹۹۔۔۔ بے مائل ہاؤس۔ لاہور

15413

فضائل اعمال



محدثین کرام نے احادیث کی جمع و حفاظت اور ان کی تدوین و ترمیم کا عظیم الشان کام سر انجام دیا۔ علاوہ ازیں احادیث کی جانچ پرکھ اور نقد و تحقیق کے جو اصول وضع کیے اور اسما الرجال کا فن مرتب کیا، یہ سب انسانی تاریخ کا ایک بے مثال کارنامہ اور اسلامی تعلیمات کا ایک واضح شرف و امتیاز ہے۔ لیکن مورخین اسلام کے ساتھ نقد حدیث کے ماثول اور فن اسما الرجال کے ساتھ اعتدال کم ہوتا گیا اور محدثین کی سی محنت و کاوش کا جذبہ بھی زوال پذیر ہو گیا۔ سخی کہ علماء و فقہاء کی اکثریت میں بھی احادیث کی تحقیق و تنقیح کا وہ احساس نہیں رہا جو ان کے منصب کا تقاضا اور ان کی فتنہ داری تھی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کے علاوہ سنن اربعہ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی) اور تیسرے چوتھے نمبر کے مجموعہ ہائے احادیث میں جو ضعیف حتیٰ کہ موضوع روایات بھی تھیں، علماء و فقہاء اور خطباء و واعظین حضرت انہیں اپنی کتابوں میں بھی بلا تحقیق لکھتے اور بلا دھڑک اپنے خطبوں اور وعظ و تقریر میں بیان کرتے رہے اور سالہا سال سے پورے عالم اسلام میں یہی مشورت حال جاری ہے۔ بلکہ علماء کا ایک بڑا طبقہ تو ترغیب و ترہیب کے نقطہ نظر سے فضائل اعمال میں ہر طرح کی روایات کے بیان کرنے کو نہ صرف جائز قرار دیتے بلکہ اس پر اصرار کرتے ہیں۔

فوائد فضائل اعمال اور مناقب کی بہت سی ضعیف روایات اور بے سرو پا (موضوع) احادیث زبان زد عام ہیں اور خواص تک بھی ان کی اصل حقیقت سے نا آشنا ہیں۔

اس لیے اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ فضائل اعمال پر مشتمل احادیث کا ایسا مجموعہ تیار ہو جو ضعیف اور مجموع روایات سے پاک ہو۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ایک عربی عالم کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے "لصح المسند فضائل الاعمال" کے نام سے صحیح و حسن احادیث کا یہ مجموعہ مرتب کر دیا، جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو اُرْدُو کے حسین قالب میں ڈھالنے کی سعادت بھی ہمارے فاضل دوست، جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) کے فاضل، میدان خطابت کے شہسوار اور علم و عمل کے سپیکر مولانا حافظ عبدالغفار المدنی حفظہ اللہ کو عطا فرمائی ہے۔ ان کا نام اور مقام ہی ترجمے کی شہن و خوبی ہے۔

اصحاب المکتبہ الکرمیہ اپنی اس خوش سخی پر جتنا بھی ناز کریں، کم ہے کہ وہ فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ عبداللہ بن ثور پوری حفظہ اللہ کے قلم پر مشتمل نہایت اہم کتاب "احکام و مسائل" کے بعد یہ ایک دوسری عظیم الشان کتاب کی اشاعت کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مولف رحمہ اللہ، فاضل مترجم حفظہ اللہ کو جلتے خیر عطا فرمائے کہ ان کی کاوشوں سے اُمت مسلمہ کے علماء و خطباء اور عوام و خواص کے لیے صحیح احادیث کا ایک بہترین مجموعہ ان کے سامنے آ گیا ہے۔ اس کے بعد اب کسی کے لیے قطعاً اس بات کا کوئی حوالہ نہیں ہے کہ وہ فضائل اعمال پر ضعیف موضوع روایات بیان کرے یا ان اعتماد کرے یا ان کی فضیلت پر یقین رکھے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کا مطالعہ کرے، ہر واعظ و خطیب اس کو اپنے سامنے رکھے اور عالم اس پر اعتماد کرے۔ وَفَقْنَا اللہَ وَآيَاتُہُ لِمَا يَجِبُ وَيُزِيحُ۔

(حافظ صلاح الدین یوسف)

جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ / جون ۲۰۰۶ء



E-mail: alkarimiaa@hotmail.com

Web address: www.alkarimia.com

المکتبۃ الکرمیۃ

قلم و شمشیر کی اشاعت عظیم الادارہ